لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

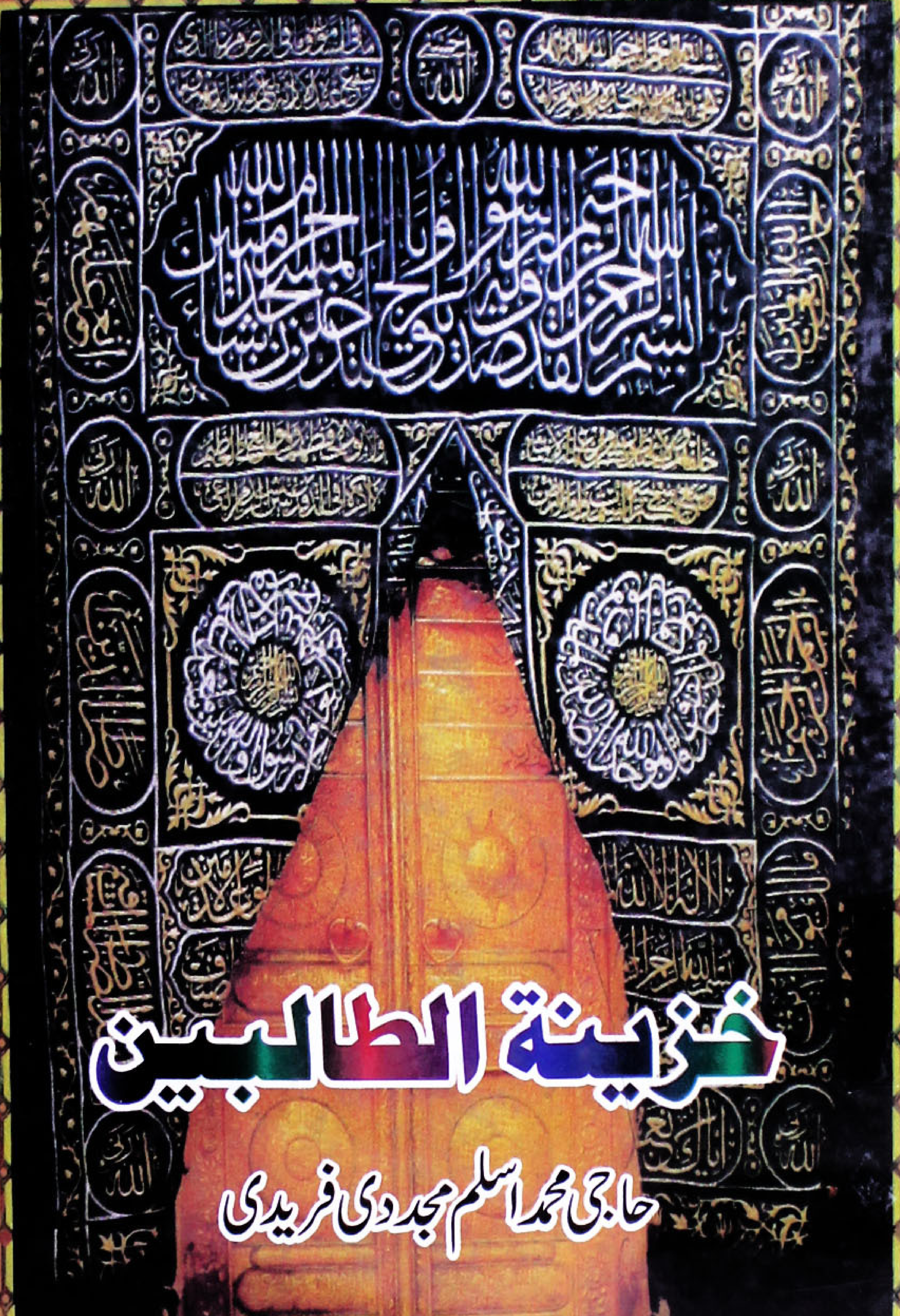

خزینۃ الطالبین

حاجی محمد اسلم مجددی فریدی

تصویر کی نحوست 285

بدعت کی اقسام 286

کتا کی نحوست اور احمد لوشتر 288

ذاکر ہندو 288

غلط باتیں 291

قوالی پر 294

297

Marfat.com

یا اللہ

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ اَنزِلْ صَلٰوۃً وَّسَلَامً وَّرَحْمَۃً وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ لَا تَبْقٰی رَحْمَۃً وَّبَرَکَۃً

خَزِینَۃُ الطَّالِبِین

ترمذی شریف
کی حدیث 279
مال کہاں سے لیا
؟

الناشر:

حاجی محمد اسلم وعبدالوحید مجددی فریدی

لاہور شریف فون: 7285888

Marfat.com

64884

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب: خزینۃ الطالبین

مصنف: حاجی محمد اسلم مجددی فریدی

ترتیب اور پروف ریڈنگ: حاجی محمد اسلم مجددی

کتابت: محمد جاوید دارالکتابت مچھلی منڈی لاہور

کمپوزنگ: ساجد جاوید' کلاسک کمپوزنگ مچھلی منڈی اردو بازار لاہور فون: 7122973

پرنٹر: الحق پرنٹنگ داتا گنج بخش روڈ لاہور

اہتمام اول: عبدالوحید مجددی

دیگر معاونین: شیخ محمد ادریس' حافظ احمد علی' ظفر اللہ ہاشمی مجددی' محمد ظفر نقشبندی مجددی' محمد ہارون وغیرہ

سال اشاعت: رمضان المبارک 1422ھ بمطابق 2001ء

تعداد: دوسو بار اول

ہدیہ: برائے ایصال ثواب امتِ مسلمہ

ملنے کا پتہ: حاجی محمد اسلم مجددی فریدی 70-49\s محبوب پارک چاہ میراں حسین لاہور شریف

عبدالوحید مجددی کوٹلی بادا فقیر چند تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

86557

Marfat.com

پہلا حصہ عبادات

فرضی، نفلی عبادات، قرآنی سورتوں اور روحانی عملیات کی فضیلت

نماز پنجگانہ کے فضائل اور نماز باجماعت کی فضیلت ۱۷

جمعتہ المبارک کے دن نماز فجر، عصر، مغرب باجماعت کی فضیلت ۱۸

مسجد میں داخل ہونے اور خشوع و خضوع سے نماز ادا کرنا وقت ٹال کر نماز پڑھنا ۱۹

تارک نماز اور نماز کو حقیر سمجھنے والے کو پندرہ عذاب ۲۰

چھ دنیاوی عذاب، مرتے وقت تین عذاب، قبر کے تین عذاب، قبر سے نکلنے پر تین عذاب ۲۱

شیطان کا نماز اور سجدوں کا مشاہدہ کے بعد پریشانی اور ماتم ۲۱

نماز کی ادائیگی کی شرائط ۲۲

صلوۃ التسبیح صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کو معاف کروا دیتی ہے ۲۲

نوافل اور نفلی نمازیں، نماز تہجد کا ثواب تمام فرض نمازوں کے بعد نفلی عبادتوں سے زیادہ ہے ۲۳

تمام شب کا قیام ۲۵

نماز اشراق۔ چاشت، صلوٰۃ الزوال نماز اوابین ۲۶

ہفتہ وار نوافل

یوم شنبہ، یوم یکشنبہ، سہ شنبہ، چہار شنبہ، پنج شنبہ ۲۸

شب دو شنبہ میں نوافل اور صلوٰۃ الحاجت ۳۰

شب چہار شنبہ پنج شنبہ، شب جمعتہ المبارک ۳۱

حضور اکرم ﷺ کی زیارت کیلئے نفل، لیلتہ القدر کی عبادت کا ثواب ۳۲

نفلوں کی ادائیگی کی غرض اور **ماہانہ نوافل** ۳۳

عاشورہ کے دن چار رکعت ۳۳

صفر المظفر، ربیع الاول، رجب المرجب شعبان المعظم ۳۴

رمضان المبارک ۳۶

افطار کیلئے کیا چیز بہتر ہے ۳۷

شعبان میں آٹھ نوافل کی فضیلت ۴۰

شوال المکرم اور پورے ماہ میں آٹھ نوافل اور شب اول چار نوافل ۴۱

ذیقعدہ النجب شب اول چار نوافل ۴۱

دو شنبہ کا روزہ، ذی الحجتہ الحرام، صلوٰۃ الحاجت ۴۲

تلاوت قرآن مجید اور اس کی مختلف سورتوں کے فضائل ۴۳

آیات الخمس کی برکت سے ہزار شفاء رحمت طاقت یقین اور ایک لاکھ نور حاصل ہونا ۴۵

ام الکتاب سورۃ فاتحہ دین و دنیا کی مکمل ترین دعا ۴۷

سورۃ یٰسین کی فضیلت، سورہ الرحمٰن ۵۲

سورۃ واقعہ غربت اور قرضہ سے خلاصی کیلئے ۵۳

سورۃ کہف 12 ہزار دینار صدقہ دینے سے افضل ۵۴

سورۃ ملک عذاب قبر سے نجات اور نظر بد اور دل کی نرمی کیلئے ۵۵

سورۃ مزمل، مشکلات، کشائش رزق، دفع بلیات ۵۵

سورۃ جن، آسیب زدہ کیلئے، سورۃ الاحقاف۔ بیماری

Marfat.com

جادو کیلئے ۵۶

آیت الکرسی ہر قسم کی حفاظت جادو اور حافظے کی کمزوری دور کرنے کیلئے ۵۶

فضائل و فوائد مسبعات عشر ۵۷

سید الاستغفار صبح اور شام پڑھنے سے بہشتی بن جانا ۶۱

حضور اکرم ﷺ کی زیارت کیلئے حضرت خضر کا ارشاد و طریقہ بذریعہ ادائیگی نوافل نماز مغرب تا عشاء ۶۱

استغفار الکبیر اور دعائے نور ۶۲

حضور اکرم ﷺ کی اپنی امت کیلئے ایک جامع دعا ۶۸

حضور سید الاولین والآخرین کی چہل احادیث مبارکہ ۶۸

تارک پنج گانہ نماز کیلئے حدیث نبوی ﷺ ۸۰

عہد نامہ کے فضائل و فوائد ۸۲

نادعلی کے پندرہ فوائد از حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ۸۳

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی کامل نسبت مجددی کی حصولی کا وظیفہ ۸۶

درود شریف کے فوائد و خصائل و فضیلت

نیکیاں اور درجات کو لکھنے کیلئے فرشتوں کو تھکا دینے والے پہلے تین درود ۸۷

قیامت کے دن حضور اکرم کی خصوصی شفاعت کا واقعہ ۹۳

سبز پرندہ کا واقعہ ۹۳

درود شریف کے مزید فوائد ۹۵

اوائل الخیرات شریف' درود و سلام کی یہ کتاب حضور اکرم کی پسند اور حکم پر لکھی گئی ۹۶

درود لکھی شریف پڑھنے سے ایک لاکھ درود کا ثواب نمبر1 ۹۷

درود شریف ایک دفعہ پڑھنے سے ایک ہزار حج اور عمرہ کا ثواب نمبر2 ۱۰۰

ستر ہزار فرشتوں کا ایک ہزار دن نیکیاں لکھتے رہنا نمبر3 ۱۰۱

چھ لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب نمبر4 ۱۰۱

یوم جمعہ کے دن کی اور درود کی فضیلت. حضور اکرم خود سنتے ہیں اور جنازے میں شرکت فرمائیں گے نمبر5 ۱۰۱

80 مرتبہ جمعہ کے دن درود پڑھنے سے 80 سال کے گناہ معاف نمبر6 ۱۰۲

جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد اسی جگہ بیٹھ کر 80 بار پڑھنے سے 80 سال کی عبادت کا ثواب نمبر7 ۱۰۲

1000 مرتبہ پڑھنے سے حضور کی زیارت نمبر8 ۱۰۲

سات جمعہ اور سات بار پڑھنے سے حضور کی شفاعت نمبر9 ۱۰۲

درود چودہ ہزاری قلم قدرت سے پہاڑ کے پتھر پر لکھا گیا نمبر10 ۱۰۳

دلائل الخیرات شریف اور اس کے صرف ایک درود پڑھنے کی فضیلت نمبر11 ۱۰۴

درود تنجینہ۔ تمام مشکلات پریشانیوں اور طوفان سے نجات کیلئے نمبر12 ۱۰۴

Marfat.com

قرض کو حضور اکرم کا خواب کے ذریعہ قرض خواہ
سے معاف کروا دینا نمبر13 ۱۰۵
درود غوثیہ کے ذریعہ دل روشن ہو جانا اور سینہ کھل
جانا نمبر14 ۱۰۵
دوزخ سے نجات کا ضامن درود نمبر15 ۱۰۶

درود پاک امام شافعی

دس ہزار درود کا ثواب حضور نے خود بشارت دی
ہے نمبر16 ۱۰۶
درود پڑھنے سے صدقہ اور زکوٰۃ ادا کرنے کا ثواب
نمبر17 ۱۰۷
اس درود پاک اور سورۃ توبہ کی آخری آیت پڑھنے
سے خواجہ محی الدین قصوری دائم الحضوری کی قبر
سے کستوری سے زیادہ خوشبو نمبر18 ۱۰۷
لاعلاج مرض سے شفاء اور حضور ﷺ کی زیارت
کیلئے نمبر19 ۱۰۸
فتنہ عظیم مشکلات اور مصیبتوں سے نجات کیلئے نمبر
20 ۱۰۹
آنکھوں کی بینائی کیلئے ۱۰۹
حافظے کی کمزوری دور کرنے کیلئے ۱۰۹
ختم مجددی 99 امراض سے شفا اور گناہوں سے
بچنے اور قرض سے نجات کیلئے ۱۱۰
ختم معصومی، تمام غموں، مصیبتوں سے نجات اور قید
سے رہائی کیلئے ۱۱۱
ختم حضرت محبوب سبحانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ عنہ برائے حاجات ۱۱۱
المزوجہ دعائیہ اسمائے حسنٰی کی فضیلت ۱۱۲
اللہ تعالیٰ انسان سے فرماتا ہے ۱۲۲
مناجات حضرت امیرالمومنین سید نا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
۱۲۳
دعائے نور
ابو نصر منظور احمد شاہ صاحب جامعہ فریدیہ کا مشاہدہ
اور حضور اکرم کے ساتھ والہانہ عشق اور محبت کا
اظہار ۱۲۶
دعائے جمیلہ کی عظیم فضیلت اسماء حسنٰی کے ذریعے
اپنے اللہ کو پکارنا حضرت جبرئیل کے ذریعہ اس کا
عطا ہونا۔ جملہ گناہوں سے معافی فرشتہ کے ذریعہ
حفاظت لاتعداد حجوں کا ثواب ۱۲۷
قرض سے نجات ۱۳۰
اپنے اللہ کریم سے گناہوں سے معافی کا طریقہ اور
عمل ۱۳۰
قرض کی ادائیگی اسم اعظم کے ذریعہ اور حضرت
حسن بصری کے دوست کا واقعہ ۱۳۱
حضرت عائشہ صدیقہ سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا
ارشاد ۱۳۲
اصحاب کہف کے ناموں کی برکت ۱۳۳
دفع زہر مار سانپ، دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے،
سحر جادو وغیرہ ۱۳۴
برائے جملہ امراض اسقام۔ دفع جن و آسیب ۱۳۵
برائے جملہ امراض اطفال، استقرار حمل اولاد نرینہ
اور دفعیہ بواسیر ہر قسم ۱۳۵
حمل کا ساقط ہو جانا بچے ہو کر مرجاتے ہوں ۱۳۷
گھر سے بھاگے ہوئے کیلئے ۱۳۷
ہر قسم کے بخار اور تپ دق یرقان کیلئے، درد دانت،
سر، پیٹ کیلئے، آیات شفاء ۱۳۸
پیٹ کی بیماریوں یعنی السر، کینسر وغیرہ کیلئے ۱۳۹

Marfat.com

لاعلاج مرض' دل کی بیماری اور درد گردہ' پتھری کیلئے ۱۴۰
آیات قرآنی کا عمل مع سات سلام' برائے آسیب' جن' سحر' لاعلاج موذی امراض سے نجات کیلئے ۱۴۱
رزق میں اضافہ اور خاتمہ سلامتی ایمان کیلئے ۱۴۷
سورۃ نصر دونوں جہاں میں فلاح و کامیابی کیلئے ۱۴۷
سورۃ توبہ کی آخری آیات کی فضیلت فجر اور عصر کے بعد ۱۴۸
اسم اعظم اللہ الصمد کی فضیلت ۱۴۸
ہر شر اور فتنہ سے حفاظت کیلئے ۱۴۹
کلمہ طیبہ اور تسبیح کی فضیلت ۱۴۹
اصدق الصادقین امیرالمومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ۱۵۰
صدیق اکبر حق و صداقت کے مشعل تاباں ہیں ۱۵۱
سیدنا صدیق اکبر ختم نبوت ﷺ کے محافظ اول ہیں ۱۵۱
جمع قرآن ۱۵۲
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اسلام کو حیات نو بخشی ۱۵۲
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے عاشق صادق تھے ۱۵۲
جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات ۱۵۳
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے ۱۵۴
جمعہ کے تمام اوقات میں افضل ترین ذکر ۱۵۵
قبرستان میں کلمات پڑھنے کی فضیلت اور ایک لاکھ نیکیاں ملنا ۱۵۶
سورۃ اخلاص کی قبرستان میں پڑھنے کی برکت ۱۵۶
حضرت خضر علیہ السلام کی دعا ۱۵۶
مقالید السموات والارض کی فضیلت اور گھر کے ستر آدمیوں کی شفاعت کا اللہ سے اذن ملنا ۱۵۷
لیلتہ القدر کا ثواب ۱۵۸
ستر ہزار فرشتوں کا قیامت تک استغفار کرنا ۱۵۸
موت سے پہلے اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھ لینا ۱۵۹
چیونٹیوں کی تعداد کے برابر گناہوں سے معافی ۱۶۰
نماز عنبر برائے زیارت رسول اللہ ﷺ ۱۶۰
شجرہ مبارکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ۱۶۲

دوسرا حصہ

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ اور دیگر سلاسل کے بزرگواروں کے حالات مبارکہ ۱۶۳
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ 'پہلا جوہر' آپ کا نسب فاروق اعظم سے 27 واسطوں سے مل جاتا ہے ۱۶۸
آپ کے خاندانی حالات' فرخ شاہ کابلی کے حالات'
امام رفیع الدین کے حالات ۱۶۹
تعمیر قلعہ و بنا شہر سرہند ۱۷۰
آپ کے والد ماجد اور شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے بیعت ۱۷۲
جناب مخدوم کی حضرت صاحبزادہ شیخ رکن الدین اور حضرت شاہ کمال کیتھلی سے قادری خلافت ۱۷۳
جناب مخدوم کی خوارق کرامات ۱۷۴

دوسرا جوہر

حضرت مجدد کی ولادت اور آپ کے علم شریعت اور طریقت کے بیان میں ۱۷۶

Marfat.com

آپ کی نسبت اولیاء سابقین کی بشارتیں ۱۷۸
حضرت غوث پاک، شیخ احمد جام، مولانا جامی اور عبدالقدوس گنگوہی کا ارشاد ۱۷۹
منجمین کی پیشین گوئی، ارکان سلطنت کی خواہش، حضرت مخدوم کا کشف ۱۸۰
آپ کی ولادت باسعادت کا بیان ۱۸۱
اثنائے ولادت کے واقعات ۱۸۲
آپ کا زمانہ طفولیت ۱۸۴
آپ اور حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری ۱۸۴
آپ کا علم شریعت ۱۸۵
آپ کا والدماجد سے استفادہ ۱۸۵
آپ کے دیگر اساتذہ اور طریقہ کبرویہ کی اجازت ۱۸۵

آپ کا علم طریقت

آپ کا اپنے والدماجد سے خلافت پانا ۱۸۶
دیگر کمالات اور نسب فردیت ۱۸۶
آپ کے والدماجد کا طریقہ نقشبندیہ کی توصیف کرنا
افضلیت طریقہ نقشبندیہ ۱۸۷
آپ کا سفر دہلی اور حضرت خواجہ باقی باللہ سے نیاز مندی ۱۸۸
طریقہ نقشبندیہ میں آپ کی بیعت اور قلب کا جاری ہونا اور حضرت خواجہ کا خاص واقعات آپ سے اظہار فرمانا ۱۸۹
آپ کے بعض حالات خود آپ کے قلم سے تعلیم
ذکر اسم ذات مدہوشی و فنا ۱۹۱
مرتبہ علمی، مقام حیرت و حضور نقشبندیہ ۱۹۲
مقام فنا حقیقی و شرح صدر، مقام حق الیقین و جمیع
الجمع، نسبت فردیت و محبوبیت ۱۹۳
آپ کے متعلق حضرت خواجہ کے خیالات ۱۹۴
حضرت خواجہ کی جناب میں آپ کی عقیدت ۱۹۵
حضرت خواجہ کی آپ پر عنایت اور خلافت ۱۹۶
آپ کا دوسرا سفر دہلی اور حضرت خواجہ کی مزید عنایت ۱۹۷
آپ کی سرہند شریف کو واپسی، آپ اور حضرت خواجہ کے آداب ۱۹۹
حضرت غوث پاک کے خرقہ کی حوالگی اور شاہ سکندر قادری سے آپ کو حضور غوث پاک کی خلافت ۲۰۰
ارواح اولیاء کی آمد اور آپ کیلئے مسابقت ۲۰۱
سرہند شریف میں اولیاء اللہ کا ہجوم اور آنحضرت ﷺ کا فیصلہ فرمانا ۲۰۲
سب طریقوں کی نسبت کا طریقہ مجددیہ میں شمول ۲۰۳
تعلیم نسبت قادریہ، آپ کا تیسرا سفر دلی اور آپ کے متعلق حضرت خواجہ کے ارشادات ۲۰۴
آپ کی سرہند شریف کو واپسی اور سفر لاہور ۲۰۵
حضرت خواجہ کی خبر وصال اور آپ کی لاہور سے روانگی ۲۰۶
آپ کے بعض ناتجربہ کار پیر بھائیوں کی ایک حرکت اور غلطیوں کی توبہ و معذرت اور غلطیوں کی معافی ۲۰۷
اپنے والد محترم سے مندرجہ سلاسل میں خلافت پانا ۲۰۹

تیسرا جوہر

حضرت مجدد کے مخصوص کمالات اور اخلاق و اعمال

Marfat.com

کے بیان میں ۲۱۴

آپ کے مخصوص کمالات' آپ کی کرامتیں اور متفرق کمالات ۲۲۴

آپ کا حلیہ شریف ۲۲۹

آپ کے اخلاق' عادات اور تواضع ۲۳۰

تصانیف اور مکتوبات شریف ۲۳۲

آپ کے صاحبزادگان اور صاحبزادیاں' آپ کے خلفاء' سلسلہ مجددیہ کی اشاعت اولاد مبارکہ کے ذریعہ ۲۳۲

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء عظام ۲۳۳

حضرت مجدد الف ثانی کا مکتوب مبارک بنام شیخ فرید فرقہ اہل سنت کی فضیلت کے متعلق ۲۳۴

حضرت مجدد الف ثانی کے صاحبزادگان' پوتوں اور خلفاء کے دلکش اور سبق آموز حالات ۲۳۶

حضرت خواجہ محمد صادق' حضرت خواجہ محمد سعید' حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ منصب قیومیت میں شریک' حضرت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ 'حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری' حضرت مولانا بدرالدین سرہندی ۲۵۲

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

نولاکھ آدمیوں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور سات ہزار خلفاء ہوئے ۲۵۴

اہل معلی میں ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا قبر سے باہر آکر ملنا اور انعامات کلی کی تقسیم کروانا ۲۵۵

آپ کو جلیل القدر اور نورانی خلعت کا پہنایا جانا ۲۵۶

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا آپ پر خصوصی التفات ۲۵۷

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ سے بغل گیر ہونا ۲۵۸

بقیع میں صحابہ کرام بالخصوص حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ملاقات کیلئے مشتاق پانا ۲۵۸

آپ کو حضور اکرم کی اتری ہوئی خلعت تاج سلطانی پہنایا جانا اور آپ کی کرامات ۲۶۰

آپ کے لعاب دہن سے بینائی کا حاصل ہو جانا ۲۶۳

زبان مبارک سے جو نکلنا اس کا پورا ہو جانا ۲۶۳

آپ کا زمین' آسمان' آفتاب سے استفسار اور ان کا عاجزانہ جواب ۲۶۴

حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ قیوم سوئم حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا حضرت مجدد الف ثانی کے روضہ مبارک کے گرد پھرنا ۲۶۸

اک رافضی کا حضرات شیخین کو بے ادبی کے کلمات کہنا اور قتل ہو جانا ۲۶۹

حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ ۲۷۰

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ ۲۷۳

آپ کا چھ ماہ کی عمر میں عشق کا واقعہ ۲۷۳

ہر فن میں کمال شجاعت ۲۷۳

سید صاحب کے وصال کے بعد آپ کا حضرت محمد زبیر قیوم اربعہ خواجہ محمد عابد فرزند و خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی کے پاس سلوک کی تکمیل کیلئے جانا ۲۷۶

حضور غوث پاک سے خرقہ خلافت اور چشتیہ

Marfat.com

سہروردیہ کی خلافت کا حصول ۲۷۷

اللہ تعالیٰ نے آپ کو لقب شمس الدین حبیب اللہ عطا فرمایا اور آپ کی کرامات ۲۷۸

حضرت شاہ غلام علی دہلوی

قبل ولادت آپ کے نام کی بشارت ۲۸۳

حضرت مرزا صاحب سے بیعت ہونے کی کیفیت از مناجات کرامات ۲۸۳

حضرت مجدد الف ثانی سوائے نبوت کے صاحب کمالات ہیں ۲۸۶

حضور اکرم ﷺ سے نسبت او بیعت حاصل کرنے کا طریقہ اور کرامات

حضرت مجدد الف ثانی کا آپ کو اپنا خلیفہ فرمانا اور کرامات

حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ ۲۹۲

حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ۲۹۵

حضرت شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ ۲۹۹

حضرت شاہ عبد اللہ محی الدین ابو الخیر ۳۰۰

آپ کا ہند کا سفر ۳۰۰

سائیں توکل شاہ کی آپ سے ملاقات ۳۰۲

حجاز مقدس کو واپسی

حضرت ابن عباس کے مزار پر حاضری ۳۰۴

خانقاہ شریف میں ورود ۳۰۴

مولانا محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کی آمد اور خانقاہ دہلی حوالے کرنا ۳۰۵

حضرت سید نور محمد بدایونی کے مزار پر حاضری اور آپ کی کرامات کا اظہار اور چہرہ مبارک سے نور نکلنے کا مشاہدہ ۳۰۷

دیکھو کس کی روح جا رہی ہے اڑتی ہوئی روح کو دیکھ لینا ۳۰۹

کوئٹہ جانا اور ریل کا حادثہ بوگی کا گڑھے میں گر جانے سے بچ جانا ۳۱۰

میاں شیر محمد شرقپوری اور مولانا رؤف احمد کا آپ سے ملنا ۳۱۱

مزار حضرت طاہر بندگی جانا اور حضرت سے ملاقات ہونا ۳۱۱

میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ کی محفل میں آپ کا بے خود ہو جانا ۳۱۳

مقتدیوں کو پرکھنے کا طریقہ ۳۱۴

ادائیگی نماز حضرت مجدد الف ثانی کے طریقہ پر ۳۱۵

تراویح کی دلکش ادائیگی کا انداز ۳۱۵

رات کا حلقہ اور دلوں کی حالت کا مشاہدہ فرمانا'

احوال حلقہ اور ذکر اسم ذات کی پابندی اور سزا ۳۱۶

حضرت اسید رضی اللہ کا تلاوت قرآن مجید کے دوران واقعہ حضرت قطب الاقطاب اور سلطان المشائخ نظام الدین کے مزارات پر حاضری کے دوران ہمکلام ہونے کا شرف ۳۱۸

داتا گنج بخش اور سرہند شریف پر حاضری ۳۲۱

کالے ہرن کا انوکھا واقعہ ۳۲۲

علالت' وصال' غسل' کفن اور تدفین ۳۲۳

اولاد صلبی ۳۲۴

ابو الفیض بلال رحمۃ اللہ علیہ ' حضرت ابو السعد سالم مجددی کوئٹہ ۳۲۴

حضرت ابو الحسن زید فاروقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

تعلیم و تربیت' مصر کا سفر۔ سعادت حج' طریقت بیعت ۳۲۹

Marfat.com

لاوڈ سپیکر کے ناجائز استعمال پر ناراضگی ۳۴۸
آپ کا مسلک اور عیدگاہ کی امامت ۳۴۹
آپ کا پہلا' دوسرا اور تیسرا حج ۳۵۱
تالیفات ۳۵۴
ازواج' اولاد ۳۵۴
عاجز محمد اسلم لاہوری کی سلسلہ مجددیہ میں پہلی بیعت ۳۵۶
سرہند شریف حضرت مجدد الف ثانی کی بارگاہ مقدسہ میں حاضری اور آپ کا حضرت زید سے تجدید بیعت کا زندہ جاوید فیضان ۳۵۷
راقم الحروف حاجی اسلم کو خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری سے ملاقات کا ذوق وشوق اور جنون ۳۵۸
حضرت زید کی طاہر القادری لاہوری کو نصیحت ۳۵۹
دہلی شریف کے سفر کا واقعہ ۳۵۹
حضرت کے پاس آزاد کشمیر کے ایک پیر کا ملاقات کیلئے آنا اور اسے فوراً واپس کر دینا ۳۶۰
دینی کتابوں سے دائمی اور قلبی تعلق ۳۶۱
آپ کی توجہ کی طاقت۔ آپ کے مریدین ۳۶۲
مسجد کا نیا فرش اور مزارات مبارکہ پر خوبصورت گنبد کا بنوانا ۳۶۲
آپ کے معمولات ۳۶۲
علالت اور ہسپتال کے حالات میں حاجی محمد اسلم کو مکتوب' حضرت زید ابوالحسن کو بذریعہ تحریر چند مراکبات کے مشاہدہ سے آگاہ کرنا' حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ کا چہار سلاسل مجددیہ' قادریہ' چشتیہ اور سہروردیہ کی نسبت عطا کرنا' وصال مبارک اور تعزیتی پیغام اور اجلاس ۳۶۳

حاجی دوست محمد قندھاری اور حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی ۳۷۰
حضرت خضر کا حاجی صاحب سے تعلق اور خواجہ عثمان کیلئے سفارش کرنا ۳۷۳
خدمت مرشد کریم۔ حضرت مائی صاحبہ کی دوائی لانے کیلئے 90 میل کا پیدل سفر کرنا ۳۷۴
آپ کے پیرو مرشد کا غائبانہ توجہ سے طغیانی نالے سے پار کرا دینا ۳۷۵
حضرت حاجی صاحب کی علالت وصال پر خواجہ عثمان کی مسند نشینی ۳۷۷
حرمین شریفین کی زیارت وحج اور شریعت کی پابندی ۳۷۷
انکسار و تواضع حضرت قبلہ دامانی اور خراسانی سائل۔ توکل علی اللہ اور خود شناسی کے واقعات ۳۷۷
آپ کے ملفوظات' کمالات تصرفات اور کرامات ۳۹۰
دعا کے ذریعہ ایک ہی وقت میں دو گاؤں کی زمینوں میں بارش برسنا ۳۹۱
چیونٹیوں کا آپ کا پیغام سن کر گھر چھوڑ جانا ۳۹۱
علالت' وصال' غسل' تجہیز و تکفین ۳۹۸

حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ ۳۹۹
ولادت' خلافت اور وصال ۴۰۴

حضرت ابو سعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ ۴۰۴
حضرت لعل شاہ ہمدانی سے پہلی بیعت اور ان کا وصال ۴۰۵

Marfat.com

حضرت کی خواجہ محمد عثمان سے دوسری بیعت اور خواجہ کی خدمت ۴۰۶

مکتوبات مجددیہ کا درس اور معارف کا حاصل ہونا ۴۰۸

آپ کا کندیاں شریف (میانوالی) میں خانقاہ شریف بنوانا ۴۰۹

حضور سید الاولین و آخرین کا زمین سے ظاہر ہو کر آپ کے سر مبارک پر بوسہ دینا ۴۰۹

باطنی نگاہ سے پیچھے کی چیزوں کا دیکھنا ۴۱۰

مسافر کا سفر میں پلاؤ زردہ کھانے کی خواہش اور دیگر قلبی خیالات سے آگاہ ہونا ۴۱۰

بغیر توجہ کے حالات کا منکشف ہونا ۴۱۰

قتل کے مقدمہ سے رہائی پر تصرف ۴۱۱

وصال ۴۱۱

حضرت معظم و مکرم قاضی محمد صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ ۴۱۳

مندر کی مورتی سے رات کے وقت سر پر جوتے مار کر کھانا حاصل کرنا ۴۱۶

دینی علم پڑھانے کا حیرت انگیز واقعہ ۴۱۸

دنیا اور دولت سے نفرت کے چند واقعات ۴۲۰

پیر کامل کے حصول کیلئے آپ کی کوشش ۴۲۳

بے قراری اور بے چینی

حضرت اعلیٰ ابوسعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ سے وابستگی ۴۲۶

محبوب حقیقی کی محبت میں صحابہ کرام رضوان اللہ جیسا رونا اور لذت حاصل ہونا ۴۳۱

جنگراں والے مجذوب کامل کے پاس حب دنیا سے پاک ہونے کیلئے جانا اور وہاں حضرت اعلیٰ کا باطنی تصرف ۴۳۲

مہمانوں کی خاطر سہولت کیلئے گاؤں سے ہری پور منتقل ہو کر خانقاہ اور مسجد بنوانا ۴۳۳

مسجد کی محراب پر گھر کا سونا لگوا دینا ۴۳۴

حضرت معظم سے صاحبزادہ صاحب کا قصیدہ بردہ پڑھنے کی برکت اور حج پر جانے کیلئے جہاز کی سیٹوں کا منظور ہو جانا ۴۳۵

کراچی سے حج کے مبارک سفر کیلئے روانگی ۴۳۶

اہل مکہ سے محبت اور سنت مصطفیٰ کریم پر عمل کا خدائی سبب بن جانا ۴۳۷

حضور اکرم کے مبارک قدموں میں زیادہ سے زیادہ وقت گذارنے کی اہمیت ۴۳۸

مدینہ پاک سے واپسی اور آقا کے فراق غم سے آنسوؤں کی جھڑی لگنا ۴۳۹

وصال مبارک ۴۴۱

حضرت صاحبزادہ عبدالدائم کی دستار بندی ۴۴۵

حضرت کا غسل مبارک ۴۴۸

تدفین اور اعلیٰ حضرت پیرو مرشد حضرت احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ کی واسکٹ اور حرم شریف کی ریت کا قبر میں استعمال ۴۴۹

اتباع سنت، تعلیم و تربیت ۴۵۰

نماز کی ادائیگی کا دلکش طریقہ ۴۵۱

آپ کی فیاضی اور سخاوت ۴۵۲

چمڑی موزے کا خادم کو دے دینا ۴۵۲

قیمتی جبہ ایک عالم اور دوسرا گرم جبہ طالب علم کو دے دینا ۴۵۲

شربت بادام کی دس بوتلوں کا اپنے مہمانوں کو بیک وقت پلا دینا ۴۵۳

استغنا اور قناعت ۴۵۴

Marfat.com

ایک معتقد کا 1800 روپیہ دینا اور آپ کا واپس کر دینا ۴۵۵
پچاس ہزار روپیہ کا واپس کر دینا ۴۵۵
صبر و استقامت ۴۵۵
اللہ کی رضا میں صرف آنسو بہانا ۴۵۵
ایوبی دور میں جرات و شجاعت اور واقعہ عید الفطر ۴۵۸
پاکیزگی اور نظافت' بے نماز کے ہاتھ کا پکا ہوا نہ کھانا ۴۵۸
آپ کے چارہ کے کھیتوں سے چوروں کا کاٹنا اور آپ کا معاف فرما دینا ۴۵۸
تشدید ناصحانہ ایک مرید کا بیوی کو تین طلاقیں دینے کے باوجود گھر بٹھائے رکھنا اور آپ کا غصہ میں آکر اسے مسجد سے نکال دینا ۴۵۹
احترام علماء و سادات ۴۶۰
عالم بے عمل کا بے علم زاہد سے افضل ہونا ۴۶۰

مہکتی کلیاں

مہمانوں کی تواضع' خوراک' رہائش کا انتظام' بیماروں کی بیمار پرسی' جنازوں میں شرکت' والدین کے مزارات وغیرہ حاضری اور دیگر کمالات کے ذکر میں ۴۶۱
طریقہ و ارشادات برائے نماز ۴۶۴
عورتوں کیلئے نماز کا طریقہ ۴۶۶
صورت دلبرانہ ۴۶۷
معمولات یومیہ' آہ سحرگاہی سے فعان صبح گاہی تک طلوع سے زوال تک' ظہر سے عشاء تک ۴۶۸
کمالات' مقاشفات' تصرفات اور مراکبات ۲-۴
حکم نافذ: جنات سے نجات دلانا' مجذوبوں اور ناگوں سے نجات ۴۷۳

بصیرت و آگاہی

قلبی خیالات سے آگاہی' بھارت کا پاکستان پر حملے کی آگاہی ۴۷۴
حضرت مجدد الف ثانی کا آپ کے پاس تشریف لانا اور آپ کے مرید کی مدد فرمانا ۴۷۶
تصرف کامل: چلتی گاڑی کی بریکیں فیل ہو جانا اور آپ کے تصرف سے رک جانا ۴۷۷
دست مسیحا: نکلتی ہوئی روح کو واپس کروا لینا ۴۷۷
ریڑھ کی ہڈی کے کینسر کا بغیر آپریشن سے شفا ہو جانا ۴۷۸
ٹی۔بی سے دائمی نجات ۴۷۸
ایک فقہی تحقیق برائے سود جی پی فنڈ ۴۷۹

بکھرے موتی

ادب کے فوائد اور بے ادبی کے نقصان ۴۸۱
ارواح کو دعا اور ایصال ثواب کے فائدے' معاملات میں تدبر کرنا تقدیر میں داخل ہے' روحانی نظام میں ارواح کا اشتراق بہت تیز ہوتا ہے' نفلی عبادات کے ساتھ اپنے نفسانی جذبات کا مطالعہ اور محاسبہ کرنا' رذیل خصائل سے بچنا ۴۸۳
داڑھی منڈانے اور کتروانے والوں کے چہرہ پر قیامت کو دوزخ کی آگ جلے گی ۴۸۴
اولیاء اللہ کو اعتقاد اور یقین کے ساتھ مدد کیلئے پکارنا ۴۸۵
گناہوں کی توبہ استغفار' عاجزی و زاری اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے ۴۸۵
آج کل کے حاجیوں کا مکہ جانا اور لندن جانا برابر

Marfat.com

ہے ۴۸۶
قبر میں جسم اور روح کو عذاب اور ثواب ۴۸۷

حضرت معظم کے خلفاء عظام

راقم الحروف حاجی محمد اسلم کی آپ سے پہلی بیعت
اور اس کے واقعات ۴۸۸
معمولات مبارک ۴۹۶
حضرت کی محبت میں دائمی فیضان کے اثرات ۴۹۷

سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ عبدالدائم صاحب

صاحب ۴۹۸
تصانیف: حیات صدریہ، سید الوریٰ ایوارڈ اور
انعام یافتہ، ماہنامہ جام عرفان، ۵۰۳
حضرت معظم و مکرم کی مسجد شریف کی توسیع ۵۰۴

حضرت توکل شاہ مجددی انبالوی

حلیہ، لباس، وطن اور تربیت پرورش ۵۰۵
آپ کا حضرت خواجہ قادر بخش مجددی سے بیعت
ہونا ۵۰۶
حضرت خواجہ کا وصال ہونا اور اللہ تعالیٰ کی طرف
سے دستار کا عطا ہونا ۵۰۷
توکل اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ۵۰۷
حضور سید الاولین و آخرین ﷺ کے حیرت انگیز
معجزات ۵۱۰
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ، حضور غوث پاک
کا واقعہ ۵۱۱
حضرت خواجہ معین الدین چشتی سے فیض یاب ہونا ۵۱۲
اتباع سنت ۵۱۲
رنڈی کا مزار پر شرینی چڑھانا اور تبرک بن کر تقسیم
ہونا حرام ہے ۵۱۳
مسئلہ حیات النبی ﷺ آپ کا حضور اکرم کے
گھوڑے کی باگیں پکڑ کر مدینہ پاک سے سرہند
شریف جانا ۵۱۳
آپ کے مقرب خلیفہ کا ال لگی ہوئی روٹی کو کھا جانا ۵۱۴
آپ کی نماز پڑھنے کا حیرت انگیز اور دلکش انداز ۵۱۵
درود شریف کی فضیلت ۵۱۶
عشق دیدار الٰہی رضا و تسلیم ۵۱۷
آپ کے وضو کرنے کا طریقہ ۵۱۷
استغراق اور دیدار الٰہی ۵۱۸
حضرت بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مقرب واصل باللہ
کہلانا ۵۱۹
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ۵۲۰
علم لدنی ۵۲۱
در بیان فاتحہ مروجہ ۵۲۱
تقلید، حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان ۵۲۲
جن کو بھگانے کیلئے تریاق ۵۲۳
ابدالوں سے ملاقات، آپ کا ابدال کو اعلیٰ مقام پر
پہنچا دینا، ارشاد ابدال کا طے الارض ہونا، موت کا
مقرر وقت بتا دینا ۵۲۴
سرہند شریف سے آپ کا براس جانا انبیاء علیہ
السلام سے ملاقات اور کپڑے کا تھان عطا ہونا ۵۲۶
لکھی شاہ صاحب کے مزار پر جانا اور شرقاً غرباً قبروں
کا دیکھنا ۵۲۶
مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ پر جانا آپ سے
ملاقات ہونا اور انگوٹھی عطا ہونا ۵۲۷

Marfat.com

ترک شمس الدین کے مزار شریف پر جا کر ان کے اسم ذات اللہ اللہ کے ذکر کا مشاہدہ کرنا اور فیض حاصل کرنا ۵۲۷
خواب میں شفاعت کا واقعہ ۵۲۸
زمین کی تہ میں بہت بڑے سانپ کو دیکھنا ۵۲۹
کرامات و سیف لسانی ۵۳۰
درخت کا جڑوں سے نکل کر آپ کے پاس حاضر ہو جانا ۵۳۰
ایک بلے کو ذاکر بنا دینا ۵۳۱
آیت کریمہ کی فضیلت ۵۳۱
ہندنیوں کا پھل لے کر حاضر ہونا اور حصول اولاد کا ذریعہ بن جانا ۵۳۲
درود شریف کی برکت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت اور ان کے معجزہ کا ظہور ۵۳۲
نماز استسقاء کے ذریعہ بارش کا برسنا ۵۳۲
فاقہ میں لنگر شریف کی غائبانہ مدد ۵۳۳
کفار کا اولیاء اللہ کے وسیلہ سے دعا کرنا اور آسمان سے کھانا حاصل ہو جانا ۵۳۴
مرنے کے بعد قبر میں مقامات طے کرا دینا ۵۳۴
خصوصی توجہ سے روٹیوں کا نور بن جانا اور ہر آدمی کا 13 روٹیاں کھا جانا ۵۳۵
حقیقت کعبہ کی جاہ و جلال والی تجلی کا آپ پر ورود اور لوگوں کا آپ کو سجدہ کرنا ۵۳۶
حضور اکرم ﷺ کا آپ کو بلاوا اور اپنے سر اقدس کا تاج عطا کرنا ۵۳۷
حضرت مجدد الف ثانی، خواجہ معین الدین اور دیگر ارواح مقدسہ کا آپ کی طرف متوجہ رہنا ۵۳۸
قطبیت کا اظہار اور باطنی تلواروں کا عطا ہونا ۵۳۸
آپ کا آدم علیہ السلام حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ و موسیٰ، عیسیٰ علیہ السلام کے قلوب میں داخل ہو کر سیر کرنا ۵۳۹
بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ تعالیٰ کی ذاتی تجلی بارہ ہزار دفعہ وارد ہونا ۵۴۰
وفات ۵۴۱
قبر کے اندر سے کلمہ طیبہ کی آواز سننا اور قبر پر کھڑے ہونے والے ہندوؤں کا بے اختیار ہو کر کلمہ پڑھنا ۵۴۵
حضرت مجدد الف ثانی کی طرح آپ کا وصال ۵۴۶

دعائیہ شجرہ مشائخ عظام چشتیہ ۵۴۸

مشائخ چشتیہ کا مقام وصال اور تاریخ ۵۵۱

چند معروف اور سلسلہ چشتیہ کے بزرگواروں کے حالات

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری ۵۵۳

تعلیم و طریقت، سیاحت ۵۵۳
آپ کے دیگر احوال و کوائف ۵۵۴
لاہور میں آپ کی تشریف آوری اور آپ کی مات جلیلہ ۵۵۵
کرامات، حضرت کے روحانی مدارج ۵۵۶
محراب سے کعبہ نظر آنا، ہندوؤں کا مسلمان ہونا، دودھ میں برکت ۵۵۷
دین اسلام کی سربلندی کا واقعہ ۵۶۰
طاعون کی بیماری سے شفایابی ۵۶۱
مزار اقدس پر اولیاء عظام اور بادشاہوں کی حاضری ۵۶۲
حضرت بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کا گھٹنوں کے بل چل کر

Marfat.com

حاضری دینا ۵۶۳

حضرت خواجہ معین الدین کا درگاہ حضرت داتا صاحب حاضر ہو کر چلہ کشی کرنا ۵۵۳

حضرت شیخ مجدد الف ثانی کا ارشاد ۵۶۴

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی بردباری اور تحمل' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی دریا دلی ۵۶۵

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مرتبہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایثار ۵۶۶

حضرت اویس کرنی رضی اللہ عنہ کا واقعہ ۵۶۷

وصال اور مزار ۵۶۸

حضرت محبوب سبحانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نسب' جائے پیدائش' پھوپھی' والدہ' نانا کی کیفیت ۵۶۹

تعلیم و تربیت' سلوک ۵۶۹

ایک عبرت انگیز واقعہ محی الدین کا لقب' وعظ و تدریس ۵۷۱

محاسن اخلاق سخاوت و رحم ۵۷۲

حسن معاشرت و تواضع 'کرامات' بیماریوں کا دور ہونا' بے موسم سیب کا غیب سے آنا ۵۷۳

عصا کا نور بن جانا' اناج میں برکت ۵۷۴

وفات' حلیہ شریف ۵۷۴

ترتیب' اشغال کا بیان ۵۷۵

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کا فرمان عالی شان ۵۷۵

حضرت خواجہ عثمان ہارونی ۵۷۵

حضرت کا تقدس اور بزرگی ۵۷۵

حاجی شریف زندنی سے بیعت اور کرامات ۵۷۶

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

نام و نسب' ابتدائی تعلیم ۵۷۸

حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے بیعت اور خدمت مرشد ۵۷۹

آپ پر مرشد کی نظر کرم ۵۸۱

بارگاہ رسالت سے ہندوستان جانے کا حکم' ہندوستان کیلئے روانگی ۵۸۳

اجمیر شریف میں تشریف آوری ۵۸۴

کرامات اور وفات ۵۸۴

بادشاہوں کا خراج عقیدت' ملفوظات ۵۸۶

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ ۵۸۹

نام و نسب ۵۸۹

خواجہ معین الدین سے بیعت' عبادت اور ریاضت ۵۸۰

حضرت کی ہندوستان میں تشریف آوری اور دہلی میں قیام ۵۹۲

حضرت خواجہ کی اپنے پیرو مرشد سے آخری ملاقات اور خواجہ کی خدمت جلیلہ ۵۹۴

اخلاق و عادات سخاوت دنیا سے بے رغبتی ۵۹۶

وصال اور ملفوظات ۵۹۷

حضرت بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ

خاندان اور نام و نسب تعلیم و تربیت ۵۹۹

اجودھن میں قیام اور اس کا اثر ۶۰۱

وصال ۶۰۲

Marfat.com

حضرت بابا فرید الدین ﷫ کی زندگی ۶۰۳
دنیا سے بے رغبتی ۶۰۴
روحانی و جسمانی اولاد ۶۰۵

میاں علی محمد خاں ﷫

نفوس قدسیہ ۶۰۸
مقدس نانا کے حضور ۶۰۷
درس نظامی کی تعلیم ۶۰۷
قطب زمان کا وصال ۶۰۸
سجادگی کا اعلان ۶۰۸
ہم عصر اور قریبی حلقہ کے علماء مشائخ ۶۰۹
دینی خدمات' ملی خدمات اور ریاضت ۶۰۹
حضرت جبرائیل لباس بشری میں ۶۱۲
میاں صاحب کا حضور اکرم ﷺ کے ساتھ فضا میں اڑنا اور مرید کی شفاء کروانا ۶۱۲
ابو النصر منظور احمد شاہ صاحب کی مدینہ پاک میں پہلی حاضری' دستار سجادگی' تبرکات شریفہ ۶۱۳
وصال پاک کے بعد بھی جامعہ فریدیہ ساہیوال کی سرپرستی ۶۱۴

حضرت ابو النصر منظور احمد شاہ صاحب

ولادت تعلیم' فاتح عیسائیت تعارف' بیعت و خلافت ۶۱۵
اذن فرید' تصنیفی خدمات' تعلیمی خدمات' ہدایات' وظائف ۶۱۷
تحیتہ الوضو' تحیتہ المسجد۔ نماز کی فرضیت' زکوٰۃ' نماز تہجد ۶۲۱
غرور اور تکبر کی مذمت اور فریدی حضرات متوجہ ہوں' ہماری فریدی بہنیں توجہ فرمائیں ۶۲۲
جامعہ فریدیہ ساہیوال اور اس کے شعبہ جات کا اجمالی خاکہ' دار الاقامہ' تعلیمی شعبہ جات' بیرون ملک ۶۲۴
خلفاء عظام اور مریدین ۶۲۷
راقم الحروف کی آپ سے سلسلہ چشتیہ میں تیسری بیعت اور باباجی کے معمولات مبارکہ ۶۲۷
تصانیف ۶۳۰
جنات کے جلسہ میں آپ کا ایک انوکھا واقعہ ۶۳۰
سالانہ عرس ۶۳۱
راقم الحروف کے حضور اکرم ﷺ اور بزرگان کرام کے ساتھ تعلق کے چند واقعات' خصوصی محبت اور شفقت کا واقعہ ۶۳۲
جمعہ کی مقررہ ساعت میں دعا اور بخشش ۶۳۵
ذکر اسم ذات کی اہمیت اور برکت ۶۳۵
لطیفہ قلب پر ذکر خفی کا طریقہ ۶۳۵
حضرت امام غزالی ﷫ کے ارشادات ۵۳۵
التماس ۶۳۶

Marfat.com

لمحۂ فکریہ

کتاب ہذا عزیز بیٹے عبدالوحید مجددی کی خواہش پر حضور سید الاولین والآخرین علیہ الصلوٰۃ والسلام ازواج مطہرات اہل بیت آل پاک جمیع اولیائے اولین و آخرین مومنین و مومنات مشائخ کرام پیران عظام اس کے والدین عزیز و اقارب عاجز کے والدین کے ایصال ثواب کے سلسلے میں لکھی گئی ہے۔
اس میں فرض نفلی نمازوں، رمضان المبارک کے روزوں اور عبادات، تلاوت قرآن مجید درود شریف اوراد و وظائف وغیرہ کے فوائد اور فضیلت پر مختصراً تحریر کیا گیا ہے۔
مندرجہ ذیل احادیث نبویہ کے حوالہ جات سے مستند کتابوں سے مضامین حاصل کیے گئے ہیں اور اکثر عبادات پر عاجز کا معمول بھی ہے۔ لہٰذا قاری حضرات اور جملہ احباب سے التماس ہے کہ وہ بھی اپنا قیمتی وقت نکال کر ان عبادات اور وظائف پر عمل فرما کر دو جہاں کی فلاح کامیابی و کامرانی حاصل کر لیں کچھ عمر ضائع ہو چکی ہے اور جو باقی بچی ہے اس میں زیادہ سے زیادہ صالح اعمال کے ذریعہ اخروی زندگی نہ ختم ہونے والی کے لیے توشہ حاصل کر لیں مرنے کے بعد اپنے اعمال کام آئیں گے یا نیک اولاد اور صدقہ جاریہ سے فائدہ پہنچے گا

غنیۃ الطالبین۔ محبوب سبحانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
معمولات خیر از زید ابوالحسن فاروقی دہلوی
شفاء القلوب مولینا محمد نبی بخش حلوائی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصہ اوّل

فرضی، نفلی عبادات قرآنی سورتیں نورانی اور روحانی عملیات

نماز پنجگانہ کے فضائل

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ نمازیں باجماعت پڑھنا فرض ہیں اور دین کا ستون ہیں۔ قیامت کے دن بندے سے سب سے اوّل نمازوں کا سوال ہوگا اگر اسکی نمازیں پوری ہوئیں تو پوری لکھی جائیں گی۔ اگر پوری نہ ہوئیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا میرے بندے کے نوافل دیکھو اگر وہ تم کو مل جائیں تو جو کچھ فرض نمازیں اس نے کھوئی ہیں اس کو ان نوافل سے پورا کر دو۔ فجر کی نماز سے لیکر ظہر کی نماز تک بندہ سے جو گناہ ہوجاتے ہیں اسی طرح باقی تمام نمازوں کے دوران گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا نماز رب کی خوشنودی۔ ملائیکہ کی محبت انبیاءؑ کی سُنّت۔ معرفت کا نور۔ ایمان کی اصل اللہ اور بندے کے مابین شفیع۔ نمازی کی قبر کا چراغ۔ قبر میں اس کے پہلو کے لیے بستر۔ منکر نکیر کے سوال کا جواب اور قیامت تک کے لیے قبر کے اندر ایک غمگسار دوست کی مانند ہے۔

جب قیامت کا دن ہوگا تو نماز نمازی کے اوپر سایہ فگن ہوگی۔ اس کے سر کا تاج ہوگی۔ اس کے بدن کا لباس اور اسکو راہ دکھانے کے لیے نور بن جائے گی یہ نور نمازی کے آگے رواں دواں ہوگا۔ نماز نمازی

Marfat.com

اور دوزخ کے درمیان ایک آڑ بن جائے گی۔ اللہ تعالٰے کے حضور میں مومنوں کے لیے حجت ہوگی۔ میزان کو بھاری کرے گی۔ پُل صراط سے گزرنے کا واسطہ بن جائے گی جنت کی کلید ہوگی اس لیے کہ نماز میں تسبیح بھی ہے تحمید، تقدیس تعظیم اور قرأت اور دُعا بھی ہے غرضیکہ تمام اعمال سے افضل وقت پر اور باجماعت نماز ہر بالغ مرد اور عورت پر فرض ہے۔ لمبے قیام والی نماز سب سے فضیلت والی اور مستحب ہے۔

نماز باجماعت کی فضیلت

جب بندہ وضو کر کے سجدہ کو جاتا ہے تو اس کے ہر ایک قدم پر اللہ تعالٰے ایک نیکی لکھتا اور ایک گناہ مٹاتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے جس طرح مدت دراز کے سفر سے کوئی مسافر جب گھر واپس ہوتا ہے تو اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں اسی طرح اس کے مسجد آنے پر اللہ تعالٰے خوش ہوتا ہے۔ جو شخص کامل وضو کر کے میرے گھر میں میری ملاقات کے لیے آتا ہے تو میں اسکی عزت میں اضافہ کرتا ہوں۔ جو لوگ رات کی تاریکی میں پیدل چل کر مسجد میں پہنچتے ہیں اللہ تعالٰے قیامت کے دن نور کامل عطا فرمائے گا۔
حضورؐ نے فرمایا کہ باجماعت نماز کو تنہا نماز پر ۲۵ اور ۲۷ درجہ فضیلت حاصل ہے۔

جس نے فجر کی نماز اشراق کے ساتھ پڑھی اُس کے لیے یہ نماز قبول حج اور عمرہ کے برابر ہو جاتی ہے۔ جس نے ظہر کی نماز جماعت سے پڑھی اس کیلئے ۲۵ نمازوں کا ثواب ہے اور اس کے ۷۰ درجے جنت میں بلند ہوں

Marfat.com

گے۔ جس نے عصر کی نماز جماعت سے پڑھی پھر غروب آفتاب تک ذکر الٰہی میں مصروف رہا تو گویا اس نے اولادِ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے بارہ ہزار غلاموں کو آزاد کیا۔ جس نے مغرب کی نماز جماعت سے پڑھی اس کے کے لیے ۲۵ نمازوں کا ثواب ہے اور اس کے ساتھ جنت عدن میں اس کے ۷۰ درجے بلند ہونگے۔ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی۔ گویا اس نے شب قدر میں عبادت کی۔

جمعۃ المبارک کے دن نماز فجر، عصر، مغرب باجماعت کی فضیلت

(۱) **نماز فجر:** جس نے جمعہ کے دن فجر کی نماز ادا کی اور طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھ کر تسبیح و تہلیل۔ تلاوت قرآن اور درود شریف پڑھتا رہا اور نماز اشراق ادا کی اس کو جنت الفردوس میں ستر درجے نصیب ہونگے ہر دو درجوں کا درمیانی فاصلہ تیز رو گھوڑے کی ستر سالہ قطع مسافت کے برابر ہوگا۔

(۲) **نماز جمعہ:** جس نے جمعہ کی نماز جماعت سے ادا کی۔ اس کو جنت الفردوس میں پانچ سو منزلیں عطا ہوں گی ہر دو منزلوں کا درمیانی فاصلہ تیز رو گھوڑے کی پچاس سالہ مسافت کے بقدر ہوگا۔

(۳) **نماز عصر:** جس نے عصر کی نماز جماعت سے ادا کی گویا اس نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے آٹھ غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب حاصل کیا۔

Marfat.com

④ **نماز مغرب:** جس نے مغرب کی نماز جماعت سے ادا کی اس نے گویا ایک مقبول حج اور عمرہ کا ثواب حاصل کیا۔

مسجد میں داخل ہونا اور خضوع و خشوع سے نماز ادا کرنا

مسجد میں آئے تو اللہ تعالےٰ سے خوف کھاتا اور ڈرتا ہوا خضوع و خشوع کے ساتھ آئے۔ یہ مستحب ہے۔ سنجیدگی اور بردباری نمایاں ہو مسجد میں آنے سے پہلے دنیا کے جن جھمیلوں اور بکھیڑوں میں الجھا تھا ان کو چھوڑ کر حضورِ خداوندی میں حاضری پر غور کرتا ہوا آئے اور ادب کے ساتھ آئے ثواب کی رغبت اور عذاب کا خوف طاری ہو۔ عاجزی انکساری اور فروتنی نمایاں ہو۔ خود پسندی غرور تکبر نہ ہو۔ خود بینی اور خود آرائی موجود نہ ہو صرف خانہ خدا کی طرف توجہ کرنے کی نسبت ہو جس کی عظمت کو برقرار رکھنے اور وہاں ذکر خداوندی کرنے کا اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ گھروں میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان میں اللہ کو یاد کیا جاوے اور اس کا نام بلند ہو۔ جہاں کچھ ایسے لوگ صبح و شام اس کی پاکی بیان کرتے ہیں جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتے ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھ لیا کریں۔ یَاحَافِظُ یَانَاصِرُ یَامُعِیْنُ یَامَالِکُ یَوْمَ الدِّیْنِ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

وقت ٹال کر نماز پڑھنا حضورِ اکرم نے فرمایا کہ جنھوں نے اپنی نمازوں کے اوقات کھو دیئے ہیں۔ وہ غیّا جہنم کی وادی میں جائیں گے۔ جو نماز

Marfat.com

کی نگہداشت کرے گا اس کے لیے نماز نور حجت اور قیامت کے دن نجات کا ذریعہ ہوگی اور جو اسکی نگہداشت نہیں کرے گا اس کے لیے نماز نہ نور ہوگی اور نہ حجت نہ دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہوگی وُہ دوزخ کے اندر فرعون وہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

تارک نماز اور نماز کو حقیر سمجھنے والے کو پندرہ[۱۵] عذاب

چھ عذاب مرنے سے پہلے تین مرتے وقت۔ تین قبر میں اور تین قبر سے نکلتے وقت۔

چھ دنیاوی عذاب (۱) غافل نمازی کو صالحین کی فہرست سے خارج کر دیا جاوے گا۔ (۲) اس سے زندگی کی برکت دور کر دی جائے گی (۳) اس کے رزق سے برکت دُور ہو جائیگی۔ (۴) اس کا کوئی نیک عمل قبول نہیں کیا جاتا (۵) اس کی دُعا قبول نہیں ہوتی (۶) وہ نیکوں کی دعاؤں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

مرتے وقت تین عذاب (۱) وُہ پیاسا مرتا ہے اگرچہ اس کے حلق میں سات دریا اُنڈیل دیئے جائیں (۲) اس کی موت اچانک ہوگی توبہ کی مہلت ہی نہیں ملے گی (۳) اس کے کاندھوں پر دنیاوی لوہے لکڑی اور پتھروں کا بوجھ ڈالا جائے گا جس سے وُہ بوجھل ہو جائے گا۔

Marfat.com

قبر کے تین عذاب قبر اس پر تنگ کر دی جائے گی۔
قبر میں زبردست اندھیرا ہوگا منکیر نکیر کے سوالوں کا جواب نہیں دے سکے گا۔

قبر سے نکلنے پر تین عذاب اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔
اس سے حساب بہت زیادہ سخت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے دربار سے اس کی واپسی دوزخ کی طرف ہوگی اگر معاف فرمادے تو خیر۔

تارک نماز کو عتاب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے قصداً نماز ترک کی تو اس کا نام دوزخیوں کے ساتھ دوزخ کے دروازے پر لکھا جائے گا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کے اسلام اور کفر و شرک کے درمیان ترک نماز کے سوا اور کوئی فرق نہیں ہے۔

شیطان ابلیس کا نماز اور سجدوں کا مشاہدہ کے بعد پریشانی اور ماتم

ایک شخص نے شیطان کو خواب میں دیکھا اور کہا کہ میں کیا تدبیر کروں کہ تیرے جیسا ہوجاؤں۔ شیطان نے جواب دیا کہ نمازیں ضائع کر۔ قسمیں بہت کھایا کر۔ شیطان آدمی کی کسی عبادت سے ایسا پریشان اور حیران نہیں ہوتا جتنا سجدہ سے۔ کیونکہ اس پر سجدہ نہ کرنے سے لعنت

Marfat.com

ہوئی۔ لہذا سجدہ لمبا کرنا چاہیئے۔ سجدہ کی حالت میں شیطان ماتم کے پلّہ میں اپنا سر ڈال لیتا ہے۔ سجدہ لمبا کیا جاوے اور سر جلدی نہ اٹھائے۔

نماز کی ادائیگی کی شرائط مسواک کر کے کامل وضو پاک اور حلال کمائی کے کپڑوں کے ساتھ نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرنے کا معمول فرض عین سمجھ کر بنا لیں۔ نماز کی قرأت۔ رکوع۔ سجود اور قیام ٹھہر ٹھہر کر آرام سے کریں۔ جلدی جلدی نماز پڑھنے والے اور سجدوں میں ٹھونگیں مارنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ لاپرواہی سے ادا کی ہوئی نماز گندے اور بدبودار چیتھڑے میں لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دی جاوے گی۔ اور لعنت کرتی ہوئی ایسے نمازی کو بددعا دیتی ہوئی کہتی ہے جس طرح تم نے مجھے برباد کیا اللہ تجھے برباد کرے۔ غنیۃ الطالبین ۵۰۷ تا ۵۰۹ - ۵۱۲

صلوٰۃ التسبیح

صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کو معاف کروا دیتی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے چچا کیا میں آپ کو ایسی دس باتیں بتا دوں کہ اگر تم ان پر عمل پیرا ہو جاؤ تو اللہ تعالےٰ تمھارے اگلے پچھلے نئے پرانے سب گناہ خواہ وہ بارادہ ہوں یا بغیر ارادہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ پوشیدہ ہوں یا ظاہر سب کے سب معاف فرما دیگا وہ دس باتیں یہ ہیں کہ تم چار رکعت پڑھو جس

Marfat.com

کی ہر رکعت میں فاتحہ اور جو سورۃ یاد ہو پڑھو بہتر ہے ہر رکعت میں ۱۵ بار سورۃ اخلاص پڑھی جاوے۔ پہلی رکعت میں ثنار کے بعد پندرہ بار اور قرارت کے بعد دس بار یہ پڑھو سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَر پھر رکوع میں اسی تسبیح کو دس مرتبہ پڑھو پھر رکوع سے سر اٹھا کر اور قومہ یعنی قیام میں اس تسبیح کو دس بار پڑھو پھر پہلے سجدہ میں دس بار یہی تسبیح پڑھو پہلے سجدہ کے بعد جلسہ میں بیٹھو تو بھی تسبیح دس بار پڑھو دوسرے سجدے میں تسبیح دس بار پڑھو اس طرح ہر رکعت میں پچھتر دفعہ یہ تسبیح ہو گی اسی طرح تم چار رکعتوں میں یہ تسبیح پڑھو۔ اب اگر تم کو قدرت ہے تو یہ نماز روزانہ پڑھو ورنہ ہر جمعہ کو پڑھ لیا کرو اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو تمام عمر میں ایک بار پڑھو۔ عاجزہ کا اس نماز کے پڑھنے کا معمول شب جمعہ کو ہوتا ہے۔

نوافل اور نفلی نمازیں فرض نماز کیطرح یہ بھی پانچ ہیں ان نفلی نمازوں اور دیگر نوافل سے اور دائمی اوراد و وظائف اور کثرت سے درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ وہ صفاتِ خداوندی کا مظہر بن جاتے ہیں۔ ان کے ہاتھ کان۔ آنکھیں اور پاؤں سے خدائی صفات کا ظہور ہونے لگتا ہے فرض نمازوں میں کوتاہی اور غفلت کو بھی قیامت کے حساب میں کمی ہونے کی وجہ سے مدد ملے گی۔

نماز تہجد کا ثواب تمام فرض نمازوں کے بعد سب نفلی عبادتوں سے زیادہ ہے۔

۱۔ نمازِ تہجد: عشاء کی نماز کے بعد آدھی رات یا آخری رات کو صبح صادق

Marfat.com

تک اس نماز کا وقت ہے اس نماز کی کم سے کم ۴ رکعت ۶ رکعت ۸ رکعت اور زیادہ سے زیادہ ۱۲ رکعت ہیں۔ اگر سورۃ یٰسین یاد ہو تو تہجد میں پڑھیں ورنہ ہر رکعت میں ۱۵ بار سورۃ اخلاص پڑھ لیں اگر شب بیداری کی عادت پکی ہو تو وتر ۴ یا ۶ نفل کے بعد ملا کر پڑھ لیں اور آخر میں ۲ نفل بعد وتر بھی پڑھ لیں یہ معمول حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ سورۃ یٰسین قرآن کا دِل ہے، اگر مومن کا دل اور رات کا دِل یعنی تہجد میں جمع ہوں اس وقت بہت سی فتوحات کی کشائش ہوتی ہے۔ تہجد گزاروں کے دِلوں پر اللہ نظر فرماتا ہے اور ان کو نُور سے بھر دیتا ہے جس کے باعث ان کے دِلوں پر رُوحانی فوائد کا نزول ہوتا ہے اور وہ منوّر ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ روشنی منور دِلوں سے غافل کے دِلوں تک پہنچتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے بعض صدیقین کو بذریعہ الہام وحی کی کہ میرے کچھ بندے ایسے ہیں جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں اور میں بھی ان کو محبوب رکھتا ہوں وُہ میرے مشتاق ہیں اور میں ان کا۔ وہ میری طرف دیکھتے ہیں اور میں ان کی طرف دیکھتا ہوں۔ اگر تم نے بھی ویسا عمل کیا تو میں تم کو بھی اپنا محبوب بنا لوں گا۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ میرے لیے رات کو قیام کرتے ہیں اپنے چہرے بچھاتے یعنی سجدے کرتے ہیں۔ میرے کلام کی تلاوت کر کے مجھ سے ہم کلام ہوتے ہیں اور میرے انعام کا ذکر کر کے عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ کچھ گریہ زاری کرتے ہیں اور کچھ خضوع وخشوع کچھ آہ کرتے ہیں۔ اور کچھ زاری اور کچھ قیام و قعود کرتے ہیں اور کچھ رکوع سجود۔ میری طرف سے ان پر سب سے پہلا انعام یہ ہوتا ہے کہ میں اپنے نور سے ان کے دِلوں کو منوّر کر دیتا ہوں اُن کا چہرہ سُورج سے زیادہ روشن ہوگا۔ پھر وہ غافل لوگوں کو خبر

Marfat.com

کر دیتے ہیں دوسری مرحمت یہ ہوتی ہے کہ جو کچھ ساتوں آسمان اور جو کچھ ان میں ہے اگر ان کے پلڑوں میں رکھ دیا جائے تب بھی میں اس کو ان کیلئے بہت تھوڑا اور قلیل سمجھتا ہوں تیسرا انعام یہ ہے کہ میں خود ان کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اب تم غور کرو کہ میں جن کی طرف خود متوجہ ہوں ان کو میں کیا کچھ دینا چاہتا ہوں۔

تمام شب کا قیام حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پورا قرآن ایک رکعت میں ختم کرتے تھے اور تمام رات گزار دیتے تھے حضرات تابعین میں سے چالیس حضرات رات بھر عبادت میں مصروف رہتے تھے اور فجر کی نماز عشاء کے وضو سے ادا فرماتے تھے اور اس حال میں انہوں نے چالیس سال گزارے۔ حضور نے فرمایا کہ تہجد پڑھنے والا بغیر حساب میرے ساتھ جنت جاوے گا۔ ان کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے اپنے متعلقین کی شفاعت کی بھی اجازت ہوگی۔ غنیۃ الطالبین ۴۸۱-۴۸۰

جو بندہ تہجد کے لیے نیت کر کے سو جاتا ہے اگر رات کو آنکھ نہ کھلے اور نماز کا موقع نہ ملے تو بھی نماز تہجد کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور یہ سونا اس بندہ پر خدا کا احسان ہوتا ہے۔ لہٰذا تہجد کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

تہجد ادا کرنے کے بعد استغفار پڑھے اور یہ دعا کرے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضُ یَا ذَالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ یَا مَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ

اس کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ

Marfat.com

اَسْتَغْفِرُاللہ وَاَتُوْبُ عَلَیْہِ ۱۰۰ پڑھ کر جو چاہیں دُعا کریں۔

۲۔ **نمازِ اشراق** فجر کی نماز جماعت سے ادا کر کے سُورج طلوع ہونے کے بعد ۲۰ منٹ تک مسجد میں اسی جگہ بیٹھ کر اوراد وظائف۔ تلاوت کلام مجید۔ درود شریف۔ ذکر اسم ذات پڑھتے رہیں اور وقت پورا ہونے کے بعد ۲ نفل نمازِ اشراق کی نیت کر کے پڑھ لیں پہلی رکعت میں آیۃ الکرسی خَالِدُوْن تک دوسری رکعت میں سورہ بقرہ کے آخری رکوع اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے کَافِرُوْن تک پڑھیں۔ اگر یاد نہ ہو تو ۱۵ بار ہر رکعت میں سُورۂ اخلاص پڑھ لیں۔ حضور اکرم نے فرمایا ہے اس نماز کی برکت سے اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ گناہ ہوں تو معاف فرما دیتا ہے۔ ایک مقبول حج اور عمرہ کا ثواب بھی نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے۔

۳۔ **نمازِ چاشت** اس نماز کی کم سے کم ۴ رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ ۱۲ اور اوسط آٹھ ہیں۔ ہر رکعت میں ۱۵ بار سُورۃ اخلاص پڑھیں۔ اگر ۱۲ یا ۸ رکعت پڑھنی ہوں تو حضُور نے فرمایا ہے کہ ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص ۳ بار پڑھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ انسان میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) جوڑ جسم کے اندر ہیں اور ہر جوڑ کا صدقہ روزانہ دینا واجب ہے چاشت کے پڑھنے سے ان دو رکعتوں سے جسم کے تمام جوڑوں کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔ اس نماز کا منتخب وقت دِن کے گرم ہونے سے زوال تک کا ہے۔

Marfat.com

اور ظہر تک بھی ہے سخت گرمی میں پڑھنا افضل ہے۔ اگر ظہر کی نماز تک چاشت نہیں پڑھی تو بعد ظہر قضا کرنا مستحب ہے۔ ۱۲ یا ۸ رکعت کی بڑی فضیلت ہے حضور نے فرمایا ہر آسمان سے ستر ہزار فرشتے اُترتے ہیں جن کے ہاتھ میں سفید کاغذ اور نوری قلم ہوتے ہیں جو اس نماز کا ثواب تاقیام قیامت لکھتے رہیں گے قیامت کے دن فرشتے اس کی قبر پر آئیں گے ہر فرشتہ اسے بہشتی لباس اور تحفے دیں گے اور کہیں گے کہ تم ان میں ایک ہو جن کو اللہ نے عذاب سے امن عطا فرمادی ہے۔ غنیۃ الطالبین ۴۹۲ - ۴۹۳

۴۔ **صلوٰۃ الزّوال** ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت صلوٰۃ الزّوال کی نیت سے پڑھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان رکعتوں میں طویل قیام رکوع سجود خوب اچھی طرح کرتے تھے۔

سورہ یٰسین پڑھنا بہت ہی افضل ہے ورنہ ہر رکعت میں ۱۵ بار سورۃ اخلاص پڑھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زوال کے بعد ظہر کی نماز تک آسمان اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور اس وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ عبادت دُعا اور ذکر الٰہی اس وقت کرنا مستحب ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نماز کی پابندی بہت زیادہ مرغوب تھی۔

۵۔ **نماز اوّابین** مغرب کی فرض نماز کے دو سُنّت موکدہ ادا کرنے کے

Marfat.com

بعد چھ نفل دو دو کی نیت سے پڑھیں پہلی رکعت میں سورۃ اخلاص ۶ بار اور سورۃ فلق ایک بار پڑھیں دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص ۶ بار اور سورۃ والناس ایک بار پڑھیں اسی طرح چھ رکعت پوری کرلیں نماز کے بعد سر بسجود ہو کر ہاتھ کی ہتھیلیاں اور پاؤں کی تلیاں آسمان کی طرف کر کے ہاتھ پاؤں سے ملے ہوئے ہوں پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ تَوْبَۃً تُوْجِبُ مَحَبَّتَکَ فِیْ قَلْبِیْ یَا مُحِبَّ التَّوَّابِیْنَ بعد میں جو چاہیں دعا کریں ۔اس نماز کی برکت سے اللہ سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے اللہ تعالےٰ اس سے عذاب۔ فشار قبر اور ظلمت کو دُور فرما دیتا ہے ۔اگر زبان سے کوئی بُری بات نہ نکالے تو بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور جنت میں گھر بنتا ہے ۔

ہفتہ وار نوافل

یوم شنبہ (ہفتہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ۴ رکعت پڑھے ہر رکعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ۳ بار پڑھے سلام پھیر کر آیۃ الکرسی پڑھے۔ اللہ تعالیٰ ہر حرف کے عوض ایک حج اور عمرہ کا ثواب دے گا اس کے نامہ اعمال میں ایک سال کے روزوں اور رات کے قیام کا ثواب درج کیا جائے گا۔ اللہ ہر حرف کے بدلہ ایک شہید کا ثواب عطا فرمائے گا۔ وہ شخص عرش کے سایہ میں شہیدوں اور نبیوں کی صفوں میں موجود ہوگا۔ غنیۃ الطالبین ۵۶۶

یوم یکشنبہ (اتوار) چار رکعت ادا کرے ہر رکعت میں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ

Marfat.com

سے کافِرُون تک (سورۃ بقرہ) پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو ہر نصرانی مرد اور عورت کی نیکیوں کے برابر نیکیاں دیتا ہے نبی کا ثواب مرحمت فرماکر ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے۔ ہر رکعت کے بدلہ اسکو ہزار نمازوں کا ثواب عطا فرماتا ہے علاوہ اس کے اللہ تعالیٰ جنت میں ہر حرف کے عوض مشک اور ازفر سے تعمیر کیا ہوا ایک شہر عطا کرے گا۔

(غنیۃ الطالبین)

یوم سہ شنبہ (منگل) دس نفل دوپہر سے قبل پڑھے ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار تو اس کے نامۂ اعمال میں ۷۰ دن تک کوئی گناہ نہیں لکھا جائے گا اور اس دوران وُہ فوت ہوگیا تو اسکو شہادت کی موت نصیب ہوگی اور ۷۰ سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

یوم چہار شنبہ (بُدھ) زوال سے پہلے ۱۲ رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار سورۃ اخلاص تین بار فلق ۳ بار والناس ۳ بار پڑھیں۔ ایسے شخص کو ایک فرشتہ جو عرش کے قریب رہتا ہے پکار کر کہے گا اے اللہ کے بندے تیرے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اب از سرِنو عمل کر اللہ تعالیٰ اس سے عذاب قبر۔ فشار اور ظلمت کو دُور فرما دیتا ہے اس سے قیامت کی تمام مصیبتوں کو اُٹھالے گا۔ اس بندہ کا اس دِن کا عمل نبی کے عمل کی حیثیت سے اُٹھایا جائے گا۔

یوم پنجشنبہ (جمعرات) ۲ رکعت نماز ظہر اور عصر کے درمیان پڑھیں پہلی

Marfat.com

رکعت میں آیۃ الکرسی سو مرتبہ دوسری میں سورہ اخلاص سو مرتبہ پڑھیں۔ بعد میں سو مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجیں اللہ تعالےٰ اُسے رجب شعبان اور رمضان کے روزوں کا ثواب عطا فرمائے گا علاوہ ازیں اس کو ایک حج کا ثواب ملے گا اس کے نامہ اعمال میں ایمان والے لوگوں کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی۔

شبِ دوشنبہ (سوموار) رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص شبِ دوشنبہ کو ۲ رکعت اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں پندرہ بار سُورۃ اخلاص پڑھے سلام کے بعد پندرہ بار آیۃ الکرسی اور پندرہ بار استغفار پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کا نام جنتی لوگوں میں مقرر فرما دیتا ہے خواہ وُہ اہلِ دوزخ سے ہی کیوں نہ ہو اس کے تمام ظاہری گناہ بخش دے گا۔ اس کو ہر آیت کے بدلہ میں حج وغیرہ کا ثواب عطا فرمایا جائے گا اگر دوسرے شنبہ کے درمیان فوت ہوگیا تو اس کو شہید کا درجہ ملے گا۔

صلوٰۃ الحاجت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شبِ دوشنبہ مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت ادا کرے پہلی رکعت میں سورۃ اِخلاص دس بار دوسری میں اخلاص بیس بار تیسری میں تیس بار چوتھی میں چالیس بار پڑھے بعد میں ۷۵ بار اخلاص پھر پڑھے ۷۵ بار اپنے اور والدین کے لیے اَسْتَغْفِرُاللہ تَعَالیٰ بِنَفْسِیْ وَلِوَالِدَیَّ

Marfat.com

پھر مجھ پر ۷۵ بار درُود شریف پڑھے اس کے بعد اللہ سے حاجت طلب کرے تو خدا پر حق ہو جاتا ہے کہ اس کا سوال پورا کرے، حاجت پوری ہونے تک ہر سوموار کی رات پڑھتے رہیں۔

شب چہار شنبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بُدھ کی رات میں دو رکعت اس طرح پڑھو کہ پہلی میں دس بار فلق دوسری میں دس بار والناس تو ہر آسمان سے ستر ہزار فرشتے اُتر کر آتے ہیں اور اس نمازی کیلئے قیامت تک ثواب لکھتے رہتے ہیں۔

شب پنجشنبہ (جمعرات) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ شب جمعرات نماز مغرب کے بعد دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں پانچ بار آیۃ الکرسی پانچ بار سورۃ اخلاص سورہ فلق اور والناس ایک ایک پڑھیں نماز کے بعد ۱۵ بار استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ پڑھے ان نفلوں کا ثواب اپنے والدین کو بخش دیں تو گویا اس نے والدین کا حق ادا کر دیا۔ اگرچہ وُہ اپنے والدین کا نافرمان اور عاق کردہ بیٹا ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اسکو صدیقین اور شہداء کا درجہ عطا فرمائے گا۔

شب جُمعۃ المُبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے شب جمعہ میں مغرب و عشاء کے درمیان بارہ رکعت نفل پڑھیں ہر رکعت

Marfat.com

میں سورۃ اخلاص دس بار پڑھی گویا اُس نے بارہ سال دِن کے روزے رکھے اور رات کی عبادت کی۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے شب جمعہ میں دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورہ اخلاص پندرہ بار پڑھے پھر نماز کے آخر میں ہزار مرتبہ درود **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ** پڑھے حضور کا ارشاد ہے کہ وہ میرا دیدار خواب میں ضرور کرے گا۔ یعنی دوسرا جمعہ ہونے سے پہلے اس کو میرا دیدار خواب میں ہو جائے گا جس نے مجھے دیکھا اس کیلئے جنت واجب ہے اس کے گزشتہ اور آئندہ کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (غنیۃ الطالبین ۴۷۵)

لیلۃ القدر کی عبادت کا ثواب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عشاء کی نماز جمعہ کی شب میں باجماعت ادا کرے پھر دو رکعت سنت ادا کرے اس کے بعد دس نفل پڑھے ہر رکعت میں سورۃ اخلاص۔ فلق۔ والناس ایک ایک بار پڑھے پھر تین وتر گھر آ کر ادا کرے اپنی داہنی کروٹ قبلہ رُخ پر سو جائے اس کا اجر یہ ہے کہ گویا اس نے تمام رات شبِ قدر کی عبادت میں گزار دی۔

ایامِ بیض کے روزے: حضورِ اکرم کا ہر ماہ کی ۱۳-۱۴ اور ۱۵ کا روزہ رکھنے کا معمول مبارک تھا آپ کا ارشاد ہے کہ چاند کی ۱۳ کے روزے کا دس ہزار سال ۱۴ کے روزے کا تیس ہزار سال اور ۱۵ کے روزے کا ثواب ایک لاکھ سال کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

نفلوں کی ادائیگی

نوٹ:

فرائض اور سنتوں کی ادائیگی کے بعد نفل نمازوں. روزوں اور صدقات ادا کرنے کی طرف توجہ کی جائے. فرائض کو ادا کیے بغیر عبادات نافلہ میں مشغول نہ ہوں. اگر ان فرائض کی تکمیل نہیں کرے گا تو مذکورہ دِن رات کے نوافل میں چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضا کی نیت کرے تاکہ فرائض اس سے ساقط ہو جائیں نفل فرائض کی کمی کو پورا کر دیتے ہیں اللہ اس کے لیے زیادہ سے زیادہ اجر جمع کرے گا۔

ماہانہ نوافل

محرم الحرام: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محرم میں سے عاشورہ کے دِن کا روزہ رکھے اللہ تعالےٰ اس کے لیے ساٹھ سال کی عبادت لکھے گا۔ جس کے دِن میں روزہ اور رات کو قیام کیا جو کوئی عاشورہ کے دِن سرمہ لگائے اس کی آنکھ نہ دُکھے گی اس سارے سال میں. اسی دِن بیمار کی عیادت کرے تو گویا اُس نے حضرت آدم کی تمام اولاد کی عیادت کی. جو ایک بار پانی پلائے تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی آنکھ جھپکنے کے برابر نہیں کی۔

عاشورہ کے دِن چار رکعت جس نے چار رکعت پڑھیں ہر رکعت میں پچاس بار سورۃ اخلاص پڑھے اللہ تعالےٰ اس کے لیے پچاس

Marfat.com

سال گذشتہ کے گناہ اور پچاس سال آئندہ کا گناہ بخش دے گا اور اس کے لیے ہزار محل نور سے اوپر کے گروہ میں بنا دے گا۔ یکم محرم سے دس محرم تک ہر روز چار رکعت اور ہر رکعت میں ۱۵ بار سورۃ اخلاص پڑھے ان نفلوں کا ثواب حضرت امام حسین رضی اللہ کو پہنچائے حضرت امام پاک قیامت کے دن اسکی شفاعت فرمائیں گے۔

صفر المظفر: تمام سال میں دس لاکھ اسی ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ ان میں سے نو لاکھ بیس ہزار خاص ماہ صفر میں نزول کرتی ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی ماہ صفر کے امن و سکون سے گزر جانے کی خوشخبری سنائے میں اُس کو بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دیتا ہوں۔ حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت زکریا، حضرت یونس اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی مہینہ میں مبتلائے بلا ہوئے لہٰذا شب اوّل ماہ صفر بعد نماز عشاء چار رکعت پہلی میں پندرہ بار سورۃ الکافرون دوسری میں سورۃ اخلاص ۱۵ تیسری میں فلق پندرہ بار اور چوتھی میں پندرہ بار والناس پڑھے بعد میں ایک بار اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہے پھر ستر بار درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا اور ہر آفت سے محفوظ رکھے گا۔ (راحۃ القلوب)

ربیع الاوّل: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جواہر غیبی میں ہے کہ اس مہینہ میں بارہ روز تک روح مبارک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہدیہ اس نماز کا بھیجتا رہے۔ کیونکہ حضرات صحابہ تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی

Marfat.com

ان رکعتوں کا ثواب رُوح حضور سید الاولین والآخرین کو بھیجا کرتے تھے اور وہ بیس رکعت ہیں ہر رکعت میں ۲۱ بار سورۃ اخلاص پڑھی جاتی ہے اگر روز مرہ بارہ دن توفیق نہ ہو تو دوسری اور بارھویں تاریخ کو ضرور ہی بیس رکعت ترکیب مذکورہ پڑھ کر رُوح پُر فتوح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ پہنچائیے اس نماز کے پڑھنے والوں کو رُوح اقدس صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے خواب میں جنت کی بشارت دی ہے اور حضورؐ کا دیکھنا یا بشارت دینا بعد وصال مثل زندگی ہے۔

رجب المُرجّب: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رجب میں ایک دن اور ایک رات ہے جو شخص روزہ رکھے اس دن اور قیام کرے اس رات کا۔ اسے اس شخص کی مانند ثواب ملے گا جو سو برس روزے رکھے اور سو برس راتوں میں قیام کرے پس وہ رات ستائیسویں اور دن ستائیسواں ہے اور یہ وہ دن ہے جس میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر بنائے گئے۔ غنیۃ الطالبین ۳۲۲)

شعبان المعظم: حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرھویں رات آئے تو تم رات کو قیام کرو یعنی نوافل پڑھو اور دن کو روزہ رکھو۔ اس لیے کہ اللہ سبحانہٗ اس رات آفتاب غروب ہونے کے بعد ہی آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ کوئی مغفرت چاہنے والا ہے میں اسکو رزق دوں کوئی گرفتار بلا ہے میں اس کو عافیت دوں اور ایسا ایسا

Marfat.com

رمضان المبارک

رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لیے خاص طور پر رحمتوں اور مغفرتوں کیلئے مقرر کیا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں ہر دم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو چاہیئے کہ دن میں روزہ رکھیں اور راتیں ذکر و عبادت میں گزاریں اور اپنے لیے اپنے عزیزوں کے لیے اور کل عالم اسلام کے لیے گریہ زاری کر کے دُعا مانگیں۔

روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے اہم رکن ہے۔

قرآنِ پاک میں ارشادِ خداوندی ہے۔

"روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا اجر ہوں"

اللہ تعالیٰ روزے کا جتنا بے پایاں اجر دیتا ہے اس کا ہمیں اندازہ نہیں چنانچہ اس مبارک ماہ سے مکمل فائدہ اٹھانا چاہیئے اور عبادات کے ساتھ ساتھ دُعا میں مشغول رہنا چاہیئے کیونکہ دُعا عبادت کی رُوح ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

دُعا کے بغیر کوئی چیز قضا اور تقدیر کے فیصلے کو بدل نہیں سکتی۔"

ایک اور حدیث میں آیا ہے۔

"جو شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی دُعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

حدیث شریف میں ہے۔

"دُعا مومن کا ہتھیار اور آسمان و زمین کا نور ہے"

ایک اور حدیث میں ہے۔

"جو مسلمان دُعا کیلئے خُدا کے آگے ہاتھ اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی دُعا ضرور قبول فرماتے ہیں۔ کبھی تو فوراً اور کبھی خاص وقت کے لیے ذخیرہ کر لیتے ہیں

برادرانِ اسلام

ہمیں دُعا مانگنے میں کنجوسی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اکثر لوگ بھاگ دوڑ کر نماز پڑھ لیتے ہیں اور دُعا کا خاص اہتمام نہیں کرتے۔ دُعا تو نماز کا دِل ہوتی ہے۔ چنانچہ دونوں ہاتھ پھیلا کر اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے عاجزی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں کا واسطہ دے کر دُعا مانگنی چاہیئے۔ مثلاً مغفرت کی دُعا کرنی ہو تو یا غفور الرحیم کہہ کر اور رحمت کی دعا کرنی ہو تو یا ارحم الراحمین کہہ کر دعا مانگیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

جس کسی نے روزہ دار کا روزہ افطار کروایا یا کسی مجاہد کو جہاد کا سامان دیا تو اسے کو روزہ دار اور مجاہد کے برابر ثواب ملے گا۔

افطار کے لیے کیا چیز بہتر ہے

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وُہ کھجور سے افطار کرے۔ اگر

Marfat.com

کھجور نہ پائے تو پھر پانی سے افطار کرے۔ اس لیے کہ پانی کو اللہ تعالیٰ نے طہور بنایا ہے۔ (مسند احمد سنن ابی داؤد)

○ رمضان المبارک میں ہر فرض کا ثواب ستر گنا زیادہ ملتا ہے اور ہر نفل اعتکاف وذکر اور ہر نیک کام کا ثواب ستر گنا ہو کر فرض کے برابر ہو جاتا ہے۔

○ قرآن مجید کے ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں جو رمضان میں سات سو ہو جاتی ہیں۔

○ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جو سب کو زبانی یاد ہے اس کے انیس حرف ہیں اور رمضان میں تیرہ ہزار تین سو نیکیاں صرف ایک صرف بسم اللہ کے پڑھنے پر ملیں گی۔ چنانچہ جو سورتیں زبانی یاد ہوں وضو یا بے وضو چلتے پھرتے پڑھتے رہیں اور ہر حرف پر اتنی نیکیاں مفت حاصل کریں۔

○ ہر ادنیٰ سے ادنیٰ نیک کام کا ثواب ستر گناہ ہے خواہ راستہ سے کانٹا یا پتھر اٹھانا ہی کیوں نہ ہو۔

○ ایک بار درود شریف پڑھنے پر ۱۰ نیکیاں ملتی ہیں جو رمضان میں ۷۰۰ ہو جاتی ہیں اس لیے اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت زبان پر درود شریف کا ورد کریں۔

○ نیکی کی ترغیب دینا بھی نیکی کرنے کے برابر ہے اور بُرے کام سے روکنا بھی بُرے کام سے بچنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ چنانچہ زیادہ سے زیادہ نیکی کی ترغیب دو اور بُرے کاموں سے لوگوں کو روکو۔

○ مسجد میں قدم رکھتے ہی واپسی تک کیلئے نفلی اعتکاف کی نیت کر لیں مفت کا ثواب حاصل ہوگا (مگر جتنی دیر مسجد میں رہیں کسی سے بات نہ کریں۔

Marfat.com

○ جو بھی کلام پاک یا سورۃ شریف آپ اپنے مرحوم عزیزوں کے ایصال ثواب کے لیے پڑھیں اس کے ثواب کی نیت کل عالم کے مومن مردوں اور مومن عورتوں کیلئے کریں کیونکہ فقہا کے نزدیک ثواب تقسیم نہیں ہوتا بلکہ پورے کا پورا ہر ایک کو ملتا ہے ۔

رمضان المبارک کے تین عشرہ دس دس دن کے ہوتے ہیں پہلے عشرہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے دوسرے عشرہ میں گناہوں سے معافی اور مغفرت ہوتی ہے اور تیسرے عشرہ میں اللہ جہنم سے نجات کا سرٹیفکیٹ عطا فرما دیتا ہے۔ آخری عشرہ میں اعتکاف کی بڑی فضیلت ہے۔ ۸۰ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ اسی عشرہ کی کی طاق راتوں یعنی بالخصوص ۲۷ شب کو لیلۃ القدر کا نزول فرماتا ہے۔ جو مومن مرد یا عورت اس رات کو اللہ کی بندگی اور ذکر و فکر میں گزارتا ہے اسے بھی اللہ کریم ۸۰ سال کی بے ریا عبادت سے نواز دیتا ہے ۔

Marfat.com

فرماتا رہتا ہے یہاں تک صبح روشن ہو جاتی ہے اس رات میں اللہ تعالےٰ تین سو دروازے رحمت کے کھولتا ہے پس بخشتا ہے ہر شخص کو نہیں شریک کرتا ساتھ اللہ کے کسی چیز کو۔ پس جادوگر۔ شرابی۔ سود خور اور زانی لوگوں کو نہیں بخشتا۔

آٹھ نوافل کی فضیلت جو کوئی شعبان کے مہینہ میں آٹھ رکعت نفل ہر رکعت میں گیارہ بار سورۃ اخلاص ایک سلام کے ساتھ پڑھے اور اس کا ثواب روح پر فتوح حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بخشے اس کے حق میں حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ہرگز جنت میں قدم نہ رکھوں گی جب تک اس کی شفاعت نہ کرالوں گی۔

شوال المکرم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مہینے کے روزے یعنی رمضان کے دس مہینے کے روزوں کے برابر ہیں۔ رمضان کے بعد چھ روزے شوال کے دو مہینے کے روزوں کے برابر ہیں۔ لہٰذا رمضان اور شوال کے روزے مل کر ایک سال کے روزوں کا ثواب ہے۔ ان روزوں کی پابندی کر کے پورے سال کے روزوں کا فائدہ حاصل کریں۔

آٹھ نوافل کی فضیلت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ جس نے شوال کے پورے مہینہ میں رات کو یا دن کو آٹھ رکعت پڑھیں ہر رکعت میں پندرہ بار سورۃ اخلاص اور نماز سے فارغ ہو کر ستّر بار سبحان اللہ اور ستر بار جناب رسول اللہ کی بارگاہ میں درُود شریف پڑھا اس کی قسم جس نے مجھے سچّا دین دیکر بھیجا جو

Marfat.com

شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ اسکے لیے حکمت کے چشمے کھولتا ہے اس کے دل میں اس کے ساتھ اس کی زبان چلاتا ہے اور اسکی دنیا کی بیماری اور اسکی دوا دکھا دیتا ہے۔ جس نے یہ نماز جیسے میں نے بتائی پڑھی۔ نہیں اٹھاتا سر پچھلے سجدے سے مگر اللہ سبحانہ اس کو معاف فرما دیتا ہے اگر مرا شہید بخشا ہوا۔ سفر میں آنا جانا مقصود تک آسان ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کرتا ہے۔ صاحب حاجت کی حاجت پوری کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر حرف کے بدلے جنت میں ایک مخرمہ دیتا ہے۔ عرض کیا گیا مخرمہ کیا ہے۔ جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت کے باغ۔ اگر ان کے ایک درخت کے نیچے سوار سیر کرے سو برس تک تو نہ قطع کر سکے۔

عیدالفطر کی نماز ادا ہو جانے کے بعد اللہ سبحانہ فرماتا ہے اے میرے بندو اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا۔ عید گاہ سے واپسی پر گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

چار نوافل کی فضیلت جو کوئی اوّل رات شوال میں یا دن میں بعد نماز عید چار رکعت اپنے گھر میں پڑھے اور ہر رکعت میں اکیس بار اخلاص پڑھے پس کھولے اللہ تعالیٰ اس کے واسطے آٹھوں دروازے بہشت کے اور بند کرے گا واسطے اس کے ساتوں دروازے دوزخ کے اور نہیں مرے گا وہ شخص جب تک اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لے گا۔

ذی قعدۃ النجیب جو کوئی اوّل رات ذیقعدہ میں چار رکعت

Marfat.com

پڑھے ہر رکعت میں تئیس بار اخلاص پڑھے تو اس کے لیے اللہ جنت میں چار ہزار مکان یاقوت سُرخ کے بنا دے گا ہر مکان کے اندر جواہر کے تخت اور ایک حور بیٹھی ہو گی۔

دوشنبہ کا روزہ اس ماہ میں دوشنبہ کا روزہ ہزار سال کی عبادت سے افضل ہے۔

ذی الحجۃُ الحرام جو کوئی اوّل دن ذی الحجہ کا روزہ رکھے گویا اُس نے چھتیس ہزار قرآن کریم ختم کیے جو کوئی ہر جمعہ کے دِن چھ رکعت پڑھے ہر رکعت میں اخلاص پندرہ بار پڑھے۔ سلام پھیر کر دس بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْن اور دس بار درود شریف پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس سے پہلے کسی کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ **صلوٰۃ الحاجت**: ۲ نفل پڑھیں پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد ۱۰ بار سورۃ الکافرون۔ دوسری رکعت میں ۱۰ بار سورۃ اخلاص پڑھیں۔ سلام پھیرنے کے بعد مندرجہ ذیل کلمات پڑھ کر جائز حاجت کے لیے دُعا کریں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم۔ دس مرتبہ
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار
گیارہ بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

Marfat.com

درود دس مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ اَنْتَ وَسِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ دس بار اس کے بعد نہایت عاجزی انکساری اخلاص اور زاری کے ساتھ یہ دُعا بھی کریں انشاء اللہ چند بار پڑھنے سے اور اس نماز کی برکت سے ناممکن اور جائز حاجت اللہ تعالےٰ پوری فرما دے گا۔ اور حاجت پوری ہونے تک روزانہ پڑھتے رہیں

دُعا ؛ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے دعائیہ کلمات ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ۔ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ (حاجت کا نام) اَللّٰھُمَّ شَفِّعْهُ فِيْ بِجَاهِهٖ عِنْدَكَ

تلاوت قرآن مجید اور اُس کی مختلف سورتوں کے فضائل

قرآن مجید کھڑا ہو کر نماز میں ہر حرف کے پڑھنے کا ثواب ۱۰۰ نیکی ہے

باوضو بغیر نماز کے یعنی تلاوت وغیرہ میں ہر حرف کا ثواب ۲۵ نیکیاں بغیر وضو قرآن پڑھنے کا ثواب ۱۰ نیکیاں ہیں۔ یٰسین پڑھنے کا ثواب ۱۰ قرآن پڑھنے کا ثواب ہے لیکن جب نماز میں یٰسین کھڑے ہو کر

Marfat.com

پڑھیں گے اس کا ثواب چار گنا بڑھ جائے گا۔ یعنی نماز میں کھڑے ہو کر پڑھنے سے یٰسین کا ثواب چالیس قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ اسی طرح سورۃ اخلاص تین دفعہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن کا۔ قرآن پاک کے کل حروف ۳،۲۳،۷۶۰ ہیں نماز میں کھڑے ہو کر یٰسین یا ۳۰ دفعہ اخلاص پڑھنے کا ثواب چالیس قرآن ہیں تو قرآن پاک کے حروف کے حساب سے ایک کروڑ انتیس لاکھ پچاس ہزار چار سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔ ۱،۲۹،۵۰،۴۰۰

اگر نماز کی ایک رکعت میں تین دفعہ اخلاص کھڑے ہو کر پڑھی جائے تو چار قرآن کا ثواب ملے گا۔ یہ چھوٹی سی سورۃ تو ہر مرد اور عورت کو یاد ہوتی ہے لہٰذا سُنت موکدہ کے علاوہ ہر قسم کے نوافل یعنی تہجد۔ اشراق۔ چاشت۔ اوابین اور نماز کے نوافل میں ہر رکعت میں کم از کم پندرہ بار اخلاص پڑھ لیا کریں۔ اس طریقہ پر نفل نماز کی دو رکعت کھڑے ہو کر تیس دفعہ سُورۃ اخلاص پڑھنے سے چالیس قرآن کا ثواب مِل جاوے گا۔ باقی زندگی کا جو وقت بچ گیا ہے اس سے فائدہ اٹھانے کی بھرپور کوشش کر کے آخرت کا سامان اکٹھا کر لیں

Marfat.com

آیات الخمس کی برکت سے ہزار شفا' ہزار رحمت' ہزار طاقت' ہزار یقین اور ایک لاکھ نور کا حاصل ہونا

رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ان پانچ آیتوں کو جن میں پچاس قاف ہیں جمعہ کے دن لکھے گا اور ان کو دھو کر پی لے گا تو اس کے پیٹ میں ہزار آفت (نرمی) ہزار یقین' ہزار قوت اور ایک لاکھ نور اس کے اندر داخل ہو جائیں گے اور اس سے تمام بیماریاں اور غم وحزن نکال لئے جائیں گے۔ حضرت سلمان فارسیؓ کو حضور نے فرمایا جو بھی ان آیات کو پڑھا کرے گا۔ اس کی عمر دراز ہوگی۔ اس کے گناہ معاف ہوں گے اور وہ دینی مراد کو پہنچے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

۱ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰىۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْاؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَ اَبْنَآىٕنَاؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ (پارہ ۲ البقرہ آیت ۲۴۶)

۲ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِیَآءُۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّۙ وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ (پارہ ۴ آل عمران ۱۸۱)

Marfat.com

۳
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ
لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ
عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ
اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْ
لَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا (پارہ ۵ النساء ۷۷) ۴

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ
مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ
اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (پارہ ۶ المائدہ آیت ۲۷)

۵
قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ
اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا
وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ
تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا
كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ
وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (پارہ ۱۳ الرعد ۱۶)

Marfat.com

اُمُّ الکِتاب

سورۃ فاتحہ دین و دنیا کی مکمل ترین دُعا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابہ سے فرمایا کہ میں تمہیں قرآن شریف کی سب سے افضل سورۃ بتاؤں پھر ارشاد فرمایا وہ الحمد کی سات آیات ہیں (بخاری) یہ سبع مثانی ہیں اور قرآن عظیم ہے۔

صوفیاء اس بات پر متفق ہیں کہ جو کچھ علم و کلام پہلی الہامی کتابوں میں تھا سب کا سب کلام پاک میں آگیا ہے اور جو کچھ کلام پاک میں ہے سب سورۃ فاتحہ میں آگیا ہے اور جو کچھ بسم اللہ میں ہے وہ اس کی "ب" میں آگیا ہے۔ اور ب کا مطلب اس جگہ ملانے کا ہے گویا اللہ تبارک و تعالیٰ سے ملا دینا۔

بعض مشائخ سے منقول ہے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن میں تمام دینی و دنیاوی مقاصد جمع ہو گئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اسی جیسی سورۃ پہلے کبھی نازل نہیں ہوئی نہ تورات میں نہ زبور، نہ انجیل میں اور نہ ہی بقیہ قرآن میں"

مشائخ نے لکھا ہے کہ اگر یقین سے پڑھی جائے تو اس سے ہر بیماری دور ہوتی ہے۔ کتابوں میں درج ہے صحابہؓ نے سانپ بچھو کے کاٹے ہوئے پر مرگی والوں اور دیوانوں پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو جائز رکھا۔ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص سونے سے پہلے سورۃ

Marfat.com

فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے تو موت کے سوا ہر بلا سے امن پائے گا، اس کا پڑھنا دوتہائی قرآن پڑھنے کے برابر ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "عرش کے خزانے سے مجھ کو ایسی چار چیزیں ملی ہیں جو کسی اور نبی کو نہیں ملیں اور نہ ہی اس خزانے سے کسی اور کو کچھ عطا ہوا. فرمایا یہ ہیں. سورۃ فاتحہ. آیت الکرسی سورہ بقرہ کی آخری آیات اور سورۃ کوثر".

حسن بصری حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے سورۃ فاتحہ کو پڑھا اس نے گویا تورات، انجیل، زبور اور قرآن کو پڑھا. ایک روایت میں آتا ہے کہ ابلیس کو اپنے اوپر نوحہ اور زاری اور سر پر خاک ڈالنے کی نوبت چار مرتبہ آئی. اول جب اس پر لعنت ہوئی دوسرے جب اس کو آسمان سے زمین میں ڈال دیا گیا، تیسرے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی اور چوتھے جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی. آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "قرآن کریم کی سب سورتوں میں عظیم ترین الحمد للہ رب العالمین ہے." (قرطبی) سورۃ فاتحہ کی فضیلت کی کئی وجوہات ہیں اس سورۃ کو سب سے مکمل سورۃ ہونے کا مرتبہ حاصل ہے. اسی لیے اسے "فاتح الکتاب" کہا جاتا ہے. سورۃ اقرار، سورۃ مزمل اور مدثر پہلے مکمل صورت میں نازل نہیں ہوئی تھیں. قرآن کریم کا آغاز بھی اسی سورۃ سے شروع ہوتا ہے اور اس کی اولیت میں اس کی بڑائی چھپی ہے. یہ سورۃ پورے قرآن کریم کا خلاصہ ہے. پورے قرآن میں اعمال صالحہ اور ایمان کی تفصیل بتائی گئی ہے اور اس ایک آیت میں یہ تمام معنی کماحقہ بیان کر دیئے گئے ہیں. اسی لیے اسے قرآن عظیم یا ام القرآن کا درجہ حاصل ہے. اس کا ابتدائیہ رب کریم کی حمد ہے اور بندے کی تکمیل براہ راست

Marfat.com

کی طلبی سے مکمل کر دی گئی ہے۔ اس حمد و ثنا، اور طلب کی تعلیم رب کریم نے خود اپنی زبان میں سمجھائی ہے تاکہ عبد طلب میں ٹھوکر نہ کھائے اور اپنی تخلیق کے مقصد کو پوری طرح جان جائے۔ قرآن کریم میں جو کچھ سے تعلیم کیا گیا ہے کل دس چیزیں ہیں ان میں سے آٹھ چیزیں سورۃ فاتحہ میں بیان کر دی گئیں ہیں جن دس چیزوں کی تعلیم قرآن میں دی گئی ہے وہ ذات صفات افعال، ذکر، معاد، تزکیہ، تحلیہ، ذکر اولیاء، ذکر اعداد، محاربہ کفر اور احکام شرعیہ ہیں۔ ان میں سے آٹھ سورۃ فاتحہ میں ہیں۔

امام ناصر شبی لکھتے ہیں اس سورۃ کی سات آیات ہیں۔ اللہ نے انسان کے جسم میں سات اندام پیدا کئے ہیں جو شخص اس سورۃ کو پڑھتا ہے وہ سات دوزخوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر سورۃ کا نام رکھا ہے لیکن سورۃ فاتحہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کے سات نام ہیں۔ فاتحہ الکتاب۔ سبع المثانی۔ ام الکتاب ام القرآن، سورۃ مغفرت۔ سورہ رحمت اور سورۃ الکنز۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے مثل کوئی اور چیز قرآن میں نہیں۔ علامہ شبلی نعمانی سیرۃ النبی میں لکھتے ہیں لکھتے ہیں اس کے پڑھتے ہی کل کائنات ہستی کی برادری کا مفہوم ذہن میں آتا ہے۔"

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان کا ایک دروازہ کھلا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا، اس میں سے ایک فرشتہ نازل ہوا یہ فرشتہ اس سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا تھا۔ اس نے عرض کیا کہ دو نوروں کی بشارت لیجئے اس سے قبل یہ نور کسی کو نہیں دیئے گئے پہلا نور سورۃ فاتحہ ہے اور دوسرا

Marfat.com

سورہ بقرہ کا آخری رکوع ہے۔ ان کو نور اس لیے کہا گیا ہے کہ قیامت کے روز یہ اپنے پڑھنے والے کے آگے چلیں گے۔ اولیاء کے مجرب اعمال میں لکھا ہے کہ سورۂ فاتحہ اسم اعظم ہے اس کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی میم کے ساتھ الحمد کے لام کو ملا کر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑھے (گویا ملحمدللہ) جو مراد ہوگی پوری ہو جائے گی اور کسی ناقابلِ علاج مریض یا جادو کیے ہوئے کو ضرورت ہو اس طرح پانی پر دم کر کے اس کو پلا دے۔ شفا ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاتحہ ہر بیماری کی شفا ہے (مقیمی الایمان)

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ نو چندی اتوار کی صبح سنت اور فرض کے درمیان بلا قید میم ملانے کے ستر بار پڑھے۔ اگلے روز ساٹھ مرتبہ۔ اس سے اگلے روز پچاس مرتبہ گویا ہر روز دس بار کم کرتا جائے یہاں تک کہ ہفتہ ختم ہو جائے۔ اوّل مہینے میں اگر کام ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دوسرے اور تیسرے مہینے اس طرح کرے انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ اس کے علاوہ اس سورت کو چینی کے برتن پر گلاب اور مشک و زعفران سے لکھ کر اور دھو کر چالیس روز امراض مزمنہ (پرانے امراض) میں پلایا جائے تو شفا ہو جاتی ہے۔ مزید پیٹ، سر اور دانتوں کے درد میں اس کا سات بار دم کرنا مجرب ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ "الفاتحہ الشفاء من کل دا" یعنی سورہ فاتحہ ہر درد کی دعا ہے۔ ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت علیؓ نے ایک بیمار پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا وہ صحت یاب ہو گیا۔ کسی نے پوچھا کیسے صحت یاب ہوئے تو اس نے طنز سے ماجرا بیان کیا۔

Marfat.com

ابھی وُہ یہ کہنے ہی نہ پایا تھا کہ اس بیماری کا پھر حملہ ہُوا اور وہ مر گیا۔ شعبیؒ نے کہا اساس القرآن پڑھ کر درد کی جگہ دم کرو۔ اس نے پوچھا اساس القرآن کیا ہے؟ شعبیؒ نے کہا "سورۃ فاتحہ"

اہلِ سلوک لکھتے ہیں اس سُورۃ میں ایک سو چوبیس حروف ہیں اور ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہوگزرے ہیں، اس کے پڑھنے والے کو ہر حرف کے بدلے ایک ہزار پیغمبر کا ثواب ملتا ہے پھر لکھا ہے کہ الحمد کے پانچ حروف ہیں۔ اللہ نے پانچ وقت کی نماز فرض فرمائی جو شخص یہ پڑھتا ہے اس کے جو نقائص نمازیں رہ جاتے ہیں وہ اس کی بدولت قبول ہوجاتی ہے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمانِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ "جس شخص کی نماز قضا ہوگئی اور اسے معلوم نہ ہو کہ کتنی ہے، پس وُہ پیر کی رات پچاس رکعت نماز ادا کرے ہر ایک رکعت میں ایک دفعہ سورۃ فاتحہ اور ایک دفعہ سُورہ اخلاص پڑھے، اللہ تعالےٰ اس کی قضا نمازوں کا کفارہ ادا کرتا ہے خواہ اس نے سو سال بھی نمازیں نہ پڑھی ہوں"۔ دوسری روایت میں ہے" جو شخص جمعہ کے روز بیس رکعت نماز ادا کرے گا، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ اخلاص ایک مرتبہ پڑھے تو روزِ حشر میں شہیدوں اور صدیقوں کے ساتھ اُٹھے گا۔ اُسے رات دن کا اجر ملے گا۔ ہر حرف کے بدلے نُور پائے گا اور پُل صراط سے آسانی سے گزر جائے گا"۔ خواجہ محمد مرعشیؒ کا بیان ہے کہ جو شخص سوتے وقت تین بار سورۃ فاتحہ اور تین بار سورۃ اخلاص پڑھے وُہ ایسا پاک ہوگا جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہُوا ہے: خواجہ فریدالدین گنج شکرؒ

Marfat.com

فرماتے ہیں "جو شخص ستائیس رجب، معراج کی رات ۱۰۰ رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر سورۃ میں فاتحہ کے بعد ۵ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔ ..... مراد پائے گا۔"

سُورۃ یٰسین کی فضیلت

کھڑے ہو کر نماز میں پڑھنے سے چالیس قرآن کا ثواب اور جمعہ کے دن ڈبل ثواب یعنی اسّی قران کا ثواب مِل جاوے گا۔ یٰس قرآن کا دِل ہے اور مومن کا دِل اور رات کا دِل تہجد جمع ہو جاویں اس وقت بہت سی فتوحات کی کشائش ہوتی ہے۔ حاجت روائی کے لیے نماز فجر اور عصر کے بعد ایک ایک دفعہ پڑھ لیا کریں جو بھی حضورِ دِل

Marfat.com

سے اور محبت سے پڑھے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں پس اسے اپنے فوت شدہ عزیز واقارب کیلئے کو قبرستان میں جاکر پڑھو ایصالِ ثواب کرو۔ جانکنی کے وقت پڑھنے سے موت میں آسائش ہوجاتی ہے اور رُوح آسانی سے قبض ہوجاتی ہے۔

سُورۃ الرحمٰن قرآن مجید کی زینت ہے۔ آنکھ اور طحال کے مریض پر دَم کریں صحت ہوگی۔ اگر کوئی شخص گیارہ مرتبہ پڑھے دِلی مراد حاصل ہوگی۔ جو شخص اسکو روزانہ پڑھے گا اس کا چہرہ قیامت کے دِن چودھویں کے چاند کی طرح چمکے گا۔

سورۃ واقعہ : غُربت اور قرضہ سے نجات کیلئے

اس سُورۃ کو زبانی یاد کرکے مغرب کی دو سُنتوں میں پابندی سے پڑھے اگر یاد نہ ہو تو نماز سے فارغ ہوکر روزانہ پڑھے غربت دور ہوکر غنی ہوجائے گا۔ کبھی فاقہ کا شکار نہیں ہوگا۔ حصُول مقصد اور رزق کے لیے ایک نشست میں اکتالیس بار پڑھیں اوّل آخر گیارہ بار درود سے پڑھیں۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ

Marfat.com

الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ یہ دعا سات بار مغرب کی نماز کے بعد رزق کی فراخی کیلئے پڑھ لیا کریں۔

اس سورۃ کو لکھ کر باندھنے سے بچے کی پیدائش آسانی سے ہوگی۔

اس سورہ کی آیت لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ تین دفعہ پڑھ کر سر درد کے واسطے دم کیا جائے شفا ہوگی۔

سورۃ کہف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن یہ سورۃ پڑھنے کا معمول بنا لے اس کے لیے بارہ ہزار دینار صدقہ دینے سے افضل ہے اس کا دل منور ہو جائے گا۔ شب جمعہ کو پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ ایسا نور عطا فرمائیں گے جو بیت اللہ شریف تک پہنچے گا۔ ابتدائی اور آخری دس آیات کی روزانہ تلاوت کرنے والا کا باطن نور ہی نور ہو جائے گا۔

قرض اور محتاجی سے نجات جو شخص مقروض ہو نماز جمعہ کے بعد سات بار سورہ کہف پڑھے تین دفعہ پڑھ سکتے ہیں لیکن بہتر سات دفعہ پڑھنا ہے۔ اور اللہ کے حضور دعا کرے تو اس کا قرضہ اتر جائے گا۔

اس سورۃ کو لکھ کر نئی بوتل میں پانی ڈال کر گھر میں کسی ایسی مرکزی جگہ پر رکھ دیں یا لٹکا دیں جہاں کسی کا ہاتھ نہ پہنچے اور رکھنے کے بعد کوئی بوتل نہ کھولے انشاء اللہ وہ محتاجی اور قرض سے بے خوف رہے گا۔ اگر مقروض ہو تو نجات پائے گا۔ اناج دکان اور گھر میں یہ سورۃ اونچی جگہ رکھنے سے اناج دکان میں برکت ہوگی اور چوری کا خطرہ نہیں ہوگا۔

Marfat.com

سورۂ ملک سورۃ کو رویت ہلال کے وقت پڑھنے والا پورا مہینہ امن اور عافیت میں رہے گا۔ جو کوئی بعد نماز عشاء سونے سے قبل اس سورت کو تلاوت کرے وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا سکرات سے امن پائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے یہ شفاعت کر کے اور بخشوا کر جنت میں لے جائیگی۔ مقروض یہ سورۃ اول آخر گیارہ بار درود شریف ابراہیمی پڑھے اور اس کے بعد سجدہ میں بڑی عاجزی سے اپنی حاجت طلب کرے۔

نظر بد کے لیے فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ۝ پڑھ کر پھونک ماردیں۔ اگر نظر بد لگنے کا خطرہ ہو تو مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ پڑھ کر پھونک ماردیں۔

دِل کی نرمی کے لیے جن کے دِل میں سختی ہو تو دل میں نرمی پیدا کرنے کے لیے ہر نماز کے بعد إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ایک بار اول آخر درود شریف پڑھے اور ہاتھ پر پھونک مار کر ہاتھ کو قلب پر ملے

سُورہ مزمّل اس سورت کو پڑھنے اور اپنے پاس رکھنے سے تمام مشکلات حل ہوتی ہیں۔ کشائش رزق اور دفع بلیات کے لیے بہت مفید ہے اس

Marfat.com

سورۃ کا ورد کرنے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ اگر اسے پڑھ کر حاکم کے سامنے جائے گا تو حاکم مہربان ہوگا۔

سُورۂ جن اگر کسی شخص کو آسیب ہوگیا ہو تو یہ سورۃ پڑھ کر سات یوم دَم کریں تو آسیب بھاگ جائے گا۔

سورۃ الاحقاف ہر بیماری جادو اور سحر سے نجات کے لیے روزانہ یہ سورۃ پڑھ کر پانی کی ایک بوتل میں دَم کر کے صبح شام پیئں اور اُسی دم شدہ پانی والی بوتل میں پانی ڈالتے رہیں۔ انشاء اللہ کامل شفا ہو جائے گی۔ یہ عمل کم از کم اکتالیس دِن کریں۔

آیتُ الکرُسی اس سُورۃ کے نزول ہونے کے وقت ستر ہزار فرشتے حضرت جبرائیل کے ہمراہ حضُور اکرم کے پاس آئے تھے۔ اگر گھر سے نکلتے وقت کسی کام اور سفر کے لیے نکلے تو آیۃ الکرُسی پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ اپنے ستّر ہزار محافظ فرشتے اس کی حفاظت اور عافیت کے لیے واپسی تک مقرر فرما دے گا۔ اور گھر میں مال و اسباب بھی چوری سے بچے رہیں گے۔ فرشتے اس کے لیے شیطان اور گناہوں سے بچنے کے لیے استغفار بھی کرتے ہیں۔

حافظے کی کمزوری کے لیے صبح۔ شام اور رات کو سوتے

Marfat.com

وقت سر کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر آیۃ الکرسی پڑھو وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُہُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ساتبار پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک مار کر سر پر پھیریں

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص تین دفعہ سورۃ اخلاص پڑھے گا اسے ختم قرآن کا ثواب ملے گا۔ اسے لکھ کر دھو کر پلانے سے بیمار صحت یاب ہو جائے۔ بچے کے گلے میں ڈالے تو تمام آفات سے محفوظ رہے۔

اس سورۃ کو ہر روز بلاناغہ تلاوت کرنے والا زمین و آسمان کی تمام آفتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر کسی پر جادو یا سحر کا اثر ہو گیا ہو تو پڑھ کر دم کریں۔ مسحور سو بار خود پڑھے تو خلاصی پاوے۔

جو شخص اس سورۃ کو پڑھ کر اپنے اُوپر دم کرے اس پر کسی قسم کا جادو نہ چلے اور ہر بلا سے محفوظ رہے

فضائل و فوائد مسبعات عشر

حضرت ابراہیمی ایک دفعہ خانہ کعبہ کے رُوبرو بیٹھے ہوئے تسبیح تحلیل میں مصروف تھے اس دوران میں بہت زیادہ خوبرو شکل، عمدہ صاف معطر لباس میں حضرت خضران کے دائیں طرف آکر بیٹھ گئے میں نے پوچھا آپ کس مقصد کیلئے تشریف لائے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہیں سلام کرنے آیا ہوں چونکہ تم اللہ کے محبوب ہو اسلئے تمہیں ایک تحفہ پیش کرتا ہوں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے اسکی پابندی کرو۔ چونکہ خصوصی تحفہ ہر ایک کو نہیں دیا جاتا لہٰذا اس تحفے پر دونوں جہاں میں کامیابی کے لیے پابندی کریں۔ یہ دس چیزیں ہیں جو نماز فجر اور عصر کے بعد سات سات مرتبہ پڑھنی ہیں۔ اگر کبھی وقت کم ہو تو ایک ایک دفعہ تمام مسبعات پڑھ

Marfat.com

لیا کریں۔ ان مسبعات کا صبح و شام پڑھنا ہر چیز کو کافی ہے۔ شیطان سے اور ہر قسم کی آفات و بلیات زمینی، آسمانی اور جادو سحر سے حفاظت ہوتی ہے۔ اسے جنت میں اعلیٰ مقام دیا جائے گا

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْن

(۲) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۝

(۳) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

(۴) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

Marfat.com

اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

(۹) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ مُّجِيْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

(۱۰) اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ افْعَلْ بِيْ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا يَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔

حضرت دادا پیر رحمہ اللہ مُسَبَّعاتِ عشر کے بعد سات بار سیّدُ الاستغفار بھی پڑھا کرتے تھے۔ حدیث شریف میں بروایت شداد بن اوس یہ استغفار اسی لقب سے وارد ہوا ہے۔ اور فرمایا

۵ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ يٰاَيُّهَا
الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَآ اَنْتُمْ
عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ
وَلِيَ دِيْنِ ○

٦ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ
ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ
عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○

۷ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ ○ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ
عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ۔

۸ درود شریف کوئی سا مگر حضرت دادا پیر رحمۃ اللہ یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ

Marfat.com

ہے کہ جو کوئی اُسے پورے یقین اور سچّے اعتقاد سے دن میں پڑھے اور شام تک مرجائے اور جو کوئی رات میں یقین کے ساتھ پڑھے پھر صبح سے پہلے مرجائے تو بہشتی ہوگا. نیز فرمایا کہ جس نے استغفار کو لازم کیا تو اللہ اس کی تنگی دور کرتا ہے. غم سے خلاصی دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں سے گمان بھی نہ ہو. فقیر مؤلف نے حضرت مرشدی سے بیعت ہونے کے بعد عرض کیا کہ نماز کی پابندی پورے پانچوں وقت نہیں ہو پاتی ہے تو آپ نے سید الاستغفار روزانہ پڑھنے کی ہدایت فرمائی اور اس پر عمل کرنے سے بحمہ اللہ کامیابی ہوئی۔

سَیِّدُ الاِسْتِغْفار

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ۔

حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی زیارت کے لیے حضرت خضرؑ کا ارشاد اور طریقہ

حضرت ابراہیم تیمی نے حضرت خضر سے پھر درخواست کی مجھے ایسا طریقہ اور عمل بتا دیجئے اگر میں اس کو کروں تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کے دیدار سے خواب میں مشرف ہو جاؤں اور میں خود حضور اکرمؐ سے دریافت کرلوں کہ وہ تحفہ کیا ہے جو حضور نے حضرت خضر کو دیا تھا۔ حضرت خضر نے فرمایا تو کیا تم مجھ کو جھوٹا سمجھتے ہو۔ میں نے کہا نہیں خدا کی قسم ایسا نہیں ہے میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اقدس سے سننا چاہتا ہوں۔ حضرت خضر نے فرمایا کہ اگر تم خواب میں زیارت کے خواہشمند ہو تو اچھی طرح سمجھ لو اور یاد کرلو۔ کہ مغرب کی نماز کے بعد عشاء تک بغیر کسی سے بات کئے کھڑے ہو کر نوافل پڑھو اور حضورِ قلب اور پوری توجہ سے نماز ادا کرو ہر دو رکعت پر سلام پھیرو ہر رکعت میں سورۂ اخلاص سات بار پڑھو جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر کسی سے بات کئے بغیر گھر آکر وتر پڑھو۔ سونے سے قبل دو رکعتیں اور پڑھو اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سات بار سورۂ اخلاص پڑھو۔ پھر نماز کے بعد سجدہ کرو سجدے میں سات بار کلمہ استغفار اور سات مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھو۔ پھر سجدے سے سر اٹھا کر اچھی طرح بیٹھ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا یَا رَبِّ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ پھر کھڑے ہو جاؤ اور قیام میں وہی دعا کرو جو پہلے سجدہ میں کی تھی اور پھر سجدہ میں جاؤ اور یہی دعا مانگو اس کے بعد سر اٹھا کر جس جگہ چاہو قبلہ رخ ہو کر درود شریف پڑھتے ہوئے

Marfat.com

سو جاؤ درود شریف برابر پڑھتے رہنا یہاں تک کہ تم نیند میں مغلوب ہو جاؤ
پھر میں نے حضرت خضر رضی اللہ سے کہا اس عمل کا ثواب بتایئے تب حضرت
خضر نے کہا کہ اب تم خود ہی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لینا۔
حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ کا بیان ہے کہ حضرت خضر کے ارشاد کے مطابق یہ عمل
اور دعائیں پڑھیں اور بستر پر لیٹ کر برابر درود شریف پڑھتا رہا۔ حضرت خضر رض
کی ملاقات اور حضور اکرم کے دیدار پاک کی آرزو سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ میری نیند
اُڑ گئی جاگتے جاگتے صبح ہوگئی میں فجر کی نماز پڑھ کر اپنی محراب میں بیٹھا رہا یہاں
تک کہ دن چڑھ آیا اور نمازِ اشراق بھی پڑھ لی۔ لیکن میں اپنے دِل سے ہمکلام تھا
کہ اگر آج رات تک زندگی باقی رہی تو سابقہ شب کی طرح اس عمل اور دعاؤں
کو پھر کروں گا یہ خیال کرتے کرتے میں سو گیا۔ نیند میں کچھ فرشتے آئے اور مجھے
سوار کر کے اپنے ہمراہ لے چلے اور مجھے لے جا کر جنت میں داخل کر دیا میں نے
وہاں کچھ محل دیکھے ان میں سے بعض یاقوت سُرخ۔ کچھ سبز زُمرد کے تھے اور
بعض سفید موتیوں کے تھے۔ شہد دودھ اور شراب (طہور) کی نہریں دکھائی گئیں۔
ایک محل میں ایک حسین عورت پر میری نظر پڑی جو مجھے اشتیاق سے دیکھ رہی
تھی اس کے چہرہ کے نور سے سُورج کی روشنی ماند تھی اسکی زلفیں اس محل
کے اوپر سے زمین تک لٹک رہی تھیں۔ چونکہ فرشتوں نے مجھے جنت میں
داخل کیا تھا اس لیے میں نے ان ہی سے پوچھا کہ یہ محل کونسے ہیں یہ عورت
کون ہے اور کس کے لیے ہے انہوں نے کہا کہ تیرے عمل کیطرح جو بھی
عمل کرے یہ اس کے لیے ہے فرشتے مجھے جنت سے اس وقت تک

Marfat.com

باہر نہیں لائے جب تک انہوں نے مجھے جنت کے پھل نہ کھلا دیئے اور وہاں کا شربت نہ پلا دیا اس کے بعد ان فرشتوں نے مجھے اسی جگہ پہنچا دیا جہاں میں بیٹھا تھا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ستر انبیاء کے ساتھ فرشتوں کی ستر قطاروں کے جلو میں تشریف لائے ہیں، ان قطاروں میں سے ہر قطار مشرق سے مغرب تک چلی گئی تھی۔ حضورؐ تشریف لائے اور السلام علیک سے نوازا اور میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے حضرت خضر نے اس طرح فرمایا ہے کہ انہوں نے یہ بات حضورِ والا سے سنی ہے۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا۔ خضر نے جو کچھ کہا سچ کہا ہے اور جو کچھ وہ بیان کرتے ہیں۔ حق ہوتا ہے وُہ اہلِ زمین میں سب سے بڑے عالم ہیں۔ وہ رئیس الابدال ہیں۔ اور اللہ کے لشکریوں میں سے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو ایسا عمل کرے گا اس کا کیا ثواب ملے گا۔ حضورؐ نے فرمایا جو کچھ تو نے دیکھا اور جو کچھ تجھے دیا گیا اس سے بڑھ کر اور کیا ثواب ہوگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص میرے عمل کی طرح عمل کرے اور جو کچھ میں نے مشاہدہ کیا وہ یہ سب کچھ نہ دیکھ پائے۔ حضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ایسے شخص کے تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ اس پر غضب نہیں فرمائے گا اور نہ اس سے ناخوش ہوگا اگر جنت کو خواب میں نہیں بھی دیکھے گا تب بھی اس کو وہی کچھ ملے گا جو کچھ دیا گیا ہے ایک منادی آسمان سے ندا کرے گا کہ اس عمل کو کرنے والے کے اور اُمّت محمدیہ کے مشرق سے مغرب تک تمام مومن مردوں اور عورتوں کے گناہ اللہ تعالےٰ نے بخش دیئے ہیں بائیں

Marfat.com

جانب کے کرام کاتبین فرشتے کو حکم دیا جائے گا کہ آئندہ سال تک اس بندہ کے گناہ نہ لکھنا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تب تو تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اس طریقہ کو سیکھیں اور سکھائیں یہ سُن کر حضور نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی اس عمل کو وہی شخص کرے گا جس کو اللہ نے ازلی سعید پیدا کیا ہو گا اور اس کو وہی ترک کرے گا جو پیدائشی طور پر بدبخت ہوگا۔ میں نے پھر عرض کیا کہ ایسا عمل کرنے والے کو کیا کچھ اور بھی ملے گا۔ حضورؐ نے فرمایا قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے کہ جو شخص یہ عمل ایک رات بھی کرے گا۔ تو اس کے لیے کائنات کی پیدائش سے صور پھونکے جانے کے دن تک آسمان سے برسنے والے ہر قطرے کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی اور زمین سے پیدا ہونے والے دانوں کے برابر اس کی برائیاں اور بدیاں دور کر دی جائیں گی خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اس عاجز کو بھی اس عمل کو کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ تمام احباب بھی اس بابرکت اور آسان عمل کو کرکے دارین میں سعادت حاصل کرلیں۔ اللہ ہر مرد اور عورت کو اس عمل کے کرنے کی توفیق رفیق سے سرفراز فرمائے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ غنیۃ الطالبین ۴۷۲ - ۴۷۴

○

Marfat.com

اَلْاِسْتِغْفَارُ الْکَبِیْرُ اَلْعَظِیْم

جمیع گناہوں جو جان بوجھ کر یا غلطی سے اعلانیہ و پوشیدہ زبان اور عمل سے تمام حرکتوں، سکوتوں، وسوسوں اور سانسوں سے معافی کے لئے اور سچی توبہ کر کے صبح و شام پڑھ لیا کریں۔ ایک دفعہ پڑھنے سے شفاء بے حد و بیشمار اعداد میں جو صرف اللہ کریم کے علم میں ہے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ نیز اسی حساب سے تمام اور ہر قسم کے گناہوں سے معافی نامہ ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنْ جَمِیْعِ الْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَالذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ وَمِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا وَخَطَاءً ظَاھِرًا اَوْبَاطِنًا وَقَوْلًا وَّ فِعْلًا فِیْ جَمِیْعِ حَرَکَاتِیْ وَ سَکَنَاتِیْ وَخَطَرَاتِیْ وَاَنْفَاسِیْ کُلِّھَا دَائِمًا اَبَدًا سَرْمَدًا مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہِ الْعِلْمُ وَاَحْصَاہُ الْکِتٰبُ وَخَطَّہُ الْقَلَمُ وَعَدَدَ مَا اَوْجَدَتْہُ الْقُدْرَۃُ وَخَصَّصَتْہُ الْاِرَادَۃُ وَمِدَادَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْہِ رَبِّنَا وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَکَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی ۝ (دلائل الخیرات)

سر سے لے کر پاؤں تک جسم کے اندرونی اور بیرونی جملہ اعضا اور ہر چیز کو منور کرنے کیلئے عظیم ترین دعائیہ کلمات مبارکہ

مندرجہ ذیل کلمات مبارکہ نماز فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان اول آخر

(۱) (۲)

Marfat.com

تین بار درود شریف پڑھنے کا معمول پابندی خلوص اور خشوع و خضوع سے بنائیں اور ظاہری و باطنی طور پر نگاہ بھی رکھیں۔ شرط یہ ہے کہ اس کے ساتھ رزق حلال بھی استعمال رہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُم اجۡعَلۡ فِي قَلۡبِي نُورًا (میرے دل میں نور داخل کردے) **وَفِيۡ بَصَرِيۡ نُورًا** (آنکھوں) **وَفِيۡ سَمۡعِيۡ نُورًا** (کانوں) **وَعَنۡ يَمِيۡنِيۡ نُورًا** (دائیں طرف) **وَعَنۡ يَسَارِيۡ نُورًا** (بائیں طرف) **وَفوقِيۡ نُورًا** (اوپر سے) **وَتَحۡتِيۡ نُورًا** (قدموں تلے) **وَاَمَامِي نُورًا** (سامنے سے) **وَخَلۡفِي نُورًا** (پشت کے پیچھے) **وَجۡعَلۡلِي نُورًا** (میرے لئے نور ہی نور کردے) **وَلَحۡمِي نُورًا** (گوشت) **وَ فِي لِسَانِيۡ نُورًا** (زبان) **وَفِي عَصَبِي نُورًا** (رگ و پے) **وَدَمِيۡ نُورًا** (خون) **وَشَعۡرِي نُورًا** (بالوں) **وَبَشَرِيۡ نُورًا** (کھال) **وَجۡعَلۡ فِيۡ نَفۡسِيۡ نُورًا** (میری جان کو نور سے لبریز فرما) **وَعَظِّمۡ لِي نُورًا** (میرے نور کو فراخ کر اور وسیع فرمادے) **اَللّٰهُم اَعۡطِنِي نُورًا** مجھے نور ہی نور عطا کر بحرمت حضور سید الاولین والآخرین علیہ الصلوٰۃ والسلام آمین ثم آمین۔

درود پاک: **اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الۡفَاتِحِ الۡفَتَّاحِ الۡفَاتِحِ النُورِ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ** ٥

اول آخر تین بار

Marfat.com

حضور اکرم ﷺ کی اپنی امت کیلئے ایک جامع دعا

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم سب کو ایسی دعا نہ بتا دوں جو ان سب دعاؤں کی جامع ہو۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کثرت سے دعائیں مانگیں، لیکن ہم چند لوگوں کو ان میں سے کچھ بھی یاد نہ تھا۔ ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ نے بہت دعائیں مانگیں، لیکن ہم کو ان میں سے کچھ بھی یاد نہیں۔ آپ نے مندرجہ ذیل دعا کے پڑھنے کا ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْئَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْهُ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ نَبِيُّکَ وَرَسُوْلُکَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْهُ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ نَبِيُّکَ وَرَسُوْلُکَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

حضور سید الاولین والآخرین کی چہل احادیث مبارکہ کے فضائل

حضور رحمۃ للعالمین رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بکمال رافت و رحمت اپنی امت کے عوام (جو علم دین حاصل درجہ علماء حاصل کرنے سے قاصر ہیں) کے لیے اس رفعت منزلت کی بشارات بیان فرمائی ہیں، جو علماء وفقہاء کے لیے مخصوص ہیں، اور جن کے شرف وفضل کو ان کلمات طیبات میں بیان فرمایا ہے کہ

اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ

علماء نبیوں کے وارث ہیں۔

Marfat.com

عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ بِسَبْعِیْنَ دَرَجَةً

عالم کو عابد پر ستر (۷۰) درجے فضیلت حاصل ہے۔

اَلْفَقِیْهُ الْوَاحِدُ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ

ایک فقیہ شیطان پر ستر (۷۰) عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری امت تک اس کے دینی امر کی چالیس ۴۰ حدیثیں پہنچائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو بروز قیامت فقیہہ عالم اٹھائے گا۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ سے چالیس ۴۰ حدیثیں اس امید پر لکھے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اسے بخش دے گا اور اس کو شہیدوں کا ثواب عنایت فرمائے گا۔

(۳) آنحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری امت کے لوگوں تک ایسی چالیس ۴۰ حدیثیں پہنچائیں جن سے وہ نفع اٹھائیں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقیہہ (عالم) اٹھائے گا۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری امت کے لوگوں تک ایسی چالیس حدیثیں پہنچائیں، جن میں ان کے دینی امر کا نفع ہو تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کو علماء میں سے اٹھائے گا، اور عالم کو عابد پر ستر (۷۰) درجے فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہر دو درجوں کے درمیان جو بلندی ہے اسے بہتر جانتا ہے۔

(۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری امت کے لوگوں تک ان کے دینی امر کی چالیس حدیثیں پہنچائیں اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کو فقیہ اٹھائے گا۔ اور میں اس کے گناہوں کا شفیع اور اس (کے ایمان) کا گواہ ہوں گا۔

(۶) آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری امت کے لوگوں تک ایسی چالیس ۴۰ حدیثیں پہنچائیں جن سے اللہ تعالیٰ انہیں نفع پہنچائے، اسے بروز قیامت کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔

(۷) رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے مرنے کے بعد چالیس حدیثیں (امت میں تحریراً یا تقریراً) چھوڑیں وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔

چہل حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ **اسلام، ایمان، احسان اور قیامت کی نشانیوں پر: حضور اکرم ﷺ کی صحابہ کرام کی موجودگی میں حضرت جبرئیل علیہ السلام سے شریعت کے مسائل پر بالمشافہ گفتگو۔**

اسلام

تم گواہی دو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو اگر اس کی طرف جانے کی

Marfat.com

استطاعت ہو۔

ایمان

تم اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں' آخرت کے دن اور خیر و شر کی تقدیر پر ایمان رکھو۔

احسان

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔

قیامت کی نشانیاں

لونڈی اپنے آقا کو جنے گی' تم ننگے پاؤں' ننگے جسم والوں' بھوکوں اور بکریاں چرانے والوں کو دیکھو گے کہ وہ بلند و بالا عمارتوں کے وسیع سلسلے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔

۲- بے شک اعمال کے ثواب کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

۳- اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا وزکوٰۃ ادا کرنا۔ بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

۴- تم میں سے ہر ایک کا مادہ تخلیق اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی شکل میں جمع رہتا ہے۔ پھر اتنی مدت تک جما ہوا خون ہوتا ہے پھر اسی طرح چالیس دن گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے پھر اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے اور اسے چار باتوں یعنی اس کے رزق' موت' عمل اور بدبختی و نیک بختی کے لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ تم میں

Marfat.com

سے ایک جنتیوں والے عمل کرتا ہے حتیٰ کہ جنت اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو لکھا ہوا (تقدیر) اس پر غالب آ جاتا ہے۔ بیشک تم میں سے ایک جہنم والوں کی طرح عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو لکھا ہوا (تقدیر) اس پر غالب آ جاتا ہے تو وہ اہل جنت کی طرح عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

۵۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی بات نکالی جس کی بنیاد دین میں نہیں تو وہ مردود ہے۔

۶۔ بے شک حلال واضح ہے اور بلاشبہ حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ امور ہیں۔ جن کی (حلت وحرمت) میں شبہ ہے پس جو شخص مشتبہ امور سے بچا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت محفوظ کر لی۔

۷۔ دین اللہ کے لئے اس کی کتاب اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے حکمرانوں اور عوام الناس کے لئے خیر خواہی ہے۔

۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور جب وہ ایسا کریں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لئے البتہ اسلام کا حق باقی ہے اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔

۹۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں جس بات سے روکا اس سے باز رہو اور جس بات کا میں نے تمہیں حکم دیا اسے حسب طاقت بجا لاؤ۔

Marfat.com

۱۰- بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک کو ہی قبول کرتا ہے اے رسولو! پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ اور اچھے کام کرو۔ اے ایمان والو ان پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تم کو عطا کیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔

۱۱- جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر اس چیز کو اختیار کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے۔

۱۲- انسان کے اسلام کی خوبی بے مقصد کام کو چھوڑ دینا ہے۔

۱۳- تم میں سے کوئی (کامل) مسلمان نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

۱۴- کسی مسلمان شخص کا خون بہانا تین باتوں میں سے ایک کے علاوہ جائز نہیں۔ شادی شدہ زانی' جان کے بدلے جان (قصاص) اور اپنے دین کو چھوڑنے والا۔ جماعت سے الگ ہونے والا۔

۱۵- جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ اپنے پڑوسی اور مہمان کی عزت کرنا چاہئے۔

۱۶- غصہ نہ کھاؤ۔ غصے کی حالت میں گالی گلوچ' لڑائی جھگڑا حتیٰ کہ قتل کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ کسی کو غصہ آجائے تو وضو کر لے۔ اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے۔ اور بیٹھا ہو تو لیٹ جائے۔

۱۷- جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقہ اور تیز چھری سے اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ۔

۱۸- جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ برائی کے بعد نیکی کرو وہ اسے مٹا دے گی۔ لوگوں سے اچھا سلوک کرو۔

۱۹- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم ﷺ نے چند باتیں سکھلائیں اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کے حقوق کی حفاظت کرنا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا' اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ جب مانگو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ مدد اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔ جان تو اگر تمام امت تمہیں کچھ نفع دینے کے لئے جمع ہو جائے تو وہ تمہیں وہی کچھ دے سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اسی طرح نقصان والا معاملہ ہے۔

۲۰- بے شک گذشتہ انبیاء سے جو کچھ لوگوں نے پایا اس میں سے ایک بات یہ ہے کہ جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہو کرو۔

۲۱- اسلام کے بارے میں آپ نے فرمایا کہو میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا پھر اس پر ثابت قدم رہو۔

۲۲- فرض نمازیں ادا کرنے' رمضان کے روزے رکھنے' حلال کو اختیار کرنے اور حرام سے بچنے پر جنت میں داخل ہو گا۔

۲۳- پاکیزگی ایمان کا نصف ہے' الحمدللہ ترازوں کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ اور الحمد للہ زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں' نماز نور ہے' صدقہ راہنما ہے' صبر روشنی ہے' قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف دلیل ہے۔ ہر شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے نفس کا سودا کرتا ہے۔ پس اسے آزاد یا ہلاک کر دیتا ہے۔

۲۴- اللہ تعالیٰ فرماتا اے میرے بندو میں نے اپنے آپ پر ظلم کو حرام کیا اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا۔ پس ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو' اے میرے بندو تم تمام راستے سے بھٹکے ہوئے ہو مگر جس کو میں راستہ دکھاؤں۔ مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ تم بھوکے ہو کھانا مانگو کھلاؤں گا۔ ننگے ہو لباس مانگو لباس پہناؤں گا' بے شک رات دن گناہ کرتے ہو مجھ سے

Marfat.com

بخشش مانگو تمہیں بخش دوں گا۔ تم مجھے نفع نقصان بھی نہیں پہنچا سکتے۔ اے میرے بندو اگر تم میں سے سب سے پہلا اور تمہارا سب سے پچھلا' سارے انسان اور جن تم میں سے ایک شخص کے نہایت متقی دل کے مطابق ہو جائیں تو میری بادشاہی میں کچھ بھی اضافہ نہیں کر سکتے۔ اسی طرح سے ساری مخلوق ایک شخص کے بدکار دل کے مطابق ہو تو میری بادشاہی میں کچھ بھی نقصان نہیں کر سکتے۔ اگر انسان اور جن زمین کے ایک ٹکڑے پر کھڑے ہو کر سوال کریں اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق دوں تو میرے خزانوں میں سوئی کے برابر بھی کمی نہیں ہوگی۔ اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لئے شمار کرتا ہوں پھر میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ جو بھلائی پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے۔

۲۵- بعض صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے بارگاہ نبویؐ میں عرض کیا یا رسول اللہؐ مالدار لوگ اجر و ثواب لے گئے وہ ہماری طرح نماز پڑھتے روزے رکھتے ہیں زائد مال صدقہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہ چیز نہیں بنائی جسے تم صدقہ کرو۔ بے شک ہر تسبیح' ہر تکبیر' ہر تحمید و تہلیل صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا۔ برائی سے روکنا اور تم میں سے ہر ایک کی شرم گاہ صدقہ ہے۔

۲۶- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کی سواری پر اسے سوار کروائے یا اس کا سامان سواری پر رکھوائے تو یہ صدقہ ہے اچھی بات صدقہ ہے۔ ہر وہ قدم جو نماز کی طرف اٹھائے صدقہ ہے راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرے تو یہ بھی صدقہ ہے۔

Marfat.com

۲۷- نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے اس پر لوگوں کا مطلع ہونا ناپسند ہو۔ نیکی وہ ہے جس پر تیرا نفس مطمئن ہو اور تجھے اطمینان قلبی حاصل ہو اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور سینے میں شک پیدا ہو۔

۲۸- میں تمہیں اللہ تعالیٰ عزت و بزرگی والے سے ڈرنے نیز حکم سننے اور ماننے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اگرچہ کوئی غلام تمہارا امیر ہے بے شک تم سے جو شخص زندہ رہا وہ عنقریب بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا۔ لہٰذا تم پر میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت اختیار کرنا لازم ہے۔ اسے داڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑو۔ نئے کاموں سے بچو۔

۲۹- اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ' نیکی کے دروازوں میں روزہ ڈھال ہے۔ صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اور آدمی کا رات کے درمیان نماز تہجد پڑھنا۔ سب سے بڑا کام اسلام ہے اس کا ستون نماز ہے اس کے کوہان کی چوٹی جہاد ہے۔ اپنی زبان کو روکے رکھو لوگوں کو چہروں کے بل یا ان کے نتھنوں کے بل ان کی زبانوں سے نکلی ہوئی باتوں کے سوا کون سی چیز گرائے گی۔

۳۰- اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کیے ہیں۔ پس انہیں ضائع نہ کرو اور کچھ حدود مقرر کی ہیں۔ پس ان سے آگے نہ بڑھو۔ کچھ اشیا حرام کی ہیں پس ان کی خلاف ورزی نہ کرو۔

۳۱- دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے دلچسپی نہ رکھو لوگ تم سے محبت کریں گے۔

۳۲- نہ خود نقصان اٹھاؤ نہ دوسروں کو نقصان پہنچاؤ۔

Marfat.com

۳۳۔ اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کے مطابق دیا جائے تو کچھ لوگ قوم کے مالوں کو اور خونوں (جانوں) کا دعویٰ کرنے لگیں گے لیکن مدعی کے ذمہ گواہ ہے اور انکار کرنے والے پر قسم ہے۔

۳۴۔ تم میں سے جو شخص برائی دیکھے اسے چاہئے کہ اس کو ہاتھ سے بدل دے اگر اس کی (طاقت) نہ ہو تو زبان سے بدلے اگر اس کی بھی طاقت بھی نہ رکھتا ہو تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا نہایت کمزور درجہ ہے۔

۳۵۔ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔ محض قیمت بڑھانے کے لئے بولی نہ دو ایک دوسرے سے دشمنی نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو تم میں سے کوئی شخص کسی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ اے اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے ذلیل کرتا ہے۔ نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے حقیر جانتا ہے آپ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین بار فرمایا تقویٰ یہاں ہے۔

۳۶۔ جس نے کسی مومن سے دنیا کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور فرمائے گا اور جس نے کسی تنگ دست کو آسانی پہنچائی اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ جو تلاش علم میں کسی راستے پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے قرآن مجید پڑھیں' پڑھائیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکون نازل ہوگا اور انہیں اللہ کی رحمت ڈھانپ لے گی۔ اپنی بارگاہ میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

۳۷۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دیں جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کیا اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں ایک کامل نیکی لکھتا ہے اور

Marfat.com

اگر عمل کیا تو دس نیکیوں سے لے کر (سات سو گنا بلکہ کئی گنا زیادہ لکھتا ہے اگر برائی کا اردہ کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے نزدیک ایک نیکی لکھتا ہے اور اگر ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرے تو اس کے لئے ایک گناہ لکھتا ہے۔

۳۸- جو شخص اللہ کے کسی دوست (ولی اللہ) سے دشمنی کرے میں اسے لڑائی کا چیلنج کرتا ہوں۔ مجھے فرائض سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں۔ جس کے ساتھ بندہ میرا قرب حاصل کرے اور بندہ نوافل کے ذریعے مسلسل میرے قریب ہوتا ہے حتیٰ کہ میں اسے محبوب بنالیتا ہوں۔ پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو ضرور عطا کرتا ہوں۔ میری پناہ چاہے اسے پناہ دیتا ہوں۔ (حدیث قدسی)

۳۹- بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کی خطا بھول اوار اس چیز سے درگذر فرمایا جس پر اسے مجبور کیا جائے۔

۴۰- دنیا میں یوں رہو کہ گویا تم مسافر ہو یا راستہ عبور کرنے والے جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو۔ اپنی صحت سے بیماری کے لئے اور زندگی سے موت کے لئے حصہ حاصل کرو۔ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش میرے لائے ہوئے دین کے تابع نہ ہو جائے۔ یہ حدیث تزکیہ نفس' اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ کی اصل ہے۔ اس میں شرعی احکام کی تعمیل اور خواہشات نفسانیہ کو چھوڑنے کا حکم ہے۔

Marfat.com

راقم الحروف کی قاری حضرات سے التماس ہے کہ حضور سید الاولین والآخرین کی احادیث مبارکہ کو نہایت غور، توجہ اور باعمل ہونے کے لئے پڑھیں اور دوسرے احباب تک بھی ان کو گوش گذار کریں۔ نیز ان کو زبانی بھی یاد فرمالیں انشاء اللہ دنیا و آخرت میں فلاح اور کامیابی ہوگی۔

(از شیخ الاسلام محی الدین یحییٰ بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

تارک پنجگانہ نماز کیلئے حدیث نبوی ﷺ

جس شخص نے

فجر کی نماز ترک کی

اُس کے چہرے سے نُور ختم کیا جاتا ہے

ظہر کی نماز ترک کی

اس کی روزی سے برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

عصر کی نماز ترک کی

اس کے بدن سے طاقت ختم کر دی جاتی ہے۔

مغرب کی نماز ترک کی

اس کی اولاد سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

عشاء کی نماز ترک کی

اس کی نیند سے راحت ختم کر دی جاتی ہے۔

عہد نامہ کے فضائل اور فوائد

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ

Marfat.com

وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبُنِیْ اِلَی الشَّرِّ وَتُبَاعِدُنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَا اَتَّکِلُ اِلَّا رَحْمَتَکَ فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ عَهْدًا تُوَفِّیْهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

اسنادو فوائد عہد نامہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس عہد نامہ کو ساری عمر میں ایک بار پڑھے خدا چاہے تو ساتھ ایمان کے جاوے اور اس کے جنتی ہونے میں ضامن ہوں۔

جملہ امراض سے محفوظی : اور جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آدمی کے بدن میں تین ہزار بیماریاں ہیں ایک ہزار کو حکیم جانتے ہیں اور دو ہزار کی دوا کوئی نہیں جانتا جو کوئی اس عہد نامہ کو اپنے پاس رکھے خدائے تعالیٰ اس کو تین ہزار بیماریوں سے محفوظ رکھے۔

سانپ بچھو سحر جادو اور بدگویوں کی بدگوئی سے محفوظی : حضرت ابو بکر صدیقؓ کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ سے سنا کہ جو کوئی عہد نامہ کو اپنے پاس رکھے وہ سانپوں اور بچھوؤں سے امن میں رہے اور سحر (جادو) اس پر کارگر نہ ہو اور بدگویوں کی زبان بند ہو جائے اور اگر چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر یا کاغذ پر لکھ کر پانی میں گھول کر کسی دردمند کو پلائے تو شفا کامل پائے۔

عہد نامہ کا توسل جملہ حاجات کا ضامن ہے : حضرت سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی

Marfat.com

عہد نامہ کو شفیع لائے اور اس کے وسیلہ سے دعا کرے۔ حاجت اس کی اللہ تعالیٰ پوری کرے اور اگر مشک و زعفران سے لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر جس کو ۳ یا ۷ روز پلاوے عقل وفہم زیادہ ہو اور جو کچھ یاد ہو نہ بھولے یعنی حافظہ قوی ہو۔

قبر کی کشادگی اور منکر نکیر کے سوال و جواب میں آسانی: حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ سنا میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ سلم سے کہ جو کوئی اس عہد نامہ کو ۴۱ بار پڑھ کر مردے کے نام بخشے قبر اس کی مشرق سے مغرب تک کشادہ اور پُر نور ہو اور اگر مردے کی قبر میں رکھے تو اس مردہ کو سات پیغمبروں کا ثواب ملے اور سوال منکر ونکیر آسان ہوں اور اللہ تعالیٰ ایک لاکھ گز داہنے سے اور چالیس ہزار گز بائیں سے اور چالیس ہزار گز پاؤں سے عذاب دُور کرے اور قبر اس کی ایسی کشادہ ہو کہ آنکھ کام نہ کر سکے یعنی اس کا احاطہ نہ کر سکے۔

عہد نامہ کا ورد متشکل ہو کر قبر میں انیس ہو: عہد نامہ کی اللہ تعالیٰ نے ایک صورت بنائی ہے کہ قبر میں پاس رہے گی اور جب قیامت کو صاحب قبر اٹھے گا تو یہ فرشتہ بن کر سامنے آئے گی اور حلہ بہشت لا کر پہنائے گی اور براق پر سوار کرے گی۔ حق تعالیٰ فرمائے گا۔ اے بندۂ مومن! تیرے ساتھ عہد نامہ ہے جو خوش ہو کر دنیا میں تو نے ہر روز پڑھا ہے' آج میں اس عہد کو وفا کرتا ہوں تاج سر پر رکھ حلہ بہشتی پہن' براق پر سوار ہو اور بغیر حساب وعذاب کے بہشت میں جا اور جس کی شفاعت کرے اسے بخشوں۔ جب اس شخص کو اس طرح تاج وخلعت پہنے قیامت کے دن لوگ دیکھیں گے کہ منہ چودھویں رات کے چاند کا ہوگا۔ یہ کروفر دیکھ کر میدان حشر میں غل مچا ہوگا کہ یہ کوئی پیغمبر یا کوئی صدیق یا کوئی بزرگ ہے کہ ایسی شان و بزرگی سے آتا ہے۔ فرشتہ نگہبان بہشت کا کہے گا کہ کوئی پیغمبر نہیں ہے بلکہ ایک بندہ خدا اور مصطفی ﷺ کا امتی ہے۔ دنیا میں عہد

Marfat.com

نامہ اپنے ساتھ رکھتا اور ہر روز اس کا ورد کرتا تھا اسی کا یہ سارا فیض و نور اور برکت ہے تب خلقت کف افسوس ملے گی اور کہے گی کہ اتنی مدت ہم دنیا میں رہے مگر افسوس کہ اس عہد نامہ سے غافل رہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نادعلی کے پندرہ فوائد از حضرت امام جعفر صادقؓ

نادعلی شریف قضائے حاجات حل مشکلات میں مشہور و مقبول ہے جواہر خمسہ میں لکھتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں جب لشکر اسلام پر شکست کے آثار ظاہر ہوئے تو سرور عالم کائنات ﷺ مسلمانوں کی پریشانی دیکھ کر مغموم ہونے لگے اس وقت جبریل علیہ السلام یہ کلمات یعنی نادعلی شریف لے کر آئے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پڑھا تین مرتبہ پورے نہ ہوئے تھے کہ شیر خدا حاضر ہوئے اور لشکر کفار پر عقاب کی طرح جھپٹے چند ہی ساعت میں کچھ قتل ہوئے باقی فرار ہو گئے۔ نادعلی ایسے دشوار اور مشکل مواقع پر تیر بہدف دعا ثابت ہوتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَآئِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِي النَّوَآئِبِ كُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ بِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ۔

(۱) بڑی سے بڑی مہم و دشواری ہو ہر روز ۴۱ بار پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد آسان ہو۔

(۲) برائے حصول مقاصد ۲۶ مرتبہ ہر روز تا حصول مراد پڑھے بہت جلد منزل مقصود کو پہنچے۔

(۳) برائے مریض جو زندگی سے مایوس ہو چکا ہو ے مرتبہ بارش کے پانی پر دم کر

Marfat.com

کے تا صحت پلائے انشاء اللہ تعالیٰ شفا پائے۔

(۴) خلل جن آسیب وغیرہ کے لیے ۱۵ مرتبہ پانی پر دم کر کے چھینٹا دے انشاء اللہ دفع ہو۔

(۵) حب کے لئے ۴۷ مرتبہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے سارے بدن پر پھیر لیا کرے جس سے بات کرے مطیع و مسخر ہو۔

(۶) کیسا ہی رنج و غم ہو ہزار بار روزانہ باطہارت پڑھے فضل خدا سے سب غم کافور ہوں۔

(۷) رشتہ کے لئے اگر کسی کو پیغام دے کر بھیجے اور امر دشوار ہو وہ نہ معلوم میرا پیغام منظور ہو گا یا نہیں تو چپکے سے تین بار پڑھ کر اس کے کان میں دم کرے ان شاء اللہ کامیاب واپس آئے۔

(۸) اگر کسی پر تہمت لگائے یا کوئی ملزم کسی الزام میں پکڑا گیا ہو تو تا صفائی ۴۰ مرتبہ ہر روز پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کرے انشاء اللہ تہمت سے بری ہو۔

(۹) اگر کہیں سے کسی بات کا یا خط وغیرہ کا جواب منگانا ہو اور نہ آتا ہو تو قبل نماز عشاء اس طرف کو منہ کر کے ۶۵ بار پڑھ کر دم کیا کرے انشاء اللہ تین روز میں جواب آئے یا خبر آئے۔

(۱۰) برائے حصول دولت و غنا جاہ و حشم ۹۱ مرتبہ روزانہ بعد نماز فجر پڑھ لیا کرے چند روز میں کچھ ہو جائے۔ چاہئے کہ تا زندگی ترک نہ کرے اور وقت اور جگہ کی پابندی رکھے۔ بوجہ مجبوری اگر کہیں جائے تو مصلیٰ ضرور ساتھ لے جائے۔

(۱۱) مزید دولت و جاہ و حشمت کے لئے ۵۰۰ بار وقت و جائے معین پر پڑھے۔ جلد کامیابی ہو۔

(۱۲) دشمن کو مطیع کرنا ہو تو اس کا تصور کر کے ۱۸ بار پڑھ لیا کرے۔

Marfat.com

(۱۳) کسی مہم کو جلد سے جلد آسان کرنا ہو تو نماز حاجت کی نیت سے ہر رکعت میں ۳-۳ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور ثواب اس کا بروح پاک حضرت علی مرتضٰی مشکل کشا شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کو بخشے بعدہٗ ۷۰ بار نادعلی پڑھے انشاء اللہ اسی دن کامیابی ہو ورنہ تین دن یہ عمل کرے۔اس کے علاوہ مقصد پورا ہونے تک دو نفل پڑھنے کے بعد کھڑے ہو کر ۴۴ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

(۱۴) دشمنوں اور بدخواہوں کی زبان بند کرنے کی نیت سے بعد ہر نماز کے دس بار پڑھ لیا کرے۔

(۱۵) حضور پُرنور سید عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار کرنے کے لئے کامل طہارت کے ساتھ بعد نماز عشاء اول آخر درود شریف سو سو بار اور ۵۰۰ نادعلی پڑھے اور باوضو سو جائے انشاء اللہ العزیز اسی شب میں دولت دیدار سے مشرف ہو۔

درود شریف ہر ہر عمل کے ساتھ ۳ یا ۷ یا ۹ یا ۱۱ بار اپنے مقدور بھر پڑھنا ضروری ہے۔

Marfat.com

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی کامل نسبت مجددی کی حصولی کا وظیفہ

حضرت زید ابوالحسن فاروقی مجددی بن اعلیٰ حضرت محی الدین عبداللہ فاروقی مجددی دہلوی کے حوالہ سے معمولات خیر میں لکھا ہے کہ جو آدمی حضرت مجددی نسبت کی حصولی کا خواہشمند ہو وہ یہ وظیفہ کثرت سے پڑھے بہتر ہے کہ جمعہ کے دن یا ہر مہینہ کم از کم ایک مرتبہ پڑھے اس وظیفہ کا ثواب حضرت مجدد الف ثانیؒ کو ایصال کرنے کے بعد آپ کی نسبت کی حصولی کے لئے دعا کرے وظیفہ کی پابندی کرے اور نسبت کی حصولی کے آثار نظر آ جائیں گے۔ صالح حاجت پوری ہوگی۔ رزق میں کشادگی ہوگی۔ اس کا ثواب اور برکات عظیم ہیں۔

۱- درود شریف ۱۰۰ مرتبہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ۔ وَحَبِیْبِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِکَ وَ رِضَاءُ نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ (حضور کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کا درود)

۲- کلمہ طیبہ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۳۰۰ مرتبہ

۳- لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۵۰۰ مرتبہ

۴- یَا اَللّٰہُ۔ یَا رَحْمٰنُ۔ یَا رَحِیْمُ۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ۳۰۰ مرتبہ

۵- سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ

Marfat.com

عـدد خـلـقک و رضـا نفسک۔ وزنۃ عـرشک و مداد کلماتک ۳۰۰ مرتبہ

۶- لاملجاء ولامنجاء الا الیک ۳۰۰ مرتبہ

۷- ربنا ظلمنآ انفسنا وان لم تغفرلنا و ترحمنا لنکونن من الخسرین ۳۰۰ مرتبہ

۸- ماشآء اللّٰہ لاحول و لا قوۃ الا باللّٰہ ۵۰۰ مرتبہ

۹- لآ الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہٗ۔ لہ الملک ولہ الحمد و ھوعلٰی کل شئی قدیرٌ ۳۰۰ مرتبہ

۱۰- سبحٰن اللّٰہ۔ والحمد للّٰہ ولآ الٰہ الآ اللّٰہ واللّٰہ اکبر ۳۰۰ مرتبہ

۱۱- اللّٰھم صل علٰی سیدنا محمد عبدک۔ وحبیبک و نبیک و رسولک النبی الامی وعلٰی اٰلہ وازواجہ و ذریتہ وسلم عدد خلقک و رضا نفسک وزنۃ عرشک و مداد کلماتک ۱۰۰ مرتبہ

Marfat.com

درود شریف کے فوائد اور فضائل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ
یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا

(سُورۃ الاحزاب آیت ۵۶)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں پیغمبر حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی آپؐ پر کثرت سے درود و سلام بھیجا کرو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ اللہ کے چاروں مقرب فرشتے حاضر ہوئے۔ حضرت جبرائیل نے عرض کی! یا رسول اللہ اگر آپ پر کوئی مومن دس بار درود شریف پڑھے گا میں اس کو پل صراط سے بجلی کی تیزی سے بھی زیادہ گزار دوں گا۔ حضرت میکائیلؑ نے آگے بڑھ کر عرض کی ایسے شخص کو آب کوثر پر پہنچا کر سیراب کر دوں گا۔ اسرافیلؑ کہنے لگے میں بارگاہ رب العالمین میں اس وقت تک پڑا رہوں گا جب تک وہ بخشا نہیں جاتا۔ عزرائیلؑ نے عرض کی میں اس کی روح کو اتنی آسانی سے قبض کروں گا جس طرح انبیاء علیہم السلام کی روح قبض کی جاتی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جبرائیل نے بتایا یا رسول اللہ

Marfat.com

جو شخص آپ پر درُود پڑھتا ہے اللہ کے ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت طلب کرتے ہیں جو کثرت سے دُرُود پڑھتا ہے اس کی وفات کے بعد بھی اللہ کی مخلوق اس کے لیے رحمت کی دُعا کرتی رہتی ہے دوسروں کی نسبت اپنی قبر سے پہلے اُٹھے گا درُود پاک سے جسم اور جان کو پاکیزگی اور طہارت ملتی ہے ظاہر و باطن پاکیزہ ہو جاتا ہے۔ جس دُعا کے اوّل اور آخر درُود پڑھا جائے وُہ شرف قبولیت پاتی ہے۔ کوئی شخص درُود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے وُہ فرشتہ اتنا عظیم البال و پر ہوتا ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق اور دوسرا مغرب تک پھیلا ہُوا ہے اس کے قدم ساتویں زمین کی تہہ پر ہوتے ہیں اس کی گردن عرش کو چھُو رہی ہوتی ہے اللہ تعالےٰ اس فرشتے کو حکم دیتے ہیں جس طرح میرا یہ بندہ میرے محبُوب پر درُود پڑھ رہا ہے تو بھی اس کے لیے اسی قدر رحمت طلب کرتا رہ۔ حضُور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درُود پڑھنے والے پُل صراط پر پہنچیں گے تو ان کے آگے درُود شریف کے انوارِ راستہ روشن کرتے رہیں گے۔ جو شخص مجھ پر دس بار درُود پڑھے گا تو اس پر آسمانِ اوّل کے فرشتے سو بار درُود پڑھتے ہیں آسمان دوم کے دو سو بار پڑھتے ہیں۔ تیسرے آسمان کے تین ہزار بار درُود پڑھتے ہیں چوتھے آسمان والے چار ہزار بار۔ پنجم آسمان والے پانچ ہزار بار۔ چھٹے آسمان والے چھ ہزار بار اور ساتویں آسمان والے سات ہزار بار درُود پڑھتے ہیں اور یہ فضائل اس کے نامہ اعمال میں لکھ لیے جاتے ہیں۔ ان درود پاک کی برکت سے اللہ تعالےٰ اس شخص کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

حضُور نے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ خدا نے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرمایا

Marfat.com

ہے جو تمام مخلوق کی آوازیں سنتا رہتا ہے۔ جب میں اس ظاہری زندگی سے علیحدہ ہو کر ابدی زندگی میں چلا جاؤں گا تو وہ فرشتہ میری قبر پر مقرر ہو جائے گا۔ اگر میرا کوئی اُمتی مجھ پر درُود پڑھے گا تو یہ فرشتہ میرے پاس عرض کرے گا اے سرورِ عرب و عجم فلاں شخص نے آپ پر فلاں فلاں درُود پڑھا ہے ایک بار درُود پڑھنے والے کا ستر بار درُود پڑھا جاتا ہے۔ میرا جو اُمتی جمعہ کے دن ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہزار ہزار بار اپنی رحمت نازل فرماتے ہیں ایک ایک ہزار نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیگی اور پھر ایک ایک ہزار گناہ معاف فرمائے جائیں گے اللہ تعالیٰ حکم دے گا اس شخص کے ہزار درجات بلند کئے جائیں۔ (حدیث روضۃ الاذکار)

ایک اور حدیث جس میں حضور نے فرمایا جو شخص درُود پڑھتا ہے اسکی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص آج سے نفاق سے پاک کر دیا گیا ہے۔ اسے دوزخ کے عذاب سے نجات مل گئی ہے اور یہ میدان حشر میں شہداء کے مجمع میں اٹھایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ درُود پاک پڑھنے والے سے خوش ہو کر فرمائے گا میری دس رحمتیں اس درُود خواں پر نازل کی جائیں اور اللہ کی ایک رحمت بھی اُسے دوزخ کے عذاب سے بری کرنے کے لیے کافی ہے درود پاک کے ایک حرف کے بدلے ایک فرشتہ تخلیق کیا جائے گا۔ اس فرشتے کے بدن پر تین سو ساٹھ چہرے ہوں گے اور ہر چہرے پر تین سو ساٹھ زبانیں ہوں گی اور یہ زبانیں تسبیح و تقدیس بیان کریں گی۔ ان تمام تسبیحات کا ثواب اُس شخص کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

Marfat.com

نیکیاں اور درجات کو لکھنے کیلئے فرشتوں کو تھکا دینے والے پہلے تین درود شریف

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ بِعَدَدِ حُرُوْفِ کَلَامِ اللّٰہِ حُرُوْفِ لَوْحِ الْمَحْفُوْظِ قَطْرَاۃِ الْاَمْطَارِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ رَمْلِ الْقِفَارِ مِیَاہِ الْبِحَارِ خَلْقِ اللّٰہِ مُوْئِے خَلْقِ اللّٰہِ بِعَدَدِ النَّمْلِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ نُجُوْمِ السَّمٰوٰتِ کُلِّ شَیْئٍ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ

فرشتوں کی تسبیح، تقدیس، تحمید، تمجید، تکبیر اور تہلیل کی تعداد کے برابر یوم قیامت تک درود پاک

(اللہ ہی جملہ فرشتوں اور ان کی تسبیحات کو گن سکتا ہے)

(۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ صُفُوْفِ الْمَلٰئِکَۃِ وَتَسْبِیْحِھِمْ وَتَقْدِیْسِھِمْ وَتَحْمِیْدِھِمْ وَتَمْجِیْدِھِمْ وَتَکْبِیْرِھِمْ وَتَھْلِیْلِھِمْ مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ

بارش کے ہر قطرے کا آسمان سے زمین کی طرف قیامت تک گرنے کی تعداد کے برابر درود

(اللہ ہی قیامت تک ہر قطرے کو گن سکتا ہے)

(۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

Marfat.com

مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ قَطْرَةٍ قَطَرَتْ مِنْ سَمٰوَاتِكَ اِلٰى اَرْضِكَ وَمَا تَقْطُرُ مِنْ يَوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ

اللہ تعالیٰ اور حضور اکرم ﷺ سے دوستی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے والا درود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

دل کو منور کرنے والا درود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ الْفَتَّاحِ لِفَاتِحِ النُّوْرِ وَآلِهٖ

افضل ترین اور رضا حاصل کرنے والا درود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

(اللہ اس درود کی تعداد۔ عرش کے وزن اور اپنے کلمات کو ہی بہتر جانتا ہے)

راقم الحروف کی اپنے تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے تعلق جوڑنے کے لئے پابندی اخلاص اور کثرت سے اس کتاب میں لکھے ہوئے تمام درود شریف پڑھیں زندگی میں ایک مرتبہ یہ درود شریف سو سو بار اپنی دنیا اور عاقبت سنوارنے کیلئے پڑھ لیں۔ بعد میں جس درود پاک کے ساتھ مناسبت ہو جائے اس کی پابندی فرمالیں۔ اسی طرح تسبیحات وکلمات وقرآنی سورتوں اور آیات کے متعلق بھی طریقہ اختیار کرلیں اللہ سب کو توفیق رفیق دے۔ آمین

Marfat.com

قیامت کے دِن حضور کی خصوصی شفاعت کا واقعہ

حضورؐ نے فرمایا قیامت کے دِن حضرت آدم علیہ السلام عرش کے پاس سبز چادر اوڑھے کھڑے ہوں گے اور اپنی اولاد کا حال دیکھ رہے ہوں گے جو دوزخ کی طرف دھکیلی جارہی ہوگی اسی دوران حضرت آدم کی نگاہ ایک ایسے شخص پر پڑے گی جو میری اُمت کا ایک فرد ہوگا اسے فرشتے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے جارہے ہوں گے۔ حضرت آدم اس کی حالت دیکھ کر بڑے غمزدہ ہونگے اور زور سے آوازیں دیں گے۔ یارسول اللہ آپ اللہ کے حبیب ہیں۔ میں اسی وقت آواز دوں گا یا ابوالبشر میں ابھی آیا حضرت آدم کہیں گے آپ کا اُمتی دوزخ میں پھینکا جارہا ہے۔ یارسول اللہ۔ آج آپ کے بغیر ان گنہگاروں کو کون چھڑائے گا آپ کے بغیر کون ان کا پشت پناہ ہے۔ آپ اس وقت فرشتوں کو مخاطب کر کے فرمائیں گے۔ ٹھہرو ٹھہرو فرشتے کہیں گے ہمیں اللہ کا حکم ہوا ہے ہم رُک نہیں سکتے یارسول اللہ۔ حضور بارگاہ رب العزت میں سجدہ ریز ہوں گے اور اپنی ریش مبارک پر ہاتھ رکھتے ہوئے شفاعت کریں گے اے اللہ تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ میدان حشر میں اُمت کا غم نہیں دیا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ کا دریائے رحمت جوش میں آئے گا اور فرشتوں کو حکم ہوگا میرا حبیب جس طرح راضی ہوتا ہے اس پر عمل کرو۔ چنانچہ وہ گناہگار حضورؐ کے پاس لے جایا جائے گا۔ میدان عدل کے سامنے کھڑا کیا جاوے گا اور ایک پلڑے پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ حضورؐ نے کاغذ کا ایک ٹکڑا جیب سے نکالا اور نیکیوں والے پلڑے میں رکھ دیا اس ٹکڑے

Marfat.com

کی برکت سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔ اب اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائیں گے اسے جنت میں لے جاؤ۔ وہ آدمی فرشتوں کو کہے گا ٹھہرو۔ مجھے اپنے اس محسن اور مجسمہ رحمت سے ایک بات کر لینے دو۔ پھر وُہ گنہگار اُمتی مخاطب ہو کر کہے گا۔ آپ کا اسم مبارک کیا ہے۔ حضورؐ فرمائیں گے میں تیرا ہادی محمد رسول اللہ وہ شخص پھر پوچھے گا یا رسول اللہ اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک کاغذ کا ٹکڑا تھا۔ اس پر کیا لکھا تھا جس کے رکھتے ہی میری نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا تھا۔ آپ بتائیں گے زندگی میں تو نے مجھ پر ایک بار درُود پڑا تھا آج وہی درُود تیرے کام آ گیا۔ شفاء القلوب ۱۹۳-۱۹۲

سبز پرندہ کا واقعہ حضورؐ نے فرمایا جو شخص درُود پاک کے کلمہ طیبہ کا ورد کرتا ہے اس کے منہ سے ایک سبز شکل کا ایک پرندہ نکل کر پرواز کرتا ہے وہ اپنا بدن پھیلانا شروع کرتا ہے پھر جب وہ اپنے پر پھیلاتا ہے تو اس کا ایک پر مشرق اور ایک پر مغرب تک پھیلتا چلا جاتا ہے پھر وُہ رعد فرشتے کی طرح گرجتا ہے۔ اس کی گرج عرش بریں پر پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان آتا ہے اسکن ٹھہرو۔ وہ پرندہ کہتا ہے یا اللہ میں کس طرح ٹھہروں جب تک میرے پڑھنے والے کو تیری مغفرت نہ ڈھانپ لے۔ میں کیسے سکون حاصل کر سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسکن ٹھہرو ٹھہرو اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اس کے تمام گناہوں کو بخش دیا ہے حضورؐ نے فرمایا جو شخص ایک دن میں سو بار درُود پڑھے گا اس پر میری

Marfat.com

شفاعت واجب ہو جائے گی۔ اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

درُود کے مزید فوائد درُود پاک اعمال کو پاکیزہ کرتا ہے۔ گناہوں کو مٹا کر درجات بلند کرتا ہے۔ بخشش کے دروازے کھول دیتا ہے۔ دنیا کے کام صحیح ہوتے ہیں۔ حضوؐر میدانِ حشر میں اُسکی شفاعت فرمائیں گے۔ میزان میں اُسکی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔ دوزخ کے قہر اور غضب سے بچ جائے گا۔ پُل صراط سے بجلی کیطرح گزر جائے گا۔ مرنے سے پہلے ہی جنت میسّر ہوگی اللہ کے راستے میں بیس جنگ لڑنے سے زیادہ ثواب ملے گا دل میں حضوؐر کی صورت مبارک نقش ہو جائے گی۔ زمین و آسمان والوں کی دُعائیں اور محبتیں اس کے لیے وقف ہوں گی۔ اللہ تعالےٰ اس کی ذات۔ اعمال۔ عمر۔ اولاد اور مال میں برکت دے گا۔ چار پشتوں تک برکت کے آثار ہوتے رہیں گے۔ حضوؐر کی محبت میں روز بروز اضافہ ہوتا رہے گا۔ اس کے گناہوں پر پردہ پڑا رہے گا اور گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ دس غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ملائکہ سنہری حروف میں لکھ کر بارگاہ رسالت میں پیش کریں گے۔ حضوؐر اس سے مصافحہ فرمائیں گے اور مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق ملے گی جان کندن کی سختی سے محفوظ رہے گا۔ آمین۔

Marfat.com

اوائل الخیرات شریف

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود سلام کی ایک کتاب تم لکھو اور اس کا نام اوائل الخیرات رکھو جو سات حزب پر مشتمل ہو۔ جیسے جزولی نے دلائل الخیرات لکھی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کار عظیم کا اہل نہیں ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھو اللہ تعالےٰ رُوح القدس کے ذریعہ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمھاری یہ کتاب اللہ کے اور میرے نزدیک مقبول ہوگی۔ میں نے عرض کیا مرحبا یا رسول اللہ اور اس کتاب کو بہ تعمیل حکم نبی کریم لکھا اس کتاب کو قرانی آیت لقد جاءکم رسول سے ابتدا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ پہلا دوسرا۔ تیسرا اسی طرح سات احزاب لکھے اور ان میں سے بعض کو خواب میں بعض کو مراقبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پڑھا۔ پھر خواب اور مراقبہ سے بیدار ہو کر اللہ اور اس کے رسول کا شکریہ ادا کیا کہ مجھ پر یہ فضل وکرم فرمایا گیا۔

اس کتاب کے مصنف محمد عبد المعید خاں پروفیسر و صدر شعبہ عربی ناظم جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن ہیں۔ یہ درود وسلام کی یہ کتاب سب سے پہلے امیر ملت پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ڈاکٹر محمد افسر الحق دھلوی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نورانی شکل کے سفید ریش بزرگ سے دلوائی۔ اور آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ تیرے لیے ہے تو اسے پڑھ اور اس

Marfat.com

پر عمل کرے۔

جو احباب اپنے آپ کو اللہ کی بندگی اور اوراد و وظائف اور دُرود پاک کثرت سے پڑھنے کے لیے وقف کر چکے ہیں وہ اس عاجز سے کتاب بذا مفت حاصل کر کے اللہ تعالےٰ اور اور اس کے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے بھرپور کوشش اور محنت کرنے کی زحمت فرما دیں۔

دُرود لکھی کی فضیلت

محمود غزنوی علیہ الرحمہ کا معمول تھا کہ وُہ عظیم فاتح ہونے کے ساتھ ساتھ عاشق رسُول بھی تھے وُہ دن رات میں ایک لاکھ بار دُرود پڑھا کرتے۔ بعض اوقات دُرود پاک میں مشغولیت کی وجہ سے امورِ سلطنت میں کوتاہی ہو جایا کرتی تھی اس طرح ان کی وسیع مملکت میں بعض اوقات فتنے اُٹھ کھڑے ہوتے۔ ایک رات محمُود غزنوی کو سرکار ابد قرار محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے محمُود غزنوی کی ریاضت مشقت اور انہماک دیکھ کر خواب میں ہی دُرود لکھی سکھایا پھر فرمایا کہ اگر نماز فجر کے بعد اسے ایک بار پڑھ لیا کرو تو ایک لاکھ بار دُرود پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

اس دُرود پاک کو جتنی بار پڑھا جائے اتنی لاکھ بار ثواب ملے گا۔ محمُود غزنوی نے اس نعمتِ عظمےٰ کی خبر دُوسرے مسلمانوں تک پہنچائی تاکہ اسے لوگ پڑھیں

Marfat.com

اور ان درجات کو پالیں جو اس کا صلہ ہیں۔

درودِ لکھی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَحْمَةِ اللّٰہِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فَضْلِ اللّٰہِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ اللّٰہِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عِلْمِ اللّٰہِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کَلِمٰتِ اللّٰہِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کَرَمِ اللّٰہِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ اللّٰہِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ

Marfat.com

قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ
الْاَشْجَارِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَمْلِ الْقِفَارِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ مَا خَلَقَ فِي الْبِحَارِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ ط
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ ط
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ
مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ ط
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمٰوٰتِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ فِي الدُّنْيَا

Marfat.com

وَالْاٰخِرَةِ ۝ صَلَوٰتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَلٰئِكَتِهٖ وَاَنْبِیَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِیْعِ الْخَلَآئِقِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَقَآئِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ اَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیّٰتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ ط مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط وَیَآ اَكْرَمَ الْاَكْرَمِیْنَ ط وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا دَآئِمًا اَبَدًا اَكْثِیْرًا اَكْثِیْرًا ط

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(۳) ایک ہزار حج اور عمرہ کا ثواب

جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا اُسے ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرے کا ثواب حاصل ہوگا۔ اگر ہر روز ایک بار پڑھے گا تو اسے سات نعمتیں حاصل ہونگی۔

(۱) رزق میں برکت (۲) تمام کام آسان ہونگے۔ (۳) نزع کے وقت کلمہ نصیب ہوگا۔ (۴) جانکنی کی سختی سے محفوظ رہے گا۔ (۵) قبر میں وسعت ہوگی۔ (۶) کسی کی محتاجی نہیں ہوگی۔ (۷) مخلوق خدا میں محبت ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْمَخْلُوْقَاتِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَبْخَارِ الْمَوْجُوْدَاتِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَالدَّعْوَاتِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

Marfat.com

بِعَدَدِ سَوَاكِنِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَی التَّہِیَّاتِ مِنَ الْمَوْجُوْدِ وَالْمَعْدُوْمِ اِلٰی اَبَدِ الْاٰبَادِ مِنْ اَزْلِہٖ وَاَوْسَطِ حَشْرِہٖ وَبَقَائِہٖ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ (ایک بار)

(۳) ستر ہزار فرشتے ایک ہزار دن نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔
اس درود شریف کی برکت سے سب گناہ نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔

(۴) چھ لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ (ایک بار)

جمعہ کے حضور سید الاولین والآخرین کا ارشاد

یوم جمعہ کی فضیلت

ہر عمل کا ثواب دوگنا ملتا ہے جمعہ کے دن پڑھنے والے کا درود خود سنتا ہوں حضور اس کی موت اور جنازے میں شرکت فرمائیں گے اور قبر میں اپنے مبارک ہاتھوں سے اتاریں گے۔

(۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ شب جمعہ ۱ بار

(۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر جمعہ کے دن فجر یا نماز

Marfat.com

جمعہ کے بعد اسی بار یہ درود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالٰی اس کے اسّی سال کے گناہ معاف فرما دے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس درود شریف کے پڑھنے کے بعد فرمایا کہ اپنے اللہ سے میرے لیے درجہ وسیلہ اور مقامِ محمود پر فائز ہونے کی دعا بھی کر لیا کرو۔

(۷) جمعہ کے دن نمازِ عصر پڑھ کر اسی جگہ اسّی بار یہ درود شریف پڑھے حضور نے فرمایا اسّی سال کے گناہ معاف اور عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی آلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

(۸)

نوٹ: جمعہ کے دن چونکہ ہر عمل کا دگنا ثواب ملتا ہے۔ لہٰذا زیادہ سے زیادہ نیکیاں حاصل کرنے کے لیے ہر جمعہ کو یہ درود شریف شبِ جمعہ میں یا دن میں ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

(۹) جمعہ کے دن پڑھنے سے حضورؐ کی شفاعت واجب

یہ درود شریف سات جمعے اور ہر جمعہ کے دن سات سات بار پڑھنے

Marfat.com

سے اللہ کے حبیب کی شفاعت واجب ہو گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً اَلْكَرَمِ بِهَا مَثْوٰهُ وَتُشَرِّفُ بِهَا عُقْبَاهُ وَتُبَلِّغُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنَاهُ وَرِضَاهُ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ تَعْظِيْمًا تُحَقِّقُ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۱۰)

درودِ چودہ ہزاری یہ درود پاک کسی صاحب بصیرت بزرگ نے پہاڑوں کے پتھروں پر قلم قدرت سے لکھا ہوا پایا تھا اور اسے یاد کر لیا۔ ایک بار پڑھنے سے چودہ ہزار درود پاک کا ثواب ملتا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَ مَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعَرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ اِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِيَاءِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ شفاء القلوب صفحہ ۲۵۸-۲۵۷

Marfat.com

(۱۱) دلائل الخیرات شریف کے صرف درود پڑھنے کی فضیلت

یہ دُرود شریف تین بار پڑھنے سے پورے دلائل الخیرات شریف کے پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ دلائل الخیرات شریف درود شریف کی مشہو کتاب ہے۔ پوری دنیا میں بزرگان کرام اور غلامانِ مُصطفٰے اس کتاب کو سالہا سے پڑھ رہے ہیں اس میں کم از کم پندرہ سو بڑی فضیلتوں اور ثواب والے درود شریف ہیں۔ اس کے مصنف بڑے پائے کے بزرگ ہیں تقریبًا ساری عمر مراقبہ اور ریاضت میں گزاری آپ حضرات بھی آج سے دلائل الخیرات کے پڑھنے کا معمول بنالیں اور دونو جہاں میں سعادتیں اور فوائد حاصل کریں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ سَيِّدِنَا اٰدَمَ وَ سَيِّدِنَا نُوْحٍ وَّسَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَسَيِّدِنَا مُوْسٰى وَسَيِّدِنَا عِيْسٰى وَمَا بَيْنَهُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَوٰةُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

(۱۲) دُرُودِ تُنجینا

جو صبح شام اس دعائیہ دُرودِ پاک کو دس بار پڑھے تو اس پر اللہ کی رضامندی نازل ہوگی۔ اللہ کے قہر سے نجات ملے گی اللہ تعالےٰ اُسے برائیوں سے محفوظ رکھے گا اور اس کے غم و اندوہ مٹ جائیں گے دونوں جہاں کی ہر مشکل اور پریشانی دُور ہوگی طوفان میں پھنسے ہوئے جہاز کو نکالتا ہے اور حاجات پوری ہونگی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ

Marfat.com

جَمِيْعَ السَّيِّئَاتِ وَتَغْفِرُ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الزَّلَّاتِ وَتُكَفِّرُ عَنَّا بِهَا جَمِيْعَ الْخَطِيَّاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ عَلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر۔

شفاء القلوب ۲۲۳-۲۲۲

(۱۲) قرض کو حضور اکرم ﷺ کا خواب کے ذریعہ قرضخواہ سے قرضہ معاف کروانا

اس درود پاک کو متواتر نماز فجر کے بعد کسی سے بات کئے بغیر ایک ہزار بار پڑھے قرضہ سے جلدی نجات ہو جائے گی ایک نشست میں نہ پڑھ سکیں تو ہر نماز کے بعد قرضہ کی ادائیگی ہونے تک پڑھتے رہیں ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ صَلٰوةً دَائِمًا بِدَوَامِكَ بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَبِحَقِّهٖ اَدَاءً صَلٰوةً مَّقْبُوْلَةً مِّنْ رَّبِّكَ مَعْرُوْضَةً عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ صَلٰوةً تَحُلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَيُكْشَفُ بِهَا الْكُرَبُ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

درودِ غوثیہ : حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا اس کا دل روشن ہو جائے گا. اور سینہ کھل جائے گا. اور دینی و دنیاوی حاجات پوری ہوگی. اس کے نزدیک کوئی دکھ مصیبت نہیں آئے گی.

Marfat.com

۱۵۔ **دوزخ سے نجات کا ضامن درود** حضرت سنجور رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کے پڑھنے والے کو دوزخ سے نجات دلانے کا ضامن ہے ایک دفعہ پڑھنے سے چھ لاکھ درود پاک کا ثواب ملتا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ مِنَ الْخَالِقِ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرُ الْحَقِّ وَالْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَّعَلٰی آلِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ۔ ۲۷۸

۱۶۔ **درودِ پاک امام شافعیؒ** یہ درود پاک پڑھنے سے دس ہزار درود پاک کا ثواب ملتا ہے اس بات کی بشارت حضور نبی کریم نے خود دی ہے اس درود شریف کے پڑھنے سے حضور کی محبت اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے امام شافعی کے وصال کے بعد آپ کے کسی دوست نے آپ کو خواب میں دیکھا او پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ نے کیسا سلوک فرمایا۔ آپ نے فرمایا اللہ کی رحمت نے مجھے نجات دی میں نئی دلہن کی طرح بٹھایا گیا اللہ کے فرشتوں نے میرے سر پر لعل و جواہر کی بارش کر دی اور مجھے بتایا گیا کہ میں کثرت سے درود و سلام پڑھا کرتا تھا یہ اس درود شریف کا انعام ہے۔ آنکھوں میں بصیرت آتی ہے باطنی اور ظاہری نور زیادہ ہوتا ہے اس کی دعائیں قبول ہوں گی ہر کام میں فتح ہوگی اور جنت رسول اللہ اور آل اصحاب کے قریب جگہ ملے گی صبح و شام تین بار کم از کم پڑھنے کا معمول بنالیں۔ ۲۸۸

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ

(۱۵) جسے صدقہ دینے کی طاقت نہ ہو اُسے چاہیئے کہ یہ درُود پاک پڑھے حضرت ابوسعید خدری نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی روایت کی ہے. یہ درود زکوٰۃ نہ دے سکنے والوں کے لیے زکوٰۃ کا ثواب بہم پہنچاتا ہے. بڑی برکتوں اور رحمتوں والا درُود ہے.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ صَلِّ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

۱۰۰ مرتبہ

قبر سے کستوری سے زیادہ خوشبو حضرت پیر خواجہ محی الدین حضوری دائم الحضوری یہ درُود شریف پڑھتے تھے وصال کے بعد ایک بزرگ الٰہی بخش ان کے مزار پر گئے اُنکی قبر سے خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں. نور کی لائیں آسمان تک جاتی تھیں. تپتی دُھوپ میں آپ کی قبر کے پاس تمام پتھروں اور اینٹوں کو ٹھنڈا پایا. ایک دفعہ ایک شخص جو یہ درُود پڑھا کرتا تھا حضور اکرم کے پاس آیا تو حضور نے اپنے اور حضرت صدیق اکبرؓ کے درمیان بٹھایا. حضرت شیخ عبدالحق نے جذب القلوب میں لکھتے ہیں کہ یہ درودِ پاک مٹھائی پر پڑھ کر میاں بیوی کو کھلا دی جائے تو ان کے دل صاف ہو جاتے ہیں اور ان کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے.

مندرجہ ذیل فضیلتیں حاصل کرنے کے لیے یہ آیت کریمہ تیس بار

اور پھر سو بار یہ درود شریف روزانہ بلاناغہ پڑھیں۔

آیت کریمہ (سورۃ توبہ آخری آیت)

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ الرَّحِيمِ ۳۰ بار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى ۱۰۰ بار

۱۹۔ لاعلاج مرض سے شفاء اور حضورؐ کی زیارت کیلئے

جو شخص یہ درود پڑھے اس کو خواب میں زیارت ہوگی جس نے مجھے خواب میں دیکھا مجھے قیامت کے دن بھی دیکھ لے گا۔ میں اُسکی شفاعت کروں گا۔ وہ حوض کوثر سے پانی پیئے گا اس کے جسم کو اللہ عزوجل دوزخ پر حرام کر دے گا۔ لاعلاج امراض سے بھی شفا ملے گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُلُوبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُورِ وَعَلٰى آلِهٖ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

Marfat.com

۲۔فتنہ عظیم مشکلات اور مصیبتوں سے نجات کے لیے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَنْتَ وَسِیْلَتِیْ اَدْرِكْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ۔ ۳۵۰ بار روزانہ اس سے قبل کلمہ استغفار گیارہ بار پڑھیں۔

کوئی مشکل آپڑے اس سے نکلنے کی کوئی اور راہ نہ دکھائی دیتی ہو گھر والوں کی صحت کیلئے ہر ایک کا نام لے کر نظر کرم فلاں پر

یَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمْ

۱۰۰۰ بار روزانہ

آنکھوں کی بینائی اور تکلیف کے لیے

حضرت معظم و مکرم نے فرمایا کہ یا یَا بَصِیْرُ، یا بَصِیْرُ کے سات تعویذ لکھ لیں۔ رات کو ایک تعویذ پانی میں بھگو دیں صبح طشت میں پانی ڈال کر آنکھیں کھول کر خوب چھینٹیں ماریں اور پانی چھت پر گرا دیں سات دن یہ مسلسل یہ عمل کریں۔ یہ دُعا بھی ہر نماز کے بعد پڑھیں۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْد۔

حافظے کی کمزوری کے لیے

صبح و عصر اور عشاء کی نماز کے بعد آیت الکرسی سر کو دونوں ہاتھوں سے

Marfat.com

تھام کر پڑھو اور وَلَا يَئُودُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ
ہاتھوں پر دم کر کے سر پر پھیریں۔
صبح و شام رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۱۰۰ بار اوّل آخر ۱۱ بار درود شریف

ختم مجددی شریف :

حضرت امام ربانی مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ
فرماتے ہیں ہر انسان میں ننانوے (۹۹) بیماریاں ہوتی ہیں ان کلمات کی برکت سے جملہ امراض، غم و پریشانیوں سے بھی نجات ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی قوت سے گناہوں اور شر سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اگر مقروض ہو تو قرضہ سے بھی چھٹکارہ ہو جاتا ہے حضرت مجدد الف ثانی سے روحی تعلق بھی ہو جائے گا۔ اور قبر اور حشر کے دن شفاعت بھی کریں گے۔ اوّل اور آخر سو بار درود شریف
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۵۰۰ بار
اس ختم شریف کا ثواب روح پر فتوح حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ کو ایصال کریں۔ نمازِ عصر یا عشاء کے بعد یا جو بھی وقت میسر آئے پابندی سے پڑھیں جو مقروض ہو وہ یہ دعا بڑی عاجزی سے پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ وَالْحُزْنِ
وَالْعِجْزِ وَالْكَسْلِ وَالْبُخْلِ وَغَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

رات کو سوتے وقت بھی یہ دعا تین بار اوّل آخر ۷ بار درود شریف کے پڑھے

Marfat.com

ختم معصومی تمام غموں، مصیبتوں اور پریشانیوں اور قید سے نجات کا ذریعہ ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام کو اللہ کریم نے اپنے فضل وکرم سے مچھلی کے پیٹ میں یہ آیت کریمہ تلقین کی اور اس کے پڑھنے سے آپ کو مچھلی کے پیٹ سے رہائی ملی اور اس مچھلی کے اُگل دینے کے بعد بذریعہ بیل کدو شفا ملی۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۵۰۰ بار اول آخر ۱۰۰ بار درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ سو بار

اس ختم شریف کا ثواب حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقی مجددی سرہندی کی بارگاہ مقدسہ میں ایصال کر کے جائز حاجت اور مقصد کے لیے دُعا کریں۔ ان ختمات شریف کے ایصال ثواب کے ذریعہ آپ کا روحی قلبی تعلق حضرت مجدد الف ثانی اور خواجہ معصوم رضی اللہ سے ہو جائے گا اور اس دنیا میں سکرات کے وقت قبر میں، حشر میں، میزان میں ان بزرگواروں کی بھرپور مدد اور شفاعت نصیب ہوگی۔ پابندی سے پڑھنے کا معمول بنالیں۔

ختم حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۵۰۰ مرتبہ اور اول آخر درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ ۱۰۰ بار پڑھیں۔ اس ختم کو حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی کی بارگاہ میں ایصال کر کے حاجات کیلئے دُعا کریں۔

Marfat.com

اَلْمُزْدَوَجَۃُ

اللہ تعالیٰ کے جمع کردہ پاکیزہ دُعائیہ ناموں سے استغاثہ

علّامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی بیروت کے محکمۂ شرعیہ کے مفتی تھے، آپ نے قرآن مجید اور احادیثِ شریفہ سے اللہ تعالیٰ کے ۱۶۹ نام جمع کیے اور ان میں بڑی خوبیاں اور برکتیں ہیں۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ تمام واردِ اسماء کا جامع ہے اور دوسری خوبی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ارشادات آپ ہی کے مبارک الفاظ سے اس میں مندرج ہیں، بلکہ اس منظومہ کے ابتدائی تین قطعات آپ ہی کے مبارک الفاظ سے اس میں مندرج ہیں۔

یعنی "بِاسْمِ الْاِلٰہِ وَبِہٖ بَدِیْنَا" اور "وَلَوْعَبَدْنَا غَیْرَہٗ شَقِیْنَا" اور "یَاحَبَّذَا رَبًّا وَحَبَّ دِیْنًا"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خندق کے موقعے پر ان مبارک کلمات سے دُعا کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اس مبارک دُعا میں اضافہ کیا اور فرمایا:

(۱) اَللّٰھُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا (۲) وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا

(۳) فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا (۴) وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا

(۵) وَالْمُشْرِکُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا (۶) اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا

روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جب حضرت ابن رواحہ ایک قطعہ پڑھتے

Marfat.com

تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلند آواز سے اس کا اعادہ فرماتے تھے۔ ان مبارک ارشادات سے یہ مُزْدَوَجَہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَہْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ کی کیفیت کا متحمل ہو گیا ہے۔

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ ورضی عنہ کو جو محبت اور عشق نبوی تھا وہ ان قطعات نورانی کو اپنانے کا ذریعہ بنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِہَا اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ نام ہیں، اُن سے اس کو پکارو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: مَنْ دَعَا بِہَا اسْتَجَابَ اللّٰہُ لَہٗ "جس نے اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں سے دُعا کی اس کی دُعا مقبول بارگاہ ہے" آپ کا فرمان یقیناً صحیح ہے۔ جو بھی پورے اخلاص اور یقین تام سے اس مُزْدَوَجَۂ عَزَّا کو پڑھے گا، یقیناً نفحات رَبّانِیَہ اور رشحات نَبَوِیَہ سے بہرہ مند ہو گا۔

زید ابوالحسن فاروقی

Marfat.com

اسماء الحسنیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بِاسْمِ الْاِلٰہِ وَبِہٖ بَدِیْنَا	وَلَوْ عَبَدْنَا غَیْرَہٗ شَقِیْنَا
معبود کا نام اور اس سے ہم نے شروع کیا	اگر ہم کسی غیر کی عبادت کی تو بد نصیب ہوں گے
یَا حَبَّذَا رَبًّا وَحَبَّ دِیْنَا	وَحَبَّذَا مُحَمَّدٌ ھَادِیْنَا
کیا اچھا پالنے والا اور کیا اچھا دین ہے	اور ہمارے ہادی محمد کیا ہی اچھے ہیں

لَوْلَاہُ مَا کُنَّا وَلَا بَقِیْنَا

اگر وہ نہ ہوتے ہم بھی نہ ہوتے اور نہ باقی رہتے

اَللّٰھُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا	وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
اے اللہ اگر تو نہ ہوتا ہم ہدایت نہ پاتے	نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے
فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا	وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا
پس تو اپنی رحمت ہم پر نازل کر	اور ہم کو ثابت قدم رکھ اگر ہم مقابلے پر ہوں

نَحْنُ الْاُولٰی جَاؤُکَ مُسْلِمِیْنَا

ہم ہی تیرے در پر فرمانبردار ہو کر حاضر ہوئے ہیں

Marfat.com

وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا | اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

مشرک ہم پر چڑھ آئے ہیں جب وہ فتنے کا ارادہ کرتے ہیں ہم انکار کر دیتے ہیں

وَقَدْ تَدَاعٰى جَمْعُهُمْ عَلَيْنَا | طِبْقَ الْاَحَادِيْثِ الَّتِيْ رَوَيْنَا

ان کے مجمع نے ہمارے خلاف ایک دوسرے کو پکارا ہے ان باتوں کے مطابق جو ہم نے بیان کی ہیں

فَارْدُدْهُمُ اللّٰهُمَّ خَاسِرِيْنَا

اے اللہ تو ان کو محروم لوٹا

اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ | اَللّٰهُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

اے اللہ اے بڑے مہربان، اے نہایت رحم والے اے اللہ اے زندہ اے سب کے تھامنے والے

اَللّٰهُ يَا قَوِيُّ يَا قَدِيْمُ | اَللّٰهُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ

اے اللہ اے قوت والے، اے ازلی اے اللہ، اے بلند، اے بہت بڑے

لَا يَنْبَغِيْ لِلْقَوْمِ اَنْ يَّعْلُوْنَا

نامناسب ہے اس قوم کیلئے کہ ہم پر غالب آئے

اَللّٰهُ يَا لَطِيْفُ يَا عَلِيْمُ | اَللّٰهُ يَا رَءُوْفُ يَا حَكِيْمُ

اے اللہ اے نرمی کرنے والے، اے جاننے والے اے اللہ اے شفقت کرنے والے، اے حکمت والے

اَللّٰهُ يَا تَوَّابُ يَا حَلِيْمُ | اَللّٰهُ يَا وَهَّابُ يَا كَرِيْمُ

اے اللہ، اے توبہ قبول کرنے، اے بُردبار اے اللہ اے دینے والے اے کرم کرنیوالے

هَبْنَا الْعُلَا وَاجْعَلْ عِدَانَا الدُّوْنَا

ہم کو بلندی عنایت کر اور دشمنوں کو پست کر

Marfat.com

اَللّٰہُ یَا مَالِكُ یَا مُنِیْرُ　　اَللّٰہُ یَا مَلِیْكُ یَا قَدِیْرُ

اے اللہ، اے مالک، اے روشن کرنیوالے　　اے اللہ اے بادشاہ اے بڑی قدرت والے

اَللّٰہُ یَا مَوْلٰی وَیَا نَصِیْرُ　　اَللّٰہُ اَنْتَ الْمَلِكُ الْکَبِیْرُ

اے اللہ اے مولی اے اچھے مددگار　　اے اللہ تو ہی بڑا بادشاہ ہے

لَیْسَ عِدَانَا لَكَ مُعْجِزِیْنَا

ہمارے دشمن تجھے عاجز کرنے والے نہیں ہیں

اَللّٰہُ یَا شَاکِرُ یَا شَکُوْرُ　　اَللّٰہُ یَا عَفُوُّ یَا غَفُوْرُ

اے اللہ اے ثواب دینے والے اے قدردان　　اے اللہ اے معاف کرنیوالے اے بخشنے والے

اَللّٰہُ یَا عَالِمُ یَا خَبِیْرُ　　اَللّٰہُ یَا فَتَّاحُ یَا بَصِیْرُ

اے عالم اے علم والے، اے باخبر　　اے اللہ، اے کھولنے والے اے دیکھنے والے

لَا تَحْرِمْنَا فَتْحَكَ الْمُبِیْنَا

تو اپنی ظاہر فتح سے ہم کو محروم نہ کر

اَللّٰہُ یَا ظَاهِرُ یَا جَلِیْلُ　　اَللّٰہُ یَا بَاطِنُ یَا وَکِیْلُ

اے اللہ، اے آشکارا، اے بڑے مرتبے والے　　اے اللہ اے چھپے ہوئے، اے وکیل

اَللّٰہُ یَا صَادِقُ یَا جَمِیْلُ　　اَللّٰہُ یَا حَافِظُ یَا کَفِیْلُ

اے اللہ، اے سچے، اے حسین　　اے اللہ اے حفاظت کرنے والے اے ذمہ لینے والے

کُنْ حَافِظًا لَنَا وَکُنْ مُعِیْنَا

تو ہمارا محافظ اور مددگار رہ

Marfat.com

اَللّٰہُ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ اَللّٰہُ یَا مُغْنِیُ وَیَا رَشِیْدُ

اے اللہ، اے بے نیاز، اے لائق تعریف اے اللہ اے بے پرواکرنے والے اور اے راستی پسند

اَللّٰہُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ اَللّٰہُ یَا عَزِیْزُ یَا مَجِیْدُ

اے اللہ اے ابتدا کرنے والے، اے لوٹانے والے اے اللہ، اے سب پر غالب، اے بڑی بزرگی والے

لَعِزِّكَ التَّوْحِيْدُ يَشْكُوْا الْهُوْنَا

تیری عزت کی قسم توحید کس مپرسی کی شکایت کر رہی ہے

اَللّٰہُ یَا قَادِرُ یَا مُقْتَدِرُ اَللّٰہُ یَا قَاهِرُ یَا مُؤَخِّرُ

اے اللہ اے طاقت والے، اے قدرت والے اے اللہ اے غالب آنے والے، اے پیچھے رکھنے والے

اَللّٰہُ یَا فَاطِرُ یَا مُصَوِّرُ اَللّٰہُ یَا مُحْصِیُ وَیَا مُدَبِّرُ

اے اللہ اے پھاڑنے والے، اے صورت والے اے اللہ اے شمار میں رکھنے والے، اے تدبیر رکھنے والے

دَبِّرْلَنَا وَدَمِّرْنَا الْعَادِيْنَا

ہماری کارسازی کر اور ہمارے دشمنوں کو برباد کر

اَللّٰہُ یَا دَائِمُ لَا یَمُوْتُ اَللّٰہُ یَا قَائِمُ لَا یَفُوْتُ

اے اللہ اے ہمیشہ رہنے والے، وہ نہ مرے گا اے اللہ اے فریاد سننے والے، اے قوت دینے والے

اَللّٰہُ یَا مُحْیِیُ وَیَا مُمِیْتُ اَللّٰہُ یَا مُغِیْثُ یَا مُقِیْتُ

اے اللہ اے جلانے والے، اے موت دینے والے اے اللہ اے فریاد سننے والے، اے قوت دینے والے

كُنْ غَوْثَنَا وَحِصْنَنَا الْحَصِيْنَا

تو ہمارا فریادرس اور ہمارا مضبوط قلعہ بن جا

Marfat.com

اَللّٰہُ یَا بَاسِطُ اَنْتَ الْوَاسِعُ اَللّٰہُ یَا قَابِضُ اَنْتَ الْمَانِعُ

اے اللہ، اے فراخی کرنے والے تو وسعت والا ہے اے اللہ اے سمیٹنے والے تو ہی روکنے والا ہے

اَللّٰہُ یَا خَالِقُ اَنْتَ الْجَامِعُ اَللّٰہُ یَا خَافِضُ اَنْتَ الرَّافِعُ

اے اللہ اے پیدا کرنے والے تو ہی جمع کرنے والا ہے اے اللہ اے پست کرنے والے تو ہی اٹھانیوالا ہے

اُرْفَعْ مَعَالِیْنَا لِعِلِّیِّیْنَا

علّیین کیلئے ہمارے مراتب بلند کر

اَللّٰہُ ذُوالْمَعَارِجِ الرَّفِیْعُ اَللّٰہُ یَا وَافِیْ وَیَا سَرِیْعُ

اے اللہ چڑھتے بلند درجات والے اے اللہ اے پورا دینے والے اے جلدی والے

اَللّٰہُ یَا کَافِیْ وَ یَا سَمِیْعُ یَا نُوْرُ یَا ھَادِیْ وَیَا بَدِیْعُ

اے اللہ اے کفایت کرنیوالے اے سننے والے اے نور اے ہدایت دینے والے اے ایجاد کرنیوالے

اَدِّبْتَنَا بِمَا جَرٰی یَکْفِیْنَا

جو ہم پر گزری اس کے ذریعے تو نے ہمیں باادب کر دیا وہ ہمارے لیے کافی ہے۔

اَللّٰہُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰہُ ذُوالطَّوْلِ عَلَی الدَّوَامِ

اے اللہ اے بڑائی اور انعام و اکرام والے اے اللہ اے مستقل طاقت رکھنے والے

اَللّٰہُ یَا ذَا الْفَضْلِ وَالْاِنْعَامِ وَالسَّیِّدُ الْمُطْلَقُ لِلْاَنَامِ

اے اللہ، اے فضل اور بخشش والے اے اللہ اے مستقل طاقت رکھنے والے

اِرْحَمْ عَبِیْدًا لَّکَ عَابِدِیْنَا

رحم کر اپنے ان بندوں پر جو تیری عبادت کرنے والے ہیں

Marfat.com

اَللّٰہُ یَا اَوَّلُ اَنْتَ الْوَاحِدُ اَللّٰہُ یَا اٰخِرُ اَنْتَ الرَّاشِدُ

اے اللہ! اے سب سے پہلے تو اکیلا ہے اے اللہ! اے سب کے بعد تو بھلائی دینے والا ہے

یَا وِتْرُ یَا مُتَکَبِّرُ یَا وَاجِدُ یَا بَرُّ یَا مُتَفَضِّلُ یَا مَاجِدُ

اے یکتا، اے بڑائی والے، اے سب کچھ رکھنے والے اے بھلائی والے، اے فضل کرنے والے، اے بزرگی والے

بِفَضْلِكَ اَقْبَلْنَا عَلٰی مَا فِیْنَا

باوجود ہماری کوتاہیوں کے تو اپنے کرم سے ہم کو قبول کر

اَللّٰہُ یَا مُبِیْنُ یَا وَدُوْدُ اَللّٰہُ یَا مُحِیْطُ یَا شَہِیْدُ

اے اللہ! اے ظاہر کرنے والے اے چاہنے والے اے اللہ! اے گھیرنے والے، اے حاضر و ناظر

اَللّٰہُ یَا مَتِیْنُ یَا شَدِیْدُ یَا مَنْ ھُوَ الْفَعَّالُ مَا یُرِیْدُ

اے اللہ! اے قوت، اے سخت اے وہ کہ کرنے والا ہے جو وہ چاہے

اِنَّا ضِعَافٌ لَكَ قَدْ لَجِیْنَا

ہم ضعیف تیری بارگاہ میں پناہ لینے آئے ہیں

اَللّٰہُ یَا مُعِزُّ یَا مُقَدِّمُ اَللّٰہُ یَا مُذِلُّ یَا مُنْتَقِمُ

اے اللہ! اے عزت دینے والے اے آگے بڑھانے والے اے اللہ! اے ذلیل کرنے والے اے انتقام لینے والے

اَلْبَادِئُ الْبَاقِیْ فَلَا یَنْعَدِمُ اَلْمُحْسِنُ الْوَالِ الْحَفِیْظُ الْاَکْرَمُ

اے آغاز کنندہ باقی رہنے والے، نیستی نہیں اسکو محسن والی، نگہبان نہایت کرم والا ہے۔

لَیْسَ لَنَا سِوَاكَ مَنْ یَحْمِیْنَا

تیرے سوا کوئی نہیں جو ہماری حمایت کرے

Marfat.com

اَللّٰہُ اَنْتَ الْمُتَعَالِی الْحَکَمُ اَلْفَرْدُ ذُوالْعَرْشِ الْوَلِیُّ الْاَحْکَمُ

اے اللہ، اے فراخی کرنے والے تو وسعت والا ہے اے اللہ، اے سمیٹنے والے تو ہی روکنے والا ہے

اَلْغَافِرُ الْمُعْطِی الْجَوَادُ الْمُنْعِمُ اَلْعَادِلُ الْعَدْلُ الصَّبُوْرُ الْاَرْحَمُ

بخشنے والا، دینے والا، سخی، انعام کرنے والا انصاف کرنے والا، انصاف، متحمل بہت ہی رحم والا

مَکِّنْ لَنَا فِیْ اَرْضِنَا تَمْکِیْنَا

ہم کو ہماری زمین میں جماؤ عطا فرما

اَللّٰہُ یَا قُدُّوْسُ یَا بُرْھَانُ یَا بَارُّ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ

اے اللہ، اے برائیوں سے پاک، اے دلیل اے بھلائی کرنیوالے، اے مشفق، اے احسان کرنیوالے

یَا حَقُّ یَا مُقْسِطُ یَا دَیَّانُ تَبَارَکَتْ اَسْمَاؤُکَ الْحِسَانُ

اے حق، اے منصف، اے زبردست حاکم تیرے اچھے نام بابرکت ہیں

بِهَا قَرَعْنَا بَابَکَ الْمَصُوْنَا

انہی کے ذریعے ہم نے تیرے محفوظ در کو کھٹکھٹایا ہے

اَللّٰہُ یَا خَلَّاقُ یَا مُنِیْبُ اَللّٰہُ یَا رَزَّاقُ یَا حَسِیْبُ

اے اللہ، اے پیدا کرنے والے، اے توبہ قبول کرنیوالے اے اللہ، اے روزی رساں، اے کافی

اَللّٰہُ یَا قَرِیْبُ یَا رَقِیْبُ اَلْمُسْتَعَانُ السَّامِعُ الْمُجِیْبُ

اے اللہ، اے قریب، اے نگہبان مددگار، سننے والے، دعا کو قبول کرنیوالے

اِنَّا دَعَوْنَاکَ اَسْتَجِبْ اٰمِیْنَا

ہم نے تجھ کو پکارا ہے، قبول کر، آمین!

Marfat.com

اَللّٰہُ یَا وَارِثُ اَنْتَ الْاَبَدُ اَللّٰہُ یَا بَاعِثُ اَنْتَ الْاَحَدُ

اے اللہ اے سب کے بعد رہنے والے تو ہی ابد ہے۔ اے اللہ، اے سب کے اٹھانے والے تو یکتا ہے

یَا مَالِكَ الْمُلْكِ اِلٰہُ الصَّمَدُ لَا كُفُوْ لَا وَالِدٌ لَا وَلَدُ

اے جہان کے مالک، معبود، بے نیاز ۔ نہ کسی کا جوڑ، نہ باپ، نہ بیٹا

كُفَّ الْعِدَا عَنَّا فَقَدْ اُوْذِيْنَا

ہم سے مخالفت کو روک، ہم بیشک ستائے گئے ہیں

اَللّٰہُ یَا غَالِبُ یَا قَھَّارُ اَللّٰہُ یَا نَافِعُ اَنْتَ الضَّارُّ

اے اللہ، اے سب پر غالب اے سب کو قبضہ میں رکھنے والے اے اللہ اے نفع دینے والے، تو ہی ضرر پہنچانے والا ہے

اَللّٰہُ یَا بَارِئُ یَا غَفَّارُ یَا رَبِّ یَا ذَا الْقُوَّةِ الْجَبَّارُ

اے اللہ اے جان ڈالنے والے، اے بخشنے والے ۔ اے پالنے والے، اے صاحب قوت، زبردست

قَوِّمْ لَنَا الدُّنْیَا وَقَوِّ الدِّیْنَا

ہمارے لیے دنیا کو سنوار دے اور دین کو قوی کر دے

اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّةِ السَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَلَّامُ

اے اللہ، رب العزت، بے عیب ۔ امن دینے والا، نگہبان، بہت علم والا

ذُو الرَّحْمَۃِ الْاَعْلَی الْاَعَزُّ التَّامُّ مَنْ دِیْنُہُ الْحَقُّ ھُوَ الْاِسْلَامُ

رحمت والا، بلند مرتبہ، مکمل قدرت والا ۔ جس کا درست دین صرف اسلام ہے

قَیِّضْ لَہُ اللّٰھُمَّ نَاصِرِیْنَا

اے اللہ تو اس کے لیے ہمارے مددگار مقرر فرما

Marfat.com

اللہ تعالٰے اِنسان سے فرماتا ہے

میری طرف آ کر تو دیکھ	متوجہ نہ ہوں تو کہنا!
میری رَاہ میں چل کر تو دیکھ	رَاہیں نہ کھول دُوں تو کہنا
مجھ سے سوال کر کے تو دیکھ	بخشش کی حَد نہ کر دُوں تو کہنا
میرے لیے بے قدر ہو کر تو دیکھ	قدر کی حَد نہ کر دُوں تو کہنا
میرے لیے ملامت سہہ کر تو دیکھ	اکرام کی حَد نہ کر دُوں تو کہنا
میرے لیے لُٹ کر تو دیکھ	رَحمت کے خزانے نہ لٹا دوں تو کہنا
میرے کوچے میں بِک کر تو دیکھ	اَنمول نہ کر دُوں تو کہنا
میرے لیے دھونی رما کر تو دیکھ	عِلم وحِکمت کے موتی نہ بکھیر دُوں تو کہنا
مجھے اپنا رَبّ مان کر تو دیکھ	سَب سے بے نیاز نہ کر دُوں تو کہنا
میرے خوف سے آنسو بہا کر تو دیکھ	مغفرت کے دریا نہ بہا دُوں تو کہنا
وَفا کی لاج نبھا کر تو دیکھ	عَطا کی حَد نہ کر دُوں تو کہنا
میرے نام کی تعظیم کر کے تو دیکھ	تکریم کی حَد نہ کر دوں تو کہنا
میری راہ میں نکل کر تو دیکھ	اَسرار عیاں نہ کر دوں تو کہنا
مجھے حَیُّ القیوم مان کر تو دیکھ	اَبدی حیات کا امیں نہ بنا دُوں تو کہنا
اپنی ہستی کو فنا کر کے تو دیکھ	جامِ بقا سے سرفراز نہ کر دوں تو کہنا
بالآخر میرا ہو کر تو دیکھ	ہر کسی کو تیرا نہ بنا دوں تو کہنا

Marfat.com

مناجات حضرت سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

خذ بلطفک یا الٰہی من لہ زاد قلیل

مدد کر اپنی مہربانی سے اے خدا اس کی جس کا سایہ بہت تھوڑا ہے

مفلس بالصدق یاتی عند بابک یا جلیل

مفلس ہے سچے دل سے آیا ہے تیرے دروازے پر اے خدا

کیف حالی یا الٰہی لیس لی خیر العمل

میرا کیا حال ہے اے خدا نہیں ہے میرے پاس عمل

سوء اعمال کثیر زاد طاعاتی قلیل

برے اعمال میرے بہت ہیں میری اطاعتیں کم ہیں۔

منہ عصیان و نسیان و سھو بعد سھو

مجھ سے گناہ اور بھول پہ بھول سرزد ہو رہے ہیں

منک احسان و فضل بعد اعطاء الجزیل

تو برابر احسان کر رہا ہے اور بخشش پہ بخشش زیادہ کرتا ہے۔

ذنبہ ذنب عظیم فاغفر الذنب العظیم

میرا گناہ بہت بڑا ہے اے خدا اس گناہ عظیم کو بخش دے

Marfat.com

ذَنۡبَہٗ ذَنۡبٌ عَظِیۡمٌ فَاغۡفِرِ الذَّنۡبَ الۡعَظِیۡمَ

میرا گناہ بہت بڑا ہے اے خدا اس گناہ عظیم کو بخش دے

اِنَّہٗ شَخۡصٌ غَرِیۡبٌ مُّذۡنِبٌ عَبۡدٌ ذَلِیۡلٌ

کیونکہ میں ایک گنہگار، غریب، اور ذلیل بندہ ہوں

عَافِنِیۡ مِنۡ کُلِّ دَاءٍ وَّاقۡضِ عَنِّیۡ حَاجَتِیۡ اِنَّ

مجھے ہر بیماری سے محفوظ کر اور میری ضرورتوں کو پورا کر

لِیۡ قَلۡبًا سَقِیۡمًا اَنۡتَ مَنۡ یَّشۡفِی الۡعَلِیۡلَ

میرا دل بیمار ہے اور تو ہے بیماروں کو شفا دینے والا

قُلۡ لِنَّارِ اَبۡرِدِیۡ یَا رَبِّیۡ فِیۡ حَقِّیۡ کَمَا قُلۡتَ

اے خدا آگ سے کہہ دے کہ وہ میرے حق میں ٹھنڈی ہو جائے

قُلۡنَا یَا نَارُ کُوۡنِیۡ اَنۡتَ فِیۡ حَقِّ الۡخَلِیۡلُ

جس طرح تو نے آگ سے ٹھنڈی ہونے کے لیے کہا تھا خلیلؑ کے لیے

طَالَ یَا رَبِّیۡ ذُنُوۡبِیۡ مِثۡلَ رَمۡلٍ لَّا تَعُدُّ

ہو گئے ہیں میرے گناہ لاتعداد ذرہ ہائے ریت کی طرح

فَاعۡفُ عَنِّیۡ کُلَّ ذَنۡبٍ وَّاصۡفَحِ الصَّفۡحَ

میرا ہر گناہ معاف کر دے اور در گزر کر دے

الۡجَمِیۡلُ هَبۡ لَنَا مُلۡکًا کَبِیۡرًا نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ

بخش ہم کو ایک بڑا ملک اور نجات دے ہم کو ان چیزوں سے جن سے ڈرتے ہیں

Marfat.com

رَبَّنَا اِذْ اَنْتَ قَاضِیْ وَالْمَنَادِیْ جِبْرَئِیْلُ

اے مالک تو انصاف کرنے والا ہوگا اور جبرئیل پکارنے والا

اَنْتَ کَافٍ اَنْتَ وَافٍ مُّھِمَّاتِ الْاُمُوْرِ

تو کافی ہے تو پورا ہے بڑی سے بڑی مشکلات کے لیے

اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْلُ

تو میرے لیے بہت ہے اور میرے لیے تو اچھا حافظ ہے

رَبِّ ھَبْ لِیْ کَنْزَ فَضْلٍ اَنْتَ وَھَّابُ الرَّحِیْمُ

اے خدا تو اپنے فضل کے خزانے بخش دے تو بہت بخشنے والا ہے

اَعْطِنِیْ مَا فِیْ ضَمِیْرِیْ دُلَّنِیْ خَیْرَ الدَّلِیْلُ

دے مجھ کو جو میرے دل میں ہے اور اچھے راستے کی طرف راہنمائی کر

اَیْنَ مُوْسٰیؑ اَیْنَ عِیْسٰیؑ اَیْنَ یَحْیٰیؑ اَیْنَ نُوْحٌؑ

کہاں ہیں موسیٰؑ کہاں ہیں عیسیٰؑ کہاں ہیں یحییٰؑ کہاں ہیں نوحؑ

اَنْتَ (اپنا نام لیجیے) عَاصٍ تُبْ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلُ

تو اے گنہگار توبہ کر خدائے بزرگ و برتر سے۔

Marfat.com

مُشاہدہ

مندرجہ ذیل موتی از طرف اعلیٰ حضرت

ابو نصر منظور احمد شاہ صاحب

جامعہ فریدیہ ساہیوال

○

پائے رسُول پر ہے میرا سر جھکا ہُوا
ایسے میں آ اجل تو کہاں جا کے مر گئی

○

آنکھوں نے خود میں سارا مدینہ سمو لیا
چھوٹی سی چیز کتنا بڑا کام کر گئی

○

یہ کیفیت بھی بارہا مجھ پر گزر گئی
تھا جلوہ حضورؐ جہاں تک نظر گئی

○

Marfat.com

دُعائے جمیلہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ
اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

اسناد دُعائے جمیلہ

اسناد دُعائے جمیلہ کے بہت ہیں مگر یہاں پر مختصر بیان کی جاتی ہے۔ جو کوئی بعد نماز فجر کے پڑھے تین سو حج کا ثواب پائے۔ برابر حضرت آدم علیہ السلام کے اور جو کوئی بعد نماز ظہر کے پڑھے پانچ سو حج کا ثواب پائے برابر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اور جو کوئی بعد نماز عصر کے پڑھے ثواب سو حج کا پاوے برابر حضرت یونس علیہ السلام کے اور جو کوئی بعد نماز عشاء کے پڑھے ثواب ہزار حج کا پائے۔ برابر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور جو کوئی نماز تہجد کے بعد پڑھے لاکھ حج کا ثواب پائے برابر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر کوئی شک کرے تو نہ نفع پائے۔

روایت ہے کہ ایک دن حضرت سالتماب صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مدینہ منورہ

Marfat.com

میں بیٹھے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ حق تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور یہ دُعائے جمیلہ آپ کی اُمت کے لیے بھیجی ہے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ " اس کا ثواب کتنا ہے ؟" اگرچہ اس کے گناہ مانند کف دریا مثل ریت جنگل یا موافق درختوں کے پتوں کے ہوں۔ حق تعالیٰ بخش دے گا اور وقت جان کندنی اپنی یہ قدرت سے خاتمہ بالخیر کرے گا اور قبر میں ایک فرشتہ قیامت تک اس کی حفاظت کرے گا۔ اور جو کوئی ماہ رمضان کو روزہ کھولنے کے وقت پڑھے گا یا پڑھنا نہ جانتا ہو تو اپنے ہاتھ میں رکھے گا۔ اور گیارہ مرتبہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ باوضو پڑھے گا تو ثواب بے حد بے شمار پائے گا۔ اور جو حاجت رکھتا ہو۔ اس کو اللہ تعالیٰ پورا کرے گا۔ اگر ساری عمر میں ایک دفعہ پڑھے یا اپنے پاس رکھے قیامت کے دن آسانی سے پُل صراط سے گزر کر جنت میں داخل ہو گا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈراؤ اپنی امت کو دوزخ کی آگ سے۔ فضیلت اگر اس دُعا کی پسند کروں تو تمام خلقت نماز روزہ چھوڑ دے۔ اور جو کوئی اس دُعا کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے اس پر جادو اثر نہ کرے۔ اور دشمن دوست ہوں اور جو کوئی اس دُعا کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے۔ اس کا منہ قیامت کے دن مانند چاند کے روشن ہو گا اور قضائے نماز کا کفارہ ہو اور سفر میں نماز کی سستی نہ ہو اور قیامت کے دن جب قبر سے اُٹھے گا تو لوگ کہیں گے کہ یہ کون سا پیغمبر ہے! تو حق تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ پیغمبر نہیں۔ اس شخص نے دنیا میں دُعائے جمیلہ کو صدق دل سے پڑھا تھا۔ اس سبب سے

Marfat.com

یہ نعمت اور رحمت اس کے لیے ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور وہ دُعائے مفروضہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا جَمِيْلُ يَآ اَللّٰهُ۔ يَآ قَرِيْبُ يَا اَللّٰهُ۔ يَآ مُجِيْبُ
يَا اَللّٰهُ۔ يَآ مُجِيْبُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا رَءُوْفُ يَآ اَللّٰهُ۔ يَا مَعْرُوْفُ
يَا اَللّٰهُ۔ يَا مَنَّانُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا دَيَّانُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا بُرْهَانُ
يَا اَللّٰهُ۔ يَآ سُلْطَانُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا مُسْتَعَانُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا مُحْسِنُ
يَا اَللّٰهُ۔ يَا مُتَعَالِيْ يَآ اَللّٰهُ۔ يَا رَحْمٰنُ يَآ اَللّٰهُ۔ يَا رَحِيْمُ
يَا اَللّٰهُ۔ يَا حَلِيْمُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا عَلِيْمُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا كَرِيْمُ
يَا اَللّٰهُ۔ يَا جَلِيْلُ يَآ اَللّٰهُ۔ يَا مَجِيْدُ يَآ اَللّٰهُ۔ يَا حَكِيْمُ يَا اَللّٰهُ۔
يَا مُقْتَدِرُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا غَفُوْرُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا غَفَّارُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا
مُبْدِئُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا رَافِعُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا شَكُوْرُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا
خَبِيْرُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا بَصِيْرُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا سَمِيْعُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا
اَوَّلُ يَآ اَللّٰهُ۔ يَا اٰخِرُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا ظَاهِرُ يَآ اَللّٰهُ۔ يَا بَاطِنُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا
قُدُّوْسُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا سَلَامُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا مُهَيْمِنُ يَآ اَللّٰهُ۔ يَا عَزِيْزُ
يَا اَللّٰهُ۔ يَا مُتَكَبِّرُ يَآ اَللّٰهُ۔ يَا خَالِقُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا وَلِيُّ يَا اَللّٰهُ۔ يَا
مُصَوِّرُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا جَبَّارُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا حَيُّ يَا اَللّٰهُ۔ يَا قَيُّوْمُ يَا اَللّٰهُ
يَا قَوِيُّ يَا اَللّٰهُ۔ يَا شَهِيْدُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا قَابِضُ يَا اَللّٰهُ۔ يَا بَاسِطُ

Marfat.com

یا اَللّٰہُ یَا مُذِلُّ یا اَللّٰہُ۔ یَا مَانِعُ یا اَللّٰہُ۔ یَا خَافِضُ یا اَللّٰہُ۔ یَا وَکِیْلُ یا اَللّٰہُ یا کَفِیْلُ یا اَللّٰہُ یا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَللّٰہُ یا رَشِیْدُ یا اَللّٰہُ یا صَبُوْرُ یا اَللّٰہُ یا فَتَّاحُ یا اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

قرضہ سے نجات

اَللّٰھُمَّ اَکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ یَا وَاسِعَ الرَّحْمَۃِ

ہر نماز کے بعد دس بار اول آخر تین بار درود شریف پڑھیں پھر ان شاء اللہ چالیس روز میں سبکدوشی ہوگی۔

گناہوں سے معافی کے لیے

جب تم گناہوں میں سر سے پاؤں تک لتھڑ جاؤ تو حضور سید الاولین والآخرین کی بارگاہ مقدسہ میں حاضر ہو کر ان کلمات مقدسہ کو

حضورؐ کے سامنے گڑگڑا کر نہایت عاجزی زاری اور بیکسی سے چند بار تکرار کرو۔ اللہ کریم اپنے محبوب کریم کی سفارش سے تمام گناہ معاف فرمادیں گے۔ اگر آپ کو مدینہ پاک پہنچنے کے لیے مالی پریشانی ہو تو شبِ جمعہ کو ۱۰۰۰ مرتبہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ پڑھ کر اسی جگہ یہ کلمات مقدسہ یقین کامل سے پڑھ دیں۔ آسانی سے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

جب دُرود شریف پڑھیں تو یہ دُعا کر لیا کریں۔ (سورۃ النساء آیت ۶۴)

قرض کی ادائیگی حضرت حسن بصری کے دوست کا واقعہ

روایت ہے کہ حسن بصری کے پاس ان کے ایک عزیز اور دوست آئے اور کہا ابو سعید (حضرت حسن بصری کی کنیت) میں قرضدار ہوں میری خواہش ہے کہ آپ مجھے اللہ کا اسم اعظم سکھا دیں تاکہ قرض ادا ہو جائے۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا اگر تم اسم اعظم سیکھنا چاہتے ہو تو اٹھو وضو کرو یہ سن کر وہ دوست اٹھے اور انہوں نے وضو کیا حضرت حسن بصری نے فرمایا پڑھو یَا اَللّٰہُ۔ یَا اَللّٰہُ۔ اَنْتَ اللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ بَلٰی وَاللّٰہِ اَنْتَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اللّٰہُ، اَللّٰہُ وَاللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہِ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَارْزُقْنِیْ بَعْدَ الدَّیْنِ ○

ان کے دوست نے یہ کلمات پڑھے اور چلے

ان بزرگ نے اپنے سامنے بھری ہوئی تھیلیاں رکھی ہوئی پائیں ان تھیلیوں میں ایک لاکھ درہم تھے تھیلیوں کے منہ پر لکھا ہوا تھا۔ اگر تو اس سے زیادہ

Marfat.com

مانگتا تب وہ بھی دے دیتے تو نے جنّت کیوں نہیں مانگی۔ یہ بزرگ حسن بصری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی اطلاع دی ان کے ساتھ ان کے گھر تشریف لے گئے اور ان درہموں کو بچشم خود ملاحظہ فرمایا۔

۵۸۱

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے حضرت صدیق اکبرؓ کا ارشاد

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم نے وُہ دُعا سُنی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو سکھایا کرتے تھے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص کے ذمّہ کوہِ اُحد کے برابر بھی قرض ہو تو وُہ قرض اس دُعا کی برکت سے اللہ تعالےٰ ادا کر دیتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا فرمایا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ یَا فَارِجَ الْھَمِّ وَکَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَ الْاٰخِرَۃِ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْحَمْنِیْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْ عِنْدِکَ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ (غنیۃ الطالبین ۵۸۱)

قرضہ کے لیئے تازہ وضو سے دو رکعت نفل حاجت پڑھیں اور اوّل و آخر درود شریف ۳ بار پڑھ کر مسنون دعائیں کریں حضور اکرم کے وسیلہ سے کریں بعد میں ۳ بار سورۃ اخلاص اوّل و آخر درود شریف پڑھ کر جمیع ارواح مقدّسہ کو ایصالِ ثواب کر کے حاجت کے لیے حضور اکرم اور ارواح کے وسیلہ سے دُعا کیا کریں۔

Marfat.com

۴۳ آیات

اصحاب کہف کے ناموں کی برکت

اگر اصحاب کہف کے نام لکھ کر دروازہ پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے مال پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں ہوتا۔ کشتی میں لگا دیئے جائیں تو ڈوبنے سے حفاظت ہوتی ہے۔ کہیں آگ لگی ہو تو کپڑے پر لکھ کر آگ میں پھینک دیں تو آگ بجھ جاتی ہے۔ بچے کے گلے میں ڈالیں تو رونے اور ام الصبیان کی بیماری سے حفاظت ہوتی ہے ان کا تعویذ بنا کر بازو پر باندھا جاوے تو قیدی آزاد ہو جاوے بے عقل عقلمند ہو جائے۔ ہر بلا آفت۔ نظر بد۔ جن۔ بھوت۔ پری اور انسانوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٰہی بحرمتِ یملیخا۔ مکسلمینا۔ مرطونس۔ بیتونس ساربنونس۔ ذونوانس۔ کشفیظ۔ (طنونس) کتے کا نام

دفع زہر مار سانپ۔ دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے نظر بد۔ سحر جادو جن۔ دیو۔ پری بھوت اور جملہ آفات بلیات آسمانی اور زمینی انسانوں اور حیوانوں کے لیے

درود شریف ۳ بار۔ سورۃ فاتحہ ۷ بار۔ قل یا ایھا الکفرون ایک بار سورۃ قل ہو اللہ احد ۳ بار سورۃ فلق ۳ بار سورۃ والناس ۳ بار درود شریف ۳ بار الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ ۷ بار۔

اور الٰہی بحرمت حضرت حاجی دوست محمد غریب نواز قندھاری رحمۃ اللہ ۷ بار

۱۔ یہ مندرجہ بالا پڑھ کر نمک پر دم کریں اور مریض کو کھلائیں۔ ۲۔ سانپ

Marfat.com

کے کاٹے ہوئے زخم اور دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے زخم پر تھوڑا سا نمک دم کیا ہوا بھی لگائیں۔ ۳۔ لیکن سانپ کاٹے ہوئے کے لیے الحمد شریف اور آیت الکرسی ایک بار پڑھ کر دم کریں اور باقی مندرجہ بالا طریقہ پر بھی پڑھیں۔ ۴۔ اور دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے کو نمک دم شدہ چالیس دن بلاناغہ کھلاتے رہیں

برائے جملہ امراض و اسقام و آلام، دفع جن آسیب و جادو

سورۃ فاتحہ۔ قل یا ایہا الکفرون۔ قل ہو اللہ احد۔ سورۃ فلق۔ سورۃ والناس

لَمَّا وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ○ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○ پڑھ کر دم کریں اور مریض کو پلائیں۔

الٰہی بحرمت حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ

اَللّٰهُمَّ اشْفِ لِصَاحِبِ هٰذَا الْمَرَضِ بِحَوْلِكَ وَقُدْرَتِكَ وَجَبَرُوْتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ يَا شَافِيْ۔ يَا شَافِيْ۔ يَا شَافِيْ۔ یہ دم تمام آیات کریمہ

Marfat.com

ایک بار پڑھ کر مریض کو اور پانی کو دَم کر کے پلائیں تھوڑا سا دَم کیا ہُوا پانی سرسوں کے تیل میں پکالیں اور درد والی جگہ پر روز دھو کر لگا لیا کریں۔

برائے جملہ امراض اطفال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَق
اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ
وَّھَامَّۃٍ لَّامَّۃٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفٍ۔
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ ○

یہ تعویذ لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں بفضلہ خدا جملہ امراض آفات نظر بد و آسیب جن بچا رہے گا۔

برائے استقرار حمل و اولاد نرینہ

جب عورت حیض سے فارغ ہو تو اسم "یَا مُبْدِیُ" کے نو تعویذ کسی کامل بزرگ یا کامل درویش سے لکھوالیں۔ ان میں سے ہر ماہ تین تعویذ ایک ایک روزانہ خاوند اور بیوی تین روز پئیں۔ اور مسلسل تین دن ملاقات بھی کریں۔ اسی طرح سے تین ماہ یہ عمل کرے عورت

Marfat.com

گلے میں اس طرح باندھے کہ تعویذ ناف سے دو انگل نیچے تک لٹکتا رہے
انشاء اللہ عورت حاملہ ہوگی اور اولاد بھی نرینہ پیدا ہوگی۔

گلے میں باندھنے کا تعویذ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا يَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ
الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ
عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ وَيَا
زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى
لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

برائے دفعیہ بواسیر ہر قسم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا رَحِيْمُ كُلِّ صَرِيْخٍ وَمَكْرُوْبٍ وَغِيَاثَهٗ
وَمَعَاذَهٗ يَا رَحِيْمُ اللّٰهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ
خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

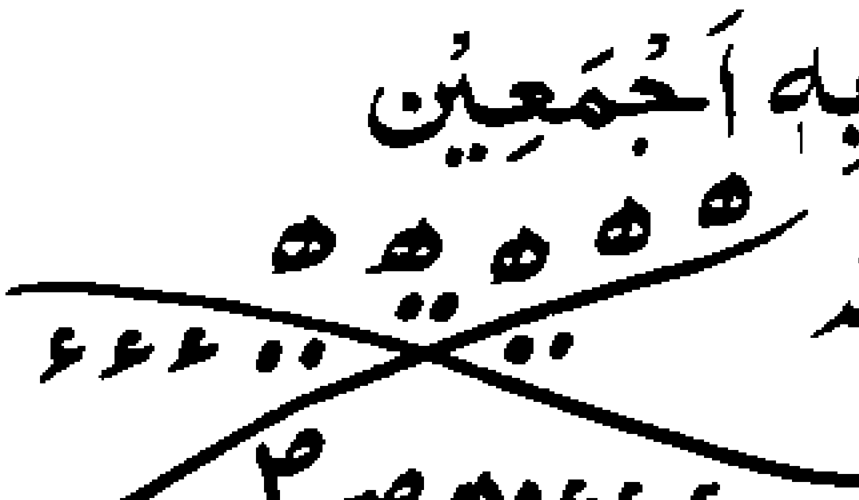

نقش اور یہ تعویذ لکھ کر کمر سے باندھیں انشاء اللہ
شفا ہوگی اور ساتھ ہی بواسیر کیلئے

Marfat.com

یہ دم کریں الحمد شریف ساتھ بسم اللہ شریف کے سات بار یا صرف بسم اللہ شریف سات بار پڑھ کر ہاتھوں پر دم کریں اور ہاتھوں کو ناف سے گھٹنوں تک آگے پیچھے پھیریں۔

حمل کا ساقط ہوجانا یا بچے ہو کر مر جاتے ہوں (اٹھراہ)

چالیس بار والشمس وضحیٰ پڑھیں ہر بار درود شریف پڑھ کر شروع کریں اور اسی پر ختم کریں۔ اجوائن ایک پاؤ مرچ سیاہ ایک پاؤ پر دم کردیں عورت شروع حمل سے بچے کے دودھ چھڑانے تک ہر روز بلاناغہ سوتے وقت چند دانے سیاہ مرچ اور تھوڑی اجوائن ویسی کھاتی رہے۔

گھر سے بھاگے ہوئے کیلئے جب کوئی ناراض ہو کر گھر سے چلا جائے تو اُسے واپس لوٹانے کے لیے یہ عمل کرے۔

باوضو ہو کر سورۃ بُرُوج پارہ ۳۰ ایک بار پڑھیں اور آیت وَاللّٰہُ مِنْ وَرَآئِھِمْ مُّحِیْطٌ کو سات بار پڑھیں گھر سے بھاگے ہوئے کا تصوّر (شکل سامنے رکھ کر) کرکے واپسی کا خیال جمائیں پھر سورۃ طارق پارہ ع۳۰ ایک بار پڑھیں اور آیت اِنَّہٗ عَلٰی رَجْعِہٖ لَقَادِرٌ کو بھی سات بار پڑھیں بھاگے ہوئے کا تصوّر کرکے اس آدمی کی واپسی کا خیال جمائیں۔

(حیات صدریہ ۴۲۸-۴۲۶)

Marfat.com

ہر قسم کے بخار اور تپ دق یرقان کے لیے

(گلے میں ڈالنے کے لیے)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كٓهٰيٰعٓصٓ . ذِكۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّكَ عَبۡدَهٗ زَكَرِيَّا
اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ وَهَنَ
الۡعَظۡمُ مِنِّىۡ وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَيۡبًا وَّلَمۡ اَكُنۡۢ
بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيۡرِ خَلۡقِهٖ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ
اَجۡمَعِيۡنَ ۔

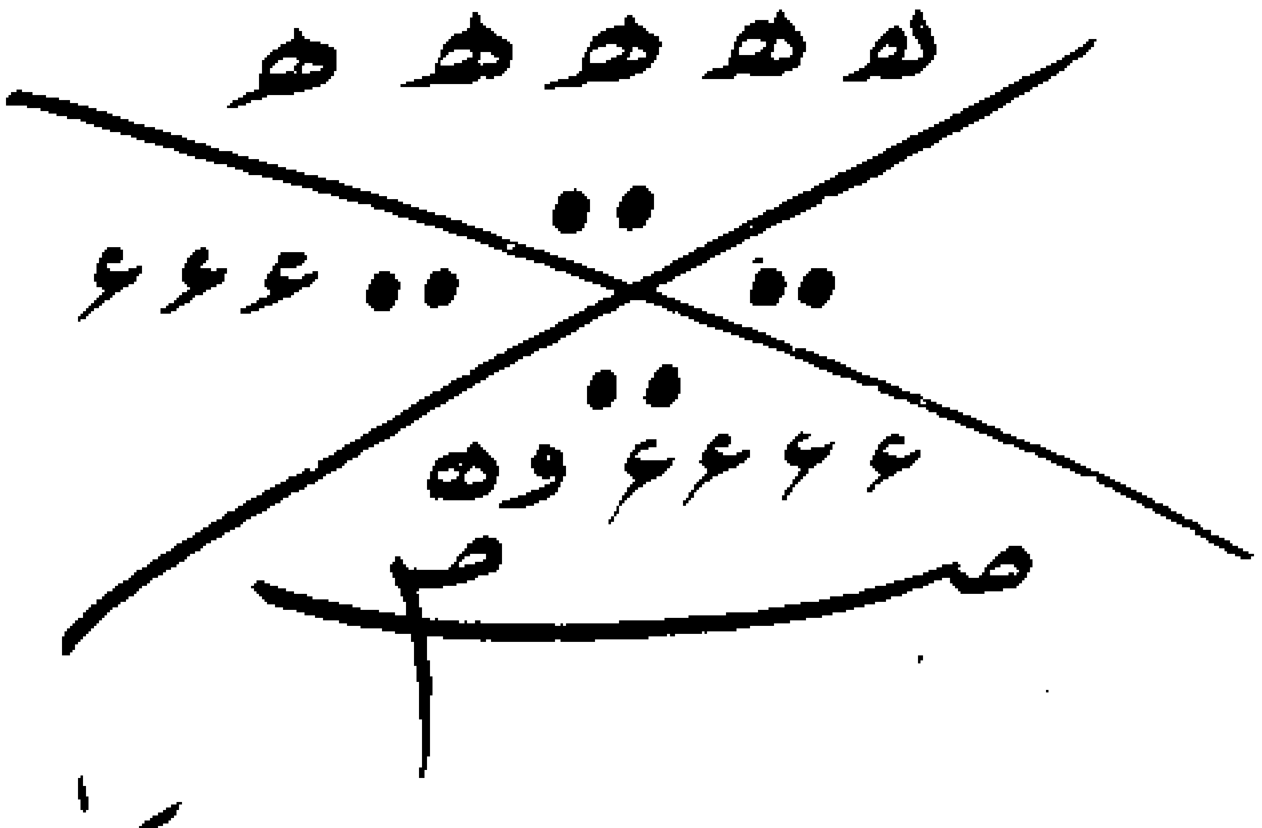

تعویذ اور نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

پینے کے لیے نقش

۷۸۶ اللہ اللہ

یا محی اللہ ط اللہ

تین نقش لکھ کر پینے کے واسطے دیں۔ ایک نقش تین دن استعمال کرنا ہے یعنی کل نو دن پانی استعمال کرنا ہے

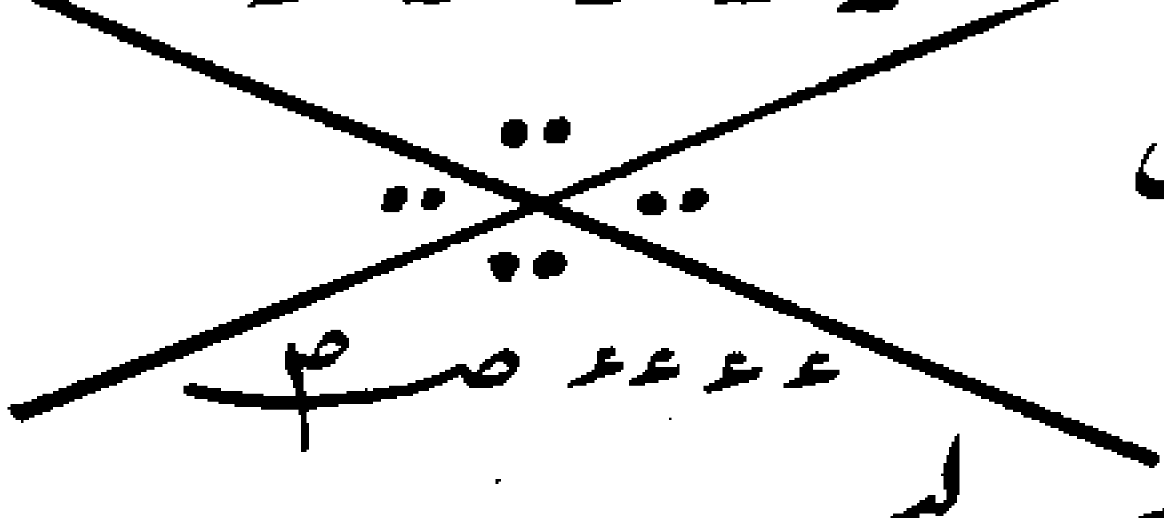

درد دانت۔ سر۔ پیٹ کے لیے

ایک تختی لیں اور اس پر پاک ریت ڈالیں اور ایک کیل سے اس پر

اَبْجَدْ ۔ ھَوَّزْ ۔ حُطّیٓ لکھیں پھر پہلے حرف یعنی الف پر کیل کو زور سے دبا کر الحمد شریف پڑھیں اور مریض مقام درد کو انگلی سے دبائے رہے ۔ سورۃ ختم کر کے مریض سے حال پوچھیں اگر آرام ہو گیا تو خیر ورنہ اسی طرح ہر ایک حرف پر مذکورہ طریقہ سے عمل کریں انشاءاللہ شفاء اور راحت ہو گی ۔

آیات شفاء قرآن پاک کی یہ چھ آیات شفاء چینی کی سادی اور سفید پلیٹ پر معہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ کر ۴۱ دن مریض کو پانی سے دھو کر پلائیں ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۔ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۔ یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ ○

پیٹ کی بیماریوں یعنی السر کینسر وغیرہ کے لیے ۔

چینی کی سفید سادہ پلیٹ پر سورۃ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ معہ بِسْمِ اللّٰہِ لکھ کر اکتالیس دن پلائیں ۔

Marfat.com

لاعلاج مرض کے لیے

سوا لاکھ مرتبہ یا سلام اوّل آخر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر مریض کو اور پانی دم کر کے پلائیں گھر کے تمام افراد مل کر یہ گنتی چند یوم میں پوری کر سکتے ہیں

دل کی بیماری کے لیے

اگر دل کے چند سیں بند ہو چکے ہوں تو یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ۔ یَا رَحِیْمُ۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن

دِل مارا کُن مستقیم بحقِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن

سو بار اور مندرجہ ذیل درود پاک اوّل آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف صبح شام پڑھ کر دل پر پھونک مار دیا کریں۔

اوپر والے کلمات کے ساتھ یہ دعائیہ درود شریف بھی پڑھنا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

دردِ گردہ پتھری وغیرہ کے لیے

(۱) درد کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر سورۃ زِلْزَال اوّل آخر تین بار درود شریف آرام آنے تک پڑھیں ہاتھ پر دم کر کے درد کی جگہ پر پھیر دیں۔ (۲) سورۃ واقعہ آیت ۶۵ سورۃ الحاقہ آیت ۱۴-۱۵ کا نقش لکھ کر ۱۱ دن پانی میں ڈال کر پلائیں۔

Marfat.com

برائے آسیب جن سحر جادو۔ لا علاج موذی امراض سے نجات کے لیے

۳۳ آیات

۱۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ۝ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ۝ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۝ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۝ اٰمِيۡن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۝ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۝ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝ وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ۝ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا

Marfat.com

خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ
الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ
بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ
الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ
يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ
مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ
الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ
رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ
اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا
كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا

Marfat.com

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ
مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ
الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا
رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا
تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ
اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قُلِ ادْعُوا
اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى
وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ
سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ
يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ
مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا
خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَى
اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝
وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا
حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ
رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

Marfat.com

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ
اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ؕ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا
بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ ۙ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ
لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ
دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ
خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ○
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا
تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○
يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ
لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا
مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَفَكَّرُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

Marfat.com

يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا
سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا
بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا
مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ
سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا
عَبَدْتُّمْ ۙ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۭ لَكُمْ دِيْنُكُمْ
وَلِيَ دِيْنِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ڏ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ
فِي الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ

Marfat.com

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ
فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۝

یہ آیات مقدسہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے وَالنَّاس تک بزرگان کرام نے منتخب فرمائی ہیں اللہ نے قرآن پاک میں اپنے برگزیدہ سات انبیاء پر سلام کہا ہے اور یہ آیات شفا بھی عطا فرمائی ہیں۔ لہذا کیسے بھی جن آسیب جادو اور لاعلاج امراض ہوں مندرجہ ذیل آیات مقدسہ بلاناغہ چالیس دن تک پڑھ کر جلا ہیں۔ انشاء اللہ کامل شفا عطا ہوگی جنات اور جادو سے نجات مل جائے گی۔

نزلہ اور پیٹ کی امراض آنتوں کی دق سل اور کینسر کیلئے بھی مجرب ہیں۔

ا۔ ۳۳ آیات۔ اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف

ب۔ سات سلام، سات سات بار۔ بِحَقِّ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ ۝ وَ بِحَقِّ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰى ۝ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْیَاسِیْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(پ) آیات شفاء، سات سات بار:۔ یَا شَافِیْ۔ یَا کَافِیْ۔ یَا سَلَامُ بِحَقِّ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ

Marfat.com

شفآءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ
وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ قُلْ
هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ

نقش بھی لکھ کر گلے میں باندھنے
کیلئے دے دیں۔ آیات شفا بھی لکھ کر دیں
ورق۔ نزلہ کیلئے دوا بھی کھلائیں

ش	ا	فے	ی
۸۱	۹	۳۰۱	شفا
۸	۷۸	۳	۳۰۳
۲	۳۰۳	۷	۷۹

۱۔ رزق میں اضافہ اور خاتمہ سلامتی ایمان کے لیے :۔

بعد ہر نماز فرض فوراً کلام کئے بغیر آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ آیت ایک بار
پڑھیں۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ
حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ
بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ؕ سورۃ طلاق
ایک بار سورۃ فاتحہ ۳ بار سورۃ اخلاص ۳ بار درود شریف پڑھ کر آسمان کی طرف
دم کرے اللہ تعالیٰ اس کی روح بغیر توسط ملک الموت قبض فرمائے گا اور اسی
وقت داخل جنت فرمائے گا۔ اور زندگی میں
روزی اس کی فراخ ہو گی سکرات میں آسانی اور قبر میں کشادگی و راحت ہو گی
ایمان پر خاتمہ ہو گا۔ (شبستان رضا)

۲۔ سورۃ اذا جاء نصر اللہ ۔ ۱۔ دونوں جہاں میں فتح و کامیابی اور کامرانی

Marfat.com

کے لیے مجرب ہے۔ نیز قید سے رہائی کے لیے قیدی کو دیں اور وہ نقش سامنے رکھ کر ۱۴۱ مرتبہ بلاناغہ ۴۰ دن پڑھے۔ انشاءاللہ قید سے رہائی مل جائے گی۔ محکمہ میں کاروباری کامیابی اور رزق میں برکت۔ قرض سے نجات کے لیے بھی اسی طریقہ سے پڑھیں۔ ناغہ بالکل نہ ہو۔

محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہی آؤ اللہ سب احباب کو عمل کی توفیق رفیق سے نوازے۔ (آمین)

سُورۃ نصر کا نقش۔

۱۶۳۸	۱۶۸۹	۵۱۸	۲۲۸۹
اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ ۙ	وَرَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ	اَفۡوَاجًا ۙ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ	وَاسۡتَغۡفِرۡہُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ۝
۵۱۹	۲۲۸۸	۱۶۳۹	۱۶۷۸
۲۲۸۷	۵۱۶	۱۶۸۱	۱۶۴۰
۱۶۸۰	۱۶۴۱	۲۲۸۶	۵۱۷

۲۔ **نماز فجر اور عصر کے بعد** آیت مبارکہ لقد جاء کم ۷ مرتبہ پابندی سے پڑھنے کا دائمی معمول مبارک بنالیں۔ اللہ کریم اپنے فضل سے اور خصوصی رحمت اور مدد سے آپ کے تمام جائز کام کرنے کا ضامن بن جائے گا۔

(۵) اسم اعظم اَللّٰہُ الصَّمَدُ کی فضیلت:

نماز عشاء کے بعد ۱۱۰۰ بار پڑھنے کا معمول بنالیں۔ اللہ کریم اس

اسم اعظم کی برکت سے آپ کو تمام مصیبتوں، پریشانیوں اور مشکلات سے بے نیاز کر دے گا۔ ہر نماز کے بعد بھی ۲۵۰ بار پڑھ سکتے ہیں۔

(۶) ہر شر، حسد اور فتنہ سے حفاظت کیلئے

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ہر نماز کے بعد ۱۴۱ بار اوّل آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھنے کے بعد جو مخالف ہو، دشمن ہو، افسر ہو اس کا تصور کر کے پھونک مار دیں۔

(۷) کلمہ طیبہ اور تسبیح کی فضیلت

حضور سید الاولین والآخرین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مقدس ہے کہ یوم محشر کو کوئی بھی عمل میزان میں ان مبارک کلمات کے مقابلہ میں بھاری نہیں ہو گا۔

۱۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

عاجز فقیر کا مخلصانہ اور ہمدردانہ مشورہ ہے کہ اپنی زندگی ہی میں دونوں کلمات سوا لاکھ بار پڑھ کر یوم حساب کے لیے اللہ کریم کی بارگاہ مقدسہ میں جمع کروا کر بے غم ہو جاویں۔

Marfat.com

اصدق الصادقین امیر المومنین خلیفہ بلا فصل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

کی رُو سے نبیوں کے بعد صدیقوں کا درجہ ہے۔ پھر شہداء ہیں۔ پھر صالحین۔ جیسے حضور اکرم نبیوں اور رسولوں کے سرتاج ہیں۔ اسی طرح حضرت صدیق اکبر تمام صدیقوں میں ممتاز ہیں۔ تقویٰ جرأت، معاملہ فہمی، حربی قیادت، ایثار، صداقت و اولوالعزمی، دیانتداری، امانت، فیاضی، زہد، ورع، جود و سخا، تواضع، علم قرآن و حدیث، اتباع سنت، علم تعبیر و انساب اور محبت خدا اور رسول، غرضیکہ تمام اعلیٰ اوصاف میں حضور کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں۔ حضرت صدیق اکبر نے بعثت نبوی کے اوّل روز ہی سب سے پہلے بلا تردد و تامل حضور کی نبوت کی تصدیق کی۔ اس وقت آپ کی عمر ۴۰ سال تھی۔

خود حضور علیہ السلام نے فرمایا: میں نے جس کسی کے سامنے اسلام پیش کیا، اس نے کچھ تامل ضرور کیا۔ مگر ابو بکر نے بغیر کسی تامل کے دعوت اسلام پر لبیک کہا (بخاری)۔ مردوں میں سے سب سے پہلے اسلام لانے اور حضور علیہ السلام کے ساتھ سب سے پہلی نماز پڑھنے کا شرف بھی آپ کو ہی حاصل ہے۔ (الاستیعاب)

آپ نے دربار نبی پر ساری دولت حضور علیہ السلام کے قدموں میں ڈال دی۔ ہجرت کے وقت اور جنگ کے موقع پر مکہ معظمہ میں متعدد غلاموں اور باندیوں کو جو اسلام لانے کی وجہ سے کفار کے ظلم و ستم کا شکار تھے، خرید کر آزاد کر دیا۔ ان میں حضرت سیدنا بلال بھی تھے۔

مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے لیے زمین کی قیمت بھی حضرت صدیق اکبر نے ادا کی۔ جناب رسالت مآب کا ارشاد ہے کہ ابو بکر کے مال نے مجھے جتنا نفع پہنچایا۔ کسی اور کے مال نے اتنا نہیں پہنچایا۔

ہم نے ہر ایک کے احسان کا بدلہ چکا دیا۔ مگر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ان کے احسانات کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی دے گا۔ نیز فرمایا کہ اگر میں کسی کو اپنا دوست بناتا، تو ابو بکرؓ کو بناتا مگر میری دوستی صرف اللہ تعالیٰ سے ہے۔ (بخاری) اقبالؒ نے ایک مصرعہ میں آپ کے مناقب بیان کر دیے ہیں

ثانی اسلام و غار و بدر و قبر

صدیقِ اکبر حق و صداقت کی مشعل تاباں ہیں

حضور علیہ السلام کے نائب مطلق، خلیفہ

بلافصل مزاج شناس رسول ہیں۔ اظہارِ نبوت سے قبل بھی آپ حضور کے احباب میں سب سے مقدم تھے۔ امام جعفر صادق نے فرمایا: جب صدیق اکبر حضور کے ساتھ غار میں تھے۔ آپؐ نے اُن سے فرمایا: ابوبکر تم صدیق ہو۔ (تفسیر قمی ص ۱۵۷)

نیز امام جعفر صادق نے فرمایا: جو شخص حضرت ابوبکرؓ کو صدیق نہ مانے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی تصدیق نہ فرمائے گا۔ (کشف الغمہ)

جب حضور معراج سے مشرف ہوئے تو کفار نے کہا اب تو تمہارا دوست کہتا ہے کہ اس نے آسمانوں کی سیر کی، آپ نے جواب دیا، اگر حضور فرماتے ہیں تو درست ہے۔ بس اسی دن سے حضرت ابوبکرؓ کا لقب صدیق ہوگیا۔

قرآن مجید نے فرمایا وَالَّذِی جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ۔ پہلے جملے سے حضور علیہ السلام اور دوسرے سے صدیق اکبر مراد ہیں۔ (مجمع البیان)

وضوابط پر حرف بحرف اور من و عن قائم رکھنا کتنے بہت سے نازک اور مشکل مرحلے ہیں جو رفیقِ رسولؐ نے کمالِ حسن تدبر، خداداد ذہانت، سیاسی فراست اور دینی استقامت سے طے کیے۔ جہاں تحمل اور سیاسی حکمت عملی درکار تھی۔ وہاں اسے اختیار کیا اور جہاں قوت بازو اور بزورِ شمشیر منافق، مرتد اور جھوٹے مدعی نبوت کی سرکوبی ضروری تھی۔ وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے دین کی ناموس کے لیے مسلمانوں کی اجتماعی طاقت اور شجاعت سے بھی کام لیا، حتیٰ کہ منکروں منافقوں اور مرتدوں کو نیست و نابود کر کے رکھ دیا گیا۔ اور اسلام کا قافلہ پھر شان و شوکت کے ساتھ اپنے راستہ پر گامزن ہوگیا۔

سیدنا صدیق اکبر ختم نبوت کے محافظ اول ہیں

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عشق رسول ہی نے

حضور علیہ السلام کی عظیم خوبی "ختم نبوت" کا محافظ اول بنایا کہ آپ نے ناسازگار حالات میں اور کثیر مصروفیات کے باوجود ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کو ناموس رسالت سے کھیلنے کی اجازت

Marfat.com

بزرگی اور قیامت تک آنے والے عشاقِ رسول کو حفاظت ختمِ نبوت کا سبق سنایا۔ جن کذاب مدعیان نبوت کو آپ کے دور میں کچلا گیا۔ ان کے نام یہ ہیں:

جمع قرآن

حضرت صدیق اکبر کا یہ کارنامہ

بھی نہایت ہی زریں ہے کہ جنگ یمامہ کے بعد حضرت عمر کے مشورہ سے آپ نے حضرت زید بن ثابت انصاری کو قرآن مجید کی تمام سورتوں کو جمع کرنے پر مامور فرمایا اور انہوں نے بکمال وخوبی یہ خدمت انجام دی اس وقت سے قرآن کو مصحف کے نام سے موسوم کیا گیا۔ (تاریخ الخلفاء)

حضرت صدیق اکبر نے اسلام کو حیاتِ نو بخشی

فتح مکہ کے بعد اگلے سال جب کہ مسلمانوں کے سامنے سے سرزمین عرب پر تسلط کی راہ سے تمام رکاوٹیں دور ہو چکی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبرؓ ہی کو امیر الحج مقرر فرما کر روانہ کیا اور پھر جب آپؐ کی علالت نے شدت اختیار کی تو مسجد نبوی میں نماز پڑھانے کے لیے حضرت ابوبکر ہی کو منتخب فرمایا۔ انہی اسباب کے باعث صحابہ کرام ان سے صد درجہ عقیدت رکھتے تھے۔ کیونکہ وہ ان کے دینی مرتبہ سے آگاہ تھے۔ چنانچہ آنحضرت کے وصال کے بعد جب خلافت کا سوال اٹھایا گیا۔ تو مسلمانوں کی نظرِ انتخاب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پڑی اور وہ خلیفۃ الرسول منتخب ہو گئے۔

مسند آرائے خلافت ہوتے ہی ان کے سامنے صعوبتوں، مشکلوں اور خطرات کے پہاڑ آن پڑے ایک طرف جھوٹے مدعیان نبوت تھے کہ مسلح تصادم پر آمادہ ہو گئے۔ دوسری طرف مرتدین اسلام کی ایک جماعت علم بغاوت بلند کیے ہوئے تھی۔ منکرین زکوٰۃ نے علیحدہ شورش برپا کر رکھی تھی۔ غرض خورشید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد شمع اسلام کے چراغ سحری بن جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن جانشین رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی روشن ضمیری، پاکیزہ سیاست بے مثال تدبر اور غیر معمولی استقلال کے باعث نہ صرف اس کو گل کرنے کی تمام ناپاک کوششوں کو ناکام بنا دیا بلکہ پھر اسی مشعل سے تمام عرب کو منور کر دیا۔ اس لیے حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت کے بعد اسلام کو جس نے حیاتِ نو بخشی اور دنیائے اسلام پر سب سے زیادہ جس کا احسان ہے، وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ ہی کی ذاتِ گرامی ہے۔

اللہ کی ہزار برکتیں اور رحمتیں ہوں اس پاک باز مقدس انسان پر جس نے اپنی ساری عمر رسول اللہ کی رفاقت اور اسلام کی اشاعت میں صرف کر دی۔

حضرت صدیق اکبر حضور کے عاشقِ صادق تھے

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ سعادت و برکت میں صدیق اکبر نے ایک عاشقِ صادق کا بے مثال اور ایمان افروز کردار ادا کیا۔ مکہ میں قریش کے مظالم اور ان کی ایذا رسانیوں کے مقابلے میں ڈھال اور سینہ سپر رہتے تھے۔ ہجرت کے انتہائی نازک موقع پر غارِ ثور سے مدینہ منورہ تک پوری جاں نثاری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا حق ادا کیا۔

ہجرت کے بعد مدینہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فدا کارانِ اسلام کو یہودیوں کی مکاریوں اور منافقین کی ریشہ دوانیوں سے واسطہ پڑا۔ اور قریش مکہ اور یہود مدینہ کی پے در پے کوششوں کے نتیجے میں سارا عرب حضور کے مقابلے میں اٹھ کھڑا ہوا۔ تو اس وقت حضرت ابوبکر ہی کو یہ شرف حاصل ہوا کہ حضور کے خاص الخاص مشیرِ خاص کے فرائض انجام دیئے اور ہر موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت و مدافعت کے لیے اپنے آپ کو ڈھال بنایا۔

جناب صدیق اکبر کی وفات

حضرت ابوبکر کی وفات ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ ہجری کو غروبِ آفتاب کے بعد ہوئی۔ وفات کے وقت ان کی عمر تریسٹھ برس کی تھی۔ کم و بیش ستائیس مہینے مسلمانوں کی زمامِ اقتدار ان کے ہاتھ میں رہی اور اس قلیل مدت میں انہوں نے جو نظامِ حکومت قائم کیا۔ اس پر حضرت عمر نے ایک رفیع المرتبت عمارت کھڑی کر دکھائی۔

حضرت علی نے فرمایا ایمان و اخلاص میں صدیق اکبر کا کوئی ہم پلہ نہیں

حضرت صدیق اکبر کی وفات سے مدینہ تھرا اٹھا۔ اور مسلمانوں پر کرب و اضطراب کی وہی کیفیت

Marfat.com

طاری ہو گئی، جس کا نظارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد دیکھنے میں آیا تھا۔ ان کی وفات کا سن کر حضرت علی روتے ہوئے تشریف لائے اور جس حجرے میں ان کی لاش رکھی تھی، اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ اے ابوبکر اللہ تم پر رحم کرے، خدا کی قسم! تم پہلے آدمی تھے، جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام قبول کیا تھا۔ ایمان واخلاص میں تمہارا ہم پلہ کوئی نہ تھا۔ خلوص ومحبت میں تم سب سے بڑھے ہوئے تھے۔ اخلاق، قربانی ایثار بزرگی میں تمہارا کوئی ثانی نہ تھا۔ اسلام اور مسلمانوں کی جو خدمت تم نے کی اور رسول اللہ کی رفاقت میں جس طرح ثابت قدم رہے، اس کا بدلہ اللہ ہی تمہیں دے گا۔ جب ساری قوم رسول اللہ کی تکذیب میں مشغول تھی، تو تم نے آپؐ کی آواز پر لبیک کہا۔ جب ساری قوم آپؐ کو اذیتیں پہنچانے کے درپے تھی تو تم نے آپؐ کی حفاظت کی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر لوگ کان نہ دھرتے تھے، تو تم نے آپؐ سے مل کر تبلیغ کا فریضہ انجام دیا ـــــ تمہیں اللہ نے اپنی کتاب میں "صدیق" کے لقب سے سرفراز فرمایا۔

حضرت عمر نے کہا صدیق ہم تمہاری گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے

حضرت عمر کو تو اس صدمے کے باعث گفتگو کا یارا ہی نہ رہا۔ وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حجرے میں داخل ہوئے۔ تو صرف یہ الفاظ ان کے منہ سے نکل سکے:

"اے خلیفہ رسول اللہ! تمہاری وفات نے قوم کو سخت مصیبت اور مشکلات میں مبتلا کر دیا ہے۔ ہم تمہاری گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ تمہارے مرتبے کو کس طرح پا سکتے ہیں"۔

حضرت ابوبکر کے کارناموں کو آنے والی کوئی بھی نسل فراموش نہ کر سکے گی اور قیامت تک ان کے اوپر سلام بھیجنے والے پیدا ہوتے رہیں گے۔

Marfat.com

پنجگانہ باجماعت کے بعد پڑھی جانے والی آیت مقدسہ :

(۴) ا۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○ ا مرتبہ ۲ ہر نماز کے بعد ۳ مرتبہ درود شریف صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ نُورٌ مِّنْ نُورِ اللّٰهِ۔

حضور کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے آپ دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ لیتے ہیں۔

جمعہ کے دن کا افضل ترین وظیفہ

(۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (ایک مرتبہ)

(۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ (۲۰۰ مرتبہ)

(۳) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ (۱۰۰ مرتبہ)

(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ (۱۰۰ مرتبہ)

(۵) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَاَسْئَلُهُ تَوْبَةً

(۶) مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

۱۰۰ مرتبہ

Marfat.com

قبرستان میں کلمات پڑھنے کی فضیلت

اگر قبرستان میں یہ کلمات سو بار پڑھے ان کلمات کی برکت سے اللہ ان قبروں کو نور سے بھر دے گا اور دعاگو کے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ۔ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کلّ شیءٍ قدیر

سورۃ اخلاص قبرستان میں پڑھنے کی برکت،

قبرستان میں گیارہ بار پڑھ کر ایصال ثواب کریں تو جتنے مردے ہوں گے ان کی تعداد کے برابر اجر ملے گا۔

اہلِ قبر کے سامنے کھڑے ہو کر دعا کرے اے اللہ میں تیری ذات سے حضور اکرم اور آپ کی آل کا جو حق تجھ پر ہے اس مردے کو عذاب نہ دے۔ اللہ اس مردے سے عذاب صور پھونکنے تک اٹھا دیتا ہے۔

اہلِ خیر و فضل والی قبروں اور مزارات پر جانا مستحب ہے۔

حضرت خضر رضی اللہ کی دعا

۱۔ روزانہ ایک بار پڑھنے سے اللہ اسے ابرار میں شامل کر دے گا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّتَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ اُمَّتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَللّٰھُمَّ اجْبُرْ

Marfat.com

اُمَّتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۲۔ روزانہ تین بار پڑھنے سے ابدال میں شامل کر دیا جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۳۔ **حضور کا ارشاد:** روزانہ پڑھنے سے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب، سو نیکی لکھی جاتی ہے سو گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس دن شیطان سے حفاظت ہو جاتی ہے اس سے افضل کوئی عمل نہیں ہوتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان افضل ترین کلام جسے میں نے اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ روزانہ ۱۰۰ بار

مقالید السمٰوٰت والارض: حضور اکرم نے حضرت عثمان کو فرمایا ان کلمات کو دس بار صبح شام پڑھو تو اسکے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو کر دوزخ سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔ دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو رات اور دن اس کی آفتوں سے اور بیماریوں سے حفاظت کرتے ہیں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سو غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اسے قرآن کریم پڑھ لینے کا ثواب ملے گا۔ اس کے واسطے بہشت میں گھر بنے گا اور حور العین سے نکاح ہوگا۔ اس کے گھر کے ستر آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔ ایک روایت روزانہ سو بار پڑھنے کی بھی ہے۔

Marfat.com

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ○

لیلۃ القدر کا ثواب

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے یہ کلمات مبارکہ روزانہ تین بار پڑھے تو وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے لیلۃ القدر کو پالیا۔

اَللّٰھُمَّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

ستّر ہزار فرشتوں کا قیامت تک استغفار کہنا

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابن عمر سے فرمایا جو شخص یہ کلمات کہے اور اللہ سے اس کی رحمت اور بخشش طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہزار نیکی لکھتے ہیں اور اس کے ہزار درجے بلند کرتے ہیں اور

Marfat.com

ہزار فرشتوں کو اس کے لیے قیامت تک استغفار کرنے کے لیے مقرر فرما دیتے ہیں۔ (ترتیب شریف کنز العمال جلد اول)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَیْءٍ لِعَظَمَتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَلَّ كُلُّ شَیْءٍ لِعِزَّتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَضَعَ كُلُّ شَیْءٍ لِمُلْكِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سْتَسْلَمَ كُلُّ شَیْءٍ لِقُدْرَتِهٖ۔ (کنز العمال)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○

موت سے پہلے اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھ لینا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہر روز ایک مرتبہ پڑھا تو وہ شخص موت سے پہلے اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھ لے گا۔ یا کسی اور کو دکھا دیا جائے گا۔

سُبْحَانَ الْقَائِمِ الدَّائِمِ ط سُبْحَانَ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ۔ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ

Marfat.com

وَبِحَمْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى (کنز العمال)

چیونٹیوں کی تعداد کے برابر گناہوں سے معافی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں جس کے ذریعہ تو دعا کرے تو تجھ پر اگر چیونٹیوں کی تعداد کے برابر بھی گناہ ہوں گے تو ان کو بخش دیا جائے گا (وہ دعا یہ ہے) ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھیں (کنز العمال)

اَللّٰهُمَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ تَبَارَكْتَ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

نمازِ عنبر کے ذریعہ زیارت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

۴ رکعت پڑھیں۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۱۰ مرتبہ سورۃ کے بعد کلمہ تمجید ۱۵ مرتبہ۔ رکوع میں یہی کلمہ ۱۰ مرتبہ قیام میں ۳ مرتبہ ہر دو سجدہ میں ۵ مرتبہ۔ یہ نماز رات کو ایک سلام اور دن کو دو سلام کے ساتھ ادا کریں۔ سلام کے بعد الحمد شریف ۱۰ مرتبہ درود شریف جَزَى اللّٰهُ عَنَّا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ ۱ مرتبہ حضور اکرم کے وصال کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہ کا اس نماز کے پڑھنے کا معمول تھا۔

Marfat.com

اسی طرح دوسرے لطائف پر ذکر اسمِ ذات سیکھ لیں چلتے پھرتے بیٹھتے اور لیٹتے دائمی ذکر کرنے کا معمول بنالیں، انشاءاللہ چند ہفتوں یا مہینوں میں آپ کے جسم کے ہر عضو اور بال سے اسم اللہ جاری اور ساری ہو جائے گا۔ اللہ کریم اپنے محبوب کریم کے صدقہ سے تمام احباب کو عبادات بدنی۔ مالی اور ذکر وظائف کی نہایت ہی خلوص۔ عاجزی انکساری سے کرنے کی اپنے خصوصی فضل وکرم سے توفیق اور استقامت مرحمت فرما دے۔ آمین!

نوٹ: عاجز محمد اسلم مجددی فریدی لاہوری بھی سلسلہ مجددیہ کا ازبیت یافتہ ہے لہٰذا جو احباب قلبی اور دیگر لطائف کے ذکر اسمِ ذات جاری کروانے کے خواہشمند ہوں وُہ بے دھڑک تشریف لائیں اور اس دائمی اور لازوال دولت کو بےلوث اور خلوص سے حاصل کریں اللہ تعالےٰ سب کو توفیق دے۔

Marfat.com

شجرہ مبارکہ سلسلہ عالیہ

نمبر شمار	اسماء گرامی
۱	الٰہی بحرمت سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۲	الٰہی بحرمت سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ
۳	الٰہی بحرمت سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ
۴	الٰہی بحرمت سیدنا حضرت امام قاسم رضی اللہ تعالےٰ عنہ
۵	الٰہی بحرمت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۶	الٰہی بحرمت سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ تعالےٰ عنہ
۷	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ
۸	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۹	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ ابویعقوب یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ
۱۰	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ
۱۱	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ
۱۲	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۳	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ عزیزان علی رامتینی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ
۱۴	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ
۱۵	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ شمس الدین امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نقشبندیہ مجددیہ صدریہ خیریہ

رحلت	مدفن	
۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ	مسجد نبوی	مدینہ منورہ
۲۳ جمادی الثانی ۱۳ھ	مسجد نبوی	مدینہ منورہ
۱۰ رجب المرجب ۳۳ھ	مدائن	عراق
۲۴ جمادی الاول ۱۰۱ھ	مشلل	عرب
۱۵ رجب المرجب ۱۴۸ھ	جنت البقیع	مدینہ منورہ
۱۵ شعبان المعظم ۲۶۱ھ	بسطام	عراق
۱۰ محرم الحرام ۴۲۵ھ	خرقان	قزوین
۴ ربیع الاول ۵۱۱ھ	فارمد شریف	مشہد
۲۷ رجب المرجب ۵۳۵ھ	مرو شریف	خراسان
۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ	غجدوان	بخارا
یکم شوال ۶۱۶ھ	ریوگر، ماورالنہر	بخارا
۱۷ ربیع الاول ۷۱۵ھ	وابکنی، ماورالنہر	بخارا
۲۸ ذیقعدہ ۷۲۱ھ	خوارزم	بخارا
۱۰ جمادی الثانی ۷۵۵ھ	سماس	بخارا
۱۵ جمادی الثانی ۷۷۲ھ	سوخار	بخارا

Marfat.com

نمبر شمار	اسماء گرامی
۱۶	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ بہاؤ الدین شاہ نقشبند یہ رحمۃ اللہ علیہ
۱۷	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
۱۸	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ
۱۹	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ ناصر الدین عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ
۲۰	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ محمد زاہد وخشی رحمۃ اللہ علیہ
۲۱	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ
۲۲	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ
۲۳	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ رضی الدین محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ
۲۴	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ مجدد الف ثانی احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ
۲۵	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ محمد معصُوم رحمۃ اللہ علیہ
۲۶	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ
۲۷	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ
۲۸	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ محمد شمس الدین حبیب اللہ مرزا مظہر جان جاناں رح
۲۹	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ محمد عبد اللہ شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ
۳۰	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ ابو سعید مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ
۳۱	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ
۳۲	الٰہی بحرمت سیدنا شیخ حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

رحلت	مدفن	
۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ	قصرِ عارفاں	بخارا
۲۰ رجب المرجب ۸۰۲ھ	چغانیاں	ہرات
۵ صفر المظفر ۸۵۱ھ	بلغنون	بخارا
۲۹، ربیع الاول ۸۹۵ھ	محوطہ ملائیاں	ماوراالنہر
یکم ربیع الاول ۹۳۶ھ	دخش	بلخ
۱۹، محرم الحرام ۹۷۰ھ	سبز	ماوراالنہر
۲۲، شعبان ۱۰۰۸ھ	امکنہ	بخارا
۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ	دہلی	انڈیا
۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ	سرہند شریف	انڈیا
۹، ربیع الاول ۱۰۷۹ھ	سرہند شریف	انڈیا
۲۶ جمادی الاول ۱۰۹۵ھ	سرہند شریف	انڈیا
۱۱، ذیقعدہ ۱۱۳۵ھ	غیاث پور دہلی	انڈیا
۱۰ محرم الحرام ۱۱۹۵ھ	دہلی	انڈیا
۲۲ صفر المظفر ۱۲۴۰ھ	دہلی	انڈیا
یکم شوال ۱۲۵۰ھ	دہلی	انڈیا
۲، ربیع الاول ۱۲۷۷ھ	جنت البقیع	مدینہ منورہ
۲۲، شوال ۱۲۸۴ھ	موسیٰ زئی شریف پاکستان	

Marfat.com

اسمارِ گرامی	نمبر شمار
الٰہی بحرمت سیدنا شیخ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ	۳۳
الٰہی بحرمت سیدنا شیخ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ	۳۴
الٰہی بحرمت سیدنا شیخ بوسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ	۳۵
الٰہی بحرمت سیدنا شیخ قاضی محمد صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ	۳۶

سلسلہ اولاد مجدّدیہ دہلویہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ سیدنا شاہ ابوسعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۳۷
الٰہی بحرمت حضرت شیخ سیدنا شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۳۸
الٰہی بحرمت حضرت شیخ سیدنا شاہ محمد عمر مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۳۹
الٰہی بحرمت حضرت شیخ سیدنا شاہ محی الدین ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ	۴۰
الٰہی بحرمت حضرت شیخ سیدنا زید ابوالحسن فاروقی رح	۴۱

Marfat.com

رحلت	مدفن
۲۲ شعبان المعظم ۱۳۳۳ھ	موسےٰ زئی شریف پاکستان
۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ	موسیٰ زئی شریف "
۱۲ صفر المظفر ۱۳۶۰ھ	خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف "
۱۸ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ	خانقاہ صدریہ ہری پور ہزارہ پاکستان
یکم شوال ۱۲۵۰ھ	دہلی انڈیا
۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ	دہلی انڈیا
۲ محرم ۱۲۹۸ھ	رام پور انڈیا
۲۹ جمادی الآخرہ ۱۳۴۱ھ	دہلی انڈیا
۲۷ جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ	دہلی انڈیا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دوسرا حصہ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اور دیگر سلاسل کے چند مشائخ کے حالاتِ زندگی

پہلا جوہر

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ قیوم اول

آپ کا نام نامی احمد لقب بدرالدین کنیت ابوالبرکات منصب خزینۃ الرحمۃ قیوم زمان مجدد الف ثانی اور عرف امام ربانی محبوب صمدانی۔ مذہب آپ کا حنفی ہے طریقہ آپ کا مجددیہ، جامع کمالات جمیع طرق قادریہ سہروردیہ کبرویہ قلندریہ مداریہ، نقشبندیہ چشتیہ نظامیہ و صابریہ ہے۔

آپ کا نسب ۲۷ واسطوں سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہے۔ کعب کا زمانہ ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ۵۶۰ سال پہلے اور رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ۷۵ سال بعد تھا کعب کی یہ عادت تھی۔ کہ ہمیشہ قریش کو جمع کر کے وعظ اور پند کیا کرتے اور اپنے فصیح و بلیغ نظموں سے ان کو آنحضرت صلعم کے ظہور کا مشتاق بناتے تھے منجملہ اس کے ایک شعر یہ بھی ہے ؎

عَلٰی غَفْلَۃٍ یَاْتِی النَّبِیُّ مُحَمَّدٌ ۔ فَیُخْبِرُ اَخْبَارًا صُدُوْقًا خَبِیْرُھَا

ترجمہ اتم غفلت میں رہ جاؤ گے اور نبی محمد آجائیں گے اور ایسی سچی خبر سنائیں گے جن سے اُن کی سچائی کی تصدیق ہو گی۔

Marfat.com

آپ کے خاندانی حالات آپ کے جملہ بزرگ چرخِ ولایت و عرفان کے آفتاب برجِ ہدایت ایمان کے ماہتاب تھے چنانچہ امیر المومنین حضرت فاروقِ اعظم خلیفہ رسول اللہ ہیں اور عبداللہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کی شادی حضرت فاطمہ بنت امام حسن رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔

فرخ شاہ کابلی کے حالات آپ حضرت فریدالدین مسعود شکر گنج کے بھی جدِ اعلیٰ ہیں۔ آپ اعاظم و زرائے سلاطین کابل سے تھے۔ مسلمان حکمرانوں میں آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہندوستان پر حملہ کیا تھا بتخانہ منہدم کئے۔ مسجدیں تعمیر کرائیں۔ بُت پرستوں کو ذلیل اور کفار و مشرکین کو نہ و تیغ کیا سرکش جوگیوں رکھیوں کو قتل کیا۔

شیخ یوسف اپنے والد بزرگوار حضرت فرخ شاہ کابلی کے بعد جانشین ہوئے اور آخر عمر میں انہوں نے بھی سب جاہ و جلال دنیاوی ترک کر دیا اور گوشہ نشین ہو گئے تھے۔

احمد بن یوسف بن فرخ شاہ نے علاوہ تعلیم خاندانی شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے بھی خلافت پائی ان کے بعد ان کے فرزند شیخ عبداللہ جانشین ہوئے اور انہوں نے حضرت بہاؤ الدین زکریا سے بھی خلافت پائی بعدہٗ خلافت خاندانی تلاش سہروردیہ یکے بعد دیگرے خاندان میں ہی منتقل ہوتی رہی حتیٰ کہ حضرت امام رفیع الدینؒ خلیفہ ہوئے۔

امام رفیع الدینؒ کے حالات آپ جامع علوم ظاہر و باطن

Marfat.com

سے تھے اپنے والد ماجد کے خلیفہ اتم ہوئے بعدہٗ بہت سے مشائخ کبار سے استفادہ کیا جن کی تعداد قریب (۴۰۰) کے کتب تواریخ میں درج ہے بالآخر آپ مقام اوچ علاقہ ملتان میں سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں کے خلیفہ اکمل ہوئے اور بلحاظ تقدس مخدوم صاحب نے آپ ہی کو اپنا امام مقرر فرمایا۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ آپ کے ایک صاحبزادہ صاحب کسی بلندی پر کچھ گا رہے تھے راہ سے کوئی عورت جا رہی تھی آواز سُن کر متاثر ہوئی اور گر گئی اس کا پاؤں ٹوٹ گیا جب آپ کو معلوم ہُوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ لڑکے کی گردن کیوں نہیں ٹوٹی۔ فوراً ہی لڑکا اوپر سے زمین پر گرا اور گردن ٹوٹ کر مر گیا۔

تعمیر قلعہ و بنا شہر سرہند صحیح لفظ یہ سہرند مرکب (سہر شیر اور رند جنگل) سے تھا۔ کثرت استعمال سے سرہند ہوگیا یہ نام رکھنے کی وجہ تواریخ میں اس طرح لکھی ہے کہ کبھی اس مقام پر ایک وحشت ناک جنگل شیروں کا موطن تھا۔ ایک روز فیروز شاہ خلجی کے عہد میں اس جنگل میں سے عمال شاہی خزانہ کو لاہور سے دہلی لے جا رہے تھے ان میں سے ایک شخص عارف و صاحبدل تھا۔ اس نے وہاں چشم باطن سے ایک نور تحت الثریٰ سے فوق العرش تک محیط ملاحظہ کیا اور خیال کیا کہ کیا عجب ہے۔ یہاں سے کوئی بزرگ جلیل قدر ظاہر ہوں پس جب یہ صاحبدل دہلی پہنچے۔ تو بادشاہ کے

Marfat.com

پیر مخدوم جہانیاں سے جو وہاں آئے ہوئے تھے اس کا تذکرہ کیا۔ ان پیران کا بہت بڑا اثر ہوا۔ انہوں نے بادشاہ سے کہا کہ ہمارے سلسلہ میں سینہ بسینہ یہ وصیت چلی آتی ہے۔ کہ ہندوستان میں زمانہ رسالت سے ایک ہزار سال بعد ایک بزرگ وحید امت پیدا ہوگا جو امام وقت مجدد اسلام اور فیضان ولایت و نبوت سے مالا مال ہوگا اور اولیاء سابقین کی سب نعمتیں اس کو حاصل ہونگی اس کے ظہور کا مقام آج فلاں جنگل میں معلوم ہوا ہے وہاں کچھ آبادی بھی ہوجائے تو بہتر ہے بادشاہ نے اپنے وزیر خواجہ فتح اللہ کو بطور خاص اس کام کی سربراہی کی خدمت سپرد فرمائی۔ وہ فی الفور کئی ہزار آدمی لیکر جنگل میں تشریف لے گئے اور ایک مرتفع مقام پسند کر کے قلعہ کی بنیاد رکھی۔ اور تعمیر میں مصروف ہوئے۔ مگر جس قدر تعمیر کا حصہ دن کو تیار ہوتا تھا۔ رات کو سب گر جاتا تھا۔ ہر چند اس کا تجسس کیا گیا سبب دریافت نہ ہوا۔ بادشاہ کو اطلاع دی۔ بادشاہ نے مخدوم صاحب کی خدمت میں عرض کرایا۔ آپ نے اپنے خلیفہ امام نامدار رفیع الدین کو جو وزیر موصوف کے برادر خورد تھے اس کام کی سربراہی کے لیے مامور فرمایا۔ اور وہاں کی قطبیت اور ولایت دے کر روانہ فرمایا انہوں نے برسر موقع پہنچ کر اپنے نور باطن سے اس کا سبب دریافت کیا تو یہ معلوم ہوا کہ شاہی پیادوں نے شاہ شرف بوعلی قلندر کو بیگار میں پکڑ کر کام میں لگا رکھا ہے وہ رات کو اثر ڈال کر کل عمارت گرا دیتے ہیں آپ نے قلندر صاحب سے بہت معذرت کی اور ان کا اعزاز کیا تو قلندر صاحب نے فرمایا کہ آپ کے بلوانے کے لیے ایسا کرتا تھا۔ اب اللہ

Marfat.com

نے آپ کو ایک وحید اُمت کی ولادت کے لیے یہاں بھیجا ہے جو تمام روئے زمین سے کفر و شرکت کی ظلمت کو دور کرے گا پھر ان دونوں صاحبوں نے مل کر ۸۶۰ھ میں بسم اللہ کہہ کر قلعہ کی بنیاد رکھ دی جو چند مدت میں تیار ہو گیا شہر آباد اور پُر رونق ہُوا۔

سرہند مگو کہ رشک چین است خلدیست بریں کہ بر زمین ست

آپ کے والد ماجد اور حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے بیعت

قدوۃ العارفین مخدوم عبدالاحد قدس سرہٗ آپ کے والد ماجد اور پیر طریقت ہیں عین عالم شباب میں آپ کو جاذبہ الٰہی و عشق خداوندی نے حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی چشتی کی خدمت میں پہنچایا ان سے بیعت کی تلقین اذکار اور اوراد ضروری پائے آپ کے آستانہ عالیہ پر قیام کر کے کسب سلوک کی درخواست کی شیخ نے یہ ارشاد فرمایا کہ پہلے آپ علوم دینیہ حاصل کریں بعدہٗ اس علم کے حاصل کرنے کے لیے کمر ہمت باندھیں تو مناسب ہے کہ درویش بے علم مثل طعام بے نمک کے ہے۔ تب آپ نے عرض کیا مجھے اپنی زیست کا اعتبار نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا اس کا وقت ابھی بہت دُور ہے۔ اللہ پاک کو آپ سے ایک خاص کام لینا ہے۔ آپ کی پیشانی میں ایک ولی برحق کا نورٌ جلوہ گر ہے۔ اس کا ظہور ہونا ضروری ہے اگر میں زندہ رہا تو اس کو وسیلہٗ قرب الٰہی گردانونگا اس کے بعد آپ نے شیخ کی کبرسنی کی طرف خیال کیا۔ فوراً ہی شیخ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں خود تمہارے علوم دینیہ کی تکمیل کرنے کے وقت تک

Marfat.com

بقید حیات نہ رہا تو ہمارا صاحبزادہ موجود ہے۔ آپ یہ مصرعہ پڑھتے ہوئے وہاں سے رخصت ہوئے۔

ع صبر سے کم تا کرم اور جہا کن

آپ تحصیل علوم دینیہ سے فارغ نہ ہونے پائے تھے کہ شیخ کے وصال کی خبر ملی۔ بہت کچھ حسرت و افسوس کیا۔ پھر بعد تکمیل تحصیل آپ مختلف شہروں کی سیاحت کرتے ہوئے کئی سال کے بعد شیخ قدس سرہ العزیز کے آستانہ پر حاضر ہوئے۔

جناب مخدوم کی حضرت صاحبزادہ شیخ رکن الدین سے خلافت

صاحبزادہ شیخ رکن الدین قدس سرہ العزیز سجادہ نشین کو حضرت شیخ قدس سرہٗ جناب مخدوم کی تعلیم کے متعلق ہدایت فرما گئے تھے انہوں نے اس کے بموجب آپ کا کمال اعزاز کیا۔ بہت جلد فوائد و برکات سے بہرہ یاب کر کے ۹۰۹ھ میں آپ کو طریقہ قادریہ اور چشتیہ صابریہ کا شرفہ خلافت عنایت فرمائی۔ فصیح و بلیغ عربی عبارات میں خلافت نامہ عطا کیا اس موقع پر تیمناً اس کے شروع کا ایک شعر نقل کیا جاتا ہے ؎

بشریٰ لقد انجز الاقبال ما وعدا و کوکب المجد بالافق العلی صعدا

(ترجمہ منظوم) بشریٰ لز اکہ دولت و اقبال رونمود انجاز وعدہ کرد و نقاب بے زرخ کشود
در آسمان رفعتے شمسے برآمدہ نورے ازاں بتافہ اندر جہاں نمود

جناب مخدوم کی حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری سے خلافت

شاہ صاحب اکثر قصبہ پائل میں سرہند شریف سے جو چار فرسنگ پر ہے مقیم رہتے تھے حضرت مخدوم نے وہیں ان کی خدمت میں حاضر رہ کر سلوک طریقہ قادریہ طے کیا اور فوائد و برکات بالخصوص نسبت فرویت حاصل کی۔

حضرت امام ربانی قدس سرہ العزیز نے شاہ صاحب کی نسبت اپنی کتاب مبدا و معاد میں الفاظ صاحب جذبات قویہ و خوارق عظیمہ تحریر فرمائے ہیں آپ بحالت جذبہ رات دن جنگل بیابانوں میں پھرا کرتے تھے جب رات ہو جاتی تھی، اکثر صحرا لق و دق میں شہر ظاہر ہو جاتا۔ آپ وہاں چلے جاتے اس شہر کے باشندے آپ کی خدمت کرتے۔ کھلاتے پلاتے آرام سے رکھتے۔ جب صبح ہوتی وہ شہر نظروں سے غائب اور باشندے ندارد ہو جاتے۔

حضرت امام ربانی قدس سرہ العزیز یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہم کو جب خاندان قادریہ کے مشائخ کا کشف ہوتا ہے تو بعد حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے شاہ صاحب جیسا کوئی بزرگ نظر نہیں آتا۔ بتاریخ ۱۹ جمادی الثانی ۹۲۱ھ بعمر ۸۰ سال شاہ صاحب نے وصال فرمایا قصبہ کیتھل مضافات سرہند شریف میں داخل ہوئے۔

جناب مخدوم کی خوارق و کمالات

اکثر آدمی آپ سے فرماتے تھے کہ ہم نے آپ سے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ یا بغداد شریف میں ملاقات کی تھی آپ انکسار کر کے فرماتے بھائی میں تو وہاں کبھی نہیں گیا ایک مرتبہ کا واقع

Marfat.com

ہے کہ رات کوئی شخص اتفاقاً آپ کے حجرہ میں چلا گیا اور آپ کے ہر عضو کو علیحدہ علیحدہ پڑا ہوا پایا۔ باہر نکلا اوروں سے بیان کیا لوگ اندر گئے دیکھا تو آپ کو ذکر و شغل میں مصروف زیب مسند فرمایا آپ سے واقعہ عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کا ذکر کسی سے نہ آنے پائے۔

سہروردی المتوفی ۶۸۷ھ نظم

حقیقت جز خدا دیدن روا نیست — کہ بیشک در دو عالم جز خدا نیست
نمے گوئیم کہ عالم او شدہ نہ — کہ ایں نسبت بادکردن روا نیست
نہ او عالم شد و نے عالم او شد — ہمہ را ایں چنیں دیدن خطا نیست

آپ ارشاد فرماتے تھے کہ امور خلاف شرع اور بدعات سے مجھ کو دلی نفرت ہے کسی درویش کو جب خلاف شرع پاتا ہوں اس کی صحبت ترک کر دیتا ہوں۔ جب مجھ پر کسی امر کا انکشاف ہوتا ہے تو قرآن و حدیث و شاہد عدل کے روبرو اس کو پیش کرتا ہوں۔ اگر ان سے مطابقت ہو جاتی ہے۔ تو قبول کر لیتا ہوں۔ ورنہ رد کر دیتا ہوں۔

Marfat.com

دوسرا جوہر

حضرت مجدد کی ولادت اور آپ کے علم شریعت اور طریقت کے بیان میں

آپ کے ظہور کے متعلق آیات کوئی نص صریح تو ہماری نظر سے آپ
و احادیث سے اشارہ کے ظہور کی نسبت نہیں گذری لیکن
بفحوائے آیہ شریفہ ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین غور کرنے سے
آپ کے وجود باوجود کی طرف ظاہر ہوتی ہے چنانچہ آیت شریف ثلۃ من
الاولین وقلیل من الاخرین پتہ دے رہی ہے کہ آخر زمان میں بھی تھوڑے
بزرگ مقربین بارگاہ الٰہی مثل اولین کے ہونگے اور آپ کے خلفاء متاخرین اولیاء
سے ہیں اور بسبب اتباع سنت سنیہ آپ کا طریق مماثل طریقہ اولین یعنی اصحاب
کبار رضی اللہ عنہ کے ہے چنانچہ شاہ عبدالقادر جیلانی اور شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی وغیرہ مفسرین نے لفظ آخرین سے آپ کی ذات اور آپ کے
خلفاء مراد لیئے ہیں اور بعض احادیث بھی اس تفسیر کی مؤید موجود ہیں جیسا کہ سنن
ترمذی میں مروی ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمثل امتی کمثل
المطر لا یدری اولھا خیر ام اخرھا (ترجمہ) ارشاد فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت مثل بارش کی ہے نہیں معلوم کہ اس کا

Marfat.com

پہلا حصّہ بہتر ہے یا آخر کا:

جامع الدرر میں ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث فی ھٰذہ الامت علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجد و لھا امرو دینھا (ترجمہ) ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صدی کے شروع میں اس اُمت سے اللہ تعالیٰ ایک مجدد کو بھیجتا رہے گا۔ جو دین کو نئے سرے سے درست کرتا رہے گا۔

جمع الجوامع میں امام سیوطی نے نقل کیا ہے کہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکون رجل فی امتی یقال لہ صِلۃ یدخل الجنۃ بشفاعتہ کذا وکذا ترجمہ: ارشاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اُمت میں ایک شخص صِلہ ہوگا۔ (یعنی مخلوق کو خالق سے ملانے والا شریعت کو طریقت کے ساتھ جمع کرنے والا جسکی شفاعت سے اتنے اتنے یعنی بے شمار آدمی جنت میں داخل ہونگے وہ تو معنی کے لحاظ سے آپ کی ذات بابرکات صِلہ اور مصداق حدیث ہے۔

دوسری حدیث روضہ قیومیہ میں وارد ہے کہ یبعث رجل علی احدِ عشر مائۃِ سنۃ ھو نورٌ عظیمٌ اسمہٗ اسمی بین السلاطین الجابرین ویدخل الجنۃ الوفا (ترجمہ) گیارھویں صدی کے شروع میں دو جابر بادشاہوں کے درمیان ایک شخص بھیجا جائے گا۔ وہ میرا ہم نام اور نور عظیم الشان ہوگا۔ اور ہزاروں آدمیوں کو اپنے ساتھ جنت میں لے جائیگا۔

Marfat.com

آپ کی نسبت اولیائے سابقین کی بشارتیں

حضرت غوث پاک کا ارشاد :

ے جناب غوث اعظم نے خبر دی ان کی آمد کی ظہور ہو جائے گا اکدن مجدد الف ثانی کا

چنانچہ روضہ قیومیہ میں ودیگر کتب معتبرہ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت غوث پاک اعظم رضی اللہ عنہ کسی جنگل میں مراقبہ فرما رہے تھے یکایک ایک نور آسمان سے ظاہر ہوا اس سے تمام عالم منور ہو گیا اور القاء ہوا کہ آپ سے پانسو سال کے بعد جبکہ عالم میں شرک و بدعت پھیل جائے گی ایک بزرگ وحید امت پیدا ہو گا وہ دنیا سے شرک و الحاد کے نام کو نابود کر دے گا۔ دین محمدی کو نئے سرے سے تازگی بخشے گا اسکی صحبت کیمیائے سعادت ہوگی اسکے صاحبزادہ اور خلفاء بارگاہ احدیت کے صدر نشین ہوں گے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے خرقہ کو خاص اپنے کمالات سے مملو کر کے اپنے صاحبزادہ سید تاج الدین، عبدالرزاق رضی اللہ عنہ کے تفویض کیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ جب ان بزرگ کو ظہور ہو یہ ان کے حوالہ کرنا اس وقت سے صاحبزادہ صاحب کی اولاد میں وہ خرقہ یکے بعد دیگرے اسی طرح سپرد ہوتا رہا حتی کہ سنہ ۱۰۱۳ھ میں حضرت پیران پیر آپ کے پوتے سید شاہ سکندر قادری نے آپ کے حوالہ کیا جس کا مفصل بیان انشاء اللہ آئے گا۔

Marfat.com

حضرت شیخ احمد جام کا ارشاد

مقامات شیخ الاسلام احمد جام قدس سرہ العزیز میں مذکور ہے کہ شیخ قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا "میرے بعد سترہ آدمی میرے ہم نام پیدا ہوں گے ان سب سے آخر کے صاحب جو مجھ سے (۴۰۰) سال بعد پیدا ہونگے سب سے افضل ہونگے ؛

شیخ کے فرزند شیخ ظہور الدین قدس سرہ العزیز نے اپنی کتاب روز الواشقین میں لکھا ہے کہ اخیر عمر تک میرے باپ کے ہاتھ پر چھ لاکھ آدمیوں نے بیعت کی تھی میں نے ان سے عرض کیا کہ اکثر مشائخ کبار کے حالات کتابوں میں مرقوم ہیں مگر آپ کے حالات سب سے ممتاز ہیں آپ نے فرمایا اب سے چار سو سال بعد ایک بزرگ میرا ہمنام پیدا ہوگا اس کے حالات مجھ سے کہیں افضل اور مثل اصحاب کبار ہونگے ؛

حضرت مولانا جامیؒ کا ارشاد نفحات الانس میں مولانا جامیؒ نے بھی شیخ احمد جامؒ کا مقولہ مذکورہ بالا نقل کیا ہے اور شیخ کی سنہ وفات ۶۰۰ھ تحریر کی ہے چونکہ حضرت امام ربانی کا ظہور ۱۰۰۰ھ میں ہوا جو زمانہ شیخ سے پورے چار سو سال بعد ہے لہذا ثابت ہوا کہ وہ بزرگ آپ ہی ہیں ؛

شیخ عبد القدوس گنگوہی کا ارشاد جناب مخدوم کی بیعت کے

Marfat.com

وقت شیخ نے ارشاد فرمایا تھا کہ آپ کی پیشانی میں ایک ولی برحق کا نور جلوہ گر ہے اس سے شرق و غرب روشن ہونگے بدعت و ضلالت دور ہوگی میں اگر اس وقت تک زندہ رہا تو اس کو وسیلۂ قرب الٰہی گردانونگا ؛

منجمین کی پیشینگوئی روضۂ قیومیہ میں مفصل مندرج ہے کہ محرم ۹۷۱ھ میں نواب خان اعظم رکن سلطنت کے دربار میں نجومی جمع ہوئے اور بالاتفاق سب نے یہ کہا کہ تین دن سے ایک ستارہ طلوع ہوا ہے جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اس وقت تک کبھی اور نہ نکلا تھا اس کے بعد نتائج ظاہر ہوں گے کہ کوئی مرد خدا اسلام کو دوبارہ تازگی بخشے گا۔

ارکان سلطنت کی خوابیں ارکان سلطنت اکبری شیخ سلطان اور خان اعظم اور مدار المہام سید صدر جہان نے چند خوابیں اس بارہ میں دیکھیں ان کی تعبیر کے لیے حضرت شیخ جلال کبیر الاولیاء کی خدمت میں عرض کرایا تو انہوں نے ارشاد فرمایا سرہند سے جو نور کا ظہور دیکھا ہے وہ کسی ولی برحق کی ولادت ہے اور بگولوں کا دور ہونا اور بچھوؤں کا مارا جانا کفر و بدعت کا دور ہونا ہے ؛

حضرت مخدوم کا کشف حضرۃ مخدوم عبدالاحد قدس سرہ العزیز آپ کے والد ماجد نے ایک روز مراقبہ میں دیکھا کہ عالم میں تاریکی پھیل گئی ہے خوک و بندر اور ریچھ لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں ایک نور ان کے منہ سے نکلا جس سے

Marfat.com

جہان روشن ہو گیا اور برق خالف نے سب درندوں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا پھر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک تخت پر کوئی بزرگ مسند نشین ہیں اس کے چاروں طرف بہت سے نورانی آدمی اور ملائک مؤدب کھڑے ہیں ملحدوں زندیقوں ظالموں اور جابروں کو لا لا کر ان کے حضور میں پیش کر کے بکریوں کی طرح ذبح کر رہے ہیں منادی ندا دے رہا ہے قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (ترجمہ) (حق آیا اور باطل بالکل پامال ہوا) آپ نے یہ واقعہ حضرت حضرت شاہ کمال کیتھلی سے عرض کیا آپ نے توجہ الی اللہ کر کے فرمایا کہ آپ کے ایک فرزند گرامی جو افضل اولیا اُمت ہو گا پیدا ہو گا۔ اس کے نور سے شرک و بدعت کی تاریکی دور اور دین محمدی کو روشن اور فروغ حاصل ہو گا۔

آپ کی ولادت باسعادت کا بیان

لکھ اے قلم خوشی سے ولادت جناب کی
قیوم وقت شاہ ولایت مآب کی

غوث زمان و قطب وجود و امام دہر
سرتاج اولیا شہ گردوں قباب کی

کیا جوش پر بہار ہے لیل و نہار کی
یعنا بغل میں ماہ نے لی آفتاب کی

پھولے نہیں سماتے چمن میں گل و سمن
نسرین نے نسترن کی دریدہ نقاب کی

تشریف لایئے شہ کون و مکان شتاب
راہیں بتایئے ہمیں صدق و ثواب کی

منقول ہے کہ ۱۰ محرم ۹۷۱ھ شب جمعہ کو ایک نور عالمتاب آسمان سے ظاہر ہوا۔ اور تمام خلقت نے مشاہدہ کیا اسی تاریخ میں آپ نے شکم مادر

Marfat.com

میں قرار پکڑا۔ عالم میں سرسبزی کے آثار منودار ہوئے ارکانِ دین استوار ہوئے زمین و آسمان میں غلغلہ شادمانی بلند ہُوا اور خطۂ ہند اس اعزاز سے ارجمند ہُوا۔ نظم۔

شور تھا ہر سُو کہ شاہ خوش خصال آنے کو ہے
گلشن پیغمبری کا نونہال آنے کو ہے

ہے مجدد الف ثانی جس کا قطبوں میں خطاب
وہ امامِ حق بصد جاہ جلال آنے کو ہے

دُور کرنے کو جہاں سے شرک کی تاریکیاں
نُورِ محبوبِ خدائے ذوالجلال آنے کو ہے

آن کر دہ نورِ سنت ہر طرف پھیلائے گا
نائب برحق نبیؐ بے مثال آنے کو ہے

اے صبا گر ہو گزر اُس شاہ کے دربار میں
کہیو خدمت میں فقیر پر ملال آنے کو ہے

بعد گزرنے مدت حمل ۹ ماہ ۴ روز اس آفتاب جلال انوار ذوالجلال بوقت مسعود شب جمعہ کو بتاریخ ۱۴۔ شوال ۹۷۱ھ شہر سرہند میں طلوع پایا اور اپنے انوار جہاں آرا سے عالم و عالمیان کو منور کیا ہر گل و غنچہ پر نور تھا۔ اور ہر شگوفہ و بوٹا رشک طور تھا۔

اثنائے ولادت کے واقعات آپ کی ولادت باسعادت کے وقت آٹھ واقعے پیش آئے۔ جس کی تفصیل روضہ قیومیہ میں یہ مندرج ہے:۔

(۱) کل اولیاء امت نے جمع ہو کر آپ کی والدہ ماجدہ کو مبارک دی۔ اور آپ کے مدارج عالیہ بیان کیئے ؛

(۲) آپ کے والد ماجدؒ نے انبیاء مرسلین اور اولیاء کاملین اور ملائک مقربین کو مع ستر ہزار علم سیر دیکھا اور آپ کے فضائل بیان کرتے ہوئے سُنا

Marfat.com

(۳) آپ کے والد ماجد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء(ع) کو دیکھا کہ تشریف لاکر آپ کے کانوں میں اذان تکبیری اور آپ کے مدارج بیان کیئے۔

(۴) شیخ عبدالعزیز خلیفہ شیخ عبدالقدوس گنگوہی مقدس سرہٗ العزیز آپ کی ولادت کے وقت سرہند شریف میں موجود تھے آپ نے دیکھا کہ ملائک کا ہجوم ہے اور سب آپ کے فضائل بیان کررہے ہیں۔

(۵) شیخ ابوالحسن چشتی قدس سرہٗ آپ کی ولادت کے وقت سرہند شریف میں موجود تھے آپ نے دیکھا کہ تمام انبیاء اور اولیاء جمع ہیں ایک بزرگ نے ممبر پر چڑھ کر بیان کیا کہ جس قدر کمالات اس وقت تک علیحدہ علیحدہ اور اولیاء کر دیئے گئے تھے۔ آپ کو اس کا مجموعہ عطا کیا گیا۔

(۶) آپ کی ولادت سے ایک ہفتہ تک مزار و مزامیر سب باجے بیکار رہے بہت سے قوالوں مطربوں ارباب نشاط نے حیرت زدہ ہوکر توبہ کی۔

(۷) صوفیان ارباب سماع و سرود کو آپ کی ولادت سے ایک ہفتہ تک کیفیت مسدود رہی کشف سے آپ کے فضائل اور مقامات عالی منکشف ہوئے۔ اسی بنا آپ کے ظہور کے بعد اس وقت تک کہ باقی ماندہ اولیاء نے آپ کی طرف رجوع کیا۔

(۸) آپ کی ولادت کے دن اکبر بادشاہ کا تخت اوندھا ہوگیا۔ ہر چند سیدھا کیا گیا مگر سیدھا نہ ہوا۔ بادشاہ نے ایک دہشتناک خواب دیکھی ہیبت زدہ ہوکر معتبروں سے بیان کی۔ انہوں نے تعبیر دی کہ کسی بزرگ کے

Marfat.com

ظہور سے آپ کے آئین میں تزلزل واقع ہو گا چنانچہ ویسا ہی ہوا۔

آپ کا زمانہ طفولیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ مختون پیدا ہوئے آپ عام بچوں کی طرح کبھی گریہ زاری نہ فرماتے تھے ہر وقت خندہ پیشانی رہتے کبھی آپ برہنہ نہ ہوتے آپ کا بدن یا کپڑا کبھی نجس نہ ہوتا۔

آپ اور حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری ایک مرتبہ آپ زمانہ رضاعت علیل ہو گئے آپ کے والد ماجد حضرت سید شاہ کمال کیتھلی کو آپ کے اوپر دعا دم کرانے کی غرض سے بلا کر لائے انہوں نے آپ کو ملاحظہ فرمایا اور جوش میں ذکر فرمایا اللہ تعالےٰ اس کی عمر دراز کرے یہ عارف باعمل عارف کامل ہے اور بہت سے بزرگ آپ اور مجھ جیسے اس کے دامن عافیت میں مستفید ہوں گے تا قیامت اس کا نور روشن رہے گا اکثر اولیاء امت اس کی حلاوت یا سعادت کی خبر دے گئے ہیں باخبر بزرگ اس کے ظہور کے منتظر اور چشم براہ تھے بعدہٗ شاہ صاحب نے اپنی زبان مبارک آپ کے دہن مبارک میں دیدی محبت سے، آپ نے بہت زور سے اس کو چوسا۔ شاہ صاحب نے فرمایا اور طریقہ قادریہ کی تو تمام نعمت اس کو پہنچ گئی۔

Marfat.com

آپ کا علم شریعت

آپ کا اپنے والد ماجد سے استفادہ ابتداءً آپ نے کلام اللہ شریف حفظ کرنا شروع کیا تھوڑے ہی عرصہ میں آپ حافظ ہو گئے پھر آپ نے اپنے والد ماجد سے علم ظاہر کی تحصیل شروع کی۔ چند ہی روز میں درسی علوم کتب ضروریہ کے درس سے آپ فارغ ہو گئے۔

آپ کے دیگر اساتذہ اور طریقہ کبرویہ کی اجازت بعدہٗ دیگر علماء فحول مولانا کمال کشمیری سے سیالکوٹ جا کر عضدی وغیرہ چند کتب مشکلہ کا مطالعہ فرمایا کشمیر میں شیخ یعقوب صرفی سے جو قطب وقت شیخ حسین خوارزمی کے خلیفہ تھے آپ نے کتب احادیث سنا کر حدیث اور اجازت طریقہ کبرویہ سہروردیہ حاصل فرمائی۔

قاضی بہلول بدخشانی تلمیذ شیخ المحدثین ابن فہد سے جو بالآخر آپ کے مرید ہوئے خلافت پائی تفسیر واحدی مع دیگر مؤاخات واحدی اور تفسیر بیضاوی مع دیگر مصنفات قاضی بیضاء اور صحیح بخاری مع متعلقات ثلاثیات وغیرہ مشکوٰۃ المصابیح و ترمذی شریف مع شمائل اور جامع صغیر و قصیدۂ بردہ اور حدیث مسلسل بالاولیت کی اجازت حاصل فرمائی سترہ سال کی عمر میں آپ فارغ التحصیل ہو گئے اور بشارت ہوئی کہ آپ طبقہ محدثین میں داخل کیے گئے

Marfat.com

اس کے بعد آپ مسند ہدایت پر متمکن ہوئے مختلف ممالک سے صد ہا طلبا جوق در جوق آنے شروع ہوئے۔ رات دن درس و تدریس کا مشغلہ تھا۔ حلقہ حدیث و تفسیر گرم رہتا تھا۔ بہت لوگ فارغ التحصیل ہوئے۔

ایک دو مرتبہ آپ کا دارالخلافہ اکبر آباد بھی جانا ہوا۔ ابوالفضل و فیضی سے ملاقات ہوئی ان کو راہ راست پر لانے کیلئے تلقین فرمائی۔ بعدہٗ واپس وطن الوف ہوئے۔

آپ کا علم طریقت

آپ کا اپنے والد ماجد سے خلافت پانا اولاً آپ اپنے والد ماجد حضرت عبدالاحد قدس سرہ العزیز کے مرید ہوئے آپ نے ان کی صحبت کیمیا خاصیت کو لازم پکڑا۔ ریاضت اور عبادت میں مشغول ہوئے اور انہوں نے ۱۰۱۵ھ میں آپ کو خلافت عطا فرمائی۔

دیگر کمالات اور نسبت فردیت آپ نے حضرت مخدوم سے ان کے مختصہ علوم تعلیم کتب تصوف عوارف المعارف اور فصوص الحکم حاصل فرمائی۔ اور نسبت فردیت و توفیق عبادات جو ان کو ان کے شیوخ سے پہنچی تھی حاصل فرمائی چنانچہ اس کو آپ نے اپنی کتاب مبداء و معاد میں ذکر فرمایا ہے کہ اس درویش کو دولت نسبت فردیت اپنے پدر بزرگوار سے

Marfat.com

حاصل ہوئی جوان کو ایک بزرگ کثیر الکرامات (یعنی شاہ کمال کیتھلی قادری) سے حاصل ہوئے نیز اس درویش کو توفیق عبادات نافلہ کی امداد بھی اپنے والد ماجد سے ہی پہنچی۔ جوان کو ان کے چشتیہ طریق کے شیوخ سے حاصل ہوئی تھی

آپ کے والد ماجد کا طریقہ نقشبندیہ کی توصیف کرنا

حضرت مخدوم قدس سرہ نے طریقہ نقشبندیہ کے جو فضائل اپنے بزرگوں سے سنے اور کتب میں دیکھے تھے کہ اس بادیہ کی شاہ راہ اور اس دائرہ کا مرکز طائفہ علیہ نقشبندیہ کے ہاتھ آیا ہے یہ ملک اس طریقہ کے بزرگوں سے خالی ہے، اور افسوس ہے کہ ہم کو اس سلسلہ علیہ سے استفادہ کا موقع نہ مل سکا۔

افضلیت طریقہ نقشبندیہ طریقت کے اُصول میں یہ بات داخل ہے کہ مرید اپنے پیر کو سب سے افضل سمجھے ورنہ فیض سے محروم رہتا ہے اس سلسلہ کے پیر اعلیٰ سیدنا ابوبکر صدیق ہیں جن کی شان یہ ہے کہ افضل البشر بعد الانبیا بالتحقیق ہیں۔ پس آپ کی نسبت ایسا اعتقاد رکھنے سے شریعت و طریقت دونوں کی تکمیل ہوتی ہے علاوہ ازیں اس طریقہ کے تمامی اصول و فروع میں اتباع سنت و اجتناب بدعت بدرجۂ کامل ہے یعنی اصحاب کبار کا سالباس ہے انہیں کی سعی معشرت ویسے ہی اذکار و اشغال وہی محاسبہ نفس اور ہر دم کی حضوری وہی آداب شیخ ویسی ہی کم ریاضتی اور فیضان کثیر اور کمالات ولایت کے علاوہ کمالات نبوت کی بھی تعلیم۔ نہ اس میں چلہ کشی ہے نہ ذکر بالجہر نہ سماع

Marfat.com

بالمزامیر نہ قبور پر روشنی نہ غلاف و چادر اندازی نہ ہجوم عورات نہ سجدہ تعظیمی نہ سَر کا جھکانا۔ نہ بوسہ دینا۔ نہ توحیدی وجودی و دعویٰ انا الحق و ہمہ اوست ۔ نہ مریدوں کو پیروں کی قدمبوسی کی اجازت۔ نہ مریدوں عورتوں کی ان کے پیروں سے بے پردگی ؛

آپ کا سفر دہلی اور حضرت خواجہ باقی باللہ سے نیازمندی

ہمیشہ سے آپ کو حج بیت اللہ اور زیارت رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق تھا۔ اس لیے آپ ہمیشہ بے چین و بے آرام رہتے تھے۔ کیونکہ آپ کے والد ماجد سن رسیدہ ہوگئے تھے بوجہ ان کی خدمت کے آپ ان کی مفارقت گوارا نہ کر سکتے تھے یہاں تک آپ کے والد نے ۱۰۰۷ھ میں وفات پائی ۱۰۰۸ھ میں آپ نے حج کی غرض سے سفر کیا جب آپ دہلی پہنچے مولانا حسن کشمیری سے جو آپ کے دوستوں اور حضرت خواجہ باقی باللہ کے مخلصوں میں سے تھے ملاقات ہوئی انہوں نے جو آپ سے خواجہ صاحب کے کمالات کا اظہار کر کے ملاقات کرنے کے لیے تحریک کی۔ اور بیان کیا کہ حضرت خواجہ صاحب اس سلسلہ علیہ نقشبندیہ میں فرد یگانہ ہیں۔ اور ہر چہار طرف دور دراز تک آپ کی نظیر نہیں۔ آپ کی ایک نظر میں وُہ فیض طالب علموں کو حاصل ہوتا ہے جو اور طریقوں میں بہت سے چلوں اور شاقہ ریاضت سے بھی کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ چونکہ آپ نے اپنے والد ماجد کے سلسلہ علیہ نقشبندیہ و اکابر سلسلہ کے حالات سُنے ہُوئے تھے اور کتابوں میں دیکھے تھے اور اس نسبت کی قابلیت و استعداد آپ بوجہ اتم رکھتے تھے۔ آپ مولانا کے ہمراہ حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

Marfat.com

حضرت خواجہ صاحب کی یہ عادت نہ تھی کہ کسی سے کوئی اپنی خواہش ظاہر فرماتے۔ البتہ آپ سے حضرت خواجہ صاحب نے خلاف عادت خانقاہ شریف میں چند روز قیام کرنے کے لیے ارشاد فرمایا۔ آپ نے ایک ہفتہ قیام کا وعدہ کیا لیکن رفتہ رفتہ ایک ماہ دو ہفتہ کی نوبت پہنچ گئی۔

طریقہ نقشبندیہ میں آپ کی بیعت اور قلب کا جاری ہونا ابھی دو روز بھی نہ گزرے تھے کہ آثار حضرت و کشش حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ کی نمودار ہوئی اور آپ پر شوق انابت و اخذ طریقہ خواجگان علیہ الرحمۃ نے غلبہ کیا۔ یہاں تک کہ آپ نے حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ سے بیعت کے لیے درخواست کی بمجرد عرض کرنے کے بلا استخارہ (خلاف عادت) حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے آپ کو خلوت میں طلب فرما کر مرید کیا۔ ذکر قلبی تعلیم فرمایا۔ فوراً آپ کا دل ذاکر ہو گیا۔ اور آرام و حلاوت ذکر قلبی حاصل ہوا۔

حضرۃ خواجہ کا خاص واقعات آپ سے ظاہر فرمانا بعد چند روز کے جب حضرت خواجہؒ نے آپ کے اندر آثار رشد و ارشاد و استعداد کامل معائنہ کیلئے خلوت میں آپ سے وہ حالات اور واقعات بیان فرمائے۔ جو آپ پر کئی سال پیشتر گزرے تھے۔

(۱) مرشدی حضرت خواجہ محمد آدم عابد مکنگی قدس سرہ العزیز نے جب احقر سے ارشاد فرمایا۔ کہ ہندوستان جاؤ وہاں تم سے اس سلسلہ شریفہ کا رواج

Marfat.com

ہوگا. میں نے چونکہ اپنے آپ کو اس کے لائق نہ پایا. تو امتنع کرنے لگا. آپ نے مجھے استخارہ کرنے کے لیے ارشاد فرمایا. حسبِ ارشاد استخارہ کیا تو ایک طوطی کو ایک شاخ پر بیٹھے ہوئے دیکھا. میں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ اگر یہ طوطی میرے ہاتھ پر آ بیٹھے تو مجھے اس سفر میں کشائش حاصل ہوگی. اس خیال کے وُہ طوطی میرے ہاتھ پر آ بیٹھی. اور میں نے اپنا لعاب دہن اُسکے منہ میں ڈالا. اس نے میرے منہ میں شکر ڈالی صبح کو میں نے یہ واقعہ حضرت کی خدمت میں بیان کیا آپ نے ارشاد فرمایا. طوطی ہندوستان کا پرندہ ہے پس تمہارے دامن تربیت سے ایک ایسا شخص نکلے گا. کہ عالم اس کے نُور سے منور ہوگا اور اس سے تمھیں فائدہ پہنچے گا. میں اس واقعہ کو آپ کے حال پر منطبق پاتا ہوں ؛

(۲) جب ہم تمہارے شہر سرہند پہنچے تھے. تو خواب میں دیکھا تھا کہ میں ایک قطب کے جوار میں اُترا ہُوں مجھے اس کا حلیہ بھی بتایا گیا میں صبح کو شہر کے گوشہ نشینوں اور درویشوں کی تلاش میں نکلا. اور جن جن درویشوں کو دیکھا نہ وُہ آثار پائے اور نہ کسی میں علامت قطبیت ظاہر ہوئیں. میں نے کہا شاید اس شہر کا کوئی اور شخص اس امر کی قابلیت رکھتا ہو. جو آئندہ ظاہر ہو. جب سے میں نے تم کو دیکھا حلیہ اس کے موافق پایا. اور اس کی قابلیت بھی میں نے تمہارے اندر معائنہ کی ؛

(۳) میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا چراغ میں نے روشن کیا اور اس کی روشنی ساعت بساعت بڑھتی گئی اور لوگوں نے اس سے اور بہت سے چراغ روشن کیے جب میں سرہند کے قرب و جوار میں پہنچا تو دشت و بیابان

Marfat.com

میں بہت سی مشعلیں روشن دیکھیں ۔ اس واقعہ کو بھی میں تمہارے حالات سے متعلق سمجھتا ہوں ۔ بالجملہ ان دو تین ماہ کے اندر جو کچھ آپ کو یمن و تربیت خواجہ خواجگان خواجہ بزرگ حضرت خواجہ باقی باللہؒ سے حاصل ہوا ۔ اس کی تحریر و تقریر پر زیادہ ہو قلم قاصر ہے ۔

آپ کے بعض حالات خود آپ کے قلم سے آپ نے ایک طالب علم کی تحریص و ترغیب کے لیے جو اپنا حال بیان کیا ہے وہ تبرکاً لکھا جاتا ہے :

جب اس درویش کو اس راہ کی ہوس پیدا ہوئی تو عنایت الٰہی اس کی معین و مددگار ہوئی کہ یہ فقیر ولایت پناہ حقیقت آگاہ ہادی طریق اندراج النہایت فی البدائیت والی السبیل الوصل الی درجات الولایۃ مؤید الدین المرضی شیخنا و امامنا محمد الباقی قدس سرہ السامی کی خدمت میں پہنچا جو خلفائے کبار سلسلہ علیہ نقشبندیہ سے ہیں ۔

تعلیم ذکر اسم ذات اول اس درویش کو آپ نے ذکر اسم ذات کی تعلیم اور طریق عادت قدیمہ توجہ کی یہاں تک کہ فقیر کے قلب میں اللذاذ تمام پیدا ہوا اور کمال شوق و اشتیاق سے گریہ و زاری کرنے لگا ۔

مدہوشی دفنا ۔ ایک روز کے بعد بحالت بیخودی ایک دریائے محیط اور صور و اشکال عالم اس دریا کے سایہ میں نمودار ہوئے رفتہ رفتہ اس کی کیفیت

Marfat.com

بیخودی نے اور بھی غلبہ کیا کبھی ایک پہر تک رہتی اور کبھی دو پہر اور کبھی تمام شب میں نے اپنے خواجہ صاحب کی خدمت میں یہ کیفیت بیان کی۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم کو ایک قسم کی فنا، حاصل ہوئی ہے۔

مرتبہ علمی اس کے بعد ایک نور سیاہ رنگ کا ظاہر ہوا جو تمام اشیاء کو محیط تھا۔ میں نے اُس کی کیفیت بھی عرض کی۔ تو ارشاد فرمایا کہ انبساط جو اس نور میں دکھائی دیتا ہے علم الٰہی ہے کہ بواسطہ تعلق ذات حق سبحانہٗ۔ ان اشیاء کے ساتھ جو بالا و پستی میں واقع ہیں۔ لہٰذا اس انبساط کی بھی نفی کرنی چاہیئے اس کے بعد اس نور منبسط میں انقباض ظاہر ہوا اور تنگ ہونے لگا۔ حتیٰ کہ صرف ایک نقطہ کے برابر رہ گیا۔

مقام حیرت و حضور نقشبندیہ فرمایا اس نقطہ کی بھی نفی کرنی چاہیئے اور حیرت میں آنا چاہیئے میں نے ایسا ہی کیا چنانچہ وہ نقطہ بھی زائل ہوگیا۔ اور حیرت ظاہر ہوئی کہ اس مقام پر خود بخود شہود حق سبحانہٗ و تعالیٰ ہے میں نے یہ کیفیت عرض خدمت کی تو فرمایا یہی حضور نقشبندیہ ہے اور نسبت نقشبندیہ عبارت اسی حضور و آگاہی سے ہے اور اس حضور کو حضور غیب بھی کہتے ہیں۔ یہی مقام اندراج النہایت فی البدایۃ کا ہے اس طریق میں طالب کو مجرد اخذ نسبت یہ مقام حاصل ہوتا ہے اور دوسرے طریقوں میں کسی کو اگر کچھ حاصل ہوتا ہے تو بڑے کسب و ریاضت اور محنت و مجاہدہ سے اس فقیر کو یہ مقام ابتدائے تعلیم

Marfat.com

ذکر سے اندرونِ دو ماہ چند روز حاصل ہوگیا۔

مقام فنا حقیقی وشرح صدر اس کے بعد پھر ایک روز فناء حاصل ہوئی جسے فنا حقیقی کہتے ہیں۔ اور دل میں اس قدر وسعت پیدا ہوگئی کہ تمام عالم عرش سے فرش تک اس کے پہلو میں رائی کے دانہ کے برابر دکھائی دینے لگا۔

مقام حق الیقین وجمیع الجمع اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو اور ہر فرد عالم کو بلکہ ہر ہر ذرہ کو حق دیکھا ؎

ہر ذرہ کہ دیدیم جمال تو بدیدیم ہر جا کہ رسیدیم سر کوئے دیدیم

اس کے بعد ہر ذرہ عالم کو الگ الگ اپنا عین دیکھا اور اپنے آپ کو بلکہ ہر ذرہ کو اس قدر منبسط اور وسیع پایا کہ تمام عالم بلکہ ایسے ایسے کئی عالم اس میں سما جائیں اور میں نے اپنے آپ کو ہر ذرہ کو ایک نور منبسط پایا کہ اشکال و صور عالم اس میں مضمحل مثل لاشے کے پائیں اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو بلکہ ہر ذرہ کو مقوم جمیع پایا۔ جب میں نے یہ کیفیت حضرت خواجہؒ کی خدمت میں عرض کی تو فرمایا توحید میں مرتبہ حق الیقین یہی ہے۔ اور جمیع الجمع عبارت اسی مقام سے ہے۔ اس کے بعد صور و اشکال عالم کو جیسا کہ اوّل میں نے حق پایا اس وقت موہوم پایا۔ اور نہایت حیرت پیدا ہوئی

نسبت مرادیت ومحبوبیت الحاصل آپ نے وفائق علیہ و واردات

Marfat.com

مرتبہ و احوال شریفہ بہت ہی تھوڑی مدت میں حاصل فرما لیے جو اور سالکوں کو برسوں میں بھی حاصل نہیں ہو سکتے ہے

چیزے کہ انبیاء را حاصل بود کل　　آن چیز بے مشقت آسان شد ست ما را

حضرت خواجہ صاحب نے اس کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ آپ میں نسبت محبوبیت و مرادیت ہے اور اس نسبت والوں کو بمقابلہ مریدیت و محبیت کی نسبت والوں کے بلا محنت و مشقت بہت جلد سلوک طے ہوتا ہے

کلیم مدہوش لن ترانی حبیب ما مور من آرانی　　ببیں چہ فرق ست درمیانی میان ہر یک چنانکہ دانی

آپ کے متعلق حضرت خواجہ کے خیالات چند ہی روز آپ کو حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کی خدمت بابرکت میں گزرنے پائے تھے کہ آپ کی نسبت انہوں نے اپنے ایک دوست کے خط میں یہ الفاظ تحریر فرمائے

اہلِ سرہند سے ایک بزرگ شیخ احمد ہیں بڑے فاضل اور کثیر العمل عالم ہیں فقیر نے چند روز انکی صحبت میں نشست برخاست کر کے بہت سے عجائب روزگار کا مشاہدہ کیا۔ وہ ایک چراغ ہیں۔ جو ایک عالم کو منور کریں گے الحمد للہ فقیر کے یقین میں کمالات جاگزیں ہو گئے۔ ان کے چند بھائی برادر بھی ہیں جو سب کے سب نیک اور بزرگ ہیں کئی عالم ہر وقت ان کی خدمت کیمیا خاصیت میں حاضر رہتے ہیں۔ انہوں نے آپ کی صحبت میں بڑی بڑی استعداد حاصل کی ہیں۔ شیخ کے صاحبزادہ جو ابھی بہت کم سن ہیں اسرار الٰہی ہیں اور شجرہ طیبہ خدائے تعالیٰ ان کا اچھی طرح سے نشو و نما کرے فقراء کے دِل خُدا سے ملنے کے دروازے ہیں۔ فقط!

Marfat.com

حضرت خواجہ کی جناب میں آپ کی عقیدت آپ فرماتے ہیں۔ کہ جس روز میں حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہُوا اور تعلیم طریقت شروع کی۔ مجھے یقین ہوگیا کہ عنقریب حق سبحانہٗ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مجھے اس راہ کی انتہا تک پہنچائے گا ہر چند میں اپنے نقص حال اور قصور اعمال پر نظر کر کے بمحوائے ع۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

احتیاط کر کے ان خیالات کی نفی کرتا تھا۔ لیکن کسی طرح میرے دل سے یہ خیال نہ جاتا تھا۔

اس کے بعد حضرت استغراق میں گئے اور نہایت عجز وانکسار سے آبدیدہ ہو کر الحمد للہ فرمایا۔ اور خاموش ہو گئے۔

آپ کو خواجہ صاحب کی جناب میں جو اعلیٰ اعتقادی تھی۔ اس کی کیفیت خود آپ نے اپنی کتاب مبداء ومعاد میں اس طرح تحریر فرمائی ہے ہمارے حضرت خواجہ کے ساتھ ہر مرید اپنی اپنی لیاقت کے بموجب علیحدہ علیحدہ عقیدت رکھتا تھا اور اسی کے بموجب ہر ایک فیضیاب ہوتا تھا چنانچہ میرا عقیدہ یہ تھا کہ بعد زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی صحبت اور تربیت وارشاد سوائے حضرت خواجہ صاحب کے کسی کو نصیب نہ ہُوا۔ پس ہزار ہزار شکر ہے کہ مجھ کو میرے اعتقاد کے بموجب فیضان حاصل ہُوا۔

حضرت خواجہ کی آپ پر عنایت ایک روز کا آپ ذکر فرماتے تھے

Marfat.com

کہ جب میں حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہُوا. اکثر اوقات از خود رفتگی جو علامت فنایت ہے مجھ پر طاری ہوتی تھی۔ اور حضرت علیہ الرحمۃ نے میرے برادر طریقت شیخ تاج سنبھلی کو یہ حکم دے رکھا تھا. کہ جملہ مریدین سے ان کے کوائف و حالات دریافت کرکے آپ کی خدمت میں بیان کیا کریں لیکن میرے لیے خاص طور پر یہ حکم تھا کہ بلا کسی کی وساطت کے میں اپنے حالات خود عرض کیا کروں. بلکہ بعض وقت خود حضرت یاد کرکے دریافت فرماتے تھے. مگر بپاس ادب خاموش رہتا تھا اور کچھ نہ کہتا تھا. حتیٰ کہ ایک روز آپ نے خود فرمایا کہ تم اپنے حالات کے بیان کرنے میں خاموش رہتے ہو. بیان کرنے میں کیوں تامل کرتے ہو. اور میں یہ خیال کیا کرتا تھا. کہ میں کیا ہوں اور میرے حالات ہی کیا ہیں. جو گوش گزار کروں. آپ نے ارشاد فرمایا. کہ بلا کم وکاست جو کچھ واقعات پیش آیا کریں. بیان کیا کرو. اسی زمانے میں اتفاقاً مجھے یہ ایک واقعہ پیش آیا کہ شیخ تاج کیطرف میں متوجہ ہُوا. اور تصرف کیا وہ بیخود ہوکر زمین پر گر پڑے۔ آپ کے اصرار فرمانے پر یہ واقع میں نے ظاہر کیا. سنتے ہی آپ کا حال متغیر ہوگیا. اور حاضرین جلسہ پر بہت دیر تک سکوت طاری رہا ۃ

آپ کو حضرت خواجہ سے خلافت حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے بارگاہ سبحانہٗ تعالیٰ میں آپ جیسے قابل طالب اور لائق مرید کے تربیت پانے اور درجہ کمال تک پہنچانے کا شکریہ ادا کیا. اور آپ کے کمالات اور حالات کے مجاہد اور تعریف و توصیف کرکے نیک ساعت میں خلعت خلافت سے آپ

Marfat.com

کو سرفرازی بخشی۔ اور آپ کے وطن مالوف سرہند شریف کی طرف مرخص فرمایا۔ آپ بموجب ارشاد پیر بزرگوار تربیت طالبین اور ہدایت سالکین میں مشغول ہوئے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں صدہا طالبوں کو معارف پناہ خُدا سے آگاہ کر دیا ؛

آپ کا دوسرا سفرِ دہلی اور حضرت خواجہؒ کی مزید عنایت پھر آپ کے سینہ فیض گنجینہ میں شوق دیدار جمال باکمال مرشد برحق موج زن ہُوا۔ اور بغرض حصُول ملازمت آپ سرہند سے دہلی آئے۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ آپ کے خیر مقدم کی خبر فرحت اثر سُن کر مع خدام کابلی دروازہ تک استقبال کیلئے تشریف فرما ہوئے اور نہایت ہی اعزاز و احترام کے ساتھ اپنے نورِ نظر اعظم الخلفاء مروج الطریقۃ کو اپنے ہمراہ خانقاہ شریف میں لاکر فروکش کیا۔ یہاں پہنچ کر آپ کے کمالات اور حالات کو اس قدر عُروج واقع ہُوا۔ کہ آپ کے استعداد عالی کے خصائص سے جو اسرار و معارف ظہور پذیر ہوئے حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ خود اسی طرح سے اخذ فرماتے تھے کہ جیسے کوئی شاگرد استاد سے حدیث نقل کرتا ہے ؛

حضرت خواجہؒ کے بعض خلفاء اور مریدین کے قلوب میں آپ کے جانب سے انکار پیدا ہُوا۔ فوراً حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے بقوت باطنیہ اس کا ادراک فرمالیا۔

بندگان خاص علام الغیوب درجہان جان جواسیس القلوب

اور حضرت اس پر غضبناک ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ کہ اگر تم اپنے ایمان کی بقاء اور سلامتی چاہتے ہو۔ تو ان کی جناب میں باادب اور باعقیدت رہو

Marfat.com

کہ وہ مثل آفتاب ہیں۔ اور ان کے انوار میں ہم جیسے ہزاروں ستارے گم ہیں۔ یاد رکھو کہ اس اُمت میں جو چار بزرگ افضل ترین اولیاء ہیں یہ بھی انہیں میں سے ہیں۔ بسا اوقات حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ آپ کو برسر حلقہ بٹھاتے اور خود مع اپنے خلفاء و مریدین کے آپ کے حلقہ میں مستفیدانہ شریک ہوئے۔ اور بعد فراغت اُلٹے پاؤں واپس ہوتے۔ کہ آپ کی طرف پشت نہ ہو اور اپنے جُملہ خدام کو بھی یہی ہدایت فرماتے۔ کہ وہ اسی طرح ہمیشہ آپ کی طرف پشت نہ ہو اور اپنے جُملہ خدام کو بھی یہی ہدایت فرماتے کہ وہ اسی طرح ہمیشہ آپ کا ادب کیا کریں اور آپ کے رُتبہ کو ملحوظ کر کے اپنے باطن کو آپ کی طرف متوجہ رکھیں۔

ایک مرتبہ حضرت خواجہ سے نہایت ادب کے ساتھ عرض کیا کہ اس غلامانِ غلام کو حضرت کے اس طرزِ عمل سے نہایت ندامت اور شرمندگی ہے ارشاد ہُوا کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں بموجب امر الٰہی ہے جس کی تعمیل پر ہم غیب سے مجبور ہیں۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرتؒ خواجہ علیہ الرحمۃ کے مرید خواجہ بیگی پر زیادہ عنایت مبذول ہوئی۔ بوفور شفقت ان سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام ربانی صاحب سرہند سے تشریف لائیں تو تم مجھ کو یاد دلانا۔ میں تم پر ان سے توجہ کراؤں گا۔ جب آپ دہلی تشریف لے گئے تو حسب الارشاد حضرت خواجہؒ آپ نے توجہ فرمائی۔ وہ ایک ہی توجہ میں خواجہ بیگی فائض المرام اور کامل العرفان ہو گئے۔

ایک روز کا ذِکر ہے کہ آپ حجرے میں آرام کر رہے تھے کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ آپ کے مِلنے کے لیے تشریف لائے۔ خادم نے چاہا کہ آپ

Marfat.com

کو بیدار کر دے۔ حضرت خواجہؒ نے منع فرمایا۔ اور خود حجرہ کے دروازہ کے پاس آپ کی بیداری کے انتظار میں کھڑے ہو گئے باوجودیکہ آپ گہری نیند سوئے تھے۔ فوراً اُٹھ بیٹھے اور چارپائی سے نیچے اُتر آئے۔
اور مضطرب الحال ہو کر دریافت فرمانے لگے کہ باہر کون صاحب ہیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا۔ "فقیر محمد باقی" آپ فوراً ہی حاضر خدمت مبارک ہو گئے۔

آپ کی سرہند شریف کو واپسی جس قدر نعمت باطنی اور نسبتہائے عالیہ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کو حاصل تھیں ایثار کر کے سب آپ کو عطا فرمائیں اور لوائی ارشاد آپ کے سر مبارک پر رکھ کر تمام خلفاء کی ہدایت اور مریدین کی تربیت آپ کے حوالہ کی۔ بعدہٗ آپ کے وطن مالوف کی طرف آپ کو رخصت فرمایا۔

آپ اور حضرت خواجہ کے آداب باوجودیکہ آپ ایسے مقامات بلند و مراتب ارجمند سے سرفراز تھے۔ مگر اپنے پیر بزرگوار کی ایسی رعایت ادب کرتے تھے کہ اس سے اور زیادہ متصور نہیں ہو سکتی۔ صاحب زبدۃ المقامات لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کے خلیفہ حسام الدین اپنے پیر بھائی حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی تعریف و توصیف کرنے کے بعد بیان فرماتے تھے۔ کہ آپ باوجودیکہ علو مرتبت و کثرت فضیلت اپنے پیر دستگیر کے آداب کی کمال رعایت کرتے ہیں حضرت کے مریدوں میں آپ جیسا باادب نہ کوئی خلیفہ تھا۔ اور نہ کوئی مرید۔ یہی وجہ ہے کہ سب سے زیادہ برکات

Marfat.com

آپ کو نصیب ہوئیں۔ چنانچہ ایک روز کا وہ ذکر کرتے ہیں۔ کہ میں بموجب بادشاہ حضرت خواجہؒ آپ کے بلانے کے لیے گیا جونہی میں نے آپ سے کہا کہ حضرت یاد فرماتے ہیں آپ کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔ اور خوف و بیم سے اس قدر مضطرب ہوئے کہ تمام بدن میں رعشہ پڑ گیا۔ اس وقت مجھ کو صوفیائے کرام کا وہ مقولہ یاد آیا کہ "نزدیکاں را بیش بود حیرانی"۔

حضرت غوث پاک کے خرقہ کی حوالگی

سابق میں مذکور ہوا ہے کہ اور شاہ سکندر قادری سے آپ کو حضور غوث پاک سے خلافت قطب الوجود حضرۃ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے اپنا خرقۂ مبارک اپنے جانشین صاحبزادہ حضرت سید تاج الدین عبدالرزاق قدس سرہ العزیز کو آپ کے حوالہ کرنے کیلئے تفویض فرمایا تھا۔ اور آپ کے جانشینوں میں یکے بعد دیگرے امانۃً چلا آتا تھا وہ اسی سال آپ کے حوالہ کیا گیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت شاہ سکندرؒ قدس سرہ العزیز سے ان کے دادا حضرت شاہ کمال کیتھلی نے خواب میں ظاہر ہو کر فرمایا۔ کہ اس خرقہ مبارک کے وارث جن کے لیے حضرت غوث پاکؓ نے وصیت فرمائی تھی یعنی شیخ احمد سرہندی ظاہر ہو گئے ہیں۔ ان کے حوالہ کر دو۔ انہوں نے خرقہ شریف کے تفویض کرنے میں یہ خیال کر کے تامل کیا کہ گھر کی نعمت گھر ہی میں رہے تو بہتر ہے پھر دوبارہ آپ نے ظاہر ہو کر تاکید فرمائی۔ پھر بھی انہوں نے ٹالا تیسری مرتبہ بحالت غضباتی ظاہر ہو کر متنبہ فرمایا۔ کہ اگر تم اپنی خیریت اور نسبت کی سلامتی چاہتے ہو تو خرقہ مبارک اس کے وارث کے حوالہ کر دو۔

Marfat.com

ورنہ تمھاری نسبت وکرامت سب سلب کرلی جائے گی۔ شاہ سکندر حیرت زدہ ہوکر خرقہ شریف لیکر آپ کی خدمت میں تشریف لائے۔ آپ بعد نماز صبح حسب عادت حلقۂ ذکر وتوجہ میں مشغول مراقبہ فرمارہے تھے آپ جب فارغ ہوئے شاہ صاحب نے خاندان عالیہ قادریہ کی خلافت آپ کو عطاکی اور خرقۂ مبارک آپ کے لیے تفویض فرمایا۔ آپ نے زیب تن مبارک کیا۔ نسبت قادریہ نے آپ پر غلبہ اور استیلا کیا نسبت نقشبندیہ مغلوب ہوگیا۔ بعدہٗ نسبت قادریہ کو غلبہ ہوگیا۔ ایسا ہی کئی مرتبہ ہوتا رہا۔

ارواح اولیاء کی آمد اور آپ کے لیے مسابقت اس اثنار میں روح مبارک حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت امیرالمومنین سیدنا علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ مع بزرگان سلسلہ تشریف فرما ہوئے۔ ان کے بعد روح پرفتوح حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند وحضرت امیرالمومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہما مع بزرگانِ سلسلہ تشریف فرما ہوئے۔ دونوں حضرات میں باہم اشارات ہوئے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن ہی میں بواسطہ ہمارے پوتے سید شاہ کمال قادری کے ان کی زبان چوس کر کامل فیض نسبت حاصل کیا ہے۔ لہٰذا ان پر ہمارے سلسلہ کی خدمت اور اشاعت کا بڑا حق ہے۔ حضرت خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا کہ ہمارے طریق کا استحقاق اسی وجہ سے ان پر زیادہ ہے کہ بتوسط ہمارے خلیفہ خواجہ باقی باللہ کے حضرت خاتم الرسل صلعم کی امانت معہودہ انہوں نے پائی ہے دونوں بزرگواروں

Marfat.com

کی ارواح طیبات میں یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ارواح مقدسہ اکابر سلسلہ چشتیہ بھی تشریف فرما ہوئیں۔ انہوں نے بھی اپنا دعویٰ مع دلیل پیش فرمایا۔ کہ آپ کے بزرگوں کی نسبت آبائی و اجدادی ہمارے سلسلہ کی ہے۔ اور آپ نے ہمارے ہی آغوشِ پرورش میں نشو و نما پایا ہے اور سب سے پہلے ہمارے ہی سلسلہ کی خلافت حاصل کی ہے لہٰذا ہمارے سلسلہ کا حق سب سے زیادہ ہے اس طرح ارواح عالیہ سہروردیہ کبرویہ طریق کے مشائخ عظام کی بھی تشریف فرما ہوئیں۔ انہوں نے بھی اپنا دعویٰ مع دلیل پیش کیا۔ غرض کہ قاطبۃً جمیع سلاسل کے پیشرو مشائخ کا اجتماع ہوگیا۔ اور امر مابہ النزاع میں رد و بدل شروع ہوا۔ ہر ایک سلسلہ کے بزرگ آنجناب کی نسبت اپنے سلسلہ کے لیے خواہش کر رہے تھے۔ کہ آپ انہیں کے سلسلہ کے شیخ قرار دیئے جائیں۔

سرہند شریف میں اولیاء اللہ کا ہجوم اور آنحضرت صلعم کا فیصلہ فرمانا

مولانا ہاشم کشمی اور مُلا بدرالدین اپنی اپنی تواریخ میں رقمطراز ہیں کہ اس وقت اولیاء اُمت کا سرہند میں ایسا ہجوم ہوا تھا کہ شہر اور نواح شہر کے دیہات و قصبات کے کوچہ و بازار ارواح اولیاء کرام سے پُر ہوگئے۔ ۱۱ر شعبان ۱۰۱۱ھ کی صبح سے آخر وقت نماز ظہر تک یہی معرکہ رہا۔ بالآخر معاملہ حضرت خاتم المرسلین صلعم کی جناب میں فیصلہ کے لیے پیش ہوا۔ اور خورشید رسالت نے ہر ایک بزرگ کو تسلی اور دلاسا دے کر فرمایا۔ کہ آپ سب بزرگوار اپنی اپنی کمالاتِ نسبت تمام و کمال اس بزرگ کے حوالہ کر دیں کہ یہ سب سلسلوں میں

Marfat.com

داخل ہو جائیں۔ اور تم سب کو علی التساوی اجر کا حصہ ملے گا۔ چونکہ سلسلہ نقشبندیہ خیر البشر بعد الانبیاء یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اور اس میں اتباع سنت سنیہ و اجتناب بدعت نامرضیہ سب سے زیادہ ملحوظ ہے۔ لہٰذا یہ سلسلہ خاص خدمت تجدید سے زیادہ تر مناسبت رکھتا ہے۔ پس یہ سلسلہ اور سلسلہ قادریہ و سہروردیہ بپاس خاطر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ان سے زیادہ ترویج پائیں گے اور دوسرے سلاسل کبرویہ و چشتیہ بھی ان سے مروج ہونگے

سب طریقوں کی نسبت کا طریقۂ مجددیہ میں شمول

پس جمیع مشائخ عظام نے اپنے اپنے کمالات اور نسبتیں آپ میں القا فرمائیں آپ نے سب کو اپنے طریق میں امتزاجاً شامل کیا۔ اور ان کو اپنی نسبت خاصہ سے جو جناب باری تعالیٰ سے بوساطت رسالت پناہی صلعم آپ کو خصوصیت سے عطا ہوئے تھے مستند فرمایا پس طریقہ مجددیہ تمام اُمت کے اولیاء کے سلسلوں کو جامع ہے اور اس طریق کے سالکوں کو ہر ایک سلسلہ کے اولیاء کا فیض حاصل ہوتا ہے اور سب سلسلوں کے مشائخ کی عنایت اس کے شامل حال ہوتی تھی چنانچہ حضرت قیوم اربعہ جملہ سلسلوں میں مرید فرماتے تھے مگر بعد آپ کے بلحاظ اتباع شرع شریف سوائے نقشبندیہ و قادریہ طریقوں کے اور طرق میں مرید کرنے کے ممانعت ہوگئی۔ کہ بعض طریق میں سماع بھی درست ہے اور اس طریقہ میں ممنوع

۵ رباب و نغمہ و جملہ مزامیر بشد ممنوع از آیات تغیر

Marfat.com

تعلیم نسبت قادریہ ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک طالب صادق نے ذوق کیفیت طریقہ قادریہ کی خواہش ظاہر کی آپ نے ان کو اپنی صحبت میں رہنے کیلئے ارشاد فرمایا۔ وُہ صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے آپ ان پر نسبت اکابر قادریہ کا اضافہ کرنے لگے۔ جب اُس کو دو تین روز گزر گئے آپ کے اجل مریدین نے جو خوان نعمت نقشبندیہ کے ریزہ چن تھے اپنے احوال میں بستگی دیکھی۔ چاروناچار اُن میں سے ایک صاحب نے اس بستگی اور قبض احوال کی آپ سے شکایت کی کہ میں دو تین روز سے اپنی نسبت کو بیگانہ پاتا ہوں۔ نہیں معلوم مجھ سے کیا قصور سرزد ہُوا۔ آپ نے فرمایا اس بستگی کی وجہ یہ ہے کہ تم انوار اکابر نقشبندیہ رضی اللہ عنہم سے اقتباس کرتے ہو میں ان صاحب کو دو تین روز سے نسبت اکابر قادریہ پہونچا رہا ہوں اس کے القا کا راستہ کھُل رہا ہے چونکہ تم اس نسبت سے مناسبت نہیں رکھتے ہو لا محالہ معطل ہو، جب ہم اپنی سیر کو اکابر خواجگان نقشبندیہ کی طرف رجُوع کرینگے تو بستگی تمہاری دور ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔

آپ کا تیسرا سفر دہلی اور آپ کے متعلق حضرت خواجہ کے ارشادات تیسری مرتبہ جب آپ سرہند سے دہلی آئے حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے بطور کشف ادراک فرما کر ارشاد فرمایا کہ اب میرے بدن میں آثار ضعف اور ناتوانی بہت زیادہ ہو گئے ہیں اور اب حیات کی امید کم باقی ہے اپنے صاحبزادگان خواجہ عبید اللہؒ اور خواجہ محمد عبید اللہ کو جو اس وقت شیر خوار تھے۔ آپ کے روبرو پیش کر کے القار توجہ کے لیے ارشاد فرمایا آپ نے اپنے مخدوم زادوں پر توجہات

Marfat.com

فرمائیں۔ اور اس کا اثر حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ پر بھی ظاہر ہُوا۔ بعدۂ آپ نے حسب الارشاد والہ مخدوم زادگان پر غائبانہ توجہ فرمائی۔ اس کے بعد حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے آپ کی شان میں یہ فرمایا کہ :

(۱) میاں شیخ احمد کی طفیل سے ہم کو معلوم ہُوا۔ کہ توحید وجودی ایک تنگ کوچہ ہے اور شاہراہ طریقت آر ہی ہے۔

(۲) میاں شیخ احمد ایک آفتاب ہیں اور ہم جیسے کتنے ستارے ان کی روشنی میں گُم ہیں۔

(۳) ہماری اور میاں شیخ احمد کی تمثیل خواجہ ابوالحسن خرقانی اور ان کے مرید عبیداللہ انصاری کی ہے کہ اگر پیر زندہ رہتے تو اپنے مرید کے مرید ہوتے۔

(۴) میاں شیخ احمد کمال مرادوں اور محبوبوں میں سے ہیں۔

(۵) میاں شیخ احمد کی مانند آج زیرِ فلک کوئی نہیں ہے۔

(۶) بعد صحابہ و تابعین میاں شیخ احمد کے مماثل معدودے چند بزرگ گزرے ہیں۔

(۷) میاں شیخ احمد جامع قطبیت ارشاد و مدار ہیں۔

(۸) الحمدللہ ہماری تین چار سال کی صحبت رائگاں نہیں گئی۔ یہ شیخ احمد جیسے عزیز الوجود شخص نے تربیت پائی۔

آپ کی سرہند شریف کو واپسی اور سفر لاہور اس کے بعد آپ اپنے وطن مالوف کیطرف مرخص ہوئے اور بموجب ارشاد پیر بزرگوار چند روز

Marfat.com

وہاں قیام فرما کر عازم شہر لاہور ہوئے آپ کے فیضان عام اور کمالات تام کی بڑی شہرت ہوئی عمائد علماء حضرت مولانا جمال الدین تلوی اور دیگر فضلاء مثل مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی وغیرہ آپ کے حلقہ بیعت وارادت میں داخل ہوئے۔ اور اکثر مشائخ وقت نے آپ سے فیضان حاصل کیا۔ مولانا جمال الدین تلوی کو آپ سے بیعت کرنے کے یہ واقعات پیش آئے کہ وہ منکرین مسئلہ وحدت الوجود تھے۔ آپ کی خدمت میں مباحثہ کی غرض سے آئے تھے۔ آپ نے خلوت میں لے جاکر ایک آن کی آن میں مقام توحید ان کو دکھا دیا۔ اسی وقت ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور آپ کے مرید ہوئے۔

در دروں یک ذرہ نو عارفی   بہ بود از صد معرف اے صفی

حضرت خواجہ کی خبر وصال اور آپکی لاہور سے روانگی آپ لاہور میں مقیم اور سرگرم حلقہ ذکر و شغل تھے کہ خبر وحشت ملی کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کا کچھ دنوں کی علالت کے بعد بتاریخ ۲۵ جمادی الآخر ۱۲۰۱ھ دہلی میں وصال ہوا آپ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہوئے بے اختیار بحالت اضطرار وہاں سے دہلی کو روانہ ہوئے گو راستہ میں شہر سرہند واقع ہوا اور مکان آیا مگر آپ گھر تک نہ گئے۔ بغیر اپنے اہل و عیال سے ملے شبانہ روز چل کر دہلی پہنچے اور مزار مرشد برحق کی زیارت کی اپنے مخدوم زادوں اور پیر بھائیوں کو صبر دلاسا دیا۔ سب نے دہلی میں قیام فرمانے کیلئے آپ سے التماس کی۔ آپ نے چند روز قیام فرما کر ان کے شکستہ دلوں کو مراحم عنایت

Marfat.com

سے تشفی بخشی۔ تربیت وارشاد وسلوک کو بمقابلہ عہد حضرت پیر و مُرشد قبلہ بہت زیادہ فروغ ہُوا۔ بموجب وصیت حضرت خواجہ مریدین وخلفار خواجہ آپ کے حلقۂ ذکر ہیں مثل مریدین کے شریک ہو کر استفادہ کرتے اور آداب عقیدت نیاز مندانہ بجالاتے تھے۔

آپ کے بعض ناتجربہ کار پیر بھائیوں کی ایک حرکت اس درمیان ہیں بعض حاسدوں یا ناتجربہ کار مریدوں نے حضرت خواجہ صاحب کی جناب مجدد علیہ الرحمۃ سے استفادہ فرمانے پر نکتہ چینی شروع کی جو آپ کے خلاف مزاج ہوئی اور بعض خادم کار پیر بھائی آپ سے منحرف ہو گئے اور ہر چند کہ آپ نے وعظ و پند سے ہدایت فرمائی لیکن کچھ اثر نہ ہُوا۔ آپ نے بعض کی نسبت اور کمالات سلب فرمائے پھر بھی کوئی متنبہ نہ ہُوا۔ اس کے بعد آپ راہی وطن شریف ہوئے۔

غلطیوں کی توبہ ومعذرت شیخ تاج الدین سنبھلی نے جو حضرت خواجہ صاحب کے خلیفہ اور ان منحرف لوگوں کے سرغنہ تھے اپنی نسبت کو سلب پاکر آپ کے خلاف ختم پڑھنے شروع کیے ان پڑھنے والوں میں سے ایک شخص نے جو صاحب کشف تھا۔ یہ دیکھا کہ ہم میں سے ہر ایک نے ایک ایک چراغ روشن کیا۔ ناگاہ تند ہوا کا جھونکا آیا بجلی چمکی یک لخت سب چراغ بُجھ گئے اور غیب سے ندا آئی کہ حضرت مجدد الف ثانی کے مخالفین کے حساد کے یہ چراغ تھے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عتابی توجہ سے خاموش اور نیست ونابود کر دیئے گئے" یہ

Marfat.com

واقعہ پیش آتے ہی سب منکرین حیران وسرگردان رہ گئے خود شیخ تاج نے خواب میں دیکھا کہ ایک عظیم الشان محفل ہے اکابر اولیاء اس میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ العزیز صدیقین ہیں ان میں سے ایک بزرگ نے شیخ سے خطاب فرمایا کہ تمھاری نسبت کی سلب اور بربادی کا باعث حضرت مجدد صاحب کی طرف اشارہ کرکے، ان کی مخالفت ہے۔ علاوہ شیخ تاج کے اس قسم کی خوابیں اوروں کو بھی ظاہر ہوئیں۔ الحاصل شیخ تاج نے خلیفہ خواجہ حسام الدین احمد اور مولانا محمد مبلح کو جو حضرت خواجہ کے داماد تھے نہایت تضرع کے ساتھ اپنی غلطی سے آگاہ اور خواب کی کیفیت سے مطلع کرکے استدعا کی کہ سب کی طرف سے آپ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سے معافی کی درخواست کریں۔

غلطیوں کی معافی

خواجہ حسام الدین احمد نے بھی مراقبہ میں دیکھا کہ آنحضرت صلعم رونق افروز ہیں۔ اور خطبہ فرما رہے ہیں۔ اس میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی تعریف و توصیف کرکے آپ کی مجددیت اور قیومیت کی تصدیق فرما رہے ہیں۔ آپ نے اس واقعہ کا بھی اپنے ان پیر بھائیوں منکروں سے ذکر کیا۔ سب نے توبہ و استغفار کرکے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی طرف رجوع کیا۔ شیخ تاج نے ایک درخواست اپنی اور دیگر پیر بھائیوں کی خطا کی معذرت کے متعلق آپ کی خدمت میں تحریر کی۔ اور جب آپ حضرت خواجہ قدس سرہ کے عرس کی تقریب میں دہلی تشریف لائے۔ مع کل منکرین ننگے سر اپنی اپنی دستاریں گلوں میں ڈالے ہوئے آپ کے استقبال کے لیے دہلی سے کئی میل تک حاضر ہوئے اور اپنے قصورات کی صدق دل سے

Marfat.com

معافی چاہی. آپ نے براہ اخوت سلسلہ ترحم فرماکر کے سب قصورات کو معاف فرمادیا. نظم

کیا اولیاء میں شان مجد وبلند ہے ۔ قطبوں میں اور غوثوں میں وہ ارجمند ہے

منکر ہے شیخ احمد سرہندی کا وہی ۔ دروازہ جس پہ فیض الٰہی کا بند ہے

جو اعتقاد رکھتے ہیں اُنکی جناب میں ۔ ہاں اُن کا دو جہاں میں رتبہ بلند ہے

صدیق ؓ سے عروج و مجدد پہ ہے نزول ۔ کیا مستند یہ سلسلہ نقشبند ہے

حضرت حاجی عبد الرحمٰن بدخشی کابلی معروف بہ حاجی رمزی. ان سے آپ نے مصافحہ کیا، اور انہوں نے اپنے شیوخ سے. پس سند مصافحہ حسب ذیل ہے۔

حاجی عبد الرحمٰن بدخشی کابلی معروف بہ حاجی رمزیؒ. حافظ سلطان اوبہی معمر ۱۱۰ سال. شیخ محمود. شیخ سعید معن حبشی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۔

(نوٹ) ان میں سے ایک صاحب جن ہیں ۔

حضرت مخدوم عبد الاحدؒ آپ کے والد ماجد ان سے پندرہ طریقوں میں آپ نے خلافت پائی شجرات حسب ذیل ہیں ؛۔

(۱) سلسلہ فاروقیہ ؛۔ یہ آپ کا جدیہ سلسلہ ہے اس کا شجرہ بعینہ آپ کا نسبی شجرہ مذکورہ جوہر اوّل ہے ۔

(۲) سلسلہ سری سقطیہ یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدیہ سلسلہ ہے۔ اس میں آپ کی سترھویں پشت کے دادا خواجہ سلمان بن مسعود نے حضرت سری سقطی خلیفہ حضرت معروف کرخی سے خلافت پائی ہے اور ان کا شجرہ مشہور ہے ۔

(۳) سلسلہ سہروردیہ شہابیہ. یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدیہ سلسلہ

Marfat.com

ہے۔ اس میں آپ کے بارھویں پشت کے دادا حضرت شیخ احمد بن یوسف نے حضرۃ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے خلافت پائی ہے اور ان کا شجرہ مشہور ہے۔

(۴) سلسلہ سہروردیہ بہائیہ۔ یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدید سلسلہ ہے۔ اس میں آپ کے گیارھویں پشت کے دادا حضرت شعیب بن احمد نے حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی سے خلافت پائی ہے اور وہ شیخ الشیوخ کے خلیفہ تھے

(۵) سلسلہ سہروردیہ و چشتیہ جلالیہ، یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدید سلسلہ ہے اس میں آپ کے پانچویں پشت کے دادا حضرت امام رفیع الدین بانی قلعہ سرہند نے حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں سے خلافت پائی ہے اور وہ خاندان سہروردیہ میں حضرت شیخ رکن الدین نبیرہ حضرت زکریا ملتانی کے اور خاندان چشتیہ میں حضرت چراغ دہلوی خلیفہ حضرت محبوب الٰہی کے خلیفہ تھے۔

(۶) سلسلہ قادریہ جدیدہ حسینہ یعنی شیخ عبدالاحد۔ شیخ رکن الدین۔ امیر سید ابراہیم ایرجی قادری۔ سید شاہ احمد جیلی قادری۔ سید شاہ موسیٰ قادری سید شاہ عبدالقادر۔ سید شاہ محمد محسن۔ سید شاہ ابونصر۔ سید شاہ ابوصالح سید شاہ عبدالرزاق تاج الدین۔ حضرت غوث سید ابوصالح۔ سید عبداللہ جیلی سید یحییٰ زاہد۔ سید محمد۔ سید داؤد۔ سید موسیٰ الثانی۔ سید عبداللہ۔ سید موسیٰ الجون۔ سید عبداللہ المحض۔ سید حسن مثنیٰ۔ حضرت امام حسینؓ۔ حضرۃ امام حسنؓ حضرت امام علی مرتضےٰ رضؓ۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۷) سلسلہ قلندریہ یعنی بعدنام شیخ رکن الدین۔ شیخ عبدالقدوس۔ شیخ

Marfat.com

امام رضا۔ امام کاظمی۔ امام صادق۔ امام محمد باقر۔ امام سجاد۔ امام حسینؓ۔ حضرت امام علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۳) سلسلہ کبرویہ جلالیہ۔ بعد نام مخدوم جہانیاں کے سید حمید الدین سمرقندی۔ شیخ شمس الدین۔ شیخ عطایا خالدی۔ شیخ احمد بابا کمال جندی شیخ نجم الدین کبری مذکور الخ

(۴) سلسلہ سہروردیہ جلالیہ بعد نام مخدوم جہانیاں کے شیخ رکن الدین شیخ صدر الدین۔ شیخ بہاؤ الدین زکریا۔ شیخ الشیوخ شہاب الدین۔ شیخ ابوالنجیب۔ حضرت غوث پاکؒ۔ شیخ ابوسعید مذکور الخ

(۵) سلسلہ مداریہ۔ بعد نام سید اجمل کے شاہ بدیع الدین قطب مدار شیخ طیفور شامی۔ شاہ عین الدین شامی۔ شاہ سمین الدین شامی۔ عبداللہ علمبردار۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ رسول خداؐ

حضرت خواجہ باقی باللہؒ ان سے طریقہ نقشبندیہ میں آپ نے خلافت پائی۔ شجرہ یہ ہے کہ حضرت خواجہ باقی باللہ۔ خواجہ امکنگی۔ خواجہ درویش محمد۔ خواجہ محمد زاہد۔ خواجہ یعقوب چرخی۔ خواجہ علاؤ الدین عطار۔ خواجہ بہاؤ الدین محمد نقشبند۔ خواجہ سید امیر کلال۔ خواجہ باباسماسی۔ خواجہ علی عزیزان امتنی۔ خواجہ محمود الخیر فغنوی۔ خواجہ عارف دیوگری۔ خواجہ عبدالخالق عجدوانی۔ خواجہ ابویوسف ہمدانی۔ خواجہ ابوعلی فارمدی۔ خواجہ ابوالحسن خرقانی۔ خواجہ بایزید بسطامی۔ حضرت امام جعفر صادق حضرت قاسم بن محمد۔ حضرت سلمان فارسی۔ حضرت صدیق اکبرؓ۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

Marfat.com

عبدالسلام جونپوری شاہ محمد قطب الدین بنیادل سید نجم الدین قلندر سید خضر رومی عبدالعزیزی صحابی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ۔

(۸) سلسلہ چشتیہ صابریہ ۔ بعد نام شیخ عبدالقدوس کے ۔ شیخ محمد شیخ احمد عارف شیخ عبدالحق ۔ شیخ جلال الدین پانی پتی ۔ شمس الدین ترک مخدوم سید احمد علی صابر ۔ بابا فرید گنج شکر ۔ خواجہ قطب الدین ۔ خواجہ خواجگان سید معین الدین شیخ عثمان ہارونی وحاجی شریف زندنی قطب الدین مودود ناصرالدین ابو یوسف ۔ ابو محمد ۔ ابو احمد ابدال ۔ ابواسحق شامی ۔ ممشاد علو دینوری امین الدین ہبیرہ بصری ۔ یدالدین حذیفہ مرعشی ۔ سلطان ابراہیم ۔ فضیل بن عیاض ۔ عبدالواحد بن زید شیخ محسن بصریؒ ۔ حضرت علی مرتضیٰؓ ۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ۔

(۹) سلسلہ چشتیہ نظامیہ گیسو درازیہ ۔ بعد نام شیخ عبدالقدوس کے شیخ درویش محمد بن قاسم لودھی ۔ شیخ ابن حکم اودھی ۔ سید صدرالدین ۔ سید محمد گیسو دراز ۔ خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی ۔ شیخ نظام الدین محبوب الٰہی بابا فرید مذکور ۔ الخ ۔

(۱۱) سلسلہ چشتیہ نظامیہ جلالیہ ۔ بعد نام شیخ درویش محمد کے سید بڈھن سید اجمل بہرائچی ۔ سید جلال الدین مخدوم جہانیاں ۔ چراغ دہلوی مذکور الخ ۔

(۱۲) سلسلہ قادریہ جلالیہ ۔ بعد نام مخدوم جہانیاں کے عبید غیبی ۔ ابوالقاسم فاضل ابوالکلام محمد فاضل محمد قطب الدین ۔ شمس الدین علی الافلح شمس الدین خداداد حضرت غوث پاک شیخ ابوسعید شیخ ابوالحسن ۔ شیخ ابوالفرح ۔ شیخ ابوالفضل عبدالواحد ۔ شیخ ابوبکر شبلی ۔ شیخ ابوالقاسم ۔ جنید بہر سقطی معروف کرخی

Marfat.com

واضح ہو کہ یہ شجرہ اویسیہ ہے کہ اس میں حضرت بایزید کے بعد حضرت ابوالحسن کا نام ہے حالانکہ دونوں میں باہم ملاقات جسمانی نہیں ہو سکی۔ دوسرا شجرہ متصلہ یہ ہے اس میں بعد نام شیخ ابوعلی فارمدی کے۔ ابوالقاسم گرگانی۔ ابوعثمان مغربی۔ ابوعلی کاتب۔ ابوعلی رود باری۔ ابوالقاسم قشیری ابوعلی وقاق ابوالقاسم نصیرآبادی۔ ابوبکر شبلی۔ شیخ جنید۔ سری سقطی۔ معروف کرخی ہے۔ الخ

حضرت سید شاہ سکندرؒ ان سے آپ کے خرقہ خاص حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ اور طریقہ قادریہ جدیہ میں خلافت پائی۔ شجرہ حسب ذیل ہے۔

سید شاہ سکندر۔ سید شاہ کمال۔ سید شاہ فضیل۔ سید گرا رحمٰن ثانی سید شمس الدین عارف سید ابوالفضل۔ سید گرا رحمٰن اول۔ سید شمس الدین صحرائی۔ سید شاہ عقیل۔ سید شاہ بہاء الدین۔ سید شاہ عبدالوہاب۔ سید شاہ شرف الدین۔ سید شاہ عبدالرزاق حضرت غوث پاکؒ۔ بعدہٗ سلسلہ جدیہ حسینیہ مذکورہ۔ الخ۔

Marfat.com

تیسرا جوہر

حضرت مجدّد کے مخصوص کمالات اور اخلاق و اعمال کے بیان

آپ کے مخصوص کمالات جو جو کمالات عالیہ اور مدارج مخصوصہ خدائے پاک نے آپ کو عطا فرمائے۔ زبان قلم اس کے بیان سے عاجز اور قلم تحریر سے قاصر ہے بطور مشت نمونہ از خروارے کچھ مختصر خاصے درج ذیل کیے جاتے ہیں۔

(۱) آپ کا خمیر بقیہ طینت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔

(۲) آپ مجدد الف ثانی یعنی دین کو نئے سرے سے تازگی بخشنے والے ہیں

(۳) آپ قیوم اوّل یعنی آپ کی ذات بابرکات باعث قیام عالم وعالمیان ہے۔

(۴) آپ کو خزینۃ الرحمۃ کے خطاب سے سرفرازی بخشی گئی۔

(۵) آپ کو مرتبہ فردیت عطا ہوا۔

(۶) آپ مجموعہ قطب مدار باعث بقائے عالم جان اور قطب وارشاد (باعث بقائے ایمان عالم) ہیں۔

(۷) آپ کے ہی سلسلہ میں قیامت تک قطب مدار وارشاد ہوا کریں گے

(۸) حضرت امام مہدی آخر الزماں آپ کے ہی خلفاء سلسلہ سے ہوں گے۔

(۹) آپ کو مقام محبوبیت ذاتیہ کا خرقہ عطا کیا گیا۔

(۱۰) آپ مقام سابقین واوّلین پر پہنچے جو اصحاب یمین سے بھی آگے ہے۔

Marfat.com

(۱۱) آپ کو سیاحت و ملاحت ممتزجہ عطا ہوئی۔

(۱۲) آپ (صلہم) یعنی بندوں کو خدا سے ملانے والے ہیں۔

(۱۳) آپ کو ضمنیت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و اصالت کرامت عطا ہوئی۔

(۱۴) آپ نے بے واسطہ اللہ پاک سے کلام فرمایا۔

(۱۵) آپ کو علمِ لدُنی عطا کیا گیا۔

(۱۶) آپ کو اسرار مقطعات قرآنی عطا کئے گئے۔

(۱۷) آپ کو علم سمٰوٰت حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے تعلیم فرمایا۔

(۱۸) آپ سے حضرت خضر و الیاس نے مل کر اس پر موت و حیات کی کیفیت ظاہر کی۔

(۱۹) آپ پر علم الیقین حق الیقین جو اصحاب کبار کو عطا ہوا تھا ظاہر کیا گیا۔

نوٹ: دوسرے اولیاء جس کو حق الیقین فرماتے ہیں۔ وہ آپ کی تحقیق کی رُو سے علم الیقین ہی کا جزو ہے۔

(۲۰) آپ پر مقامات تعین حبی و وجودی ظاہر کئے گئے۔

(۲۱) آپ کو مثل اصحاب کبار مدارج اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرفراز ہوئے۔

(۲۲) آپ کی زیارت کے لیے کعبہ شریف آیا۔ اور آپ کی خانقاہ شریف کے کنویں سے آب زمزم برآمد ہُوا۔ بہت لوگوں کو حج کرا دیا اور آب

Marfat.com

زمزم پلایا۔

(۲۳) آپ کی خانقاہ شریف کی زمین کو بہشتی زمین کا درجہ عطا ہُوا۔

(۲۴) آپ کے طریقہ میں تمامی اولیاء کے فیضان ممتزج اور شامل ہیں۔ اس لیے آپ کا طریقہ افضل واسہل ہے۔

(۲۵) آپ کا طریقہ جامع شریعت وطریقت ہے اور اس میں مقامات ولایت کے علاوہ کمالات نبوت بھی شامل ہیں۔

(۲۶) آپ کے سلسلہ کے کل مریدین (جو قیامت تک ہونگے) آپ کو دکھلائے گئے۔

(۲۷) آپ پر گزشتہ وآئندہ حالات منکشف ہوئے۔

آپ کی کرامتیں اگر کسی پیغمبر یا نبی سے کوئی بات خلاف عادت ظہور میں آئے تو اسکو معجزہ کہتے ہیں اولیاء امت سے ظاہر ہو تو وہ کرامت ہے ورنہ استدراج انبیاء علیہم السلام کو معجزات اس لیے عطا کیے گئے کہ کفار پر ہیبت ہو اور وہ ایمان لاویں۔ اور اولیاء کو کرامت اس لیے فراز ہوئی کہ فاسق و فاجر توبہ کریں اور راہِ راست پر آویں مگر کرامت کے ظہور اور عدم ظہور سے مدارج بزرگی میں کمی و بیشی لازم نہیں آتی۔ ظاہر کے اصحاب کبار کے مرتبہ کو بڑے سے بڑا کوئی ولی نہیں پہنچ سکتا۔ اور ان سے بمقابلہ اولیاء اللہ کے خوارق بہت کم ظاہر ہوئے آپ سے بیشمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ بعض نے سات سو اور بعض نے اس سے زیادہ فراہم کی ہیں۔ لیکن میں صرف بیالیس کے بیان پر

Marfat.com

اکتفا کرتا ہوں۔ زبدۃ المقامات میں مذکور ہے کہ آپ کے ایک خادم نے بیان فرمایا کہ آنجناب نے اس حقیر پر ایک مرتبہ ایسی توجہ فرمائی کہ میں اس کے اثرات کو اگر چوب خشک پر ڈالوں تو یقین ہے کہ وہ ہری ہو جائے اور اہل عالم پر ڈالوں تو نور سے معمور ہو جائیں پر کیا کروں مجبوری ہے کہ زمانہ اجبر ہے شر و فساد کا معدن اور خیر و برکات سے خالی مرضی الٰہی انوار و اسرار کی عام اشاعت کی اجازت نہیں دیتی میں اس کے اظہار سے معذور ہوں۔ واضح ہو کہ اس توجہ کی برکات اس وقت تک سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگوں میں باقی ہیں۔ جس کے احیاء قلوب مردہ فرماتے ہیں۔ • آپ کے کرامات عالیہ احیاء قلوب فیضان شرح صدر محمدیہ علیٰ صاحبہا السلام راتجنہ ہے جو بمقابلہ معجزات باہرہ احیاء۔ اموات وغیرہ جو اور انبیاء علیہم السلام سے ظہور میں آئے کہیں اعلیٰ وارفع ہیں۔

• آپ کے صاحبزادہ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ العزیز موسوی المشرب تھے آپ نے تصرف فرما کر ان کو محمدی المشرب کرا دیا۔

• آپ نے ایک مرید کو بشارت دی کہ تجھ کو ولایت ابراہیمی عطا ہوئی ہے اس کا پورا یقین نہ ہوا۔ آپ نے سب کو خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس کی تصدیق کرا دی۔ جب وہ صبح کو آیا آپ نے اس کی شب گذشت بیان فرمائی۔ وہ آپ کے قدموں پر گر پڑا۔

• آپ کو شیخ طاہر لاہوری کی پیشانی پر لگا ہوا الکافر لکھا ہوا ظاہر ہوا کئی روز بعد یہ خبر آئی کہ وہ کافر ہو گیا اور اس نے زنار پہن لیا۔ آپ نے لوح محفوظ کیطرف نگاہ کی تو وہاں بھی یہی لکھا ہوا پایا آپ نے دعا کی۔ اس کی برکت سے

Marfat.com

وہ سعید ہوگیا. توبہ کی اور آپ کے مرید ہوئے اور خلافت پائی۔

• آپ کے قادریہ طریقہ کے ایک مرید کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت کا اشتیاق پیدا ہُوا۔ آپ نے ان کو قلب قادر کیطرف دیکھنے کے لیے ارشاد فرمایا۔ اس میں سے حضرت غوث ظاہر ہوئے۔ اس نے اچھی طرح آپ کی زیارت کر لی۔ اور آپ پھر وہیں مخفی ہو گئے۔

• آپ کے مرید مولانا یوسف کو جانکندنی کا وقت پیش آیا۔ ان کا سلوک کچھ باقی تھا۔ آپ ان کے پاس تشریف لائے اور فوراً طے کرا دیا۔

• ایک شخص نے آپ کی خدمت میں اس مضمون کا خط تحریر کیا کہ دربار پیغمبری میں اصحاب کبار ایک نظر میں کامل ہوجاتے تھے۔ اب محنت سے بھی کچھ نہیں ہوتا۔ آپ نے اس کے جواب میں یہ تحریر فرمایا کہ اس کا جواب صحبت پر موقوف ہے۔ جب وہ شخص حاضر خدمت ہُوا۔ آپ کی پہلی ہی ملاقات نعمت باطنی سے مالا مال ہوگیا۔

• چونکہ آپ کے فیض سے بہت سے اہلِ قبور بھی مستفید ہوکر ولی ہوگئے۔ ایک شخص نے دمِ اخیر یہ وصیت کی کہ میرا جنازہ آپ کی خدمت میں لے جا کر پیش کرنا۔ جب جنازہ لایا گیا۔ آپ نے توجہ دی مُردہ کا دِل جاری ہوگیا۔ اسی شب اس کے اقربا نے اس کی کیفیت کو خواب میں دیکھا۔

• مولانا محمد ہاشم کشمی نے غائبانہ آپ کی شہرت سُن کر ایک خط ملک دکن سے آپ کی خدمت میں لکھا۔ آپ نے اس کو ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ اس سے نور ولایت ظاہر ہوتا ہے چند روز میں مولانا حاضر خدمت ہو کر مرید ہوئے

Marfat.com

اور خلافت پائی۔

و جہانگیر بادشاہ اور شاہجہان شاہزادہ کی باہم نزع واقع ہوئی۔ اور نوبت مقابلہ کی پہنچی فقرا۔ وقت بالاتفاق شہزادہ کو مبارکباد فتحیابی کی دی۔ مگر آپ نے فرمایا۔ معاملہ برعکس نظر آتا ہے بالاخر وہی نتیجہ ہوا۔ جو آپ نے فرمایا تھا۔

و عبدالرحیم خانخاناں صوبہ دکن پر شاہی عتاب ہُوا۔ اس نے آپ سے استمداد چاہی۔ آپ نے اس کو دلجمعی کا خط لکھا۔ تین چار روز میں بادشاہ نے بجائے عتاب کے خلعت وخطاب سے اس کو سرفراز کر دیا ؛

و بادشاہ کا ایک امیر پر سخت عتاب ہُوا۔ اور وہ لاہور سے دہلی اس لیے طلب کیا گیا کہ ہاتھی کے پاؤں سے بندھوا کر مروا ڈالا جائے۔ اثنائے راہ میں جب وہ سرہند شریف پہنچا۔ آپ سے خواہاں امداد ہُوا۔ آپ نے دُعا فرمائی جب وُہ دربار شاہی میں حاضر ہُوا۔ بادشاہ نے بجائے عتاب کے خلعت سے سرفراز فرمایا۔

و آپ آخر عمر اجمیر شریف میں مقیم اور حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ کے مورد عنایات تھے رمضان شریف میں نمازیوں کو بسبب تنگی مسجد و موسم بارش نماز تراویح میں سخت تکلیف ہونے لگی آپ نے دُعا فرمائی۔ پس جب تک کلام اللہ ختم نہ ہو گیا۔ بارش نہیں ہوئی ؛

و اسی مسجد کی ایک دیوار نہایت خمیدہ تھی۔ لوگ اندیشہ ناک ہوئے آپ نے فرمایا مطمئن رہو ابھی نہیں گرے گی۔ جب آپ اجمیر شریف سے واپس ہوئے۔ شہر سے باہر ہوتے ہی گر گئی ؛

Marfat.com

• مولانا محمد ابن سالہا سال سے بیمار تھے نہ کوئی دُعا ان پر اثر کرتی تھی نہ دوا۔ انہوں نے آپ کا نام نامی سُن کر آپ کی خدمت میں ایک عرضداشت لکھی۔ اس کے جواب میں آپ نے ایک خط تسلی آمیز لکھ کر اور اپنا پیراہن مبارک ان کو ارسال فرمایا اس نے آپ کا پیراہن مبارک پہنا فوراً ہی تندرست ہو گیا۔

اولیا را ہست قدرت از الٰہ | تیر جستہ باز گرداند ز راہ
اکمہ و ابرص چہ باشد مردہ نیز | زندہ گردد از فنون ان عزیز

• شب برات کو آپ پر ظاہر کر دیا گیا۔ کہ اسی سال آپ کا وصال ہو گا۔ چنانچہ ویسا ہی ہُوا۔

• آپ نے اپنے وصال سے پہلے اپنی حیات کے ایام باقیہ ظاہر فرمائے تھے۔ جس کے بعد وفات کی تصدیق ہو گئی۔

• آپ نے اپنے وصال سے ایک روز قبل کل حال وفات کے متعلق حتیٰ کہ وقت تک متعین کر دیا۔ ویسا ہی ہُوا۔

• آپ کا ایک عقیدت مند کسی شہر میں کافروں کے مقابلہ میں مغلوب ہوا۔ اور آپ کو یاد کیا۔ یاد کرتے ہی آپ فوراً پہنچ گئے۔ اس کی مدد کی وُہ فوراً غائب ہو گیا۔

• ہزاروں کافر آپ کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوئے۔

• حضرت شیخ آدم بنوری قدس سرہ العزیز کو صرف تین روز میں کامل سلوک طے کرا کے خلافت عطا فرمائی۔

Marfat.com

و ایک بنگالی درویش نے آپ سے طریقہ حاصل کیا۔ جب اس پر جذبہ قویہ وارد ہُوا۔ سر برہنہ جنگل کو چلا گیا۔

و ایک سوداگر پر آپ نے توجہ فرمائی پہلے ہی مرتبہ میں وُہ مدہوش اور مجذوب ہو کر گھر بار سے دست بردار ہو گیا۔ دوسری مرتبہ جب آپ نے توجہ فرمائی تو ہوش میں آکر سالک ہو گیا۔

و ایک جذامی آپ کی خدمت میں دُعا صحت کیلئے حاضر ہُوا۔ آپ نے ایک ہی مرتبہ اس کی طرف توجہ فرمائی۔ فی الفور اچھا ہو گیا۔

و ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ آپ کے حلقہ میں جو حافظ صاحب قرآن شریف پڑھتے تھے علیل ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ "ہم نے ان پہ ذمہ لے لیا" وہ فورًا اچھے ہو گئے۔

و ایک مرتبہ آپ نے موسم گرما میں سفر فرمایا۔ راہ میں ہوا نہایت گرم چلی۔ خادموں نے بارش کے لیے عرض کیا۔ آپ نے دُعا کی۔ فورًا ابر محیط ہو گیا۔ اور برسنے لگا۔

و آپ کے ایک مرید کو شیر نے جنگل میں گھیر لیا۔ اس نے آپ کو یاد کیا۔ فورًا آپ عصا ہاتھ میں لیے ہوئے نمودار ہوئے۔ شیر کو مار کر بھگا دیا اور غائب ہو گئے۔ ہمراہیوں نے دیکھ کر اس سے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگ تھے اس نے کہا میرے پیر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تھے۔

و آپ کے ایک مرید پر کوئی معترض ہُوا۔ غیب سے اس کے اعضاء کٹ کر ٹکڑا ٹکڑا ہو گئے لوگوں نے آپ کی خدمت میں اس کی طرف سے معذرت

Marfat.com

کی۔ آپ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کی توجہ سے وہ اچھا ہوگیا۔

و آپ کسی امیر کے مکان پر تشریف لے گئے تھے آپ کے ایک معتقد کو وہاں جانے کے باعث بدگمانی ہوئی۔ ہاتف غیبی نے نہایت سختی کے ساتھ اسکو متنبہ کیا۔ اولیاء اللہ پر اعتراض کا نتیجہ بُرا ہوتا ہے استغفار کر۔

و ایک طالب حضرت امیر معاویہؓ سے بسبب منازعت حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہ کدورت رکھتا تھا۔ اس نے آپ کے مکتوب شریف میں لکھا دیا کہ امام مالک کے نزدیک اصحاب کبار کے منکر کی ایک ہی سزا ہے خواہ وہ حضرت صدیق اکبرؓ کا انکار کرے یا امیر معاویہؓ کا اس پر وہ طالب علم معترض ہُوا۔ اس نے رات کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے اس کو حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں پیش کیا انہوں نے فرمایا۔ خبردار! ان مکتوبات پر اعتراض نہ کرنا۔ اور جنگ باہمی کے اسرار کسی دوسرے کو معلوم نہیں ہوسکتے۔

و ایک روز آپ کا مرتضےٰ خاں کی قبر پر گزر ہُوا۔ تو ان کو محاسبہ میں گرفتار پایا۔ بارگاہ ادریت میں دُعا کی اللہ پاک نے آپ کی دُعا سے اس کی مغفرت فرمائی۔ اسی روز اس کے ایک دوست نے اس کو خواب میں دیکھا۔ تو مرتضےٰ خاں نے آپ کی شفاعت سے اپنی مغفرت کی کیفیت بیان کی۔

آپ کے مریدوں یا معتقدوں میں سے اگر کوئی شخص کبھی بیمار ہوتا تو وہ آپ کی توجہ فرماتے ہی اچھا ہو جاتا۔ اتفاقاً ایک شخص کو اپنے گھر میں دردِ قولنج ہُوا۔ آپ نے بوقتِ سحر اس کے حال پر توجہ فرمائی۔ اسی وقت سے

Marfat.com

اس کو آرام آنا شروع ہُوا۔ اور صبح تک بالکل اچھا ہوگیا۔

و آپ کی خدمت میں ایک شخص نے کچھ تحفہ پیش کیا اور کسی مریض کی دُعا و صحت کے لیے استدعا کی۔ آپ نے اس کو قبول نہیں فرمایا۔ اور تھوڑی دیر مراقبہ کرکے فرمایا۔ ہم اس کی مغفرت کے لیے دُعا کرتے ہیں۔ بعدہٗ معلوم ہُوا کہ اس وقت اس کا انتقال ہو چکا تھا۔

و ایک بزرگ خواجہ جمال الدین حسین آپ کی خدمت میں استفادہ کی غرض سے حاضر ہوئے آپ نے فرمایا تیرا دل عورت میں منہمک ہے جب تک تو اس سے پاک نہ ہو جائے۔ کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس نے اس کی تصدیق کرکے توبہ کی۔ فوراً برکات ظاہر ہونے لگیں۔

و آپ کے بھائی شیخ محمود قافلہ کے ساتھ قندھار گئے ہوئے تھے۔ ایک روز بیٹھے بیٹھے آپ نے فرمایا آج میں نے شیخ محمود کو ہر چند تلاش کیا مگر اس کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ بلکہ اس کی قبر قندھار میں دیکھ رہا ہوں۔ جب سفر سے قافلہ واپس آیا۔ اس ارشاد کی حرف بحرف تصدیق ہوئی۔

و آپ کی خدمت میں ایک درویش نے عرض کیا کہ امسال میرا حج بیت اللہ کا عزم مصمم ہے آپ نے غور فرما کر کہا۔ تو عرفات میں نظر نہیں آتا۔ اس کے بعد اس نے ہر چند کوشش کی۔ مگر وہ نہ جا سکا۔ اس کے بعد کئی سال تک وُہ ارادہ کرتا رہا۔ مگر ناکام رہا۔

حضرت خواجہ حسام الدین نے آپ کو خط لکھا کہ میرا حج کو جانے کا عزم ہے۔ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا۔ ہم کو آپ کا جانا معلوم نہیں ہوتا۔ انہوں نے کل

Marfat.com

انتظام کر لیا مگر جانا نہ ہو سکا۔

و ایک درویش نے آپ سے خدا کی راہ دریافت کی۔ آپ نے ایک روٹی کا ٹکڑا اس کا کھلا دیا۔ فوراً فیض باطنی کا دروازہ اس پر کھل گیا۔

و ایک شخص نے آپ کی خدمت میں لڑکا تولد ہونے کے لیے استدعا کی۔ آپ نے غور کر کے فرمایا تیری عورت بانجھ ہے اگر تو دوسری شادی کرے گا۔ تو لڑکا پیدا ہوگا۔ جب اس نے دوسری شادی کی تو لڑکا تولد ہوا۔

و جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ محمد صادق کے مقبرہ میں دوسری قبر کی گنجائش نہ تھی۔ آپ کے واسطے صاحبزادہ کی قبر بسمت مشرق سوا گز ہٹ گئی۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔

آپ کے متفرق کمالات چند ہی عرصہ میں آپ کے کمالات کا عالمگیر شہرہ ہوگیا۔ مور و ملخ کی طرح خلقت کا ہجوم ہوا۔ ہر ملک میں آپ کے خلفاء پہنچ گئے۔ رات دن بازار ہدایت گرم ہوا فرمانروایان ایران توران بدخشاں نے ان کے ہاتھوں پر بیعت کی۔ بادشاہ ہند کے لشکر میں بھی شیخ بدیع الدین آپ کے نامور خلیفہ مشغول حلقہ توجہ تھے۔ ہزارہا آدمی ان کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ اکثر ارکان دولت نے بیعت کی۔ شرک و بدعت سے نفرت بڑھی۔ شدہ شدہ یہ خبر آصف خاں وزیر اعظم کو جو شیعی المذہب تھا پہنچی اور وہ پہلے سے حضرت کے حالات سُنے ہوئے تھے۔ کہ آپ کو مذاہب باطلہ کی تردید سے خاص دلچسپی ہے ایک رسالہ ردِ روافض بھی تحریر فرمایا ہے۔ اس کو شیخ بدیع الدین

Marfat.com

کا لشکر میں قیام اور کسب کے طریقہ کی اشاعت بہت ناگوار ہوئی۔ اور شب و روز موقع کی جستجو میں تھا۔ کہ ایک روز بادشاہ کو تنہا پا کر عرض کیا کہ حضور سرہند کے ایک شیخ زادہ نے جو علوم عربیہ میں ماہر ہے اور اس نے مختلف درویشوں سے خلافت پائی ہے۔ دعویٰ مجددیت کا کیا ہے۔ صدہا آدمی اس نے خلیفہ کر کے ملک در ملک بھیج دیئے ہیں۔ ہزارہا لکھو کھا آدمی اس کے خلفاء کے مرید ہو گئے ہیں۔ کئی بادشاہ ممالک غیر حلقۂ ارادت میں داخل ہو گئے۔ ہمارے لشکر میں بھی اس کا ایک خلیفہ مقیم ہے اور امراء سلطانی خانخاناں۔ سید صدر جہاں خاں جہاں خان اعظم۔ مہابت خاں۔ تربیت خاں۔ اسلام خاں۔ سکندر خاں دریا خاں۔ مرتضےٰ خاں وغیرہ اس کے مرید اور حلقہ بگوش ہو گئے ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس نے ایک لاکھ سوار مسلح اور بے شمار پیادے تیار کئے ہیں خوف ہے کہ غفلت میں کوئی اور شکل ظہور پذیر نہ ہو جائے۔ جس قدر اس کے معتقدین ہیں۔ اوّل ان کا دور دراز فاصلہ پر تبادلہ کر دیا جائے تو ہر ایک انتظام آئندہ ہو سکے گا۔ بادشاہ کو وزیر کی رائے پسند آئی اور دوسرے ہی روز علی الصبح دربار خاص منعقد کر کے خانخاناں کو ملک دکن کی صوبہ داری پر اور سید صدر جہاں کو ملک بنگال کی صوبہ داری اور خانخاناں کو ملک مالوہ کی صوبہ داری پر۔ مہابت خاں کو کابل کی صوبہ داری پر۔ اور اسی طرح سے سے چار سو حکام کو جو آپ کے معتقد خاص تھے۔ دور دراز ملکوں کا حاکم بنا کر بھیج دیا۔ جب ان کے مقامات متبدلہ پر پہنچنے کی اطلاع موصول ہو گئی۔ تو بادشاہ نے ایک فرمان میں حضرت کے نام آپ کی ملاقات کا اشتیاق

Marfat.com

ظاہر کر کے آپ کو بمعہ مریدین و معتقدین دعوت دی گئی تھی۔ ذریعہ حاکم سرہند روانہ کیا۔ اور حاکم موصوف کو تاکید کی کہ خود حاضر ہو کر پیش کش کرے۔

وہاں وُہ انتظام ہو رہا تھا اور یہاں روزانہ حضرت اقدس تمام واقعات بادشاہی اپنے خُدّام کے رُوبرو بیان فرماتے رہتے تھے۔ حتیٰ کہ ایک روز ارشاد فرمایا۔ کہ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا اُوْذِیَ یعنی کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس کو راہ خُدا میں تکلیف نہ ہوئی ہو۔ وَمَا مِنْ وَلِیٍّ اِلَّا وَابْتُلِیَ یعنی کوئی ولی ایسا نہیں ہے جس کو بلاؤں میں نہ رکھا گیا ہو۔ وَالْبَلَاءُ بِقَدْرِ الْوَلَاءِ یعنی بلا بقدر محبت آتی ہے۔ پھر فرمایا کہ ہمارے حالات اور اعمال کو اولیاء اللہ کے حالات اور اعمال سے کچھ بھی نسبت نہیں ہے۔ مگر کسی نبیؑ کو خواہ وہ یوُسف ہوں یا ایوبؑ یا کوئی اور ہوں بغیر جلال کی سیر کے سلوک پورا نہیں ہو سکتا۔ اور اب مرضی الٰہی ایسی ہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ ہم کو ایسی سیر کرائی جائے۔ کہ حاکم سرہند فرمان شاہی لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے صاحبزدگان حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصُوم کو کوہستان کی طرف رخصت کیا۔ اور اہل وعیال کو دلاسا دے کر مع حاضر الوقت مریدین لشکر سلطانی کی طرف راہی ہوئے۔

جب آپ کو بادشاہ کے دربار میں جانے کا اتفاق ہُوا۔ تو آئین دربار کے موجب نہ آپ نے سلام کیا اور نہ سجدہ تو بادشاہ کے ندیموں نے آپ کو اشارہ سے سمجھایا۔ آپ نے بآواز بلند فرمایا کہ اس وقت یہ پیشانی غیراللہ کے لیے نہیں جھک سکتی اور نہ آئندہ امید ہے۔ رُباعی

دین است و دین پناہ است حسین   شاہ است حسین و بادشاہ است حسین

Marfat.com

سرداد نداد دست دردست یزید! واللہ کہ بنائے لا الٰہ است حسین
بادشاہ پر اس گفتگو کا بڑا اثر ہُوا اور خوف زدہ ہو کر وزیر سے مشورہ کیا کہ واقعی بڑا بے باک شخص ہے اس کو دربار سے اس طرح جانے نہ دیا جائے ورنہ خوف فساد و فتنہ ہے۔ وزیر نے رائے دی کہ ان کو بالفعل قلعہ گوالیار میں نظر بند رکھا جائے تو مناسب ہے۔ ان کو مع ہمراہین قلعہ میں بھیجدیا گیا۔

آپ نے وہاں پہنچتے ہی ایک ایک خط اپنے کُل خلفاء کے نام بدیں مضمون ارسال فرمایا۔ کہ میری یہ کیفیت ہے۔ اور سب میری رضامندی سے ہے۔ خبردار لوگو کسی قسم کی جنبش اور حرکت نہ کرنا۔

ہر چند کہ آپ کے مریدین ہزارہا آدمی ایک ہفتہ میں آمادہ مقابلہ ہوگئے تھے۔ اور مہابت خاں معہ افواج ماتحت کابل سے روانہ ہو کر کئی منزل یک آگیا تھا۔ مگر یہ نامہ نامی اور صحیفہ گرامی پہنچتے ہی باز رہا۔

ایک روز آپ نے بیٹھے بیٹھے فرمایا کہ اب ہماری سیر جلال الٰہی پوری ہوگئی۔ اور بہت جلد یہاں سے روانگی ہوگی۔ قلعہ کے تمام اعمال آپ کے گرویدہ اور معتقد حلقہ بگوش ہوگئے تھے۔ سب کو حال معلوم کرکے آپ کی مفارقت کا اثر ہُوا۔ یہاں یہ کیفیت تھی۔ اور وہاں بادشاہ کو ایک روز کسی نے عالم بیداری میں تخت سے زمین پر پھینک دیا۔ وہ ہیبت زدہ ہو کر بیمار ہوگیا تھا۔ ہر چند معالجے ہوتے تھے کوئی فائدہ نہ تھا۔ ایک روز خواب میں دیکھا کہ کوئی بزرگ فرماتے ہیں۔ کہ تو نے مجدد امام وقت کی بے عزتی کی ہے تو جس عذاب الٰہی میں گرفتار ہے۔ بغیر اسکی دُعا کے رفع نہ ہوگا۔ اگر

Marfat.com

تم کو اپنی اور بادشاہت کی خیر مدنظر ہے تو اس کی طرف رجوع کر بادشاہ نے خواب سے بیدار ہوتے ہی آپ کی رہائی کا حکم جاری کیا۔ اور آپ کی وجہ سے کل ہندوستان کے قیدیوں کو رہا کیا۔ اور ایک عرضداشت اپنے ندیموں کے ہاتھ سے حضرت کی خدمت میں متضمن استدعا کی بہ معافی خطاء روانہ کر کے قدوم میمنت لزوم سے مشرف ہونے کی استدعا کی۔ نظم

جب ہُوا دبدبۂ شان مجدد کا ظہور   تہلکہ مچ گیا ایوان جہانگیری میں
ہو کے شرمندہ شہ ہند خطا سے اپنے   مدتوں غرق رہا ورطۂ دلگیری میں

آپ نے اس کے جواب میں کچھ شرائط پیش کیں۔ بادشاہ نے سب منظور کر لیئے۔ آپ وہاں سے واپسی میں تین روز سرہند شریف ٹھہرے ہزاروں مخلوق آرزوئے قدمبوسی میں چلی آرہی تھی۔ سب آپ کے جمال باکمال سے مشرف ہوئے پھر آپ عازم لشکر بادشاہی ہوئے۔ بادشاہ مریض تھا۔ ولی عہد شاہجہان اور وزیر اعظم آپ کے استقبال کے لیے حاضر ہوئے۔ آپ محل شاہی میں تشریف لے گئے۔ آپ نے دُعا شروع فرمائی۔ اور بادشاہ کو حکم دیا کہ اپنی خطا کو یاد کر کے روتا رہے۔ بہت جلد بادشاہ کو صحت ہو گئی آپ کے قدموں پر گر گیا۔ سلسلہ طریقت میں داخل ہُوا۔ اور احکام شرعی جاری کیے۔

(۱) سجدہ دربار بالکل موقوف کر دیا گیا۔

(۲) گاؤکشی میں آزادی دی گئی گوشت برسر بازار بکنا شروع ہُوا۔

(۳) بادشاہ اور ارکانِ دولت نے ایک ایک گائے دربار عام کے دروازے

Marfat.com

پر اپنے اپنے ہاتھ سے ذبح کی اور کباب تیار ہوئے۔ سب نے کھائے۔

(۴) جہاں جہاں مُلک میں مسجدیں شہید کی گئی تھیں دوبارہ تعمیر کی گئیں۔

(۵) دربارِ عام کے قریب ایک خوشنما مسجد تعمیر ہوئی۔ پنج وقتہ بادشاہ معہ امراء اس میں آپ کے پیچھے بجماعت نماز پڑھتے تھے۔

(۶) شہر بشہر محتسب شرعی مفتی و قاضی مقرر ہوئے۔

(۷) کفار پر جزیہ مقرر ہُوا۔

(۸) جس قدر قانون خلافِ شرع شریف جاری تھے، سب یک قلم منسوخ کیے گئے۔

(۹) جُملہ بدعات اور رسوم جاہلیت مسدود کیے گئے۔

اسلام کو نئے سرے سے رونق اور دین میں تازگی آئی۔ مسلمانوں کے دِل باغ باغ اور کفار کے سینے داغ داغ ہوئے۔

آپ کا حلیہ شریف

آپ کا قد موزوں اور کامل، تھا آپ نازک اندام اور آپ کا رنگ گندم گوں مائل بہ سفیدی تھا۔ آپ کے رخسار مبارک سے ایسا نور ہویدا تھا کہ آنکھ کام نہ کر سکتی تھی۔ آپ کے بدن مبارک پر کبھی میل نہ جمتا تھا۔ آپ کے پسینہ میں گرمی ہو یا برسات کسی موسم میں بو نہ آتی تھی۔ آپ کی پیشانی کشادہ تھی اس پر سجدہ کا نشان اور پیشانی سے بینی تک ایک سُرخ خط کشیدہ تھا۔ جو ہمیشہ چمکتا رہتا تھا۔ آپ کے ابرو سیاہ باریک۔ کشادہ آنکھیں بڑی بڑی سُرخی مائل۔ سفیدی سیاہی

Marfat.com

نہایت گہری۔ آپ کی بینی بلند۔ لب سرخ۔ دہن متوسط۔ دنداں متصل اور درخشاں تھے آپ کی ریش مبارک بہ انبوہ وشکوہ مربع۔ اور رخسار مبارک پر بال تجاوز نہ تھے آپ کے موئے مبارک پر سفیدی غالب تھی۔ ہاتھ کھلے۔ انگلیاں باریک پاؤں نہایت لطیف پاشنے بہت صاف سینہ فیض گنجینہ پر بالوں کا صرف ایک باریک خط تھا۔ آپ کی کمر بہت پتلی اور نازک تھی۔

آپ کے اخلاق عادات اور تواضع

آپ کا خلق سراپا محمدی تھا۔ صبر وشکر، حلم و تواضع۔ زہد ورع و قناعت و تسلیم و رضا و توکل آپ کے عادات میں داخل تھے۔ جنازہ کے ساتھ مشایعت کرتے۔ بخشائش موتی کے لیے ہمت صرف فرماتے اور مریضوں کی عیادت فرماتے۔ مسنون دعائیں ان پر دم کرتے۔ دفع مرض کے لیے توجہ مبذول فرماتے۔ صد ہزارہا آدمی شفا پاتے ایام مسنون پنجشنبہ اور شنبہ کو سفر فرمانے کے وقت ادعیہ ماثورہ پڑھتے۔ دوسرے دنوں کو سفر کیلئے محض نہ جاتے تھے۔ خلاف شرع جلسوں اور عام دعوتوں میں شرکت نہ فرماتے خاص دعوتوں میں شریک ہوتے اگر کسی موقع پر ذرا بھی آدابِ شرع آپ سے ترک ہو جاتے آپ بہت استغفار پڑھتے۔ نعمتوں پر شکر اور تکالیف پر صبر کرتے تھے۔ جیسا کہ اخص خواص کو کرنا چاہیئے۔ ہر امر میں آداب سُنت ملحوظ اور اجتناب بدعت ونظر رکھتے تھے۔ لباس بھی آپ کا بموجب شرع شریف تھا تھا۔ سر پر عمامہ اس کے دونوں سرے شانوں پر چھوتے ہوئے ایک میں مسواک آویزاں کرتے کے آستین چاک یعنی سلی ہوئی نہ ہوتی تھیں پاجامہ ٹخنوں سے

Marfat.com

اونچا کبھی نصف ساق تک جوتا معمولی۔ ہاتھ میں عصا رکاندھے پر چار نماز جمعہ اور عیدین میں لباس فاخرہ مسنون زیب تن فرماتے تھے۔

یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ اشْفِنِي بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِي بِدَوَائِكَ وَعَافِنِي مِنَ الْبَلَاءِ وَاعْصِمْنِي مِنَ الْأَهْوَالِ وَالْأَمْرَاضِ وَالْأَوْجَاعِ ۔ اور آپ اعضائے وضو کپڑے سے نہ پونچھتے ہ

آپ کی نماز تہجد وتر اور مراقبہ بعد ازاں پوشاک لطیف و نفیس پہنتے یہ تجمل و رفتار تمام متوجہ نماز ہوتے اور دو رکعت خفیف گذارتے اور ان دو رکعت میں بعد فاتحہ یہ آیت پڑھتے۔ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ۔ اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ یہ آیت پڑھتے۔ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ۔ وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ باقی نماز تہجد کو بطول قرأت ادا کرتے۔ غالباً دو تین سپارہ قرآن کے پڑھتے تھے۔ اور گاہ گاہ حالت غلبہ حضور میں نصف شب سے صبح تک ایک ہی رکعت میں گذر جاتی۔ اور جب خادم پکارتا کہ صبح ہوئی جاتی ہے تب دوسری رکعت بہ تخفیف ادا فرما کر سلام پھیرتے۔ پس ازاں دوسری دو رکعتیں بقرأت طویل لیکن اول سے کم ادا کرتے اور علیٰ ہذا القیاس بعد کی رکعتیں ایک دوسرے سے کم ادا کرتے بعد ازاں اگر اول شب میں وتر نہ پڑھے ہوتے تو تین وتر پڑھتے۔ اور بعد فاتحہ پہلی رکعت میں سورہ سبح اسم اور دوسری میں قل یا اور تیسری میں قل ھو اللّٰہ پڑھتے۔ سیوم رکعت میں معمول ہوا تھا قنوت حنفی کو قنوت شافعی سے ضم کرتے جیسے کہ حنفیوں کی کتاب میں موجود ہے اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنَا رَبَّنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَن وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ ۔ اور اگر وتر اول شب میں پڑھ لیا کرتے۔ تو تہجد بارہ رکعت پڑھتے۔ اور کبھی آٹھ اور کبھی دس پر اکتفا فرماتے۔ اور اکثر نماز تہجد میں سورہ یٰسین پڑھتے اور فرماتے کہ اس کی قرأت میں نفع بسیار اور نتائج بے شمار پائے گئے۔ اور سورہ الم سجدہ اور سورہ ملک اور سورہ مزمل اور واقعہ اور چہار قل بھی پڑھتے تھے۔ اور بعد نماز آخر سورہ آل عمران سے یہ پڑھتے تھے۔ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ الیٰ آخر السورۃ اور ستر دفعہ استغفراللہ پڑھتے اور کبھی کبھی آیت کریمہ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ ستر مرتبہ پڑھتے بعدہ صبح تک مراقبہ کرتے یا کلمہ طیبہ پڑھتے یا قبل از صبح موافق سنت سنیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ سو جاتے تاکہ تہجد

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی

آپ کے حالات کتاب ہذا کے تقریباً 64 صفحات پر مشتمل ہیں جبکہ کتاب میں مزید گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے آپ کے اخلاق' عادات' وضع شبانہ روز اعمال' عقائد' آداب بیت الخلاء' وضو' نماز تہجد' وتر' مراقبہ' نماز فجر' نماز اشراق' استخارہ' چاشت' خلوت' صحبت' طعام' قیلولہ' صلوٰۃ الزوال' ظہر' حلقہ' ذکر توجہ' تعلیم دین' نماز عصر اور ختم خواجگان' نماز مغرب اور اوابین' نماز عشاء اوراد عام سائل' نماز' نماز جمعہ' عیدین' تراویح وغیرہ بیان کرنے سے رہ گئے ہیں۔

تصانیف: علوم شریعت اور معارف طریقت میں آپ کی بیشمار تصانیف ہیں ان میں سے صرف وہ تصنیفات جن کے مسودہ باقی رہ گئے تھے اور وہ مرتبہ شہرت کو پہنچیں (645) ہیں۔

مکتوبات شریف: آپ کے کل 634 مکاتیب ہیں جو تین جلدوں میں منقسم ہیں۔ تمام تصنیفات اور مکاتیب سے اسرارات العیہ کا اظہار ہوتا ہے اور آپ جیسی بے مثل اور عظیم شخصیت کا تعارف بھی ہو جاتا ہے حضرت مجدد الف ثانی کی شان اور عظمت کا ملاحظہ فرماویں کہ آپ خود قیوم اول۔ آپ کے فرزند خواجہ محمد معصوم قیوم ثانی آپ کے پوتے حضرت حجتہ اللہ نقشبند قیوم ثالث آپ کے پڑپوتے خواجہ محمد زبیر قیوم اربع ہیں۔

آپ کے صاحبزادگان اور صاحبزادیاں: آپ کے سات صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ (1) اکابر اولیاء حضرت خواجہ محمد صادق (2) خزینۃ الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید (3) عروۃ الوثقی حضرت خواجہ محمد معصوم قیوم ثانی (4) حضرت خواجہ محمد فرخ 15 سال کی عمر میں وصال فرمایا (5) حضرت خواجہ محمد عیسیٰ آپ نے بعمر 8 سال وصال فرمایا (6) حضرت خواجہ محمد اشرف آپ نے بعمر 2 سال وصال فرمایا (7) حضرت خواجہ شیخ محمد یحیٰ آپ کی ولادت 1024 اور وصال 1096ء 27 جمادی الثانی فرمایا آپ کی آرامگاہ حضرت مجدد صاحب کے گنبد کے ساتھ بنی ہوئی ہے۔

آپ کے خلفاء آپ کے خلفاء بیشمار تھے بموجب عمر مبارک آنحضرت ﷺ آپ کے مکتوبات میں صرف 63 خلفاء کے نام مبارک لکھے ہوئے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نے پوری کائنات بالخصوص حقیقی اولاد اور خلفاء در خلفاء عظام کے ذریعہ اپنے فیضان اور کمالات کو سمندر کی طرح پھیلا دیا ہے اور قیامت تک آپ کا فیضان جاری و ساری رہے گا۔ حضور اکرم ﷺ چونکہ سرچشمہ اور منبع فیضان الٰہی ہیں اور جملہ اولیاء عظام کے قلوب میں حضور ﷺ کا ہی نور موجزن ہے لہٰذا جمیع اولیاء اللہ سے جن کرامات کا قیامت تک ظہور ہو گا وہ حضور اکرم ﷺ کے ہی معجزات میں شمار ہو گا۔ حضرت امام مہدی بھی سلسلہ مجددیہ میں شامل ہوں گے۔

سلسلہ مجددیہ کی اشاعت اولاد کے ذریعہ کتاب ہذا میں حضرت مجدد الف ثانی کے مندرجہ ذیل فرزندان گرامی آپ کے پوتے' پوتے کے پوتے اور آپ کے خلفاء کا ذکر کیا گیا ہے۔

فرزندان گرامی کے اسماء مبارک

1- خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ خواجہ محمد سعید خازن رحمت خواجہ محمد معصوم قیوم ثانی۔

2- حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے شیخ عبدالاحد المشہور بشاہ گل رحمۃ اللہ علیہ بن محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ خازن رحمت حجتہ اللہ محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ قیوم ثالث اور خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

3- حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے پڑپوتے خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ قیوم اربعہ بن حجتہ اللہ محمد نقشبند بن خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

4- خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے شروع ہو کر خواجہ ابو سعید دہلوی شاہ احمد سعید۔ شاہ محمد عمر رامپوری' حضرت شاہ ابوالخیر حضرت زید ابوالحسن فاروقی دہلوی پر اولاد والا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء عظام کا سلسلہ

1- شیخ آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ شیخ محمد طاہر بندی رحمۃ اللہ علیہ لاہوری مولانا بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ سرہندی حضرت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند شیخ عبدالاحد کے خلیفہ ہیں۔

2- خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ' شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ حاجی دوست محمد

Marfat.com

قندھاری رحمۃ اللہ علیہ' خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ' خواجہ سراج الدین موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں' خواجہ ابوسعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ کندیاں شریف' اعلیٰ حضرت قاضی محمد صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ ہری پور ہزارہ۔

نوٹ: مندرجہ بالا بزرگواروں اور اولیائے عظام سے آج تک جن کمالات اور کرامات کا ظہور ہو چکا ہے اور تا قیام قیامت ہو گا۔ وہ حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہی منسوب ہوں گے۔ کیونکہ ان نورانی قلوب میں آپ کا نور اور فیضان جاری اور ساری ہے۔

تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ اولیائے عظام کے حالات مبارکہ کو پوری توجہ اور غور سے پڑھیں ان حضرات کے شب و روز کے معمولات اور مجاہدات کا مطالعہ فرماویں اور ان کی کامل اتباع کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ کہانی کے طور پر ان اولیائے عظام کے حالات نہ پڑھیں۔ بلکہ وضو کر کے خلوت میں یہ مبارک کام کریں۔ ہر ولی اللہ کی شان نرالی ہے اور کرامات کا ظہور بھی الگ الگ ہوتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی کا مکتوب مبارک بنام شیخ فرید

فرقہ اہل سنت والجماعت کے علاوہ دوسرے تمام فرقے گمراہ اور جہنمی ہیں

اے شرافت و نجات کے مرتبہ والے تمام نصیحتوں کا خلاصہ دینداروں اور شریعت کے پابندوں کے ساتھ میل جول رکھنا ہے اور دین و شریعت کا پابند ہونا تمام اسلامی فرقوں میں سے فرقہ ناجیہ یعنی اہل سنت و جماعت کے طریقہ حقہ کے سلوک پر وابستہ ہے۔ ان بزرگواروں کی متابعت کے بغیر نجات محال ہے اور ان کے عقائد کے اتباع بغیر خلاصی دشوار ہے۔ تمام عقلی' نقلی اور کشفی دلیلیں اس بات پر شاہد ہیں۔ ان میں سے کسی میں خلاف احتمال نہیں۔ فرقہ ناجیہ یعنی اہل سنت کے علاوہ دوسرے تمام فرقے گمراہ ہیں اور جہنمی ہیں اگر معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص ان بزرگواروں کے سیدھے راستہ سے ایک رائی کے برابر بھی الگ ہو گیا ہے تو اس کی صحبت کو زہر قاتل جاننا چاہئے اور اس کی ہم نشینی کو کو زہر مار خیال کرنا چاہئے۔ بیباک طالب علم خواہ کسی فرقہ سے ہوں۔ دین کے چور ہیں۔ ان کی صحبت سے بھی بچنا ضروری ہے یہ سب فتنہ و فساد جو دین میں پیدا ہوا ہے انہی لوگوں کی

Marfat.com

کمبختی سے ہوا ہے۔ کہ انہوں نے دنیاوی مال اسباب کی خاطر اپنی آخرت کو برباد کر لیا ہے اللہ کریم کا اپنے کلام مقدس میں ارشاد ہے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی۔ پس ان کی اس تجارت نے ان کو نفع نہ دیا اور نہ ہی انہوں نے ہدایت پائی۔

کسی شخص نے ابلیس لعین کو دیکھا کہ وہ آسودہ اور فارغ بیٹھا ہے اور گمراہ کرنے اور بہکاوے سے ہاتھ کو روکا ہوا ہے اس نے اس کا سبب پوچھا۔ لعین نے کہا کہ اس وقت کے برے علماء میرا کام کر رہے ہیں اور گمراہ اور بہکانے کے ذمہ دار ہوئے ہیں۔ طالبوں سے مولانا عمر بہت نیک طبع ہیں۔ بشرطیکہ آپ اس کو حوصلہ دیں اور حق کے اظہار پر دلیر کریں۔ اور حافظ امام بھی اسلام کا جنون رکھتا ہے۔ کیونکہ اسلام میں اس قسم کا جنون ضرور ہونا چاہئے۔ حدیث مبارک آنحضور کے ارشاد کے مطابق تم میں سے کوئی ایمان دار نہ ہو گا جب تک اس کو دیوانہ نہ کہا جائے واضح رہے کہ اللہ پاک نے جن انعام یافتہ اور سیدھے راستہ پر چلنے والے چار گروہ انبیاء، صدیقین شہداء، صالحین کو قرآن مجید میں نامزد فرمایا ہے انہی صالحین کے گروہ سے فرقہ اہل سنت کا تعلق ہے اور وہ انہی بزرگواروں کا عقیدہ رکھتے اور اتباع کرتے ہیں۔

نعت

تیری جالیوں کے نیچے تیری رحمتوں کے سائے
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے

کیسی وہاں کی باتیں کیسی وہاں کی راتیں
انہیں پوچھ لو نبی کا جو مدینہ دیکھ آئے

نہ یہ بات شان سے ہے نہ یہ بات مال زر کی
وہی جاتا ہے مدینہ آقا جسے بلائے

طیبہ کو جانے والے تجھے دیتا ہوں دعائیں
درِ مصطفےٰ پہ جا کے تو جہاں کو بھول جائے

روضے کے سامنے جا کے میں یہ دعائیں مانگتا تھا
میری جان نکل تو جائے یہ سماں بدل نہ جائے

وہ ظہوری یار میرا وہی غمگسار میرا
میری قبر پہ آ کے جو نعت ہی سنائے

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان' پوتوں اور دیگر اولیاء عظام کے دلکش اور سبق آموز حالات مبارک

حضرت خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد صادق قدس سرہ' فرزند اکبر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ' کے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت 1000 ہجری میں واقع ہوئی۔ جب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بدولت بیعت حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے مشرف ہوئے اس وقت حضرت خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کا آٹھ سال کا سن تھا۔ اور اپنے والد کے ہمراہ تھے۔ اسی وقت انہوں نے بھی حضرت خواجہ سے اخذ طریقہ کیا اور آپ پر واردات عجیبہ و غریبہ وارد ہوئے۔ استغراق اس قدر غالب ہوا۔ کہ حضرت خواجہ نے اس کا علاج طعام بازاری سے کیا۔ اکثر علوم نقلیہ و عقلیہ آپ نے اپنے والد بزرگوار سے پڑھے تھے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں آپ علوم ظاہری سے فارغ ہو کر درس بکمال وقت و متانت فرماتے تھے۔ نظر کشفی آپ کی ایسی صحیح تھی کہ اکثر حضرت خواجہ ان سے حالات دریافت فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ اپنے ہمراہ قبروں پر لے جایا کرتے تھے اور اموات کے حالات استفسار فرماتے اور وہ بلاتوقف جو کچھ معلوم ہوتا بتلا دیا کرتے۔

نقل ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی تجارت کے واسطے سفر کو جانے لگے۔ ان کے رخصت کرنے کو سب شہر سے باہر گئے۔ خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمراہ تھے۔ راہ میں آپ کے جد امجد حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد قدس سرہ' کا مزار پرانوار تھا۔ اس پر مراقبہ فرمایا۔ بعد مراقبہ فرمایا کہ حضرت دادا صاحب جناب چچا صاحب کو سفر سے منع فرماتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ بچہ تھے ان کے کشف پر اعتماد نہ کرکے وہ روانہ ہو گئے۔ مگر انجام یہ ہوا کہ مال اسباب بھی سب غارت ہو گیا۔ اور آپ بھی ہلاک ہو گئے۔

نقل ہے کہ آپ کے ایام طفولیت میں ایک درویش صاحب وجد و حال آپ کی ملاقات کو آیا۔ آپ کے والد بھی اس جگہ موجود تھے۔ چلتے وقت اس نے عرض کی۔ کہ آپ اپنے سر کی ٹوپی مجھ کو عنایت فرمایئے۔ آپ مراقب ہوئے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمتہ منع فرماتے ہیں۔ آپ کے والد نے فرمایا کہ نہیں دے دو۔ انہوں نے

Marfat.com

عرض کیا کہ حضرت خواجہ نقشبند حاضر ہیں اور بمبالغہ فرماتے ہیں آپ کے والد نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ دیدو۔ تب آپ نے وہ کلاہ اس درویش کو عطا فرمائی۔ جب حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اصحاب تربیت کے واسطے حضرت امام ربانی مجدد و الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کئے تھے۔ اس وقت خواجہ حضرت محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کو بھی آپ کے سپرد کر دیا تھا۔ چنانچہ وہ اپنے والد ہی کی تربیت سے بمرتبہ کمال و تکمیل پہنچے۔ اور اکیس سال کی عمر میں حضرت نے ان کو خلعت عطا فرمایا:

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نہایت علیل ہوئے۔ اور ضعیف بدرجہ غایت ہو گیا۔ اس مرض میں موت و حیات حضرت کے اختیار پر چھوڑ دی گئی آپ نے اس خیال سے کہ شاید ارتحال اختیار کرنا پڑے تو امانت حضرت خواجگان کسی کے سپرد کر دینا چاہیے۔ اس وقت سوا خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ اور میر نعمان رحمۃ اللہ علیہ کوئی نہ تھا اور کوئی اس قابل نہ تھا۔ چنانچہ آپ نے وہ امانت ان کے سپرد کی۔ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے۔

جب آپ کا سن شریف چوبیس سال کا ہوا۔ تو قضاالٰہی سے سرہند میں مرض طاعون کا ظہور اور سخت شدت ہوئی۔ آپ نے رفع بلا کے لئے توجہ فرمائی معلوم ہوا کہ وہ بالقمہ چرب چاہتی ہے۔ آپ نے رضا بالقضا ہو کر خود کو نثار خلق خدا کیا۔ اور بتاریخ 9 ربیع الاول 1024 ہجری انتقال فرمایا۔ آپ کا انتقال ہونا تھا کہ وبا کو تسکین ہو گئی۔ ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ جو کوئی حضرت محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک پانی میں تر کر کے پی جائے وبا سے محفوظ رہے۔ اور اس کا صدہا نے تجربہ کیا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کے انتقال کا نہایت قلق ہوا۔

حضرت خواجہ محمد سعید المشہور بخازن رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد سعید المشہور بخازن رحمۃ اللہ علیہ فرزند ثانی حضرت مجدد علیہ الرحمتہ کے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت 1005 ہجری میں بمقام سرہند ہوئی۔ بچپن ہی سے آثار ولایت و شرافت ہویدا تھے۔

نقل ہے کہ آپ کا سن شریف چار پانچ سال کا تھا کہ آپ سخت علیل ہوئے۔ غلبہ مرض میں آپ سے دریافت کیا۔ کہ کسی چیز کو دل چاہتا ہے۔ جواب دیا کہ ہاں حضرت خواجہ کو یعنی حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ کو چاہتا ہے۔ اس بات کا ذکر حضرت مجدد

Marfat.com

علیہ الرحمتہ نے حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ سے کیا۔ حضرت خواجہؒ نے فرمایا۔ کہ محمد سعید نے حریفی اور رندی کی اور غم سے غائبانہ بازی لے گیا۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ لاہور میں کسی شخص نے وہاں کے علماء و مشائخ کی دعوت کی۔ اتفاق سے ان دنوں یہ بھی مع اپنے چھوٹے بھائی خواجہ محمد معصوم کے لاہور میں موجود تھے۔ ان ہر دو برادر کو بھی مدعو کیا۔ وہاں بتقریب سجدہ تحیت و سجدہ عبادت گفتگو شروع ہو گئی۔ یہ دونوں بھائی ایک طرف تھے۔ اور تمام علماء دوسری جانب اس وقت انہوں نے اصول و فروغ سے اپنے دعویٰ کو ایسا ثابت کیا کہ تمام مجلس حیران رہ گئی۔ غرضیکہ سترہ برس کی عمر میں علوم ظاہری سے کماحقہٗ فارغ ہو گئے اور اپنے والد سے اخذ طریقہ و مراقبہ کیا۔

نقل ہے کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ محمد سعید علماء راسخین سے ہے۔ محمد سعید زمرہ سابقین سے ہے۔ اور خلیل خدا ہے۔ خلعت خاتمہ جو مجھ سے جدا ہو گا۔ وہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کو عطا ہو گا۔ فرمایا کہ محمد سعید نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی طرح دائرہ نفی قطع کر لیا۔ اور اب اثبات میں میرا شریک ہے۔ فرمایا کہ محمد سعید خازن رحمت الٰہی ہے۔ قیامت کے دن تقسیم خزائن رحمت اس کے سپرد ہو گی۔ فرمایا کہ محمد سعید کو مقام شفاعت سے حظ وافر ہے۔ فرمایا ایک روز عرصہ قیامت مجھ پر ظاہر کیا گیا۔ دیکھتا ہوں کہ محمد سعیدؒ میرے آگے آگے ہاتھ میں کتاب پل صراط سے چلے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بہشت میں پہنچے۔ فرمایا کہ ہر قطب کے واسطے دو امام درکار ہیں۔ محمد سعیدؒ و محمد معصومؒ دونوں میرے امام ہیں۔ فرمایا کہ محمد سعید تو میرا ضمنی ہے۔ اور اس بات سے تنگ دل نہ ہونا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ کے ضمنی تھے۔

حضرت خازن الرحمتہ فرمایا کرتے تھے کہ جن ایام میں حضرت مجدد الف ثانی علیل تھے مجھ کو امامت خلوت خانہ تفویض تھی۔ جب حضرت پر کمالات عظیمہ و مقامات فخیمہ از قسم اسرار واجب الاستتار بجہت نماز وارد ہوتے تو حضرت مجدد علیہ الرحمت فرماتے کہ محمد سعیدؒ یہ جملہ نتائج نماز ہیں۔ جس کا کہ تو امام ہے۔ اس واسطے تجھ کو بھی اس میں نصیب وافر حاصل ہے۔ فرمایا کہ میں کسی مقام عروج و نزول میں نہیں گیا۔ جہاں کہ محمد سعید میرے ہمراہ نہ ہو۔ فرمایا کہ محمد سعیدؒ کی ولایت احمدی ہے اور اس کی دنیا کو حکم آخرت ہو

Marfat.com

گیا ہے ولقد اتینا اجرہ فی الدنیا کا مصداق ہے۔ فرمایا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلاطین ظاہر محمد ﷺ سے ملتجی ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ اورنگزیب جب داراشکوہ سے لڑتا تھا۔ اور حضرت خازن الرحمت کا بتقریب سفرحج کا اس طرف گزر ہوا۔ تو اورنگزیب نے دعا فتح کی التجا کی۔ آپ نے فرمایا کہ فتح اس کی جو ترویج شریعت کرے۔ اس نے کہا کہ یہی ارادہ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تو انشاء اللہ فتح ہو گی چنانچہ ایسا ہی ہوا:۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت نے مراقبہ میں دیکھا کہ جناب رسول خدا ﷺ مع اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کسی جگہ تشریف رکھتے ہیں۔ اور یہ بھی مع چند یاروں کے ساتھ اس جگہ حاضر ہیں۔ اصحابؓ نے ایک عرضی حضور میں اس مضمون کی پیش کی۔ کہ ہم اور یہ عنایات الٰہی جل شانہٗ میں برابر ہیں۔ حالانکہ ہم نے بڑی بڑی مشقتیں اور تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ اور انہوں نے نہیں اس کا کیا سبب ہے۔ جناب رسول خدا ﷺ نے اس کے جواب میں یہ الفاظ قرآنی تحریر فرمائے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم:۔

نقل ہے کہ ایک روز آپ حرم نبوی میں تحیۃ المسجد پڑھتے تھے کہ حجرہ مقصورہ سے آواز آئی اعجل اعجل فانا منتظرون الیک۔ فرمایا ایک روز مجھ پر وہاں نسبت کمون و بروز کا کمال غلبہ ہوا۔ ایک روز فرمایا کہ الیوم نسبتی کنسبتہ السجدد فرمایا کہ آٹھ مرتبہ میں نے جناب پیغمبر خدا ﷺ کو بچشم ظاہر دیکھا ہے۔ کشف و کرامات کا آپ کے مزاج میں بہت اخفا تھا۔ مگر تاہم بطور اضطراری ظاہر ہو جاتی تھی۔

نقل ہے کہ ایک بڑھیا آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ آپ کی ولایت مشہور ہے بطور خرق عادت مجھ کو بیٹا عطا ہو۔ آپ نے فرمایا۔ کہ انشاء اللہ تیرے بیٹا ہو گا۔ چنانچہ اس کے بیٹا پیدا ہوا۔

نقل ہے کہ ایک شخص کا بیٹا حالت نزع میں تھا۔ وہ روتا ہوا حضرت کے پاس آیا اور عرض کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردہ کو زندہ کر دیتے تھے آپ بھی وارث انبیاء ہیں میرے فرزند کے حال پر توجہ فرمایئے۔ حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ تیرا بیٹا اچھا ہو جائے گا۔ چنانچہ آپ کی دعا سے بفضلہ تعالیٰ اس کا لڑکا تندرست ہو گیا۔

نقل ہے کہ ایک شخص کو حضرت نے چادر عطا فرمائی۔ وہ شخص اتفاقاً کسی عورت

Marfat.com

پر عاشق ہو گیا۔ اور چاہتا تھا کہ مرتکب گناہ کبیرہ ہو کہ ناگاہ وہ چادر درمیان میں حائل ہو گئی اور دونوں گناہ سے محفوظ رہے۔

نقل ہے کہ حضرت کا ایک خادم کسی عورت پر مبتلا ہو کر مرتکب حرام ہوا چاہتا تھا کہ ناگاہ حضرت کی شکل ظاہر ہوئی۔ اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا۔ وہ فی الفور اپنے ارادہ سے باز آیا۔ لکھا ہے کہ مدت تک اس کے رخسار پر انگلیوں کا نشان بنا رہا۔

روضتہ القیومیہ میں حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک جوان امیر آدمی حضرت خازن الرحمتہ کے پاس بیٹھا تھا۔ عرض کی کہ سیر کا ارادہ ہے آپ نے فرمایا کہ بیٹھے رہو۔ اس جگہ تم کو سیر کرا دیں گے۔ اور اس پر اپنا کپڑا ڈال دیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک عجیب و غریب باغ ہے تادیر اس کی سیر کرتا رہا۔ بعد ازاں حضرت نے وہ کپڑا اٹھا لیا۔ اس نے دیکھا تو وہی وقت تھا۔

نقل ہے کہ ایک شخص اکثر اہل باطن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مگر کہیں اس کی مقصد براری نہ ہوئی۔ آخر کار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ کل کو حلقہ میں باوضو حاضر ہونا۔ چنانچہ دوسرے روز وہ حلقہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس پر توجہ فرمائی۔ اور وہ اس قدر موثر ہوا کہ اپنا تمام مال و اسباب راہ مولیٰ میں صرف کر کے آستانہ عالیہ پر بیٹھ گیا۔ اور کمالات باطنی کو پہنچ کر مشرف بہ اجازت طریقہ ہوا۔

بادشاہ عالمگیر نے کہ اس خاندان سے نہایت خصوصیت رکھتا تھا حضرت کو بالتجاء تمام آپ کی آخری عمر میں دہلی بلایا۔ حضرت بھی بلحاظ اس کے اخلاص کے تشریف لے گئے اور بہت دنوں تک وہاں مقیم رہے۔ اس جگہ آپ علیل ہو گئے۔ ہر چند اطباء شاہی علاج کرتے تھے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا۔ آخر کار جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ اب وقت آخر قریب آگیا ہے بادشاہ سے رخصت ہو کر سرہند روانہ ہوئے۔ راہ میں جب مقام سنبھالو پہنچے تو بتاریخ 27 جمادی الثانیہ 1070 ہجری کو انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

وہاں آپ کی تجہیز تکفین کر کے ایک پالکی میں سرہند لے چلے۔ حضرت کے فرزند چہارم شیخ سعدالدین سے منقول ہے کہ حالت بیقراری میں اٹھ اٹھ کر حضرت کی نعش مبارک ٹٹولا کرتے تھے۔ ایک بار شب کو دیکھا کہ صرف چادر ہی چادر ہے اور جسم مبارک

Marfat.com

نہیں ہے۔ اس ماجرے سے نہایت اضطرابی و سراسیمگی ہوئی حضرت کی جانب متوجہ ہو کر عرض کیا کہ مجھ کو یقین ہے کہ آپ کا جسم مبارک بہشت میں گیا لیکن اس امر سے مجھ کو کمال ندامت و خجالت ہوئی۔ پھر جو چادر میں دیکھا تو جسم شریف موجود تھا۔ جس وقت سرہند میں جنازہ پہنچا۔ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ کو نہایت غم ہوا۔ فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مقبرہ میں دفن ہوں۔ جب آپ کو قبر میں رکھا آنکھیں کھول دیں اور حضرت خواجہ محمد معصوم کو دیکھتے رہے۔ جب حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے بہ اشارہ چشم فرمایا کہ آنکھیں بند کر لیجئے۔ تب بند کر لیں۔ اور آپ کو دفن کر دیا۔ بعد ستراسی سال کے آپ کی قبر بوجہ کثرت بارش بیٹھ گئی۔ اس کی درستی کے واسطے جو کھولنے کا اتفاق ہوا۔ تو جسم شریف مع کفن بجنسہ رکھا ہوا تھا۔ اور اس سے خوشبو نکلتی تھی۔

حضرت شیخ عبدالاحد المشہور بشاہ گل تخلص وحدت قدس سرہ'

حضرت شیخ عبدالاحد قدس سرہ' فرزند پنجم حضرت خازن الرحمتہ شیخ محمد سعید فرزند ثانی مجدد الف ثانی رحمہا اللہ کے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت 1049 ہجری میں جیسا کہ لفظ عبدالاحد جیو سے ظاہر ہوتا ہے بمقام سرہند۔ ہوئی۔ حضرت خازن الرحمتہ ایام طفلی ہی میں ان کو سب فرزندوں سے عزیز سمجھتے تھے اور ان کے رخساروں کی شگفتگی کی وجہ سے ان کو گل کہا کرتے تھے۔ چنانچہ اس وقت یہ اسی نام سے مشہور تھے۔ بچپن ہی میں کتاب و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم وفقہ علماء پر قدم راسخ تھا۔ تتبع آثار و اجداد ہیں۔ نہایت مستعد تھے۔ قبل بلوغت ہی سے صلوۃ خمسہ و نوافل کی اس قدر کوشش تھی کہ معلوم نہیں ان کی کوئی نماز قضا ہوئی ہو۔ اور ہمیشہ اپنے والد بزرگوار کی صحبت کے ملتزم اور اخذ فیوض میں سرگرم تھے۔ پندرہ بیس سال کی عمر کے درمیان میں حضرت خازن الرحمتہ کے ہمراہ حج کو گئے تھے۔ چنانچہ حالات سفر و کشوف حرمین شریفین میں ایک رسالہ بزبان عربی ایسی فصاحت و بلاغت سے تحریر کیا تھا کہ دیکھنے والے حیران ہوتے تھے دوران سلوک ابتدائی میں اگرچہ ان کا گزر مقامات وحدت الوجود پر ہوا۔ مگر آداب شریعت و تقویٰ کی نہایت رعایت رکھی کہ کوئی لفظ زبان سے خلاف ادب نہ نکالا۔ ان کے والد نے ان کی استعداد جید دیکھ کر اپنے جمیع کمالات عالیات اجمالاً" ان پر کر دیئے تھے۔ اور اجازت طریقہ

Marfat.com

تعلیم بھی دے دی تھی۔ لیکن 1070 ہجری میں جب خازن الرحمتہ کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے اپنے معمر بزرگوار حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم کی خدمت میں حاضرباشی اختیار کی۔ اور قدر آداب مریدانہ و خدمت مسترشدانہ بجالائے کہ اس سے زیادہ متصور نہیں اور حضرت عروۃ الوثقیٰ نے بھی بحکم اعمامکم و اباءکم کوئی دقیقہ ان کی تربیت کا اٹھانہ رکھا۔

بعد انتقال حضرت عروۃ الوثقیٰ جب منصب قیومیت حضرت کے فرزند ثانی حضرت حجتہ اللہ نقشبند پر منتقل ہوا تو شیخ عبدالاحد بکمال ادب ان کی خدمت میں حاضرباش رہنے لگے ادھر وہ بھی نہایت محبت و شفقت سے پیش آنے لگے اور اپنے اسرار درمیاں میں لاتے۔ اور آپ کی نسبت انواع بشارات فرماتے:

ایک روز فرمایا کہ فیض الٰہی مجھ پر نازل کرتا ہے بعد ازاں بجنسہ تم پر پہنچتا ہے پھر تمام مخلوقات پر دویم فرمایا کہ ایک روز مجھ کو الہام ہوا سنشد عضدک باخیک۔ حضرت شیخ نے عرض کیا کہ میں ایسا پاتا ہوں کہ قیام جملہ کائنات مجھ پر ہے۔ اور میرا قیام حضرت کی ذات پر جیسا کہ یہ معاملہ حضرت مجددؒ اور حضرت عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے مابین تھا۔ فرمایا کہ میں بھی ایسا ہی پاتا ہوں۔

ایک روز فرمایا کہ تیرے معاملہ میں مجھ کو الہام ہوا کہ جس طرح اس کے چچا کو طینت اصالت اور محبوبیت سے مشرف کیا تھا۔ اسی طرح اس کو بھی مشرف کیا۔ اور جو اس کا مقبول ہے وہ ہمارا مقبول ہے اور جو اس کا مردود ہے وہ ہمارا مردود ہے۔ ایک روز فرمایا کہ میں تم کو حضرت مجدد اور حضرت عروۃ الوثقیٰ و حضرت خازن الرحمتہ کے جمیع کمالات میں شریک و سہیم پاتا ہوں۔ اور جو کچھ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ارزانی فرمایا ہے۔ اس میں بھی شریک ہو۔ اور حضرت عروۃ الوثقیٰ نے جو فرمایا تھا کہ تم معاملہ قیومیت میں شریک ہو وہ بھی ظاہر ہے۔

ایک روز فرمایا کہ میں نے دیکھا جناب سرور کائنات علیہ افضل التحیتہ والصلوٰۃ نے ورود فرمایا۔ اور حضرت مجددؒ بھی مع اخلاف کرام حاضر ہیں۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ بعد ازاں تمہاری پیشانی چومی۔ فرمایا کہ جس تواضع سے کہ تو میرے ساتھ پیش آتا ہے اس کا مجھ کو خیال تھا۔ ایک

Marfat.com

روز الہام ہوا کہ تیری تواضع نہیں کرتا بلکہ یہ تواضع ہماری کرتا ہے۔ تواضع اللہ رفع اللہ

منصب قیومیت میں شریک: فرمایا کہ ایک روز آواز آئی کہ عبدالاحد پر ہماری کمال عنایت ہے۔ اور ہم نے اس کے لئے بڑی بڑی چیزیں تیار کی ہیں۔ بتدریج اس کو پہنچائیں گے۔ فرمایا کہ ایک روز الہام ہوا کہ عبدالاحد ہمارا محبوب ہے اور ہم اس پر عاشق ہیں۔ فرمایا کہ ایک روز تم امامت کرتے تھے میں تمہارے پیچھے آ کر نماز پڑھنے لگا۔ الہام ہوا کہ عبدالاحد کا سر ہمارے قدم پر واقع ہے۔ اور اس کی امامت قبول ہے۔ فرمایا کہ ایک روز الہام ہوا کہ عبدالاحد تیری قیومیت کا شریک ہے اور تیرا وزیر اعظم ہے۔

فرمایا کہ ایک شب میں نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھی بارگاہ اقدس میں حاضر پایا۔ اور خود کو بھی نہایت قریب کھڑا دیکھا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جبرئیلؑ سے کچھ باتیں کیں چنانچہ اس میں سے دو باتیں یاد ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب میری رضا کے طلب گار ہیں اور میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رضا کا طلبگار ہوں۔ دوم یہ کہ محمد ﷺ کو انواع مغفرت تم سے پنہاں دیئے ہیں۔ فرمایا کہ ایک روز ختم خواجگان پڑھا جاتا تھا۔ میں متوجہ بارگاہ عرش جاہ حضرت رسالت پناہ ﷺ کے ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم توجہ فرمایئے کہ یہ میرا کام ہو جائے۔ مکشوف ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک دعا کے واسطے اٹھائے۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے نماز مغرب پڑھائی۔ بعد نماز فرمایا کہ مجھ کو الہام ہوا کہ جس نے تیرے پیچھے نماز پڑھی وہ بخشا جائے گا۔ اور اسی قسم کے اکثر الہام ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک روز بعد حلقہ فرمایا کہ مجھ کو الہام ہوا ہے کہ جو کوئی اس حلقہ میں داخل تھا وہ مغفور ہے۔

نقل ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے عرض کیا کہ آپ متوجہ جناب حضرت سرور کائنات ﷺ ہوں کہ آیا اس فقیر کے بارے میں کچھ عنایت خاص ہے یا نہیں۔ اور یہ سوال اس کا قبل نماز عشاء تھا۔ بعد نماز آپ نے فرمایا یہ لوگ بعض سوال کرتے ہیں اور پھر اس کا جواب دریافت نہیں کرتے۔ اس وقت اس شخص نے بات سمجھ کر اپنے سوال کا

Marfat.com

نقل ہے کہ ایک روز آپ نے فرمایا کہ مجھے منجانب اللہ یہ معلوم ہوا ہے کہ مجھ کو فتوحات ظاہری و باطنی عنقریب ہونے والی ہے۔ اسی عرصہ میں حضرت کو سرہند کے قصبات کی سیر کا اتفاق ہوا۔ اور آپ ایسے مغلوب الحال اور ساکت الکلام ہو گئے کہ اگر بہ ضرورت اتفاق کلام ہوتا۔ الفاظ یا آیات قرآنی سے فرمادیا کرتے۔ جب آفاقہ ہوا اور طالبان خدا کی جانب متوجہ ہوئے اور بعض یاروں نے استفسار حال کیا فرمایا بکمال لطف الٰہی اس احقر کو خلعت رضا سے سرفراز فرمایا اور ظاہری فتوحات کا یہ ظہور ہوا کہ شہزادی زیب النساء نے بلاوہم و گمان پانچ ہزار روپے خانقاہ کے واسطے بھیج دیئے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ میرے بھائی کے دو فرزند پیدا ہوں گے یہ یہ نام ہو گا۔ اور ایسی ایسی شکل ہو گی۔ حالانکہ ابھی ان کی شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ بعد شادی دو لڑکے اسی صورت کے آپ کے بھائی کے گھر پیدا ہوئے اور ان کا نام بھی وہی رکھا۔

نقل ہے کہ جب کوئی شخص آپ سے فرزند نرینہ کے واسطے ہمت و توجہ چاہتا۔ آپ اس کو بشارت دیتے تو ساتھ ہی اس کی شکل و صورت بھی بتلا دیا کرتے تھے کہ ایسی ہو گی۔ چنانچہ ویسی ہوتی۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حاکم سرہند نے دست تعدی بدرجہ کمال دراز کیا۔ آپ اس کی حرکات سے ناراض ہوئے۔ چنانچہ اسی ہفتہ میں وہ انواع غضب سلطانی میں گرفتار ہوا۔ حضرت کی خدمت میں بصد التجا حاضر ہوا۔ اور اپنے افعال سے توبہ کی۔ حضرت نے فرمایا کہ فلاں روز بادشاہ تیرا قصور معاف کر دے گا۔ چنانچہ اسی وقت مقررہ پر بادشاہ نے اس کا قصور معاف کیا اور اس کو منصب و خلعت عطا کیا۔ حاکم مذکور نے ایک باغ مع دیگر اشیاء کے حضرت کے نذر کی۔ مگر آپ نے قبول نہ فرمایا کہ اس کا مال ظلم و غضب سے خالی نہ تھا۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ سفر میں منزل پر پہنچتے پہنچتے وقت عصر کسی قدر تنگ ہو گیا۔ مگر چونکہ حضرت کے بعض دیگر کو وضو تھا۔ سب نے نماز باطمینان پڑھ لی ایک درویش کو وضو کا خلل تھا۔ وہ نماز کے واسطے نہایت بیتاب ہوا۔ اور آفتاب قریب غروب کے تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک وہ نماز نہ پڑھ لے خدا کرے آفتاب غروب نہ ہو۔ چنانچہ ایسا

Marfat.com

ہی ہوا۔ کہ جب اس نے سلام پھیرا تب آفتاب غروب ہوا۔

نقل ہے کہ ایک عورت نے آپ کے روبرو آپ کو کلمات ناشائستہ کہے آپ نے سن کر صبر فرمایا۔ بعدہ آپ کو معلوم ہوا کہ غیرت الٰہی انتقام کے واسطے حرکت میں آئی ہے۔ آپ نے حاضرین میں سے ایک سے فرمایا کہ اس کے طمانچہ مار۔ مگر اس نے توقف فرمایا۔ اسی اثناء میں وہ عورت گھر گر کر مرگئی۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ اس کا خون تیری گردن پر ہوا۔ اگر تو اس کے طمانچہ مار دیتا تو انتقام الٰہی سے بچ جاتی۔

آپ نے اٹھہتر سال کی عمر میں بتاریخ 27 ماہ ذی الحجہ یوم جمعہ 1126 ہجری کو بعارضہ حبس بول و درد مثانہ بمقام دہلی انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور نعش مبارک حضرت کی سرہند میں لا کر حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد کے مشرق کی جانب دفن کی۔

حضرت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء نامدار سے ہیں آپ کا مکان بمقام سنام متصل سرہند تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر ختم ہوتا ہے۔ نہایت کثیر الذکر اور کثیر العبادت تھے۔ نماز تہجد میں ساٹھ مرتبہ یٰسین پڑھا کرتے تھے۔ بیس ہزار مرتبہ ذکر کلمہ طیبہ کا کرتے تھے۔ اور ہزار بار نفی اثبات حبس نفس سے کرتے۔ اس کے علاوہ تلاوت کلام مجید و درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ صاحب ورع اس قدر تھے کہ ایک مرتبہ حاکم سرہند مویشی لوٹ کر لایا تھا۔ بیس سال تک گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا۔ دہلی میں جب تشریف لاتے۔ وجہ جلال سے اپنے ساتھ ستو لے لیتے۔ وہی کھاتے۔ دوسری چیز نہ کھاتے۔ ہر امر میں رعایت عزیمت کی رکھتے۔ قریب دو سو علماء اور صلحاء کے آپ کے قلعہ میں حاضر ہوتے۔ جماعت کثیر آپ کی توجہات سے انتہا مقامات مجددیہ کو پہنچے۔ اور ارباب فنا و بقا جو کہ آپ کی صحبت میں استغراق و بے خودی و تہذیب اخلاق سے مشرف ہوئے۔ ان کا کوئی شمار نہیں۔

بعد درس حدیث قبلہ کی جانب متوجہ ہو کر بیٹھ جاتے تھے اور جو آتا تھا اس کے باطن پر القار ذکرہ جمعیت فرماتے۔ جمعہ کے روز کثرت سے آدمی جمع ہوتے آپ توجہ فرما کر

Marfat.com

سب کے دل ذاکر کر دیتے۔ کوئی عرض بھی کرتا کہ جناب ان لوگوں کو ابھی امتیاز بھی نہیں ہوتا۔ کہ یہ حرکت قلبی ذکر کی ہے یا حرکت طبعی۔ فرماتے کہ معلوم کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ببرکت انوار ذکر ایمان سلامت لئے جائیں گے۔ اور قبر میں اس کا اثر معلوم ہو جائے گا اسی وجہ سے آپ کا نام عالم غیب میں قاسم خزائن اللہ تھا۔

نقل ہے کہ ایک روز آپ کا گزر اجیک مسجد میں ہوا۔ وہاں دیکھا کہ ایک شخص اپنے ساتھ مریدوں کا مجمع لئے ہوئے بیٹھا ہے اور آدمیوں کو مرید کر رہا ہے لیکن اس کا باطن انوار مع اللہ سے خالی ہے۔ چونکہ مشائخ کبار کے نزدیک بلا فنا قلبی واردات ولایت مرید کرنا حرام ہے۔ لہٰذا آپ کو اس کے حال پر شفقت آئی اور دیر تک اس کی طرف متوجہ رہے۔ اور اس کو ولایت قلبی پر پہنچا دیا۔

نقل ہے کہ آپ کا ایک مقبرہ کی جانب گزر ہوا۔ چلتے چلتے ٹھہر گئے۔ اور قبرستان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ کہ یہ لوگ فیض کی درخواست کرتے ہیں۔ متوجہ احوال اموات ہوئے۔ اس وقت ظہور حقیقت محمدی ﷺ تھا۔ تمام قبرستان انوار سے منور ہو گیا۔

حرمین شریفین کو پا پیادہ گئے۔ اور وہاں بانواع الطاف سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سرفراز ہوئے۔ فرمایا کہ میرے سینہ کی حرکت اور سوز طلب کسی طرح کم نہ ہوتی تھی۔ بعنایت مصطفوی صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم تسکین پائی اور وہاں مقصود دلی حاصل ہوا۔

نقل ہے کہ اک شخص مدینہ منورہ میں ریاضت و مجاہدہ اور نوافل اور عبادت بہت کیا کرتا تھا۔ آنحضرت ﷺ سے مامور ہوا۔ کہ آپ کی خدمت میں استفاضہ کرے۔ آپ نے اس کو مجاہدات کرنے کو منع فرمایا۔ اور توسط اختیار کرنے کو ارشاد فرمایا۔ لیکن چونکہ وہ عبادت کا عادی تھا۔ اسنے قبول نہ کیا۔ آنحضرت ﷺ اس کو خواب میں نظر آئے اور آپ کی متابعت کا حکم فرمایا۔ تب اس نے وہ مجاہدے چھوڑے اور ملتزم صحبت ہوا۔ اور ببرکت صحبت مقامات عالیہ پر پہنچا۔

نقل ہے کہ آپ کا خادم آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کیا بات ہے۔ تیرے باطن میں کدورت ہے۔ کہیں شبہ کا لقمہ تو نہیں کھایا۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے خانقاہ

Marfat.com

کے کھانے کے سوا اور کچھ نہیں کھایا۔ مگر آخر کار مقرر ہوا کہ ایک رنگریز کے گھر حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی نیاز کا کھانا کھایا تھا۔ آپ نے اس کو بہت تنبیہہ کی۔ اور فرمایا کہ میں نے تجھ کو منع کیا تھا۔ کہ ہر شخص کے گھر کا کھانا مت کھایا کرو۔ دنیا اور اہل دنیا سے آپ کو نہایت نفرت تھی۔ آپ کے ایک مرید نے نواب صاحب فیروز جنگ کی طرف سے عرض کی کہ وہ مرید ہونے کے واسطے حاضر ہونے کی آرزو رکھتا ہے۔ آپ نہایت منغض ہوئے۔ اور فرمایا کہ تم یہ چاہتے ہو کہ میری خانقاہ بھی فلاں بزرگ کی طرح بے برکت ہو جائے۔ فرمایا۔ دنیا داروں کے قدم نہایت منحوس اور باعث بے برکتی ہوتی ہے۔

نقل ہے کہ کسی شخص نے آپ کے سامنے کسی آدمی کا ذکر کیا کہ بڑا دولت مند ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ نہایت محتاج ہیں۔ دولت اور نعمت سرمدی نسبت مع اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو نصیب کرے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ الغناء غنی النفس آپ کا انتقال 18 رمضان المبارک 1160 ہجری کو مرض اسہال میں بمقام دہلی ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

چند باتیں آپ کے خصائص سے تھیں۔ ایک یہ کہ آپ کو صحبت کبریٰ حاصل تھی۔ دوسرے یہ کہ آپ کی قبر کے جوار میں جہاں تک نگاہ کام کرے جو شخص دفن ہو گا بخشا جائے گا۔ تیسرے یہ کہ جس نے ان کو دیکھا۔ وہ بخشا جائے گا۔ دہلی میں سبزی منڈی سے کئی میل آگے کرنال سڑک پر مزار مبارک واقع ہے۔

حضرت شیخ آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ آدم رحمۃ اللہ علیہ سادات صحیح النسب سے تھے۔ فرمایا کہ میرے والد نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں۔ اور اپنے سینہ مبارک پر ہاتھ پھیر کر کوئی چیز ان سے لے کر میرے والد کو دی۔ اور فرمایا کہ اس کو کھا لے۔ چنانچہ انہوں نے کھا لی۔ بعد ازاں میری والدہ حاملہ ہوئیں اور میں پیدا ہوا۔ اور مجھ کو معلوم ہوا کہ میرا وجود جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عطیہ سے ہے۔ ابتداء میں حضرت شیخ نے حاجی حضر خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ کی خدمت میں بیعت کی اور حالات بلند پر پہنچے۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ اپنے حالات بلند اپنے پیر سے بیان

Marfat.com

کئے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ کو اس سے زیادہ حاصل نہیں ہے اب تم حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو۔ چنانچہ وہاں حاضر ہوئے۔ حضرت نے ان کے حالات سن کر فرمایا کہ یہ ابتدائی حالات ہیں۔ انہوں نے اپنے دل میں خیال کیا۔ کہ شاید میری ترغیب کے واسطے یہ فرمایا ہے۔ لیکن جب کچھ مدت وہاں رہے۔ تب پتہ لگا۔ کہ ابتدائی حالات سے بھی کم درجہ کے تھے۔ بعد حصول مراتب کمال و تکمیل ایک روز حضرت نے حضرت شیخ کو خلوت میں طلب فرما کر اجازت ارشاد اور خلافت عطا فرمائی۔ حق سبحانہ' نے ان کو طریقہ نقشبندیہ میں ایک طریقہ مخصوصہ کہ اس کو طریقہ احسنیہ نقشبندیہ کہتے ہیں۔ عنایت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی قوت نسبت عطا فرمائی تھی۔ کہ اول توجہ میں بلکہ بمجرد تلقین طریقہ مرید کو فناء قلب و نسبت نقشبندیہ پر پہنچا دیتے تھے۔ آپ کو الہام ہوا کہ جو تیرے طریقہ میں ہو گا وہ مرحوم و مغفور ہو گا۔ اور قیامت کے روز تجھ کو علم سبز ظل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم عنایت ہو گا کہ تیرے متوسلان طریقہ اس کے نیچے آرام سے ہوں گے۔

نقل ہے کہ چار لاکھ آدمی آپ کے مرید ہوئے۔ اور ایک ہزار کامل خلیفہ آپ کے تھے۔ اتباع سنت و رفع بدعت و استقامت شریعت و طریقت آپ کا شیوہ تھا۔ ریا اور سمعہ کو آپ کی محفل میں راہ نہ تھی۔ غنا اور دولت وہاں نہایت ذلیل چیز تھی۔ امر معروف و نہی منکر آپ کا طریقہ تھا۔ اہل دنیا سے ایسے غلبہ اور ہیبت سے کلام کرتے تھے کہ کوئی ادنیٰ آدمی سے بھی اس طرح نہ کرتا تھا۔ کلام آپ کا امر معروف یا بیان حقائق میں ہوتا تھا۔ رسمی کلام بالکل نہ کرتے تھے اور کبھی کرتے تو اس کے ضمن میں نصیحت اور حکمت ہوتی تھی۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپ کو مع مریدین لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ اس وقت وہاں شاہ جہاں بادشاہ بھی موجود تھا۔ لوگوں نے بادشاہ سے کہا کہ شیخ کے ہمراہ قریب دس ہزار کے افغان ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ کچھ فتنہ برپا کریں۔ بادشاہ نے سعد اللہ خاں وزیر کو حضرت کے پاس روانہ کیا۔ کہ جا کر حالات معلوم کرے۔ شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے وزیر کی جانب کچھ خیال نہ کیا۔ اور اس نے جو دریافت کیا۔ اس کا بھی بے پرواہی سے جواب دیا۔ اس پر وزیر برافروختہ ہو گیا۔ اور بادشاہ سے آ کر خلاف باتیں کیں۔ بادشاہ نے حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ آپ مکہ معظمہ چلے جائیں۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو پہلے ہی سے وہاں کا

Marfat.com

جواب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب میں متوجہ ہوا۔ تو معشوق الٰہی کو جمال درگاہ لایزالی میں ایسا مستغرق پایا کہ اصلاً" اس طرف کو متوجہ نہ ہوئے۔ بہت دیر کے بعد بارگاہ عالی مفتوح ہوئی۔ اور میں تجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں لے گیا آپ نے اپنا دست مبارک تیرے سر پر پھیرا بلکہ کچھ دیر تک رکھے رہے۔ اس وقت اس درویش نے بھی تصدیق کی۔ کہ بیشک فلاں وقت مجھ پر عجیب و غریب کیفیت طاری تھی۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے ارادہ کیا کہ گوشہ نشینی اختیار کریں۔ اور لوگوں کی آمدورفت موقوف کر دیں کہ اسی اثناء میں ایک شب آپ کے بھائی شیخ سعد الدین" نے خواب میں دیکھا کہ بارگاہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قائم ہے۔ وہاں ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ گل چاہتا ہے کہ سیر کوہسار کرے۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ گل سے کہہ دو کہ سیر کوہسار موقوف رکھے کہ ہم نے عالم کے کام کو اس کے سپرد کیا ہے۔ اس خواب کو سن کر حضرت خود متوجہ بارگاہ رسالت پناہ ﷺ ہوئے۔ ایسا معلوم ہوا کہ عزلت اور ترک تلقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مرضی مبارک نہیں ہے۔ فرمایا کہ ایک شب مجھ کو جنت کے باغوں کی سیر کا اتفاق ہوا جس وقت جنت میں داخل ہوا۔ اور ایک حوض عظیم کے قریب پہنچا۔ اس میں فوارے جاری تھے۔ اس میں سے چند قطرے اڑ کر میرے بدن پر آ کر پڑے ان کے اثر سے پیر تک تمام بدن میں شیرینی سرایت کر گئی۔ فرمایا کہ اس معاملے کو گیارہ بارہ سال سے زیادہ گزر گئے ہیں۔ مگر اس پانی کی شیرینی کا اثر ابھی تک میں اپنے وجود میں پاتا ہوں۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپ کا ایک مرید خدمت شریف میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ تجھ سے بو آتی ہے شاید تو نے حرام کھایا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ اعوذ باللہ من الحرام۔ لیکن ایک شخص کے ساتھ ایک اہل دنیا کے گھر دعوت میں گیا تھا۔ اس کے طفیل میں چند لقمہ کھائے۔ کھانے میں دہی وغیرہ بھی تھا اور وہ شاید مال مغصوبہ تھا۔ یہ اس کا اثر ہو گا۔ آپ نے اس پر کمال عنایت فرمائی اور حکم دیا کہ تین روزے رکھ۔ بعد ازاں توجہ کے واسطے آنا۔

Marfat.com

شوق تھا۔ روانہ ہو گئے۔

نقل ہے کہ جب حضرت شیخ مکہ معظمہ میں پہنچے۔ اور حج سے فارغ ہو کر مدینہ شریفہ روزہ منورہ پر حاضر ہوئے۔ مرقداطہر سے دونوں دست مبارک ظاہر ہوئے اور شیخ نے بہزار شوق بڑھ کر مصافحہ کیا اور بوسہ دیا۔ اور یہ معاملہ حاضرین نے مشاہدہ کیا۔ جب آپ نے مدینہ منورہ سے معاودت کا ارادہ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ کی جانب سے بشارت ہوئی کہ یا ولدی انت جواری چنانچہ آپ نے وہیں قیام فرمایا اور 1053 ہجری میں وفات پائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک کے پاس مدفون ہیں۔

حالات حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری قدس سرہ'

شیخ محمد طاہر لاہوری حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے تھے۔ صاحب ریاضت شاقہ و مجاہدات شدیدہ ہوئے ہیں۔ حافظ قرآن حاوی معقول و منقول تھے۔ جب شوق راہ خدا پیدا ہوا۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بکمال انکسار و ذلت و افتقار بسر کرتے۔ اکثر درویشوں سے کہا کرتے کہ کناس موقوف کر دو۔ میں خلاصاف کر دیا کروں گا۔ آپ کے سپرد تعلیم صاحبزدگان یعنی خواجہ محمد سعید و محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔ باوجود وفور علم و حفظ قرآن حضرت کی ہیبت اس قدر ان پر غالب تھی۔ کہ ایک روز حضرت نے حضرت شیخ کو امام جماعت بنایا۔ مگر غلبہ دہشت سے باوجود حفظ قرآن قرات کا لفظ لفظ گلے میں اٹکتا تھا۔ آخر کار ببرکت انکسار و عاجزی و ادب پایا جو کچھ پایا۔

نقل ہے کہ اثنا سلوک میں حضرت شیخ کو ابتلاء عظیم واقع ہوا۔ مجمل طور سے اس طرح ہے کہ ایک روز حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بعد حلقہ فرمایا کہ آج اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ تم میں سے ایک کی پیشانی پر لفظ شقی لکھا ہوا ہے۔ یہ سن کر بجائے خود کانپنے لگے۔ اور وہ شخص طاہر تھے۔ اس کی تھوڑی مدت بعد ان سے عجیب عجیب لغزشیں سرزد ہوئیں۔ مگر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے براہ وفور شفقت ان کے واسطے ہمت و دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی دعا برکت سے اس بلا کو ان کے سر سے دفع کیا۔ چنانچہ اس قصہ کا حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں بتقریب بیان قضاء و قدر و نیز حضرت شیخ کے اجازت نامہ میں اشارہ

Marfat.com

کیا ہے۔ پھر ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ روز غلبہ حال میں شیخ کی زبان سے نکل گیا کہ اگر خود حضرت بھی چاہیں۔ تو میری نسبت سلب نہیں کر سکتے۔ کیونکہ میں فانی ہو چکا ہوں۔ اور اتفاق صوفیہ ہے کہ الفانی لایرد۔ یہ بات کسی نے حضرت کے سامنے بھی کہہ دی۔ آپ سن کر جلال میں آگئے اور شیخ کی نسبت سلب کر لی۔ شیخ بیچارہ بصد اضطراب بعض بزرگوں کو وسیلہ کر کے عفو تقصیر کے خواہاں ہوئے۔ چنانچہ حضرت نے معاف فرمایا۔ اس تربیت جمالی اور جلالی کے بعد حضرت نے شیخ کو اجازت تعلیم طریقہ نقشبندیہ خرقہ ارادت طریقہ قادریہ و خرقہ تبرک سلسلہ چشتیہ سے مشرف فرما کر تربیت طالبان کے واسطے لاہور روانہ کیا۔ وہاں جا کر وہ افادہ طلبہ میں مشغول ہوئے۔ تشرع و اتباع و تبتل وا نقطاع و فقر و قناعت و انکسار و مسکنت میں وحید زمان تھے۔ حجرہ کا دروازہ اندر سے لگا کر بیٹھ جایا کرتے تھے۔ کسی کو وہاں آنے نہ دیتے تھے۔ خصوصاً امراء و اغنیاء کو تو بالکل داخل ہی نہ ہونے دیتے۔ اور نہ ان کی فتوح قبول کرتے آپ کی معیشت یہ تھی کہ دینیات کی کتابیں خوش خط لکھواتے اور ان کو محشی کر کے فروخت کر دیا کرتے۔ اور اس سے بسر اوقات کرتے۔ اکثر عمر تجرد میں گزری۔ آخر عمر میں باداء سنت نکاح کر لیا تھا۔

نقل ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار ابلیس لعین کو دیکھا۔ اور دریافت فرمایا کہ میرے مریدوں میں تیرا کس شخص پر اختیار نہیں چلتا۔ جواب دیا کہ شیخ طاہر لاہوری پر جس وقت کہ وہ بھوکے ہوتے ہیں۔ اور اس قدر ریاضت اور مجاہدہ کیا تھا کہ خشک ہو کر پوست اور استخواں رہ گئے تھے۔ صاحب کشف و کرامات تھے۔ سال میں ایک مرتبہ یا چند مرتبہ حضرت کی خدمت میں مع درویشوں کے کوزہ اور عصا اور چادر کاندھے پر رکھ کر حاضر ہوا کرتے تھے اور کچھ مدت رہ کر باجازت واپس چلے جاتے۔ وہاں سے اپنے حالات کی بذریعہ عرائض حضرت کی خدمت میں اطلاع دیا کرتے۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کی محبت کا نہایت غلبہ ہوا۔ اور کمال بیقراری ہوئی اور درگاہ حق سبحانہ' میں زاری کی۔ کہ اتفاقاً اسی وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے اور آواز آئی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کو بھیجا۔ فرمایا کہ بارہا حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ' کو دیکھتا ہوں کہ میرے سر پر چھتر شاہی رکھتے ہیں۔

Marfat.com

نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے شیخ سے فرمایا کہ تم کو لاہور کا قطب کیا ہے۔ آپ کی وفات بتاریخ بستم محرم الحرام 1056 ہجری میں ہوئی۔ آپ کا مزار مقدس میانی صاحب قبرستان لاہور میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت مولانا بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا بدرالدین سرہندی قدس سرہ' حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ' خلفا جلیل میں سے تھے۔ حضرات القدس کے آخر میں مولانا نے اپنے حالات اس طرح لکھے ہیں:۔

کہ میری عمر پندرہ سال کی تھی۔ کہ میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت سے مشرف ہوا۔ جس وقت کہ آپ نے مجھ کو اسم ذات تعلیم فرمایا اور خود متوجہ ہوئے۔ بندہ بھی متوجہ ہوا۔ اتفاقاً میں نے حبس نفس سے ذکر شروع کیا۔ آپ نے اپنے اشراق باطن سے معلوم کر کے فرمایا کہ اسم ذات میں حبس نفس نہیں ہوتا۔ بلا حبس نفس کرو۔ بعد ازاں اس طرح میں نے ذکر شروع کر دیا۔ چنانچہ اسی مجلس میں ذکر جاری ہو گیا حضرت نے فرمایا کہ چند سبق اور طلبہ کے ساتھ تکرار چھوڑ دینا چاہیے۔ تاکہ ذکر ملکہ دل ہو جائے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے تمام حالات اور واردات لکھے ہیں جو حضرات کی خدمت میں حاصل ہوئے اور حضرت نے ان کے اعلیٰ اور اصیل ہونے کی تصدیق کی۔ حضرت ان کے حال پر نہایت عنایت فرماتے۔ اور اپنے عیال میں شمار کرتے۔ مولانا نے لکھا ہے کہ حضرت نے ایک مرتبہ مدت تک قالین پشمین پر نماز پڑھی۔ اور چونکہ مذہب امام مالک" میں پشم پر سجدہ کرنا مکروہ ہے۔ اور حضرت کا طریقہ حتی الامکان جمع مذاہب کا تھا۔ آپ نے سجدہ کی جگہ تھوڑا سا سوتی کپڑا سی دیا تھا۔ جب وہ کپڑا میلا ہو گیا خادم نے اس کو علیحدہ کر دیا اور اس کی جگہ اور لگا دیا۔ میں نے وہ کپڑا اٹھا لیا اور اپنی پگڑی میں رکھ لیا۔ کہ گھر چل کر کسی اچھی جگہ رکھ دوں گا اتفاق سے نماز عشاء پڑھ کر میں سو گیا اور اس کپڑے کا رکھنا بھول گیا۔ اور وہ میری پگڑی میں رہا۔ حضرت مجدد الف ثانی کے سجدہ گاہ کے کپڑے کی برکت سے بارہ مرتبہ حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد معصوم بلقب بہ عروۃ الوثقیٰ قیوم دوم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ و فرزند ثالث تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت' 1007 ہجری میں بمقام بسی متصل سرہند ہوئی۔ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ محمد معصوم کی ولادت مجھ پر نہایت مبارک ہوئی کہ ان کی پیدائش کے تھوڑی ہی مدت کے بعد میں حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مشرف ہوا۔ جب حضرت سن تعلیم کو پہنچے۔ آپ کو مکتب میں داخل کیا گیا۔ وہاں مدت قلیل میں آپ نے قرآن شریف حفظ کر کے دیگر علوم کے حاصل کرنے پر توجہ فرمائی۔ بچپن ہی سے حضرت مجدد علیہ الرحمتہ کی ان پر نگاہ تھی۔ فرمایا کرتے تھے کہ بابا جلد تحصیل علم سے فارغ ہو' مجھ کو تم سے بڑے بڑے کام لینے ہیں۔

حضرت مجدد رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ محمد معصوم محبوب خدا ہے اور اسی وجہ سے ان کو نہایت تعظیم و وقعت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ ایام طفولیت میں حضرت کے ہمراہ دہلی گئے۔ گرمی کا موسم تھا۔ دوپہر کے قریب اپنے والد کے پلنگ پر جا کر سو رہے۔ کہ اسی اثنا میں حضرت بھی تشریف لائے۔ خادم نے چاہا کہ صاحبزادہ صاحب کو بیدار کرے مگر حضرت نے روک دیا۔ اور خود باہر آ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا دوست آرام کرتا ہے۔ خوف معلوم ہوتا ہے کہ کہیں اس کو تکلیف پہنچے اور ملال ہو۔ حتیٰ کہ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ خود بیدار ہوئے۔ گیارہویں سال آپ نے اپنے والد حضرت مجدد سے اخذ طریقہ فرمایا اور چودھویں سال حضرت سے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک نور میرے بدن سے نکلتا ہے کہ تمام عالم اس سے منور ہے۔ اور ہر ذرہ میں ہساری ہے۔ اگر مثل آفتاب غروب ہو جائے تو تمام جہان میں اندھیرا ہو جائے حضرت نے یہ خواب سن کر فرمایا کہ تو قطب وقت ہو گا اور اس بشارت کو یاد رکھنا۔ الحق کہ وجود حضرت خواجہ محمد معصوم ایسا ہی ہوا کہ جہان ان کے انوار و برکات سے معمور ہو گیا۔ سولہ سال کی عمر میں آپ جمیع علوم معقول و منقول سے فارغ ہو کر ہمہ تن متوجہ باطن ہوئے اور بعنایت الٰہی اپنے والد بزرگوار کے احوال و اسرار و خصوصیات سے بہرہ وافر حاصل کیا۔

Marfat.com

غرضیکہ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ' کو اپنے والد ماجد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے جملہ کمالات و خصائص میں نصیب کامل ملا تھا۔

نقل ہے کہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ' نے فرمایا کہ محمد معصوم تجھ کو اصالت سے بہرہ ور ہے اور تیری تخمیر طینت میں بھی بقیہ طینت جناب حبیب رب العالمین مندرج ہے اور محبوبیت ذاتیہ جو تجھ میں پائی جاتی ہے۔ اسی کے آثار سے ہے۔

نقل ہے کہ ایک روز آپ کو الہام ہوا کہ بارہ روز کے بعد دوپہر کو تیرہ انتقال ہو گا۔ دوسرے روز ہوا کہ گیارہ روز کے بعد دوپہر کو ہو گا اور تیسرے روز الہام ہوا کہ دس روز کے بعد ہو گا۔ غرضیکہ ہر روز ایک ایک دن گھٹتا جاتا تھا۔ جب ایک دن باقی رہ گیا۔ تب آپ نے اپنے والدؒ سے اس کا ذکر کیا اور خاتمہ بالخیر کی درخواست کی۔ انہوں نے فرمایا کہ تم کچھ فکر مت کرو۔ اس سے یہ مراد ہے کہ اس وقت تمہارا نزول کامل ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بارہویں روز دوپہر کو آپ کا نزول کامل ہوا۔

نقل ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ منصب قیومیت تجھ کو عطا ہوا۔ اور اشیاء تیری قیومیت پر زیادہ راضی ہیں۔

نقل ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی قدسنا اللہ سبحانہ' بسرہ الاقدس نے فرمایا کہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ زمرہ سابقین سے ہے کہ جس کی شان میں حق سبحانہ تعالیٰ نے ثلثتہ من الاولین و قلیل من الاخرین فرمایا ہے۔ نیز مجھ کو اسرار متشابہات قرآنی و مقطعات فرقانی سے نصیب ہے۔

نو لاکھ آدمیوں نے توبہ کی اور سات ہزار خلیفہ ہوئے: غرضیکہ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ' اولد سرلابیہ کے صحیح صحیح مصداق تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب آخر عمر میں عزلت اختیار فرمائی تھی۔ کاروبار ارشاد و بیعت طالبان و امام مسجد انہیں کے سپرد کر دی تھی۔ چنانچہ بعد انتقال اپنے والد کے زینت بخش مسند ارشاد ہوئے۔ لکھا ہے کہ قریب نو لاکھ آدمیوں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی۔ سات ہزار خلیفہ صاحب ارشاد ہوئے۔ ایک ہفتہ میں آپ کی صحبت میں طالب کو فنا و بقا حاصل ہو جاتی تھی۔ ایک مہینہ میں کمالات ولایت سے مشرف ہو جاتا تھا۔ کشف مقامات الہیہ نہایت صحیح تھا۔ اپنے مریدوں کو جائے دور دراز سے فرما دیا کرتے تھے کہ تیری ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے یا موسوی یا

Marfat.com

عیسوی شاہ اورنگ زیب بھی ان کے حلقہ میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اور بلالحاظ پس و پیش جہاں جگہ مل جاتی تھی بیٹھ جاتا تھا۔ حضرت کا رعب اس قدر غالب تھا کہ بادشاہ زبانی گفتگو نہ کر سکتا تھا۔ جو عرض معروض کرنی ہوتی تھی۔ تحریری پیش کرتا تھا۔ حضرت حرمین شریفین میں بھی حاضر ہوئے۔ اور وہاں بانواع انعامات حضرت حق سبحانہ' تعالیٰ و جناب رسول خدا ﷺ مستعد ہوئے۔ وہاں کے بعض معاملات آپ کے فرزند ثانی حضرت خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائے ہیں۔ اس میں جستہ جستہ میں بھی لکھتا ہوں۔

نقل ہے کہ جب حضرت بحری سفر طے کر کے خشکی میں روانہ ہوئے۔ فرمایا کہ تمام دشت نشیب و فراز یہاں کے انوار نبوی علیٰ مصدر ہا الصلوۃ والتسلیمات سے پر پاتا ہوں۔ اور تمام اشیاء اس نور میں غرق ہیں۔ ایک روز فرمایا کہ ان دنوں سفر خشکی میں بہ نسبت سواری جہاز کے انوار کعبہ حسناء بیش از پیش ظاہر ہوتے ہیں۔ اور آج معلوم ہوا کہ کعبہ معظمہ اپنے مکان شریف سے منتقل ہو کر میری طرف بہ بشاشت تمام تبسم کناں آیا۔ فرمایا گیارہویں ذی الحجہ کو جب طواف سے فارغ ہوا۔ اگرچہ جمرات ابھی میرے ذمہ باقی تھی۔ مگر معلوم ہوا کہ صرف اداء ارکان پر کاغذ اجر و قبولیت حج مسجل کر کے مجھ کو عنایت فرمایا۔ ایام کعبہ میں حضرت اکثر طواف میں مشغول رہا کرتے تھے۔ اور اس وقت اس عبادت کو سب میں افضل جانتے تھے۔ فرمایا کہ امور عجیبہ و غریبہ مشاہدہ ہوتے ہیں۔ غالب اوقات معلوم ہوتا ہے کہ کعبہ حسنہ مجھ سے معانقہ کرتے ہیں اور باشتیاق تمام تقبیل و استلام واقع ہوتا ہے۔ فرمایا کہ ان دنوں ایک روز مجھ سے اس قدر انوار و برکات ناشی ہوئے کہ اس سے تمام دشت و اشیا مملو ہو گئے اور اس کے مقابلہ میں تمام دیگر انوار نابود معلوم ہونے لگے۔ چنانچہ اس حقیقت کے دریافت کے واسطے میں متوجہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ مجھ کو اپنے سے انخلاع اور کعبہ حسنہ سے تحقق ہو گیا ہے۔

اہل معلیٰ میں ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا احتجاب سے باہر آ کر ملنا اور انعامات کی تقسیم کا دوسرے احباب کو کروانا:

ایک روز حضرت اہل معلیٰ کی زیارت کو گئے۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی قبر پر توقف کر کے فرمایا۔ بحر انوار موجزن ہے۔ اور کمالات صحبت خیر البشر تاباں اور درخشاں ہیں۔ بعد ازاں ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے روضہ منورہ پر حاضر ہوئے۔ اور

Marfat.com

وہاں مراقبہ طویلہ کیا۔ فرمایا جس قدر عنایات حضرت کلاں تر امہات المومنین نے فرمائیں۔ کسی نے نہیں کیں۔ حتیٰ کہ اکثر اوقات احتجاب سے باہر آکر بکمال نوازش فرمانے لگیں۔ کہ فلاں شخص کو یہ انعام دو اور یہ نعمت بخشو فرمایا آپ کی نسبت کمال علو و رفعت میں ہے گویا کہ کمالات نبوی علیٰ مصدرہا الصلوۃ والسلام میں محفوف ہیں۔ فرمایا کہ جب میں فاتحہ سے فارغ ہوا۔ سراپردہ میں تشریف لے گئیں۔ کہ وہی فاتحہ وداع تھا۔

فرمایا کہ ایک روز میں طواف کرتا تھا۔ کہ اسی اثنا میں کعبہ حسنہ نے مجھ سے معانقہ کیا اور بشوق عجیب و غریب بغلگیر ہوا۔ فرمایا کہ ایک رات میں رکن یمانی کے نزدیک حاضر ہو کر نماز وتر پڑھتا تھا۔ معلوم ہوا کہ وہاں فرشتوں کا ایک مجمع کثیر ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ستر ہزار فرشتہ رکن یمانی کے نزدیک حاضر رہتے ہیں وہ میرے گرد آکر جمع ہو گئے۔ ان کے ہاتھ میں قلم دوات ہے۔ اور میری حقیقت معاملہ کچھ لکھنے لگے۔

فرمایا کہ ایک روز بعض کمالات حاصل کرنے کے واسطے کمال تضرع والتجا سے دعا مانگی۔ اور بعد دعا کہا ما یعبدالا ارانات مجرد اس کے انشراح و بسط عظیم سینہ میں ہوا۔ بعد نماز صبح حلقہ میں دیکھا کہ ایک خلعت عالی مجھ کو عنایت ہوا۔ متوجہ ہوا کہ آیا یہ کس قسم کا خلعت ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ خلعت عبودیت ہے۔ فرمایا ایک اور مصلیٰ مالکی پر حلقہ و مراقبہ کیا۔ ایک خلعت بکمال علو شان اپنے اوپر دیکھا۔ اور اپنے تئیں ارشاد سے مناسبت پائی کہ اس سے زیادہ متصور نہیں ہے۔ مگر بوجہ قرب قیامت وقت اس کے ظہور کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اسی اثنا میں محسوس ہوا کہ مجھ کو دوات اور قلم عنایت کیا۔ جس طرح کہ منصب وزارت دیا کرتے ہیں۔

آپ کو جلیل القدر اور نورانی خلعت کو پہنایا جانا: فرمایا کہ طائف سے واپس ہو کر ایک روز مصلائے مالکی پر حلقہ ذکر مع یاراں مشغول تھا کہ اسی اثناء میں غیبت ہو گئی۔ معلوم ہوا گویا کوئی شخص پروردگار کی عنایات عظیمہ کی مجھ کو خبر دیتا ہے۔ اسی وقت مجھ کو معلوم ہوا کہ ایک خلعت جلیل القدر کہ کثرت شعشان انوار سے اس کی صورت متمثل نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ ایک نور صرف تھا۔ مجھ کو پہنایا۔ اس کے بعد میں حلقہ سے اٹھ کر خارج از مسجد آیا اور آکر لیٹ رہا۔ وہاں پھر وہ خلعت اپنے اوپر پایا کہ اتنے میں کسی نے آواز دی۔ کہ حق سبحانہ و تعالیٰ ایسا ہے با مناسب اس کے لباس پہنتا ہے۔ چنانچہ

Marfat.com

حدیث قدسی میں وارد ہے۔ الکبریاء ردائی والعظمتہ ازاری فرمایا کہ جب حرم محترم سے رخصت ہونے کے دن قریب رہ گئے۔ الطاف عظیمہ و انعام فخیمہ مرحمت ہوئے۔ اور معلوم ہوا کہ خلعت عالی سبز رنگ مکلل بجواہر عنایت ہوا۔ اور معلوم ہوا کہ یہ خلعت وداع ہے۔ اس وقت فرزندوں کے واسطے جو کہ رفیق سفر تھے متوجہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ عنایت ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

اس کے بعد حضرت مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے۔ راہ میں جو آثار نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیتہ و مزارات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پڑتے سب کی زیارت کرتے۔ جس وقت وادی بدر سے صفراء میں پہنچے راستہ سے علیحدہ ہو کر حضرت عبیدالحارث کی زیارت کو شہداء بدر سے ہٹ گئے۔ تھوڑی دیر تک ان کی قبر پر مع یاراں متوجہ رہ کر قافلہ سے آملے فرمایا کہ جس وقت حضرت عبیدالحارث کی قبر پر متوجہ ہوا۔ ان کو نہ پایا۔ تھوڑی دیر میں بکمال ابہت ظاہر ہوئے۔ اور میری طرف آکر بکمال بشاشت ملاقات کی اور ایک ساعت ٹھہر کر جلدی سے واپس چلے گئے۔ جیسے کہ کوئی ضروری کام میں مشغول ہوتا ہے اور مہمان کی خاطر سے آکر فی الفور لوٹ جاتا ہے جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے رات کو بوجہ کثرت شوق و شدت ظہور شعشان انوار نیند نہ آئی۔ صبح کو مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ روضہ منورہ پر حاضر ہو کر آداب زیارت بجالائے۔ روضہ مطہرہ شریفہ سے کمال الطاف و عنایات و دریافت احوال ظاہر ہوا۔ تین چار روز بعد اہل مدینہ نے داخل طریقہ ہونے کی درخواست کی۔ حضرت نے بباعث کمال ادب اس معاملہ میں جناب رسول خدا ﷺ سے دریافت کیا اور مواجہ کریمہ پر کھڑے ہو کر مراقبہ کیا۔ چنانچہ کمال رضا اس امر جلیل القدر میں معلوم ہوئے اور خلعت ارشاد جناب مقدس مطہر علیہ و علیٰ آلہ الف الف صلواۃ والسلام عنایت ہوا۔ اور انوار عنایات حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ظاہر ہوئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت فاطمتہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی آپ پر خصوصی التفات شفقت: ایک روز مزارات بقیع کی زیارت کو گئے۔ الطاف و عنایات حضرت امیرالمومنین عثمان رضی اللہ عنہ و مہربانی اہل بیعت خصوصاً حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا زیادہ از حد و حد ظاہر ہوئی۔ فرمایا کہ اگرچہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مزار بقیع میں

ہے۔ مگر حجرہ شریفہ ان کا گھر ہے۔ اکثر اوقات ام المومنین کو حجرہ شریفہ میں حضرت نبوی ﷺ کے پاس پاتا ہوں۔ اور مسجد شریف کو ان کے انوار سے معمور دیکھتا ہوں۔ فرمایا کہ جس قدر عنایات حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کی اپنے بارے میں دیکھتا ہوں۔ وہ بیان نہیں ہو سکتے۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک کام کے واسطے میں نے حضرات شیخین ؓ کو حضور انور میں شفیع کیا۔ لیکن اس کا اثر کسی حکمت سے ظاہر نہ ہوا۔ آخر کار حضرت صدیقہ ؓ کو وسیلہ کیا۔ آپ نے اپنے تئیں جلدی سے آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچایا۔ اور ان کی گود میں لیٹ کر لوازم محبت و آثار موانست بجا لا کر میرے معاملے کو پیش کیا۔ چنانچہ وہ مقصود فی الفور حاصل ہو گیا۔

حضور اکرم ﷺ کا آپ کے ساتھ بغل گیر ہونا: حضرت کو دو روز کی مسجد نبوی ﷺ میں اعتکاف کی اجازت ہوئی۔ رات کے وقت جب سب کو وہاں سے حسب معمول علیحدہ کر دیا۔ حضرت مواجہ شریف میں جا کر مراقب ہوئے' فرمایا کہ جناب رسالت ماٰب ﷺ حجرہ خاص سے باہر تشریف لائے اور میرے اوپر نزول فرمایا۔ اور اسی طرح تہجد کے وقت محسوس ہوا کہ حضرت مقصورہ سے باہر تشریف لائے۔ اور بکمال عنایت مجھ سے بغل گیر ہوئے۔ اس وقت مجھ کو الحاق خاص آنحضرت ﷺ کی حقیقت سے حاصل ہوا۔

بقیع میں صحابہ کرام بالخصوص حضرت عثمان غنی ؓ کو ملاقات کے لئے مشتاق پانا: فرمایا کہ ایک روز اہل بقیع کی زیارت کو گیا۔ حضرت عثمان ؓ کو نسبت کمال علو و لطاف ظاہر ہوئی۔ اور اپنے حال پر الطاف و عنایت معلوم ہوئی۔ اور ایسے ہی حضرت عباس ؓ' کا معاملہ محسوس ہوا۔ اس کے بعد حضرت فاطمہ زہرا ؓ کی زیارت کو گیا۔ حضرت کی نسبت علیہ کی ایک تلاطم امواج معلوم ہوئی۔ اور اپنے بارے میں کرم و تلطف بے شمار سمجھ میں آیا اور یہ بھی محسوس ہوا کہ آنحضرت ؓ عنہا مجھ کو اپنی جانب کھینچتے ہیں کہ تو ہمارا ہے اور ہمارا ہی مہمان ہے۔

فرمایا کہ اس سے قبل اپنا معاملہ حضرت صدیقہ کی جانب بوجہ ان کی کثرت عنایت کے زیادہ مائل پاتا تھا۔ جب مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں پہنچا۔ حضرت فاطمہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہا کی بحر نسبت میں مستغرق ہو گیا۔ کہ اتنے میں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نسبت نے شرف ظہور فرمایا۔ اور باوجودیکہ حالت متقدمہ میں تحقیق و استہلاک تھا۔ نسبت صدیقہؓ میں بھی استغراق ظاہر ہوا۔ اس کے بعد اس جگہ دونوں بزرگوں نے بنفس نفیس خود ظہور فرمایا اور مجھ کو اپنی طرف کھینچتے تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا داہنے شانے کی طرف ظاہر ہوئیں۔ اور صدیقہ رضی اللہ عنہا بائیں جانب اور اسی معاملہ کو مغرب سے عشاء کا وقت ہو گیا۔ بعد ازاں ایسا معلوم ہوا کہ مسجد شریف میں نسبت زہرا بتول رضی اللہ عنہا غالب آئی۔ ان کی نسبت مائل بہ سفیدی معلوم ہوئی۔ اور حضرت صدیقہ حبیبہ کی نسبت مائل بسرخی تھی۔ اس کے بعد حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہ شریف میں حاضر ہوا وہاں بھی یہی معاملہ پیش آیا۔ کہ دونوں مجھ کو اپنی جانب کھینچتی تھیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نسبت نے قوت استیلا پیدا کیا۔ گویا کہ دونوں نسبت مساوی ہو گئیں۔ بعد عشاء آپ نے فرمایا کہ تاحال وہی کیفیت ہے اور میں ایک فرح و سرور کے عالم میں ہوں کہ اس سے زیادہ متصور نہیں ہے کہ اس قسم کے دو عالی شان بادشاہ اس ضعیف کے حال پر مہربان ہیں۔

ایک روز حضرت بقیع میں گئے۔ بعد واپسی فرمایا کہ جس قبر پر جاتا تھا جس طرح کی صاحب قبر بعنایت پیش آتا تھا۔ اسی طرح دوسرے اہل قبور کہ جن کی قبر پر جانے کا ارادہ ہوتا تھا۔ منتظر رہتے تھے۔ اور میری ملاقات کو اس طرح جمع ہوتے تھے جیسے کسی نہایت عزیز مہمان کے واسطے ہوتے تھے۔ فرمایا کہ سیدنا حضرت ابراہیم علیٰ ابیہ و علیہ الصلوۃ والسلام کے روزہ پر پہنچا۔ میری طرف آکر مجھ سے ملحق ہو گئے۔ کبھی میری گود میں لیٹتے تھے اور کبھی گلے سے لگتے تھے بالکل نور ہی نور ہے۔ اور کیوں نہ ہوتے کہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جگر گوشہ کے حق میں فرمایا کہ لو عاش لکان نبیا فرمایا کہ ان کی نسبت سے اس قسم کا التذاذ ہوا کہ فراموش نہیں ہو گا۔

فرمایا کہ بقعات مبارکہ اور مزارات متبرکہ میں میری نسبت نے ظہور عجیب و انجلائے غریب پیدا کیا اور میں نے اپنا قرب و منزلت بجناب اقدس و تعالیٰ مشاہدہ کیا۔ محسوس ہوا کہ تمام عالم اس نسبت کے انوار سے مملو ہو گیا ہے اور مکونات عالم صف باندھے ہوئے میرے گرد ہیں۔ اور میں ان میں امام معلوم ہوتا ہوں۔ اور جو فیوض و برکات گوناگوں کافہ خلائق کو پہنچتا ہے اس درویش کے توسل سے پہنچتا ہے۔ اور تمام

Marfat.com

مخلوقات کیا اولیاء اور کیا غیر اولیاء اس فقیر سے حصول برکات و ترقیات کے منتظر ہیں۔ اور اکثر اوقات دوات قلم اپنے پاس تصحیح مہمات ملک کے واسطے حاضر پاتا ہوں۔ جیسے کہ وزیر اعظم کو بارگاہ سلطانی میں نسبت و قدرت ہوتی ہے۔ وہی حالت مجھ کو اپنے میں سمجھ آتی ہے۔ اس کے سوا اور اسرار غریبہ اس جلیل القدر خدمت کے سوا ظاہر ہوتے تھے۔

فرمایا جس قدر میری نسبت کا ظہور ہوتا تھا۔ مجھ کو تعجب ہوتا تھا۔ کہ حضور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں دوسری کی نسبت کے ظہور کا کیا موقع ہے۔ مگر پھر خیال آیا کہ یہ بھی انہی کی عنایات و برکات کا اثر ہے اور انہیں کا طفیل ہے۔ فرمایا حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جناب سرور کائنات ﷺ سے اس قدر الحاق و فنا ہے کہ عوام زائرین کو ان کے ظہور عنایات میں بحضور آنحضرت ﷺ امتیاز کرنا دشوار ہے۔ بلکہ نہایت غور سے ان کی عنایات و برکات سمجھ میں آتے ہیں۔ چنانچہ بکمال کرم خلعت خاصہ خود اس احقر کو عطا فرمائے۔ اور چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے کسی قدر فاصلہ سے مدفون ہیں۔ ان کے انوار و برکات میں خوب تمیز ہوتا ہے۔ اور جب کبھی وہاں جاتا ہوں عجیب معاملات و اسرار درمیان میں آتے ہیں۔

فرمایا کہ بقیع میں یوں تو سب بعنایت پیش آتے ہیں مگر امیر المومنین سیدنا عثمان اور حضرت عائشہ صدیقہ اور سیدنا ابراہیم و عبدالرحمٰن بن عوف و عبداللہ بن مسعود و امام اسمٰعیل بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ عنہم اجمعین اوروں سے زیادہ مہربان ہیں۔ ایک روز حضرت نے مواجہ کریمہ میں آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام محراب عثمان کے پاس حلقہ ذکر مع اصحاب کیا۔ فرمایا معلوم ہوا کہ گویا حضرت رسالت خاتمیت علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ روضہ منورہ سے حلقہ کی طرف متوجہ ہیں۔ اسی اثناء میں آنحضرت ﷺ کے چند خواص جن کو قرب خاص ہے۔ باہر آئے ان میں ایک فرزندی محمد عبید اللہ بلباس سمائی تھا۔

آپ کو حضور اکرم ﷺ کی اتری ہوئی خلعت تاج سلاطین کا آپ کو پہنایا جانا:

فرمایا نساء اہل بیت میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ و عائشہ صدیقہ و حضرت زہرا بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان علیحدہ ہے۔ اور یہ تینوں بزرگ علو شان میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہیں فرمایا کہ جب میں مدینہ سکینہ سے روانہ ہونے لگا۔ مسجد شریف میں رخصت کے واسطے حاضر ہوا۔ بباعث حزن و الم جدائی بے اختیار گریہ بکثرت

Marfat.com

شروع ہو گیا۔ اسی غم و اندوہ میں حضرت رسالت خاتمیت بکمال ابہت و عظمت روضہ مطہرہ سے ظاہر ہوئی۔ اور نہایت کرم سے ایک خلعت تاج سلاطین بکمال علوورفعت کہ ہرگز ایسا نہیں دیکھا تھا۔ احقر کو پہنایا اور محسوس ہوا کہ اس تاج پر ایک شہ پر کا طرہ لگا ہے۔ اور اس پر ایک لعل جڑا ہوا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ یہ خلعت خاص جسم مبارک آنحضرت ﷺ سے اترا ہے۔ اور خلعتوں کی طرح نہیں ہے۔ فرمایا کہ اس وقت میں متردد ہوا کہ آیا وطن جاؤں یا اس جگہ مقیم رہوں۔ اور ملتجی اور متضرع ہوا۔ کہ اس معاملہ میں آنحضرت ﷺ کی مرضی مبارک کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ کی کمال مرضی واپس ہو جانے کی ہے۔ اسی اثناء میں ایک شخص دراقم۔ اس جگہ ایک شخص سے مراد دارہ شکوہ ہے۔ کہ اس کو خاندان سے نہایت کینہ تھا اور حضرت کی روانگی کے بعد اپنے باپ کی علالت میں بادشاہ ہو گیا تھا۔ کی نسبت خیال کیا کہ دشمن شریعت عزا اور اس خاندان کا ہے اور اس معاملہ میں جناب حضرت ﷺ میں ملتجی ہوئے۔ محسوس ہوا کہ حضرت رسالت خاتمیت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوۃ والسلام دست مبارک میں شمشیر برہنہ لے کر ظاہر ہوئے۔ گویا کہ اس کے قتل کا اشارہ فرماتے ہیں۔ فوقع کما اشار ﷺ

مدینہ شریف سے جب مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں حضرت کو درد مفاصل عارض ہو گیا۔ شدت مرض میں فرمایا کہ حضرات عالیات زہرا بتول رضی اللہ عنہا و صدیقہ حبیبہ رضی اللہ عنہا و حضرت ابراہیم ابن النبی ﷺ گویا کہ میری عیادت کے واسطے تشریف لائے ہیں۔ فرمایا کہ یہ حضرات بکمال عنایات پیش آئے ہیں۔ حضرت کے تصرفات زائد از حد ہیں۔ مگر اس جگہ بمقتضائے لا یدرک کلہ لا یترک کلہ چند بطور اختصار زیر قلم آتے ہیں۔

نقل ہے کہ ایک جوگی جادو سے آگ باندھ دیتا تھا۔ اور لوگوں کو اس شعبدہ سے فریفتہ کرتا۔ حضرت کو یہ سن کر غیرت آئی۔ اور بہت سی آگ جلوا کر یانار کونی برداً وسلام علیٰ ابراہیم پڑھ کر دم کیا۔ اور ایک شخص کو فرمایا کہ اس میں بیٹھ کر ذکر کر۔ چنانچہ وہ بیٹھ کر مشغول ذکر ہوا۔ اور آگ اس پر گلزار ہو گئی۔

نقل ہے کہ ایک شخص نے کابل میں خواب دیکھا۔ گویا حضرت نے مجھ کو تبرک عطا فرمایا ہے۔ بیدار ہوا تو تبرک موجود تھا۔

Marfat.com

نقل ہے کہ چند اشخاص حضرت کے پاس دور دراز سے حاضر ہوئے حضرت نے ہر ایک کو ملبوس خاص عطا فرمایا۔ لیکن ایک شخص محروم رہا۔ جب وہ اپنے مکان پر مع رفیقان پہنچا۔ اس کو اپنی محرومی کا نہایت افسوس ہوا اور اسی حسرت میں تھا کہ ناگاہ شور و گل حضرت کی تشریف آوری کا بلند ہوا۔ اور آدمی استقبال کے واسطے چلے۔ وہ شخص بھی بخوشی تمام روانہ ہوا۔ جب بیرون شہر پہنچا کیا دیکھتا ہے کہ حضرت اپنے گھوڑے پر سوار ہیں۔ اس کو دیکھ کر فرمانے لگے تو کیوں آزردہ ہوتا ہے۔ یہ تبرک لے۔ اور کلاہ شریف ہاتھ میں دے دی۔ بمجرد کلاہ دینے کے حضرت نگاہ سے غائب ہو گئے۔ اور کلاہ شریف اس کے ہاتھ میں رہ گئی۔ ایک روز حضرت وضو فرماتے تھے کہ نگاہ خادم سے لوٹا لے کر دیوار پر مارا۔ چنانچہ وہ لوٹا ٹوٹ گیا اور لوٹے سے وضو کیا۔ حاضرین نے اس امر کو ذہن نشین رکھا۔ مدت کے بعد ایک سوداگر آیا۔ اس نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں بنگالہ کی طرف ایک صحرا میں تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شیر میری طرف غراتا چلا آتا ہے۔ دیکھ کر نہایت خوف ہوا۔ ناگاہ حضرت کو دیکھا کہ لوٹا لئے آتے ہیں۔ اور اس شیر کی طرف پھینک کر زور سے مارا کہ اس خوف سے شیر فرار ہو گیا اور میں محفوظ رہا۔

نقل ہے کہ جب حضرت حج کو جاتے تھے۔ راہ میں شہزادہ اورنگزیب قدم بوس ہوا اور بارہ ہزار روپیہ نذرانہ حاضر کیا اور نہایت اخلاص سے پیش آیا۔ حضرت نے اس کو بشارت دی۔ اس نے عرض کی کہ آپ مجھ کو یہ لکھ بھی دیں۔ چنانچہ حضرت نے اس کو لکھ دیا فوقع کما قال۔ گوہر آرائے اس کی ہمشیرہ کہا کرتی تھی کہ میرے بھائی اورنگ زیب نے بارہ ہزار روپیہ کو سلطنت خریدی ہے۔

نقل ہے کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو حضرت کی خدمت میں لایا۔ اور عرض کی کہ یہ کسی عورت پر عاشق ہو گیا ہے۔ ہمارے ہاتھوں سے بالکل جاتا رہا۔ نہ کام دنیا کا کرتا ہے نہ عاقبت کا۔ حضرت اس کو سمجھانے لگے تو اس نے کہا۔

در کوئے نیک نامی مارا گذر ندادند
گر تو نمی پسندی تبدیل کن قضارا

حضرتؒ نے فرمایا۔ ہم نے تیری قضا تبدیل کر دی۔ چنانچہ وہ فی الفور تائب ہوا۔ اور خیال عشق جاتا رہا۔

Marfat.com

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت کی سواری میں ایک سید براہ ادب آگے آگے پاپیادہ چلے جاتے تھے۔ اژدہام خلائق سے کسی جگہ ایک گلی میں گر پڑے۔ دل میں خطرہ گزرا کہ میں سید اور ایسا ذلیل بلا سواری کے چل رہا ہوں۔ بمجرد اس خطرہ کے حضرت نے فرمایا کہ سید صاحب میں نے آپ سے کب کہا تھا کہ آپ بلا سواری پاپیادہ چل کر ذلیل ہوں۔ وہ بیچارہ اس خطرہ سے تائب ہوا۔

نقل ہے کہ ایک شخص بیمار ہو گیا۔ ہر چند علاج معالجہ کیا۔ لیکن نفع نہ ہوا۔ حضرت سے رجوع کیا اور عرض کیا کہ حکماء ظاہر کے علاج سے امید وفا نہیں آپ دعا فرمایئے کہ صحت ہو۔ فرمایا کہ خاطر جمع رکھو۔ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو گا۔ اور پس ماندہ وضو کا پانی پلایا۔ چنانچہ بفضل تعالیٰ آرام ہو گیا۔

لعاب دہن سے بینائی کا حاصل ہونا

نقل ہے کہ ایک شخص کی آنکھیں دکھنے آئیں۔ ہر قسم کا علاج کیا لیکن فائدہ نہ ہوتا تھا۔ ایک شخص نے اس سے اپنی مجرب دوا کی تعریف کی۔ اس بیچارہ نے اس کا استعمال کیا۔ بمجرد لگانے کے اس کی آنکھیں بالکل ہی جاتی رہیں۔ کہ اسی اثناء میں حضرت حج سے واپس تشریف لائے یہ بھی کسی کا ہاتھ پکڑ کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے اس کو دیکھ کر بہت افسوس کیا اور لعاب دہن اس کی آنکھوں پر لگا کر فرمایا کہ اسی طرح گھر چلا جا۔ وہاں جا کر آنکھیں کھولنا۔ چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا۔ آنکھیں جو کھولیں تو بینائی موجود تھی۔

زبان مبارک سے جو نکلا پورا ہو گیا

نقل ہے کہ حضرت کا ایک داماد ایک اور عورت کی جانب متوجہ تھا۔ صاحبزادیوں نے اس امر کی حضرت سے شکایت کی۔ آپ کی زبان سے بے ساختہ نکلا کہ مرجائے گا۔ صاحبزادیوں نے عرض کی کہ جیتا رہے۔ فرمایا کہ بس اب جو کچھ ہونا تھا ہو گیا۔ اب ایمان کی دعا کرو۔ چنانچہ اس کے تیسرے چوتھے دن ان کا انتقال ہو گیا۔

نقل ہے کہ حضرت کے خادموں میں سے ایک شخص نے ایک دوا کسی امیر کو دی۔ اتفاقاً وہ دعا ناموافق آئی۔ امیر نے چاہا کہ اس کو ایذا پہنچائے۔ یہ شخص حضرت کی خدمت

Marfat.com

میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں طبیب ہوں۔ اور فلاں امیر کو دوا دی تھی۔ اس کو نقصان ہوا۔ اور مجھ کو تکلیف دینا چاہتا ہے۔ آپ نے تبسم کر کے فرمایا کہ پہلے تو طبیب نہ تھے لیکن اب طبیب ہو گئے۔ جاؤ یہ دوا دو فائدہ کرے گی۔ اور آئندہ سے جو دوا دو گے آرام ہو جایا کرے گا۔ چنانچہ اس حکیم نے بازار سے کچھ دوا لے کر اس کو دی۔ فی الفور آرام ہو گیا۔

نقل ہے کہ حضرت کے ایک خادم کے چھ مہمان آئے اس کے پاس کچھ موجود نہ تھا۔ وہ شخص حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور خاموش بیٹھا رہا۔ کہ اتنے میں آم آئے اور حضرت کے ہاں معمول تھا کہ حاضرین کو دس دس آم دیئے جاتے تھے۔ چنانچہ حضرت نے اس شخص کو بلا کر دس آم دیئے اور فرمایا کہ یہ تمہارا حصہ ہے۔ پھر دس اور دیئے اور فرمایا یہ تمہارے ایک مہمان کا حصہ ہے اور دس اور دیئے اور فرمایا کہ یہ تمہارے دوسرے مہمان کا حصہ ہے۔ غرضیکہ چھ کا حصہ اسی طرح دیا اور بعد ازاں چھ اشرفیاں جیب سے نکال کر دیں اور فرمایا کہ تم بجائے ہمارے فرزند کے ہو۔ جس وقت ضرورت ہوا کرے بے تکلف خانقاہ سے لے لیا کرو۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ تنگی مبدل بفراغت ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس شخص کو کمال فراغت ہوئی۔

آپ کا زمین، آسمان و آفتاب سے استفسار اور ان کا عاجزانہ جواب:

نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں نے موجودات عالم امکان مثل زمین و آسمان و آفتاب وغیرہ سے استفسار کیا کہ ارباب وحدت الوجود تم میں شہود و مشاہدہ مطلوب ثابت کرتے ہیں۔ آیا یہ درست ہے یا نہیں اور تم میں مطلوب جلوہ گر ہے یا نہیں۔ سب نے جدا جدا تقدس و تنزیہہ و تعالیٰ ظاہر کیا اور ہم پر یہ تہمت مت رکھو۔ ہماری کیا مجال کہ اللہ تعالیٰ کی مظہری اور مرائیت کا دعویٰ کریں۔ اللہ تعالیٰ باں علوشان تنزیہ ہم میں کس طرح ظہور فرمائے۔ سب نے اپنے تئیں خالی محض بیان کیا اور حقیقت آسمان نے سب حقائق سے زیادہ انکار اس دعویٰ کا کیا اور بکمال عجز و زاری پیش آئے۔ اور چونکہ اس طرف حوادث زمانہ رجوع کرتے ہیں۔ اس سبب سے وہ سب سے زیادہ خائف و ہیبت زدہ نظر آئے اور ایسے ہی آفتاب ترس و خجالت سے شرمندہ و محزون تھا۔

وفات: حضرت کو مرض وجع مفاصل اکثر رہا کرتا تھا ایک دفعہ اس کی اس قدر شدت

Marfat.com

ہوئی کہ کوئی دوا کارگر نہ ہوئی۔ تب حضرت نے فرمایا کہ اب دوا کوئی فائدہ نہ دے گی۔ حکیم مطلق نے اس سے اثر زائل کر دیا ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو الہام کیا ہے کہ معاملہ ارشاداب انتہا کو پہنچ گیا ہے۔ گویا کہ جو آفرینش سے مقصود تھا۔ وہ حاصل ہو گیا۔ بعد ازاں حضرت نے اپنا تمام کتب خانہ صاجزادوں پر تقسیم کر دیا 10 محرم 1079 ہجری جمیع وضیع و شریف کو بلا کر وصیت کی کہ میں نے تم سے پہلے بھی کہا ہے اور اب بھی کہتا ہوں کہ قرآن و حدیث و اجماع و اقوال مجتہدین پر عمل کرنا۔ فقراء خلاف شرع سے پرہیز رکھنا۔ آخر ماہ صفر میں جب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس ہوا حضرت نے عین مجمع میں فرمایا کہ بے اختیار یہی دل چاہتا ہے کہ ماہ ربیع الاول میں میں بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اس کے بعد پھر حضرت پر مرض کا بدرجہ غایت غلبہ ہوا۔

وفات سے ایک روز قبل جمعہ کا دن تھا۔ حضرت نماز جمعہ کو مسجد میں تشریف لائے۔ بعد نماز فرمایا کہ امید نہیں کہ کل اس وقت تک دنیا میں رہوں اور سب کو پند و نصائح فرما کر خلوت میں تشریف لے گئے۔ صبح کو حضرت نے بکمال تعدیل ارکان نماز ادا کی۔ بعد مراقبہ معمولہ کے اشراق کی نماز پڑھی۔ بعد ازاں آپ سکرات موت شروع ہو گئے۔ اس وقت آپ کی زبان جلد جلد چلتی تھی۔ صاجزادوں نے کان لگا کر سنا تو معلوم ہوا کہ حضرت یٰسین شریف پڑھتے تھے۔ غرضیکہ دوپہر کے وقت دو شنبہ کے دن نویں ربیع الاول کو 1079 ہجری کو جان بجاناں تسلیم کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند قدس سرہ'

قیوم سوئم: حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند قدس سرہ' فرزند ثانی و خلیفہ اجل حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے اور پوتے حضرت مجدد الف رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت بماہ ذی قعد 1034 ہجری بعد وصال حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ' بلدہ سرہند میں ہوئی۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات میں جب کہ حضرت حجتہ اللہ اپنی والدہ کے شکم میں تھے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ تمہارا یہ لڑکا کہ حمل میں ہے عجائب روزگار صاحب معارف و اسرار ہو گا۔ اور خلقت کو اس سے فیض پہنچے گا۔ آپ تھوڑی مدت میں قرآن شریف یاد کر کے تحصیل علم ظاہر کی جانب مشغول ہوئے۔ اکثر کتابیں آپ

Marfat.com

نے اپنے عم مکرم حضرت خواجہ محمد سعید ؒ سے پڑھی تھیں۔ اور ایسی تحقیق و تدقیق سے پڑھا کرتے تھے کہ حضرت خواجہ محمد سعید ؒ فرمایا کرتے تھے کہ یہ مجھ سے پڑھنے نہیں آتے بلکہ پڑھانے آتے ہیں۔ غرضیکہ آپ نے فقہ و حدیث و جمیع علوم متداولہ نہایت کوشش سے پڑھے۔ علم قال ہی کے ساتھ علم حال بھی آپ نے اپنے والد بزرگوار سے حاصل کرنا شروع کر دیا۔ اور بوجہ علو استعداد چند مدت میں ایسے حالات و مقامات پر پہنچے کہ عقل و فکر سے باہر ہے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت نے بعض حقائق و معارف اپنے والد کے سامنے بیان کیے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ اسرار مقطعات قرآنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ پر ظاہر کیے تھے۔ تم کو بھی آگاہی بخشی۔

نقل ہے کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو خلعت قیومیت سے سرفراز فرمایا۔ الحمدللہ کہ وہ خلعت تم کو بھی عطا ہوا مبارک ہو۔ الحق حضرت حجتہ اللہ کی شان نہایت عالی تھی۔ اور آپ کی علوشان کا اسی سے اندارہ کرنا چاہئے کہ جب ابتدائی معاملات کی نسبت خود حضرت عروۃ الوثقیٰ ان کو تحریر فرماتے ہیں۔ "کہ علو رتبہ ایں اسرار چہ بیاں نماید کہ از حیطہ در عقل و تصویر خیال بیرون ست۔" تو پھر انتہا میں کیا کچھ ہوا ہو گا۔

حضرت حجتہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جو اسرار واجب الاستار حضرت والد بزرگوار (یعنی حضرت خواجہ محمد معصومؒ) کی حیات میں وارد ہوا کرتے تھے ان کی خدمت میں عرض کر کے سینہ کا بخار نکال کیا کرتا تھا۔ ان کے انتقال کے بعد حالات مثل بارش شدید برستے رہتے ہیں۔ لیکن کوئی ایسا محرم نہیں کہ اس سے کہہ کر سینہ کی عقدہ کشائی کر لیا کروں۔

فرمایا کہ ایک روز حویلی میں ایک کوٹھری میں بیٹھا تھا کہ ناگہاں ایک فرشتہ بشکل انسان کوٹھری کے اندر آیا اور کہا کہ خدا تعالیٰ تجھ کو سلام کہتا ہے میں نے یہ سن کر تواضع سے سر جھکا دیا۔ جس وقت سر اٹھایا دیکھا کہ وہ فرشتہ واپس جاتا تھا۔

آپ کی وفات شب جمعہ نویں محرم الحرام 1115 ہجری کو اکیاسی سال کی عمر میں ہوئی۔ حضرت سرہند میں اپنے والدؒ کے مقبرہ کے شمال کی جانب علیحدہ مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

Marfat.com

حضرت شیخ سیف الدین قدس سرہ'

حضرت شیخ سیف الدین قدس سرہ' پانچویں صاجزادہ حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم اور پوتے حضرت مجدد الف ثانی کے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت 1049 ہجری کو بمقام سرہند ہوئی۔

نقل ہے کہ آپ کے عم مکرم حضرت خازن رحمۃ اللہ علیہ خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ نے واقع میں دیکھاکہ آپ کی پیدائش کے وقت کوئی فرشتہ یہ آیت شریف پڑھتا ہے۔ سلام علیہ یوم ولد ویوم یموت و یوم یبعث۔ جب سن تعلیم کو پہنچے۔ آپ کو مکتب میں داخل کیا۔ تھوڑی مدت میں آپ نے قرآن مجید حفظ کر لیا۔ اور اس کے بعد عرصہ قلیل میں کتب متداولہ پڑھیں۔ ایام طفولیت ہی سے کمالات باطنی حاصل کرنے شروع کر دیئے۔ گیارہ سال کی عمر تھی کہ آپ کے والد ماجد حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو فناء قلب کی بشارت عطا فرمائی۔ اور آپ کو علو استعداد دیکھ کر ہر دم و ہر لحظہ آپ کی ترقی کا خیال تھا۔ آپ کے ظرف کو نہایت عمیق خیال فرمایا کرتے تھے۔ غرضیکہ عین ایام شباب میں واصل جملہ کمالات ہو کر مقبول مولائے ذوالجلال ہوئے۔

آپ کی طبیعت میں امر معروف و نہی منکر بدرجہ غایت تھا۔ ہمگی معروف اجرار احکام شریعت و رفع بدعت تھی۔ سلطان وقت شاہ اورنگ زیب نے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ سے التجا کی کہ اپنا کوئی خلیفہ میری ہدایت اور توجہ کے واسطے روانہ فرمائیں۔ حضرت عروۃ الوثقیٰ نے انہیں صاجزادہ کو وہاں بھیجا۔

نقل ہے کہ جب آپ دہلی میں پہنچے اور قلعہ میں داخل ہونے لگے۔ قلعہ کے دروازہ پر دو ہاتھیوں کی تصویر بنی ہوئی تھی کہ جس پر فیلبان بھی سوار تھے۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا کہ میں اس قلعہ میں داخل نہیں ہوں گا کہ جس گھر میں تصویر ہوتی ہے۔ وہاں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا ہے۔ چنانچہ وہ ہاتھی اور فیلبان بالکل توڑ ڈالے گئے۔ تب آپ قلعہ میں داخل ہوئے۔

نقل ہے کہ ایک روز بادشاہ نے آپ کو حیات بخش باغ کی سیر کی تکلیف دی۔ وہاں سونے کی مچھلیاں تھیں کہ جن کی آنکھوں وغیرہ میں جواہرات جڑے تھے۔ حضرت نے

Marfat.com

دیکھ کر فرمایا کہ جب تک یہ مچھلیاں نہ توڑی جائیں گی۔ میں اس جگہ نہ بیٹھوں گا۔ محافظان باغ نے بخیال نقصان شاہی ان کے توڑنے میں تامل کیا۔ لیکن بادشاہ نے فی الفور تڑوا دیں اور کہا کہ خاطر شیخ میں زیادہ نفع ہے۔ غرضیکہ آپ نے حسب عادات وہاں ایسا معروف و نہی منکر فرمایا کہ بادشاہ نے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی شکر گذاری میں ایک خط لکھا۔

بادشاہ اورنگ زیب آپ سے توجہ لیا کرتا تھا اور عجیب و غریب حالات کو جو بادشاہوں کے واسطے عنقاء روزگار ہیں وارد ہوتے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ شاہزادہ محمد اعظم جو کہ آپ کا مرید تھا مجلس عالی میں حاضر ہوئے۔ اس قدر انبوہ خلائق تھا کہ اس کی پگڑی گر پڑی۔

غرضیکہ چند مدت تک آپ دار الخلافت میں مصروف امر معروف و نہی منکر و ارشاد خلق میں رہے۔ بعد ازاں پھر حضرت سرہند واپس آ گئے۔ اور اپنے والد کی خدمت میں اقتباس انوار و برکات کرتے رہے۔ ان کے انتقال کے بعد بہمہ اطوال و افعال ان کی جانشانی کی۔

حضرت مجدد الف ثانی کے روزہ مبارک کے گرد آپ کا پھرنا اور شعر پڑھنا

نقل ہے کہ اکثر آخر کی نصف شب کو آپ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے روزہ مبارک پر جاتے اور گرد پھرا کرتے تھے۔ اور یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔۔

من کیستم کہ با تو دم دوستی زنم
چندیں سگاں کوئے تو یک کمترین منم

فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں مجدد الف ثانیؒ کی درگاہ کا کتا ہوں۔ اور کبھی فرماتے کہ بندگی شیخ احمد کابلی سرہندی کی درگاہ کا کتا ہوں۔

احباب کی فرمائش پر پسند کا کھانا کھلانا: نقل ہے کہ آپ کی خانقاہ میں چار سو آدمی جمع رہتے تھے اور جو شخص جو فرمائش کرتا۔ اس کے واسطے وہی کھانا تیار ہوتا اور باوجود اس قدر تنعم کے سالک بمقام بلند و کرامات ارجمند پہنچتے تھے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے تقلیل غذا کرنا چاہا۔ حضرت نے فرمایا کہ

Marfat.com

حاجت تقلیل غذا نہیں ہے۔ ہمارے بزرگوں نے بناء کار دوام وقوف قلبی و صحبت شیخ پر رکھا ہے۔ ثمرہ زہد و مجاہدہ شاقہ خرق عادات و تصرفات ہے اور ہمارے یہاں اس کی کچھ ضرورت نہیں۔ یہاں دوام ذکر و توجہ الی اللہ و اتباع سنت ہے۔

ایک رافضی کا شیخین کو بے ادبی کے کلمات کہنے پر قتل ہو جانا اور حضرت کی قاتل کو کو غائبانہ مدد:

نقل ہے کہ ایک شخص حضرت کے خادموں میں سے کابل سے کہ اس کا وطن مالوف تھا۔ ایران کو جاتا تھا۔ راستہ میں ایک رافضی گھوڑے پر چڑھا ہوا آگے آگے جاتا تھا۔ ناگاہ حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کی شان میں اس نے چند کلمے بے ادبی کے کہے۔ اس نے اسی وقت تلوار سے اس کا سر کاٹ ڈالا بعد ازاں اس کو خوف ہوا کہ کہیں اس کے رفیق مجھ کو ایذا نہ پہنچائیں۔ ناگاہ ایک سوار نقاب پوش پہنچا۔ اور ایک عصا اس مقتول کے مارا اور مجھ سے فرمایا کہ خاطر جمع رکھو میں نے اس کو گدھا کر دیا ہے۔ اس شخص نے جو غور کیا تو وہ گدھے کی لاش ہو گئی تھی۔ اس نے سوار سے عرض کیا کہ مجھ کو اپنی زیارت سے مشرف فرمائے۔ انہوں نے نقاب الٹا دیکھا تو حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ فرمایا کہ اگر اس کی صورت تبدیل نہ کر دیتا۔ تو اس کے رفیق تجھ کو تکلیف دیتے کہ اسی اثنا میں اس کے رفیق بھی آگئے اس کا گھوڑا خالی پایا۔ اور لاش گدھے کی پڑی تھی۔ شرمندہ ہوئے اور نہ پوچھا۔ گھوڑا لے کر چپکے سے چلے گئے۔

نقل ہے کہ ایک شخص کو مرض جذام ہو گیا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کا خواستگار ہوا۔ آپ نے کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا۔ فی الفور شفا ہو گئی۔

نقل ہے کہ خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ ایام طفلی میں ایک مرتبہ نہایت علیل ہو گئے۔ آپ ان کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ ان کی خالہ نے آپ سے دعائے صحت کے واسطے عرض کیا۔ آپ دفع مرض کے لئے متوجہ ہوئے۔ اور بعدہٗ فرمایا کہ اس لڑکے کا اللہ تعالیٰ حافظ و معین ہے مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکا شیخ عظیم ہو گا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے حلقہ میں حاضر ہوں گے۔

نقل ہے کہ آپ کے بڑے بھائی حضرت حجۃ اللہ نقشبند قدس سرہٗ سفر حجاز کو جاتے تھے۔ بوقت رخصت آپ سے کہا کہ عمر آخر ہو گئی ہے۔ لڑکوں کے حال پر مہربانی رکھنا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ آپ کی عمر بہت ہو۔ البتہ مجھ کو اپنی

Marfat.com

عمر کی بالکل امید نہیں ہے۔ آپ میرے بچوں پر نظر عنایت رکھئے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ پھر دونوں بھائیوں کی ملاقات نہیں ہوئی۔ اور حضرت حجتہ اللہ رحمۃ اللہ علیہ انیس سال کے بعد فوت ہوئے۔

نقل ہے کہ آپ کا معمول تھا کہ من الظہر والعصر مستورات کو جمع کر کے حدیث سنایا کرتے تھے۔ ایک روز خلاف معمول جلد وعظ ختم کر دیا مستورات نے عرض کیا کہ ابھی بہت وقت ہے۔ کچھ اور پڑھیے۔ فرمایا اور محمد اعظم سے پڑھوانا۔ محمد اعظم آپ کے بڑے صاحبزادہ کا نام تھا۔ بعد ازاں آپ علیل ہو گئے۔ اور پھر حدیث سنانے کا اتفاق نہ ہوا۔ اور بعد ازاں محمد اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہی نے سنایا ہو گا۔ آپ نے سینتالیس سال کی عمر میں 26 جمادی الاولیٰ 1096 ہجری میں انتقال فرمایا۔

آپ کے جنازہ مبارک کا ہوا میں چلنا اور مدفن پر خود ہی اتر جانا: نقل ہے کہ جب آپ کا جنازہ دفن کرنے لے چلے ہوا پر جاتا تھا۔ ہر چند لوگ چاہتے تھے کہ کاندھے پر رکھیں۔ ممکن نہ ہوا اور قبر کے پاس خود بخود جا کر رکھا گیا۔

حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ علم ظاہر میں فقیہ کامل تھے۔ آپ نے کسب مقامات سلوک حضرت شیخ سیف الدین فرزند و خلیفہ حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ سے کئے اور سالہا سال تک ان کی خدمت میں حاضر رہ کر مشرف بحالات بلند و مقامات ارجمند ہوئے۔ نیز حضرت حافظ محمد حسین اولاد شیخ عبدالحق محدث دہلوی خلیفہ حضرت عروۃ الوثقی کی خدمت میں بھی حاضر رہے۔ ابتداء میں پندرہ سال تک ہر وقت مستغرق رہتے تھے۔ صرف نماز کے وقت آفاقہ ہو جاتا تھا۔ اور پھر مغلوب الحال ہو جاتے تھے۔ آخر میں آفاقہ ہو گیا۔ اکثر مراقبہ سے پشت مبارکہ میں خم ہو گیا تھا۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ خلاف سنت پہلے داہنا پاؤں بروقت داخل ہونے بیت الخلاء میں رکھا گیا۔ تین روز تک احوال باطنی میں قبض ہو گیا۔ جب نہایت التجا و تضرع کی تب کھلا۔ لقمہ میں اس قدر احتیاط کرتے تھے کہ اپنے ہاتھ سے چند روز کا کھانا پکا لیا کرتے۔ اور

Marfat.com

اس کو شدت بھوک میں کھالیا کرتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ تیس سال سے طبیعت کا تعلق کیفیت غذا سے نہیں رہا اور بھوک میں جو کچھ مل گیا وہی کھالیا۔ دو سالن جمع نہ کرتے تھے۔ دو صاحبزادے تھے ایک کو گھی اور ایک کو شکر دیا کرتے تھے۔ اغنیا کا کھانا کبھی نہیں کھایا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے کہ یہ شبہہ سے خالی نہیں ہوتا۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ کسی دنیا دار کے گھر سے کھانا آیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان میں ظلمت معلوم ہوتی ہے۔ اپنے خلیفہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ تم بھی غور کرو۔ انہوں نے متوجہ ہو کر فرمایا کہ کھانا وجہ حلال سے معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بوجہ نیت ریا ایک قسم کی عفونت اس میں پیدا ہو گئی ہے۔ اگر کسی دنیا دار کے گھر سے کتاب منگواتے تین روز تک اس کا مطالعہ نہ کرتے اور فرماتے کہ ان کی صحبت سے ظلمت مثل غلاف کے اس پر لپٹ گئی ہے۔ جب ببرکت صحبت مبارک ظلمت زائل ہو جاتی مطالعہ کرتے۔ نور فراست اور کشف اس قدر صحیح تھا کہ جیسا ان کو چشم دل سے معلوم ہوتا۔ اوروں کو چشم ظاہر سے نہ معلوم ہوتا۔ اور نہایت قوی العرف تھے۔ اور مریدوں کو ان کی زلات پر متنبہ فرمادیتے تھے۔

نقل ہے کہ ایک روز ایک مرید حضرت سید کی خدمت میں حاضری کے واسطے چلا۔ راستہ میں ایک نامحرم پر نظر پڑ گئی۔ دیکھتے ہی فرمایا کہ تم میں ظلمت زنا معلوم ہوتی ہے۔ شاید کہ نامحرم پر نظر پڑ گئی ہے۔ پھر براہ کرم توجہ فرما کر اس ظلمت کا ازالہ فرمایا۔ اسی طرح ایک روز ایک خادم کو راستہ میں شرابی مل گیا تھا۔ جس وقت خدمت میں حاضر ہوا۔ دیکھ کر فرمایا کہ آج تمہارے باطن میں ظلمت شراب معلوم ہوتی ہے۔ شاید کہ شراب خوار سے ملاقات ہوئی ہے فرمایا کہ فساق کی ملاقات سے نسبت مکدر ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص آپ کی خدمت میں ذکر تہلیل کر کے جاتا تھا۔ آپ فرمادیتے تھے کہ آج ذکر تہلیل کر کے آئے ہو۔ اور اگر درود شریف پڑھ کر جاتا اس کو فرمادیتے کہ درود پڑھ کر آیا ہے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا کہ میری لڑکی کو جن اٹھا کر لے گئے ہیں۔ جس قدر عمل و عزائم کیے سب بیکار ہو گئے۔ آپ اس معاملہ میں ہمت فرمایئے۔ یہ سن کر آپ تا دیر مراقب رہے۔ بعد ازاں فرمایا کہ فلاں وقت تیری لڑکی حاضر ہو گی۔ چنانچہ اسی وقت آ گئی۔ لڑکی سے جو ماجرا دریافت

Marfat.com

کیا۔ اس نے کہا کہ میں ایک صحرا میں بیٹھی تھی۔ وہاں سے ایک بزرگ میرا ہاتھ پکڑ کر اس جگہ لے آئے آپ سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ آپ نے اس قدر تامل کے بعد کیوں فرمایا کہ تیری لڑکی فلاں وقت آئے گی۔ فی الفور کیوں نہ فرما دیا۔ فرمایا کہ میں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں التجا کی کہ اگر میری ہمت میں اثر ہو مصروف ہوں۔ جب الہام ہو گیا کہ تیری ہمت میں اثر ہے تب میں نے ہمت کی اور کہا کہ فلاں وقت تیری لڑکی آ جائے گی۔

نقل ہے کہ دو عورتیں امتحاناً حضرت سے اخذ طریقہ کے واسطے حاضر ہوئیں۔ دراصل وہ رافضی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ پہلے اپنے عقائد بد سے توبہ کر لو پھر اخذ طریقہ کرنا۔ چنانچہ ایک آپ کے کمال کی قائل ہو کر داخل طریق ہو گئی اور دوسری کو توفیق نہ ہوئی۔

نقل ہے کہ ایک آپ کا مخلص ہوائے نفسانی سے چاہتا تھا کہ مرتکب زنا ہو کہ اسی اثنا میں آپ کی صورت مثالی حاضر ہوئی۔ اور عورت خائف ہو کر ایک گوشہ میں چھپ گئی اور وہ شخص تائب ہو گیا۔

نقل ہے کہ آپ کے پڑوس میں بھنگ فروش کی دکان تھی۔ ایک روز فرمایا کہ ظلمت بھنگ سے نسبت باطن مکدر ہو جاتی ہے۔ کسی مخلص نے جا کر اس کو بزور ہٹا دیا۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ اب پہلے سے بھی زیادہ مکدر ہو گئی ہے کہ احتساب خلاف شرع واقع ہوا۔ اول اس کو بہ نرمی توبہ کرانی چاہئے تھی۔ پھر شدت کرنی تھی۔ غرضیکہ اس کو تلاش کر کے بلوایا اور مریدوں کی جانب سے معذرت کی۔ اور کچھ روپے اس کو دیئے اور فرمایا کہ خلاف شرع پیشہ اچھا نہیں ہوتا۔ کوئی مباح پیشہ اختیار کرو چنانچہ وہ فی الفور تائب ہو گیا۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر زیارت کے واسطے گئے۔ مراقبہ میں معلوم ہوا کہ تمام جسم و کفن درست ہے۔ مگر پاؤں کے پوست اور کفن میں مٹی کا اثر پہنچ گیا ہے۔ اس کی وجہ دریافت کی تو صاحب مزار نے فرمایا کہ ایک غیر شخص کا پتھر اس کی بلا اجازت وضو کی جگہ رکھ لیا تھا کہ جس وقت آئے گا۔ واپس دے دوں گا۔ ایک دفعہ اس پر قدم رکھا گیا تھا۔ اس کی وجہ سے مٹی نے پاؤں و کفن میں اثر کیا۔ الحق کہ جس

Marfat.com

کا قدم تقویٰ میں زیادہ اسی کو قرب ولایت زیادہ۔

آپ کی وفات 11 ذی قعدہ 1125ھ میں ہوئی۔ آپ کا مدفن خام دہلی میں خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کے مزار کے قریب آبادی سے باہر ہے۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مرزا مظہر جان جاناں قدس سرہ' بتاریخ گیارہویں رمضان المبارک 1111ھ بروز جمعہ بوقت صبح بعد شاہ اورنگ زیب تولد ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار امراء شاہی تھے۔ اور اسم شریف مرزا جان تھا۔ اور اسی مناسبت سے شاہ اورنگزیب نے آپ کا نام جانجاناں رکھا۔

چھ ماہ کی عمر میں عشق: نقل ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ کو یاد ہے کہ میری چھ ماہ کی عمر تھی کہ ایک حسین عورت نے مجھ کو دایا کی گود سے اپنی گود میں لے لیا۔ اس کے جلوۂ جمال سے میرا دل ہاتھ سے جاتا رہا اور اس کے ساتھ محبت پیدا ہو گئی۔ اس کے بلا دیدار قرار نہ آتا تھا اور اس کے فراق میں رویا کرتا تھا پانچ سال کی عمر میں یہ بات مشہور ہو گئی تھی۔ کہ یہ لڑکا عاشق مزاج ہے۔ فرمایا کہ میری عمر نو سال کی تھی کہ میں نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کو خواب میں دیکھا کہ بکمال عنایت پیش آئے اور انہی ایام میں جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر آتا ان کی صورت مبارک حاضر ہو جاتی۔ فرمایا کہ میں نے بارہا چشم ظاہر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور اپنے حال پر نہایت مہربان پایا۔

ہر فن میں کمال: نقل ہے کہ فن سپاہ گری میں آپ کو اس قدر مہارت تھی کہ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر بیس آدمی مجھ پر تلوار کھینچ کر حملہ کریں اور میرے ہاتھ میں صرف ایک لاٹھی ہی ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ ایک شخص بھی زخم نہیں پہنچا سکتا۔

شجاعت: نقل ہے آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے مغرب کی نماز میں انصراف سلام کے وقت میرے خنجر مارنا چاہا۔ میں نے فی الفور اس سے چھین لیا اور پھر

Marfat.com

واپس دے دیا۔ اس نے پھر حملہ کیا اور پھر میں نے چھین لیا پھر واپس کر دیا۔ اسی طرح اس نے سات مرتبہ حملہ کیا اور ساتوں مرتبہ میں نے چھین لیا آخر کار اس نے معذرت کی اور پاؤں پر گر پڑا۔ فرمایا کہ ایک مرتبہ مست ہاتھی راہ میں آتا تھا۔ اور میں سامنے سے گھوڑے پر سوار جاتا تھا۔ فیلبان نے شور مچایا کہ ہٹ جاؤ۔ مجھ کو آئی کہ حیوان سے بھاگنا بڑی نامردی ہے اتنے میں ہاتھی نے مجھ کو سونڈ میں لپیٹ لیا۔ اسی وقت میں نے خنجر نکال کر اس کی سونڈ میں مارا۔ ہاتھی نے چیخ مار کر مجھ کو چھوڑ دیا۔

ایک روز میرے والد مجھ کو اپنے پیر کی خدمت میں لے گئے۔ اتفاقاً اس روز سکر و سماع میں ان کی نماز عصر و مغرب فوت ہو گئی۔ اس وقت میرے دل میں خیال گزرا کہ اگر والد صاحب نے مجھ کو ان سے بیعت ہونے کے واسطے کہا تو میں انکار کر دوں گا۔ چنانچہ ایک روز میں نے والد سے عرض کیا کہ حضرت نماز میں کیوں تساہل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ان پر سکر غالب ہے معذور ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ نماز میں سکر غالب ہو جاتا ہے۔ اور کام میں ہوشیار رہتے ہیں۔ اس بات سے وہ ناراض ہوئے مگر میرے دل میں بیعت کرانے کا کھٹکا نکل گیا۔ سولہ برس کی آپ کی عمر تھی کہ آپ کے والد نے انتقال کیا۔ آخری وقت میں وصیت فرمائی کہ اوقات اسی طرح منضبط رکھنا۔ اور عمر اشغال لاطائل میں نہ صرف کرنا۔ فرمایا کہ میں نے اوقات اسی طرح کہ والد نے مقرر کر دیئے تھے منتظم رکھے۔ فرمایا کہ بعد انتقال والد خیر خواہاں دنیا دو سال تک اسی کوشش میں رہے کہ منصب موروثی حاصل ہو جائے۔

چنانچہ ایک روز فرخ سیر بادشاہ کی ملاقات کو گئے۔ بادشاہ کو اس روز زکام تھا۔ اور دربار میں نہ آیا۔ اس سبب سے ملاقات نہ ہوئی۔ اسی رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نے مزار سے نکل کر اپنی کلاہ میرے سر پر رکھ دی۔ شاید کہ وہ بزرگ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ تھے۔ اس کے دیکھنے سے منصب و جاہ کی رغبت میرے دل میں باقی نہ رہی۔

فرمایا کہ شاہ مظفر قادری سے جس وقت میں ان کی ملاقات کو گیا کسی نے دریافت کیا کہ اس وقت بھی اوتاد و ابدال ہوں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ زمانہ دوستان خدا سے خالی نہیں ہوتا۔ اور جس کو اوتاد و ابدال دیکھنا ہو میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس جوان کو

Marfat.com

دیکھے۔ یہ انہوں نے اپنی نور فراست سے معلوم کیا ورنہ اس وقت تک میں نے کوئی طریقہ بھی اختیار نہیں کیا تھا۔

نقل ہے کہ ایک روز آپ کے گھر مجمع احباب و سامان طرب موجود تھا۔ کہ اسی اثناء میں کسی شخص نے حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف بیان کیے۔ یہ سنتے ہی آپ بے اختیار ہو گئے۔ اور باوجود ممانعت حصار جلسہ اسی دم متوجہ زیارت حضرت سید ہو گئے۔ چونکہ مکان پر تمام احباب کو چھوڑ گئے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد چاہا کہ جلد وہاں سے اٹھیں اور عرض کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ پھر کسی وقت حاضر ہوں گا۔ اگرچہ حضرت سید رحمۃ اللہ علیہ بعد دریافت صلاحیت و استعداد و استخارہ مسنونہ ذکر طریقہ طالب کو تعلیم فرمایا کرتے تھے۔ مگر حضرت مرزا صاحب کو بلا آپ کی درخواست کے فرمایا۔ کہ آنکھیں بند کر کے متوجہ قلب ہو جاؤ۔ اور خود توجہ شروع کی۔ چنانچہ اسی توجہ میں لطائف خمسہ جاری ہو گئے۔ اور بعد ازاں رخصت کر دیا۔ اور آپ پر نسبت باطنی نے اس قدر غلبہ کیا کہ اگلے دن صبح کو حضرت سید کی خدمت میں آنے کا ارادہ کیا اور معمول کے موافق چلتے وقت آئینہ میں اپنی صورت دیکھی تو بعینہ حضرت سید کی صورت پائی۔ اس سے محبت اور عقیدہ اور زیادہ ہو گیا۔ تھوڑی مدت میں حالات و کیفیات طریقہ سے باطن معمور ہو گیا۔ چار سال تک آپ نے ان کی خدمت میں استفادہ کیا اور معاملہ تا ولایت کبریٰ پہنچ گیا۔ اس وقت حضرت سید نے آپ کو اجازت طریقہ مع تبرک پیرہن عطا فرمائی۔ اور وصیت ملازمت عقیدۂ اہل سنت و جماعت و اجتناب از بدعت فرمائی۔ اس کے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ لیکن حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ چھ سال تک ان کی قبر پر جاتے رہے۔ اور اس عرصہ میں مسمی الباطن تک ترقی ہو گئی۔ لیکن حضرت سید بار بار واقعہ میں فرماتے تھے۔ کہ کمالات الٰہی بے نہایت ہیں۔ عمر متناہی کو طلب خدا میں صرف کرنا چاہیے۔ قبور سے استفادہ معمول نہیں ہے۔ کسی زندہ بزرگ سے تحصیل مقامات کرنا چاہیے۔

سید صاحب کے وصال کے بعد اور آپ کے حکم سے حضرت کا محمد زبیر قیوم اربعہ کے پاس جانا:

چنانچہ اس کے بعد وہ حضرت خواجہ محمد زبیر خلیفہ حضرت حجۃ اللہ نقشبند نبیرہ حضرت مجدد علیہم الرحمۃ کے کہ وہ اپنے وقت کے قیوم تھے گئے نہایت مہربانی سے پیش آئے۔ اور اپنے صاحبزادہ سے فرمایا کہ ایسے شخصوں کی

Marfat.com

ملاقات کہ با آداب ظاہر و انوار باطن سے آراستہ ہوں۔ اختیار کرنا چاہئے۔ یہ سن کر حضرت مرزا صاحب ان سے قدم بوس ہوئے۔ حضرت خواجہ زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم تو ہمارے ہی ہو۔ لیکن اس طریقہ میں صحبت شرط ہے اور تمہارا مکان یہاں سے بہت دور ہے۔ ہر روز آ نہیں سکتے اور جو نسبت تم کو حضرت سید سے پہنچی ہے۔ وہ بہت دور سے ہے۔ اس کی نہایت محافظت کرنا چاہئے۔ اور یہی کافی ہے۔

بعد ازاں حضرت حاجی محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ سے التماس توجہ کی۔ یہ بزرگ حضرت حجتہ اللہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے سلوک علی البصیرۃ حاصل کیا ہے اور تم کو کشف مقامات ہے۔ اور مجھ کو چنداں کشف و علم مقامات نہیں ہے۔ استفادہ بوجہ احسن نہ ہو گا۔

پھر حضرت حافظ سعد اللہ خلیفہ حضرت محمد صدیق فرزند اصغر حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے استخارہ کا حکم فرمایا۔ استخارہ فوالمراد آیا۔ ان کی خدمت میں بارہ سال رہنے کا اتفاق ہوا۔ ان کی عمر اسی سال سے زیادہ تھی۔ بسبب کبر سنی توجہ نہیں کر سکتے تھے۔

خواجہ محمد عابد فرزند و خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی سے سلوک کی تکمیل کرنا:

ناچار حضرت مرزا صاحب نے حضرت خواجہ محمد عابد سنامی خلیفہ حضرت شیخ عبد الاحد نبیرہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہم کی خدمت میں آمدورفت شروع کی۔

حضرت خواجہ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں کمالات سے کام شروع ہوا۔ اور سات دن میں حقائق سبعہ وغیرہ ختم ہوئے۔ فرمایا ولایت میں ذوق و شوق و ظہور توحیدی تھا وہ سب زائل ہو گیا اور بجائے اس کے بردیقین و اتصال بے کیف و احوال بیرنگ و لطافت نسبت مقامات عالیہ مجددیہ میں حاصل ہوئی۔ مقامات سافلہ میں فیض مثل بڑے بڑے قطرہ والی بارش کے آتا تھا۔ یہاں مثل شبنم کے ہو گیا۔

بعد ختم مقامات حضرت شیخ نے پھر ایک سال میں سیر مرادی تمام مقامات کی کرا دی۔ اس سے ہر مقام کے حالات و کیفیات میں نہایت قوت پیدا ہو گئی اور لطافت نسبت اس درجہ کو پہنچ گئی۔ کہ حضرت شیخ کی توجہات بھی ادراک میں نہ آتی تھی۔ بلکہ آخر کار ان کی صحبت میں صرف ایک قسم کی صفائی پیدا ہوتی تھی۔ چنانچہ حضرت شیخ نے اپنے چند اصحاب

Marfat.com

تربیت کے واسطے سپرد کیے۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت شیخ نے فرمایا کہ رات اللہ تعالیٰ نے ایسے کمالات جدید عطا فرمائے کہ بمقابلہ ان کے کمالات سابقہ کچھ نہ تھے حضرت مرزا صاحب نے عرض کیا کہ اس وقت اس قدر شب باقی رہی تھی کہ یہ برکت حضور مجھ پر بھی احوال عجیبہ اسرار غریبہ وارد ہوئے تھے۔ حضرت شیخ نے فرمایا درست ہے تم کو ہمارا ضمنی کیا ہے۔ اور جو کچھ مجھ کو بخشش و کرامت ہوتی ہے اس میں تم کو حصہ ملتا ہے۔

حضور غوث پاک سے خرقہ اور خلافت کا عطا ہونا: نقل ہے کہ فرمایا۔ ایک روز حضرت شیخ سے میں نے قادریہ خاندان کی اجازت کے واسطے عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آؤ تم کو اس خاندان کی اجازت سے جناب رسول اللہ ﷺ سے سرفراز کرائیں۔ چنانچہ خود بھی جناب رسول خدا ﷺ کی طرف متوجہ ہو بیٹھے۔ اور مجھ کو بھی متوجہ ہونے کو فرمایا کیا دیکھتا ہوں کہ حبیب رب العالمین ﷺ مع اصحاب کرام و اولیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک بارگاہ عالی میں رونق افروز ہیں۔ اور حضرت غوث الثقلین حضور پر نور میں کھڑے ہیں۔ حضرت شیخ نے جا کر عرض کیا کہ مرزا جانجاناں اجازت خاندان قادریہ کے امیدوار ہیں۔ فرمایا کہ اس معاملے میں سید عبدالقادر سے کہو۔ چنانچہ ان سے عرض کیا۔ انہوں نے حضرت شیخ کی عرض قبول فرما کر عطائے خرقہ تبرک اجازت سے بندہ کو سرفراز فرمایا اور مجھ کو اپنے سینے میں حالات و برکات طریقہ قادریہ کا بخوبی احساس ہوا۔ فرمایا کہ طریقہ نقشبندیہ میں اضمحلال و ربودگی بہت ہے اور طریقہ قادریہ میں لمعان انوار ہے۔

چشتیہ اور سہروردیہ کی خلافت: فرمایا کہ حضرت شیخ نے مجھ کو اجازت خاندان سہروردیہ و چشتیہ بھی عطا فرمائی ہے اور نسبت چشتیہ اویسیہ طور سے بھی مجھ کو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے پہنچی ہے۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں سے میرے حال پر یہ ہے کہ مجھ کو پیران کبار سے خصوصاً حضرت سید اور حضرت شیخ سے کمال محبت اور رسوخ ہے۔ اور اگرچہ بشرف زیارت رسول خدا ﷺ مشرف نہیں ہوا۔ مگر الحمدللہ کہ ان کے ایسے نائبوں کی سعادت

Marfat.com

صحبت سے محروم نہیں رہا۔ اور اسی طرح یہ بزرگوار بھی میرے حال پر کمال بندہ نوازی فرمایا کرتے تھے اور میری توقیر میری قدر سے زیادہ فرمایا کرتے تھے۔

فرمایا کہ ایک روز حضرت سید نے میری جوتیاں سیدھی کر کے رکھیں اور فرمایا کہ تم کو اللہ تعالیٰ کی جناب میں قبولیت تمام ہے۔ حضرت حاجی محمد افضل صاحب میری تعظیم کو سیدھے کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ تمہارے کمالات کی تعظیم کرتا ہوں۔ حضرت حافظ سعد اللہ صاحب نہایت تکریم کرتے اور فرمایا کرتے کہ تم میرے قبلہ گاہ کی جگہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو لقب شمس الدین حبیب اللہ عطا فرمایا:

فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ نہایت تواضع سے میرے زانو بوس ہوئے اور فرمایا کہ تمہاری مانند میرے مریدوں میں کوئی نہیں ہے۔ ایک روز اور فرمایا کہ تم کو خدا اور رسول ﷺ سے جو محبت ہے تمہاری توجہات سے ترجیح طریقہ ہوگی۔ اور فرمایا کہ جناب الٰہی سے تم کو لقب شمس الدین حبیب اللہ عطا ہوا ہے۔ فرمایا کہ ایک روز میں حضرت شیخ کے حضور میں حاضر تھا۔ فرمایا کہ دو آفتاب مقابل بیٹھے ہیں کہ شعشان انوار سے ایک دوسرے سے متمیز نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ ایک روز ایک سرہندی صاحبزادہ سرہند کو جاتے تھے۔ ان کی زبانی میں نے اپنا سلام حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجا۔ جب انہوں نے مزار پر پہنچ کر میرا سلام کہا۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے سینہ تک اپنا سر مبارک اٹھا دیا اور فرمایا کہ کون مرزا؟ پھر فرمایا وہ ہمارا شیفتہ اور دیوانہ علیک و علیہ السلام و رحمتہ اللہ و برکاتہ' فرمایا کہ وہ مجددی صاحبزادہ میرے بہت مشکور ہوئے اور فرمایا کہ تمہاری وجہ سے مجھ کو زیارت نصیب ہو گئی اور اس کے بعد میری بہت تعظیم کرنے لگے۔ غرضیکہ بعد انتقال حضرت شیخ حضرت مرزا صاحب مسند آرائے ارشاد ہوئے۔ طالبان خدا ہر طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حسب استعداد فیض یاب ہوئے۔

نقل ہے کہ حضرت شاہ بھیک نبیرہ حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کابل میں تھے۔ حضرت نے دہلی سے غائبانہ توجہ فرما کر مقامات عالیہ پر پہنچا دیا۔ حضرت مولوی احمد اللہ فرزند حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کو دہلی سے پانی پت میں توجہات غائبانہ فرمایا کرتے۔

ہزارہا آدمیوں نے آپ سے طریق حاصل کیا اور دوام ذکر میں مشغول ہوئے۔

Marfat.com

قریب دو سو آدمیوں کے اجازت تعلیم طریقہ عطا فرمائی۔ اور قریب پچاس آدمیوں کو نہایت مقامات مجددیہ احمدیہ پر پہنچایا۔

نقل ہے کہ ایک امیر نے ایک خانقاہ اور ایک حویلی اور وجہ معاش فقراء کی مقرر کر کے حضرت کی نظر کی۔ آپ نے قبول نہ فرمایا اور جواب دیا کہ گزارہ کرنے کو اپنے اور بیگانہ کا مکان کافی ہے۔ اور ہر شخص کی روزی جو کچھ اس کے مقدر میں ہے۔ وقت پر پہنچ جاتی ہے۔ فقیروں کا خزانہ صبر و قناعت ہے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے تین سو اشرفیاں بھیجیں۔ آپ نے فرمایا اگرچہ ردہدیہ کو منع فرمایا ہے لیکن اس کے قبول کرنے کو واجب بھی نہیں فرمایا۔ جو مال کہ یقینی حلال ہو اس کے لینے میں برکت ہے۔ فقیر اپنے اصحاب سے کہ باخلاص و احتیاط لاتے ہیں قبول کر لیتا ہے اور امراء کا مال اکثر مشتبہ ہوتا ہے اور حق العباد اس میں شامل ہوتا ہے۔ قیامت کے روز ایسے مال کے حساب دینے میں دقت ہو گی۔

ترمذی شریف میں ایک حدیث ہے۔ قیامت کے دن جب تک آدمی سے پانچ سوال نہیں ہو لیں گے وہ ہٹنے کا نہیں۔ عمر کس چیز میں صرف کی۔ جوانی کس چیز میں صرف کی۔ مال کہاں سے حاصل کیا۔ اور کہاں خرچ کیا اور کیا عمل کیا اس چیز میں کہ جانتا۔ فرمایا۔ پس ہدیہ کے قبول کرنے میں تامل ضرور ہے۔

فرمایا کہ تلاوت قرآن مجید موجب صفائی باطن و رفع فیض قلبی ہے بترتیل پڑھنا چاہئے اور اگر جہر متوسط سے پڑھا جائے نہایت ذوق حاصل ہوتا ہے۔ فرمایا کہ رمضان شریف میں نسبت باطن میں نہایت ترقی ہوتی ہے۔ روزہ کی احتیاط کرنا چاہئے۔ غیبت اور کذب سے بچنا چاہئے۔ والا روزہ فاقہ ہوتا ہے۔ کوشش کرنا چاہئے کہ اس مہینہ کی رضا اور ادائے حق صوم حاصل ہو۔

فرمایا کہ ایک شخص نے ماہ صیام کو پارسا آدمی کی صورت میں دیکھا۔ دریافت کیا کہ آپ روزہ داروں سے راضی جاتے ہیں یا نہیں۔ جواب دیا کہ نہیں انہوں نے حق روزہ کا ادا نہیں کیا اور اس سبب سے میں ان سے ناخوش ہوں۔ مگر حجتہ اللہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے کہ بوجہ عذر مرض روزہ نہ رکھ سکے اور اس سبب سے ان کو کمال انفعال ہوا۔ ان کا انفعال اور لوگوں کے روزہ رکھنے سے مجھ کو پسند آیا۔

Marfat.com

فرمایا کہ اس مہینہ کے انوار و برکات غرہ شعبان سے ظہور کرتے ہیں۔ گویا ہلال فیوض ماہ رمضان جب ہی سے طلوع ہو جاتا ہے اور نصف شعبان سے اس طرح معلوم ہوتا ہے۔ گویا کہ وہ ہلال ماہ کامل ہو گیا۔ اور جہان کو اس مہینہ کے انوار نے منور کر دیا اور شب غرہ رمضان سے اس طرح معلوم ہوتا ہے۔ گویا کہ آفتاب فیوض بھی بادل سے نکل آیا اور اسی وجہ سے آپ کے پاس رمضان مبارک میں عزیز یعنی مرید ہر طرف سے جمع ہوتے تھے اور عجیب و غریب صحبت منعقد ہوتی تھی۔ استماع قرآن اور تراویح میں کچھ اور ہی حالات وارد ہوتے تھے۔ کبھی کبھی بعد تراویح مع اصحاب مراقبہ کرتے تھے۔ فرمایا کہ اس ماہ رمضان المبارک میں جو جمعیت و حضور ہوتا ہے۔ وہ سال بھر کے واسطے ذخیرہ ہوتا ہے اور اگر اس میں فتور آ جاتا ہے تمام سال اس کا اثر رہتا ہے۔

فرمایا کہ میں نے اپنے حدیث کے استاد کی زبانی سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ یہ بات حدیث شریف سے مستفاد ہو جاتی ہے کہ اگر یہ مہینہ بجمعیت گزرے تو تمام سال توفیق و جمعیت ہوتی ہے۔

نقل ہے کہ ایک امیر شخص آپ کی خدمت میں اپنے تصحیح مقامات کے واسطے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ تیری نسبت فلاں مقام تک پہنچی۔ اور تیرے پیر نے فلاں مقام کی بشارت دی ہے۔

نقل ہے کہ ایک صالحہ حضرت سے اپنے مکان پر روز غائبانہ توجہ لیا کرتی تھی۔ اس کا معمول تھا کہ جس وقت متوجہ ہو کر بیٹھا کرتی۔ ایک آدمی آپ کی خدمت میں اطلاع کو بھیج دیتی۔ آپ توجہ فرما دیا کرتے۔ ایک روز وہ شخص بطور خود آ گیا۔ اور عرض کی بیوی صاحب متوجہ بیٹھی ہیں۔ آپ نے قدرے سکوت کر کے فرمایا کہ نہیں وہ تو سوتی ہیں۔ اور تو ان کے حکم سے نہیں آیا۔ وہ اپنے قصور کا معترف ہوا۔

نقل ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے آ کر عرض کیا کہ میرا بھائی فلاں مقام پر قید ہو گیا ہے۔ آپ ہمت اور توجہ فرمائیے کہ اس کی رہائی ہو جاوے آپ نے ذرا سکوت کر کے فرمایا کہ نہیں وہ قید نہیں ہوا دلالوں سے کچھ جھگڑا ہو گیا تھا۔ خیریت گزری۔ اس نے اپنے حال کا خط بھیجا ہے۔ کل پرسوں وہ خط آ جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

نقل ہے کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تو نے

Marfat.com

کفار کی پرستش کا کھانا کھایا ہے کہ تم میں ظلمت کفر معلوم ہوتی ہے۔ اس نے کہا کہ ایک ہندو کے ہاتھ کا کھانا کھایا ہے۔ اس کی کدورت باطن معلوم ہوتی ہے۔

نقل ہے کہ آپ نے ایک اپنے خلیفہ مولوی غلام محی الدین کو وقت رخصت فرمایا کہ ان کے آگے ایک دیوار نظر آئی ہے شاید راہ سے واپس آ جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد چند ماہ واپس آ گئے۔

نقل ہے کہ ایک شخص کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ آپ کی خدمت میں اس کا نام رکھنے کے واسطے عرض کی۔ مگر ساتھ ہی دل میں یہ بھی خیال آیا کہ محمد حسن خیال میں تو اچھا ہے بمجرد اس خیال کے آپ نے فرمایا کہ تمہارے لڑکے کا نام محمد حسن رکھا۔

نقل ہے کہ ایک فاحشہ عورت کی قبر پر اتفاقاً گزر ہوا۔ قبر پر متوجہ ہوئے۔ فرمایا کہ اس قبر میں آتش دوزخ شعلہ زن ہے ثواب ختم تہلیل اس کی روح پر کیا فی الفور اس کی نجات ہو گئی۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص آپ کو ایک قبر پر لے گیا اور عرض کیا کہ یہ میرے ایک دوست کی قبر ہے۔ اس کا حال دریافت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا کہ غلط کہتا ہے۔ تیرے دوست کی قبر نہیں ہے۔ یہ ایک عورت کی قبر ہے۔ اس نے عرض کیا کہ درست ہے۔ میں نے امتحاناً آپ سے دریافت کیا تھا۔

نقل ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ میرا ایک قرابت دار مر گیا ہے۔ اس کا حال تباہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کی بخشش کی دعا فرمایئے۔ آپ نے بعد تضرع بجناب الہٰی فرمایا کہ الحمدللہ اس کی مغفرت ہو گئی۔ رات کو میت نے بھی آ کر خواب میں بیان کیا کہ حضرت کی دعا سے میری بخشش ہو گئی۔

نقل ہے کہ حضرت کا ایک ہمسایہ شدت مرض سے جان بلب ہو گیا آپ نے اس کے واسطے دعا کی اور کہا کہ الہٰی مجھ کو اس کی موت کے غم کی تاب نہیں ہے۔ اس کی شفا عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور اسے صحت ہو گئی۔

نقل ہے کہ ایک روز ایک عورت نے حضرت کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا کہ جب تک میری لڑکی کے حق میں فرزند کی بشارت نہ دے دیں گے۔ دامن نہیں چھوڑوں گی آپ نے بعد قدرے سکوت کے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ تیری لڑکی کے بیٹا پیدا ہو گا چنانچہ

Marfat.com

بفضلہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا۔

نقل ہے کہ جب یہ لڑکا جوان ہوا اس نے طریقہ چشتیہ میں داخل ہونا چاہا۔ رات کو حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کو خواب میں دیکھا اور کہا کہ بیٹا ہمارے گھر سے کہاں جاتے ہو۔ اور اس پر توجہ فرمائی کہ اس کا دل ذاکر ہو گیا۔ حضرت کی خدمت میں آکر طریقہ نقشبندیہ میں داخل ہوا۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت نے بلازاد و راہ سفر اختیار کیا۔ ہر منزل پر اللہ تعالیٰ غیروں کے ہاتھ سے سامان ضروری پہنچا دیتا تھا۔ راہ میں باراں شدید نازل ہوئی۔ ہوا سرد سے ہمراہیوں کو تکلیف پہنچنے لگی۔ آپ نے دعا کی یا اللہ جل جلالہ' بارش ہمارے پاس ہو۔ اور ہم خشک منزل پر پہنچ جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بارش آپ کے ارد گرد ہوتی رہی اور آپ خشک منزل پر پہنچ گئے۔

ایک روز اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اظہار میں فرمایا کہ کوئی آرزو فقیر کے دل میں باقی نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام حقیقی سے مشرف فرمایا۔ علم سے حظ وافر نصیب کیا۔ عمل نیک پر استقامت بخشی۔ لوازم کشف و کرامت و تصرف جو کچھ کہ چاہیے۔ سب عطا فرمائے صلحاء کو کسب فیض کے واسطے فقر کے پاس بھیجا۔ اور مقامات طریقہ پر پہنچا کر اپنے راستہ کی ہدایت پر مقرر کیا۔ دنیا اور اہل دنیا سے علیحدہ رکھا اور دل میں ماسواء کی جگہ نہ رہی۔ اب کوئی آرزو باقی نہیں رہی البتہ شہادت ظاہری کی کہ اس کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا مرتبہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت کی شہادت کی آرزو بھی پوری کی اور شہادت ظاہری اور شہادت باطنی سے کہ جس کو اصطلاح صوفیہ میں فنا فی اللہ کہتے ہیں جمع ہو کر قرب الٰہی میں بمرتبہ اعلیٰ علیین پہنچے۔ یعنی شب چہار شنبہ ساتویں محرم 1195 ہجری کو کچھ رات گئے چند آدمیوں نے آکر دروازہ پر دستک دی خادم نے عرض کی کہ کئی آدمی آپ کی زیارت کے واسطے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آئیں۔ تین آدمی اندر آ گئے۔ ان میں سے ایک ولایت زاد مغل تھا۔ حضرت بھی خواب گاہ سے اٹھکر ان کے برابر کھڑے ہو گئے۔ مغل نے پوچھا کہ مرزا جانجاناں تم ہی ہو۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں دونوں ہمراہیوں نے بھی کہا کہ مرزا جانجاناں یہی ہیں۔ یہ سن کر اس بدبخت نے طمنچہ سے گولی ماری۔ کہ وہ دل کے قریب

Marfat.com

پڑی اور آپ زمین پر گر پڑے۔ اس کے بعد تین روز تک آپ زندہ رہے۔

1195 ہجری دسویں شب محرم کو اس کو شب شہادت بھی کہتے ہیں تین بار زور سے سانس لے کر روح مبارک عالم جاودانی کو راہی ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت شاہ عبداللہ معروف بہ شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ

قبل ولادت آپ کے نام کی بشارت: حضرت شاہ عبداللہ معروف بہ شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ کی ولادت 1185 ہجری میں بمقام بٹالہ پنجاب میں ہوئی۔ آپ کا نسب حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ آپ کے والد شریف شاہ عبداللطیف نہایت مرتاض و مجاہد تھے۔ کریلا جوش دے کر کھایا کرتے اور جنگل میں جا کر ذکر جہر کیا کرتے اور حضرت ناصرالدین قادری سے بیعت تھے۔ حضرت کی ولادت سے قبل آپ کے والد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ اپنے لڑکے کا نام علی رکھنا۔ چنانچہ بعد تولد۔ آپ کا نام آپ کے والد رحمۃ اللہ علیہ نے علی رکھا۔ لیکن جب آپ سن تمیز کو پہنچے۔ آپ نے "تادبا" اپنا نام غلام علی مشہور کیا۔ آپ کی والدہ شریفہ نے کسی بزرگ کو خواب میں دیکھا۔ فرماتے ہیں کہ اس لڑکے کا نام عبدالقادر رکھنا۔ یہ بزرگ شاید غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ کے عم شریف نے کہا نہایت مرد بزرگ تھے اور ایک مہینہ میں قرآن مجید حفظ کیا تھا۔ انہوں نے بحکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ نام رکھا۔ آپ کے والد شریف دہلی میں رہا کرتے تھے۔ وہاں آپ کو اپنے پیر سے کہ حضرت خضر علیہ السلام کے صحبت دار تھے۔ بیعت کرانے کے واسطے بلایا۔ مگر قضاء الٰہی سے وہ بزرگ جس شب کو آپ وہاں پہنچے انتقال کر گئے۔

آپ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے تم کو اپنے پیر سے بیعت کرانے کے واسطے بلایا تھا۔ لیکن تقدیر میں نہ تھا۔ اب جس جگہ تمہارا اطمینان قلبی ہو وہاں اخذ طریقہ کر لو۔

حضرت مرزا صاحب سے بیعت ہونے کی کیفیت: مگر آخر کار 1180 ہجری میں کہ اس وقت آپ کا سن بائیس سال کا تھا۔ حضرت مرزا مظہر جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت

Marfat.com

میں حاضر ہوئے اور عرض بیعت کی۔ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ جس جگہ ذوق شوق ہو وہاں بیعت کرو۔ یہاں تو سنگ بے نمک لیسیدن کا مضمون ہے۔ آپ نے فرمایا مجھ کو یہی منظور ہے۔ تب حضرت مرزا صاحب نے قادریہ خاندان میں آپ کو بیعت کیا۔ اور تلقین طریقہ مجددیہ فرمایا۔ پندرہ سال تک حاضر حلقہ و مراقبہ رہے اور باجازت مطلقہ مع بشارت مشرف ہوئے۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اول اول مجھ کو تردد ہوا کہ اگر میں طریقہ نقشبندیہ میں شغل اختیار کروں کہیں حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ناراض ہونے کا باعث نہ ہو۔ اسی اثنا میں ایک شب خواب میں دیکھا کہ ایک مکان میں حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ تشریف رکھتے ہیں اور اس کے محاذ میں ایک اور مکان ہے وہاں خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ رونق افروز ہیں۔ میرا دل چاہتا تھا کہ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مقصود خدا تعالیٰ ہے جاؤ کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ اس کے بعد سے آپ نے طریقہ نقشبندیہ کی اشاعت شروع کی اور آخر کار اس قدر فیض آپ کے عین حیات میں آپ سے جاری ہوا کہ شاید ہی کسی مشائخ سے ان کی زندگی میں جاری ہوا ہو۔ ہندوستان، کابل، بلخ، بخارا، عرب، روم سب جگہ آپ کے خلیفہ پہنچ گئے تھے۔ اور طریقہ ان سے جاری ہو گیا تھا۔

حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ملفوظات میں لکھا ہے کہ ایک روز عصر میں حاضر تھا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارا فیض دور دور تک پہنچ گیا ہے۔ حضرت مکہ معظمہ میں ہمارا حلقہ بیٹھتا ہے۔ حضرت مدینہ منورہ میں ہمارا حلقہ بیٹھتا ہے۔ بغداد شریف روم و مغرب میں ہمارا حلقہ جاری ہے اور بطریق ہنسی فرمایا کہ بخارا تو ہمارے باپ کا گھر ہی ہے۔ بعض بحکم آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم و بعض بدلالت دیگر بزرگاں و بعض خود آپ کو خواب میں دیکھ کر حاضر حضور ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا خالد رومی باشارہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف سے دہلی آئے اور آٹھ نو مہینہ میں اجازت و خلافت سے مشرف ہو کر اپنے وطن کردستان واقع ملک روم کو واپس گئے۔ وہاں ان کی اس طرح تربیت ہوئی کہ جس کی حد نہیں۔

فرمایا کہ اوائل میں مجھ کو معاش کی نہایت سختی ہوئی۔ کچھ قدرے وجہ معاش تھی۔ اس کو چھوڑ کر بالکل توکل اختیار کیا۔ ایک ٹوٹے بوریے کا بچھونا اور اینٹ سرہانے ہوتی

Marfat.com

تھی۔ ایک مرتبہ شدت ضعیف بھوک میں میں نے حجرہ کا دروازہ بند کر دیا۔ اور دل میں عہد کر لیا کہ بس یہی میری قبر ہے کہ اسی اثنا میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا دروازہ کھولو۔ میں نے نہ کھولا۔ پھر اس نے کہا کہ دروازہ کھولو۔ میں نے نہ کھولا۔ پھر اس نے کہا کہ دروازہ کھولو مجھ کو تجھ سے کچھ کام ہے۔ پھر بھی میں نے نہ کھولا۔ آخر کار وہ کواڑوں کی شگاف کی راہ سے پانچ روپیہ ڈال گیا۔ اس کے بعد سے فتوح جاری ہو گئی۔ دو سو کے قریب علماء و صلحاء آپ کی خانقاہ میں ممالک دور دراز سے آکر قیام کرتے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ نواب امیر خاں حضرت غوث الاعظم کی اولاد اور حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہما کے نواسوں میں سے تھے۔ آپ کی ملاقات کو آئے۔ بوجہ بزرگ زادگی آپ نے ان کی بہت تعظیم کی اور کچھ دیر کے بعد آپ نے حسب معمول ان کو رخصت کر دیا۔ لیکن ان کا دل بوجہ غلبہ محبت اٹھنے کو نہ چاہا۔ آپ نے خادم سے فرمایا کہ مکان کا قبالہ نواب صاحب کے نذر کرو یہ تو اٹھتے نہیں۔ ہم ہی مکان نذر کر کے رخصت ہوئے جاتے ہیں۔ یہ سن کر وہ فی الفور اٹھ کر چلے گئے۔

لباس موٹا پہنا کرتے۔ چنانچہ صحیح بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ تہبند دلک کی چادر' موٹی نکال کر فرمایا کہ اسی میں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک قبض ہوئی۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے بادشاہ وقت کی غیبت کی آپ کا روزہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ افسوس روزہ جاتا رہا۔ کسی نے عرض کیا کہ حضرت نے کسی کا ذکر بد نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا اگر کیا نہیں سنا تو ہے غیبت میں ذاکر اور سامع دونوں برابر ہیں۔

ایک شخص سید اسمٰعیل مدنی مدینہ منورہ سے بحکم آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کی خدمت میں کسب نسبت کے واسطے آئے تھے۔ آپ کے حکم سے ایک روز وہ جامع مسجد میں آثار نبویہ کی زیارت کو گئے۔ وہاں سے واپس آکر انہوں نے عرض کیا۔ کہ اگرچہ وہاں برکات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ لیکن ظلمت کفر بھی معلوم ہوتی ہے۔ تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ بعض اکابر دین کی وہاں تصویریں رکھی ہیں۔ آپنے اسی وقت بادشاہ کو ایک نہایت پرزور خط لکھ کر وہ تصویریں نکلوا دیں۔

نقل ہے کہ ایک سید آپ کے پاس آئے۔ وہ ڈاڑھی منڈوایا کرتے تھے آپنے دیکھ

Marfat.com

کر نرمی سے فرمایا۔ تعجب ہے ابھی میر صاحب کے ڈاڑھی نہیں نکلی۔ بعدہ' بانبساط تمام فرمایا کہ ہم سب آپ ہی کے خاندان سے ہیں۔ ہم لوگ تو آپ کے گماشتہ ہیں۔ وہ بہت شرمندہ ہوئے اور اس کے بعد پھر انہوں نے ڈاڑھی نہ منڈوائی۔ بکری کے شانہ کا گوشت پکوا کر کھاتے تھے کہ مسنون ہے۔

نقل ہے کہ گاہ گاہ خود بخود خوشبو آپ کے مکانمیں آنے لگتی اس وقت لوگوں کو وہاں سے علیحدہ کر دیتے۔ شاید کہ رسول اللہ ﷺ یا دیگران پیران کبار کی ارواح مبارک کا ظہور ہوتا تھا۔ فرماتے کہ میں حضرت خواجہ نقشبند اور حضرت مجدد علیہما الرحمتہ کی شکل بظاہر دیکھتا ہوں۔ فرمایا کہ ایک مرتبہ میرا پہلو شل ہو گیا۔ حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کی روح مبارک سے استمداد کی۔ فی الفور ان کی صورت مبارک ہوا میں معلق دیکھی اور وہ مرض سلب کر دیا۔

فرمایا فقیر کے ف سے مراد فاقہ ق سے قناعت ی سے یاد الٰہی ر سے ریاضت ہے۔ اگر کوئی شخص یہ امور بجا لائے ف سے فضل خداق سے قرب مولٰی ی سے یاری اور ر سے رحمت حاصل ہو۔ ورنہ ف سے فضیحت ق سے قہری سے اور ر سے رسوائی ہو۔

فرمایا۔ بیعت تین قسم کی ہوتی ہے۔ ایک پیروں سے توسل حاصل کرنے کی نیت سے۔ دوسرے عاصی توبہ کے واسطے تیسرے نسبت حاصل کرنے کے واسطے۔

فرمایا۔ مرد چار قسم کے ہیں۔ نامرد۔ مرد۔ جوان مرد۔ اور فرد۔ طالب دنیا نامرد۔ طالب عقبی مرد۔ طالب عقبی و مولٰی جوان مرد طالب مولٰی فرد۔

حضرت مجدد الف ثانی سوائے نبوت کے صاحب کمالات ہیں: فرمایا۔ خطرے کی چار قسمیں ہیں۔ شیطانی۔ نفسانی۔ ملکی۔ حقانی شیطانی بائیں جانب سے آتا ہے۔ نفسانی اوپر سے یعنی دماغ سے ملکی داہنی جانب سے۔ حقانی فوق الفوق سے فرمایا کہ جو کمال سوا نبوت انسان میں ممکن ہے۔ سب حضرت مجدد علیہ الرحمتہ میں ظاہر ہوئے۔

حضور سے نسبت اویسیت حاصل کرنے کا طریقہ: فرمایا جو شخص آنحضرت ﷺ سے نسبت اویسیت حاصل کرنا چاہے چاہئے کہ بعد نماز عشاء جناب رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک خیال میں اپنے ہاتھ میں لے اور یہ کہے کہ بیعت کی میں نے

Marfat.com

آپ سے اوپر گواہی پانچ چیز کے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور قائم رکھے نماز اور ادا کرنے زکوٰۃ اور روزہ ماہ رمضان اور حج خانہ کعبہ بشرط استطاعت کے اور چند شب اسی طرح کرے اور اگر کسی بزرگ سے اویسیت حاصل کرنی ہو تو خلوت میں بیٹھ کر دوگانہ ثواب اس کی روح پر پہنچا کر اس کی جانب متوجہ ہو۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسا ادراک عطا کیا ہے کہ تمام بدن نے حکم قلب پیدا کیا ہے۔ جو شخص جس طرف سے آئے اس کی نسبت معلوم کر لیتا ہوں۔ فرمایا کہ تین کتابوں کا نظیر نہیں ہے۔ قرآن شریف صحیح بخاری اور مثنوی مولانا روم کا۔

فرمایا کہ اولیاء تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ارباب کشف اور ارباب ادراک اور ارباب جہل۔ فرمایا کہ اولیاء میں بہت کم حضرت مجدد علیہ الرحمتہ کے کمال کو پہنچے ہیں۔ اگر تمام اولیاء وجودیہ کو توجہ فرمائیں تو تمام شہود پر آجائیں۔

فرمایا شب قدر عجیب بابرکت رات ہے۔ اس میں دعا و عبادت مقبول ہوتی ہے۔ اہل قرب کو اس رات اور ہی کیفیت پیدا ہوتی ہے فرمایا کہ ایک بار میں جامع مسجد میں معتکف تھا۔ رات کو سوتا تھا۔ ایک شخص نے مجھ کو آکر جگا دیا اور کہا کہ اٹھ رسول اللہ ﷺ امت مرحومہ کے لئے دعا کر۔ میں اٹھا۔ دیکھا تو تمام نور سے چراغاں نورانی روشن ہو رہے ہیں۔ میں جان گیا کہ یہ شب قدر کا نور ہے۔ فرمایا یہ جو لوگوں میں مشہور ہے کہ اس شب درخت اور تمام مخلوقات سجدہ کرتی ہے۔ ایسا شاید ہوتا ہو گا۔ مگر کبھی کسی کتاب میں نظر نہیں آتا۔

نقل ہے کہ ایک روز ایک بزرگ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے تبرک کی شیرنی آپ کے پاس لائے۔ آپ نے اس کو چوم کر سر اور آنکھوں پر رکھا اور فرمایا کہ میں چشتیوں کا نہایت معتقد ہوں۔ سلطان جی کے برابر کوئی محدث نہ تھا۔ اور فرمایا کہ حضرت فرید الحق والدین میرے حال پر نہایت مہربان ہیں۔ ایک روز مراقبہ میں میں نے دیکھا۔ کہ وہ میرے گھر میں تشریف لائے ہیں۔ تمام گھر ان کے نور سے منور ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ آؤ تم کو شغل تعلیم کروں۔ میں اپنے پیر کی غیرت سے ڈرا۔ اور عرض کیا کہ شغل تو جو میرے پیر نے تعلیم کیا ہے وہی کافی ہے۔ فرمایا کہ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اور غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کے ہم بمنزلہ خاکروب اور کناس کے ہیں۔ دستور ہے کہ حاکم اپنے خاکروب یا

Marfat.com

کناس کو قافلے کے ہمراہ کر دیا تھا۔ تاکہ چوروں اور راہزنوں سے سلامت گزار دے۔ ایسے ہی ہم مثل خاکروب اور کناس غوث الثقلین" اور خواجہ نقشبند" کے ہیں۔

حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری رحمۃ اللہ علیہ سے متوجہ ہو کر فرمایا کہ مولوی صاحب مولویت کو چھوڑ دو اور آہ سیکھو۔ فرمایا کہ جس کسی کو ہماری توجہ سے تصفیہ قلب و تزکیہ نفس ہو جائے۔ وہ ہماری جانب سے مجاز مطلق ہے۔

فرمایا کہ جب حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ کمال منتشر ہوا۔ ایک زاہد آپ کے اوقات اور اعمال دیکھنے کے لئے آیا۔ اس نے آپ کو کوئی مجاہدہ یا ریاضت کرتے نہ دیکھا۔ سیدھی سیدھی نمازوں کو پڑھ لیا۔ رات کو بعد عشا پلاؤ کھا کر سو رہے۔ ثلث شب سے تہجد پڑھ لیا۔ وہ زاہد حیران ہو گیا۔ اور عرض کیا کہ میں تمام شب نہیں سویا اور ذکر کرتا رہا۔ اور تم نے شام کو پلاؤ کھایا اور اکثر شب سوتے رہے۔ لیکن جو نور تم میں ہے وہ مجھ میں نہیں ہے۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ یہ اسی پلاؤ کا نور ہے۔ فرمایا دل کو ماسوا سے خالی کرنے اور ذات حق سبحانہ' کی طرف متوجہ رہنے سے نور حضور ہوتا ہے۔

فرمایا کہ خدا کے نام کو تاثیر ہے اگرچہ ذاکر ہندو ہو اور جس لفظ سے ذکر کرے توجہ الی اللہ پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اسماء حسنیٰ کہ شروع میں وارد ہیں۔ ان سے ذکر کرنے کا اور اثر ہے۔ اور ان سے ظہور انوار و جذبات و واردات و قرب الٰہی اور وصول ذات ہوتا ہے۔

فرمایا کہ ایک روز ایک ہندو میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ مجھ کو یاد رب کی سکھا دیں۔ میں نے کہا اللہ اللہ دو ہزار مرتبہ ہر روز صبح کے وقت کہہ لیا کرو۔ اس نے کہا اس لفظ سے تو نہیں یاد کروں گا۔ میں نے کہا کہ اچھا قلب کی جانب متوجہ ہو کر دل سے تو ہی تو ہی کرو۔ اس پر وہ راضی ہو گیا۔ چند روز کے بعد اس کے دل میں توجہ الی اللہ پیدا ہو گئی اور مشرف باسلام ہوا۔

فرمایا کہ ایک ہندو میرے پاس آیا اور کہا کہ اپنے طور سے پچاس ہزار مرتبہ خدا کا نام لیتا ہوں۔ اس کی برکت سے ماسواء سے اعراض ہو گیا۔ فرمایا کہ میں نے اپنی ان آنکھوں سے اس کے دل میں کیفیت دیکھی ہے لیکن کفر کی وجہ سے کیفیت مکدر تھی۔ کیفیت نورانی سواء ذکر ایمانی کے نہیں پیدا ہوتی۔ ہے

Marfat.com

فرمایا کہ اس ہندو سے مجھ کو نہایت شرم آئی کہ باوجود ظلمت کفر ایک دم ذکر سے غافل نہیں ہوتا۔ اور میں باوجود نور ایمان غافل ہوں۔ فرمایا کہ طالب کیفیت خدا پرست نہیں ہے۔ ذکر کرنا چاہئے کیفیت خواہ پیدا ہو یا نہ ہو ذکر فی نفسہٖ عبادت ہے۔ فرمایا کہ ہر روز پچیس ہزار اسم ذات کرنا ضروری ہے۔

نقل ہے کہ ایک روز رمضان میں آپ کو اس قدر تشنگی غالب ہوئی کہ طاقت بیٹھنے اور کلام کرنے کی نہ رہی۔ فرمایا کہ قیامت کے روز اسی روزہ کا ثواب جناب الٰہی سے امت محمدیہ ﷺ کے تمام روزوں کا جب سے کہ روزے فرض ہوئے ہیں چاہوں گا۔ فرمایا کہ لقمہ شبہ کی تاثیر یا تحلیل رہتی ہے۔ اور لقمہ حرام کی تاثیر تین روز تک رہتی ہے۔ فرمایا کہ آج طعام بیگانہ سے چند لقمہ کھائے تھے۔ اس قدر باطن مکدر ہو گیا ہے۔ کہ ہر چند استغفار و اذکار و تلاوت قرآن شریف کی دفع کدورت نہ ہوئی۔ بعد تحلیل دفع ہوئی۔

حضرت مجدد الف ثانی نے آپ کو فرمایا کہ تو میرا خلیفہ ہے: فرمایا کہ ایک مرتبہ خوف آتش دوزخ کا نہایت غلبہ ہوا۔ آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ تشریف لائے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ جو مجھ سے محبت رکھتا ہے دوزخ میں نہیں جائے گا۔ فرمایا کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا فرمایا تیرا نام عبداللہ اور عبدالمہیمن ہے۔ فرمایا ایک مرتبہ حضرت مجددؒ تشریف لائے اور فرمایا کہ تو میرا خلیفہ ہے۔ فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ نقشبند تشریف لائے اور میرے پیرہن میں داخل ہوئے۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ میرے پاس آ کر بیٹھ گئے میں نے دریافت کیا کون ہیں؟ فرمایا کہ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک شخص ایک خلعت لایا اور کہا کہ یہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے تجھ کو عنایت کیا ہے۔ فرمایا کہ ایک روز حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر گیا اور عرض توجہ کی کہ مزار سے باہر آ کر توجہ فرمائی۔ لیکن وقت استواء تھا۔ جلد اٹھ کھڑا ہوا حسرت ہوتی ہے کہ کیوں ایسی جلدی اٹھا۔ کیفیت کا بیان نہیں ہو سکتا۔

فرمایا کہ ایک روز خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر گیا۔ اور کہا شیئاً للہ شیئاً للہ دیکھا کہ ایک حوض پانی سے بھرا ہے۔ کہ اس کے کناروں سے پانی چھلکتا ہے القاء ہوا کہ تیرا سینہ نسبت مجددیہ سے بھرا ہے۔ دوسرے کی گنجائش نہیں ہے۔

Marfat.com

فرمایا کہ ایک روز حضرت سلطان المشائخ کے مزار پر گیا اور عرض توجہ کی فرمایا کہ تم کو کمالات حاصل ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اپنی نسبت بھی عطا فرمایئے آپ نے توجہ فرمائی۔ میں نے دیکھا کہ میرا چہرہ مثل ان کے چہرے کے ہو گیا اور ان کے چہرہ میرے چہرہ کی مانند ہو گیا۔ فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ کے عرس میں حاضر ہوا۔ وہ تشریف لائے اور فرمایا عبادت بکثرت کرو کہ اس راہ میں تعبد درکار ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کا مرتبہ کس طرح حاصل ہو۔ فرمایا بکثرت عبادت سے فرمایا ایک مرتبہ میرا مکان معطر ہو گیا۔ اوپر کو جو دیکھا۔ میرے سر پر روح معطر جلوہ نما ہے۔ اور اس کے گرد شعشان آفتاب کی طرح روشن ہو رہی ہے۔ حیران ہو گیا کہ یہ کیا ہے۔ پھر دل میں خیال آیا کہ شاید روح مبارک جناب سرور کائنات ﷺ یا روح حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ باس تجمل تشریف فرما ہیں۔

نقل ہے کہ ہندو بچہ برہمن زادہ اچھی شکل کا مجلس شریف میں اتفاقاً آگیا۔ سب اس کی طرف دیکھنے لگے۔ آپ کی نظر عنایت اس پر ہو گئی فی الفور کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

نقل ہے کہ آپ کے ایک خادم تجارت کے واسطے ہمراہ قافلہ جاتے تھے۔ راہ میں ایک صحرا میں دیکھا کہ آپ تشریف رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جلد بگھی دوڑا کر آگے چلے جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ پچھلے قافلہ کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔

نقل ہے کہ ایک شخص آپ سے بیعت ہونے کو دہلی آتے تھے۔ جنگل میں راہ بھول گئے۔ ایک بزرگ دفعتہً آموجود ہوئے اور ان کو سیدھا راہ بتا دیا۔ ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں۔ فرمایا میں وہی ہوں جس سے تم بیعت ہونے جاتے ہو۔

نقل ہے کہ ایک صالحہ ضعیفہ کے جوان لڑکے کا انتقال ہو گیا۔ آپ اس کی تعزیت کے واسطے گئے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو فرزند نعم البدل عطا فرمائے۔ اس عورت نے عرض کیا۔ حضرت میں بھی اب ضعیف ہو گئی ہوں۔ میرا خاوند بھی ضعیف ہو گیا۔ اب کیا اولاد پیدا ہو گی۔ آپ نے فرمایا کہ خدا قادر ہے۔ بعد ازاں آپ وہاں سے اٹھ کر ایک مسجد میں آئے۔ وہاں وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور اس عورت کے فرزند ہونے کے

Marfat.com

واسطے دعا مانگی۔ بعد دعا آپ نے ہمراہی سے فرمایا۔ کہ اس عورت کے فرزند کے واسطے دعا مانگی تھی۔ اثر اجابت پایا گیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا ہو گا۔ بعد ازاں حضرت کی بشارت کے موافق اللہ تعالیٰ نے اس کو فرزند عطا فرمایا اور وہ جوان ہوا۔

نقل ہے کہ ایک شخص کو بادشاہ نے روپیہ کے واسطے حبس کر لیا۔ اس کے کسی عزیز نے آکر حضرت سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ چند آدمی جمع ہو کر قلعہ سے چھڑا لاؤ۔ انہوں نے عرض کیا کس طرح چھڑا لائیں۔ وہاں تو پہرہ اور سپاہی ہوں گے۔ آپ نے فرمایا۔ اس سے تم کو کیا مطلب تم ہمارے کہنے سے جاؤ۔ اور لے آؤ۔ چنانچہ چند آدمی گئے۔ اور لے آئے۔ اور کوئی ان کا معترض نہ ہوا۔

نقل ہے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کی میرا لڑکا دو مہینے سے گم ہے۔ توجہ فرمایئے کہ آجائے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو تیرے گھر ہے وہ اس بات سے نہایت حیران ہوا کہ ابھی گھر سے چلا آتا ہوں۔ اتنے میں کہاں سے آگیا۔ خیر فرمودہ گھر گیا۔ جا کر دیکھا تو وہ موجود تھا۔

نقل ہے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو لائی اور عرض کیا کہ یہ نوکر تھا۔ نوکری چھوڑ کر ملنگ فقیروں میں داخل ہو گیا۔ شریعت سے منحرف ہو گیا۔ بھنگ پیا کرتا ہے۔ آپنے توجہ فرمائی۔ راہ راست پر آگیا۔

غرضیکہ آخر مرض موت آپ کو شروع ہوا۔ اور اس میں بواسیر اور خارش نے غلبہ کیا۔ آپ کی اکثر عادت تھی کہ وقت مرض اکثر وصیت نامہ تحریر فرماتے۔ فرمایا کہ میرا جنازہ آثار نبویہ جامع مسجد میں رکھنا اور عرض شفاعت جناب رسول اللہ ﷺ سے کرنا۔ اور فرمایا کہ حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے جنازے کے آگے فاتحہ یا کوئی آیت شریف یا کلمہ طیبہ پڑھنا بے ادبی ہے۔ بلکہ یہ دو بیت پڑھنا۔

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو شیئاً للہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما آفریں بردست و بربازوئے تو

بس میرے جنازے کے آگے بھی یہی شعر پڑھنا۔ بلکہ یہ دو شعر عربی میں پڑھنا۔

Marfat.com

وفدت علی الکریم بغیر زاد من الحسنات والقلب
فحمل الزاد اقبح کل شیئی السلیم
اذا کان الوفود علی الکریم

بتاریخ 22 صفر یوم شنبہ 1240 ہجری کو آپ کا انتقال ہوا۔ نماز جنازہ جامع مسجد میں حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔ بعد ازاں حسب وصیت جنازہ کو آثار شریفہ میں لے گئے اور وہاں سے لا کر حضرت شہید کے پہلو میں دفن کیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ ابوسعید معصومی مجددی قدس سرہ' کی ولادت بتاریخ 2 ذی قعد 1196 ہجری کو بمقام رام پور میں ہوئی۔ آپ کا نسب النسب بواسطہ حضرت شیخ سیف الدین و حضرت خواجہ محمد معصوم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ ابتداء عمر ہی سے صلاحیت مزاج میں تھی۔ فرمایا کہ اوائل عمر میں ایک مرتبہ میرا اتفاق لکھنؤ جانے کا ہوا۔ محلہ کی مسجد میں جب نماز کو جایا کرتا تو راستہ میں ایک مجذوب برہنہ بیٹھا ہوتا۔ مجھ کو دیکھ کر ستر عورت چھپا لیا کرتا۔ کسی نے اس سے دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ جب تو ان کو دیکھتا ہے اپنا ستر عورت پوشیدہ کر لیتا ہے۔ اسنے جواب دیا کہ ایک وقت آئے گا کہ ان کو ایسا منصب حاصل ہو گا کہ مرجع اقارب ہوں گے۔

فوقع کما قال تقریباً دس برس کی عمر میں آپ نے قرآن شریف حفظ فرما کر اس کی ایک جید قاری سے تجوید کی اور ایسی ترتیل سے قرآن شریف پڑھا کرتے تھے کہ جو سنتا تھا۔ محو ہو جاتا تھا۔ حتیٰ کہ جب آپ حرمین شریفین کو گئے تو اہل عرب نے بھی سن کر بہت تعریف کی۔ بعد حفظ قرآن شریف علوم عقلیہ و نقلیہ اس وقت کے علماء کبار مثل حضرت مولانا رفیع الدین صاحب ولد حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے۔ عین تحصیل علم میں ارادہ حذاطلبی پیدا ہوا۔ اول اپنے والد ماجد سے کہ اپنے طریقہ آبائی پر مستقیم تھے اور مزاج میں ترک دنیا و انقطاع غالب تھا۔ ارادت کی مگر تھوڑی ہی مدت بعد ان کی

Marfat.com

اجازت سے حضرت شاہ درگاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت شاہ درگاہی صاحب" کا سلسلہ دو واسطہ سے حضرت خواجہ محمد زبیر قدس سرہ' سے ملحق ہوتا ہے۔ آپ کو یعنی حضرت شاہ درگاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو استغراق رہتا تھا۔ کہ نماز کے وقت ان کو آگاہ کر دیا کرتے تھے۔ اور توجہ میں اس قدر گرمی تھی کہ اگر سو آدمیوں کی جانب متوجہ ہوتے تھے۔ تو سب بیہوش ہو جاتے تھے۔

ایک بار نماز میں شوق الٰہی سے قدرے بدن کو حرکت ہو گئی۔ تو اول امام پھر تمام جماعت پھر تمام محلہ کو وجد آ گیا۔ الغرض کہ حضرت شاہ صاحب آپ کے حال پر بہت مہربانی فرماتے۔ اور چند روز میں آپ کو اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ آپ کے بھی بہت سے مرید ہو گئے۔ اور حلقہ میں بیہوشی و وجد و صیحہ و نعرہ ہوا کرتا تھا۔ چونکہ نسبت میں یہ جملہ امر تقع ہو جاتے تھے اور مثل صحابہ کرام کمال افسردگی و آسودگی سے عمر بسر کرتے تھے۔ اس کے سوا حضرت مرزا جانجاناں صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب کے حالات بھی بچشم خود اسی انداز کے پائے۔ خود حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بھی زیارت کی۔ غرضیکہ ان جملہ امور پر غور کر کے آپ دہلی تشریف لے گئے اور وہاں سے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کو خدا طلبی میں خط لکھا۔ انہوں نے بکمال تعظیم جواب دیا اور تحریر فرمایا کہ اس معاملہ میں حضرت شاہ غلام علی صاحب سے کوئی بہتر نہیں ہے۔

پس حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مقبول درگاہ ہوئے۔

نقل ہے کہ جس وقت حضرت شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بادب پیرزادگی نہایت تعظیم و تکریم کی اور اپنی مسند خالی کر دی اور کہا کہ آپ کی جگہ یہاں ہے۔ فقیر آپ کے خاندان کے ایک کمترین نسبان سے ہے۔ آپ نے عرض کیا کہ میں بجہت استفادہ اور کفش برداری حاضر ہوا ہوں۔

حضرت شاہ صاحب نے قبول فرمایا اور ابھی شاہ درگاہی صاحب قدس سرہ' زندہ تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوب میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر مرید اپنا مرشد دوسرے شیخ کے پاس دیکھے۔ تو چاہیے کہ بلا انکار پیر اول اس کی خدمت میں حاضر ہو۔ حضرت شاہ غلام علی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کے حال پر نہایت توجہ فرماتے۔ اور آپ نے ان سے ازابتداء تا انتہا جملہ سلوک مجددیہ بکمال تفصیل حاصل کیا۔ چنانچہ اس کے بیان

Marfat.com

میں ایک رسالہ بھی تحریر فرمایا کہ حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا اور حضرت شاہ صاحب نے اس کو نہایت پسند فرما کر چند سطریں اس کی تعریف میں تحریر فرمائیں۔

حضرت شاہ صاحب قبلہ آپ کی نہایت تعریف فرمایا کرتے اور فرماتے کہ ارادت ایسی ہونی چاہئے کہ جیسی شاہ سعید صاحب کی ہے کہ پیری چھوڑ کر مریدی اختیار کی۔ اکثر مریدوں کو آپ کے سپرد کردیا کرتے تھے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شاہ صاحب قبلہ علیل تھے جب آپ سفر سے تشریف لائے۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ مجھ کو چارپائی پر لے چلو تاکہ استقبال فوت نہ ہو۔ غرضیکہ پندرہ سال تک حضرت شاہ صاحب قبلہ کی صحبت سے استفادہ کیا۔ اور بشارات جلیلہ مثل قیمومیت و قیومیت سے مشرف ہوئے۔

بعد انتقال حضرت شاہ صاحب قبلہ حضرت ابوسعید صاحب مسند آرائے ارشاد ہوئے۔ چونکہ آپ کے مزاج میں ایثار بدرجہ غایت تھا۔ اس سبب سے تلخی و سختی فقر و فاقہ کہ حسن درویشی ہیں۔ بہت جھیلیں۔ تحمل و بردباری و شکست و مسکنت آپ کے مزاج میں اس قدر تھی کہ جو شاہ صاحب قبلہ کے منکر تھے وہ بھی آپ کے معتقد ہو گئے۔ آپ کے تصرف و کرامت زائد الوصف ہیں۔

نقل ہے کہ آپ کے ایک خادم نے عرض کیا کہ تہجد کے واسطے میری آنکھ کبھی کھلتی ہے کبھی نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے خادم سے کہہ دو کہ تہجد کے وقت ہم کو یاد دلایا کرے اٹھا کر بٹھا دینا ہمارا کام ہے۔ آئندہ تم کو اختیار ہے۔ چنانچہ ہر روز ایسا ہی ہوتا تھا کہ آپ اس کو اٹھا کر بٹھا دیا کرتے تھے۔

نقل ہے کہ آپ کے ایک مرید پر بعد اخذ طریقہ ایسا استغراق غالب ہوا کہ خلوت میں بوقت نماز معرفت قبلہ نہ ہو۔ ناچار ہو کر اس نے آپ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ بوقت تحریمہ میری طرف متوجہ ہو۔ میں تجھ کو متوجہ قبلہ کر دیا کروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا کہ جب بوقت تحریمہ وہ آپ کی جانب متوجہ ہوتا۔ آپ ظاہر ہو کر قبلہ کی طرف اشارہ کر دیتے۔ اور یہ اتفاق مدتوں تک رہا۔

اسی شخص کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ اہل خانقاہ میں نزاع ہوا۔ اور بہت شور و شغف ہوا۔ رات کے وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ جناب سرور عالم ﷺ خانقاہ میں تشریف

Marfat.com

لاتے ہیں اور بغضب تمام فرمایا کہ فلاں فلاں شخص خانقاہ سے نکال دو۔ اس شخص کی اس خوف سے کہ کہیں میرا نام بھی آپ نہ لے دیں۔ آنکھ کھل گئی۔ یہ حیران و پریشان آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت تہجد کے واسطے وضو کرتے تھے۔ اس کو دیکھ کر فرمایا تم کیوں ایسے گھبراتے ہو۔ تمہارا نام تو نہیں لیا۔ اور بعد نماز صبح آپ نے جن جن شخصوں کا جناب رسول اللہ ﷺ نے نام لیا تھا خانقاہ سے نکال دیا۔ آپ زیارت حرمین شریفین کو تشریف لے گئے وہاں کے تمام مشائخ و مفتی آپ سے بکمال تعظیم پیش آئے اور تین مہینے تک آپ کی صحبت سے مستفیض ہوئے۔ اور اکثر شرفا و سادات داخل طریق ہوئے۔

جب آپ حرمین شریفین سے واپس آئے اور ٹونک میں پہنچے آپ کو مرض موت لاحق ہوا۔ نواب ہر روز آپ کے پاس آتا تھا۔ عید کے روز سکرات موت شروع ہوئیں۔ آپ نے فرمایا کہ آج نواب نہ آئے کہ دنیا داروں کے آنے سے ظلمت و کدورت ہوتی ہے۔ اور حافظ کو سورہ یٰسین پڑھنے کو فرمایا۔ جب حافظ تین مرتبہ پڑھ چکا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اب بس کرو۔ فرصت کم ہے۔ آپ کی انگشت سبابہ متحرک تھی کہ بین الظہر والعصر بروز عید الفطر 1250ھ انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تابوت شریف وہاں سے نقل کر کے دہلی میں لائے اور حضرت شاہ غلام علی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی مغرب کی جانب دفن کیا۔

نقل ہے کہ جب صندوق سے نعش مبارک نکال کر لحد میں رکھی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ابھی غسل دیا ہے۔

حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ فرزند اکبر حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت 1217 ہجری میں بمقام رام پور میں ہوئی۔ آپ کی دس سال کی عمر تھی کہ حضرت شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ' سے اخذ طریقہ کیا۔ حضرت شاہ صاحب آپ کے حال پر نہایت الطاف و مہربانی فرماتے۔ اور جب آپ سبق پڑھ کر آتے۔ اور حضرت شاہ صاحب کا حلقہ ہوتا۔ آپ وہاں جاتے۔ اگر بوجہ کثرت آدمیوں کے جگہ بیٹھنے کی نہ ہوتی۔

Marfat.com

اور حضرت شاہ صاحب آپ کو دیکھ لیتے تو بلا کر مسند کے قریب بٹھاتے۔ اور بقوت تمام توجہ فرماتے۔

فرمایا کہ جن ایام میں میں علم پڑھا کرتا تھا۔ تو اکثر شب مطالعہ میں گزر جاتی تھی۔ اور اسی طرح ذکر و فکر اور شاہ صاحب کے حلقہ و مراقبہ کا بھی التزام رکھتا تھا۔ اور اگر حضرت شاہ صاحب سے مفارقت ہوتی تو اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ سے توجہ لیا کرتا تھا۔ بلکہ شاہ صاحب کی موجودگی میں بھی ان سے توجہ لیتا تھا۔ فرمایا کہ میں نے جمیع مقامات پر اپنے والد سے بھی توجہ لی ہے۔ اور اسی سبب سے سلسلہ میں ان کے نام کے بعد اپنا نام داخل کیا ہے۔ ورنہ کسب نسب و اجازت و خلافت حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے۔

فرمایا کہ حضرت شاہ صاحب قبلہ بوجہ فور عنایت فرمایا کرتے تھے کہ تم پر کبھی توجہ ناغہ نہیں ہوئی۔ خواہ تم یہاں رہے یا نہیں اور اس سبب سے مدت صحبت پندرہ سال ہوتی ہے۔ جب آپ کا سن شریف قریب بیس سال کے تھا۔ اس وقت حضرت شاہ صاحب نے ایک رسالہ تحریر فرمایا تھا۔ اس میں بعد ذکر آپ کے والد نے آپ کی نسبت اس طرح تحریر فرمایا ہے کہ حضرت احمد سعید فرزند حضرت ابو سعید بعلم و عمل و حفظ قرآن مجید و احوال نسبت شریفہ قریب است۔ بوالد ماجد خود۔

نقل ہے کہ ایک روز آپ حضرت شاہ صاحب کے روبرو بیٹھے تھے۔ فرمایا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ میری اولاد سے یہ نسبت حاصل کریں گے۔ فرمایا کہ مجھ کو بہ نظر کشفی اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا کہ اس لڑکے کی اولاد سے کریں گے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپ اور آپ کے والد بزرگوار حضرت شاہ ابو سعید صاحب قدس سرہٗ حضرت شاہ صاحب قبلہ کے روبرو بیٹھے تھے کہ حضرت شاہ صاحب نے حاضرین سے فرمایا کہ ان دونوں میں سے کون سا اعلیٰ معلوم ہوتا ہے کسی نے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر خود ہی فرمایا کہ میری نگاہ میں بیٹا باپ سے بہتر ہے۔ غرضیکہ حضرت شاہ صاحب قبلہ آپ پر کمال مہربانی فرمایا کرتے۔

نقل ہے کہ جب حضرت شاہ صاحب قبلہ سخت مریض ہوئے اور حضرت شاہ ابو سعید صاحب کو اپنی جگہ مسند نشینی کے واسطے طلب فرمایا۔ تو تحریر فرمایا کہ برخوردار احمد

Marfat.com

سعیدرا آنجا بجائے خود گزارند۔ چنانچہ آپ حسب الارشاد اپنے والد بزرگوار کی جگہ باقاعدہ طالبان خدا مشغول رہے اور بعد مدت دہلی تشریف لائے۔ جب آپ کے والد بزرگوار حج کو تشریف لے گئے تو اپنی جگہ آپ کو مقرر کر گئے اور آپ بہمت تمام اشاعت شریعت و طریقت میں مصروف ہوئے اور طالبان خدا کو انوار نسبت احمدیہ سے مالا مال کر دیا۔ تاثیر صحبت شریف سے طالبان کا دنیا اور اہل دنیا سے دل سرد ہوتا تھا اور محبت الہی سے گرم ہوتا تھا۔ غلبہ شوق سے خواب و خورد آرام جاتا رہتا۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک ظرف میں کھانا کھاتا ہوں۔ فرمایا کہ ایک مرتبہ ایسا معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ مجھ کو کھانا بھیجا ہے اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت سرور عالم ﷺ نے یہ کھانا خاص تمہارے واسطے بھیجا ہے۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ خانقاہ شریف ایام صیام میں بوقت تراویح مشاہدہ ہوا کہ جناب رسول خدا ﷺ مع اصحاب کبار رضی اللہ عنہم گویا اس احقر کا قرآن شریف سننے کو تشریف لائے ہیں اور بعد استماع تحسین قرات فرمائی فرمایا کہ ایک مرتبہ میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو گیا۔ راہ میں دیکھا کہ حضرت خواجہ تشریف لاتے ہیں۔ اور فقیر سے متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔

عشق آن خانماں خرابے ہست　　　　کہ ترا آورد بخاؤ

اور نہایت مہربانی سے پیش آئے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ایک اپنے مرید کے بچہ کی عیادت کو تشریف لے گئے جا کر دیکھا۔ تو اس کی نزع کی حالت تھی اور غرغرہ شروع ہو گیا تھا اور سوائے سینہ کے اور کسی عضو میں جان نہ تھی اور اس کی ماں روئی سے اس کے منہ میں پانی ٹپکاتی تھی۔ اس نے بچہ کو حضرت کے قدموں میں ڈال دیا اور ایسا رو کر اس کی دعا کی خواستگار ہوئی۔ کہ حضرت کی آنکھوں میں بھی آنسو بھر آئے اور آپ بجمیع ہمت اس کے دفعہ مرض کے لئے متوجہ ہو گئے۔ حتیٰ کہ آپ کا تمام جسم کانپنے لگا اور بعد ازاں درگاہ الہی میں اس کی صحت کے واسطے دعا مانگی۔ چنانچہ بفضل تعالیٰ اس نے فی الفور آنکھیں کھول دیں۔ اور کھانے کو مانگا۔ حضرت نے اپنے دست مبارک سے چند لقمہ اس کو کھلائے۔ اور اس کو اسی وقت

Marfat.com

سے تخفیف شروع ہو گئی۔ اور بالکل صحت ہو گئی۔

نقل ہے کہ حضرت کے صاحبزادہ خورد حضرت شاہ محمد مظہر قدس سرہ' جہاز پر سوار تھے۔ کہ یکایک طوفان عظیم آیا اور پردے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اور نوبت بیاس پہنچی۔ وہ اسی وقت حضرت کی طرف متوجہ ہوئے دیکھا کہ حضرت نے جہاز کو اپنی پشت پر رکھا ہے۔ چنانچہ اسی وقت طوفان ٹھہر گیا۔ انہیں صاحبزادے سے منقول ہے کہ بعد وقوف عرفہ جب میں متوجہ مزدلفہ ہوا توبسبب اتباع سنت اونٹ سے اتر گیا۔ مگر بوجہ اژدہام خلائق ہمراہیوں سے جدا ہو گیا اور ہرچند کوشش و تلاش کی نہ ملا۔ حتیٰ کہ ثلث شب گزر گئی نہایت حیران ہوا کہ اتنے میں حضرت کی آواز آئی ادھر آؤ۔ میں فی الفور اسی طرف کو چل دیا۔ جب تھوڑی دور چل لیتا۔ وہ آواز پھر آ جاتی تھی۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ میں ساتھیوں سے جا ملا۔

وصال: حضرت نے ایام غدر میں دہلی سے حرمین شریفین کو ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ میں سکونت فرمائی۔ وہاں بانواع انعامات و تشریفات حضرت محبوب رب العالمین مشرف ہوئے۔ دو سال کے قیام کے بعد آپ کا بتاریخ 2 ربیع الاول 1277 ہجری کو وصال ہوا۔ بقیع میں قریب روضہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دفن کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نہایت کریم النفس رقیق القلب دوائم الذکر والفکر حلیم و صاحب رحمت و شفقت تھے۔ مریدوں میں اگر کسی سے لغزش ہو جاتی تو اس کو اپنی طرف منسوب کرتے اور فرماتے کہ قصور میرا ہے اگر مجھ میں کمال ہوتا تو تم سے یہ بات وقوع میں نہ آتی۔ بلکہ میرے عکس سے میرے اوصاف رذیلہ میں ظاہر ہوئے۔ شکست و مسکنت و دید قصور آپ میں بدرجہ غایت پائی جاتی تھیں۔

Marfat.com

حضرت شاہ محمد عمر قدس سرہ

حضرت شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ فرزند ثانی حضرت شاہ احمد سعید رضی اللہ عنہ کے تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت بماہ شوال 1244ھ اندرون خانقاہ واقع ہوئی۔ پانچ سال کی عمر میں اپنے جد امجد حضرت شاہ ابوسعید قدس سرہ' کی زیارت کی تھی۔ اور ان کے ملحوظ عنایت رہے۔ بہ کمال تربیت والد ماجد قرآن شریف یاد کر کے تحصیل علوم میں مشغول ہوئے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے اپنے حال کی خبر اپنے والد بزرگوار سے کی۔ انہوں نے فرمایا کہ جو میرے کرنے کا کام تھا وہ میں نے کر دیا۔ اب تمہاری استقامت درکار ہے۔ اگر میرے قدم بقدم چلو گے۔ میری مانند ہو جاؤ گے۔ ایام غدر میں آپ نے بھی بہ ہمراہی والد ماجد خود ہجرت حرمین شریفین کی اور تاوقت انتقال والد ماجد مدینہ طیبہ میں رہے۔

نقل ہے کہ اپنے والد بزرگوار کے انتقال کے بعد بوجہ غلبہ تواضع طالبین کے مرید کرنے میں آپ کو تردد ہوا۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ عنہ' تشریف لائے ہیں اور اپنی کلاہ شریف آپ کو پہنائی۔ ستر کمالات واجب سمجھتے تھے۔ شہرت ناپسند تھی۔

باوجود سخت عوارض کے کہ نشست و برخاست بہت کم ہو گئی تھی۔ اشغال و اوراد توجہ و حلقہ معمولات روزمرہ میں ہرگز فرق نہ آتا تھا۔ اور اسی کو صوفیہ استقامت فوق الکرامت کہتے ہیں۔ آخر عمر میں بہ تقریب نکاح اپنے صاحبزادہ حضرت مولانا شاہ ابوالخیر صاحب ہندوستان میں رام پور تشریف لانے کا اتفاق ہوا۔ آپ کے وجود کو لوگوں نے بہت غنیمت سمجھا۔ مگر افسوس صد ہزار افسوس چند ماہ بقید حیات رہ کر بتاریخ دوسری محرم الحرام 1298ھ سفر آخرت اختیار کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

Marfat.com

حضرت شاہ عبد اللہ بوالخیر محی الدین فاروقی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حالات مبارک آپ کے فرزند حضرت سید ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی نے لکھے ہیں۔

ولادت شریف و تسمیہ: آپ کی ولادت یک شنبہ 27 ربیع الاخر 1272ھ موافق 6 جنوری 1856ء خانقاہ شریف، دلی میں ہوئی آپ حضرت شاہ محمد عمر رامپوری کے فرزند ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ نے تفسیر عزیزی میں ادخلوا الباب سجدا کے بیان میں تحریر فرمایا ہے کہ بعض متبرک مقامات جو اللہ کی رحمت کا مورد بن چکے ہیں یا جو اہل تقویٰ اور صلاح کے قدیم گھرانے میں ایک خاص کیفیت کے حامل ہو جاتے ہیں کہ وہاں جا کر توبہ و استغفار و عبادت و طاعت، مقبولیت کا سبب اور اچھے ثمرات کا حامل ہوتا ہے۔ آپ کے والد ماجد نے 1266ھ میں اجمیر شریف کا سفر کیا اور وہاں دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور آپ کی مراد بر آئی۔

بیعت: آپ کی عمر چار سال کی جب پوری ہو گئی۔ تو آپ کے والد بزرگوار آپ کو لے کر آپ کے جد امجد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ ان کو بیعت فرمالیں۔ آپ کے جد امجد اس وقت حرم نبوی میں حلقہ و توجہ فرما رہے تھے۔ انہوں نے آپ کو اپنے پاس بٹھایا اور آپ کے پیارے ہاتھوں کو اپنے مبارک ہاتھوں میں لے کر آپ سے بیعت کے الفاظ کہلوائے۔ اور پھر آپ کے واسطے دیر تک دعا فرماتے رہے اور اہل حلقہ آمین کہتے رہے۔

خلافت خاصہ: آپ اکثر اپنے جد بزرگوار کے ساتھ حرم تشریف لے جاتے اور ان کے پاس بیٹھ جاتے۔ ایک دن حاضرین میں سے کسی نے پوچھا کہ آپ کا جانشین کون ہو گا۔ آپ نے فرمایا خدا کے فضل و کرم سے میرے تینوں بیٹے حافظ، عالم، متقی، اور صاحب نسبت ہیں۔ سلوک مجددیہ از اول تا آخر بہ وجہ اتم حاصل کیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک میری جانشینی کے قابل ہے۔ رہی میری خلافت خاصہ تو وہ اس بچے کے نصیبے میں ہے پھر آپ نے اپنا مبارک ہاتھ آپ کے مبارک عمر پر پھیرا۔

Marfat.com

کسب سلوک: آپ چار سال کے ہوئے تھے کہ حضرت جد بزرگوار نے حرم نبوی میں مواجہ شریفہ میں آپ کو سلسلہ مبارکہ طیبہ سے وابستہ کر دیا اور اگر یہ کہا جائے کہ آپ کے گلے میں حلقہ عبدیت ڈال دیا تو بیجا نہ ہو گا۔

سلوک: "یوم جمعہ پہلی صفر 1294ھ کو حضرت ایشاں (حضرت والد) کے حضور سے مشرف ہوا۔ آپنے مراقبہ احدیت اور لطیفہ قلب و لطیفہ نفس سے اسم ذات کا ذکر شریف دو دو ہزار اور باقی لطائف سے (روح - سر - خفی - اخفی) ایک ایک ہزار اور نفی و اثبات گیارہ سو مرتبہ۔ اور دو ساعت انتظار فیض اور دو رکعت اشراق اور دو رکعت اول نہار میں استخارہ کے اور چار رکعت چاشت کی مداومت کی ہدایت فرمائی۔ اور صبح و شام سورۂ یاسین پڑھنے کی وصیت کی۔ اور ان امور کی تاکید فرمائی۔ اور ارشاد کیا کہ کام کے دن یہی ہیں۔ جو شے بھی اس کام سے منانع ہو وہ لہو و لعب میں داخل ہے۔

اسی سال ماہ رمضان میں مراقبہ معیت کی تعلیم فرمائی اور شوال 1295ھ میں مراقبہ اقربیت "ہمہ اوست" سے سرفراز فرمایا۔ اور اسی سال وسط ماہ ذی القعدہ میں حضرت شاہ عبدالغنی قدس سرہ نے اپنی وفات سے پونے تین ماہ پہلے ظہر کے "حلقہ" اور "توجہ بہ یاراں" کا امر فرمایا۔ اور ارشاد کیا کہ صبح کا حلقہ اور توجہ تمہارے والد کریں۔ اور صفر 1296ھ میں مراقبات لطائف خمسہ کی تعلیم فرمائی اور ارشاد کیا کہ ہر لطیفہ کا فیض الگ الگ حاصل کرو۔ اسی مہینے مدینہ منورہ کا سفر کیا اور وہاں حلقہ ہوا کرتا تھا۔ حضرت عم بزرگوار شاہ محمد مظہر قدس سرہ موجود تھے۔ سردار دوعالم ﷺ کی عنایات سے مشرف ہوا۔ اسی سال ماہ شعبان میں مکہ مکرمہ واپسی ہوئی۔ اسی وقت حضرت پیرومرشد والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے تم کو محمدی المشرب پایا۔ اور آپ نے ولایت کبریٰ کے دائرہ ثانیہ کی تعلیم فرمائی۔ اور اسی سال رمضان میں دائرۂ ثلاثہ عنایت فرمایا اور ذی القعدہ میں قوس کی تعلیم فرمائی جو کہ ولایت کبریٰ کا آخر مقام ہے۔ اور 1297ھ کے شروع میں مسجد حرام میں حلقہ مغرب اور مریدوں کو توجہ کی خدمت سپرد کی اور اسی سال ماہ صفر میں مراقبہ ولایت علیا جو کہ ولایت

Marfat.com

ملائکہ کرام سے تلقین فرمایا۔"

ہند کا سفر: اللہ تعالیٰ کو منظور یہی تھا کہ آپ اپنے ناتوان و مریض والد مکرم کو لے کر برائے عقد نکاح ہندوستان کا سفر کریں۔ آپ کی منگنی جناب عارفہ دختر حضرت شاہ محمد معصوم سے ہوئی تھی۔ عارفہ کی والدہ عمہ محترمہ تھیں جو حضرت شاہ محمد مظہر کی صاجزادی تھیں۔ شاہ محمد مظہراور عمہ محترمہ کی خواہش یہ تھی کہ عقد نکاح مدینہ منورہ میں ہو۔ آپ کے حضرت والد ماجد اپنے برادرزادے حضرت شاہ محمد معصوم کو بہت چاہتے تھے۔ ان کا فرمانا یہ تھا کہ "اگر میاں محمد معصوم بہ خوشی عقد زواج کرنے کی اجازت دیں۔ تو مدینہ منورہ میں اس خوشی کو کر لیا جائے ورنہ نہیں" اس سلسلہ میں آپ کے حضرت والد نے اپنے برادر زادے کو چند خط بھی ارسال کئے اور ان کو رائے دی۔ کہ عارضی طور پر دو چار ماہ کے واسطے وہ آ جائیں۔ شاید وہ اپنے مشفق و مریض و ناتواں چچا کے بلانے پر کچھ دن کے واسطے مدینہ منورہ چلے بھی جاتے، لیکن نواب کلب علی خان کی خواہش کو دیکھتے ہوئے وہ اس بات پر مصر ہوئے۔ کہ ان کے مکرم چچا ان کی اہلیہ و دختر اور اپنے فرزند رشید کو ساتھ لے کر خود رامپور تشریف لائیں۔ چنانچہ یہی ہوا اور 1297ھ میں یہ مبارک قافلہ حجاز مقدس سے کلکتہ پہنچا۔ اور وہاں چالیس دن قیام کر کے اواخر ماہ جمادی الاخرہ 1297ھ تک رامپور پہنچا۔

دوسری محرم 1298ھ یوم یکشنبہ آپ کے حضرت پدر بزرگوار راہی ملک بقا ہوئے۔

سائیں توکل شاہ کی آپ سے ملاقات: سائیں توکل شاہ صاحب آپ سے ملے۔ ان کی باطنی کیفیت کو دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے اور آپ نے ان سے یہ الفاظ فرمائے۔ "سائیں صاحب یہ دولت کہاں سے حاصل کی ہے۔" سائیں صاحب پر آپ کی اس بات سے وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ وہ کھڑے ہو گئے۔ زاروقطار روتے ہوئے دست بستہ کہا۔ "حضرت یہ سب آپ کے گھر سے ملا ہے۔" سائیں صاحب ملا محمود جالندھری کے خلیفہ تھے۔ اور وہ ملا محمد شریف کے اور وہ حضرت شاہ ابوسعید قدس اللہ اسراہم کے۔

Marfat.com

حجاز مقدس کو واپسی: محترمہ عارفہ سے آپ کا نکاح ہوا اور تین صاحبزادیاں بھی ہوئیں۔ اگرچہ وہ اپنے ابوین کے واسطے اجروذخر آخرت ہو گئیں۔ لیکن طبائع میں بہم اختلاف تھا۔ اور دختر سوم کاملہ کی ولادت اور وفات کے بعد محترمہ عارفہ اپنے والدین کے پاس رامپور میں رہنے لگیں اور آپ کا قیام خانقاہ شریف دلی میں رہا۔ اس عاجز سے عمہ محترمہ نے فرمایا۔ "میں اپنی لڑکی کی طبیعت سے اور تمہارے والد کی طبیعت سے خوب واقف تھی۔ مجھ کو یقین تھا کہ ان دونوں میں نباہ نہ ہو گا اور یہ شادی صرف تمہارے دادا کی خوشی کے پیش نظر ہوئی اور وہی پیش آیا جس کا کھٹکا تھا۔"

آپ نے خانقاہ شریف کے دوران قیام میں جناب ملا محمد عثمان دامانی خلیفہ و جانشین جناب حاجی دوست محمد قندھاری رحمہما اللہ سے خانقاہ ارشاد پناہ میں قیام کرنے کے سلسلہ میں خط و کتابت کی (عنقریب اس کا بیان آنے والا ہے) اور اواخر جمادی الاولیٰ 1302ھ مطابق مارچ 1880ء میں دلی سے بمبئی روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ کرامت النساء اور غالباً علی افندی تھے جن کا ذکر اصحاب الدین نے اپنے خط میں کیا ہے۔ آپ کا پہلی مرتبہ بمبئی جانا ہوا۔ نہ وہاں آپ کا کسی سے تعارف تھا اور نہ کوئی آپ کو جانتا تھا۔ نہ آپ کے ساتھ مریدوں کی کوئی جماعت تھی اور نہ کچھ نام و نمود تھا۔ آپ کا مبارک چہرہ الذین اذا راؤا ذکر اللہ کا مصداق تھا۔ لہٰذا جس کی نظر آپ پر پڑتی تھی وہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ دو مہینے آپ کا قیام بمبئی میں رہا۔ اور جن کی قسمت میں سعادت تھی وہ آپ سے بیعت ہوئے۔

بمبئی سے آپ غالباً 22 رجب 1302ھ مطابق 7 مئی 1885ء کو جدہ روانہ ہوئے۔

نکاح دوم: مکہ مکرمہ میں جناب امجد حسین صاحب صدیقی شاہجہاں پوری اور ان کے چھوٹے بھائی (مہاجر مکہ) کا قیام تھا اور "شال والا" کے نام سے ان کی شہرت تھی۔ یہ دونوں حضرت جدامجد اور حضرت والد مکرم سے نہایت اخلاص رکھتے تھے۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر آپ نے حضرت ہاجرہ بنت جناب امجد حسین سے نکاح کیا۔ اس عاجز کو صحت کے ساتھ معلوم نہیں ہو سکا کہ 1302ھ کے حج سے پہلے عقد زواج ہوا یا بعد میں۔ البتہ اتنا معلوم ہے کہ 1303ھ کے اواخر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو صاحبزادی احمدی عنایت کی۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری: مکہ مکرمہ سے گرمیوں کے موسم میں طائف تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت کے مزار شریف پر حاضر ہوئے۔ جمعہ کا دن تھا۔ مراقبہ میں آپ سے حضرت نے فرمایا۔ "ہماری مسجد میں آج جمعہ کی نماز تم پڑھاؤ گے۔" آپ متحیر ہوئے کہ حضرت تو یہ فرما رہے ہیں اور مسجد شریف کا امام مقرر ہے۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ موذن نے آکر آپ سے کہا۔ امام صاحب علیل ہو گئے ہیں۔ لہٰذا آپ نماز پڑھائیں۔ چنانچہ آپنے نماز پڑھائی۔ یہ واقعہ آپ نے خود بیان فرمایا ہے۔

آپ کی علالت: ماہ شوال 1305ھ میں آپ علیل ہوئے۔ مرض نے شدت اختیار کی۔ آپ نے بارگاہ بے نیاز میں عرض کی کہ "بار خدایا اس موذی مرض سے نجات پاؤں تو حج کروں اور تیری راہ میں ایک اونٹ نحر کروں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور آپ نے حج کیا اور ایک اونٹ نحر کیا۔ جس وقت آپ نحر کر رہے تھے تو اپنے حضرت والد کا "لبیک ریختہ" بہ ذوق و شوق تمام پڑھ رہے تھے۔ مولوی بخش اللہ رحمہ اللہ نے آپ کے حضرت والد ماجد کے کسی مرید کا بیان. لکھا ہے کہ یہ علالت مدینہ منورہ میں ہوئی تھی اور صحت یاب ہونے پر آپ فوراً مکہ کو روانہ ہوئے اور حج و نحر کیا۔

یہ عاجز کہتا ہے کہ 1305ھ میں آپ مدینہ منورہ یقیناً گئے تھے۔ حضرت والدہ صاحبہ قدس اللہ سرہا سے اس عاجز نے سنا تھا اور یہ بھی سنا تھا کہ بارگاہ نبوی سے آپ کو حکم ملا تھا۔ "تم ہندوستان جاؤ۔" چنانچہ 1305ھ کا حج کر کے آپ نے رخت سفر باندھا اور ہند کو روانہ ہوئے۔

دوبارہ ہند کا سفر: آپ نے کتابیں حضرت مولانا عبدالحق الہ آبادی کے پاس اور کچھ سامان خوقندی کے پاس رکھا۔ اور 1306ھ کے اوائل میں یعنی اواخر ستمبر 1888ء جدہ سے بمبئی کو روانہ ہوئے۔

خانقاہ شریف میں ورود مسعود: بمبئی سے دلی کی خانقاہ شریف میں آمد ربیع الاخر 1306ھ مطابق دسمبر 1888ء میں ہوئی۔ آپ کے جد امجد نے 1375ھ میں حرم نبوی میں فرمایا تھا۔ "میری خلافت خاصہ اس بچے کے نصیبے میں ہے۔" اکتیس سال کے بعد اس کا ظہور ہوا اور خانقاہ شریف پھر گہوارہ رشد وہدایت ہوئی۔ ملا محمد عثمان قدس سرہ خانقاہ شریف

Marfat.com

کی تفویض کے لئے دلی آئے تھے۔

حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ: یہ خانقاہ شریف 1274ھ میں جناب حاجی دوست محمد کو عنایت کر دی تھی۔ حاجی صاحب کی وفات 22 شوال 1284ھ مطابق 16 فوری 1968ء میں ہوئی وفات سے پہلے انہوں نے اپنی تینوں خانقاہوں کو اپنے خلیفہ ملا محمد عثمان دامانی کے حوالہ کیا۔

حضرت سیدی الولدالقدس سرہ کو ان امور کا علم تھا۔ لہٰذا 1302ھ میں حجاز جانے سے پہلے آپ نے خانقاہ شریف کے متعلق ملا صاحب سے خط و کتابت کی تھی۔ اب دلی پہنچنے پر آپ نے ملا صاحب کو لکھا کہ میں دلی آگیا ہوں اور اب اس کام میں تاخیر مناسب نہیں۔

آپ کی اس تحریر پر جناب ملا صاحب خود تشریف لائے اور خانقاہ شریف آپ کے حوالے کی۔ حاجی محمد اسمٰعیل جوہری خانقاہ شریف کے قریب رہتے تھے۔ آپ سے بیعت تھے۔ ملا صاحب کی آمد کے موقع پر موجود تھے۔ ان کا چشم دید بیان درج ذیل ہے۔

مولا محمد عثمان کی آمد: ملا صاحب پینس میں سوار تھے اور تقریباً ساٹھ ستر افراد ان کے ساتھ تھے۔ زیادہ تر ضلع بلند شہر اور علی گڑھ کے رؤساء تھے۔ خانقاہ شریف کے صدر درواز پر ملا صاحب پینس سے اترے ان کی داڑھی سفید' چہرہ نورانی تھا۔ حضرت صاحب خانقاہ شریف کے دروازہ میں اندر کھڑے تھے۔ ملا صاحب بہ محبت آگے بڑھے اور انہوں نے قصد کیا کہ آپ کے قدموں کو ہاتھ لگائیں۔ حضرت صاحب نے ان کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے سینہ سے لگاتے ہوئے فرمایا۔ ملا صاحب دیکھو ہمارے حضرات کیا فرما رہے ہیں اور آپ نے دائیں ہاتھ سے مجر شریف کی طرف اشارہ کیا۔ اور پھر آپ ملا صاحب کو مزارات شریفہ پر لے گئے۔ فاتحہ پڑھنے کے بعد ملا صاحب نے حاضرین سے کہا کہ حضرت صاجزادہ صاحب کے جد امجد نے یہ خانقاہ اپنے خلیفہ حاجی صاحب کو دی اور انہوں نے میرے سپرد کی۔ میں آج یہ خانقاہ حضرت صاجزادہ صاحب کو دیتا ہوں۔ اور ملا صاحب نے حاضرین سے کہا۔ تم حضرت صاجزادہ صاحب کی خدمت میں آیا کرنا۔

مبارک مصلّٰی: تسبیح خانہ شریف میں سنگ خارا کا ساڑھے پانچ فٹ لمبا' پونے تین فٹ

Marfat.com

چوڑا اور تقریباً نو انچ موٹا ایک قطعہ تھا۔ یہ مبارک پتھر سالہا سال حضرت شاہ غلام علی کا اور پھر دس سال حضرت شاہ ابو سعید کا اور پھر تیئس سال حضرت شاہ احمد سعید کا اور پھر اکتیس سال مولوی رحیم بخش اور شاہ ولی النبی کا اور پھر کئی سال تک حضرت سیدی الوالد قدس اللہ اسرارہم کا مصلیٰ بنا رہا۔ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ اکثر اس پر ایک اینٹ کا تکیہ بنا کر لیٹ بھی جاتے تھے۔ حضرت سیدی الوالد قدس سرہ نے جب تسبیح خانہ کو قصر عالی شان میں تبدیل کر دیا تو حاجی فیض اللہ اور منشی حسین علی رحمۃ اللہ علیہ اس مبارک پتھر کو باہر لے آئے اور مولوی رحیم بخش کی قبر کے سرہانے قبلہ رخ کر کے بچھا دیا ربیع الآخر 1378ھ میں اس عاجز نے مجر شریف کے حوالی فرش کو درست کرایا۔ تو اس مبارک پتھر کو مولوی رحیم بخش رحمہ اللہ کے مزار کے محاذ میں جنوب کی طرف قبلہ رخ کر کے نمایاں طور پر بہ شکل مصلیٰ بچھا دیا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے جس کا دل چاہے اس سنگ مبارک کو اپنا مصلیٰ بنائے اور فیوضات و برکات حاصل کرے۔

حضرت سید نور محمد بدایونی: آپ نے خانقاہ شریف کو از سر نو تعمیر کرانے کے بعد سید السادات حضرت نور محمد بدایونی قدس سرہ کے مزار پر انوار کی طرف توجہ فرمائی۔ آپ کا مزار شریف نواب مکرم خاں کے باغ میں حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء قدس سرہ کے مزار کی جہت جنوب بستی سے یہ فاصلہ یک تیر پرتاب واقع ہے۔

حضرت کے مزار پر حاضری: آپ دو تین سال تک جاڑوں کے موسم میں صبح کو دس بجے وہاں تشریف لے جاتے تھے اور تین بجے کے بعد وہاں سے روانہ ہوتے تھے۔ ناشتہ دان میں کھانا، ایک صراحی اور ایک لوٹا ساتھ ہوتا تھا۔ آپ تنہا وہاں یاد الٰہی میں مصروف رہتے تھے کھانے کے وقت ہم بچوں کو بلا لیتے تھے۔ اس عاجز کی عمر اس وقت چار پانچ سال کی ہو گی۔

سید السادات کی کرامت: آپ کا مزار شریف دلی میں بستی حضرت نظام الدین قدس سرہ کی آبادی سے باہر ہے۔ جمعہ 27 رمضان 1366ھ مطابق 15 اگست 1947ء میں ہند کو آزادی ملی۔ اس عاجز کے نزدیک مسلمانوں کا دور محن و بربادی شروع ہوا۔ 1920ء میں جب کہ ترک موالات کی تحریک نے شدت اختیار کر لی تھی، حافظ عبدالحکیم وغیرہ سے

Marfat.com

حضرت سیدی الوالد نے فرمایا۔ "تم لوگ اس زمانہ کو پھر یاد کرو گے۔"

آپ نے ستائیس سال پہلے بہ چشم باطن اللہ کے نور سے جس بربادی کو دیکھا تھا۔ اب بہ چشم سرہم نے اس کو دیکھا کہ دم المسلم ھدلو نہ مساجد کی حرمت باقی رہی اور نہ اولیاء اللہ کے مزارات کی۔ حضرت سید السادات کے مزار کو بھی اشقیا نے نقصان پہنچایا۔ کتبہ کو اور احاطہ کی دیوار کو دو تین جگہ سے توڑا۔ سنگ سرخ کا سارا فرش اکھاڑ کر لے گئے۔ اس عاجز نے 1355ھ مطابق 1937ء میں اس جگہ کی مرمت کرائی تھی۔ کچھ ٹکڑیاں (2x2 فٹ کی خراب اور ضائع ہو گئی تھیں۔ ان کی جگہ نئی لگوائی تھیں۔

یہ عاجز دو شنبہ 12 محرم 1973ھ مطابق 31 ستمبر 1953ء کو مع ایک شخص کے حضرت کے مزار پر حاضر ہوا۔ تاکہ مصارف کا اندازہ کیا جا سکے۔ یہ عاجز ابھی وہاں تھا کہ ایک ہندو کچھ پھول لے کر آیا۔ اس نے حضرت کے مزار پر ان کو ڈالا۔ اور یہ بیان کیا۔

"یہاں کا فرش دو آدمیوں نے اکھاڑا ہے۔ ایک اس گاؤں کا ہے اور دوسرا بھوگل کا چمار ہے۔ یہ دونوں افراد برباد ہو گئے۔ گاؤں والے نے اپنے واسطے نیا کمرہ بنایا۔ چھت پر کڑیاں رکھ کر ٹکڑیاں پھیلائیں اور اوپر ملبہ ڈالا۔ دوپہر کو راج مزدور کھانا کھانے سامنے کنویں پر گئے۔ وہ شخص اپنے گھر والوں کو کمرہ دکھانے لگا۔ یہ سب کمرے میں تھے کہ ان پر چھت آ پڑی' وہ' اس کی بیوی' بڑی لڑکی اور اس کے دو چھوٹے بچے دب کر مر گئے۔ بھوگل کا چمار بیمار ہوا۔ اور دو دن میں مر گیا۔ پھر اس کا جوان لڑکا اور بہو مرے اور اس کی بیوی اندھی ہوئی جو ابھی زندہ ہے۔ سب لوگ کہتے ہیں کہ ان دونوں کو ان کی بے ادبی کی سزا ملی ہے۔ آج میں نے آپ دونوں کو یہاں آتے دیکھا تو آ گیا۔ ورنہ میں ہر جمعرات کو یہاں آکر پھول چڑھاتا ہوں۔

حضرت سید صاحب کے چہرہ مبارک سے نور نکلنے کا مشاہدہ: فرش کی مرمت کے لئے سیمنٹ اور چونا وغیرہ خرید کر احاطہ میں رکھا گیا راج اور مزدور کام پر لگے۔ دو مزدوروں کو سامان کی حفاظت کے لئے احاطہ شریف میں سونے کے لئے کہا گیا۔ عاجز کام دیکھنے کی غرض سے مزار شریف پر گیا۔ تو مزدور نہایت خوشی سے کام کر رہے ہیں۔ مزار شریف پر تازہ پھول پڑے ہیں اور اگربتی جل رہی ہے ایک ٹوکری شرینی کی رکھی ہوئی ہے۔ پوچھنے پر راج نے بتایا کہ آج رات ان مزدوروں کو حضرت کی زیارت ہوئی ہے اس

Marfat.com

خوشی میں پھول اور شرینی لائے ہیں۔ پھر مزدور نے یہ واقعہ بیان کیا رات ہم سامان کے پاس سوئے رات میں کسی وقت آنکھ کھلی چاند کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے ایک بوڑھے شخص مزار شریف کے اوپر بیٹھے ہیں۔ ان کی داڑھی سفید اور کمر جھکی ہوئی ہے ان کے چہرہ مبارک سے نور نکل رہا تھا سفید کپڑے پہنے دوزانو بیٹھے ہیں پھر اچانک وہ نظروں سے غائب ہو گئے۔

آپ کی قبولیت: آپ نے اہل دنیا اور اصحاب غفلت پر ملاقات کا دروازہ بند کر دیا۔ لیکن جو قبولیت پروردگار جل شانہ نے آپ کو عطا فرمائی تھی۔ اور جس کی بشارت آپ کے حضرت جدامجد نے حرم نبوی ﷺ میں دی تھی اس کا ظہور کیسے نہ ہوتا۔ مشکلات کے باب الحب فی اللہ کے فصل اول کی دوسری حدیث جواز صحیح مسلم ہے۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس خوش نصیب بندے سے اللہ تعالیٰ جل شانہ کو محبت ہوتی ہے۔ وہ جبرائیلؑ کو بلا کر کہتا ہے۔ مجھ کو فلاں بندے سے محبت ہے تم اس سے محبت کرو۔ چنانچہ جبرئیلؑ کو اس سے محبت ہو جاتی ہے اور پھر جبرئیلؑ آسمان میں آواز لگاتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فلانے بندہ سے محبت کی ہے۔ لہٰذا تم سب اس بندے سے محبت کرو۔ چنانچہ اہل سماء اس بندے سے محبت کرتے ہیں اور پھر اس بندے کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ یعنی اہل زمین کے دل اس بندے کو قبول کرتے ہیں۔ الخ

آپ نہ واعظ شیریں بیاں تھے کہ اپنی سحربیانی سے لوگوں کے دلوں پر اثر ڈالا ہو۔ نہ کسی بڑے ادارے یا مدرسہ کے سرکردہ تھے جو امتیازی شان پیدا کی ہو۔ نہ آپ کی تصنیفات تھیں جن کی وجہ سے شہرت پائی ہو۔ نہ آپ کا کوئی مجلہ اور اخبار تھا۔ نہ آپ کے گماشتے تھے جو آپ کی طرف دعوت دیتے پھرتے ہوں۔ خاموشی کے ساتھ ایک خادم و اہلیہ کے ہمراہ آپ حجاز مقدس سے دہلی آئے۔ اپنے جدامجد کی خانقاہ جائز صورت سے حاصل کی اور دروازے بند کر کے اللہ کی یاد میں مصروف ہو گئے۔ اب ثم یوضع لہ القبول کا ظہور ہوتا ہے منادی الٰہی کا یہ اثر دیکھنے میں آتا ہے کہ کوئی اکیاب (برما) سے۔ کوئی چٹاگانگ (شرقی بنگال) سے، کوئی ملک شام سے، کوئی حجاز سے، کوئی ہرات سے کوئی افغانستان کے دور دراز پہاڑی علاقہ سے ایک ماہ کی مسافت طے کر کے آتا تھا۔ کوئی نیپال

Marfat.com

افریقہ میں آپ کا ذکر خیر کر کے اپنے دل کو تسکین دیتا تھا۔ ایک دن سید محمود شاہ قصوری جانشین خانقاہ مولانا غلام محی الدین قصوری آپ کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ مولوی سیف الرحمٰن اور دوسرے افراد بھی حلقہ میں موجود تھے۔ سید محمد شاہ نے آپ سے "فرد" کے متعلق دریافت کیا وہ کس پایہ و مرتبہ کا ہوتا ہے آپ خاموش رہے۔ اسی عرصہ میں مولوی شمس الدین خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک ایسے شخص کا سلام پیش کیا کہ نہ کبھی وہ آپ کی خدمت میں آئے تھے اور نہ کبھی آپ نے ان کو دیکھا تھا۔ آپ نے سید محمد شاہ سے فرمایا۔ فرد کا یہ مقام ہوتا ہے کہ کوئی واقفیت نہیں ہوتی ہے اور نیک بندوں کے دل اس کی طرف ازخود مائل ہوتے ہیں۔

دیکھو کسی کی روح جا رہی ہے: ایک دن مستری عبدالرحیم ساکن بھوجلہ پہاڑی۔ دلی اور دوسرے مخلصین بیٹھے تھے۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر اشارہ فرماتے ہوئے کہا۔ "دیکھو فرشتے کسی نیک بندہ کی روح لے جا رہے ہیں۔" عبدالرحیم وغیرہ نے اٹھنے کے بعد معلوم کیا کہ اس وقت کس کی وفات ہوئی تھی۔ ان کو پتہ چلا کہ اس وقت ایک تیراک کی وفات ہوئی تھی (یہ عاجز نام بھول گیا ہے) ان کی عادت تھی کہ طغیانی کے دنوں میں پل کے پاس کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور بہتے ہوئے لوگوں کو دریا سے نکالا کرتے تھے۔ صدہا افراد کی انہوں نے جانیں بچائی تھیں۔ رحمہ اللہ۔

کوئٹہ میں آپ نے ملا عبدالحلیم اور ملا ایاز سے فرمایا کہ میاں عبدالحکیم تھل والے اور میاں فقیر اللہ شکار پور والے کی روحیں ہر جمعہ کو سفید کبوتر کی شکل میں پرواز کرتی ہوئی آتی ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہ

نماز جنازہ: پنجشنبہ بارہ ربیع الاول کو آپ قطب روڈ تشریف لے گئے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے قبرستان کے جنت سڑک املی کا درخت تھا۔ وہاں آپ نے جنازہ کی نماز پڑھائی تقریباً چالیس ہزار افراد کا اجتماع تھا۔

کوئٹہ جانا اور ریل کا حادثہ: آپ کا معمول تھا کہ ایک چھوٹی بوگی دہلی سے کوئٹہ تک، اور کوئٹہ سے دہلی تک ریزرو کرا لیتے تھے۔ اس میں دو کمرہ سیکنڈ کے ہوتے تھے اور ایک سرونٹ۔ چونکہ بوگی چھوٹی ہوتی تھی اس لئے پسنجر ٹرین سے اس کا الحاق ہوتا تھا۔

Marfat.com

اور راستہ میں سماسٹہ اور روہڑی میں' لے جانے والی ٹرین کے انتظار میں گھنٹوں ایک طرف یہ بوگی کھڑی رہتی تھی۔

بوگی کا گڑھے میں گر جانے سے بچ جانا: پنجشنبہ 2 صفر 1338ھ مطابق 27 اکتوبر 1919ء آپ حسب معمول چھوٹی بوگی سے دہلی کے واسطے روانہ ہوئے۔ روہڑی پر حسب معمول ایک انجن اس بوگی کو ایک طرف لے گیا۔ اور وہاں ایک خالی لائن پر کھڑا کر دیا بوگی پوری طرح کھڑی نہیں ہوئی تھی اور وہ حرکت کرنے لگی۔ قلیوں نے لائن پر چھوٹے چھوٹے پتھر رکھے وہ ان کو چورا کرتی ہوئی سمت شرق یعنی سمہ سٹہ کی طرف کچھ تیزی سے روانہ ہو گئی۔ یہ وقت تقریباً صبح صادق کا تھا۔ قلیوں نے انجن چلانے والے سے کہا' اس نے انجن کو جو دوسری لائن پر تھا آگے لے جانا چاہا۔ چونکہ بوگی قینچی کے قریب پہنچ چکی تھی۔ انجن ڈرائیور نے انجن کو تیز کیا۔ انجن تو نکل گیا لیکن بوگی کے شمال شرقی حصہ کی انجن سے ٹکر ہوئی۔ چنانچہ یہ کونا ٹوٹ گیا اور بوگی کے سمت جنوبی کے دو پہیے زمین میں دھنس گئے اور سمت شمال کے دو پہیے زمین سے پون گز اٹھ گئے۔ بوگی کے پہیے جس جگہ دھنسے تھے اس کے جنوب میں تقریباً پچیس تیس گز کا گہرا گڑھا تھا۔ اگر بوگی کچھ اور جھک جاتی تو گڑھے میں گر جاتی۔

جس وقت یہ حادثہ پیش آیا آپ بیٹھے ہوئے تھے (اس طرف جو اوپر کو اٹھ گیا تھا) اور اتفاق سے آپ کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔ آپ پر ایک خاص کیفیت طاری تھی اور زبان پر یہ مصرع جاری تھا۔ "بڑی برکت خدا کے نام میں ہے۔" اور آپ اسی جذبہ کی حالت میں اس پر مصرعے لگا رہے تھے۔ اسی حال میں اسٹیشن ماسٹر جو کہ ایک انگریز تھا۔ اپنے عملہ اور پندرہ بیس قلیوں اور آٹھ دس سپاہیوں کے ساتھ آیا وہ متحیر رہ گیا کہ جنوب کی طرف گڑھے میں بوگی کیوں نہیں لڑھکی اور اب تک دو پہیوں پر وہ کس طرح کھڑی ہے۔ آپ اس وقت تبسم فرما رہے تھے اور "بڑی برکت خدا کے نام میں ہے۔" فرما رہے تھے۔ وہ اسٹیشن ماسٹر آپ کا ایسا معتقد ہوا کہ اس کے بعد جب بھی کوئٹہ جاتے ہوئے یا آتے ہوئے آپ کی ریل اسٹیشن پر پہنچتی تھی وہ چائے بسکٹ پیش کرتا تھا۔ اور آپ کے سلام کو آتا تھا۔

اتنا عظیم حادثہ ہوا۔ انگریز اسٹیشن ماسٹر اور اس کے عملے کے افسران کہہ رہے تھے۔

Marfat.com

کیا بات ہے کہ بوگی کھڈ میں نہ گری اور آپ کے سکون اور تعلق الی اللہ میں بال برابر فرق نہ آیا۔ بلکہ آپ کا مسکرا مسکرا کر بار بار۔ بڑی برکت خدا کے نام میں ہے۔ پڑھنا بتا رہا تھا کہ آپ پر احوال خصوصیہ طاری تھے۔ انگریز اسٹیشن ماسٹر اس طرح آپ کی خدمت کر رہا تھا کہ اصحاب پندار مرید اس کا دسواں نہیں کر سکتے۔ اور اس کے بعد جب بھی آپ کی ریل روہڑی پہنچتی تھی وہ چائے وغیرہ لے کر آپ کے سلام کو آیا کرتا تھا۔ ذالک الفضل من اللہ

میاں شیر محمد شرقپوری، مولانا رؤف احمد شاہ لاہوری: ذیل کے حادثہ کے بعد حضرت برادر کلاں نے کوئٹہ آنے جانے کے واسطے لاہور کا راستہ تجویز فرمایا۔ لہٰذا ایک دفعہ کوئٹہ جاتے ہوئے لاہور قیام فرما ہوئے۔ اس عرصہ میں میاں شیر محمد شرقپوری دو مرتبہ آپ سے ملنے آئے۔ پہلی دفعہ وہ تشریف لائے تو آپ مکان کے صحن میں ایک مونڈھے پر تشریف فرما تھے۔ صحن لوگوں سے بھرا ہوا تھا میاں صاحب آئے اور آپ کے پاؤں پکڑ کر آنکھیں بند کر کے بیٹھ گئے آپ کی آنکھیں بھی بند تھیں میاں صاحب کے آنسو جاری تھے جب میاں صاحب واپس تشریف لے گئے آپ نے حاضرین سے فرمایا میاں شیر محمد پنجاب کے شیر ہیں دو تین دن کے بعد میاں صاحب آپ سے ملنے پھر تشریف لائے ان کے ساتھ قلعہ گوجر سنگھ لاہور کی جامعہ مسجد کے امام مولانا رؤف احمد شاہ صاحب بھی ساتھ تھے آپ نے شاہ صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پھر فرمایا۔ شاہ صاحب عجب دل ہے پھر آپ نے میاں صاحب سے فرمایا۔ شیر محمد آج کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا حضور سستی ہو گئی ہے۔ آپ نے ارشاد کیا۔ پرانے مشائخ عظام والی بات تو نہیں ہے۔ لیکن اللہ کا شکر ہے۔ غنیمت ہے۔ پھر آپ نے محبت سے ان پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی۔

حضرت طاہر بندگی: عصر کی نماز پڑھ کر عبدالعزیز وکیل کے مکان میں تشریف فرما تھے۔ زائرین سے صحن خانہ بھرا ہوا تھا۔ آفتاب غروب ہونے کے قریب تھا۔ آپ نے فرمایا۔ حضرت مجدد کے خلیفہ اور ان کے صاحبزادوں کے استاد حضرت مولانا طاہر بندگی کا مزار شریف کہاں ہے۔ ڈاکٹر شوق محمد اور دوسرے افراد نے کہا۔ مزنگ میں ہے۔ زیادہ دور نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ وہاں حاضری دینی ہے۔ ایک شخص نے کہا۔ حضرت اب

Marfat.com

مغرب کا وقت ہونے کو ہے۔ آپ نے آنکھیں کھول کر فرمایا۔ نماز وہاں پڑھنی ہے اور پھر آپ فورا کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ حضرت یاد فرما رہے ہیں۔ اور آپ پیادہ روانہ ہوئے۔ ہم تینوں بھائی اور حافظ عبدالحکیم دلی کے۔ ڈاکٹر شوق محمد امرتسری اور بہت سے لوگ آپ کے ساتھ ہو لئے۔ ڈاکٹر اشفاق محمد آپ کو ایک رات کے واسطے امرتسر لے جانا چاہتے تھے اور اس سلسلہ میں انتظامات کرنے گئے ہوئے تھے۔ راستہ میں ایک ہندو اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے مکان کے باہر مونڈھوں پر بیٹھا تھا۔ آپ کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے آپ کو بیٹھنے کے واسطے کہا۔ مخلصین نے کہا۔ سواری آ رہی ہے۔ اس وقت تک آپ تشریف رکھیں۔ چنانچہ پانچ سات منٹ آپ وہاں بیٹھے۔ وہ ہندو بڑے ادب سے آپ کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑا رہا۔ آپ کی آنکھیں بند تھیں۔ اور آپ اپنے احوال میں تھے۔ دو چار منٹ میں بگھی آئی آپ اور ہم تینوں بھائی اور حافظ عبدالحکیم اندر بیٹھے اور ایک پٹھان کوچبان کے پاس' بگھی روانہ ہوئی۔ ڈاکٹر شوق محمد وغیرہ اپنے واسطے سواریاں تلاش کرنے دوڑے۔ آپ کی آنکھیں بند تھیں۔ اور اپنے حوال میں مستغرق تھے۔ شہر سے باہر بگھی جا رہی تھی۔ سورج چھپ چکا تھا۔ اندھیرا پھیل رہا تھا۔ ایک جگہ چوراہا آیا۔ کوچبان شمال کی طرف بگھی لے چلا۔ آپ نے چلا کر فرمایا۔ "یہ کدھر لے جا رہا ہے۔ دیکھو دیکھو یہ حضرت کھڑے ہیں اور فرما رہے ہیں۔ ہم ادھر ہیں۔ صاجزادے تم کدھر جا رہے ہو۔" اور آپ نے غرب کی جانب اشارہ فرمایا۔ حافظ عبدالحکیم نے گھبرا کر کوچبان سے کہا۔ کہاں جا رہے ہو۔ اس نے کہا۔ میں ٹھیک جا رہا ہوں۔ آپ خاموش بیٹھ گئے۔ تقریباً ایک فرلانگ بگھی گئی اور پھر کوچبان نے بگھی روکی اور اس نے کہا۔ میں ادھر غلط آ گیا۔ اور بگھی موڑ کر اس چوراہے پر آیا جہاں آپ نے فرمایا تھا۔ "ہم ادھر ہیں' صاجزادے تم کدھر جا رہے ہو۔" جب بگھی چوراہے پر پہنچی آپ کے چہرۂ انور پر بشاشت کے آثار ظاہر ہوئے اور اتنے میں ڈاکٹر شوق محمد وغیرہ کی سواریاں بھی آ گئیں۔ آپ نے ان سے فرمایا۔ دیکھو یہ ہم کو غلط راستہ پر لے گیا اور حضرت کھڑے فرما رہے تھے ہم ادھر ہیں صاجزادے تم کدھر جا رہے ہو۔ پھر آپ نے پہلے مسجد شریف میں مغرب کی نماز پڑھی اس کے بعد مزار شریف پر حاضر ہوئے۔ آپ نے بلند آواز سے سورۃ ملک تلاوت فرمائی۔ اور بڑی نیاز مندی سے تربت مبارکہ کو ہاتھ سے مسح کیا اور اپنے سر اور منہ پر ہاتھ کو پھیرا اس وقت آپ پوری طرح

Marfat.com

مخمور تھے۔ چشمان مبارک سرخ ہو رہی تھیں۔ کافی دیر تک آپ پر یہ کیفیت طاری رہی۔

پانی پت کا سفر: غلام اکبر آپ کے پاس حضرت شرف الدین قلندر پانی پتی قدس سرہ کا پیام لائے کہ "خود نہیں آتے اور خادموں کو بھیج دیتے ہیں۔" یہ سن کر آپ تین دن کے واسطے اواخر ماہ ربیع الاول میں پانی پت تشریف لے گئے۔ وہاں آپ مزارات مبارکہ پر حاضر ہوئے اور تبرکات کی زیارت کی۔ تبرکات میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہ کی کلاہ و تسبیح اور حضرت مرزا مظہرجان جاناں قدس سرہ کی ٹوپی اور وہ کرتہ جس میں آپ زخمی ہوئے تھے اور آپ کے ہاتھ کے تحریر کردہ خطوط شامل ہیں۔)

محفل مبارک میلاد شریف: کرامت علی خان نے آگرہ سے میلاد خوانوں کو بلایا۔ اور جمعرات کا دن تمام کر کے شب جمعہ کو بعد عشاء مبارک محفل منعقد ہوئی۔ شرکاء میں آپ اور ہم تین بھائی' چوہدری مولاداد خان' مولوی سردار احمد وکیل' صاحبزادہ سعید الزبیر' مولوی بخش اللہ' رتن لال کرامت علی خاں اور ان کے تین رفقاء۔ اور دو یا تین نفر میلاد خواں۔ اور *سہ دروہ متصل کمرہ میں مستورات تھیں۔

میلاد خوانوں نے اچھے پیرایہ سے آنحضرت ﷺ کے مبارک احوال بیان کئے۔ آپ نہایت ادب سے دوزانو۔ خبوب رویہ۔ سرجھکائے۔ آنکھیں بند کئے بیٹھے رہے۔ اس وقت آپ کے مبارک بدن کا ایک حصہ بھی حرکت نہیں کر رہا تھا۔ ولادت شریفہ کا ذکر مبارک ہوا۔ سب ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ کرامت علی خان کے رفیق نے گلاب پاشی کی۔ سب کے عطر لگایا۔ مجمر میں عود ڈالا۔ اگر کی بتیاں سلگائیں اور میلاد خوانوں نے (جزاھم اللہ خیر الجزاء ورحمھم ورضی عنھم و حشر ھم مع من احبھم) اس مقدس جناب میں ہدیہ سلام پیش کیا۔

آپ کی بے خودی: جس وقت میلاد خواں ہدیہ سلام پیش کر رہے تھے آپ پر بیخودی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ آپ کی آنکھوں سے سیل اشک جاری تھا۔ ہاتھ ناف پر بندھے ہوئے تھے۔ بے اختیاری کے عالم میں آپ کے قدم حرکت کر رہے تھے اور آپ کا رخ قبلہ کی طرف ہو چلا تھا۔ اگرچہ اس وقت سب پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک

Marfat.com

کیفیت طاری تھی۔ لیکن آپ کی بیخودی و پاکوبی نے سب کو آپ کی طرف متوجہ کر دیا۔ مولوی سردار احمد۔ چوہدری مولاداد خان۔ حضرت برادر کلاں۔ اور کرامت علی خان نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر آپ کو گھیرے میں لے لیا ان لوگوں کو اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ گر نہ پڑیں۔ جب اس کیفیت نے طول پکڑا تو مولوی سردار احمد نے میلاد خوانوں کو خاموش ہو جانے کا اشارہ کیا۔ تھوڑی دیر بعد آپ بیٹھے اور خاصی دیر تک ایک خاص کیفیت میں رہے۔

یہ عاجز کہتا ہے کہ جو بیخودی آپ پر اس رات طاری ہوئی تھی مدۃ العمر کبھی اس عاجز نے آپ کو ایسے احوال میں نہیں دیکھا۔

بسم اللہ کا پڑھنا آپ کا معمول تھا کہ ہر کام سے پہلے بسم اللہ پڑھتے تھے اور مخلصین کو ہدایت تھی کہ جب بھی کوئی کام کریں۔ بسم اللہ پڑھ کر کریں اور جب بھی آپ کے پاس آئیں بسم اللہ پڑھتے ہوئے آئیں۔ چنانچہ جو بھی آپ کے پاس آتا تھا۔ بسم اللہ پڑھتا ہوا آتا تھا' وہ اتنی بلند آواز سے بسم اللہ پڑھتا تھا کہ آپ اس کی آواز سن لیں' اور وہ بسم اللہ پڑھتے وقت اپنے قلب کی طرف متوجہ رہتا تھا۔ جہاں بھی آپ ہوتے تھے بسم اللہ کی مبارک صدا کانوں میں آتی رہتی تھی۔ اس کی برکت سے اہل غفلت کی غفلت کا ازالہ ہوا کرتا تھا اور قلب کو اللہ سے لگاؤ پیدا ہوتا تھا۔

مقتدیوں کا پرکھنا: آپ کا معمول تھا کہ نماز کے لئے کھڑے ہونے سے پہلے مقتدیوں کو پرکھ لیتے تھے۔ اور پرکھنے کی خدمت آپ کسی صاحب نسبت مخلص کے سپرد بھی کر دیا کرتے تھے۔ اور آپ کے پرکھنے کا یہ طریقہ ہوتا تھا کہ آپ صف کے پیچھے ایک سرے سے دوسرے سرے تک آہستہ آہستہ جاتے تھے۔ ایک پٹھان آپ کے ساتھ رہتا تھا۔ جس شخص میں کدورت ہوتی آپ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھ دیا۔ اور پٹھان نے اس کو رخصت کر دیا اور ایسا بھی ہوتا کہ آپ آکر محراب میں صف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے تھے۔ آپ کی آنکھیں بند ہوتی تھیں۔ اور ایک پٹھان صف کے پیچھے ہر شخص پر اپنی انگلی رکھتا تھا۔ اور آپ کے "ہوں" فرمانے پر دوسرے شخص پر انگلی رکھتا تھا۔ جس میں پریشانی ہوئی' اس کے متعلق آپ نے فرما دیا۔ اس کو ہٹاؤ۔ یہ سن کر وہ شخص چلا جاتا تھا۔

Marfat.com

ادائیگی نماز حضرت مجدد الف ثانی بزبان شیخ بدرالدین سرہندی: اس عاجز نے سالہا سال آپ کی نماز کو دیکھا تنہا پڑھتے بھی دیکھا اور جماعت سے بھی گھر میں بھی اور تفریح گاہ میں بھی۔ ہمیشہ باخشوع باخضوع پڑھتے دیکھا۔ شیخ بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے "حضرات القدس" کے "الحضرۃ الخامسۃ" کے اواخر میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی نماز کی کیفیت لکھی ہے۔ ان کی عبارت فارسی میں ہے یہ عاجز اردو میں اس کو بیان کرتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

"یہ حقیر آپ کے مریدوں کے زمرہ میں شامل ہونے سے پہلے جمعہ کے دن آپ کی مسجد شریف جایا کرتا تھا اور آپ کے نماز پڑھنے کو دیکھتا تھا۔ تو یقین ہوتا تھا کہ آپ ہر وقت سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہتے ہیں اور آنحضرت کے نماز پڑھنے کو ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں اور اسی طریقہ پر نماز ادا فرماتے ہیں۔"

شیخ بدرالدین کی اس عبارت کو دیکھ کر یہ محسوس ہوا کہ یہ سعادت عظمیٰ آپ کو وراثتاً ملی ہے۔ آپ کا رواں رواں ان کیفیات کا حامل تھا۔ آپ پر فیضان الٰہی کا ورود ہر آن ہو رہا تھا۔ اور تصنع کا سوال ہی نہ تھا۔

فیضان محبت عام تو ہے عرفان محبت عام نہیں
اللہ جسے توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں

تراویح کی دلکش ادائیگی کا انداز اس عاجز کی یاد میں تراویح پڑھانے کی خدمت قاری نیاز احمد رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد رہی۔ ابتدا کی چار راتوں میں سوا سوا پارہ اور پھر آخر ماہ تک ایک ایک پارہ پڑھتے تھے۔ کوئٹہ کا غروب دلی سے آدھ گھنٹہ بعد ہوتا ہے۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ تقریباً پونے دس بجے نماز شروع ہوتی تھی اور دو ڈھائی بجے تک فراغت ہوتی تھی۔ افغانستان کے دور دراز علاقوں سے پاپیادہ اہل نسبت آتے تھے اور پشین کے علاقہ سے بھی کچھ لوگ آتے تھے۔ ستر اسی پاک باطن افراد کا اجتماع ہوتا تھا۔ قاری نیاز احمد رحمۃ اللہ علیہ کی تلاوت میں عجب شیرینی اور کیف ہوا کرتا تھا۔ تمام مقتدی کلام پاک کی حلاوت میں محو ہوتے تھے۔ اس عاجز نے کبھی نہیں سنا کہ کسی نے گلا صاف کیا ہو یا کھنکارا ہو، جیسا کہ یہاں اہل غفلت نماز میں کرتے رہتے ہیں۔ البتہ بے خودی کے عالم میں کسی کے منہ سے

Marfat.com

اللہ کی صدا نکلتی تھی اور کوئی گر کر بے ہوش ہو جاتا تھا۔ پشین کے سید کرم شاہ بے خودی کے عالم میں اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے بدن کو پیٹتے تھے۔ جب تک نماز میں رہتے تھے ان کی مستی "آنا" فانا" بڑھتی جاتی تھی اور نماز کے بعد نڈھال ہو کر رہ جاتے تھے۔ پھر جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے وہی مستی اور وہی بے خودی کا عالم ہوتا تھا۔

رات کا حلقہ اور دلوں کی حالت کا مشاہدہ فرمانا: رات کا حلقہ عشاء کی نماز کے کچھ دیر بعد شروع ہوتا تھا۔ آپ کا معمول تھا کہ پہلے حلقہ میں شریک ہونے والوں کے احوال کو دیکھتے تھے۔ آپ نے ایک دن فرمایا۔ "جب تم آتے ہو تو ہماری نظر تمہارے قلب پر ہوتی ہے اگر قلب کو اچھے حال میں پایا تو دل خوش ہوتا ہے اور اگر اس میں خرابی نظر آئی تو غصہ آتا ہے۔ ہم کیا کریں۔ تمہاری بھلائی کے واسطے ہم کو یہ سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔" آپ جس میں خرابی پاتے تھے اس کو اس کے احوال کے مطابق زجرو توبیخ فرماتے یا نکلوا دیتے تھے۔ تقریباً گھنٹہ سوا گھنٹہ یہ جلالی دور چلتا۔

احوال حلقہ اور ذکر اسم ذات کی پابندی اور سزا: اس عاجز کے مشفق و مہربان استاد جناب حکیم جی مولوی مظہراللہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب۔ ابھی کوئی دس سال پہلے اس عاجز سے آ کر ملے تھے۔ بڑی دیر تک آپ کا ذکر خیر فرماتے رہے۔ مولوی صاحب اور شیخ محمد عابد عثمانی ڈھابیلی اس عاجز کی ولادت کے ایک سال بعد 1325ھ میں بیعت ہوئے تھے آپ نے بیان فرمایا کہ حلقہ شریفہ کی لذت کا بیان کرنے سے میں قاصر ہوں۔ جب ہم حلقے میں بیٹھتے تھے عجیب احوال و برکات کا ظہور ہوتا کہ کسی شے کی خبر نہیں رہتی تھی۔ ایک قسم کا سکر سب پر چھا جاتا۔ اکثر ایسا ہوا کہ حلقہ سے فارغ ہو کر میں اور مولوی محمد عابد جامع مسجد تک پہنچتے تھے تو صبح کی اذان ہو جاتی تھی۔ جو لذت حاصل ہوتی تھی وہ دوسری شب مجبور کرتی تھی کہ پھر حاضر ہوں۔ مولوی صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت شاہ صاحب کا کشف اتنا بڑھا ہوا تھا کہ آپ نے ہم کو چوبیس ہزار مرتبہ ذکر شریف کی ہدایت کی تھی جس دن یہ تعداد پوری نہیں ہوتی تھی اور ہماری حاضری ہو جاتی تھی۔ آپ کو دربان اطلاع دیتا تھا۔ لیکن آپ کی طرف سے طلبی نہیں ہوتی تھی اور ہم صحن میں بیٹھ کر ذکر شریف میں مصروف ہو جاتے تھے۔ جہاں ہم نے چوبیس ہزار کی مقدار پوری

Marfat.com

کی آپ ہم کو طلب فرمالیا کرتے تھے۔"

مفتی مظہراللہ رحمۃ اللہ علیہ بجائے اپنے پیر کے آپ کا بے اختیار تصور کرنا:

جناب مفتی مظہراللہ امام مسجد فتح پوری سالہا سال آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ 1385ھ میں اس عاجز سے حضرت سیدی الوالد کے کچھ حالات بیان کئے اور کہا۔ "میں کئی سال تک برابر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میری یہ کیفیت ہوگئی کہ بجائے اپنے پیرومرشد کے آپ کا تصور کرنے لگا۔ اس میں میرے ارادے کو کوئی دخل نہ تھا۔ اسی زمانہ میں آپ نے ایک دن تبسم فرماکر ارشاد کیا۔ "مولوی مظہر تم مانو یا نہ مانو ہم تمہارے پیر ہو گئے ہیں۔" یہ واقعہ بیان کرکے مفتی صاحب کے آنسو نکل آئے۔ اور اس وقت کی لذت کا کچھ بیان کیا۔

عاشورا دسویں محرم کو آپ پر رنج کے آثار ظاہر ہوتے تھے۔ کوئٹہ میں آپ کے گھر کے پاس ارباب جان محمد ہزارہ کا گھر تھا۔ ہزارہ قوم کی ناک چپٹی ہوتی ہے یہ فارسی بولتے ہیں اور ساری قوم کٹر شیعہ ہے۔ حضرات شیخین اور جمیع صحابہ کرام کو گالی دینا اور برا کہنا ان کے نزدیک بہت نیک عمل ہے۔ افغانستان میں گاؤں کے پدھان کو ملک کہتے ہیں اور ایک برادری کے سرکردہ کو ارباب۔ ارباب جان محمد جب بھی آپ کو دیکھتے تھے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ غالباً 41-1340ھ کا واقعہ ہے کہ دس محرم کو خلاف معمول آپ صرف کرتہ' پاجامہ اور عرق چین میں دن کے دس بجے باہر تشریف لے آئے اور مسجد شریف حضرت بلال کو سیڑھیوں پر جو کہ چکنے پتھر کی بنی ہوئی تھیں۔ بیٹھ گئے۔ آپ کا رخ غرب کی طرف تھا۔ اس وقت بجز دربان کے کوئی نہ تھا۔ یہ عاجز ایک طرف کو کھڑا تھا۔ لوگ تو آپ کی زیارت کو ترستے تھے اب جب انہوں نے دیکھا کہ "جلوہ مفت است گر شوق تماشا داری۔" تو آہستہ آہستہ جمع ہوتے گئے اور "شارع پیر ابوالخیر" میں برروئے خاک نہایت سکون سے بیٹھتے گئے۔ نہ کسی کو گرد کا خیال تھا' نہ اپنے کپڑوں کا' نہ کوئی السلام علیکم کی صدا بلند کرتا تھا۔ نہ گلا صاف کرتا تھا۔ جو بھی آتا تھا۔ نہایت ادب سے دوزانو سر جھکا کر بیٹھ جاتا تا۔ آپ فارسی میں گفتگو فرما رہے تھے اور حضرات حسنین رضوان اللہ علیہم کے فضائل بیان فرما رہے تھے اور اپنی آنکھوں سے عقیدت کے موتی

Marfat.com

ان پر نچھاور کر رہے تھے۔ اسی دوران میں ارباب جان محمد آ گئے اور آپ کے قریب مٹی پر بیٹھ کر آپ کا مبارک بیان سننے لگے۔ اس عاجز نے دیکھا کہ ارباب جان محمد آپ کے بیان کو سن کر زاروقطار رو رہا تھا اور کبھی شدت غم سے بل کھا جاتا تھا۔ آپ اپنے احوال میں مستغرق۔ ارباب آہوبکا میں مصروف۔ اسی کیفیت میں دن کے بارہ بج گئے۔ سب پر دھوپ آ گئی تھی۔ آپ نے آخر میں یہ شعر پڑھا۔

جامی از قافلہ سالار رہ عشق ترا
گر بپرسند کہ آن کیست علی گوے علی

ایک خاص کیفیت: آپ نے یہ شعر ایک خاص جذبہ کے تحت پڑھا۔ اور "علی گوے علی" کا اعادہ اس وقت تک کیا کہ سانس نے آپ کا ساتھ دیا۔ یہ شعر پڑھ کر ایک کیفیت کے عالم میں خود آپ آگے کو جھک گئے اور تمام حاضرین تڑپ اٹھے۔ کوئی لوٹنے لگا۔ کوئی اللہ کی صدا لگا کر وجد میں آ گیا۔ پانچ سات منٹ کے بعد آپ نے ارباب جان محمد سے فرمایا یعنی ہم اپنے حضرات کا ذکر اس طرح پر کیا کرتے ہیں۔ یہ سن کر ارباب نے کہا۔ قربانت شوم۔ اور اس نے انتہائی عقیدت سے آپ کے مبارک ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ اوروں نے جب یہ صورت دیکھی تو وہ بھی ادب سے ایک ایک کر کے آگے بڑھے اور دست بوسی کی۔ پھر آپ گھر تشریف لے گئے۔ عصر کو تفریح جاتے ہوئے ہم تینوں بھائیوں میں سے کسی نے آپ سے کہا۔ جی حضرت' یہ سبیل حبیب اللہ نے لگائی ہے۔ آپ نے سبیل کی طرف دیکھا اور خوش ہو کر حبیب اللہ کے واسطے دعا کی۔

حضرت اسید کا تلاوت قرآن مجید کے دوران واقعہ: ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں کہ ایک رات اسید بن حضیر سورۂ بقرہ تلاوت کر رہے تھے اور ان کی گھوڑی ان کے پاس بندھی ہوئی تھی اچانک وہ پائے کوبی کرنے لگی۔ اسید خاموش ہو گئے اور گھوڑی بھی ساکن ہو گئی۔ انہوں نے پھر تلاوت شروع کی اور گھوڑی پھر پائے کوبی کرنے لگی۔ وہ پھر خاموش ہو گئے اور گھوڑی بھی ساکن ہو گئی۔ انہوں نے پھر تلاوت شروع کی اور گھوڑی پھر پائے کوبی کرنے لگی۔ انہوں نے قرات بند کی' ان کا بچہ یحیٰی گھوڑی کے قریب تھا ان کو کھٹکا ہوا کہیں گھوڑی کے لات چلانے سے بچے کو آزار نہ پہنچ جائے۔ لہٰذا انہوں نے بچے کو وہاں سے ہٹایا اور پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا۔ ان کو

Marfat.com

ایک شئے سائبان کی طرح نظر آئی اور اس میں چراغ کی طرح روشنیاں تھیں۔ جب صبح ہوئی اسید نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ نے سن کر فرمایا۔ اے حضیر کے بیٹے پڑھ' اے حضیر کے بیٹے پڑھ (یعنی پڑھتے رہتے) اسید نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو کھٹکا ہوا کہ کہیں (میرے بچے) یحیٰؑ کو آزار نہ پہنچ جائے کیونکہ وہ گھوڑی کے قریب تھا۔ میں یحیٰؑ کی طرف متوجہ ہوا' اور میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھ کو سائبان جیسی ایک شے نظر آئی۔ اور اس میں روشنیاں چراغ کی طرح تھیں۔ یہ دیکھ کر میں اپنے گھر سے نکل گیا۔ تاکہ مجھ کو وہ نظر نہ آئے۔ آپ نے فرمایا' جانتے بھی ہو کہ وہ کیا تھا۔ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ تو ملائکہ تھے اور تمہاری تلاوت کرنے کی آواز پر آئے تھے۔ اگر تم تلاوت کرتے رہتے تو صبح کو ان کی طرف لوگوں کو دیکھتا ہوا پاتے۔"

حضرت قطب الاقطاب: آپ 36-1335ء میں ہر جمعہ کو مہرولی جاتے تھے۔ حکیم محمد شفیع معالج چشم ساکن پہاڑ گنج ساتھ ہوا کرتے تھے' راستہ میں صفدر جنگ پر کچھ توقف فرماتے اور چہل قدمی کرتے۔ آپ نے ایک مرتبہ وہ جگہ بتائی جہاں 1857ء میں کھڑے تھے اور انگریز نے آپ کی کمر سے اپنی چھڑی چھوئی تھی۔ اور وہاں سے آپ مہرولی تشریف لے جاتے۔ آپ درگاہ شریف کے غربی شاہی دروازہ پر بگھی سے اترتے۔ دروازہ کے باہر جوتی اتار کر' سر جھکا کر' دست بستہ نہایت ادب کے ساتھ مسجد شریف جاتے۔ مسجد شریف کے امام صاحب آپ سے بیعت تھے' ان کے اور باقی صاحبزادگان کے کہنے سے جمعہ کی امامت آپ فرماتے تھے۔ نماز کے بعد مزار پرانوار پر حاضر ہوتے۔ مزار شریف سے جہت غرب مائل بہ جنوب کھڑے ہو کر سلام عرض کرتے اور پھر مزار شریف کی طرف متوجہ ہو کر دوزانو بیٹھ کر' اپنے سر اور چہرے پر کپڑا ڈال کر بلند آواز سے سورۂ یاسین تلاوت کرتے۔ احیاناً ذوق و شوق کی حالت میں ترجمہ بھی بیان فرماتے۔ دلی کے پاک باطن افراد کو آپ کے مہرولی جانے کا علم ہوا' اور وہ بھی کافی تعداد میں پہنچنے لگے' لوگوں کی اتنی کثرت ہونے لگی تھی کہ مزار شریف کا احاطہ اور وہ گلی جو مسجد شریف اور مزار شریف کے احاطہ کے مابین واقع ہے لوگوں سے بھر جاتا تھا۔ فارغ ہو کر آپ قطب لاٹ صاحب تشریف لے جاتے اور وہاں چمن میں ہم تینوں بھائیوں کے ساتھ کھانا تناول فرماتے اور عصر کی نماز پڑھ کر وہاں سے روانہ ہوتے۔

Marfat.com

حضرت سلطان المشائخ: اس عاجز کی یاد میں حضرت کے مزار پر انوار پر آپ دو مرتبہ حاضر ہوئے' لیکن ہم تین بھائیوں کی ولادت سے پہلے آپ نے حضرت کے مزار شریف پر حاضری دی ہے آپ گنبد شریف کے اندر داخل ہوئے ہم تین بھائی آپ کے ساتھ رہے باقی سب افراد گنبد کے باہر رہے۔ آپ نے بعد از عرض سلام سورۂ ملک تلاوت فرمائی۔ آپ کی تلاوت کے دوران میں برکات و فیوضات کی نہریں جاری تھیں اور سب پر ایک کیفیت طاری تھی۔

حضرت سلطان جی سے آپ کی گفتگو: اس رات جن کیفیات کا ظہور ہوا اپنی نوعیت کے اعتبار سے یکتا تھیں آپ کے مبارک سر اور چہرے پر کپڑا پڑا تھا۔ آپ دوزانو سر جھکائے بیٹھے تھے۔ تلاوت کے بعد آپ مراقب ہوئے اور کبھی آپ کا سر مبارک بہت جھک جاتا تھا۔ اسی دوران میں آکی مبارک زبان پر چند بار "جی" کا لفظ آیا اور پھر آپ نے فرمایا۔ "جی حضرت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور میں نے اولاد نرینہ کے واسطے عرض کی تھی۔ اللہ نے آپ کی دعا کی برکت سے مجھ کو تین بیٹے عنایت کئے۔ ایک بلال ہے دوسرا زید اور تیسرا سالم' اب آپ سے یہ عرض ہے کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں کو نیک اور صالح فرمائے۔" یہاں تک آپ نے حضرت سے بات کی تھی اور بات بھی اس طرح کہ کبھی مبارک ہاتھ اٹھاتے تھے اور کبھی "جی" کہتے ہوئے سر مبارک کو جھکاتے تھے کہ اس مبارک مکالمہ کو ایک کرخت آواز نے درہم برہم کردیا اور وہ آواز یہ تھی۔ اب آپ لوگ اندر سے باہر آئیں تاکہ دوسرے لوگوں کو حاضری کا موقع ملے۔ اس کرخت آواز کو سن کر آپ چونک پڑے اور آپ نے فرمایا "یہ لوگ ناراض ہو رہے ہیں۔ آؤ بچو ہم چلیں" اور آپ کھڑے ہو گئے۔ اسی دوران میں اس کرخت آواز والے کی یہ آواز سنائی دی۔ ارے مجھے مار ڈالا۔ کچھ لوگ اس کی طرف ملتفت ہوئے اور ان کو معلوم ہوا کہ کسی منچلے نے اس کی توند پر زور سے گھونسا مارا تھا۔ اور وہ اپنا پیٹ پکڑے چلا رہا تھا۔

در دم از یار است و درماں نیز ہم
دل فدائے او شد و جان نیز ہم

Marfat.com

آپ جب گنبد شریف سے باہر تشریف لائے تو خلق خدا نے گھیر لیا تاکہ دست بوسی کی سعادت حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ مخلصین پاک نہاد کی جماعت کو اجر دے کہ انہوں نے آپ کے گرد حلقہ ڈال لیا اور آپ کو آرام کے ساتھ بگھی تک پہنچایا۔

حضرت سلطان جی سے جو گفتگو آپ کی اس رات ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ ہم تینوں بھائیوں کی ولادت سے پہلے آپ حضرت کے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے تھے یعنی 1318ھ سے پہلے' جو کہ حضرت برادر کلاں کا سال ولادت ہے اور پھر تقریباً بیس سال کے بعد آپ کی حاضری ہوئی۔

دوسری حاضری: دوسری مرتبہ آپ دوسرے سال تشریف لے گئے اور وہ بھی عرس شریف کی رات کو۔ اس مرتبہ رامپور کے مولوی سردار احمد وکیل مجددی بھی ساتھ تھے۔ غالباً رات کے دس بجے آپ آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے۔ آپ نے حسب معمول سلام مسنون برائے اموات پیش کیا اور پھر آپ دوزانو بہ ادب بیٹھے۔ تاکہ سورۂ یاسین یا سورۂ ملک تلاوت فرمائیں۔ لیکن آپ نے تلاوت شروع نہیں کی گھبرا کر اٹھے اور فرمایا۔ "چلو بچو" اور بگھی میں بیٹھ کر گھر کو روانہ ہوئے۔ آپ نہایت رنجیدہ نظر آرہے تھے اور بالکل خاموش تھے۔ البتہ آپ نے مولوی سردار احمد کا نام لے کر یہ بات بگھی میں بیٹھتے وقت فرمائی تھی۔ "کیا بات ہے آج حضرت کا مزار فیوض و برکات سے ہم کو خالی نظر آیا۔ ہم سے تو کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا ہے"۔ جب آپ کی بگھی پرانے قلعہ کے پاس مٹکے شاہ کے مزار کے ٹیلے کے پاس پہنچی تو آپ ایک دم بلند آواز سے بولے۔ "دیکھو دیکھو حضرت یہاں کھڑے ہیں اور فرما رہے ہیں۔ تم ہمارے مزار پر گئے اور لوگوں کی بداعتدالیوں کی وجہ سے ہم یہاں آگئے ہیں۔" آپ جس وقت "یہاں کھڑے ہیں۔" فرمایا۔ سڑک یک جہت غرب کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور جس وقت آپ نے یہ بات فرمائی۔ آپ کا چہرہ مسرت سے چمکنے لگا۔ اور نسبت شریف کا اثر سب نے محسوس کیا۔

داتا گنج بخش اور سرہند شریف: صفر 1339ھ میں آپ کا قیام ایک ہفتہ لاہور میں رہا۔ اس وقت آپ ایک مرتبہ حضرت علی بن عثمان ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش قدس سرہ کے مزار پرانوار پر حاضر ہوئے۔ اور فیوض و برکات سے پوری طرح لطف اندوز

Marfat.com

ہوئے۔ آپ جب پہلی مرتبہ ہندوستان تشریف لائے تھے' دو مرتبہ سرہند شریف گئے تھے اور وہاں کافی دن قیام فرمایا تھا۔ پھر آپ کا جانا نہ ہو سکا۔

پیر سید جماعت علی شاہ: دلی میں آپ کے پاس آئے اور آپ سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ آپ نے پیر سید جماعت علی شاہ صاحب سے فرمایا۔ "دیکھو جماعت علی شاہ اللہ کو اللہ کے رتبہ میں رکھو اور نبی کو ان کے مرتبہ پر رکھو یہ نہ کرو کہ نبی کو بڑھا کر خدائی کے مرتبہ میں پہنچاؤ اور کہیں ساری محبت برباد نہ ہو۔" پیر سید جماعت علی شاہ صاحب پھر کوئٹہ میں آپ کے پاس آئے اور اپنے فرزند کلاں سید محمد حسین کو تبرکاً" آپ سے بیعت کرایا۔ آپ کی وفات کے بعد چہلم پر آئے اور فاتحہ میں شریک ہوئے۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

کالا ہرن: حافظ محمد یوسف دہلوی ایک ہرن کا بچہ حضرت برادر کلاں کے واسطے لائے وہ مانوس ہو گیا اور اس کے سینگ تقریباً بارہ گرہ کے ہو گئے یہ نہایت خوبصورت کالا ہرن تھا چونکہ اس کے سینگ نوکیلے تھے مخلصین میں سے کسی نے بہت خوبصورت پیتل کے لٹوان پر لگوا دیئے۔ ان دنوں آپ روشن آرا باغ تشریف لے جاتے تھے۔ گل محمد محمود خیل اس ہرن کو روشن آرا باغ لے جا کر کھول دیا کرتے تھے' وہ آپ کے پاس آتا تھا اور آپ کا دل خوش کرتا تھا۔ آپ اس پر ہاتھ پھیرتے تھے اور واہ واہ فرمایا کرتے تھے۔

ملا حبیب اللہ' ملا خیر اللہ اور تین چار پٹھان اور بھی روشن آراء باغ پہنچا کرتے تھے یہ سب وہاں ہم بھائیوں کے ساتھ مصروف تفریح ہوتے تھے۔ ایک دن آپ نے دو بجے اس عاجز سے کہا کہ جاؤ ملا حبیب اللہ وغیرہ سے کہہ دو کہ آج ہم کچھ دیر سے پہنچیں گے۔ مگر عصر کی نماز روشن آرا باغ ہی میں پڑھیں گے۔ آپ تقریباً تین بجے بگھی میں سوار ہو کر پہلے حضرت شاہ آفاق قدس سرہ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے اور وہاں صاحبزادہ سعید الزبیر مجددی رحمہ اللہ سے ملے' پھر روشن آرا باغ تشریف لے گئے۔ آفتاب افق سے غالباً ایک نیزہ بلند ہو گا کہ آپ جنوب شرقی دروازہ سے باغ میں داخل ہوئے۔ آپ کا رخ بارہ دری کی طرف تھا۔ آپ نے فرمایا۔ بچو دیکھو ملا حبیب اللہ نے کچھ توقف نہ کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔ جب آپ کی بگھی وہاں پہنچی ابھی آپ بگھی سے اترے نہیں تھے کہ ہرن چھلانگیں مارتا ہوا پہنچا۔ ملا حبیب اللہ رکوع میں گئے' ان کے پیچھے چار پٹھان

Marfat.com

تھے۔ ہرن نے ملا حبیب اللہ کے پیروں کے بیچ میں پشت کی طرف سے سر گھسایا اور ملا حبیب اللہ کو ایسا جھٹکا دیا کہ وہ دائیں طرف جا پڑے۔ حضرت سیدی الوالد متبسم ہوئے اور فرمایا۔ "دیکھو حبیب اللہ تم سے زید نے ہمارا پیام کہہ دیا تھا کہ ہم عصر کی نماز روشن آرا باغ میں پڑھیں گے تم نے ہمارا انتظار نہ کیا اور ہمارے ہرن نے تم کو سزا دے دی۔" ہرن ان کو گرا کر آپ کے پاس آیا۔ ملا حبیب اللہ پر نسبت شریف کا غلبہ ہوا اور وجد میں جھومنے لگے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ و رضی عنہ۔

حدیث وصال: جلال الدین سیوطی نے طبرانی کی حدیث شریف لکھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو' میرے بعد جس شخص کو مصیبت پہنچے وہ میری جدائی کو یاد کر کے اپنی مصیبت سے تسلی حاصل کرے' کیونکہ میری امت کے لئے میری جدائی سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں۔

ابوالجوزاء ایک جلیل القدر تابعی ہیں۔ فرماتے ہیں۔ سردار دو عالم ﷺ کی رحلت کے بعد اہل مدینہ (علی صاحبہا الصلاۃ والتحیتہ) کو اگر کوئی صدمہ پہنچتا تھا تو تعزیت دینے والے کہتے تھے صبر کرو۔ یعنی تمہارے لئے اچھا نمونہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں ہے۔ جب اللہ کے رسول ﷺ ہی نہ رہے تو کوئی دوسرا کیا رہے گا۔

یعنی مصیبت کے پیش آنے پر صبر کرو اور باہمت بنو' خوب سمجھ لو کہ دوامی حیات کسی کے لئے مقدر نہیں۔ جیسا کہ اصحاب کرام صبر کرتے چلے آئے ہیں تم بھی صبر کرو' مصیبت کا بھی ایک وقت اور باری ہوتی ہے' آج آئی' کل گئی۔ جب بھی تم کو پریشان کن مصیبت درپیش آئے تو تم اللہ کے نبی محمد ﷺ کے فراق کی مصیبت کو یاد کر لو۔

علالت: حضرت سیدی الوالد قدس سرہ کی علالت کی ابتدا یوم جمعہ 22 جمادی الآخرہ 1341ھ مطابق 9 فروری 1923ء سے ہوئی۔ اس دن صبح کو دس بجے آپ نے مولوی بدرالاسلام کی اہلیہ کی نماز جنازہ خانقاہ شریف میں پڑھائی۔ پھر آپ اپنے مکان سے عصر کو باہر تشریف لائے اور ہم تینوں بھائیوں کو ہمراہ لے کر حسب معمول تفریح کے لئے تشریف لے گئے۔

جب آپ کی سواری امین الاسلام کی جائے قیام پر پہنچی۔ امین الاسلام آئے اور

Marfat.com

آپ سے اترنے کو کہا۔ آپ نے ان کے کندھے پر مبارک ہاتھ رکھا اور فرمایا۔ "ہمارا ایک کام ہے اگر تم دل سے وعدہ کرتے ہو کہ ہمارا کام کرو گے تو ہم اترتے ہیں ورنہ ہم جاتے ہیں۔ امین الاسلام نے کہا۔ میں دل و جان سے کوشش کروں گا۔ آپ نے فرمایا۔ خانقاہ شریف میں ایک قبر کے واسطے اجازت حاصل کر لو۔" اس کے بعد آپ سبزہ زار پر بیٹھے اور مغرب کی نماز پڑھ کر وہاں سے روانہ ہوئے۔

آپ نے سواری میں بیٹھ کر فرمایا۔ یہاں کسی جگہ نواب بہاسو کی کوٹھی ہے۔ وہاں چلو' تاکہ داؤد احمد خان کی عیادت کر لیں۔ داؤد احمد خان نواب مزمل اللہ خان صاحب کے صاحبزادے تھے اور آپ سے بیعت تھے' وزیر خان کوچوان کو یہ کوٹھی معلوم تھی۔ کوٹھی کے پھاٹک پر سواری رکی۔ آپ نے حضرت برادر کلاں سے فرمایا۔ "جاؤ دیکھو مزمل اللہ خان ہیں۔" چنانچہ برادر کلاں گئے اور ان کے ساتھ نواب صاحب چند افراد کے ساتھ لالٹین لئے ہوئے آئے۔ آپ نے ان سے بھی وہی بات فرمائی جو امین الاسلام سے کہی تھی اور ان کے وعدہ کرنے پر آپ سواری سے اترے اور داؤد احمد خاں کے پاس تشریف لے گئے ان پر ادعیہ ماثورہ پڑھ کر دم کیا۔ نواب صاحب نے ایک سو روپیہ نذر پیش کیا اور آپ خانقاہ شریف کو روانہ ہوئے۔ یہ آپ کی آخری تفریح تھی اور علالت کا پہلا دن تھا۔

خانقاہ شریف پہنچ کر آپنے عشاء کی نماز باجماعت مسجد شریف میں ادا کی۔ اور سنن پڑھ کر حرم سرا میں تشریف لے گئے۔ روئی کا انگرکھا اتارا اور لالٹین لے کر جائے ضرورت تشریف لے گئے۔ جائے ضرورت میں بجلی کی روشنی نہ تھی اسی لئے آپ لالٹین ساتھ لے جاتے تھے۔ جس وقت آپ فارغ ہو کر باہر آئے۔ اتفاق سے یہ عاجز صحن خانہ میں کھڑا تھا۔ آپ سیدھے عاجز کے پاس آئے اور فرمایا۔ "زید' ہم کو حرارت ہے' تم ہمارے بدن پر ہاتھ رکھ کر دیکھو۔" عاجز نے آپ کی پیٹھ پر کرتے کے اوپر سے ہاتھ رکھا۔ آپ نے فرمایا۔ "تم نے کرتے کے اوپر ہاتھ رکھا ہے کرتے کے نیچے سے دیکھو۔" چنانچہ عاجز نے آپ کے جسد مبارک پر ہاتھ رکھا۔ اور کچھ حرارت محسوس کرتے ہوئے آپ سے کہا۔ جی ہاں کچھ حرارت ہے۔ آپکے بائیں ہاتھ میں لالٹین تھی۔ دایاں دست مبارک عاجز کے بائیں کندھے پر رکھا اور فرمایا' آؤ زید باہر چلیں۔ آپ کے تن پر صرف کرتہ تھا اور آپ مع اس عاجز کے حرم سرا کے دروازے سے باہر آئے اور حجرہ شریف کے سمت جنوب سے

Marfat.com

ہو کر سمت غرب کو طے کر کے سرہانے کی محاذات میں کھڑے ہو کر عاجز سے فرمایا۔ "زید اس حصہ میں کوئی قبر نہیں ہے یہ چھ قبروں کی جگہ ہم نے اپنے اور اپنے بچوں کے واسطے تجویز کی ہے۔ لہٰذا ہماری قبر اس جگہ بنانا۔"

جس وقت آپ عاجز سے یہ بات فرما رہے تھے مسجد شریف کے دالان میں تقریباً چالیس پچاس افراد بیٹھے تھے۔ چونکہ آپ کا یہ حکم تھا کہ آپ کو دیکھ کر کوئی اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے اور نہ کوئی تعظیم کے لئے کھڑا ہو۔ اس لئے سب نہایت خاموشی سے اپنی جگہ بیٹھے رہے شیخ غلام احمد ہانسوی آپ کے قدیم مخلص اور طبیعت شناس تھے۔ وہ مسجد شریف کے دالان میں بیٹھے تھے۔ جب انہوں نے آپ کی بات سنی۔ ہاتھ باندھ کر بہ ادب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے آہستہ آہستہ آپ کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ آپ کی پشت پر تھے۔ ان کی آواز کو سن کر آپ نے فرمایا۔ "ہاں غلام احمد ادھر آؤ۔ دیکھو ہم زید سے یہ کہہ رہے ہیں۔" اور آپ نے اپنی بات دہرائی۔ شیخ غلام احمد نے کہا۔ حضور کا ارشاد درست ہے اور اگر حضور مناسب سمجھیں تو حجرہ شریف کے اندر بھی ایک قبر کی جگہ ہے۔ حضور اس کو پسند فرمالیں۔ یہ بات سن کر آپ کے مبارک چہرہ پر مسرت کے آثار ظاہر ہوئے اور آپ نے فرمایا۔ "کیا حجرہ شریف کے اندر ایک قبر کی جگہ ہے؟ اچھا چلو اور ہم کو دکھاؤ۔" چنانچہ آپ اور یہ عاجز اور شیخ غلام احمد حجرہ شریف میں داخل ہوئے۔ شیخ غلام احمد نے وہ جگہ آپ کو دکھائی جہاں اب آپ استراحت فرما ہیں۔ آپ نے شیخ غلام احمد سے فرمایا۔ "اچھا تم اس جگہ پر لیٹ کر ہم کو دکھاؤ۔" چنانچہ شیخ غلام احمد اس جگہ لیٹے اور آپ نے دیکھ کر فرمایا۔ "جزاک اللہ۔ یہ جگہ بہت اچھی ہے' ہاں زید یہ جگہ ہمارے لئے مناسب ہے۔ ہماری قبر یہاں بناؤ۔" یہ فرما کر آپ حرم سرا تشریف لے گئے۔ اور وہاں آپ نے اپنا مبارک ہاتھ عاجز کے کندھے پر سے اٹھایا اور انگرکھا زیب تن فرما کر بیٹھک میں تشریف لے گئے اور رات کے دو بجے تک حلقہ فرمایا۔

یہ عاجز کہتا ہے کہ آپ مستقل طور پر 1306ھ میں خانقاہ شریف تشریف لائے اور آپ نے خانقاہ شریف از سر نو تعمیر کرائی اور آپ حجاز مقدس جانے سے قبل تقریباً دو ڈھائی سال خانقاہ شریف میں مقیم رہے۔ لیکن آپ کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ حجرہ شریف کے اندر پہلوئے حضرت شاہ ابو سعید قدس سرہ جہت غرب ایک قبر کی جگہ ہے۔

Marfat.com

آپ کی علالت سات دن رہی۔ پہلے دن کی علالت کا کسی کو علم نہ تھا۔ جب آپ نے عشاء کے بعد عاجز سے کہا تو پتہ چلا کہ آپ علیل ہیں۔ آپ نے حلقہ مبارکہ کو ناغہ نہ کیا۔ چنانچہ جمعہ کا دن تمام کر کے شب شنبہ کو دو بجے تک بیٹھک میں حلقہ و توجہ میں رہے۔ شنبہ 23 جمادی الآخر کے دن آپ اپنی قیام گاہ میں رہے تفریح کے واسطے یا عصرو مغرب و عشاء کی نماز کے واسطے باہر تشریف نہ لائے۔ دن کو آپ نے ہم تینوں بھائیوں کا مدرسہ سے آنے پر سبق سنا اور حسب معمول چائے دونوں وقت نوش فرمائی۔ صبح کو چائے کے ساتھ ایک دو پاپے (بسکٹ) استعمال فرمائے تھے۔ رات کو (شب یکشنبہ 24 جمادی الاخرہ) اپنی قیام گاہ میں رات کے دو بجے تک حلقہ و توجہ میں مصروف رہے۔

سہ شنبہ کے دن مزمل اللہ خان اور امین الاسلام تھوڑی دیر کے واسطے آپ سے ملے۔ آپ نے اس دن تھوڑی دیر "مسند شریف" کا مطالعہ بھی کیا تھا۔ مولوی بخش اللہ عصر کو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان سے کچھ باتیں کیں اور فرمایا۔ "میاں آثار اچھے نہیں ہیں۔" بعض افراد کو آپ کے اس ارشاد پر تعجب بھی ہوا۔ لیکن ان کو بہت جلد معلوم ہو گیا کہ انہ ینظر بنور اللہ

آپ کو شنبہ سے اجابت نہیں ہوئی تھی۔ ڈاکٹر عنایت اللہ نے خیال کیا کہ آپ کا بخار نہیں ٹوٹ رہا ہے۔ اور اس کی بڑی وجہ قبض کا رہنا ہے۔ لہٰذا انہوں نے مغرب سے پہلے رافع قبض دوا دی۔ اس دوا سے رات کے بارہ بجے تک آپ کو چار چمل ہو گئے اور آپ کی کمزوری اتنی بڑھ گئی کہ پھر بیٹھ نہ سکے۔ مخلصین آپ کے ضعف کو دیکھ کر گھبرائے اور رات کے ایک بجے ڈاکٹر مختار احمد انصاری کو لائے۔ ڈاکٹر صاحب نے کچھ ظاہر نہ کیا۔ اتنی بات ضرور کہی۔ مسہل نہ دینا چاہئے تھا۔

چہار شنبہ 27 جمادی الاخرہ آپ پلنگ پر لیٹے رہے۔ احیاناً" چشمان مبارک کھول لیا کرتے تھے ورنہ انوار الہیہ میں محو رہتے تھے۔ دن میں کسی وقت برادر خورد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ سفید پگڑی باندھے ہوئے تھے۔ ان کو دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے اور حاجی ملا احمد' جان محمد حسین خیل اور محمد زمان خروٹی سے جو کہ تیس سال پہلے بیعت ہوئے تھے فرمایا دیکھو ہمارے سالم نے کیسی اچھی پگڑی باندھی ہے۔ اور آپ نے برادر خورد کو دعائیں دیں۔

Marfat.com

آپ سارے دن لیٹے رہے۔ آج آپ نے چائے بھی نہ پی۔ آپ کے سانس میں کوئی خرابی نہ تھی۔ نہ آپ کے مبارک سینہ پر بلغم کا اثر تھا۔ البتہ بخار تھا اور کچھ تیز تھا۔ آج جو نئی بات ہوئی وہ آپ کی تشنگی تھی۔ صبح سے رات کے نو دس بجے تک آپ نے پچاس ساٹھ مرتبہ پانی پیا۔ اگرچہ آپ ایک آدھ گھونٹ ہی نوش فرماتے تھے۔ لیکن طلب ہر پندرہ بیس منٹ کے بعد ہوتی تھی۔ کوئی نہ سمجھا کہ کس بنا پر آج آپ کو اتنی پیاس لگی۔ مغرب کے بعد یعنی پنجشنبہ کی شب کو حکیم محمد احمد خان آپ کے دیکھنے کو آئے۔ اگرچہ انہوں نے کچھ نہیں کہا لیکن آپ پر نظر پڑتے ہی ان کے چہرے پر ناامیدی کے آثار ظاہر ہو گئے۔ اور جو شخص ان کے ساتھ آیا تھا۔ جاتے وقت اس سے کہا۔ حالت خطرناک ہے۔

ارتحال: پنجشنبہ 28 جمادی الآخرہ۔ صبح اس عاجز کو معلوم ہوا کہ رات کو تہجد کے وقت آپ اپنے بستر سے ایک دم کھڑے ہو گئے اور چار پانچ قدم چل کر پھر بستر پر آن کر لیٹ گئے اور پھر تا آخیر دم نہ آپ نے آنکھ کھولی۔ نہ کچھ طلب کی۔ نہ کسی سے بات کی۔ اس دن سب کو یقین ہو گیا کہ اب آپ اس دارِ احزان سے دارِ جنان کو تشریف لے جانے والے ہیں۔ عصر کی نماز پڑھ کر جب مسجد شریف سے مخلصین و مریدین نکلے تو انہوں نے آسمان پر ابر کے ٹکڑوں کو دیکھا۔ شام تک آسمان پر ابر چھا گیا اور ترشح شروع ہو گئی۔ اہل علم سمجھ گئے کہ آسمان رونے کی تیاری میں مصروف ہے۔

وصال رات کے ایک بجے حافظ عبدالحکیم اور حاجی ملا احمد نے آپ کے پلنگ کو ٹھیک کیا اور پھر ان دونوں نے اور ان کے ساتھ مولوی بخش اللہ اور مولوی بدرالاسلام نے سورۃ یاسین پڑھنی شروع کی۔ آپ عام طور پر رات کے دو بجے حلقہ ذکر شریف سے فارغ ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ شب جمعہ 29 جمادی الاخرہ 1341ھ مطابق 27-1301 شمسی ہجری اور 16 فروری 1923ء کو رات کے دو بج کر پانچ منٹ پر یاایتھا النفس المطمئنتہ ارجعی الی ربک راضیتہ مرضیتہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ کی صدا آپ نے سنی اور لبیک اللھم لبیک کہتی ہوئی آپ کی پاک روح اعلیٰ علیین کو پرواز کر گئی۔

آپ کی وفات کے نصف گھنٹے بعد بارش رک گئی۔ تین بجے تک تارے چمکنے

Marfat.com

لگے۔ اور صبح تک سارے شہر میں وفات کی خبر پھیل گئی اور خلق خدا جماعات و فرادی خانقاہ شریف آنے لگی۔ ا

غسل اور کفن مخلصین پاک نہاد کو پروردگار کامل اجر دے۔ انہوں نے صبح کے ساڑھے چار پانچ بجے تک آپ کو غسل دے کر کفن پہنا دیا۔ ڈیڑھ سال پہلے کوئٹہ میں حاجی محمد اسلم مارکیٹی بیس گز لٹھا زمزم سے دھلا ہوا آپ کے واسطے حجاز مقدس سے لائے تھے۔ آپ بہت خوش ہوئے تھے اور فرمایا تھا اس کو حفاظت سے رکھ لو۔ یہ ہمارے کام آئے گا۔ وہی کپڑا آپ کے کفن میں صرف ہوا۔ اور حضرت والدہ صاحبہ نے بیت اللہ شریف کے غلاف کا ایک ٹکڑا دیا جس پر کلمہ طیبہ بناوٹ میں لکھا ہوا تھا۔ اور فرمایا کہ جس وقت یہ مبارک ٹکڑا آیا تھا آپ نے فرمایا تھا اس کو ہمارے سینہ پر رکھوانا۔ وہ مبارک ٹکڑا آپ کے مبارک سینہ پر ایسا درست آیا گویا کہ آپ کے مبارک سینہ کا ناپ لے کر کوئی لایا ہو۔ نہلانے اور کفنانے کے بعد آپ کو تسبیح خانہ شریف میں لا کر رکھ دیا گیا۔ اور لوگ تلاوت کلام پاک میں مصروف ہو گئے۔

قبر مبارک: شیخ غلام احمد ہانسوی۔ حافظ غلام محمد باغ والے۔ چوہدری مولا داد خان خورجوی اور منشی حسین علی نے جب عشاء کو آپ کی کیفیت متغیر دیکھی تو فوراً سنگتراشوں کو بلوا لیا تاکہ وہ اس جگہ کا فرش اکھیڑیں جہاں قبر تیار کرانی ہے چنانچہ بارش کے تھمتے ہی کام شروع ہوا اور عصر تک قبر تیار ہوئی۔

صبح کو نو بجے تک امین الاسلام اور نواب مزمل اللہ خاں آئے۔ یہ دونوں صاحبان قبر کی اجازت حاصل کرنے کے واسطے روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ حاجی ملا احمد خان بھی گئے۔ افسر ایک انگریز تھا۔ امین الاسلام اس سے ملے۔ اس نے کہا۔ آپ کل کسی دوسرے کے واسطے پھر آئیں گے۔ امین الاسلام نے باہر آ کر نواب مزمل اللہ خاں سے یہ بات کہی وہ جب اندر گئے ملا احمد خان بھی ساتھ گئے اور ملا صاحب نے اپنی جیب سے ایک کاغذ نکال کر انگریز افسر کے سامنے رکھا۔ وہ اس کاغذ کو پڑھ کر کھڑا ہوا۔ اور ملا صاحب کو کرسی پر بیٹھنے کو کہا۔ اور فوراً اجازت نامہ لکھ کر دیا۔

وہ کیا کاغذ تھا: ڈیڑھ سال پہلے ملا صاحب اپنے گھر میں افغانستان کے علاقہ کٹواز میں

Marfat.com

تھے' اچانک ایک ہوائی جہاز وہاں آکر میدان میں اترا۔ یہ جہاز انگریزوں کا تھا۔ اس میں سے دو انگریز نکلے۔ لوگوں نے جب جہاز اترتے دیکھا۔ جہاز کی طرف روانہ ہوئے۔ ملا صاحب بھی وہاں پہنچے۔ یہ علاقہ نہایت سرکش افراد کا مسکن ہے۔ ان لوگوں نے ارادہ کیا کہ دونوں انگریزوں کو قتل کر دیں اور ان کا سامان لوٹ لیں' چونکہ ملا صاحب کا اس علاقہ میں اچھا اثر تھا۔ انہوں نے انگریزوں کو اپنی حفاظت میں لیا اور ان کو اور ان کے سامان کو لے کر اپنے گھر آئے۔ پھر آدھی رات کو گھوڑوں کا انتظام کر کے انگریزوں کو کابل کی طرف لے کر چلے۔ انہوں نے انگریزوں کو پٹھانی کپڑے پہنائے۔ اور دو ڈھائی سو میل کا علاقہ طے کر کے کابل پہنچے اور وہاں ۔۔ امیر امان اللہ خان کے سپرد دونوں انگریزوں کو کیا۔ ان دو انگریزوں میں سے ایک ہوائی جہاز کا چلانے والا تھا اور دوسرا بڑا افسر تھا۔ کسی مجبوری کی وجہ سے ان کو جہاز اتارنا پڑا تھا۔ انگریز افسر نے اپنے چھپے ہوئے کاغذ پر ایک خط لکھ کر ملا صاحب کو دیا۔ اس عاجز نے وہ خط دیکھا تھا۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ۔ "اس خط کا حامل ملا احمد خان ہے۔ اس نے میری اور میرے ساتھی کی جان بچائی ہے۔ لہٰذا میں ہر برٹش افسر سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ملا صاحب کی مدد کرے اور ان کا جو کام ہو اس کو کر دے۔" ملا صاحب ایک سال پہلے جب حضرت سیدی الوالد کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اس خط کا ذکر آپ سے دلی کی پہاڑی پر کیا تھا۔ یہ عاجز اس وقت موجود تھا آپ نے ملا صاحب سے فرمایا۔ "تم اس خط کو حفاظت سے رکھو' کام دے گا۔" چنانچہ اس وقت اس تحریر نے یہ کام دیا کہ انگریز افسر نے فوراً اجازت نامہ لکھ کر ملا صاحب کے حوالہ کیا۔

نماز جنازہ: حاجی ملا احمد گیارہ بجے تک اجازت نامہ لے کر آئے۔ منتظمین مخلصین صبح سے خلق خدا کے ہجوم کو دیکھ رہے تھے۔ کہ خانقاہ شریف اور تسبیح خانہ بھرا ہوا ہے۔ سڑک پر تل دھرنے کی جگہ نہیں ہے۔ ہر ایک کی تمنا ہے کہ آپ کے جنازہ کی نماز پڑھے۔ لہٰذا ان افراد نے آپ کے پلنگ سے چار بانس باندھے اور آپ کے جنازہ کو پریڈ کے میدان (جامع مسجد کے سامنے) لے چلے۔ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے حضرت مخدوم الانام قیوم جہان کا جنازہ خانقاہ شریف سے چلا اور بہ مشکل ایک بجے میدان میں پہنچا۔ اس وقت یہ میدان کامل اور مسطح تھا۔ خلق خدا کا اندازہ اس میدان میں ہوا۔ تقریباً میدان بھرا ہوا تھا۔ دلی کی حکومت نے تمام مسلمان ملازموں کو اجازت دے دی تھی کہ وہ اپنے مخدوم کے

Marfat.com

جنازہ کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ممبران اسمبلی اور وائسرائے کے دفتر میں بھی تمام مسلمانوں کو چھٹی مل گئی تھی۔ میرٹھ۔ پانی پت۔ سونی پت۔ غازی آباد' خورجہ' بلند شہر' فرید آباد' مہرولی سے ہزارہا افراد جنازہ کی نماز پڑھنے آئے تھے۔ جمعہ کی نماز کے بعد جناب برادر کلاں حضرت ابوالفیض بلال۔ ادام اللہ ارشادہ۔ نے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ ہزارہا ہندو ایک طرف کھڑے رنج و افسوس کر رہے تھے۔ خانقاہ شریف سے جامع مسجد اور تراہابہرام خاں اور چوڑی والان وغیرہ تک تمام ہندو دوکانداروں نے دوکانیں بند رکھی تھیں۔

آپ کو اپنے مولائے کریم و رحیم سے اس کی کامل امید تھی اور حدیث قدسی ہے۔ انا عندظن عبدی بی ان خیرا فخیر وان شرا فشر۔ لہٰذا مولائے رحیم و کریم نے آپ کے مبارک ظن کو پورا کیا ہوگا۔ اور آپ کو نہ صرف نوید مغفرت بلکہ دولت رضا سے مالا مال کیا ہوگا۔

تدفین: قبر مبارک کے تیار ہوتے ہی ان سات خوش نصیب افراد نے آپ کو قبر شریف میں اتارا۔

اولاد صلبی:

بی بی صدیقی کی ولادت 1312ھ میں خانقاہ شریف میں ہوئی۔ ان کا ذکر عنقریب آئے گا۔

بی بی فاروقی کی ولادت 1315ھ میں خانقاہ شریف میں ہوئی۔ ان کا ذکر بی بی صدیقی کے ذکر کے بعد آئے گا۔

ابوالفیض بلال کی ولادت شب جمعہ 29 رجب 1318ھ مطابق 23 نومبر 1900ء میں خانقاہ شریف میں ہوئی آپ کا تفصیلی ذکر بی بی امتہ اللہ کے ذکر کے بعد آئے گا۔

بی بی امتہ اللہ کی ولادت خانقاہ شریف میں دو شنبہ 20 محرم 1323ھ کو ہوئی' ان کا ذکر بی بی فاروقی کے بعد آئے گا۔

ابوالحسن زید کاتب سطور کی ولادت خانقاہ شریف دلی میں سہ شنبہ 25 رمضان 1324ھ مطابق 13 نومبر 1906ء کو ہوئی۔ سب سے آخر میں عاجز کا ذکر آئے گا۔

ابوالسعد سالم کی ولادت خانقاہ شریف میں جمعہ 2 صفر 1326ھ مطابق 6 مارچ 1908ء

Marfat.com

کو ہوئی۔ آپ کا ذکر جناب حضرت ابوالفیض بلال کے ذکر کے بعد آئے گا۔

حضرت والدہ صاحبہ:

آپ امجد حسین صاحب صدیقی کی صاجزادی تھیں جو کہ شاہجہاں پور کے رہنے والے تھے۔ اور اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ مکہ مکرمہ کو ہجرت فرما گئے تھے۔ یہ دونوں حضرات حضرت جدامجد سے بیعت تھے۔ غالباً مکہ مکرمہ میں شال کی تجارت کیا کرتے تھے۔ کیونکہ ان کی شہرت "شال والا" کے نام سے تھی۔

حضرت والدہ صاحبہ کی ولادت غالباً 1284ھ میں ہوئی تھی کیونکہ وہ حضرت سیدی الوالد سے تیرہ سال چھوٹی تھیں۔ یہ عاجز جب آپ دونوں کے احوال کو دیکھتا ہے تو پروردگار جل شانہ کی کارسازی کا کرشمہ نظر آتا ہے۔ جتنا آپ دینوی اور خانہ داری کے امور سے لاتعلق اور بے خبر تھے' اتنا ہی حضرت والدہ صاحبہ امورخانہ داری میں کمال مہارت رکھتی تھیں۔ کیا صفائی' کیا پکانا' کیا تربیت اولاد' کیا تنظیم خانہ۔ اور ان سب امور کے ہوتے ہوئے آپ کا شوق عبادت اور ذکر شریف میں انہماک عجائبات روزگار میں سے تھا۔ ایک پارہ کلام مجید کا۔ دلائل الخیرات و حصن حصین' و حزب اعظم کا اسبوعہ و اوراد فتحیہ اور دعائے گنج العرش حالت صحت میں درسفرو حضرمداومت کے ساتھ پڑھتی تھیں۔ آپ کی ایک تسبیح سو دانوں کی اور دوسری پانچ سو دانوں کی تھی۔ سبحان اللہ' الحمد اللہ' اللہ اکبر' لاحول ولا قوۃ الا باللہ - ایک ایک ہزار مرتبہ پڑھتی تھیں۔ آپنے سلوک مجددیہ از اول تا آخر حضرت سیدی الوالد سے حاصل کیا۔ اور حضرت والد نے آپ کو اجازت و خلافت عنایت کی۔ مستورات کو آپ بیعت فرماتی تھیں اور توجہ دیا کرتی تھیں۔

1340ھ میں جب آپ نہایت علیل ہوئیں اور کوئٹہ کے زنانہ ہسپتال میں داخل تھیں تو آپ نے حضرت سیدی الوالد سے دریافت فرمایا کہ میں نہ ہل سکتی ہوں نہ بیٹھ سکتی ہوں' نماز کس طرح پڑھوں۔ آپ نے فرمایا کہ لیٹی لیٹے اشارے سے پڑھ لیا کرو۔ چنانچہ اس دن کے بعد سے چکنی مٹی کا ایک ڈھیلا پلنگ پر تکیہ کے پاس رکھا رہتا تھا۔ اس عاجز نے خالی اوقات میں بدون ذکر کبھی ان کو نہ پایا۔ عاجز احیانا" ان کے وہ مبارک پاؤں جو اس کے واسطے "وبحک الزم رجلها فثم الجنتہ" تھے' دبایا کرتا تھا۔ یا کبھی جھانویں سے ایڑیوں کو گھسا کرتا تھا۔ ایک دن خوش ہو کر فرمایا۔ میں تم کو وظائف و اذکار و اوراد کی

Marfat.com

اجازت دیتی ہوں۔ آپ کی اجازت اس عاجز کے واسطے بہ منزلہ قند مکرر بلکہ نور علیٰ نور ہے۔

یہ عاجز اور برادر خورد آپ کی رضا مندی اور اجازت سے مصر پڑھنے کے واسطے گئے۔ جب وہاں سے آنے میں ایک سال سے کم رہ گیا تو کوئٹہ میں زلزلہ ہائلہ آیا۔ جمعرات کا دن تمام کر کے جمعہ کی شب کو عندالسحر 27 صفر 1354ھ مطابق 31 مئی 1935ء یہ واقعہ پیش آیا۔

جس وقت آپ کے جسمان (جسد) مبارک کو ملبہ سے نکالا گیا تو آپ مصلیٰ پر سجدہ کی حالت میں تھیں اور پنجصدی مسبحہ آپ کے دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں تھی۔ اس یوم الحشر میں جب کہ تیس ہزار افراد سے زائد کوئٹہ شہر میں مکانوں کے ملبے کے نیچے مدفون تھے۔ حضرت برادر کلاں نے آپ کو اور اپنے فرزند کلاں ابوالمجد عبدالرحمٰن اور اپنی دو صاحبزادیوں عائشہ و زینب اور دونوں مخلصین سلیمان خروٹی اور احمد نواز سربریدہ کو نکلوایا اور پھر کوئٹہ سے سمت جنوب تقریباً تین میل کے فاصلہ پر سریاب میں دفن کیا۔ حالانکہ آپ خود بھی ملبہ میں دب گئے تھے۔ جسم منکوب' قلب مجروح' اور زبان پر رضیانا بقضاءاللہ تھا۔ ذلک من عزم الامور

یہ عاجز مصر میں تھا جب یہ خبر پہنچی۔ دلی آ کر معلوم ہوا کہ آپ اکثر اوقات ہم دونوں بھائیوں کو یاد کر کے دعا کیا کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ میرے دو یوسف مصر گئے ہوئے ہیں۔

محترمہ صدیقی صاحبہ:

حضرت سیدی الوالد کی مسلسل چھ صاحبزادیاں ہوئیں اور سب خورد سالی میں داغ مفارقت دے گئیں' ان کے بعد ہمشیرہ کلاں صدیقی صاحبہ کی ولادت 1312ھ میں ہوئی اور آپ ہمیشہ کچھ نہ کچھ بیمار ہیں۔ ان کی دوادارو میں حضرت سیدی الوالد نے بہت مصارف برداشت کیے۔ بیماری کی وجہ سے ان کا مزاج نازک ہو گیا تھا۔ وظائف و عبادت میں بھی ان کی مصروفیت زیادہ رہی' اس سے طبیعت میں مزید گرمی پیدا ہو گئی۔ 1333 ہجری میں سید رؤف احمد شاہ صاحب فرزند سید احمد شاہ قصوری سے ان کا عقد نکاح ہوا۔ اتفاق کی بات ہے کہ سید رؤف احمد شاہ کے دماغ میں دو مرتبہ چوٹ لگی اور دماغی توازن درہم برہم

Marfat.com

ہو گیا۔ ہمشیرہ صاحبہ دو تین مرتبہ قصور گئیں دو صاحبزادیاں بھی ہو گئیں۔ لیکن ان کا قیام میکے ہی میں رہا۔ گوناگوں امراض لاحق ہوئے۔ حضرت والدہ صاحبہ کی حیات میں جمعہ کے دن 30 ذی الحجہ 1350ھ مطابق 6 مئی 1932ء ان کی رحلت ہوئی اور خانقاہ شریف میں مدفون ہوئیں رحمہااللہ و رضی عنہا۔ یہ عاجز اور برادر خورد اس سال مصر سے برائے حج حجاز مقدس گئے ہوئے تھے۔

محترمہ فاروقی صاحبہ:

آپ کی ولادت 1315ھ میں خانقاہ شریف دلی میں ہوئی 1339ھ میں ان کا عقد نکاح نواب زادہ لئیق احمد خاں صاحب انصاری ایوبی ولد نواب زادہ فاخر احمد خان صاحب از اولاد نواب صادق خاں انصاری پانی پتی سے ہوا۔

جناب ہمشیرہ صاحبہ کو اپنے گھر کی جدائی کا بہت رنج تھا۔ جس وقت حضرت سیدی الوالد ان سے اجازت لینے کے واسطے تشریف لے گئے۔ وہ رو رہی تھی۔ آپ نے ان سے دریافت کیا۔ تو ان کے رونے میں اضافہ ہوا' آپ پر اس کا اثر ہوا اور آپ کے بھی آنسو نکل آئے۔ آپ نے فرمایا۔ دیکھو بیٹی اگر تم کو یہ جگہ پسند نہیں ہے انکار کر دو۔ ہم تمہاری خوشی چاہتے ہیں۔ جب انہوں نے اجازت دے دی۔ آپ وہاں سے چلے آئے۔

نواب صاحب صرف نام کے بیعت نہ تھے بلکہ راہ سلوک کی حلاوت سے پوری طرح لذت اندوز تھے اس عاجز سے انہوں نے بیان کیا کہ کئی مرتبہ اپنے ذوق و شوق میں پانی پت سے دلی پا پیادہ گیا ہوں۔ 53 میل کا فاصلہ ہے۔ ایک رات نریلہ میں گزارتے تھے دوسری رات خانقاہ ارشاد پناہ میں۔ ان کے لباس کو دیکھ کر ہرگز کوئی نہ سمجھتا کہ یہ زمیندار اور صاحب املاک ہیں بلکہ یہ خیال کرتا کہ کوئی دیہاتی ہیں۔ گاڑھے کے سوا کسی کپڑے کا استعمال نہ کرتے تھے۔ کیا کرتا کیا پاجامہ کیا پگڑی۔ کیا صدری' کیا روئی کا گھٹنے تک کا کوٹ۔ اپنے پیرو مرشد کے عاشق تھے۔ ضعیفی میں کلام پاک حفظ کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ ایک حافظ صاحب کو رکھ لیا۔ سارے دن ان کے ساتھ دور کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ و عم احسانہ کے فضل و کرم سے کلام پاک کو اپنے مبارک سینہ میں محفوظ کر کے دنیا سے بہ بارگاہ مولیٰ روانہ ہوئے۔ ذالک الفضل من اللہ رحمتہ اللہ علیہ۔

تقسیم ہند کے وقت نواب لئیق احمد خاں صاحب کو حکومت نے قید خانہ نظر بند کر

Marfat.com

دیا۔ وہ پانی پت کے سب سے بڑے زمیندار تھے۔ ان کی نظربندی کی حالت میں پانی پت سے مسلمانوں کا انخلا ہوا۔ ہمشیرہ صاحبہ محترمہ مع بچوں کے بصد زحمت ایک قافلہ کے ساتھ لاہور پہنچیں۔ جب تک پانی پت میں مسلمان رہے نواب زادہ صاحب نظربند رہے۔ جب شہر مسلمانوں سے خالی ہوگیا۔ اور ان کا سارا گھر لٹ گیا۔ تب نواب زادہ صاحب کو نظربندی سے رہائی ملی اور وہ اپنے گھر کی بربادی دیکھ کر لاہور چلے گئے۔ کئی سال ان صاحبان پر نہایت سختی کے گزرے۔ آلام جسمانی اور اشیائے منقولہ کا عوض ان شاء اللہ عنداللہ ملے گا۔ البتہ املاک غیر منقولہ کا عوض لاہور اور ضلع جھنگ میں بفضل اللہ واحسانہ مل گیا ہے۔ اور ان مع العسر یسرا کا ظہور ہوا ہے۔ فاللہ الحمدوالمنتہ

ہمشیرہ صاحبہ کی وفات دو شنبہ 16 ربیع الاول 1389ھ مطابق 2 جون 1969ء کو ہوئی اور لاہور میں بی بی پاک دامن صاحبہ کے قبرستان میں مدفون ہوئیں۔

محترمہ امتہ اللہ صاحبہ

آپ کی ولادت 20 محرم 1323ھ مطابق 27 مارچ 1905ھ کو دلی میں خانقاہ شریف میں ہوئی۔ دو شنبہ 15 شوال 1345ھ مطابق 18 اپریل 1927ء کو جناب پیرجی سید محبوب علی شاہ فرزند سید محبت علی شاہ' ساکن موضع قادری باغ' ڈبائی' ضلع بلند شہر سے آپ کا عقد نکاح ہوا۔ پیرجی صاحب حضرت پیران پیر سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی اولاد میں سے ہیں۔ سلسلہ چشتیہ صابریہ اور قادریہ سے وابستہ ہیں۔ اوراد و وظائف کے نہایت پابند ہیں' حضرات مشائخ کرام سے قلبی تعلق ہے۔ باوجود ریاست ظاہری کے راہ فقیری اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اللہ کے بندے ان سے ظاہری اور باطنی استفادہ کرتے ہیں۔ آپ کا وصال ہو چکا ہے اور حضرت طاہر بندگی کے احاطہ میں مدفون ہیں عاجز محمد اسلم کو ان کی قبر مبارک پر کمرہ بنانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

برادر محترم حضرت ابوالفیض بلال ادام اللہ اورشادہ

حضرت سیدی الوالد قدس سرہ' جب دور کہولت کے مراحل آخرہ پر پہنچ گئے۔ آٹھ صاحبزادیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرزند ارجمند عنایت کیا۔ یہ عاجز معمولات کے بیان میں

Marfat.com

حضرت سلطان جی سے آپ کی گفتگو" میں لکھ چکا ہے۔ کہ آپ نے وہاں برائے فرزند دعا کی تھی' ان کی دعا "فھب لی من لدنک ولیا یرثنی" مقبول بارگاہ کبریا ہوئی اور شب جمعہ 29 رجب 1318ھ مطابق 23 نومبر 1900ء کو اللہ تعالیٰ جلہ جلالہ و عم نوالہ نے آپ کو فرزند ارجمند عنایت کیا۔ اور آپ نے سردار دو عالم ﷺ کے عاشق صادق اور موذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مبارک نام پر آپ کا نام بلال رکھا۔

اوائل جمادی الاولیٰ 1335ھ مطابق اواخر فروری 1917ء میں حضرت برادر کلاں اور یہ عاجز اسکول کیت علیم کے سلسلہ میں کوئٹہ روانہ ہوئے۔ حضرت سیدی الوالد قدس سرہ برائے تودیع اسٹیشن تشریف لائے اور وہاں جب ہم دونوں اپنے ڈبہ میں سوار ہو گئے۔ آپ دروازہ کی کھڑکی کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اپنے مبارک ہاتھ سے ان کے ہاتھوں کو پکڑا۔ یہ عاجز ان سے متصل کھڑا تھا۔ آپ نے کلمہ توحید اور کلمہ شہادت پڑھا آپ کے ساتھ ہم دونوں نے پڑھا۔ پھر آپ نے فرائض پر ثابت رہنے اور محرمات سے اجتناب کا وعدہ لے کر حضرت برادر کلاں سے فرمایا کہ ہم تم کو اجازت دیتے ہیں۔ کہ طالب مولیٰ کو سلسلہ شریفہ میں داخل کر کے اللہ کا نام بتاؤ۔ پھر آپ نے دعا کے واسطے مبارک ہاتھ اٹھائے آپ کے پیچھے مخلصین کی ایک جماعت تھی۔ ان سب نے بھی ہاتھ اٹھائے اور ریل کے ڈبہ میں ہم دونوں نے اور ملا خیراللہ اور ملا ولی محمد نے ہاتھ اٹھائے حاکم نے مستدرک کی کتاب الدعاء میں سلمان سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ "ان اللہ حی کریم یستحیی من عبدہ ان یبسطا الیہ یدیہ ثم یردھما خائبین۔" اس مبارک اولیائے پروردگار کی جماعت نے جس خلوص سے دعا فرمائی تھی۔ ان شاء اللہ مقبول بارگاہ کبریا ہوئی ہوگی۔

بلوچستان اور افغانستان میں آپ کی خلافت کی خبر بہت سرعت سے پہنچی اور وہاں کے مخلصین کو قلبی مسرت حاصل ہوئی۔ کوئٹہ میں ملا عبدالحلیم آخوند زادہ نے آپ کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی اور از فرط مسرت روتے ہوئے کہا۔ پروردگار نے مجھ کو یہ خوشی کا دن دکھایا کہ میرے پیرو مرشد کے صاحبزادہ کو خلافت ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ ارشاد کو ہمیشہ جاری رکھے۔

رمضان 1335ھ یعنی جون 1917ء میں نماز پڑھانے کی خدمت آپ کے سپرد ہوئی۔

Marfat.com

اور 1341ھ کی محفل مبارک میلاد شریف میں کچھ بیان آپ سے پڑھوایا گیا۔ اواخر ذی الحجہ 1340ھ میں آپ کا عقد نکاح بی بی آمنہ دختر حضرت نور قوم نیازی سے ہوا۔ اگرچہ اس خوشی میں شریک ہونے والے افراد بہت کم تھے۔ لیکن سب کام نہایت خیروخوبی سے انجام پائے تے۔ خطبہ نکاح حضرت سیدی الوالد نے پڑھا۔

1346ھ میں آپ نے مع اپنی اہلیہ محترمہ کے حج کیا۔ اس مبارک سفر کا حال اس عاجز کے احوال میں ان شاء اللہ آئے گا۔ آپ ایک مرتبہ ایام غیرحج میں بھی تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کے ساتھ آپ کے صاحبزادہ کلاں تھے۔ تین دن مدینہ منورہ میں اور تین دن مکہ مکرمہ میں قیام کیا اور پھر مراجعت فرمائی۔

حضرت سیدی الوالد قدس سرہ کی یہ دعا تھی۔ وللدین و ذقھم وللعلم والنقی واو رنھم القرآن والکتب العلا اس دعا کا اثر آپ پر ظاہر و باہر ہے۔ نہ آپ کو دنیا سے تعلق نہ اہل دنیا سے' بلکہ اہل دنیا سے ملاقات کا دروازہ بالکل بند ہے۔ کوئٹہ کے زلزلہ کا حال حضرت محترمہ والدہ صاحبہ کے احوال میں گزر چکا ہے۔ اس سلسلہ میں خود آپ اور آپ کی بیوی بچے دب گئے۔ بعد میں مخلصین نے آپ کو نکالا۔

آپ کی اہلیہ محترمہ دو شنبہ 12 صفر 1380ھ مطابق 6 اگست 1960ء کو رحلت کر گئیں۔ عاجز نے درج ذیل تاریخ کہی۔

جس وقت ان کی وفات ہو رہی تھی عاجز کی بڑی بیٹی صفیہ سلمہا اللہ ان کے پاس تھیں' وہ کہتی ہیں' ان کی آنکھیں بند تھیں اچانک انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ اٹھا کر کہا۔ اچھا' اچھا عبدالرحمٰن میں آ رہی ہوں' اور اچھا اچھا کہتے وقت انہوں نے ہاتھ سے ٹھیرنے کا اشارہ کیا۔ عبدالرحمٰن ان کے بڑے صاحبزادے کا نام ہے جو کوئٹہ کے زلزلہ میں شہید ہوئے تھے۔ رحمتہ اللہ علیہما

حضرت برادر کلاں نے ابتدا میں چند سال صحیح بخاری یا کسی دوسری کتاب کا درس دیا ہے۔ آپ کے خلفاء کا حال عاجز کو معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ ایک دو افراد کے نام لکھتا ہے۔

ملا شیر محمد آخوند' علاقہ' قندہار کے رہنے والے تھے۔ آپ سے بیعت ہوئے کسب سلوک کیا اور خلافت پائی۔ ہزار ہا افراد ان سے مستفید ہوئے۔ چند سال ہوئے کہ رحلت

Marfat.com

کر گئے ہیں۔ یہ عاجز ان کے مزار شریف پر حاضر ہوا ہے۔ بابرکت مقام ہے۔ ان کا بھی انتقال ہو چکا ہے اور اپنی والدہ کے ساتھ سریاب روڈ کوئٹہ میں مدفون ہیں۔

حضرت شاہ ابوالسعد سالم مجددی نقشبندی ازہری رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت سیدی الوالد کے فرزند اصغر و اولاد آخر ہیں۔ جمعہ 2 صفر 1362ھ مطابق 6 مارچ 1908ء کو خانقاہ شریف دہلی میں آپ کی ولادت ہوئی۔ اتفاق سے اس وقت حافظ عبدالحکیم سوداگر جفت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان سے فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ نے ہم کو فرزند عنایت کیا ہے' ہم نے اس کا نام سالم مسلم رکھا۔" حضرت سیدی الوالد نے بارہا مخلصین سے فرمایا۔ "ہمارے حضرت والد کا نام عمر ہے۔ اور ہمارا نام عبداللہ ہے۔ اور یہ نام حضرت عمر کے بڑے صاحبزادے کا ہے رضی اللہ عنہما۔ ہم نے ان کے صاحبزادوں کے نام پر اپنے بیٹوں کے نام بلال و زید و سالم رکھے ہیں۔

برادر عزیز کمزور و ضعیف ہیں۔ اور اس کا خیال حضرت سیدی الوالد قدس سرہ کو بھی تھا۔ عاجز کو وہ دن یاد ہے جب ہم دونوں مدرسہ عبدالرب سے پڑھ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے سبق کا خلاصہ آپ کو سنایا۔ اس وقت برادر عزیز نے آپ سے عرض کی کہ مولوی صاحب نے مجھ سے کہا ہے کہ کل نحومیر لے کر آنا۔ یہ سن کر حضرت سیدی الوالد بہت خوش ہوئے اور آپ نے "واہ واہ" فرمایا اور پھر برادر عزیز سے ارشاد کیا۔ "جس طرح زید نے ہم سے نحومیر پڑھی ہے۔ اگر تم اس طرح پڑھ لو۔ تو ہم خوشی میں ایک دنبہ ذبح کریں گے۔" باوجود ضعف و کمزوری کے برادر عزیز نے تحصیل علم میں اپنی مساعی جاری رکھیں۔ پھر عاجز کے ساتھ 1349ھ مطابق 1931ء مصر گئے اور چار سوا چار سال نہایت محنت سے علم دین حاصل کیا۔

حضرت سیدی الوالد قدس سرہ بار بار یہ دعا کیا کرتے تھے۔ "وارزقہم القران والصحف الحلا۔" اس دعا کا اثر یہ عاجز ظاہر و باہر دیکھ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو علم کامل عنایت کیا۔ اور کتب عالیہ سے قلبی لگاؤ ہے۔ تفاسیر شریفہ' احادیث مبارکہ' فقہ اور تصوف کی نایاب کتابوں کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ عمدہ کتابوں کا اچھا ذخیرہ جمع کر لیا ہے۔ سنجاوی ضلع لورالائی اور کوئٹہ میں کاشت کی کچھ زمین خرید لی ہے۔ بعض اوقات

Marfat.com

وہاں جاتے ہیں جب بھی ان کے پاس علماء آتے ہیں ان سے مسائل میں گفتگو ہوتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں کتابوں کی اوراق گردانی ہوتی ہے۔

ان کے مخلصین کافی ہیں اور اس عاجز کو معلوم ہوا ہے کہ بعض افراد کو خلافت بھی دی ہے۔ حفظہ اللہ تعالیٰ وسلمہ۔ ملازمت کے سلسلہ میں عاجز حاجی محمد اسلم بھی کوئٹہ رہ چکا ہے ایک دفعہ ختم خواجگان کے دوران حضرت جی نے دو دفعہ عاجز کو یاد فرمایا اور کھانا بھی کھلایا، نماز باجماعت بھی پڑھائی محبت کی باتیں بھی کیں اور وظیفہ کا بھی ارشاد فرمایا۔ سالانہ میلاد مصطفیٰ ﷺ کا خصوصی انعقاد اور اہتمام فرماتے ہیں جلوس بھی نکالتے ہیں آپ کا انتقال بھی 22 دسمبر 1989ء کو ہو چکا ہے اور سریاب روڈ کوئٹہ والدہ محترمہ اور حضرت بلال کے احاطہ کے نزدیک الگ خوبصورت مقبرہ میں آرام فرما ہیں۔

ازواج: چمن کے قریب ارغسان کا علاقہ ہے از توابع افغانستان' وہاں کے عبدالرحمٰن خاں ولد نورالدین خاں' حضرت سیدی الوالد کے عشاق میں سے تھے۔ ان کے والد کی عمر تقریباً ستر پچھتر سال کی تھی۔ کہ حضرت سیدی الوالد سے آکر بیعت ہوئے۔ عبدالرحمٰن خان نے 1343ھ میں حضرت والدہ صاحبہ سے کہا کہ میں اپنی بیٹی حضرت سالم صاحب کے عقد نکاح میں دینی چاہتا ہوں۔ برادر عزیز اس زمانہ میں تحصیل علم میں مصروف تھے اور پھر انہوں نے مصر کا سفر کیا۔ وہاں سے واپسی کے بعد انہوں نے قصد زواج کیا۔

اولاد: اللہ تعالیٰ نے برادر خورد کو چھ صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں عنایت کی ہیں۔

ابوبکر۔ سعاد_ عمر۔ عاصم۔ جعفر۔ عبداللہ_ عبدالعزیز۔ اللہ تعالیٰ تمام صاحبزادگان کو سلسلہ شریف کی اشاعت اور خدمت کی توفیق سے سرفراز فرمادے۔

حضرت ابوالحسن زید فاروقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

اس عاجز کی ولادت سہ شنبہ 25 رمضان 1324ھ مطابق 13 نومبر 1906ء کو خانقاہ ارشاد پناہ دلی میں ہوئی اور حضرت سیدی الوالد نے اس کا نام زید رکھا۔ آپ نے فرمایا۔ ہم نے اپنے تینوں بیٹوں کے نام حضرت عبداللہ بن امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کے صاحبزادوں کے اسماء گرامی پر رکھے ہیں۔

Marfat.com

تربیت: ہم بھائیوں کی خدمت اور تربیت افغانستان کے علماء اور صلحاء نے کی ہے۔ ہر ایک کی خدمت کے لئے ایک شخص مقرر ہوتا تھا۔ ہم کو اجازت نہیں تھی کہ کسی سے ملنے جائیں' نہ ہم کسی کے گھر جا سکتے تھے۔ بغیر آپ کی اجازت کے کسی کے گھر کا پانی تک نہیں پی سکتے تھے۔ آپ کے صدہا مخلص دلی اور کوئٹہ میں تھے۔ کسی کا گھر ہم کو معلوم نہ تھا۔ البتہ اگر کسی نے آپ کی دعوت کر دی اور آپ کے ساتھ ہمارا جانا ہو گیا اور اس کے گھر کا راستہ معلوم ہو گیا تو یہ دوسری بات ہے۔ ہم کسی کا تحفہ و ہدیہ بھی قبول نہیں کر سکتے تھے۔

یہ عاجز غالباً" سات سال کا تھا' ایک دن مسجد شریف کے صحن میں کھیل رہا تھا (خانقاہ شریف میں) آپ عصر کی نماز کے واسطے تشریف لائے۔ عاجز کو دیکھ کر فرمایا۔ "تم ابھی نماز نہیں پڑھتے" ملا ولی محمد نسوخیل عاجز کے خدمت گار تھے۔ اس دن سے انہوں نے وضو کرنا اور نماز پڑھنی سکھائی' اللہ تعالیٰ جل شانہ کا کرم ہے۔ کہ خورد سالی سے نماز کی عادت پڑ گئی۔ اور پھر یہ عاجز آپ کے بائیں جانب نماز میں کھڑا ہونے لگا۔

سید امجد علی شاہ سردھنوی نے آپ سے کہا کہ اسکول میں داخل کرانا مناسب ہے' تاکہ اردو' حساب وغیرہ سے واقفیت ہو جائے۔ چنانچہ پانچ سال تک عاجز نے اسکول میں ساتویں جماعت تک پڑھا۔ اسکول میں داخلہ کی وجہ سے قرآن مجید کے حفظ کرنے میں رکاوٹ پیدا ہو گئی کیونکہ مولوی صاحب سے دینیات کا سبق' قاری صاحب سے قرآن مجید کا حفظ کرنا۔ اسکول میں پورے وقت پڑھنا اور پھر تھوڑی دیر ماسٹر سے گھر پر پڑھنا' ایک ساتھ رہا۔ لہٰذا کلام پاک کے حفظ کرنے کی سعادت سے محرومی رہی۔ اس سعادت سے محرومی کا جتنا بھی افسوس ہو کم ہے۔ ایک دن آپ نے فرمایا۔ "تمہارے دسویں دادا سے تمہارے باپ تک خدا کے فضل و کرم سے سب حافظ' قاری' عالم اور صاحب نسبت ہوئے ہیں۔" اس سلسلہ ذہبیہ مبارکہ کی خصوصیات میں سے اعلیٰ تر خصوصیت سے یہ عاجز محروم رہا۔ حسبی اللہ و نعم الوکیل

تعلیم: اس عاجز نے جناب مولانا مولوی محمد عمر صاحب اور جناب ملا امان اللہ صاحب سے ابتدائی تعلیم کافیہ تک حاصل کی۔ دس پندرہ دن جناب مولوی خیر محمد صاحب سے بھی پڑھا۔

Marfat.com

نحو میر اور کافیہ کا اور رقعات عالمگیری کا کچھ حصہ حضرت سیدی الوالد قدس سرہ سے پڑھا۔ آپ کے پڑھانے کا طریقہ نہایت ہی اعلیٰ تھا۔ ایک فن میں اگر ایک کتاب آپ سے پڑھ لی جاتی یقیناً اس فن کی لذت سے واقفیت ہو جاتی۔ رقعات عالمگیری کا سبق کیفیات کا حامل ہوا کرتا تھا۔ آپ سلطان عالمگیر کا نام "حضرت سلطان اورنگزیب عالمگیر" لیا کرتے تھے۔ رحمتہ اللہ علیہ۔

آپ کا معمول تھا کہ سبق پڑھ کر جب آپ کی خدمت میں ہم بھائیوں کی حاضری ہوتی تھی تو ہم سے سبق کا خلاصہ دریافت فرماتے تھے' سبق کا ماحصل وہی شخص بیان کر سکتا ہے جو سبق کو پوری طرح سمجھ گیا ہے۔ اس طرح آپ کے استفسار فرمانے کا اثر یہ ہوا کہ پوری توجہ سے سبق پڑھتے تھے۔ بلکہ سبق حقیقی معنوں میں سبق ہوا کرتا تھا۔

یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے کہ آپ نے علم کی لذت سے ہم کو بہرہ ور کیا' آپ مبارک ادعیہ ماثورہ اور عربی اشعار پڑھتے تھے اور ان کا ترجمہ بیان فرماتے تھے' بعض اوقات ہم سے ترجمہ کرواتے تھے آپ کے اس عمل سے دل میں رغبت پیدا ہوتی تھی کہ اس مبارک دعا کو یاد کریں' اور اس قصیدہ کو سمجھیں۔ آپ نے قصیدہ منفرجہ' شیخ عبدالرحمٰن سہیلی کے سات مبارک اشعار' قصیدہ ہمزیہ وبردہ کے بعض مبارک اشعار' اور بعض دوسرے اشدار پڑھائے۔ اگرچہ پچاس سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن وہ حلاوت اسی طرح تازہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے طالب علم کا جذبہ اسی طرح شباب پر ہے۔

آپ نے 1339ھ میں ہم تینوں بھائیوں کو مدرسہ مولوی عبدالرب' واقع گندہ نالہ (اسٹیشن کے عقب میں) داخل کیا 1344ھ میں یہ عاجز کامل طور پر دو سال کے لئے مدرسہ سے وابستہ ہو گیا۔ اس مدرسہ میں جناب مولانا عبدالوہاب' جناب مولانا حکیم جی محمد مظہراللہ' جناب مولانا محبوب الٰہی صاحبان سے علوم متفرقہ کی کتابیں پڑھیں اور حدیث شریف کا دورہ حضرت مولانا عبدالعلی حضرت مولانا محمد شفیع کے حلقہ میں کیا۔ صحیح بخاری' صحیح مسلم اور سنن ابن ماجہ حرفاً" حرفاً" از اول تا آخر مولانا عبدالعلی سے اور جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد و نسائی مولانا محمد شفیع سے پڑھیں۔ دورہ میں پچاس ساٹھ افراد ہوں گے۔

مولانا عبدالعلی غلط پڑھنے والے کو زجر و توبیخ فرماتے تھے۔ بخاری شریف کے چار

Marfat.com

پانچ سبق عاجز کے داخل ہونے سے پہلے ہو چکے تھے اور اس چار پانچ دن میں جناب مولانا کو دورہ میں پچاس ساٹھ طالبان علم کے پڑھنے کا اندازہ ہو گیا تھا۔ لہٰذا جب پہلے دن یہ عاجز آپ کے دورہ میں شریک ہوا۔ تو آپ نے اپنے پلنگ کے جہت غرب مونڈھا رکھوایا چونکہ آپ سالہا سال سے مفلوج تھے اور حرکت کرنے سے معذور ہو گئے تھے۔ اس لئے آپ پلنگ پر گاؤ تکیہ سے سہارا لے کر بیٹھتے تھے' آپ کا کمرہ مسجد شریف کے والان کی سمت جنوب میں تھا۔ آپ کا پلنگ دروازہ سے متصل رہتا تھا اور مسجد شریف کے والان میں طالب علم دائرہ طویلہ کی شکل میں ہوتے تھے۔ یہ عاجز آپ کے کمرہ میں مونڈھے پر بیٹھتا تھا اور صحیح بخاری آپ کے پلنگ پر رہتی تھی۔ آپنے پہلے ہی دن اس عاجز سے فرمایا۔ "صاحبزادہ تم پڑھو۔" چنانچہ اس کے بعد سے آپ کے سامنے قرات اس عاجز کے حصہ میں آئی۔ بخاری شریف کے چند اوراق کے سوئی۔ تمام بخاری اور صحیح مسلم اور سنن ابن ماجہ از اول تا آخر عاجز نے پڑھی۔ بخاری شریف کے وہ چند اوراق جو پہلے ہو چکے تھے' مولانا محمد شفیع سے خصوصی طور پر پڑھے۔ ایک دن صبح کے درس میں عاجز کو غالباً دس منٹ کی تاخیر ہو گئی۔ جب یہ عاجز پہنچا تو ایک طالب علم پر حضرت مولانا ناراض ہو رہے تھے اور اس عاجز کو بعد میں طالبان علم سے معلوم ہوا کہ اس دس منٹ کے عرصہ میں دو طالبان علم نے بخاری شریف پڑھنے کی کوشش کی ایک بنگالی تھے اور دوسرے سرحد کے افغانی۔ لیکن موتقف نہیں ہوئے۔ عاجز کے پہنچنے پر حضرت مولانا نے ذرا بلند آواز سے فرمایا۔ "صاحبزادہ اتنی دیر کیوں لگا دی۔" عاجز نے عذر بیان کیا اور دریافت کیا' کہاں سے پڑھوں۔ آپ نے فرمایا۔ "ان کو پڑھنا کب آتا ہے' وہاں سے پڑھے جہاں کل چھوڑا ہے۔"

اس عاجز کا قاعدہ تھا کہ کتابوں کا مطالعہ ضرور کرتا تھا۔ جب بخاری شریف میں حدیث شفاعت کے اس حصہ پر پہنچا۔ فاقول یا رب ائذن لی فیمن قال لا الہ الا اللہ قال لیس ذالک لک ولکن و عزتی وجلالی و کبریائی و عظمتی لاخرجن منھا من قال لا الہ الا اللہ تو مطالعہ کے وقت شروح و حواشی کا مطالعہ کیا اور جب حضرت مولانا کے سامنے یہ مبارک حدیث پڑھی۔ تو کچھ خاموش ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا بات ہے۔ عاجز نے علماء کرام رحمہم اللہ کا کچھ کلام ذکر کیا' آپ نے فرمایا۔ "میاں صاحبزادے۔ جب اللہ کی رحمت کا ذکر عام ہے تم

Marfat.com

کیوں اس کو مقید کرتے ہو۔" یہ فرما کر آپ کے آنسو جاری ہو گئے۔ اسی مبارک مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عاجز نے لالی منظومہ میں کہا ہے۔ ۔

موحد بھی اپنی لگائے گا آس   کہ ابر کرم سے بجھالے پیاس

یہ عاجز مولانا محمد شفیع کے درس میں سامع رہتا تھا۔ دس پندرہ دن گزرنے پر حضرت مولانا نے ایک دن فرمایا۔ صاحبزادے آپ کیوں نہیں پڑھتے۔ عاجز نے کہا۔ کہ حضرت مولانا عبدالعلی کے سامنے عاجز ہی قرات کرتا ہے' کوئی دوسرا نہیں کرتا۔ اب اگر آپ کے سامنے بھی یہ عاجز پڑھنا شروع کردے تو رفقاء کو عاجز سے شکایت پیدا ہوگی۔ حضرت مولانا نے فرمایا۔ ان کو پڑھنا نہیں آتا۔ سبق بہت تھوڑا ہو رہا ہے۔ اس لئے آپ پڑھا کریں۔ عاجز نے کہا جس دن آپ فرمائیں گے قرات کروں گا۔ کیونکہ عاجز ہر روز مطالعہ کر کے آتا ہے۔ اور ہر روز قرات کر سکتا ہے۔ چنانچہ ابتدا میں آپ دوسرے تیسرے دن عاجز سے پڑھنے کو فرماتے تھے اور پھر زیادہ تر قرات عاجز ہی کرتا تھا۔

جس دن عاجز نے صحیح امام بخاری ختم کی حضرت مولانا عبدالعلی کے شانہ پر ایک بڑا رومال پڑا تھا۔ آپ نے دائیں ہاتھ سے رومال کے کونہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ صاحبزادہ یہ گرہ کھولو عاجز نے گرہ کھولی تو ایک اشرفی برآمد ہوئی۔ آپ نے آب دیدہ ہو کر فرمایا۔ صاحبزادہ یہ قبول کرو اس وقت آپ کو حضرت سیدی الوالد قدس سرہ یاد آ گئے اور ان کے واسطے دعا فرمائی' آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ نے بخاری۔ مسلم۔ اور ابن ماجہ پڑھانے کے بعد عاجز سے فرمایا۔ صاحبزادہ کچھ اور شروع کرلو۔ پھر فرمایا۔ قصیدۂ بردہ پڑھو۔ چنانچہ بیس پچیس دن اس مبارک قصیدہ کا سبق ہوا اور آپ کے عشق نبوی ﷺ کا کچھ اندازہ اس وقت ہوا۔ یہ عاجز قصیدہ کا مبارک شعر پڑھتا تھا۔ اور آپ کی آنکھوں سے سیل اشک رواں ہو جاتا تھا۔ آپ اتنا روتے تھے کہ تکلم نہیں فرما سکتے تھے۔ آپ کی لحیہ مبارکہ سے آنسو کے قطرے ٹپکتے تھے۔ آپ کو اپنے استاد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور حضرت سیدی الوالد قدس اللہ اسرار ہما سے بھی کامل قلبی تعلق تھا جب بھی ان دو حضرات کا ذکر فرماتے تھے' آبدیدہ ہو جایا کرتے تھے۔ یہ عاجز آپ کے تین فوائد ذکر کرتا ہے۔

1- جب حدیث لا تشدالرحال عاجز نے پڑھی تو آپ نے یہ واقعہ بیان کیا۔ "

Marfat.com

حضرت مولانا قاسم کے ایک مخلص تھے' وہ ضلع میرٹھ کے تھے۔ ان کا نام عبداللہ تھا۔ وہ حج کو گئے۔ ان کے رفقاء جلاہے تھے' آپ نے ارشاد کیا۔ میں وہابڑوں کو جلاہا کہتا ہوں۔ جب حج سے یہ لوگ فارغ ہوئے اور انہوں نے مدینہ منورہ کا قصد کیا تو جلاہوں نے میاں عبداللہ سے کہا۔ میاں صاحب اب مدینہ منورہ کا سفر کرنا ہے۔ تم کیا نیت کرو گے۔ آیا مسجد نبوی کی یا آپ ﷺ کی زیارت کی۔ میاں صاحب نے کہا۔ میں ان پڑھ ہوں' آپ صاحبان عالم ہیں۔ آپ بتائیں کہ آپ کس کی نیت کریں گے۔ جلاہوں نے کہا۔ ہم تو مسجد نبوی کی نیت کریں گے اور وہاں پہنچ کر زیارت بھی کر لیں گے۔ یہ سن کر میاں صاحب نے ہاتھ جوڑ کر جلاہوں سے کہا۔ میں تو اس مبارک ذات کی نیت کروں گا جن کے طفیل سے اس مسجد شریف کو یہ منزلت ملی ہے۔" یہ واقعہ بیان کر کے حضرت مولانا کے آنسو جاری ہو گئے اور دو تین منٹ تک آپ روتے رہے۔

2- عاجز نے جب حدیث شریف لولا قومک حدیثوا عهد بالاسلام پڑھی تو آپ نے فرمایا۔ حرمین محترمین کے مزارات مبارکہ کے گنبدوں اور عمارتوں کو نجدیوں نے توڑا۔ اور اس حدیث شریف کی رو سے ان کا فعل ناجائز ہے۔ سردار دو عالم ﷺ نے نو مسلم افراد کی وجہ سے کعبۃ اللہ کی عمارت کو اپنی اصلی حالت پر نہیں کیا تاکہ ان کا دل رنجیدہ نہ ہو حالانکہ وہ قبلہ ہے نجدیوں نے تمام دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کو اپنے اس شنیع فعل سے آزردہ کیا ہے۔

3- آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت مولانا قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں یہ خواب دیکھا کہ سردار دو عالم ﷺ تشریف لائے ہیں۔ آپ اونٹ پر سوار ہیں۔ اور اونٹ کی نکیل مولانا کے مونڈھے پر پڑی ہوئی ہے۔ آنحضرت ﷺ اسی کیفیت میں ہیں۔ جس کا بیان محدثین نے کیا ہے۔ البتہ آپ کی لحیہ مبارکہ حلق شدہ ہے۔ اور میں آپ ﷺ کی اونٹنی کے پیچھے چل رہا ہوں۔ اس خواب کو میں نے حضرت مولانا سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔ "تم نے آنحضرت ﷺ کی زیارت مبارکہ کی ہے اور آپ کا اظہار حلق لحیہ کی صورت میں یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اب آپ کی یہ مبارک سنت ترک کر دی جائے گی۔" مولانا کی وفات 1287ھ میں ہوئی ہے' ان دنوں ڈاڑھی

Marfat.com

منڈانے کا روز افزوں رواج مولانا کے خواب کی صحیح تعبیر بن کر سامنے آ رہا ہے۔

حضرت مولانا رحمہ اللہ کی شفقت اور مہربانی کا بیان یہ عاجز کیا کرے۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ کا ذکر یہ عاجز کرتا ہے۔

شنبہ 9 محرم 1346ھ کو نصف شب کے بعد سے مینہ برسنا شروع ہوا اور موسلادھار بارش ہو رہی تھی۔ چتلی قبر کے پاس گھٹنوں سے اوپر پانی بہہ رہا تھا' لہٰذا عاجز مدرسہ نہ جا سکا۔ دس گیارہ بجے جب مینہ تھما عاجز نے دو عدد آم حضرات مولانا کے واسطے اور دو عدد حضرت مولانا محمد شفیع کے واسطے ارسال کئے۔ ان دونوں حضرات نے رقعے تحریر فرمائے۔ حضرت مولانا نے تحریر فرمایا۔

مولوی صاحب۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ دو عدد انبہ بڑے آپ کے بھیجے ہوئے پہنچے۔ جزاکم اللہ فی الدارین خیرا صبح سے ارادہ تھا کہ اگر آپ تشریف لاویں تو چار عدد انبہ آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ مگر آپ بارش کی وجہ سے نہ آسکے۔ باری تعالیٰ کو جب کوئی چیز پہنچانی ہوتی ہے تو وہ اس کے اسباب پیدا فرما دیتے ہیں۔ آپ کے خادم انبہ لے کر آئے۔ ان کے ہاتھ میرا ارادہ پورا ہو گیا۔ ان میں دو عدد لنگڑے کے اور دو عدد ثمر بہشت کے ہیں' ثمر بہشت اعلیٰ درجہ کا آم ہے ایسا عمدہ آم انبہ میں کوئی دوسرا نہیں ہوتا۔ زیادہ والسلام۔

راقم آپ کا دعا گو عبد العلی عفی عنہ دہلی مورخہ 9 محرم الحرام

اور حضرت مولانا محمد شفیع نے تحریر فرمایا۔ "مولانا صاحب السلام علیکم۔ آپ کا ہدیہ انبہ دو عدد بندہ کے پاس پہنچا۔ جزاکم اللہ خیرالجزاء' اور حضرت مولانا عبد العلی صاحب کے پاس بھی ہدیہ پہنچا۔ آج بہ وجہ بارش کے طلبہ مدرسہ میں نہیں آئے اس وجہ سے میں نے سبق ترمذی شریف کا نہیں پڑھایا۔

محمد شفیع عفی عنہ از مدرسہ عبدالرب۔"

پروردگار جل شانہ ان حضرات کی قبور کو انوار سے معمور فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔

عاجز نے حضرت سیدی الوالد قدس سرہ کا علمی ذوق دیکھا تھا اور خواہش تھی کہ وہ کیفیت حاصل ہو۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جامع ازہر' مصر جانے کا قصد کیا۔

Marfat.com

حضرت والدہ صاحبہ قدس سرہ نے بہ خوشی اس عاجز اور برادر خورد کو مصر جانے کی اجازت عنایت فرمائی۔'

مصر کا سفر: دلی سے شنبہ 22 فروری ذی القعدہ 1349ھ مطابق 11 اپریل 1931ء بمبئی کو اور بمبئی سے سہ شنبہ 3 ذی الحجہ 21 اپریل کو سمندری جہاز سے فورٹ سعید۔ مصر روانگی ہوئی۔ جمعہ 12 ذی الحجہ یکم مئی کو مصر پہنچے اور وہاں شارع ازہر جدید پر احمد قبانی کی عمارت میں چوتھی منزل کا ایک حصہ کرایہ پر لے کر قیام کیا۔ برادر عزیز ساتھ تھے آپ 1931ء تا 1936ء تک جامعہ ازہر کے مدارس میں تعلیم حاصل کر کے فارغ التحصیل ہو گئے اور 20 جنوری 1936ء کو اپنے وطن دہلی پہنچ گئے۔

سعادت حج: آپ نے تین حج کیے پہلی مرتبہ 1346ھ میں آپ نے حج کیا۔

طریقت: علم ظاہر میں آپ نے جس طرح تربیت فرمائی۔ اور جس طرح علم دین کی حلاوت سے بہرہ مند کیا۔ وہی کیفیت اور تربیت علم باطن و معارف الہیہ کی تھی۔ آپ فرماتے تھے۔ تصوف اس کو کہتے ہیں کہ مکروہات شرعیہ بمنزلہ مکروہات طبیعیہ کے ہو جائیں۔" اور کبھی فرماتے تھے۔ "کوئی چشتی ہے کوئی قادری کوئی نقشبندی اور کوئی سہروردی۔ اگر دل میں ایک خدا کی یاد ہو تو تم سب کچھ ہو ورنہ کچھ بھی نہیں۔" اور فرماتے تھے۔ وظیفہ کی خوبی یہ ہے کہ آٹھ پہر غیر کا وسوسہ نہ آئے۔" اللہ جل شانہ و عم احسانہ نے آپ کے ساحت سینہ مبارکہ کو غفلت سے تمام و کمال پاک کر دیا تھا' آپ مخلصین کو اور اپنی اولاد کو اسی دولت لازوال کا گرویدہ بنانے کی سعی فرمایا کرتے تھے۔ نہ آپ خود کبھی ہوا پر اڑے اور نہ کسی کو اڑانے کی کوشش فرمائی۔ " الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ کی کیفیت سے متکیف کرنے کی سعی آخر وقت تک فرماتے رہے۔ اس سلسلہ میں کسی کی بے راہ روی کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ چاہے وہ فرزند دلبند ہو' چاہے مرید ارجمند۔ اگر محبت تھی تو سب کے واسطے تھی' اگر جھڑکی تھی تو سب کے واسطے تھی۔ اگر ضرب تھی تو وہ بھی سب کے لئے تھی۔ اس عاجز کو وہ اوقات مبارکہ خوب یاد ہیں جب آپ نے نفس امارہ کی سرکوبی کرتے ہوئے صدہا مخلصین کے سامنے عاجز کو کفش پا' یا چوب دست سے نوازا۔ یہ عاجز وہ دن نہیں بھول سکتا کہ آپ نے

Marfat.com

کوئٹہ بلوچستان میں عاجز سے فرمایا۔ "زید کیا بات ہے جو تم ضد کرتے ہو۔" چونکہ اس سال آپ نے اس عاجز کی تربیت میں سعی فرمائی تھی اور کئی مرتبہ زجرو توبیخ کے احوال گزر چکے تھے' اس لئے بے ساختہ عاجز کی زبان پر آیا۔ جی حضرت۔ آپ مجھ سے ضد فرماتے ہیں۔" اس بات کو سن کر آپ ایک دم چونک گئے اور آپ نے اس عاجز کی طرف دیکھتے ہوئے یہ الفاظ فرمائے "زید ہم بہ قسم کہتے ہیں کہ ہم کو تم سے ضد نہیں ہے۔ ہم جو کچھ کرتے ہیں تمہاری اصلاح کے واسطے کرتے ہیں۔" تقریباً چون سال اس بات کو ہوئے اور اس عاجز کو بار بار خیال آتا ہے کہ یہ بات کیوں آپ سے کہی۔ چونکہ عاجز کے کہنے میں اپنے ارادہ کو دخل نہ تھا۔ اس لئے عاجز کے لئے مثمر خیرات و برکات و فتوحات ہوئی۔ یہ بات کالشمس فی رابعہ النہار متحقق ہے کہ اگر انسانیت سے کچھ بھی حصہ ملا ہے تو وہ آپ ہی کی تربیت کا اثر ہے۔

بیعت: اوائل جمادی الاولیٰ 1335ھ کو حضرت برادر کلاں اور یہ عاجز کوئٹہ جا رہے تھے۔ حضرت سیدی الوالد اسٹیشن تشریف لائے' ہم دونوں ریل کے ڈبہ میں تھے دروازہ بند تھا۔ پلیٹ فارم پر دروازہ کے قریب کھڑے ہو کر آپ نے الفاظ بیعت پڑھے اور حضرت برادر کلاں کو خلافت عنایت کی اور عاجز کو داخل سلسلہ عالیہ کیا۔ کوئٹہ میں آپ نے عاجز سے فرمایا۔ "زید ہم نے دلی کے اسٹیشن پر تم کو بیعت کر لیا۔" اس وقت عاجز گیارہویں سال میں تھا۔ اس کی طرف اس شعر میں اشارہ ہے۔

کرم ہے زید کچھ تجھ پر خدا کا　　　لڑکپن میں ملی تجھ کو یہ دولت

ماہ شوال 1340ھ میں حاجی ملا احمد خاں مثاخیل ایک پٹھان کو کوئٹہ میں عاجز کے پاس لائے۔ کہ حضرت سیدی الوالد قدس سرہ نے اس کو بیعت کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ عاجز نے اس شخص کو داخل سلسلہ شریفہ کیا۔ اتفاق سے اسی سال بعد رمضان ملا عبدالعزیز کاکڑی کی معرفت کچھ کتابیں بمبئی سے حضرت سیدی الوالد نے طلب کرائیں۔ ہم تینوں بھائیوں نے بھی مجموعہ دلائل الخیرات کے تین نسخہ طلب کئے۔ جب پارسل آیا تو ملا عبدالعزیز نے پارسل آپ کے سامنے کھولا اور مجموعہ دلائل الخیرات کے تین نسخوں کو نکال کر ایک طرف رکھ دیا۔ آپ نے ان تین نسخوں کی طرف دیکھ کر فرمایا کیا یہ ہمارے بچوں نے طلب کئے ہیں۔ ملا عبدالعزیز نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ بہت خوش ہوئے

Marfat.com

اور ان سے فرمایا۔ جاؤ ہمارے بچوں سے کہو کہ ہماری طرف سے تم کو سب چیز کی اجازت ہے۔ چنانچہ ملا عبدالعزیز نے آکر یہ مبارک خبر سنائی۔ فللہ الحمد ولہ الشکر۔ حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ نے کیا خوب ارشاد فرمایا ہے۔ رحمت حق بہانہ می جوید' رحمت حق بہانہ می جوید۔

ایک سال حضرت سیدی الوالد قدس سرہ ہماری چھٹی کے دن ہر ہفتہ او کھلے تشریف لے جاتے تھے اور عصر کی نماز پڑھ کر وہاں سے روانہ ہوا کرتے تھے۔ کسی سایہ دار درخت کے نیچے آپ ذکر و فکر اور یاد حق میں مصروف رہتے اور ہم برادران سیر و تفریح میں ہم نے وہاں لوگوں کو مچھلیاں پکڑتے دیکھا خیال ہوا کہ ہم بھی مچھلی کا شکار کھیلیں' چنانچہ ہم تینوں نے ڈور کانٹے کا انتظام کیا۔ اور اپنی اپنی ڈور پانی میں ڈال دی' اتفاق سے عاجز کی ڈور میں مچھلی پھنس گئی۔ یک لخت کھینچنا چاہا۔ وہاں پر ایک بڑے میاں کھڑے تھے۔ انہوں نے لپک کر عاجز کے ہاتھ سے ڈور لے لی اور ڈھیل دے کر مچھلی کو نکالا۔ پھر اسی طرح حضرت سیدی الوالد کی خدمت میں لے گئے اور کہا۔ یہ عمدہ قسم کی مچھلی ہے۔ اس کا نام رہو ہے۔ یہ سن کر آپ بہت خوش ہوئے۔ عصر کو جب بگھی کی طرف تشریف لا رہے تھے اور مچھلی ہاشم جمرانی پٹھان کے ہاتھ میں تھی تو آپ نے ہاشم سے فرمایا۔ "دیکھو ہاشم زید نے یہ عمدہ مچھلی پکڑی ہے۔ ہم کو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس کو اچھا نصیبہ ملے گا۔" آپ نے اپنے مولیٰ جل شانہ سے ایک امید وابستہ کی اور حدیث شریف "انا عندظن عبدی بی۔" کی رو سے یہ عاجز دائما امیدوار الطاف باری رہتا ہے۔

خانقاہ ارشاد پناہ: اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ خانقاہ ارشاد پناہ ہر طرح کے فسق و فجور سے پاک ہے۔ زائرین کو کامل سکون ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک خطے کو ہمیشہ مورد فیوضات و برکات بنائے رکھے۔ جو بھی آئے مستفید اور مستفید ہو۔

حضرت سیدی الوالد قدس سرہ نے 1311ھ میں اسماعیل کو لکھا ہے۔ "طالب خدا نیست الا ماشاء اللہ = از آمدن مردم بیمزگی می شود۔" اور پھر آپ نے اٹھائیس سال کے بعد دوران حلقہ میں فرمایا۔ "غفلت اور تاریکی کا زمانہ ہے اور مسلمانوں کی بد قسمتی سے نیک اور صالح لوگ دنیا سے اٹھتے چلے جا رہے ہیں اور ہم کو آئندہ اور بھی غفلت اور تاریکی نظر آ رہی ہے۔ اس پر آشوب وقت میں جب کہ لوگ خود ہم کو خاطر میں نہیں لاتے تو

Marfat.com

ہمارے بعد کون کسی کو خاطر میں لائے گا۔ خدانخواستہ دل کا مسئلہ کہیں نسیاً منسیاً نہ ہو جائے' آئندہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص دن کو تم میں رہ کر نماز پڑھے گا اور رات کو تماشے دیکھے گا اور خرافات میں مبتلا رہے گا' تم اسی کو اپنی غفلت اور کم فہمی سے ولی سمجھو گے۔" آپ نے ازروئے کشف جو کچھ فرمایا ہے یہ عاجز بہ چشم سر اس کیفیت کو دیکھ رہا ہے۔ حافظ منیر الدین منیر نے آپ کے ارشاد گرامی کو سنا تھا اور پھر انہوں نے زمانہ کے تغیر کو دیکھا اور کہا۔

کم نہ تھی مہر سے کچھ روشنی ان کے دل کی ۔۔۔۔۔ باتیں خدام سے فرماتے تھے مستقبل کی

لاؤڈ سپیکر: آلہ مکبر الصوت (لاؤڈ سپیکر) اگرچہ نیک مقاصد کے لئے بنایا گیا تھا لیکن "ہرچہ علتی گیرد علتی گردد" کا مصداق بن گیا ہے۔ اس آلہ سے جو تکلیف بندگان خدا کو پہنچ رہی ہے اس کو دیکھتے ہوئے عاجز کو یہ حدیث شریف یاد آتی ہے مشکات کے کتاب الفتن میں صحیحین کی حدیث ہے۔ " عن اسامہ بن زید قال اشرف النبی ﷺ علی اطم من اطام المدینتہ فقال ھل تورن ما اری قالوا لا قال فانی لاری الفتن تقع خلال بیوتکم کوقع المطر " یعنی آنحضرت ﷺ مدینہ منورہ کی کسی بلند عمارت پر (پتھر کی بنی ہوئی عمارت) چڑھے اور آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم اس چیز کو دیکھ رہے ہو جس کو میں دیکھ رہا ہوں۔ صحابہ نے کہا' نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں پر مینہ کی طرح فتنے برس رہے ہیں۔"

اگر فاسقوں نے اس نامسعود آلہ کو فسق و فجور کے نشر کا ذریعہ بنایا ہے تو مسائل سے ناواقف افراد نے بھی ناجائز طریقہ پر اس کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ ہر مسجد شریف میں یہ آلہ نصب کر دیا گیا ہے۔ اذان اسی آلہ کے ذریعے نشر کی جاتی ہے۔ اور اذان کا وقت تمام مساجد کا ایک نہیں ہے اسلامی محلوں میں مساجد شریفہ ایک دوسری سے قریب واقع ہیں۔ لہذا یہ صورت پیدا ہو گئی ہے کہ ایک مسجد میں نماز ہو رہی ہے اور دوسری مسجد کا موذن اذان دے رہا ہے۔ جو لوگ نماز پڑھ رہے ہیں ان کی نماز خراب ہو رہی ہے۔ اور یہ موذن اپنی ناسمجھی سے۔ والغوا فیہ لعلکم تغلبون۔" کا مرتکب ہو رہا ہے۔

بعض ائمہ مساجد اس آلہ میں نماز پڑھاتے ہیں۔ یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ اپنے حبیب سے کہہ رہا ہے۔ ولا تجھر بصلاتک ولا تخافت بھا وابتغ بین ذالک سبیلا۔ یعنی اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھو------ اور نہ زیادہ دھیمی آواز سے اور ان دونوں کے درمیان راہ وسط اختیار کرو۔" علماء کرام نے فرمایا ہے کہ مسجد شریف کی حدود میں آواز دائر رہے۔ بعض افراد رمضان شریف میں ساری تراویح میں اس آلہ میں پڑھتے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے انا وسدالا مرالی غیراھله فانتظرالساعتہ کمارواہ البخاری بعض ائمہ مساجد اذان کے بعد اور نماز سے پہلے وعظ و ارشاد کا دفتر کھول کر بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ لوگ طریقہ نبویہ کو چھوڑ کر حجاج کے طریقہ کو لے رہے ہیں۔ علامہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ فتح کر کے جب حجاج وہاں گیا تو اس نے یہی کیا کہ اذان کے بعد نصیحت کا دُفتر کھول کر بیٹھ گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ وہاں بیٹھے تھے انہوں نے دو تین مرتبہ نماز' نماز کی آواز لگائی۔ حجاج نے کوئی اثر نہ لیا۔ آپ کھڑے ہو کر تکبیر کہنے لگے۔ جب آپ کھڑے ہوئے تو سب لوگ کھڑے ہو گئے اور مجبوراً فرمایا۔ یعنی ہماری آمد نماز کے لئے ہوئی ہے۔ نماز کو اس کے وقت میں پڑھو اور پھر جب تک چاہو باتیں بناتے رہو۔"

واللہ اعلم یہ کیا نصیحتیں ہیں جو تمام ہونے کو نہیں آتیں۔ سردار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں۔ الدین یسر دین سہولت ہے یعنی اس مبارک دین میں سہولت ہی سہولت ہے حضرت سیدی الوالد نے مخلصین سے فرمایا۔ "یہ انحطاط کا زمانہ ہے فرض خدا پر قائم رہنا اور حرام خدا سے بچنا اور خلق خدا کے ساتھ صحیح معاملہ رکھنا موجب نجات ہے۔" آپ نے دو لفظوں میں حقیقت کا اظہار کر دیا۔ اللہ سب کو سمجھ دے۔ اس نامسعود آلہ کی وجہ سے خانقاہ شریف میں بھی نزول فتن کوقع المطر ہو رہا ہے۔ کبھی فاسقوں کی نشریات اور کبھی واعظوں کا شور۔ یہ عاجز دیکھتا ہے کہ جب یہ تکلیف دہ آوازیں آتی ہیں زائرین لاحول پڑھتے ہوئے واپس جاتے ہیں۔

عاجز کا مسلک: یعنی رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے فرمایا۔ تم کیا کرو گے جب ایسے بے خبر لوگوں میں رہ جاؤ گے کہ ان میں نہ ایفائے وعدہ ہو گا اور نہ امانت۔ ان میں اختلافات ہوں گے اور وہ اپنے احوال کے اعتبار سے اس طرح ہوں گے اور آپ نے اپنے مبارک ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسائیں۔ عبداللہ نے

Marfat.com

کہا۔ میرے لئے آپ کا کیا ارشاد ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تم ان امور کے پابند رہو جن کو تم جانتے ہو' اور جس کو نہیں جانتے اس کو چھوڑ دو۔ تم صرف اپنے نفس کی فکر کرو۔ اور عوام الناس سے اپنے کو بچاؤ۔ اور ایک روایت میں ہے۔ تم اپنے گھر کے ہو رہو۔ اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔ جو تم کو معلوم ہے اس کو لو اور جس کو نہیں جانتے اس کو چھوڑ دو۔ تم اپنے نفس کی فکر کرو۔ عوام کو ان کے احوال پر چھوڑ دو۔" عاجز نے اس حدیث شریف کو اس دور پر فتن میں اپنے لئے مشعل راہ بنا رکھا ہے۔ حضرت سیدی الوالد قدس سرہ نے بارہا فرمایا تھا کہ "اپنے بزرگوں کے مسلک سے سرمو انحراف نہ کرو۔ فرائض پر مضبوطی سے قائم رہو' حرام سے اپنے کو بچاؤ' ان شاء اللہ تمہاری نجات ہو گی۔" آپ کا ارشاد اس مبارک حدیث شریف کا خلاصہ ہے۔ وفقنی اللہ لمرضاتہ۔

عید گاہ کی امامت: دلی کی شاہی عید گاہ کی امامت سید طاہر حسن سے ازاب وجد متعلق تھی۔ تقسیم ہند کے وقت وہ کراچی چلے گئے اور عید گاہ کی امامت کا تعلق مولانا احمد سعید سے ہوا اور ان کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے مولانا محمد سعید سے ہوا۔ ان کے بعد چند گرامی قدر علماء و عمائدین عاجز کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ وقف بورڈ کی خواہش ہے۔ کہ عید گاہ کی امامت آپ سے متعلق ہو۔ زمانے کے احوال کو دیکھتے ہوئے عاجز کو کچھ تردد تھا۔ چونکہ ان حضرات کا اصرار تھا اس لئے عاجز نے دو شنبہ 17 رمضان 1385ھ مطابق 10 جنوری 1966ء کو ان حضرات سے کہا کہ عاجز خالصاً" لوجہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو بجا لائے گا۔ نہ یہ عاجز کچھ لے گا اور نہ کوئی شخص اس عاجز کے کام میں مداخلت کرے گا۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

ہندوستان میں عام طور پر خطبہ کے بعد دعا کرنے کا طریقہ رائج ہے۔ حالانکہ سنت مطہرہ سے اس کا ثبوت نہیں۔ عاجز نے تسکینا" لخواطر العوام واتباعا" للسنتہ النبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والتحیتہ یہ صورت نکالی ہے کہ خطبہ ثانیہ کے آخر میں لفظ "دعا" کہہ کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے یہ عاجز اپنے مولائے کریم و رحیم سے امید رکھتا ہے کہ وہ محض اپنے فضل و کرم سے اس صورت جمع کو طریقہ مسنونہ میں شامل کر لے گا۔"

ے با کریماں کارہا دشوار نیست۔"

Marfat.com

پہلا حج

سعادت حج و زیارت: پہلی مرتبہ 1346ھ میں حضرت برادر کلاں حفظہ اللہ وابقاہ نے حج کا ارادہ کیا۔ ان کے ساتھ ان کی اہلیہ محترمہ بھی تھیں۔ عاجز بھی مع اہلیہ ان کے ساتھ ہوا۔ افغانستان اور بلوچستان کے پچیس مخلصین ساتھ تھے اور جناب مولانا مولوی محمد عمر صاحب بھی اس مبارک سفر میں ساتھ رہے۔ بنگال کے مولوی عبدالعزیز صاحب کو خبر ہوئی اور وہ بھی دس پندرہ مخلصین کے ساتھ آئے۔

یہ مبارک حج نہایت گرمی کے زمانہ میں تھا۔ منیٰ میں پانی کی بیحد قلت تھی۔ ہزارہا افراد کی منیٰ میں وفات ہوئی۔ ہمارے رفقاء میں سے دو کی منیٰ میں وفات ہوئی اور تین بیمار ہوئے۔ اور ہندوستان آ کر رحلت کر گئے۔ رحمتہ اللہ علیہم

حجاز مقدس پر نجدیوں کے تصرف کا تیسرا سال تھا۔ ان لوگوں میں نہ علم ہے اور نہ تہذیب' محمد بن عبدالوہاب کو یہ لوگ مانتے ہیں۔ جو کچھ اس نے کہہ دیا ہے وہ بمنزلہ منزل من اللہ ہے۔ عاجز نے محمد بن عبدالوہاب کے بعض رسائل کا مطالعہ کیا ہے۔ حفظت شیئا و غابت عنک اشیاء اس پر صادق آتا ہے۔ اس کی علمیت کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام عالم کے مسلمان مشرک ہیں اور ان کا قتل جائز ہے۔ نجدیوں نے حجاز مقدس میں مقامات مقدسہ اور مزارات مبارکہ کی جو توہین کی ہے' یقیناً وہ شیطانی عمل ہے۔ وہ مبارک مقام جہاں محبوب رب العالمین ﷺ کی ولادت مبارک ہوئی تھی اور جہاں خیزران والدۂ ہارون رشید نے 160ھ میں مسجد شریف بنائی تھی کوڑا ڈالنے کی جگہ بنائی گئی تھی۔

نجدیوں کے فتنہ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے آگاہ فرمایا ہے۔ صدق رسول اللہ ﷺ

مکہ مکرمہ میں جناب محترم و مشفق شیخ ندیم احمد صاحب مجددی اور ان کے فرزندان گرامی شیخ محمد صادق' شیخ محمد حسن' شیخ محمد مدنی کے پاس قیام رہا۔ اور مدینہ منورہ میں ٹونک کی رباط میں۔

مکہ مکرمہ میں بڑے ماموں جناب محمد اسماعیل صاحب محترم اور ان کی اہلیہ صاحبہ سے ملاقات ہوئی۔ نہایت محبت سے ملے اور انہوں نے نہایت پر تکلف دعوت کی' کافی

Marfat.com

افراد کو بلایا تھا۔ باب السلام میں ان کی دوکان تھی۔ وہ سرمہ فروخت کرتے تھے۔ حضرت والدہ صاحبہ سے بڑے تھے ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

دوسرا حج

دوسری مرتبہ مصر سے حجاز مقدس کا سفر ہوا۔ عاجز نے قرآن کی نیت کی۔ سہ شنبہ 29 ذی القعدہ 1350ھ (15 اپریل 1832ء) سویس سے جدہ کو روانہ ہوا۔ جمعہ 2 ذی الحجہ 8 اپریل) جدہ پہنچا۔ جناب شیخ ندیم احمد صاحب اور ان کے فرزندان گرامی کے پاس قیام رہا۔ برادر خورد حضرت ابوالسعد سالم مع محمود اللہ پسر سربلند جنگ مرحوم کا قیام بھی وہاں تھا پنجشنبہ 8 ذی الحجہ کو مع برادر خورد و محمود اللہ و ملا عمر ولد رزمک قوم سلطان خیل منیٰ کو روانہ ہوئے۔ رات منیٰ میں رہے۔ جمعہ 9 ذی الحجہ کا وقوف (عرفات میں) ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جمعہ کا وقوف نصیب کیا۔ اور سردار کل کائنات ﷺ کے یوم وقوف سے توافق نصیب ہوا۔ فالحمد اللہ والشکر لہ

ملا عمر قدیم مخلص تھے خوردسالی میں عاجز کی اور برادر خورد کی خدمت ملا ولی محمد نسوخیل کے ساتھ کی ہے اور ان کا قیام خانقاہ شریف میں آخر تک رہا۔ اپنے پیرومرشد کے سچے عاشق اور فدائی تھے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ و رحم ولی محمد و رضی عنہما۔

اتفاق سے مکہ مکرمہ میں برادر طریقت مولانا سیف الرحمٰن سابق صدر مدرس مدرسہ فتح پوری دلی سے عندالمقام ملاقات ہوئی جناب مولانا کی پیرانہ سالی تھی۔ عاجز سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ ان کی محبت اور کیفیت کو دیکھ کر عاجز کو یقین ہوا کہ ان کو حضرت سیدی الوالد قدس سرہ سے کمال اخلاص تھا۔ رحمہ اللہ و رضی عنہ۔

دوشنبہ 12 ذی الحجہ کو بعد زوال رمی جمار کر کے منیٰ سے مکہ مکرمہ آمد ہوئی اور پنجشنبہ 5 صفر 1351ھ (10 جون 1931ء) کو مکہ مکرمہ سے جدہ اور پھر شنبہ 7 صفر کو جدہ سے سویس کو یہ عاجز مع برادر عزیز روانہ ہوئے اور سہ شنبہ 10 صفر کو سویس پہنچے۔

افسوس صد افسوس کہ حضرت خال محترم اور ان کی اہلیہ محترمہ اس دارفانی سے دارباقی کو رحلت فرما چکے تھے۔ رحمہما اللہ و رضی عنہما۔

چونکہ یہ عاجز مصر سے تقریباً بے زادوراحلہ کے آیا تھا۔ اس لئے مدینہ منورہ کا سفر نہ کر سکا۔ حضرات مجددیہ سے طلب و استقراض کی ہمت نہ ہوئی۔ حضرت جد امجد قدس

Marfat.com

سرہ کا وہ قول یاد آ رہا تھا جو انہوں نے اپنے برادر کلاں سے فرمایا تھا۔ "کہنے کے بعد وہ لذت و حلاوت کب نصیب ہوتی جو نہ کہنے کی صورت میں ہے۔"

تیسرا حج

تیسری مرتبہ اللہ تعالیٰ نے 1386ھ کا حج کرایا۔ عاجز کے رفیق سفر شیخ عبدالباقی نو مسلم و صاحب نسبت تھے۔ یہ سفر مبارک ہوائی جہاز سے ہوا۔ دو شنبہ 24 ذی القعدہ 1386ھ مطابق 6 مارچ 1967ء دلی سے بمبئی ریل سے روانگی ہوئی اور یک شنبہ یکم ذی الحجہ (12 مارچ) کو علی الطائر المیموں جدہ کو صبح کی نماز اول وقت میں بمبئی میں پڑھی اور ظہر کی اذان حرم محترم کی سنی۔ مکہ مکرمہ میں عاجز کی دختر دوم منیبہ سلمہا اللہ کا قیام ہے۔ ان کے خسر حافظ نور محمد صاحب اللہ والے جدہ آ گئے تھے اور وہ جدہ سے اپنے گھر لے گئے۔ لہٰذا قیام دختر نیک اختر کے پاس رہا۔ موسم نہایت خوش گوار تھا۔ عاجز نے ایک چھوٹی دری' ایک چھوٹا تکیہ' ایک چادر اور چند دراہم لے کر یکشنبہ 8 ذی الحجہ کو بیت اللہ شریف کے پاس سے حج کی نیت کر کے پاپیادہ منیٰ کو روانہ ہوا۔ عبدالباقی ساتھ تھے۔ منیٰ میں رات رہے۔ وہاں سے تین ہندوستانی رفیق ہو گئے اور 9 ذی الحجہ کو پا پیادہ عرفات کو روانہ ہوئے۔ جبل رحمت کے پاس ایک چھپر میں ٹھہرے۔ اب کی مرتبہ جبل رحمت پر چڑھنا نصیب ہوا۔ غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ کو روانہ ہوئے۔ رات مزدلفہ میں رہے۔ وہاں سے صبح کو منیٰ پہنچے۔ رمی جمرات کر کے قربانی کی اور پھر مکہ مکرمہ جا کر طواف و سعی کی اور سر کے بال اتروا کر نہا کر احرام کھولا اور شام تک منیٰ واپسی ہوئی۔ اور پنجشنبہ 12 ذی الحجہ کو بعد ظہر رمی جمرات کر کے مکہ مکرمہ آ گئے۔

اب کی مرتبہ حج میں خوب لطف آیا۔ قلب کو سکون ملا۔ نہ کہیں سواری کا انتظار کیا۔ نہ مطوف کی تلاش کی۔ جہاں خالی زمین ملی دری بچھا کر لیٹ گئے۔

چار شنبہ 25 ذی الحجہ (5 اپریل) ظہر کی نماز حرم محترم میں پڑھ کر یہ عاجز مع عبدالباقی مدینہ منورہ کو روانہ ہوا ــــــ عصر کی نماز حرم نبوی میں ہوئی۔ عاجز نے قیام رباط حضرت محمد مظہر قدس سرہ میں کیا عبدالباقی ساتھ تھے۔ برادر محترم شیخ محمد مظہر نہایت محبت سے پیش آئے۔ پندرہ دن وہاں قیام رہا۔ اور دل کو کامل سکون نصیب ہوا۔ پنجشنبہ 10 محرم 1387ھ (20 اپریل) عصر کی نماز حرم شریف میں پڑھ کر جدہ کو روانہ ہوئے۔ جمعہ 11 محرم کو اپنے

Marfat.com

رفیق سفر عبدالباقی کو بمبئی روانہ کیا اور یہ عاجز مکہ مکرمہ روانہ ہوا۔ کیونکہ حجاج کی کثرت کی وجہ سے یہ عاجز بیت اللہ شریف کا طواف نہ کر سکا تھا۔ عاجز کو حضرت شاہ عبدالغنی قدس سرہ کی وہ عبارت یاد آئی جو حضرت سیدی الوالد قدس سرہ کو تحریر فرمائی ہے۔ "طوبی لمن اثر ما یبقی علی ما یفنی لہٰذا عاجز نے ہوائی جہاز کا واپسی کا ٹکٹ ضائع کیا اور سکون قلب سے چھبیس دن۔ ازندائے تہجد تاوقت چاشت صباحاواز عصر شافعی تاصلاۃ العشا مساء اپنے مولیٰ جل شانہ و عم احسانہ کے مبارک گھر کے چاروں طرف گھومتا رہتا تھا اس کی عظمت و بے نیازی اور اپنی مسکنت و عاجزی ہروقت پیش نظر رہتی تھی۔ تن کا رواں رواں کہتا تھا۔ الٰہی انت مقصودی و رضاک مطلوبی۔

تالیفات: آپ نے مختلف موضوعات پر 23 مذہبی تحقیقی اور تصوف پر مشتمل کتابیں لکھی ہیں جو چھپ بھی چکی ہیں ان میں مقامات خیر مجموعہ خیرالبیان امام اعظم ابوحنیفہ حضرت مجدد اور ان کے ناقدین بزم خیراز زید در جواب بزم جمشید معمولات خیر منہاج السیرمدارج الخیر مولانا اسمٰعیل دہلوی اور تصویت الایمان تبلیغی جماعت کی حقیقت بطرف (وہابیت) مقامات الاخیار خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ازواج: عاجز کا عقد نکاح یکشنبہ 14 شوال 1345ھ مطابق 17 اپریل 1927ء صدر بازار میرٹھ میں امت القیوم دختر حافظ اشفاق الٰہی صاحب سے ہوا۔ حافظ اشفاق الٰہی اور ان کی اہلیہ زہرہ بی جو کہ ان کی بنت العم تھیں حضرت سیدی الوالد قدس سرہ سے بیعت تھے۔ ان کی اولاد نہ تھی' حضرت والدہ صاحبہ نے ان کی اہلیہ سے فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ تم کو بیٹی عنایت کرے تو میں زید کے واسطے اس کو لوں گی۔ انہوں نے کہا' بی بی صاحبہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھ کو بیٹی دے۔ اگر اللہ نے مجھ کو بیٹی دی' میں ضرور آپ کے حوالہ کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے دوسرے سال ماہ محرم 1332ھ میں ان کو لڑکی عنایت کی۔ حافظ اشفاق الٰہی نے حضرت سیدی الوالد کو عریضہ ارسال کیا۔ اور نام دریافت کیا۔ آپ نے تحریر فرمایا۔ "امتہ القیوم اچھا نام ہے۔ خدائے تعالیٰ مبارک کرے۔" پھر میلاد شریف کے موقع پر حافظ صاحب، مع اہلیہ و دختر آئے۔ حضرت والدہ صاحبہ ان کی دختر کو لے کر حضرت سیدی الوالد کے پاس گئیں اور اپنا خیال ظاہر فرمایا۔ آپ نے بچی پر دم کیا اور فرمایا تمہارا

Marfat.com

خیال ٹھیک ہے۔ چنانچہ حضرت والدہ صاحبہ نے بچی کے ہاتھ میں سونے کے کڑے ڈال دیئے۔ چند سال کے بعد حافظ صاحب کی اہلیہ رحلت کر گئیں۔ رحمہا اللہ۔

اولاد: اللہ تعالیٰ نے عاجز کو تین بیٹے اور چھ بیٹیاں عنایت کیں۔ یہاں صرف ایک فرزند ابوالفضل کے حالات لکھے جاتے ہیں۔

ابوالفضل محمد نور چشم ابوالفضل محمد سلمہ اللہ کی ولادت جمعہ 13 شعبان 1355ھ مطابق 30 اکتوبر 1936ء کو خانقاہ شریف دہلی میں ہوئی۔

عاجز نے ان کا نام حضرت محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرالفاروق رضوان اللہ علیہم کے اسم گرامی کی مناسبت سے محمد رکھا اور ابوالفضل ان کی کنیت تجویز کی۔ جعلہ اللہ من اهل الفضل والكمال فہم و ذکا کے آثار خورد سالی سے ظاہر تھے۔ دہلی سے گیارہویں' علی گڑھ سے بی' ایس' سی' اور سری نگر سے ایم' بی' بی' ایس۔ کی ڈگری لی' ڈیڑھ سال سے حکومت عربیہ سعودیہ میں فائز ہیں۔

عاجز کا دل اس سے بہت خوش ہوا کہ 1391ھ میں جب پہلی مرتبہ حجاز مقدس گئے عمرہ کیا اور تین دن کے واسطے مدینہ منورہ گئے اور زیارت مبارکہ سے مشرف ہوئے۔ فطوبیٰ لہ ثم طوبیٰ لہ اور اللہ تعالیٰ نے اب 1392ھ میں ان کو حج کی اور پھر زیارت مبارکہ کی توفیق دی۔ ان کے ساتھ ان کی اہلیہ اور بچے بھی تھے۔ اور اتفاق سے ان کی والدہ صاحبہ سینہ سلمہا اللہ اور اپنی ہمشیرہ سے ملنے گئی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اپنی والدہ صاحبہ اور اپنی بہن کو بھی حج میں ساتھ لیا۔ اللہ ان کو نیکی کی مزید توفیق دے اور آباء و اجداد کرام قدس اللہ اسرارہم کے کمالات سے پوری طرح بہرہ ور فرمائے۔ طریقہ شریفہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ جعله الله من عباده الصالحين

ازواج: برخوردار کا عقد نکاح حافظ محمد اسحاق فرزند حاجی محمد صدیق ساکن صدر بازار' میرٹھ کی لڑکی خدیجہ بی بی سے شنبہ 22 شعبان 1387ھ مطابق 25 نومبر 1967ء کو دن کے دس بجے مدرسہ امدادالاسلام واقع صدر بازار میرٹھ میں ہوا اور یکشنبہ کو خانقاہ شریف دہلی میں دعوت ولیمہ بہ وجہ حسن ہوئی۔

خدیجہ بی بی کی ولادت جمعہ 21 محرم 1370ھ مطابق 3 نومبر 1950ء کو ہوئی ہے۔ جب

Marfat.com

ان کی ولادت ہوئی تھی ان کے والد صاحب نے عاجز کو خط لکھا تھا اور نام دریافت کیا تھا۔ عاجز نے حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا اسم گرامی تجویز کیا تھا' چونکہ یہ محترم نام ہے' اسی لئے اب عاجز ان کو مسرت کے نام سے یاد کرتا ہے۔ سلمہا اللہ و حفظہا۔

اولاد: اللہ تعالیٰ نے برخوردار کو تین اولادیں عنایت کی ہیں' سعد' ہدیٰ' انس۔ آگے چل کر حضرت انس کا ذکر لکھا جاتا ہے۔

عاجز محمد اسلم زبیری کی پہلی بیعت: عاجز کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے ساتھ منسلک ہونے کی سعادت تقریباً 1960ء میں حضرت قاضی محمد صدرالدین مجددی ہری پور ہزارہ سے ہوئی ان کا روحانی سلسلہ خواجہ احمد خان' خواجہ سراج الدین' خواجہ محمد عثمان' حاجی دوست محمد قندھاری اور شاہ احمد سعید سے مل جاتا ہے۔ ان کی شخصیت سے حضرت زید مکمل طور پر آگاہ تھے۔ ان کے تفصیلی حالات زندگی اسی کتاب میں اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔ آپ سے تقریباً 13 سال فیض یاب ہونے کی ظاہری سعادت حاصل رہی۔ مارچ 1978ء میں آسمان رشد و ہدایت کا یہ آفتاب غروب ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سرہند شریف کی پہلی حاضری اور حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ سے تجدید بیعت

عاجز کو 3 جنوری 1981ء حضرت امام ربانی مجدد منور الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی کی بارگاہ مقدسہ میں آزاد ویزا کے ذریعہ حاضر ہونے کی سعادت میسر ہوئی۔ حضرت مجدد پاک کے والدین کریمین اور آپ کی اولاد پاک کے مزارات بھی سرہند شریف کی پاک سرزمین میں ہیں۔ ہمارے سلسلہ کے بزرگوار حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ وہیں آرام فرما ہیں۔ عاجز کو ایک ماہ ان مشائخ کرام سے فیض یاب ہونے کی سعادت حاصل رہی اور بالآخر پروگرام کے مطابق دہلی شریف درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر پہنچ گیا۔ وہاں ہمارے سلسلہ کے بزرگوار خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی باللہ' سید نور محمد بدایونی۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناں۔ شاہ غلام علی۔ شاہ ابوسعید' محی الدین عبداللہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات مقدسہ اور دیگر سلاسل کے مزارات بھی یعنی خواجہ قطب الدین بختیار کاکی' نظام

Marfat.com

الدین' امیر خسرو' نصیر الدین چراغ حضرت شاہ گلشن مجددی وغیرہ بھی ہیں یعنی دہلی کو مدینتہ الاولیاء ہونے کی سعادت حاصل ہے درگاہ شریف میں حضرت زید صاحب سے ملاقات ہوئی اپنا تعارف کروایا۔ اور وہیں قیام بھی رہا۔ حضرت زید صاحب نے اپنے ایک مخلص کے ذریعہ دہلی کے تمام مزارات مقدسہ کی زیارت بھی کروائی۔ دن کو حضرت خواجہ باقی باللہ' حضرت سید نور محمد' حضرت نظام الدین' حضرت بختیار کاکی کی بارگاہ میں بلاناغہ حاضری ہوتی تھی اور عصر کے بعد درگاہ شریف میں واپسی ہو جاتی تھی اور حضرت کی مجلس میں حاضری ہوتی تھی اسی قیام پر ایک دن قلب پر القا ہوا کہ حضرت زید صاحب کے ذریعہ بھی سلسلہ میں داخل ہو جاؤ۔ غالباً یہ اعزاز و اکرام حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ہوا۔ عاجز حضرت کے پاس فوراً حاضر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اسلم کیسے آئے ہو میں نے جواب دیا خود نہیں آیا بلکہ حضرت مجدد صاحب نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ لہٰذا آپ مجھے سلسلہ عالیہ میں داخل فرمالیں۔ آپ نے فرمایا مجھ بوڑھے پر کیوں بوجھ بنتے ہو اس کے جواب میں عاجز نے جواب دیا کہ انشاء اللہ آپ پر بوجھ نہیں بنوں گا۔ کچھ دن گذر جانے کے بعد پھر یہی درخواست کی آپ دونوں دفعہ خاموش رہے۔ پھر ایک دن میں حضرت خواجہ باقی باللہ کی مسجد میں جمعہ ادا کر کے درگاہ شریف کی دیوار کے ساتھ اور چہرہ حضرت زید صاحب کی طرف کر کے بیٹھ گیا۔ آپ نے فوراً اپنے پاس بلالیا۔ یہ عاجز اصول کے مطابق ہٹ کر بیٹھ گیا۔ حضرت نے فرمایا قریب آجاؤ۔ میں تھوڑا سا قریب آکر بیٹھ گیا۔ آپ نے پھر قریب آنے کو فرمایا۔ حتیٰ کہ قاب قوسین والے معاملہ کا ظہور ہو گیا۔ آپ بھی دو زانو۔ عاجز بھی دو زانو تھا۔ آپ نے گھٹنوں کے ساتھ گھٹنے ملا دیئے آپ نے بڑی عاجزی' اخلاص اور انکساری سے اس عاجز کو اللہ کریم کے حضور پیش کر دیا۔ وہ کیف و سرور آج بھی اسی طرح قائم ہے بہرحال آپ نے سلسلہ شریف میں فروری 1981ء کو داخل فرما کر مبارک باد دی اس لحاظ سے مجھے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد حقیقی اور آپ کے خلفاء عظام کے ساتھ روحی تعلق حاصل ہونے کا شرف اللہ کریم نے اپنے فضل و کرم سے عطا کیا۔ اس کا احسان اور شکر گزار ہوں یہ اعزاز اور دیگر انعامات اکرامات کا حاصل ہونا فقط حضرت معظم و مکرم محترم قاضی محمد صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی توجہات کریمانہ اور دعاؤں کے طفیل ہیں اللہ کریم حضور سید الاولین والآخرین علیہ الصلوۃ والسلام کے غلاموں میں داخل فرما کر آپ کی صحبت

Marfat.com

18 فروری 1981ء کو عاجز نے بغیر ویزا کے خدائی توکل پر گاڑی کی سیٹ بک کروالی۔ سفر پر جانے سے پہلے آپ کی رات کی مجلس میں کسی برادر طریقت نے مزارات دہلی شریف کے فوٹو کے متعلق مجھے بتایا کہ اجمیر شریف سے واپسی کے بعد تیار ہو جاویں گے۔ حضرت بھی آگاہ ہو گئے۔ پوچھا کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ ان کو پروگرام کے متعلق بتایا۔ آپ نے فرمایا غیر قانونی کام نہیں کرنا چاہئے۔ اگر آپ کے علم میں اجمیر شریف جانے کا نہ آتا تو خیر تھی۔ لٰہذا بادل نخواستہ اجمیر شریف کا پروگرام ختم کرنا پڑا۔ 1984ء کو دوبارہ دہلی شریف حضرت کی ملاقات کے لئے گیا۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ قربان جاؤں اولیائے عظام کی قلبی بصیرت و آگاہی اور تصرف پر۔ ہوا یہ کہ درگاہ شریف کی مسجد میں سویا ہوا تھا کہ خواجہ غریب نواز نے خواب میں جلوہ افروز ہو کر فرمایا کہ بیٹا ہمارا عرس ہے تم بے فکر ہو کر میرے پاس آ جاؤ۔ میری خوشی کی انتہا کو نہ پوچھئے۔ خواجہ غریب نواز کا بلاوا ہی ویزے کا کام کر گیا۔ عاجز نے اجمیر شریف جانے کے لئے سیٹ بک کروا لی۔ حضرت کے صاحبزادہ صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے اجمیر شریف جانے کے متعلق پورا واقعہ بتا دیا اس کے بعد صاحبزادہ نے فرمایا کہ چونکہ آپ کی سچی طلب ذوق و شوق ہے آپ چلے جائیں۔ میں نے کہا حضرت کو بھی بتا دینا اور مزارات مقدسہ کے مشاہدات اور کیفیت کے متعلق بھی ایک تحریر دے گیا کہ حضرت کو پہنچا دینا۔ بہرحال بندہ اجمیر شریف پہنچ ہی گیا۔ دربار شریف داخل ہوتے ہی کھلے ہوئے بہشتی دروازہ پر نظر پہنچ گئی۔ فوراً قطار میں لگ کر مزار شریف کے اندر پہنچ گیا۔ سلام اور شکریہ ادا کیا۔ آپ نے مزید یہ کرم فرمایا کہ ایک دروازہ کی دہلیز کی طرف اشارہ فرمایا میں فوراً سمجھ گیا دہلیز میں کھڑا ہو گیا۔ جبکہ لوگوں کو سلام کے بعد خدام باہر نکال رہے تھے عاجز حسب منشا کافی دیر تک آپ کی بارگاہ مقدسہ میں قیام کی سعادت حاصل کی۔ اور پھر باہر آ گیا۔ رات 12 بجے دوبارہ دربار شریف کے چھوٹے برآمدہ میں حاضری کے لئے آپ کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ گیا میں تو سفر کی وجہ سے رات بھر کا تھکا ہوا تھا۔ توجہ سے بیٹھنے کی حالت نہیں تھی۔ لیکن خواجہ صاحب کی شفقت نے اپنا دیدار خود ہی کرا دیا اور ساتھ یہ بھی فرمایا نماز فجر کے بعد بس کے ذریعہ دہلی کے لئے فوراً روانہ ہو جانا۔ ایسے ہی کیا گیا۔ عاجز بخیر و عافیت حضرت کی رات کی مجلس کے دوران ہی پہنچ گیا۔ حضرت نے پوچھا خیریت سے آ گئے ہو۔ خوشی میں ان کو خیر و عافیت سے سفر کی کامیابی کا

Marfat.com

جواب دیا۔ آپ بھی بہت خوش ہوئے۔ اس خوشی کو مدنظر رکھتے ہوئے اور مشاہدات و ارادات مزارات مبارکہ کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی نسبت کے علاوہ سلسلہ قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ کی نسبت بھی تحریری طور پر عطا فرمادی اور اسی تحریر مبارک کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ محنت کرو اور فوائد حاصل کرو۔ وہ تحریر بھی علیحدہ طور پر داخل کردی جاوے گی۔

2- طاہر القادری لاہوری کو نصیحت: لاہور میں انصاری صاحب کے گھر جو ایبٹ روڈ پر ہے ہم برادران طریقت کی موجودگی میں مولانا طاہر القادری کو ایک دن پہلے فرمایا کہ مسئلہ دیت کی اشاعت نہ کرنا یہ ہماری تم کو نصیحت ہے۔ لیکن دوسرے دن ہی اس نے یہ مسئلہ اخبارات میں چھپوا دیا۔ حضرت جی کو اس کی اس حرکت پر بڑا دکھ اور ملال ہوا۔ غالباً اسی نافرمانی کی وجہ سے راندہ درگاہ ہوگیا اور سیاست میں بھی ایک بیباک عورت کے شانہ بہ شانہ میدان میں آگیا۔ اس نے اپنے پیر کا بھی ادب و احترام ضروری نہ سمجھا۔

3- دہلی شریف کے سفر کا واقعہ: ایک دفعہ یہ عاجز دہلی شریف جاتے ہوئے راستہ میں سرہند شریف میں حضرت مجدد الف ثانی کی قدمبوسی کرتا ہوا دہلی پہنچا۔ راستہ میں ہی انبالہ چھاؤنی کا سٹیشن آتا ہے عاجز تھکا ہوا ہونے کی وجہ سے سو گیا تھا۔ اسی اثناء میں جب ریل انبالہ سٹیشن پر رکی تو اچانک 'ہوں' کی آواز سے آنکھ کھل گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کھڑکی کے سامنے ریلوے سٹیشن انبالہ کا بورڈ نظر آیا۔ آپ یقین فرمادیں کہ عاجز کو بے انتہا خوشی و مسرت حاصل ہوئی کہ سائیں توکل شاہ نے جگا کر اپنی ملاقات سے نواز دیا اور دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر آپ کو مخلصانہ سلام عرض کر دیا اور رقت بھی خوب ہوئی بہرحال دہلی پہنچنے سے پہلے فجر کی نماز بھی ادا کرلی اور پھر اس خیال سے سو گیا کہ گاڑی کافی دیر دہلی رکتی ہے آرام سے اتر جاؤں گا۔ محسوس بھی کر رہا تھا لیکن نہیں اترا اور گاڑی نے پوری رفتار سے چلنا شروع کیا۔ تب پتہ چلا۔ اسی دوران حضرت زید صاحب نے اپنی قلبی بصیرت و آگاہی سے عاجز کو دیکھ لیا۔ حالانکہ میرے دہلی آنے کی ان کو کوئی اطلاع نہیں تھی۔ ملاقات پر آپ نے دل میں خیال فرمایا یہ اسلم کدھر جا رہا ہے۔ وہیں بیٹھے ہوئے آپ نے روحانی تصرف کرتے ہوئے فرمایا کہ اگلے سٹیشن پر اتر جانا اور پلیٹ فارم سے باہر

Marfat.com

رکتی ہے آرام سے اتر جاؤں گا۔ محسوس بھی کر رہا تھا لیکن نہیں اترا اور گاڑی نے پوری رفتار سے چلنا شروع کیا۔ تب پتہ چلا۔ اسی دوران حضرت زید صاحب نے اپنی قلبی بصیرت و آگاہی سے عاجز کو دیکھ لیا۔ حالانکہ میرے دہلی آنے کی ان کو کوئی اطلاع نہیں تھی۔ ملاقات پر آپ نے دل میں خیال فرمایا یہ اسلم کدھر جا رہا ہے۔ وہیں بیٹھے ہوئے آپ نے روحانی تصرف کرتے ہوئے فرمایا کہ اگلے سٹیشن پر اتر جانا اور پلیٹ فارم سے باہر ٹکٹ لینے کے لئے نہیں جانا۔ جو گاڑی دہلی جانے والی آئے گی۔ اسی میں سوار ہو کر دہلی پہنچ جانا اور گاڑی میں ہی ٹکٹ بنوا لینا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا یہ ناچیز خیروعافیت کے ساتھ حضرت کی بارگاہ میں پہنچ گیا۔

4- آزاد کشمیر کے ایک پیر کا ملاقات کے لئے آنا: 1984ء کے روحانی سفر مبارک میں سرہند شریف کے قیام کے بعد درگاہ شریف دہلی حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ آ گیا آزاد کشمیر کے ایک پیر خانقاہ سرہند شریف آئے۔ وہاں کے سجادہ نشین سے ملاقات پر پیر صاحب نے پوچھا کہ کیا کبھی کوئی درویش بھی یہاں آیا یا نہیں' سجادہ نشین نے تفصیلا عاجز کا بتا دیا اور ساتھ ہی دہلی کی درگاہ شریف اور حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا بتا دیا۔ وہ پیر صاحب سیدھے حضرت خواجہ باقی باللہ پر تشریف لے آئے۔ خوش قسمتی سے عاجز سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے ان کو کہا کہ درویشی اور فقیری بڑی دور ہے۔ آپ چونکہ نسبت والے ہیں لہٰذا میں آپ کو اپنے پیر حضرت زید صاحب سے ملاقات کرا دوں گا۔ اور تم ٹھیک 12 بجے دوپہر درگاہ شاہ ابوالخیر آ جاؤ کیونکہ وہاں نماز ظہر اول وقت میں ادا کی جاتی ہے۔ لہٰذا وہ پیر صاحب وقت پر درگاہ شریف پہنچ گئے۔ حضرت صاحب نماز کے بعد مسجد میں تشریف فرما رہے۔ میں پیر صاحب کو لے کر حضرت کے پاس چلا گیا اور ان کے آنے کی تفصیل سے آگاہ کیا۔ حضرت جی نے اس سے پوچھا کہاں سے آئے ہو۔ کس علاقے سے تعلق رکھتے ہو اور کیا کرتے ہو۔ پہلے سوالات کے جواب دینے کے بعد اس نے کہا میں پیری کرتا ہوں اس جواب سے حضرت ناخوش ہوئے۔ آپ نے فرمایا اچھا بھائی ملاقات آپ کی ہو گئی۔ خدا حافظ پیر صاحب پر سناٹا چھا گیا۔ وہ بیچارہ پریشان بھی ہو گیا۔ مزید رکنے کی اجازت ہی نہ ملی لہٰذا اسی حالت میں خانقاہ شریف سے جانا پڑا۔

دینی کتابوں سے دائمی اور قلبی تعلق: آپ کے پاس قیمتی، قلمی اور نایاب

Marfat.com

کتابوں کا بے پایاں ذخیرہ ہے اس سلسلہ میں آپ نے ایک خوبصورت اور عالی شان کمرہ بنوایا ہے اور اس میں قیمتی الماریاں کتابوں کی حفاظت کے لئے بنوائی ہیں۔ آپ کا سارا وقت کتابوں کے مطالعہ اور نئی کتابوں کے لکھنے میں صرف ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ فرمایا کرتے تھے کہ کتابیں ہوں اور صرف یہ عاجز ہو۔ تیسرا کوئی نہ ہو۔ اس سلسلہ میں آپ مجھے گھر کے افراد کی دو باتیں بتائیں۔ پہلی یہ کہ ایک دن آپ کا اکلوتا لڑکا ڈاکٹر ابوالفضل دوپہر کو دوکان سے آکر میرے پاس بیٹھ گیا۔ مجھے اس کا آنا بالکل پسند نہ آیا۔ تھوڑی دیر بیٹھ کر وہ چلا گیا اور میں نے اللہ کا شکریہ ادا کیا۔ دوسری بات میری موجودگی میں ہوئی۔ آپ نے فرمایا گھر کے بچے مجھے آرام بھی نہیں کرنے دیتے۔ شور کرتے ہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد دو تین بچے مسجد کی طرف سے اندر آئے اور خاموشی سے گھر کو چلے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا آج تم لوگ کیوں خاموش ہو۔ تو جواب ملا کہ فلاں بچہ گر گیا تھا۔ آپ نے پوچھا ہڈی تو نہیں ٹوٹی' یہاں تک کہ ہم برادران طریقت کو ملاقات کے لئے بعد عشاء صرف آدھا گھنٹہ کی اجازت رات 9 بجے تا 9:30 تک دیتے تھے۔ آپ کی مجلس مبارک میں سناٹا ہوا کرتا کسی کو بات کرنے کی جرات نہیں ہوتی تھی۔ حضرت خود ہی بات شروع کرتے تھے اور پھر گفتگو چل نکلتی تھی۔ آپ نے اپنا قیمتی دماغ اور قلب کتابیں لکھنے میں لگایا ہے لیکن آپ کے والد حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ نے قلوب کو تیار کرنے میں اپنا وقت لگایا۔

آپ کی توجہ کی طاقت: چند ساعت کی توجہ سے استغراقی کیفیت اور مدہوشی ہو جاتی تھی۔ آپنے آپ کی بھی خبر نہیں رہتی تھی لاہور کے قیام میں ایک دفعہ میاں جمیل احمد شرقپوری تھرموس میں چائے لے کر آیا۔ حضرت سے پیالیاں منگوائیں۔ پیالیاں آگئیں۔ میاں صاحب کی یہ حالت ہوگئی کہ تھرموس سے چائے نکالنے کا طریقہ بھول گئے۔ حضرت جی نے خود ہی تھرموس پکڑی اور آرام سے چائے پیالیوں میں ڈال دی۔ پھر فرمایا ہم نے ایک کیتلی رکھی ہوئی ہے۔ اس سے اپنے کام لے لیتے ہیں آپ نے چائے پلانے کے بعد ہم دونوں کو توجہ دی۔ استغراقی کیفیت ہو گئی۔ ہمیں اپنے آپ کا ہوش بھی نہ رہا۔ اور جب حضرت باہر جانے کے لئے دوسرے راستہ سے باہر نکلے تو کسی نے باہر سے پکارا کہ حضرت جی جا رہے ہیں۔ تب ہمیں ہوش آیا۔

Marfat.com

حضرت کے مریدین: آپ ہر کسی کو مرید نہیں کرتے تھے اس کے باطنی احوال کا اچھی طرح اندازہ کر لینے کے بعد سلسلہ شریف میں داخل فرمایا کرتے تھے جیسا عاجز کے ساتھ ہوا تھا۔ ہندو پاکستان میں آپ کے بیشمار مریدین ہیں۔ دہلی میں انگریز نوجوان معہ اہلیہ کے انگلینڈ سے آکر مرید ہوا اس کی حضرت کے ساتھ سچی عقیدت تھی۔ ایک دفعہ وہ پاکستان بھی آکر آپ سے ملا۔ سب سے زیادہ پٹھانوں کو آپ کے ساتھ عقیدت تھی اور ان کے ادب کرنے کی وجہ سے آپ ان سے خوش رہتے تھے۔ آپ نے ایک دفعہ مجھے بتایا کہ پنجابی حضرات ادب آداب کو مدنظر نہیں رکھتے۔ خواہ مخواہ تنگ کرتے اور دکھ دیتے ہیں۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری، صوفی نصرت اللہ ناروال، سردار احمد صاحب، مولانا محمد سعید مجددی خطیب مسجد حضرت داتا صاحب میاں جمیل احمد شرقپوری اور حکیم محمد دین فیصل آباد والے کو حضرت جی سے خصوصی لگاؤ اور محبت تھی۔ آپ عاجز کے غریب خانہ بھی دعوت پر تشریف فرما ہوئے۔ میاں جمیل احمد کی دعوت پر بھی شرق پور شریف جا چکے ہیں بات کرنے اور معاملات میں بے تکلف اور صاف گو بیباک اور ننگی تلوار تھے۔ عاجز کو ملاقات پر اور تحریرات میں دل سے دعائیں دیا کرتے تھے۔ کوئٹہ اپنے برادر حضرت سالم کے پاس ہمیشہ جاتے اور قیام فرماتے تھے۔ وہاں نماز مغرب کے بعد صرف ختم خواجگان کا معمول ہے۔

مسجد کا نیا فرش: مسجد کے پرانے فرش کو اکھڑوا کر نیا فرش بھی بنوایا ہے اور اس کی توسیع بھی کروائی ہے۔

مزارات پر گنبد: مزارات پر پہلے گنبد نہیں تھا۔ آپ نے بڑا خوبصورت گنبد بھی بنوا دیا ہے۔

معمولات: سارا وقت کتابوں کے مطالعہ اور لکھائی میں صرف کرتے اول وقت میں نماز ظہر ادا ہوتی تھی۔ عشاء کے بعد مخلصین کا ختم مجددی اور معصومی پڑھنے کا معمول ہے اپنی مسجد میں نماز جمعہ ادا نہیں ہوتی تھی۔ رات کو آدھا گھنٹہ کی مجلس ہوتی تھی۔ لنگر والا معاملہ بھی نہیں رکھا ہے۔ سرہند شریف بھی صرف ختم مجددی و معصومی کا معمول ہے۔ حضرت مجدد کی تعلیمات کے مطابق سلوک مجددیہ یعنی بعد نماز فجر ختم خواجگان کے بعد

Marfat.com

مراقبہ شریف نماز عصر کے بعد ختم مجددی و معصومی وغیرہ کا خانقاہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ صدریہ ہری پور ہزارہ میں پابندی سے معمول ہے اور حضرت مجدد کا سالانہ ختم مبارک بھی ہوتا ہے۔ حضرت قاضی صاحب نماز عصر تا مغرب مسجد میں ہی قیام پذیر رہا کرتے تھے ہمہ وقت آپ استغراقی کیفیت میں رہا کرتے تھے۔ جملہ نفلی نمازوں تہجد' چاشت' صلوۃ الزوال' تلاوت اور مطالعہ میں مصروف رہتے تھے حضرت زید وقت کے غوث تھے۔ صدیوں کے بعد ایسی عظیم روحانی ہستیاں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ سالانہ محفل میلاد مصطفیٰ کریم علیہ الصلوۃ والسلام کا خصوصی اہتمام فرماتے ہیں قرب قیامت ہے دنیا اور دنیا والے ان بزرگ شخصیتوں سے محروم ہو رہے ہیں۔ یہ خلا پر نہیں ہو سکتی۔ عاجز اس وقت عمر کی 66 بہاریں دیکھ چکا ہے حرمین شریفین' ہندوپاک کے تقریباً تمام مزارات مقدسہ کی قدمبوسی کا شرف حاصل کر چکا ہے۔ اس دور کے تمام پیروں اور سجادہ نشینوں کو بھی دیکھ چکا ہے لیکن وہ ان جیسے کاملین کی صفات سے یکسر محروم ہیں۔ اللہ کریم کی بارگاہ مقدسہ میں دعا ہے کہ اپنے مقربین' محبوبین' کاملین کے پیارے گروہ میں شامل فرمائے اور ان کی کامل و اکمل اتباع سے نواز کر خاتمہ ایمان پر کرے اس دنیا' سراط قبر' حشر اور جنت میں اپنے پیاروں کے ساتھ رکھے آمین ثم آمین بجاہ حضور سید الاولین والاخرین علیہ الصلوۃ والسلام۔

علالت اور ہسپتال کے حالات: علالت کے دوران آپ نے ایک تبلیغی مکتوب برادران طریقت کو لکھا ہے قارئین حضرات اس کو پڑھیں اور محظوظ ہونے کی اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش فرماویں۔

مکتوب مبارک بنام حاجی محمد اسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادران طریقت اللہ تعالیٰ تم سب کو سلامت رکھے اور اپنی رحمت و برکتیں تم سب پر شب و روز نازل فرمائے۔ اے عزیزو جو اللہ کو منظور ہوتا ہے وہ اپنے وقت پر ظاہر ہوتا ہے دیکھو 2 جنوری کا دن خیر سے گذرا رات کے دس بجے اچانک میرا پیشاب بند ہو گیا 3 جنوری' 4 جنوری' 5 جنوری شدید تکلیف میں مبتلا رہا اللہ تعالیٰ نے ایسے آدمی کو بھیج دیا جس نے مجھ کو تیرتھ رام ہسپتال میں جو کہ شہر سے بالکل دور ہے ایک بہت بڑے ڈاکٹر

Marfat.com

کے ذریعے 4 جنوری کو ہسپتال میں داخل کرا دیا اور اسی ڈاکٹر نے 6 جنوری کو بغیر چیرے کے میرا اپریشن غدودوں کا کر دیا پونے دس بجے اقامت گاہ سے پریشن تھیٹر لے کر روانہ ہوا اللہ نے مجھ کو توفیق دی اور میں نے سکون قلب سے تین مرتبہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا اور پھر تین مرتبہ کلمہ شہادت پڑھا اور پھر بخاری شریف کی روایت کردہ سید الاستغفار پورے عقیدت سے پڑھی اور سردار دو عالم ﷺ کے ارشاد گرامی پر اعتقاد رکھا کہ جو شخص اس مبارک استغفار کو صبح پڑھ لے اور پھر دن میں کسی وقت مرجائے یا شام کو پڑھ لے اور پھر رات میں کسی وقت مرجائے وہ بخشا ہوا ہے۔ ڈاکٹر نے میرے انجکشن لگا کر بے ہوش کیا ساڑھے دس بجے تک اپریشن میں مصروف رہا اور پھر مجھ کو میری قیام گاہ میں پہنچا دیا گیا ڈاکٹر اور کیا ہسپتال کا سارا عملہ میرے ساتھ نہایت انسانیت اور شرافت کے ساتھ 9 دن رہا۔ 12 جنوری کو ہسپتال کے عملے نے مجھ کو بہت عزت کے ساتھ رخصت کیا ایک نرس گھر تک آئی اس نے میری بچیوں کو دوائی دینے کے اوقات اور طریقہ بتایا اب ڈاکٹر نے 19 جنوری کو بلایا ہے اللہ کا کرم ہے خیریت سے ہوں حسب معمول 25 گلاس پانی یا لیمن یا جوس وغیرہ کا استعمال ہر روز ضروری ہے تم سب کے واسطے دعا کرتا رہتا ہوں کہ اللہ کی یاد میں جو بھی وقت گزار سکتے ہو گزارو میں نے یہ خط تفصیل کے ساتھ لکھ دیا ہے اس کی فوٹو کاپیاں مخلصین کو ارسال کر رہا ہوں تم لوگ وہاں اس کی کاپیاں بنوا کر اپنے دوسرے برادران طریقت کو دے دو۔ دیکھو علالت کی خبر سن کر تمام لوگ دلی آنے کی کوشش ہرگز نہ کرو کسی کے آنے یا نہ آنے سے اللہ تعالیٰ کے کاموں میں رتی برابر فرق نہیں آسکتا۔

یہ دیکھو یہ عاجز دلی میں 2 جنوری کو رات کے دس بجے بیمار ہوا اور 3 جنوری کو چھوٹے بھائی صاحب حضرت ابوالسعد سالم کو اللہ کی طرف سے کچھ خیال ہوا اور ان کے دوسرے صاحبزادے ابو حفص عمر آقا کا پاسپورٹ درست تھا ان کو فوراً کراچی بھیجا تاکہ وہ دلی آئیں چنانچہ وہ 9 جنوری کو دلی پہنچ گئے جب سے آئے ہیں ہر وقت میری خدمت کر رہے ہیں چھوٹے بھائی کی طرف سے ٹیلیفون الگ آتا ہے یہ ہے۔

دل را بدل اہلیت درین گنبد سپہر

کا ایک اچھا نمونہ فاعتبروا یااولی الابصار دیکھو تم سب برادران

Marfat.com

ربانی سمجھو جو خطائیں اور لغزشیں ہم سے ہوئی ہیں یہ ان کے ازالے کا ذریعہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے صبر کرنے والوں کو اجر اور مراتب بھی عنایت کرتا ہے دیکھو یہ خط بھی میں اپنے برادرزادے سے لکھوا رہا ہوں زیادہ خطوط نہ بھیجو مجھ میں ہمت نہیں ہے کہ خطوط کے جواب دوں اور ملاقات کرنے کی بھی زیادہ طاقت نہیں رکھتا ہوں انشاء اللہ پندرہ بیس دن میں حالات بدل جائیں گے اور دو چار سطری خط شاید یہ عاجز لکھ سکے اللہ کا کرم ہے میرا بچہ ابوالنصرانس اور ان کی والدہ بہنیں پھوپھیاں خیریت سے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو اور تم سب کو اور تمہارے گھروں کے سب افراد کو خیریت سے رکھے والسلام

زید ابوالحسن فاروقی

13 جمادی الاول 1407ھ 14 جنوری 1987ء

درگاہ شاہ پناہ حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ

شاہ ابوالخیر مارگ دہلی

مکتوب ہذا حاجی محمد اسلم کی طرف سے مزارات اور مراقبات کے مشاہدات کے سلسلہ میں لکھا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم المکرم سیدنا و مرشدنا حضرت زید ابوالحسن فاروقی دامت برکاتہم'

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ' راولپنڈی میں نوکری کے سلسلہ میں قیام پذیر تھا۔ مجددی ہونے کی بنا پر ذکر شریف اور معمولات و مراقبات کا بھی معمول تھا۔ ان مراقبات میں چند ایک خصوصی مشاہدات ہوئے۔

1- سالانہ عرس مبارک حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے روحانی سفر کی تیاری میں تھا کہ اس دوران یہ عاجز اور اعلیٰ حضرت قاضی محمد صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کے دو خلفاء قاضی محمد حمید فضلی صاحب اور قاضی محمد مسعود الحسن کو درگاہ عالیہ حضرت مجدد الف ثانی کے باہر والے مہمان خانہ کے باہر دو چارپائیوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور ہم تینوں پر بارش کی شکل میں فیضان اور

Marfat.com

انوارات کا ظہور ہوا خواب میں خواجہ سیف الدین صاحب کو طویل القامت دیکھا۔

2- حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرس مبارک میں حاضری کی سعادت حاصل ہو گئی۔ عاجز کے ہمراہ تین چار برادر طریقت آپ کے قدمین شریفین میں مراکب تھے ہم میں سے ایک ساتھی نے مجھے حضرت صاحب کے سرہانے کھڑا ہوا دیکھا۔ میرے ہاتھ میں چاندی کی ایک چھوٹی سی بالٹی تھی اس میں کوئی مشروب بھی تھا۔ ساتھیوں میں سے ایک آدمی قاضی محسن کو نام سے پکارا کہ میرے پاس آؤ اور مشروب پی لو۔ لیکن وہ دو قدم کا فاصلہ ہونے کی بنا پر بھی عاجز تک نہ پہنچ سکا۔ نیز اعلیٰ حضرت معظم و مکرم کو بھی مراقبہ میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سرہانے کھڑا ہوا دیکھا۔ درگاہ شریف حضرت سلطان اولیاء خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ مقدسہ سے سورۃ توبہ کی آخری آیت کے پڑھنے کا ارشاد ہوا۔

3- ایک طوطے کو درخت پر بیٹھے ہوا دیکھا ان دو خلفاء سے اس خواب کا اظہار کیا۔ ان دو بزرگواروں نے مراقبہ کمالات نبوت کرنے کا ارشاد فرمایا۔ نماز تہجد کی ادائیگی کے دوران حضور سید الاولین کے قدمین شریفین میں اکثر حاضری کی سعادت حاصل ہو جاتی ہے۔ دلائل الخیرات اور کثرت سے مختلف درود شریف پڑھنے کا معمول بھی ہے۔ تہجد کی ادائیگی کے دوران حضور غوث پاک اور داتا گنج بخش علی ہجویری کے قدموں میں پہنچ جاتا ہوں۔

4- دہلی شریف کے قیام میں درگاہ شریف کے بزرگواروں کے پاس مراقب ہوا ان سے ملاقات بھی ہوئی اور حضرت شاہ غلام علی دہلوی اپنی قبر شریف پر جلوہ افروز ہو گئے اور آپ کی روح کا پھیلاؤ شروع ہو گیا آپ کا پھیلاؤ اتنا ہوا کہ عاجز کی نظر میں نہ سما سکے۔ حضرت جی آپ کے قلب مبارک کو بھی چاند کی طرح منور دیکھا۔ اور کل بروز سوموار درگاہ شریف کے چاروں بزرگواروں کو نور کی کرسیوں پر تاج پہنے ہوا دیکھا۔

5- اتوار کو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی بارگاہ عالیہ میں قدمبوسی کے لئے حاضر ہوا۔ مراقبہ میں آپ نے اپنی زیارت سے مشرف فرمایا اور ایک قریبی مزار پر جانے کا اشارہ فرمایا لہٰذا یہ عاجز اس مزار پر پہنچ گیا۔ مرقد مبارک کی تختی پر ان کا نام

Marfat.com

شہاب الدین عرف عاشق اللہ لکھا تھا اور یہ بزرگ خواجہ صاحب کے بھانجے اور شرف الدین بو علی قلندر پانی پتی کے پیرو مرشد تھے۔ عاجز مراقب ہو گیا۔ آپ کو اپنی قبر میں ناگ کی شکل میں دیکھنے پر بڑی وحشت اور ہیبت محسوس کی۔

6- حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کے مزار شریف پر مراقبہ میں حضرت مجدد الف ثانی نے شرف ملاقات بخشا سرہند شریف کی حاضری کے دوران ایک ہندو پروفیسر کی مدد سے حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی کی قدم بوسی سے سرفراز ہوا اس رات آپ کے عرس مبارک کی تقریب تھی۔ آپ کا لنگر بھی کھایا اور رات بھی آپ کی معیت میں آپ کے مزار پر گذاری اگلے دن فجر کی نماز کے بعد اسی ہندو پروفیسر کے ساتھ واپس سرہند شریف آ گیا۔ اسی طرح حضرت شرف الدین بو علی قلندر۔ شمس الدین ترک۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیر شریف کی حاضری سے فیض یاب ہو چکا ہے۔ ایک دفعہ سفر میں سوتے ہوئے سائیں صاحب نے انبالہ ریلوے اسٹیشن پر ملاقات کا شرف بخشا۔

7- درگاہ شریف کے قیام کے دوران حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے خواب میں جلوہ افروز ہو کر فرمایا کہ بیٹا کل بتاریخ 6 رجب المرجب ہمارا عرس ہے ہمارے پاس بے فکر ہو کر آ جاؤ حضرت جی مندرجہ بالا اعزازات کرامات اور انعامات صرف آپ بزرگواروں کی مخلص دعاؤں اور توجہات کا ثمر ہیں اجمیر شریف جاتے ہوئے آپ سے ڈرتے ہوئے یہ عریضہ حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر ابو الفضل صاحب کے ذریعہ آپ تک پہنچانے کی جسارت کر رہا ہوں برائے کرم اس بے ادبی کو تہ دل سے معاف فرماویں۔

والسلام

طالب دعا

17 – 4 – 1984

حاجی محمد اسلم

چہار سلاسل کی نسبت کا حضرت زید صاحب سے عطا ہونا: اجمیر شریف سے واپسی کے چند دن بعد حضرت زید ابو الحسن فاروقی مجددی نے عاجز کو چار سلاسل میں

Marfat.com

یعنی سلسلہ مجددیہ' قادریہ چشتیہ اور سہروردیہ کی تحریری نسبتیں عطا فرما کر اکرامات اور اعزازات میں مزید اضافہ فرما دیا۔ اس کے ساتھ میرے محسن اور چشتیہ صابریہ کے خلافت یافتہ حضرت چوہدری محمد رفیع ساکن چونڈہ نے بھی دستخط فرما کر سند پر مزید مہر لگا دی۔

وصال: آپ کا وصال 17 جمادی الثانی 1414ھ بمطابق 2 دسمبر 1993ء بروز جمعرات کو ہوا۔ اور آپ کو خانقاہ ارشاد پناہ میں حضرات اربعہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شاہ ابو سعید اور حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کے مجر کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

حضرت ابوالحسن زید فاروقی نقشبندی مجددی دہلوی کے وصال پر پیغام تعزیت اور اجلاس

حضرت ابوالحسن زید فاروقی نقشبندی مجددی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم روحانی پیشوا اور خانقاہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی اور حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی کے سجادہ نشین تھے آپ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد میں سے ایک عظیم ترین شیخ طریقت حضرت محی الدین عبداللہ ابوالخیر مجددی دہلوی قدس سرہ کے فرزند ارجمند تھے۔ امام عصر حضرت ابوالحسن زید فاروقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی گرامی شخصیت اکابر علماء اصفیاء میں محتاج تعارف نہیں آپ نے ہندوستان کے سربر آوردہ علماء و فضلاء سے علوم دینیہ کی تحصیل کی۔ آپ کا شمار دنیائے اسلام کے جید علماء اور مشائخ عظیم میں ہوتا ہے۔ آپ کے وصال سے عالم اسلام ایک عظیم محقق' بلند پایہ' مصنف اور کامل ولی اور علمی و روحانی شخصیت سے محروم ہو گیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف جامع مسجد شیر ربانی وسن پورہ لاہور میں ایک تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ کے وصال سے دنیائے اسلام کو بالعموم اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو بالخصوص ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نے حضرت صاحب موصوف کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائی اور پسماندگان کے ساتھ اظہار تعزیت کیا۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی نے شیخ الاسلام حضرت ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر گہرے رنج و غم کا اظہار فرماتے ہوئے کہا کہ آپ ایک عظیم محقق اور مستند عالم دین تھے اور آپ کا روحانی سلسلہ ہندوستان' پاکستان' افغانستان اور دنیا کے دوسرے ممالک تک پھیلا ہوا ہے آپ کی تصانیف حضرت مجدد اور ان کے ناقدین' علامہ ابن تیمیہ اور ان کے ہمعصر علماء' منہاج السیر و مدارج الخیر اور سوانح بے بہائے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ' جن کو شعبہ نشرواشاعت دارالمبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف نے پاکستان میں شائع کیا ہے آپ کے فن تحقیق اور تبحر علمی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ان خیالات کا اظہار آپ نے جامع مسجد قادریہ شیر ربانی سمن آباد میں ایک تعزیتی اجلاس میں کیا اور دعا فرمائی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق و رفیق دے عاجز دعا کرتا ہے کہ اللہ آپ کے برزخی درجات تا قیام قیامت بلند فرماتا رہے اور اپنے انوار و تجلیات کا نزول کرتا رہے۔

جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ العالی اور حضرت مولانا عبداللطیف مجددی نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اظہار تعزیت کیا جس کو ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف نے مارچ 1994ء کے شمارے میں شائع کیا۔

شیخ الاسلام ابوالسلام ابوالحسن زید فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر ایک تعزیتی اجلاس: درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ دہلی کے سجادہ نشین شیخ الاسلام ابوالحسن زید فاروقی دہلوی علیہ الرحمۃ کے ایصال ثواب کے لئے ایک اجلاس ادارہ معارف نعمانیہ شادباغ لاہور کے دفتر میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری نے فرمائی۔ ادارہ کے اراکین کے علاوہ بے شمار دینی و سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن حکیم سے ہوا۔ نعت شریف کے بعد حکیم صاحب قبلہ نے فرمایا "شیخ الاسلام ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی اکابر علماء و اصفیاء میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ حضرت زید صاحب سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور امام ربانی مجدد الف ثانی فاروقی کابلی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک میں سے ایک عظیم ترین شیخ طریقت حضرت علامہ ابوالخیر مجددی دہلوی قدس سرہ کے فرزند ارجمند تھے جامعہ ازہر سے تکمیل علوم کی سند حاصل کرنے کے بعد حجاز مقدس اور عرب ممالک کے متعدد شیوخ سے مستفید و مستفیض ہوئے۔ ان کے مرید پوری دنیا میں موجود ہیں۔ سلسلہ نقشبندیہ کے

Marfat.com

بزرگوں میں مسلم مقتداء کی حیثیت رکھتے تھے اس لئے پاکستان کے اندر جتنے بھی سلسلہ نقشبندیہ کے مشائخ ہیں۔ وہ ان بزرگواروں سے منسلک ہیں۔

حضرت ابونصر انس: انس سلمہ اللہ کی ولادت شنبہ 6 رجب 1391ھ مطابق 28 اگست 1971ء کو ہوئی۔ حضرت زید نے اس لخت جگر کا نام سردار دو عالم ﷺ کے خادم خصوصی حضرت انس کے اسم گرامی پر رکھا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت انس کے واسطے دعا فرمائی تھی۔ اللھم اکثر مالہ وولدہ۔ آقاؤں کے کرامات و انعامات میں ان کے غلاموں کے لئے بھی نصیبہ ہوا کرتا ہے۔ عاجز کو اپنے مولائے جلیل و کریم سے کامل امید ہے کہ وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہمنام اس غلام کو ان کے خوان نعمت سے نصیبہ دے گا۔ "باکریمان کارہا دشوار نیست۔"

حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت ابوالنصر انس صاحب اپنے جد بزرگوار کے سجادہ نشین ہیں اعلیٰ حضرت نے اپنی حیات مبارکہ کے دوران ہی ان پر اپنا کامل رنگ چڑھا دیا تھا اور یہ ان کے فیضان سے معمور ہیں۔ اللہ کریم ان کو زندہ رکھے اور مخلوق خدا کے قلوب کو فیض یاب اور سیراب کرتے رہیں۔ (آمین)

حاجی دوست محمد قندہاری اور حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی

آپ کا اسم گرامی: فرید العصر۔ وحید الزمان۔ مظہر فیض رحمان حضرت خواجہ خواجگان حضرت حاجی مولانا محمد عثمان صاحب دامانی قدس سرہ' ہے۔

ولادت باسعادت: آنحضور سراپا نور کی ولادت باسعادت 1244ھ قصبہ لونی میں ہوئی۔

تعلیم و تربیت: آپ دو بھائی تھے۔ حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولوی احمد سعید صاحب۔ اخوند۔ آنجناب کے والد بزرگوار ان دونوں کو ایسی حالت میں چھوڑ کر راہی عالم بقا ہوئے کہ حضرت خواجہ غریب نواز کی عمر تقریباً پانچ چھ برس بمشکل ہو گی اور حضرت خواجہ عالم کے بھائی تو ابھی دودھ پیتے بچے تھے۔ جب سر سے سایہ پدری اٹھ گیا۔ تو ان کی والدہ صاحبہ نے اپنی توجہ اب دو بچوں کی پرورش کے لئے وقف کر دی

Marfat.com

اور کفالت ماموں صاحبان نے کی۔ یہاں تک کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سن شعور و تمیز کو پہنچے تو ایک دینی مدرسہ میں آپ کو داخل فرمایا گیا اور اپ نے قرآن حکیم اور مروجہ ابتدائی دینی علوم صرف۔ نحو۔ اصول فقہ اور فقہ و تفسیر کی کتابیں پڑھیں۔

جناب ماموں صاحب موصوف نے (آپ رحمۃ اللہ علیہ سے) پوچھا کہ میرے پیرومرشد حضرت خواجہ مولانا حاجی دوست محمد صاحب قبلہ غریب نواز قندھاری قدس سرہ' قصبہ چودھواں کے قریب ہاڑ (کوہ سلیمان) کے دامن میں قیام پذیر ہیں ان کی خیر و عافیت کی خبر ہے کہ نہیں۔ آنجناب نے جواب دیا کہ مجھے کوئی علم نہیں۔ اور نہ ہی یہ معلوم ہے کہ آپ کے پیرومرشد کون ہیں اور کہاں قیام پذیر ہیں۔ جب آنحضور رحمۃ اللہ علیہ قبلہ واپس ہونے لگے تو ماموںؒ صاحب نے فرمایا کہ چودھواں کا قصبہ تمہارے راستے میں ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ (میرے پیرومرشد صاحب) اس قصبہ کے قریب ایک کڑی میں تشریف فرما ہیں۔ ان کی خدمت عالیہ میں میرے نیاز مندانہ تسلیمات مسنونانہ عرض کریں اور یہ بھی عرض کریں کہ آنجناب قبلہ کے درویش جس کام کی غرض سے ہمارے پاس آئے تھے وہ کل واپس خدمت اقدس میں حاضر ہو جائیں گے۔

کھوئی بہارہ: آپ رحمۃ اللہ علیہ قبلہ فرماتے ہیں جب میں واپس ہوا تو حضرت خواجہ پیرومرشد مولانا حاجی دوست محمد صاحب قبلہ غریب نواز قندھاری قدس سرہ' کی خدمت اقدس میں ایک راہ چلتے مسافر کی طرح حاضر ہوا۔ اور حضور حضرت قبلہ قدس سرہ' مجھ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ میرے وہ درویش کس وقت آئیں گے۔ تو میں نے جواباً عرض کیا۔ کہ قبلہ کل واپس آئیں گے۔ اتنی سی مختصر گفتگو کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ حضور حضرت قبلہ حاجی صاحب قندھاری قدس سرہ' سے رخصت ہو کر تحصیل علم کی خاطر روانہ ہو گئے اور میری حضور حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری قبلہ کی خدمت میں حاضری کی تاریخ 9 جمادی الثانی 1266ھ تھی) اس انداز سے گفتگو سے یہ ظاہر کرنا مطلوب ہے کہ اس حاضری کا مقصد صرف پیام رسانی تھی نہ کہ عقیدت ارادت مندی اور اخلاص و زیارت تھی مگر یہ حاضری بھی وہ رنگ لائی کہ دنیا دنگ رہ گئی۔

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

یہ اتفاقی حاضری اسی ارشاد نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کی زندگی کی تفسیر بن گئی۔

Marfat.com

حدیث شریف میں ہے کہ: "لا یشقی جلیسھم" یعنی اہل اللہ کا ہم نشین محروم نہیں رہتا۔ یہ اولین نگاہ کیسی تھی؟ یہ فیض بے پایاں کی ایسی نگاہ لطف و کرم تھی جس نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا اور کندن کو نکھار دیا۔ جب آں قبلہ رحمۃ اللہ علیہ مراجعت فرما کر واپس مدرسہ میں تشریف لائے تو حصول علم کے لئے کوشاں ہو گئے۔ لیکن اس ولی کامل کی تاثیر رنگ لائی۔ اور آپ کا علم ظاہری سے دل اچاٹ ہو گیا ذوق و شوق الہیہ نے آں قبلہ کو آ لیا اور ہر وقت اس قدر استغراق کی حالت طاری رہنے لگی کہ کتاب اور مطالعہ یکسر ختم ہو گئے تھے اس وقت آپ ہدایہ' جو فقہ حنفی کی ایک مستند کتاب ہے' پڑھتے تھے۔

میں اس حالت کے دوران اپنے استاد محترم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا عرض کر دیا اور یہ بھی عرض کر دیا کہ مجھ سے اب تحصیل علم نہیں ہو سکتی۔ محبت الہیہ کا بہت غلبہ ہے۔ میں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ کسی اہل اللہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہو جاؤں۔ استاد صاحب نے فرمایا کہ ہدایہ تھوڑا سا باقی ہے' کچھ دن توقف کر لیں کہ کتاب ہدایہ ختم ہو جائے تو پھر دونوں اکٹھے چلیں گے اور ایک ساتھ ایک ہی شیخ کے دست حق پرست پر بیعت کریں گے۔ آنحضور نے فرمایا کہ ہدایہ ختم کرنے میں کچھ دیر ہے اور مجھ میں یارائے صبر نہیں۔ میرا اضطراب حد درجہ بڑھ چکا ہے۔ ہر وقت استغراق اور محویت طاری رہتی ہے میں کل .بفضلہ تعالیٰ روانہ ہو جاؤں گا۔

ہم دونوں کی یہ گفتگو استاد محترم کے بڑے بھائی' جو ان کے استاد بھی تھے' سن رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا۔ اگر تمہارا ارادہ فقیری کا راستہ اختیار کرنا حتمی اور یقینی ہے تو بہت مناسب اور موزوں ہے۔ اس ارادہ پر مضبوطی سے قائم رہو۔ (آپ قبلہ فرماتے ہیں) میں نے جواب دیا کہ میرے دل کی گہرائیوں سے صرف یہی ایک آواز آ رہی ہے کہ حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری ؒ سے بیعت ہو جاؤں۔

اس گفتگو کے بعد سبق اور درس چھوڑ کر بیعت کے ارادہ سے چودھواں کی جانب روانہ ہوا۔ جب موسیٰ زئی شریف کی نہر کے کنارے پہنچا تو نسبت باطنی کا اتنا شدید غلبہ ہوا کہ سارے جسم میں بسبب حرارت ذکر سخت گرمی پیدا ہو گئی' جو ناقابل برداشت تھی۔ جونہی نہر پر پہنچا تو کپڑوں سمیت نہر میں کود پڑا اور کافی دیر نہر کے پانی میں بیٹھا رہا۔ تاکہ کچھ ٹھنڈا ہو کر چودھواں تک چلنے کے قابل ہو جاؤں' باوجودیکہ اس زمانے میں' میں اس قدر

Marfat.com

توانا تھا کہ اگر ہاڑ کی گرمیوں میں باروزہ سارا دن غروب آفتاب تک پیدل سفر کرتا تو گرمی سے دل برداشتہ نہ ہوتا۔ اور نہ پیاس لگتی۔ بالاخر اندرین حال منزل مقصود پر پہنچ ہی گیا۔ عصر کا وقت تھا اور جمادی الثانی 1266ھ کی آٹھ تاریخ تھی کہ جناب حضرت قبلہ حاجی دوست محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ قندھاری کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور قدم بوس ہوتے ہی بیعت کی درخواست کی۔ آپ قبلہ نے انکار فرمایا کہ فقیری اختیار کرنا بہت مشکل کام ہے۔ بندہ نے عرض کی قبلہ (من محض برائے ایں کار تیار شدہ ام واز ہرچیز تعلق برداشتہ ام) وپس پشت انداختہ ام ہرچیز را دوام سہ طلاق" پھر حضور نے فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو پھر اپنے ارادہ پر مستحکم ہو جاؤ۔" چنانچہ مغرب کی نماز کے بعد حضرت قبلہ حاجی صاحب قدس سرہ' نے اس فقیر کو بیعت سے مشرف فرمایا۔ بیعت کے وقت اس فقیر پر عجیب و غریب حالت طاری ہوئی کہ زبان' بیان سے قاصر ہے۔

آپ قبلہ نے پھر فرمایا کہ ایک روز میرے پیرومرشد حضرت حاجی صاحب قبلہ نے بندہ کو فرمایا کہ تمہیں وہ روز یاد ہے' جب اپنے ماموں جان کا سلام اور پیغام پہنچانے فقیر کے پاس آئے تھے۔ بندہ نے عرض کی۔ "جی ہاں! بندہ کو وہ دن اچھی طرح یاد ہے" تو حضور قبلہ نے فرمایا۔ یعنی فقیر نے اس روز آپ کی پیشانی میں نسبت مجددیہ قدس اسرار ابہا کے انوار جلوہ گر دیکھے تھے۔ اور یہ سمجھ لیا تھا کہ یہ شخص ہمارے حضرات کے فیض نسبت سے رنگین و مالا مال ہونے کے لئے میرے پاس آئے گا۔ مگر جب کچھ عرصہ گزرا اور تم نہ آئے تو میں نے یہ سمجھا کہ میرے کشف میں شاید خطا واقع ہوئی ہے۔ شکر الحمدللہ! کہ تمہاری نوشتہ ازلی رنگ لائی اور تمہیں ہمارے پاس لے آئی۔ کبھی کبھار میرے حضرت پیرومرشد حاجی صاحب قبلہ بندہ کو فرماتے۔ "تمہارے لئے مناسب ہے کہ حسب ضرورت علم منطق بھی پڑھ لو۔" تو بندہ عرض کرتا کہ بندہ کا دل علم منطق پڑھنا نہیں چاہتا۔

حضرت خضر کا تعلق: بندہ کو علم منطق پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جب امام فخر الدین رازی" اس قدر معقولی اور منطقی ہونے کے باوجود دین متین کا رازدار نہیں بن سکا تو بندہ کو علم منطق پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ تو اس کے جواب میں کچھ دنوں کے بعد میرے حضور" نے فرمایا کہ "سفید ریش" یعنی خواجہ خضر علیٰ نبینا و علیہ الصلوۃ والتسلیمات

Marfat.com

فقیر کو فرماتے ہیں کہ عثمان جی کو علم منطق پڑھنے پر مجبور نہ کرو۔ کیونکہ اس کا مقصود صرف خدائے پاک کا دیدار ہے۔ پھر ارشاد فرمایا "مجھے ہر کام میں سفید ریش مشورہ دیتے ہیں۔"

سبحان اللہ! میرے پیرومرشد برحق حضرت خواجہ حاجی صاحب قبلہ کا مقام ولایت و قطبیت کتنا بلند اور ارفع و اعلیٰ تھا کہ ان کے ہم نشین خواجہ خضر پیغمبر علیہ السلام جیسی ہستیاں تھیں کہ ان کے مشورہ کے بغیر آپ کوئی کام نہ کرتے۔ آپ فرمایا کرتے کہ جب بھی مجھے کوئی امر مشکل درپیش آئے تو خواجہ خضرؑ مشورہ اور تسلی دینے حاضر ہو جاتے ہیں۔ سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد۔

خدمت مرشد: حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری کے دست حق پرست پر بیعت سے مشرف ہونے کے بعد آپ قبلہ خواجہ غریب نواز خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب قبلہ قدس سرہ' نے اپنے گھربار اور اپنے جملہ کاروبار سے منہ موڑ لیا اور ہر ایک تعلق کو توڑ کر صرف ایک ذات بابرکات یعنی اپنے شیخ محترم حضرت قبلہ پیرومرشد غریب نواز سے تعلق جوڑ لیا' جو حقیقی معنوں میں تعلق باللہ کی لاثانی مثال تھی۔ آپ قبلہؒ نے اپنے پیرومرشد کی خدمت کو ہر چیز پر ترجیح دی اور ہر چیز سے منہ موڑ لیا اور کمربستہ ہو کر شب و روز حضرت پیرومرشد کی خدمت میں لگ گئے چنانچہ 9 جمادی الثانی 1266ھ سے لے کر حضرت قبلہ پیرومرشد کے وصال شریف تک دن رات خدمت کرنے میں کمربستہ رہے۔ اور خدمت گزاری کا کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ حضرت قبلہ خواجہ حاجی صاحب قندھاری کا وصال پرملال بروز 22 شوال 1284ھ کو ہوا۔

بیعت سے لے کر مسند رشد و ارشاد پر رونق افروز ہونے تک کا یہ عرصہ اٹھارہ سال چار ماہ تیرہ دن ہوتے ہیں کہ یہ تمام عرصہ آنحضور قبلہ نے اپنے تمام علائق چھوڑ دیئے اور صرف اپنے پیرومرشد قبلہ خواجہ حاجی صاحب غریب نواز کی خدمت اقدس میں حاضرباش رہے۔ اور آنحضور کی درویشی اختیار کی اور ہر خدمت کو خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ آپ قبلہ نے اپنے پیرومرشد کی نہ صرف حیات مبارک تک بلکہ اپنے پیرومرشد کے وصال شریف کے بعد بھی آپ کی اپنے پیرومرشد رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ کی حیات تک تزویج اور تساہل کی زندگی اختیار نہ فرمائی۔ خیال مبارک یہ تھا کہ بہ مصداق آیۃ کریمہ انما

Marfat.com

انوالکم واولادکم فتنۃ کہ مبادا دنیاوی علائق مانع نہ ہو جائیں اور پیرانی صاحبہ کی خدمت گزاری میں جو کہ اپنی حقیقی والدہ سے بھی مقام و منزلت میں بڑھ کر ہیں کوئی کمی واقع نہ ہو جائے۔

حضرت پیرومرشد قدس سرہ' کی تمام خدمات مشکل ترین امور میں اور سفرو حضر میں آپ قبلہ انجام دیتے۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوتا کہ کوئی ضروری کام ڈیرہ اسمٰعیل خان میں کرنا ہوتا تو آپ ہی اس خدمت کے انجام دینے میں سعادت سمجھتے اور بصد خوشی آپ صبح کو موسیٰ زئی شریف سے روانہ ہوتے اور خدمت سرانجام کر کے شام تک واپس خدمت عالیہ میں حاضر ہو جاتے اور اکثر و بیشتر یہ خدمات شریفہ آپ کی طویل بیماری میں آپ سرانجام فرماتے۔

حضرت مائی صاحبہ کی دوائی لانے کے لئے 90 میل پیدل سفر کرنا اور پیرومرشد کا طغیانی نالے سے پار کرا دینا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آنجناب کی اہلیہ کی دوائی ختم ہو گئی اور ظہر کی نماز سے پہلے آپ خانقاہ شریف موسیٰ زئی سے روانہ ہوئے اور مغرب کی نماز ڈیرہ اسمٰعیل سے باہر چھ میل کے فاصلے پر شہر ٹیکن پر پڑھی اور جب ڈیرہ اسمٰعیل خان شہر پہنچے تو نماز عشاء کا وقت تھا' اکثر دکانیں بند ہو گئی تھیں۔ ہندو پنساری جس سے آپ ہمیشہ دوائی لیا کرتے تھے وہ بھی دکان بند کر رہا تھا۔ مگر جونہی آپ پر نظر پڑی' فوراً آپ کے ہاتھ سے بوتل لے کر جو جو دوائیاں درکار تھیں' آپ کو دوائیاں بنا کر دے دیں اور آپ جناب انہی قدموں پر واپس ڈیرہ اسمٰعیل خان سے چل پڑے جب رودلونی پر جو ڈیرہ سے بیس میل کے فاصلے پر ہے' پہنچے تو رودلونی کو پانی سے بھرا ہوا پایا جو اتنی تیزی سے بہہ رہا تھا کہ قدم زمین پر لگنے نہ دیتا۔ اور جس میں اونٹ بھی ڈوب جاتے۔ طبیعت بڑی غمگین ہوئی کیونکہ آپ کا ہمیشہ کا معمول رہا تھا کہ تہجد کے نوافل اپنے پیرومرشد کے ساتھ ادا فرماتے' پہلے آپ اپنے پیرومرشد کو وضو کراتے اور پھر دونوں اکٹھے نوافل تہجد ادا فرماتے۔ اس دفعہ بھی آپ کو عجلت تھی کہ نوافل نماز تہجد کے لئے اپنے پیرومرشد کو وضو کراؤں اور ان کے ساتھ اکٹھے نماز تہجد بھی ادا کر لوں۔

چنانچہ بے اختیار رابطہ اپنے حضرت کا پکڑا اور پاؤں رودلونی میں توکل علی اللہ کر کے ڈال دیا تو ساری رودلونی میں چلتے رہے اور پانی صرف ٹخنہ سے اوپر تک اور چھوٹی پنڈلی

Marfat.com

تک پہنچتا رہا اس سے اوپر پانی نہ چڑھا' یہاں تک کہ رودلونی کے پار پہنچ گئے۔ شکر مولا کا بجالایا۔ رات کے بارہ بج رہے تھے اور دوڑتے' کہیں تیز تیز چل کر تین بجے رات کے بفضل تعالیٰ خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف پہنچ گئے۔ تسبیح خانہ کے باہر ٹھہرے ہی تھے کہ آپ کے پیرو مرشد حضرت حاجی صاحب غریب نواز نے اندر سے آواز دی کہ مولوی عثمان جی! کیا آپ ڈیرہ سے آگئے ہیں۔ آپ نے لبیک کہہ کر باہر سے عرض کی کہ حضور آگیا ہوں۔

حضرت حاجی صاحب قبلہ نے دروازہ کھولا اور حسب معمول ہائے سابقہ آپ جناب نے اپنے پیرو مرشد کو وضو کرایا اور پھر دونوں نے نماز تہجد اکٹھی ادا کی۔ نماز تہجد سے فارغ ہو کر حضرت حاجی صاحب قبلہ نے آپ کی طرف منہ پھیر کر فرمایا مولوی عثمان جی! کیا سفر خیریت سے گزرا اور جب رودلونی پر آپ پہنچے تو کیا رودلونی بھری بہہ رہی تھی؟ اور آپ نے فقیر کا رابطہ پکڑا اور رود لونی سے پار پہنچ گئے اور جب یہ فرمایا تو حضرت حاجی صاحب قبلہ جوش میں آگئے اور زبان درافشاں سے فرمانے لگے' قسم ہے اس خدائے ذوالجلال کی کہ فقیر نے تمہارے ساتھ جو کوشش کی ہے اور توجہات دیے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے طفیل آپ میں اتنی برکت رکھی ہے کہ اگر کوہ سلیمان کو توجہ فرماؤ تو وہ بھی آپ کی توجہ کو برداشت نہ کر سکے اور اس میں آگ لگ جائے۔ تم کو ہمارے رابطہ پکڑنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔" آپ نے اپنے پیرو مرشد کا ہاتھ پکڑ کر چوما' اور آنکھوں سے لگایا اور آپ کے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ نے عرض کی "حضور مولا کریم اس بندہ کو ایک منٹ ایک سیکنڈ بھی آپ حضور کے بغیر زندگی نہ دے۔" کہ میں زندہ رہوں اور آپ سے ایک لحہ (سیکنڈ) تک بھی دوری برداشت نہیں کی جاسکتی۔ اس وارفتگی اور فدائیت کے قربان۔ کہ موسیٰ زئی شریف سے ڈیرہ کو صبح روانہ ہوتے اور شام کو واپس کام کو سرانجام کر کے خانقاہ شریف موسیٰ زئی پہنچ جاتے۔ حالانکہ اس وقت خانقاہ شریف موسیٰ زئی سے ڈیرہ اسمٰعیل خان تک سفر کی کوئی سہولت نہ تھی۔ اس کی یکطرفہ مسافت تقریباً چالیس پینتالیس میل ہوتی ہے۔ لیکن آپ کو جذب واشتیاق کے غلبہ اور اس کی وارفتگیوں سے راستے کی تکالیف اور مشکلات کا ذرہ بھر احساس تک نہ ہوتا۔

جن سلسلوں میں آپ قبلہ خواجہ وامانی قدس سرہ' کو اجازت مطلقہ حاصل ہوئی۔ وہ

Marfat.com

آٹھ سلاسل معروف و مشہور مندرجہ ذیل ہیں:۔

نقشبندیہ مجددیہ شریف' قادریہ شریف' چشتیہ شریف' سہروردیہ شریف' کبرویہ شریف' مداریہ شریف' شطاریہ شریف' قلندریہ شریف ان سب طرق میں اپنی مہر خاص سے مزین اجازت نامہ خوشخط مولانا غلام حسن صاحب پونگرڈیروی کے ہاتھ سے لکھا ہوا عنایت فرمایا۔

جناب حضرت خواجہ حاجی صاحب قندھاری کے وصال شریف اور طویل علالت میں خواجہ غریب نواز دامانی رحمۃ اللہ علیہ کی مسند نشینی

حضرت قبلہ پیرو مرشد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کی کل وقتی خدمات حضرت قبلہ خواجہ دامانی رحمۃ اللہ علیہ غریب نواز کے ذمہ تھیں۔ یہاں تک کہ مرض الموت میں بھی اپنے پیرو مرشد کے علاج معالجہ کے لئے اطباء اور معالجین کو لانے کی خدمت بھی آپ کے سپرد تھی۔ اور اس خدمت کے سرانجام دینے میں کوئی دقیقہ' منٹ' سیکنڈ بھی غفلت نہ ہونے دی۔ جب بحکم کل نفس ذائقتہ الموت مرض کا غلبہ ہوا اور لحظہ بہ لحظہ مرض میں اضافہ ہوتا گیا اور وقت آخر آ پہنچا تو حضرت قبلہ پیرو مرشد غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ ہی کو اپنے مسند ارشاد کے لائق سمجھا اور اپنی خلافت کا اہل سمجھ کر آپ کو اپنے سجادہ پر بٹھایا اور اپنا خلیفہ بنایا۔

وصال: شب دو شنبہ یعنی سوموار کی رات 22 شوال المکرم 1284ھ قبلہ عالم عالمیان جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت خواجہ مولانا حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس عالم فانی سے الوداع فرماتے ہوئے عالم جاودانی کی جانب رحلت فرما کر عالم قدس میں دیدار الٰہی جلشانہ سے مشرف ہوئے۔

حرمین شریفین کی زیارت اور حج: مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہونے کے تین سال بعد آنحضور قبلہ رشد وہدایت کے منصبی فرائض انجام دیتے رہے اور پھر قبلہ عالی کے دل میں حرمین شریفین کی زیارت اور حج مبارک ادا کرنے کا کمال شوق اور محبت دامنگیر ہوا چنانچہ تقریباً 1288ھ میں حضرت قبلہ عالم و عالمیان حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب بمع چند اشخاص سمیت عازم زیارت حرمین شریفین زادھما اللہ شرفھا و عظمتہ

Marfat.com

ہوئے۔

حج بیت اللہ شریف سے فارغ ہو کر عازم زیارت مدینۃ الرسول ﷺ اور گنبد خضراء علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ والثناء ہوئے جب مدینۃ الرسول ﷺ میں وارد ہوئے تو رابطہ محبت اور غلبہ شوق اس قدر طاری ہوا کہ درودیوار سے صورت محبوب مشاہدہ ہونے لگی۔ مدینہ پاک میں کم و بیش گیارہ روز رہے۔ ادب و احترام کا یہ عالم تھا کہ کھانا پینا یکسر ترک کر دیا' تا کہ قضاء حاجت کی ضرورت نہ پڑے۔ کیونکہ مدینہ پاک کی مبارک سرزمین پر ہر کہیں سرکار دو عالم ﷺ کے قدم مبارک لگے ہوئے ہیں جس میں اس سرزمین کا ہر ذرہ آفتاب عالم تاب ہے زیادہ روشن اور اہل نظر کے لئے صد رشک خلد بریں ہے۔ بیت:

ادب گا ہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و با یزیدؒ این جا

ادب کا یہ قرینہ امام دارالہجرت حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی سنت عشق و محبت کے مطابق تھا۔ امام صاحب جب بھی گھر سے نکلتے' تو پا برہنہ مسجد نبوی تک تشریف لے جاتے کہ مبادا میرا پیر ان ذروں پر آجائے کہ جن پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک لگے ہوئے ہوں۔

الغرض جب بیت اللہ شریف اور گنبد خضراء کی زیارت شریف سے شادکام و بامراد ہو کر واپس اپنے پیرومرشد حضرت حاجی صاحب قبلہ قندھاری قدس سرہ کے آستانہ عالیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف پہنچے تو اپنے پیرومرشد رحمۃ اللہ علیہ کے مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے اور (برصغیر) ہندوستان اور افغانستان وغیرہ ممالک کے ہزاروں لوگوں کو داخل طریقہ فرمایا۔

شریعت کی پابندی: تصوف میں تین لفظ بکثرت زبانوں پر دہرائے جاتے ہیں شریعت' طریقت' حقیقت۔

ان کی تفسیر میں سینکڑوں صورتیں بیان کی جاتی ہیں مگر حقیقی تفسیر ان کی حضرت امام ربانی مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات قدسی آیات میں بیان فرمائی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ شریعت غرا کے احکام کی پابندی فکر و استدلال کے ذریعہ' یہ شریعت ہے۔

Marfat.com

اور عقل و نظر سے آگے شریعت کے احکام کی پابندی ذاتی تجربہ اور قلبی مشاہدہ کے ذریعہ سے جو ہو وہ حقیقت ہے اور اس مقام تک پہنچنے کے لئے ریاضات اور مجاہدات' کوششیں اور کاوشیں ان سب کا نام طریقت ہے۔ روحانی کمال اور آخری منزل صداقت کا واحد معیار اور مقیاس صرف اور صرف شریعت ہے۔ اول و آخر یہی مقصود اور مطلوب ہے۔

ہمارے حضرت قبلہ دامانی قدس سرہ نے شریعت پر کمال پابندی اور سنت سنیہ کے کمال اتباع کو اپنا نصب العین اور دستور زندگی ایسا بنایا کہ کردار و گفتار و نشست و برخاست اور خوردونوش' وضع و قطع اور لباس وغیرہ' غرض زندگی کے ہر شعبہ میں شرعی احکام اور سنت نبویہ کی پابندی اور کامل اتباع کو لازم قرار دیا۔ یہاں تک کہ بال بھر بھی انحراف کو حرام سمجھتے اور اس سے تجاوز نہ فرمائے۔ خانقاہ شریف میں درویشوں اور عزلت نشینوں کو ہمیشہ نماز تہجد' مراقبہ اور ذکر الٰہی کی کثرت سے پابندی کی نصیحت فرماتے اور اکثر فرمایا کرتے کہ یاد الٰہی سے ایک لمحہ کے لئے غفلت نہیں ہونی چاہئے اور اکثر یہ شعرورد زبان ہوتا۔

شعر:

ذکر کن ذکر تا ترا جان است
پاکی دل' ز ذکر رحمٰن است

"سبحان اللہ"

انکسار و تواضع حضرت قبلہ دامانیؒ: انکسار اور تواضع کا یہ عالم تھا کہ حضرت والا کے عقیدت مندوں اور خدام کی تعداد ہزار در ہزار تھی۔ اس کے باوجود آپ فرمایا کرتے کہ میں بزرگی اور پیری کا دعویٰ ہرگز نہیں کرتا۔ بلکہ میں تو اپنے پیرو مرشد حضرت قبلہ حاجی صاحب قندھاری قدس سرہ' کے مزار پر انوار کا جاروب کش اور زائرین وواردین کا خدمت گزار ہوں۔

ایک خراسانی سائل کی چرب زبانی کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ "دنیا میں ہماری دولت مندی اور غناء مشہور ہے۔ اور یہ برکت میرے پیرو مرشد کی ہے ورنہ مجھ جیسا مسکین کوئی نہیں۔"

توکل علی اللہ خود شناسی: مقامات عشرہ جو تصوف کا لب لباب ہیں۔ توبہ۔ انابت'

Marfat.com

زہد' صبر' قناعت' توکل' شکر' خوف' تسلیم' رضاء۔

یہ مقامات عشرہ حضرت خواجہ دامانی قبلہ کو اگرچہ کامل طور پر حاصل تھے مگر ان میں جو مقام توکل علی اللہ ہے' آپ جناب اس کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے۔ باوجود یکہ ظاہری طور پر کوئی ذریعہ بھی دنیا کے حصول کا آپ کے پاس نہ تھا اور نہ کوئی دنیاوی اسباب تھے۔ مگر زائرین اور واردین کی کفالت اس کے باوجود آپ حضور کے ذمہ تھی۔ بعض اوقات سینکڑوں کی تعداد چار پانچ سو کے قریب زائرین اور واردین درویشوں سمیت بن جاتی تھی۔ خانقاہ شریف میں مستقل قیام پذیر مردوں اور عورتوں طالبان خدا' اللہ' اللہ' اللہ کرنے والوں کی ایک سو بیس اشخاص کے لگ بھگ تعداد تھی۔ ان سب کے جملہ اخراجات کے کفیل ذات خداوندی جلشانہ کے بعد آپ ہی کی ذات تھی۔ اس قدر ذات خداوندی پر بھروسہ تھا کہ ایک بار خانقاہ شریف کے حجروں کی دیکھ بھال کے لئے تشریف لے گئے تو ایک میزاب (پرنالہ) کے نیچے سرخ مرچ کا ایک پودا ملاحظہ فرمایا' جو خوب ہرا بھرا تھا۔ اس پودے کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ یہ پودا کس نے لگایا ہے۔ لنگر خانہ کے منتظم خادم نے عرض کی کہ حضور! یہ پودا میں نے لگایا کہ لنگر خانہ کی ضرورت کے کام آئے گا۔" ارشاد فرمایا۔" میرے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا لنگر اس کا محتاج نہیں۔" اور اسی وقت سنگھولے سے جو آنجناب تک یہ کرنے کے لئے اپنے ہاتھ میں رکھا کرتے تھے' اس پودے کو اکھاڑ پھینکا سبحان اللہ! اور ۔

خدا خود میر سامانست ارباب توکل را

کا مصرعہ بھی زبان مبارک سے پڑھا اور ارشاد فرمایا کہ فقیر کی بسر اوقات توکل بر خدا ہے۔ بعض ظاہر بین اشخاص حضرت کے کثیر اخراجات اور مصارف کو دیکھ کر یہ گمان کرتے کہ یا تو آپ عامل ہیں یا پھر کیمیا گر ہیں۔ حالانکہ نہ تو آپ عامل تھے اور نہ کیمیا گر۔ صرف اور صرف اپنے پیرو مرشد کے ساتھ کمال رابطہ اور محبت آپ حضور کے دل میں موجزن تھی۔ جس کے طفیل آپ کے پاس معرفت بھرا دل مبارک تھا جس سے خلق خدا آپ کی ذات گرامی سے مثل مور و ملخ مستفیض و منور ہو رہی تھی۔ اور ساتھ ہی رحمت الہی کی آپ حضور پر وہ موسلا دھار بارش تھی کہ کسی چیز کی کمی نہ تھی۔ سیم و زر' دین و دنیا کی رونق اور کامیابی و کامرانی و ترقی و خوشحالی اور فیضان الہی کا ٹھاٹھیں مارنے والا بحر بیکراں آنحضور

Marfat.com

کے پاس تھا۔ سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

حضور سراپا نور کا استغناء اور شان بے نیازی اور اعراض از ماسواللہ' اہل اللہ کی شان ہی بے نیازی اور استغناء ہے' طمع اور لالچ ان میں ذرہ بھر نہیں ہوتی۔ ان کی زندگی ارشاد نبوی ﷺ کہ الغناء ھو غنی النفس !او کما قال ﷺ کی زندہ مثال ہوتی ہے۔ بحمد اللہ یہ شان بے نیازی ہمارے حضرت خواجہ دامانی قبلہؒ میں بدرجہ اتم واکمل موجود تھی حضور کی افتاد طبع شریف ہی اپنے پیر دستگیر کی توجہات منیف سے ایسی ہی واقع ہوئی تھی' کہ اس میں حرص اور لالچ نام کو بھی نہ تھی۔ کیونکہ اہل اللہ کی جبلت اور فطرت ہی میں اللہ کریم نے استغناء بھری ہوتی ہے۔ بس ٹھیک اسی طرح ہمارے حضرت قبلہ دامانی رحمۃ اللہ علیہ کا وجود مبارک شان استغنائی کی ایک زندہ تفسیر تھی۔ چنانچہ تین واقعے حضور قبلہ کی استغناء کے عرض خدمت کئے جاتے ہیں۔

پہلا واقعہ : ایک سال قبلہ علاقہ غنذان (موجودہ افغانستان) میں موسم گرما گزارنے تشریف فرما تھے۔ وہاں کے قبائل کے مردوزن سب حاضر خدمت ہوئے' اور ان میں سے قوم توخی لنک خیل خدوزئی نے نہایت عاجزی وزاری سے عرض کی کہ ہم ایک کاریز اور اس کی ملحقہ اراضی حضور قبلہ کے لنگر شریف اور خانقاہ مبارک کے لئے ہدیتہ نذر کرتے ہیں جس کی سالانہ آمدنی تخمیناً" دس ہزار روپے ہے۔ حضور قبلہ منظور فرمائیں۔ اور اس بابت بیحد اصرار کیا۔ مگر باوجود اصرار بیشار اور زاری و گریہ بے کنار اس کاریز مع اراضی کو منظور نہ فرمایا اور ارشاد فرمایا:۔

فقیر کا سب معاملہ توکل علی اللہ پر ہے اور اسی ذات پاک جل شانہ' کے بھروسے اور سہارے پر فقیر لحات حیات مستعار گزار رہا ہے اور بحمد اللہ وہی ذات بے ہمتا فقیر کے سب کام اور کاروبار لنگر شریف اور میرے حضرت پیرو مرشد کی خانقاہ شریف کے پورے فرما رہا ہے اور بطریق احسن و عمدہ سرانجام دے رہا ہے اور یہ شعر بھی پڑھا۔ سبحان اللہ! بیت:۔

دوست ما را زر دہد منت نہد
رازق ما رزق بے منت دہد

دوسرا واقعہ: یہ کہ حضرت قبلہ کے احباب مریدین ہندوستان میں سے علاقہ یو۔پی میں ایک بی بی صاحبہ تھیں جو حضور کی بیحد غلام اور عقیدت مند تھی اور ایسی صاحب کمال اور صاحب حال بی بی صاحبہ تھیں کہ انہوں نے سب مقامات سلوک نقشبندیہ' مجددیہ حضور کی غائبانہ توجہات شریف کی بدولت طے کئے تھے اور اس کے باوجود وہ بیحد متمول تھی اور اس کے چار یا پچھ باغات بے حد سرسبز آموں کے تھے اور تقریباً 4 مربعہ جات زمین کی بھی مالکہ تھی جن کی آمدنی سالانہ تخمینا" ڈیڑھ لاکھ رقم کثیر ہوتی تھی اور وہ بے اولاد تھی۔ وہ جب بھی حضور کی خدمت میں خانقاہ شریف احمدیہ "سعیدیہ" میں حاضری سے مشرف ہوتی وہ عرض کرتی کہ حضور میں لاولد ہوں اور مہربانی فرما کر میری یہ ملکیت لنگر شریف کے لئے منظور فرمائیں اور یہ فدویہ اپنی یہ ملکیت' باغات حضور کی خدمت میں ---- ہدیہ پیش کر کے لنگر کے لئے وقف کرتی ہے۔ حضور منظور فرمائیں اور یاد رہے کہ یہ بی بی صاحبہ علی گڑھ (یوپی) موضع سیمرا جو کہ علی گڑھ شہر سے چھ سات میل پر واقع ہے' کی رہنے والی تھی۔ اس بی بی صاحب نے بارہا اصرار کیا' اور خلفاء کرام سے حضور قبلہ سے منظور کروانے کے لئے کہلوایا۔ مگر حضور قبلہ نے باوجود شدت اصرار اور عقیدت بے شمار' بی بی صاحب کے مجبوراً منظور فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ بی بی صاحبہ! یہ سب ملکیت اور باغات وغیرہ فقیر کو منظور ہیں۔ مگر فقیر وہاں پر اپنے پیرو مرشد کی خانقاہ شریف کو چھوڑ کر نہ بیٹھ سکتا ہے اور نہ وہاں پر سکونت اختیار کر سکتا ہے۔ حضور قبلہ نے بی بی صاحبہ موصوفہ کا ہدیہ منظور فرمایا اور ساتھ ہی انہیں دو چار مہینوں میں اپنے مقتدر خلیفہ اور عالم اجل اور فاضل و علامہ بے بدل مولانا محمود شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت اور اجازت نامہ طرق صوفیہ نقشبندیہ مجددیہ سے سرفراز فرما کر علی گڑھ روانہ فرمایا اور ان کو وہ ساری اراضی اور باغات ہبہ اور وقف فرما دیئے اور ان کو وہاں پر خانقاہ بنوا دی اور اس میں بٹھا کر اس علاقہ کے سارے احباب مریدین و معتقدین کو توجہات دینے پر مامور فرمایا۔ چنانچہ وہ صاحب موصوف اور خلیفہ حضور کے حضرت مولانا محمود شیرازی نے وہاں سیمرا علی گڑھ میں سکونت فرمائی اور تادم زیست وہاں پر رہے۔ حتیٰ کہ ان کی قبر شریف بھی سیمرا میں ہے اور ان کی گذران اور سب لنگر کے اخراجات زائرین اور واردین کے اسی ملکیت اور باغات وغیرہ کی آمدنی سے بفضل تعالیٰ بطریق اکمال پورے ہوتے رہے۔۔۔

Marfat.com

زہے سامان بے نیازی! میرے حضرت قبلہ دامانی رحمۃ اللہ علیہ کی (سبحان اللہ)

تیسرا واقعہ: ایک روز حاجی غلام نبی صاحب قوم بابڑ سکنہ چدھواں جو حضور قبلہ کے بعض مریدین سے تھا اور جو لاولد تھا۔ اس کی بیوی اور حاجی صاحب مذکور عمر کے اس حصہ منزل کو پہنچ چکے تھے اور عمر کی ایسی حد آگئی کہ اولاد کی رہی سہی امید بھی ختم ہو گئی تھی تو انہوں نے سوچا کہ اب اتنی عمر گزرنے پر اولاد نہیں ہوئی، تو کوئی ایسا کام کر جائیں تا کہ ہمارے واسطے جو باقیات صالحات سے ہو۔ حاجی صاحب موصوف بڑے متمول اور بڑے زمیندار تھے۔ چنانچہ حاجی صاحب نے ایک عریضہ بابت اپنی جائداد کے خدمت شریف میں ہدیہ لنگر میں پیش کرنے کے بارہ میں لکھا، جس کا مضمون یہ ہے کہ حضور! بندہ لاولد ہے اور چودھواں میں (ایک باغ میوہ دار رکھتا ہے) اور دو ویل کالا پانی (جو نہری ہے اور بارہ مہینے نہر میں جاری ہوتا ہے) اور ایک حصہ پن چکی، اور ایک مکان سکونتی چودھواں شہر میں جس کی بڑی حویلی ہے۔ یہ سب حضرت قبلہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور نہایت عاجزی و لجاجت سے قبول فرمانے پر اصرار کیا اور بندہ اور بندہ کی بیوی کو اپنے زمرۂ درویشاں میں قبول فرمائیں۔"

یہ عریضہ جب آنحضور قبلہ کی خدمت اقدس میں حضرت کے ایک خلیفہ مکرم نے پیش کیا اور جواب کا منتظر بیٹھا رہا۔ جب حضور قبلہ نے حاجی صاحب مذکور کا عریضہ پڑھا تو اس عریضے کی پشت پر چند سطور اپنی قلم مبارک سے جواباً تحریر فرمائیں۔ عبارت حضور قبلہ کی جو جواب میں اسی عریضہ کے پشت پر تحریر کی گئی تھی یہ ہے کہ "جناب من! جو کچھ آپ صاحب نے کمال خلوص اور محبت بے پایاں کی بنا پر تحریر فرمایا ہے اللہ کریم آپ کو اس نیک نیتی اور کمال محبت کا جو آپ اپنے پیران عظام سے رکھتے ہیں، جزائے خیر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ فقیر آپ صاحبان کے کمال محبت کو دیکھ کر یہ سارے تحفے منظور کرتا ہے اور منظور کرنے کے بعد ان سب تحائف اور ہدایا کو واپس آپ دونوں میاں، بی بی صاحبان کو ہدیہ کے طور پر بخشتا ہے۔ کیونکہ ان سب تحائف کو فقیر اپنے پاس رکھنے سے معذور ہے۔ فقیر کے پیرومرشد قدس سرہ، کا لنگر شریف صرف اور صرف توکل بر خدا پر چل رہا ہے۔ اور یہ شعر بھی عریضہ کی پشت پر تحریر فرمایا۔

تو چنیں خواہی خدا خواہد چنیں

Marfat.com

می دہد حق آرزوئے متقیں

باقی رہا آپ کا زمرۂ درویشاں میں شامل ہونے کا ارادۂ مصمم' تو اس کی بابت عرض ہے کہ خانقاہ شریف آپ صاحبان کا گھر ہے جس وقت جی چاہے خانقاہ شریف کے درویشوں کے ساتھ اوقات بسر کریں' انشاء اللہ توجہات اور دعاگوئی سے آپ صاحبان کے حق میں فقیر ہرگز دریغ نہ کرے گا۔ تسلی فرمائیں۔

اتفاقاً چند سیاح خانقاہ شریف آئے اور انہوں نے پہلی ملاقات میں اس بات کا اعتراف کیا کہ اس سے پہلے ایسے دلنواز شخص کے بارہ میں ہم نے سنا ہے اور نہ اب تک ہم کو ایسے دلنواز شخص کے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔

حضرت والا کا مسند ارشاد پر متمکن ہونے کے بعد سلسلہ شریف حضرات نقشبندیہ کی ترویج اور اشاعت

حضرت والا نے جس خوش اسلوبی اور سلیقہ سے خلافت عظمٰی کے فرائض انجام دیے' دنیا دنگ رہ گئی۔ پنجاب سے گزر کر یہ فیضان دہلی' بمبئی اور بنگال' کلکتہ' آدام وغیرہ کے اوطان بعیدہ تک پہنچا اور اسی طرح خراسان (موجودہ افغانستان) میں بھی سلسلہ شریف کی خوب اشاعت ہوئی اور ہزاروں خلفاء اس علاقہ میں مقرر فرمائے' جن سے آگے ہزاروں' لاکھوں نے فیض حاصل کیا۔

آپ کے ملفوظات کمالات' تصرفات اور کرامات دینی و دنیاوی حاجات کے لئے

انہی الفاظ اور انہی صیغوں کے مطابق یہ درود شریف رات دن ورد رکھو۔ انشاء اللہ تعالیٰ دینی و دنیاوی حاجات کی سرانجامی کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہو گا۔ زیادہ دعا۔

درود شریف: الھم صلی علی سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد افضل صلوا تک بعدد معلوما تک وبارک وسلم علیہ ایک ہزار بار روزانہ پڑھا کرو۔

جائز مقاصد میں کامیابی کے لئے: بعد نماز تہجد اس دعا کو ایک صد بار پڑھیں:-

Marfat.com

سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم و بحمدہ'
استغفر اللہ تعالٰی ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (بصورت دعائیہ) اس دعا کے پڑھ لینے کے بعد اللہ تبارک و تعالٰی کی درگاہ میں حضرت قبلہ و کعبہ حاجات خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری کی روح مبارک کو بخش کر اللہ پاک کی جناب میں ان کی ذات کو وسیلہ بنائیں اور اپنی حاجات کی دعا مانگیں۔ انشاء اللہ تعالٰی تمام مرادیں پوری ہوں گی۔

آفات' بلیات سحر جادو کے لئے: آفات و بلیات' سحر و جادو کے دفعیہ کی خاطر اول درود شریف 3 بار' سورہ فاتحہ 7 بار' آیتہ الکرسی 7 بار' اور 7 بار چاروں قل شریف (یعنی اس مجموعہ کو سات سات بار پڑھیں) پھر اپنی جان اور مریضوں پر دم کریں۔ انشاء اللہ تعالٰی سحر و جادو کی آفت رفع دفع ہو جائے گی۔

تیزی ذہن و کشائش کے لئے: اللھم نور قلبی بعلمک واستعمل بدنی بطاعتک و بارک و سلم علیہ اس وظیفے کو سبق شروع کرنے سے پہلے سات بار پڑھا کریں۔

شادی کے رشتے کے لئے: یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا ارحم الراحمین و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد مندرجہ بالا ورد کو مع درود شریف بلاناغہ یک صد بار پڑھیں۔ انشاء اللہ آپ کی شادی کا کام سرانجام ہو جائے گا۔

سانپ کے کاٹے اور امراض کے لئے ذکر کے دوران کیفیات کے متعلق: (1) نمک پر دم کے لئے سورہ فاتحہ اور معوذتین دم کر کے دیا کریں۔ (2) دوران ذکر لطیفہ یا لطائف کو جنبش ہوتی ہے اور بدن بھی جنبش میں ہوتا ہے۔ کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن اپنی طرف سے جنبش مت دو۔

مہمات دینی و دنیوی کے لئے ختم مجددی کا پڑھنا: مہمات دینی و دنیوی کے حل کے لئے ختم شریف لا حول ولا قوۃ الا باللہ پانچ صد بار اول آخر درود

Marfat.com

شریف کا درود رکھیں اور ثواب حضرت مجدد الف ثانی' محبوب صمدانی رضی اللہ عنہ کی روح پاک کو بخشیں اور اپنی حاجات خداوند تعالیٰ سے حضرت قبلہ موصوف کے وسیلے سے طلب کریں۔

شدید امراض سے صحت کے لئے: صحت کے لئے' یا کسی اور کے لئے جس کو شدید مرض ہو' صبح کی نماز کے وقت فرائض اور سنن کے درمیان سات بار سورہ فاتحہ معہ بسم اللہ شریف سات روز تک پڑھ کر ہر روز مریض پر دم کریں اور فاتحہ دے کر ثواب حضرت قبلہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رضی اللہ عنہ کی روح پر فتوح کو بخشیں) اور دعائے شفاء دربار ایزدی سے طلب کریں۔

صبر' توکل' یقین کامل پر حضرت شاہ غلام علی دہلوی کا واقعہ: ایک دن ارشاد فرمانے لگے کہ "لوگ سمجھتے ہیں کہ فقیر عثمان کے ہاں دولت و دنیا کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور فقیر کو کیمیاگر سمجھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ فقیر کا تو یہ حال ہے کہ فتوحات اور کشائش غیب سے فقیر کو حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ وہ فقیر درویشوں اور طالبان خدا پر خرچ کرتا رہتا ہے اور ہرگز فقیر جمع نہیں کرتا اور نہ فقیر کو غم فردا اور آئندہ پریشان کرتا ہے۔ یہ عطائے الٰہی ہے اور میرے پیرومرشد حضرت حاجی صاحب قبلہ کی نظر شفقت اور توجہ شریف کی بدولت یہ دین ہر وقت فقیر پر جاری ہے۔ یہ فرما کر پھر حضرت شاہ عبداللہ المعروف بشاہ غلام علی شاہ صاحب سجادہ نشین حضرت حبیب اللہ میرزا مظہر جان جاناں شہید دہلوی کا قصہ بیان فرمایا"

کہ جب میرزا جان جاناں شہید رضی اللہ عنہ ان کو اپنا سجادہ تفویض فرما کر راہی ملک بقا ہوئے تو آپ (حضرت غلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ میرے پیرومرشد قبلہ کی وفات کے بعد خدا کی مخلوق کا ایک بے پایاں سمندر فقیر کے پاس اکٹھا ہونے لگا بعض تو حضور پیرومرشد کی فاتحہ خوانیوں کے لئے اور بعض بیعت ہونے اور رہ مولیٰ سیکھنے کی غرض سے آتے۔ ان لوگوں کا بہت بڑا ہجوم فقیر کے پاس آنے لگا اور درویشان خدا کی' جو خانقاہ شریف میں شب و روز مقیم تھے اور ذکر و مراقبہ سیکھنے کے لئے ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔ ان کی تعداد بھی بے حساب تھی اور فقیر کا یہ حال تھا ازروئے تمول و دنیا کہ فقیر کے پاس ایک پیسہ بھی نہ تھا۔ جس سے ان دوستوں کی خدمت کی جا سکے اور طالبان مولیٰ کو کم از کم

Marfat.com

دو وقت دال پانی بھی کھلا سکوں۔ آخر فقیر اس شرم کے مارے مسجد کے پہلو میں جو حجرے تھے ان میں سے ایک حجرے میں داخل ہو گیا اور لوگوں سے چھپ کر بیٹھ گیا اور حجرے کو اندر سے بند کر دیا۔ یہ خیال رکھ کر اور بارگاہ الٰہی میں عرض کر کے کہ اے میرے مولیٰ! آپ میرے حال میں جب تک کشائش اور اپنی جناب غیبی سے فراخی اور وسعت پیدا نہ کریں گے، تب تک میں اس حجرے سے نہیں نکلوں گا اور بس۔ اسی حجرہ میں میرا قیام ہو گا۔ میں حجرے میں رہوں گا اور ہرگز باہر --- نہ نکلوں گا۔ کیونکہ میرا منہ لوگوں کے دکھانے کے قابل نہیں۔ پاس ایک دمڑی نہیں جس سے ان واردین اور زائرین و طالبین حضرت قبلہ کو کھانا کھلایا جا سکے۔ بس میں اس حجرے سے ہرگز نہیں نکلوں گا۔ خواہ مجھ پر جس قدر فاقے ہی کیوں نہ گزریں۔ یا مجھے اسی حجرے میں موت آ جائے تو یہ حجرہ میری قبر ہو گی اور بدن کے جو کپڑے میں نے پہنے ہوئے ہیں یہ میرا کفن ہو گا۔ بس یہ عہد مولیٰ پاک کے ساتھ کر کے خاموش زاویہ خاموشی اور عزلت میں حجرے میں بیٹھ گیا۔ اس کے بعد دن بہ دن گذرتے گئے اور فاقے شروع ہو گئے۔ فاقے پہ فاقہ آنے لگا لیکن الحمد اللہ کہ میرے عزم میں ذرہ بھر بھی تبدیلی نہ آئی۔

آخر تیرھویں دن اسی حالت فاقہ میں ہی تھا کہ اچانک ایک شخص نے حجرے کے دروازے پر آ کر دستک دی اور آواز دی۔ "یا حضرت! میں یہ تیرہ روپے آپ کے لئے لایا ہوں۔ برائے کرم دروازہ کھولئے اور یہ رقم لیجئے" فقیر نے اس کی آواز کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور خاموش بیٹھا رہا اور وہ آواز پہ آواز دیتا رہا۔ مگر میں اپنے عزم میں پورا خاموش بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ وہ شخص مجبور ہو کر حجرے کے ایک سوراخ سے تیرہ روپے اندر ڈال کر چلا گیا۔

اس کے بعد فقیر بہ اشارہ الٰہی اور امداد غیبی سمجھ کر وہ تیرہ روپے اٹھا کر تیرھویں روز حجرے سے بحالت فاقہ باہر نکلا۔ فقیر پر کمزوری کے آثار بفضل تعالیٰ ہرگز ظاہر نہیں تھے۔ اور فقیر نے تکیہ بر مولائے کریم کر کے اپنے پیرومرشد کے وسیلہ جلیلہ سے درویشین کرام و طالبین عظام اور زائرین و واردین خانقاہ عالی شان کے لئے لنگر کا اہتمام کیا اور سب احباب دور و نزدیک اور طلبہ مقیمین اور طالبان با تمکین کو دونوں وقت لنگر سے کھانا ملنے لگا۔ ان کی تعداد گاہے پانچ سو ہوتی تھی۔ گاہے سات سو۔ اور ان سب کو میرے پیرومرشد قبلہ

Marfat.com

کے لنگر شریف سے دونوں وقت کی گذران ملتی رہتی تھی خرچ دکاندار سے قرض لایا جاتا تھا اور ماہوار اس کی ادائیگی کر دی جاتی تھی۔ اور یہ خرچ کسی ماہ نو ہزار اور کسی ماہ دس ہزار تک بھی پہنچ جایا کرتا تھا اور بفضل تعالیٰ فتوحات الٰہیہ اور عطایا و انعامات غیبیہ کا وہ دروازہ اس فقیر پر کھلا' جس کا کوئی حد و حساب ہی نہیں۔ فالحمدللّٰہ علیٰ ذالک حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ

خدا خود رازق کل ہے کسی کا گر توکل ہو

بارش کے لئے تصرف: ایک دفعہ موسم گرما میں شدید گرمی پڑی اور آسمان سے کوئی بارش نہ برسی۔ شہر موسیٰ زئی شریف کے لوگ اور خانقاہ شریف کے درویش گرمی کی شدت اور بارش کی بندش کی وجہ سے بہت ہی تنگ آ گئے تھے اور حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بارش کی دعا کے لئے التجا کی۔ حضرت قبلہ نے درویشوں اور شہر کے لوگوں کی درخواست کے پیش نظر حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری بردالله مضجعه الشریف ونورالله مرقده المنیف کے مزار مبارک پر عصر کے وقت دیر تک دعا مانگی۔ عشاء کی نماز کے بعد دوبار رحمت الٰہی یعنی بڑے زور و شور کی بارش برسی کہ گرمی کی تپش اور حدت بالکل جاتی رہی۔ اور مالکان اراضی کو فصل اور کھیتی باڑی وغیرہ کا کافی فائدہ پہنچا۔

دشمن قبیلہ کا آپ کے قبیلہ پر حملہ اور بزرگان کرام کی مدد سے فرار ہو جانا: ایک دفعہ ہمارے حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ قبیلہ ناصر شادی زئی کے لوگوں کے قافلہ کے ساتھ جو تقریباً تیس افراد سوار اور سو افراد پیادہ پر مشتمل تھا۔ یہ لوگ قدیم ایام سے حضرت قبلہ کے خادم چلے آ رہے تھے۔ غنذان (خراسان) کی خانقاہ شریف سے حضرت قبلہ حاجی صاحب دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کی آخری آرام گاہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف کی طرف روانہ ہوئے خانقاہ شریف غنذان سے چھ منزل دور کوسک نامی پہاڑ میں قیام فرمایا۔ دوسرے دن چاشت کے وقت قبیلہ سلیمان خیل کے سات سو مسلح سوار وہاں ظاہر ہوئے۔ چونکہ بہت پہلے سے قبیلہ ناصران شادی زئی اور قوم سلیمان خیل کے درمیان بہت سخت عداوت اور دشمنی چلی آ رہی تھی اور ہمیشہ آپس میں قتل و قتال اور

Marfat.com

جنت و جدال کرتے رہتے تھے۔ قبیلہ سلیمان خیل نے چاہا کہ قبیلہ شادی زئی پر حملہ کردیں اور حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے تمام قافلہ کو ایک ساتھ ہی قتل کردیں اور تمام مال و اسباب اور اونٹوں کو لوٹ کر لے جائیں۔ پس ہر طرف سے وہ اُمڈے اور حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے قافلے کا چاروں طرف سے گھیراؤ کرلیا۔ خدام نے حضرت قبلہ کی خدمت میں عرض کی کہ قبلہ! دشمنوں کی ایک کثیر تعداد ہمارے کشت و خون کے لئے ہمارے سروں پر آگئی ہے۔ اور تمام مال و اسباب اور اونٹوں کو لوٹ کر لے جانا چاہتی ہے امداد کا بہت ضروری وقت ہے۔ آپ غور فرمائیں۔ آپ قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے خادم کو فرمایا کہ میرا گھوڑا اور تلوار لے آؤ۔ خادم گھوڑا اور تلوار لانے کے لئے چلا گیا اور ساتھ ہی اس خیال میں کہ حضرت قبلہ دشمنوں کی طرف تشریف نہیں لے جائیں گے توقف کیا اور گھوڑے کو دوسری طرف لے گیا۔ اس دوران ملا محمد رسول قوم لئون جلدی میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ قبلہ! آپ جو دشمنوں کے لشکر میں سوار ہو کر تشریف لے جانا چاہتے ہیں۔ آپ تو زیادہ سے زیادہ پانچ یا دس یا بیس آدمیوں کو ماریں گے۔ جبکہ وہ سات سو مسلح سوار ہیں۔ آخر کار کیا کیا جا سکتا ہے۔ پس آج خدائے پاک کی طرف توجہ پھیرنا اور التجا کرنا ہے یہ سن کر حضرت قبلہ خاموش ہو گئے اور سر بگریباں ہو کر توجہ فرمانے لگے۔ ایک لحظہ کے بعد اپنا سر گریبان سے باہر نکالا اور مٹی کی ایک مٹھی زمین سے اٹھا کر دشمنوں کے منہ پر ماری۔ دشمن کے منہ پر مٹی مارتے ہی دشمن کا لشکر شکست کھا گیا اور بے تحاشا سراسیم و پریشان ہو کر کئی میل اپنی پشت کی طرف بھاگ گیا۔

دوسرے دن خادموں نے عرض کی کہ قبلہ! گذشتہ دن کے حالت کی کیفیت اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائیں تاکہ ہم خادموں کی تسکین خاطر کا سبب ہو۔ آپ قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زبان گوہر فشاں سے ارشاد فرمایا' جس وقت دشمنوں کی طرف میں متوجہ ہوا تو فقیر نے دیکھا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ سیف الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ' حضرت حافظ محمد محسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ' حضرت سید نور محمد صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت میرزا جان جاناں مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شاہ ابو سعید صاحب مجددی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شاہ احمد سعید صاحب مجددی رحمۃ اللہ علیہ' اور ہمارے قبلہ حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ سبز رنگ

Marfat.com

گھوڑوں پر سوار یکبارگی دشمنوں کی طرف دوڑ پڑے۔ جس وقت حضرت قبلہ حاجی دوست محمد قندھاری صاحب گزرے تو حضرت قندھاری کے گھوڑے کے سم کے نیچے سے فقیر نے ایک مٹھی مٹی اٹھائی اور دشمنوں کے منہ پر پھینک دی۔

دعا کے ذریعہ ایک ہی وقت میں دو گاؤں کی زمینوں میں بارش برسنا:

ایک دن میاں غوث علی صاحب آم کا پھل اور مولوی محمد عیسیٰ خاں ولد حاجی قلندر خاں صاحب گنڈہ پور پتی خیل رئیس ٹڈی حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان کے لئے پھل لائے۔ ہمارے حضرت قبلہ قلبی و روحی رحمۃ اللہ علیہ فداہ نے اپنے صاحب زادگان محمد بہاؤ الدین و محمد سیف الدین سے ارشاد فرمایا کہ یہ صاحبان تمہارے لئے میوہ لائے ہیں۔ پس آپ لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ ان کے لئے حضرت پیرومرشد قبلہ حاجی مولانا دوست محمد قندھاری نوراللہ مرقدہ الشریف و برداللہ مضجعہ الشریف کے مزار مبارک پر بارش کی دعا مانگو کہ ان کی زمینیں سیراب ہو جائیں۔ پس ہر دونوں صاحبزادے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد مبارک کے مطابق حضرت قبلہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور دعا مانگی اور واپس حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آگئے اور بیٹھ گئے۔ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبزادگان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ مزار شریف سے کیا اطلاع آئی۔ یعنی حضرت قبلہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا فرماتے ہیں؟ چونکہ دونوں صاحبزادے کمسن تھے' انہوں نے کہا کہ بابا حضرت تو مردہ ہیں کوئی جواب نہیں دیتے' پس صاحبزادگان کی زبانوں سے یہ باتیں سنتے ہی حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کو بہت جوش آیا اور ہر دو صاحبزادگان سے فرمایا کہ اب تم دوبارہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر جاؤ۔ اور دعا مانگو' حضرت جواب عنایت فرمائیں گے۔ صاحبزادگان حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق پھر حضرت حاجی صاحب کے مزار مبارک پر گئے' دعا طلب کی' اور لوٹ آئے' تو حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے دریافت فرمایا کہ بتاؤ حضرت حاجی صاحب نے کیا فرمایا ہے۔ صاحبزادگان نے عرض کی کہ بابا حضرت کلاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بارش بہت زیادہ ہو گی۔

ایک دن گزارنے کے بعد میاں غوث علی صاحب اور مولوی محمد عیسیٰ خان صاحب ہر دو موصوف حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے رخصت لے کر اپنے گھروں کو چلے گئے۔ پس جونہی وہ گھر پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ ایک ہی تاریخ میں ایک ہی وقت میں ہر دو جگہوں پر

Marfat.com

صاحبزدگان کے ارشاد کے مطابق ہی بارش ہوئی تھی اور ہر دو صاحبان کی حسب دلخواہ زمینوں کی سیرابی ہوئی تھی اور اتنی زیادہ فصل پیدا ہوئی کہ اس طرح کی عمدہ فصل پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ میاں غوث علی صاحب کی اراضی موضع انب شریف ڈاک خانہ وڑچھہ ضلع شاہ پور (خوشاب) میں اور مولوی محمد عیسیٰ خان صاحب کی اراضی موضع ندربدر تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں واقع ہیں اور ہر دو گاؤں کے درمیان فاصلہ تین سو میل تقریباً ہے اور ان دو صاحبان کی زمینوں کے علاوہ دوسری کسی جگہ پر اس وقت بارش نہیں ہوئی۔

چیونٹیوں نے پیغام سن کر گھر چھوڑ دیا: گرہ نورنگ اترہ کے ایک شخص نامدار خاں نامی خادم حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ میاں حاجی عبدالکریم صاحب ہمارے حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ قبلہ دس بارہ سال سے بندہ کے گھر میں چیونٹیاں بہت زیادہ ہیں اور تکلیف و ایذا پہنچاتے ہیں' ان کے ہٹانے اور بند کرنے کے بہت سے علاج کر چکا ہوں۔ لیکن بے سود۔ اب اس قدر تنگ آ گیا ہوں کہ اپنا گھر چھوڑ دوں اور کسی دوسری جگہ سکونت اختیار کر لوں۔ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے حاجی عبدالکریم صاحب سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ آپ اس شخص کے گھر میں جائیں اور فقیر کی طرف سے مکوڑوں کو یہ پیغام پہنچا دیں کہ عثمان کہتا ہے کہ تمہیں وہ دن یاد ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی حکومت و سلطنت میں تم نے اپنی بابت گفتگو کی تھی۔ پس تمہیں چاہئے کہ اس گھر کو چھوڑ دو اور تکلیف نہ پہنچاؤ' حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانکے مطابق میاں حاجی عبدالکریم صاحب اس سوالی کے گھر گئے اور مکوڑوں کے غار کے اوپر کھڑے ہو کر آواز دی اور جو تقریر حضرت قبلہ کی زبان مبارک سے سنی تھی' بیان کی۔ پس مکوڑے یہ اثر سے بھرپور کلام سن کر اس آدمی کے گھر کے دور چلے گئے۔ اس دن کے بعد کئی سال گزر گئے ہیں کہ مکوڑے اس آدمی کے گھر ظاہر نہیں ہوئے۔

احوال کشف: ایک رات عشاء کے وقت جناب مولانا حسین علی صاحب ہمارے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ قلبی و روحی فداہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے مولوی صاحب! تم اپنے گھر جاؤ۔ پھر جب تم واپس آؤ گے' جو حالت و معاملات تم کو

Marfat.com

پیش آئیں ہوں گے' مجھ سے پوچھو' انشاء اللہ تعالیٰ تمام حالات میں ایک ایک کر کے تفصیل کے ساتھ تم کو بتادوں گا اور ایک بات میں بھی تم غلطی نہیں پاؤ گے۔

ایک روز خانقاہ شریف خراساں تین خراسانی طالب علم زیارت کے لئے مہمان بن کر آئے۔ ان کے آنے کے تھوڑی دیر بعد ہمارے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ قلبی و روحی فداہ نے ایک خادم ملا محکم الدین نامی کو ارشاد فرمایا۔ مہمانوں کے لئے چاول پکا کر لاؤ۔ خادم مذکور نے ارشاد کے موافق چاول تیار کر کے مذکورہ تین مہمانوں کے آگے رکھے' اس کے بعد حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے خادم سے فرمایا ایک عدد تربوز اور چند دانے سیب کے بھی لاؤ۔ خادم نے مذکورہ میوہ بھی حاضر کیا۔ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں میوے بھی مہمانوں کے آگے رکھے۔ مہمان ایک دوسرے کے ساتھ مسکراہٹ کرنے لگے۔ حضرت قبلہؒ نے ان کی مسکراہٹ کا سبب پوچھا' انہوں نے عرض کی کہ قبلہ! آتے ہوئے راستے میں ہمارے دلوں میں یہ خطرہ گزرا اور ہم میں سے ایک نے دل میں یہ بات پکڑی کہ اگر یہ شخص سچا ولی ہے تو ہمیں پکے ہوئے چاول کھلائے گا' اور دوسرے نے دل میں یہ بات پکڑی کہ اگر یہ شخص بزرگ کامل ہے تو ہمیں تربوز کھلائے گا اور تیسرے نے دل میں یہ خیال کیا کہ اگر یہ شخص اللہ کا ولی اور سچا پیر ہے تو ہمیں سیب عطا فرمائے گا۔ پھر ہم لوگوں کے ہر تین خیال صحیح ظاہر ہوئے۔ بے شک جناب ولی اللہ ہیں پھر تینوں نے آپ کے قدموں میں سر رکھا اور دست بوسی کر کے رخصت ہو گئے۔

ایک شخص بابڑخان نامی قوم بابڑبادن زئی سکنہ چودھواں (جو حضرت کے خدام میں سے تھے) ایک دفعہ تمام سال مہلک بیماریوں کے لاحق ہونے کی وجہ سے شدید بیمار ہوئے۔ بہت سے حکیموں اور ڈاکٹروں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار مجبور و لاچار ہو کر اس کے دل میں آیا کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر توجہ پاؤں تاکہ آپ ہی کی توجہ شریف کی بدولت میری بیماری دور ہو۔ چنانچہ بصد مشکل حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ روحی و قلبی فداہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جونہی نظر شفقت اثر اس پر پڑی تو حضور نے فرمایا۔ "اے فلاں! جلد آ تجھے توجہ دوں ---- حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق وہ سامنے آبیٹھا۔ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ساعت تو اس کے مرض کے دفعیہ کے خیال سے توجہ فرمائی وہ مریض توجہ کے اثر سے اس قدر بیہوش ہو گیا کہ اپنی اور دوسروں کی اس کو کوئی

Marfat.com

خبر نہ تھی۔ پسینہ اس کے وجود سے بہہ رہا تھا۔ چند لمحے بعد جب ہوش آیا تو اپنے آپ کو دیکھا کہ شدید مہلک بیماریوں سے اسے کلی طور پر شفا حاصل ہو گئی ہے۔

پس قدم بوس ہو کر اپنے گھر روانہ ہو گیا۔ پھر کئی سال گزرنے پر بھی اسے مہلک بیماریاں دوبارہ لاحق نہیں ہوئیں۔

ایک دن جناب حضرت حاجی گل صاحب پشاوری نے (جو قبلہ حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری کے خلیفہ اور پیش امام تھے) میاں حاجی عبدالکریم صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ حضرت عثمان صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی خوراک بیحد قلیل ہے۔ اس سال خراسان سے موسیٰ زئی شریف تک کے ایک ماہ کے سفر میں آدھ سیر تک گندم کا آٹا نہیں کھایا ہے۔ یہ خداداد قوت ہے' بزرگوں کا معاملہ فہم و ادراک سے بالا ہے۔ اسکے بعد عصر کی نماز کا وقت ہوا۔ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے وضو بنانے کے لئے آستین اوپر کھینچے تو اس وقت میاں حاجی عبدالکریم صاحب کی نظر آپ کے مبارک بازوؤں پر پڑی۔ دل میں یہ خیال آیا کہ حاجی گل صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت کی خوراک بالکل قلیل ہے۔ حالانکہ حضرت تو ماشاء اللہ فربہ نظر آتے ہیں۔ پس اسی وقت حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے اور فرمایا: او میاں حاجی عبدالکریم! حق تعالیٰ مجھے پوشیدہ حلوہ کھلاتا ہے۔ پھر میں کیوں فربہ نہ ہوں۔ پھر مندرجہ ذیل شعر پڑھا۔

قوت جبرائیل از مطبخ نبود
بلکہ از درگاہ خلاق ودود

ایک رات تہجد کے وقت ہمارے حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ تسبیح خانہ تشریف لائے اور فرمایا کہ ملا عبدالوہاب صاحب بابڑ کو شیطان ملعون نے حالت نزع و سکرات میں بہت ہی کش مکش سے دوچار کیا اور ان کے ایمان کی خرابی کے درپے ہوا لیکن آخرکار ان کا خاتمہ ایمان کے ساتھ ہوا۔ خدام درویش یہ سننے سے بہت ہی حیرت زدہ ہو گئے۔ فجر کی نماز اور ختم شریف سے فارغ ہونے کے بعد شہر چودھواں سے قاصد یہ اطلاع لے کر آیا کہ ہمارے قبلہ! جناب کے مرید عبدالوہاب صاحب بابڑ نے اس تہجد کے وقت وفات پائی اور وفات کے وقت وہ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب متوجہ تھے اور ان کا خاتمہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ہوا۔

حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین میں سے ایک شخص ایک عورت بیوہ پر فریفتہ ہو گیا

Marfat.com

اس نے ہر چند کوشش کی کہ وہ بیوہ اس کے ساتھ شادی کرلے۔ لیکن اس عورت کو یہ امر منظور نہ ہوا۔ آخر ایک دن اس عورت کو ایک دنیوی معاملہ پیش آیا' اس عورت کو بخوبی معلوم تھا کہ فلاں مرد میرا طالب و عاشق ہے' ایک عورت اس عاشق کے پاس روانہ کی اور اس سے پچاس روپے بطور قرض طلب کئے وہ عاشق کافی عرصے سے اس عورت کی خواہش رکھتا تھا اس طلب قرض کثی خواہش کو اپنی مطلب برآری کا ذریعہ سمجھ کر مطلوبہ رقم اس کو بھیج دی۔ کچھ وقت کے بعد وہ عورت اس کے شہر میں آئی اور اس کو اپنی آمد سے آگاہ کیا' وہ عاشق اس کی آمد سے نہایت ہی خوش و خرم ہوا۔ اور عاشق نے ایک عورت کو (جو اس کی اس معاملے میں راز دار تھی) مقرر کیا کہ اپنی مطلوبہ و معشوقہ کے لئے پر تکلف کھانا تیار کرے اور نماز عشاء کے بعد فلاں کمرے میں جو غیروں سے خالی ہو گا' لے آئے۔ جب وہ عورت اس کمرے میں آئی تو اس عاشق نے ہر چند برے ارادے کی کوشش کی کہ نفس امارہ کا مقصد پورا کرے لیکن وہ اپنے برے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ یہاں تک کہ رات گزرنے پر آگئی' وہ آدمی اپنی اس بری حرکت پر نہایت ہی نادم و شرمسار تھا۔ عورت اس کی قوت مردمی سے مایوس ہو چکی تھی اور واپس گھر چلی گئی' اس عاشق نے دوبارہ وصال کی گذارش کرنا بھی مناسب نہ سمجھی اور قرضہ کی واپسی کا مطالبہ بھی اسے دشوار نظر آیا اور اسے یہ امید بھی نہ تھی کہ عدالت کے ذریعہ رقم وصول کرے کیونکہ کوئی گواہ وغیرہ نہ تھے۔ آخرکار مجبور و ناچار ہو کر حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں عرض کی کہ ایک عورت کو میں نے قرض حسنہ دیا تھا' اب وہ عورت قرض کی واپسی نہیں کر رہی' دعا فرمائیں حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی گذارش سن کر فرمایا اس رات کے حالات (کہ تم جس حجرہ میں تھے) اچھی طرح معلوم ہیں۔ تم نے قرض حسنہ نہیں دیا بلکہ بری نیت سے مکر و فریب کا جال بچھایا تھا۔ لیکن الحمد للہ کہ تیری وہ مراد پوری نہیں ہوئی۔ اب گھر واپس جاؤ اور اپنے گھر میں رہو۔ وہ عورت اپنے آپ ہی قرضہ ادا کر دے گی۔ چونکہ اس شخص کی عقیدت کامل اور اعتقاد پختہ تھا' حسب فرمان صبر کر کے گھر بیٹھ گیا۔ ایک ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ اس عورت نے اپنے آپ ہی قرضے کی وہ رقم اس کے گھر پہنچا دی۔

ایک دن میاں نور عالم صاحب موصوف اور کلاچی شہر کے دو آدمی خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے حجرے میں اکٹھے بیٹھے تھے۔ یہ بات چل پڑی کہ لنگر شریف کا خرچ بہت زیادہ

Marfat.com

ہے یہ کہاں سے آتا ہے۔ کلاچی کے دونوں آدمی کہنے لگے کہ لوگوں کی آمدنی ہی پر لنگر کے خرچ کا داورمدار ہے یعنی جو لوگ یہاں زیارت کے لئے آتے ہیں اور نذر و نیاز پیش کرتے ہیں' اس سے لنگر کے مصارف کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یہ بات ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ ہر تینوں آدمی وہاں سے اٹھ کر نماز کے لئے مسجد کی طرف چلے گئے تو راستے میں حضرت قبلہ" بھی عشاء کی نماز کے لئے مسجد تشریف لے جا رہے تھے۔ حضرت قبلہ" نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ میاں نور عالم! لوگ کہتے ہیں کہ خانقاہ شریف کے خرچ کا انحصار لوگوں کی آمدنی پر ہے۔ حالانکہ لوگوں کی دی ہوئی رقم تو درویشوں کی جوتیوں کے لئے بھی کافی نہیں۔ چہ جائیکہ لنگر کے دوسرے اخراجات اس سے پورے کئے جا سکیں۔ فقیر کے لنگر خانقاہ شریف کے اخراجات اللہ کے توکل ہی پر موقوف ہیں۔ پھر فرمایا۔ اگر کوئی شخص اسی جگہ کھڑے ایک لاکھ روپے مجھ سے طلب کرے تو قسم بخدا۔ قسم بخدا۔ قسم بخدا! میں گھر بھی نہ جاؤں گا اور یہاں سے ایک قدم بھی نہ اٹھاؤں گا اور اس آدمی کے حسب طلب ایک لاکھ روپے اس کو دے دوں گا۔ لیکن نسبت ایسی نہیں رہے گی۔ دونوں آدمی یہ سن کر بہت شرم محسوس کرنے لگے۔

طویل علالت کے بیان میں اور ڈیڑھ سال قبل از وصال شریف اپنے صاحبزادہ اکبر ارشد الہادی الی اللہ المعین خواجہ محمد سراج الدین کو اپنا نائب مناب مقرر فرما کر اور مسند خلافت و نیابت پر بٹھا کر راہی ملک بقا ہونے کے بیان میں۔

مرض و علالت: حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ گوناگوں امراض رعشہ' فالج' ضیق النفس' دوران سر کے دائمی مریض تھے۔ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ ان امراض کے متعلق فرمایا کرتے کہ یہ بیماریاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوازم ہیں۔ جو فقیر پر مسلط کی گئی ہیں۔

پند و نصائح: وصال سے پانچ سال قبل احباب اور درویشوں اور گھر کے افراد سے تعلقات و روابط منقطع کر لئے۔ اکثر فرمایا کرتے "اب تو میرا جی چاہتا ہے کہ خلوت گزینی اور گوشہ نشینی اختیار کروں کیونکہ عمر اپنے انجام کو پہنچ گئی ہے۔

لیکن میں کیا کروں؟ لوگ فیض باطنی کے استفادے کے لئے دور دراز سے چل کر اور راستے کی تکالیف کو جھیل کر آتے ہیں۔ مجھے مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ ان سے

Marfat.com

روگردانی کروں۔ کبھی کبھار فرماتے۔ میری مثال ایسی ہے گویا گور کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں۔"

وفات سے ایک سال پہلے جو احباب مریدین زیارت و ملاقات کے لئے حاضر ہوتے تو ان سے اکثر فرماتے۔ "فقیر کی اس ملاقات کو آخری ملاقات سمجھو کیونکہ حیات مستعار پر کوئی اعتبار نہیں۔ آپ صاحبان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے اوقات کو ذکر و فکر اور اطاعت و عبادت میں صرف کرو۔ کیونکہ یہی چیز ہی ظاہری اور باطنی برکات کی پیش خیمہ ہے۔

حضرت قبلہؒ 29 رجب کی آدھی رات سے لے کر 22 شعبان تک (بوقت اشراق بروز سہ شنبہ) چوبیس یوم تپ محرقہ و اسہال میں گرفتار رہے۔ مرض کے دوران سینکڑوں روپے کی رقم خیرات کی اور بیشار گائے۔ بیل۔ بکرے بکریاں' دنبے اور بھیڑیں جستہ للہ ذبح کی گئیں۔ کہ اکثر غرباء و مساکین ان خیراتوں سے دل سیر ہو گئے۔ کافی یونانی اور ڈاکٹری علاج کروائے گئے۔ لیکن نتیجہ صفر رہا۔ مجرب دوائیوں نے الٹا اثر دکھایا اور وہ بجائے فائدہ کے ضرررساں ثابت ہوئیں۔

28 اور 29 رجب کی درمیانی رات کو نصف شب کے وقت حضرت قبلہؒ پر شدید تپ کا غلبہ ہوا۔ اسی روز نماز فجر کی دو رکعت سنت کھڑے ہو کر ادا کرنا شروع کیں۔ عین قیام کے دوران بخار کا شدید حملہ ہوا اور فرش پر گر پڑے۔ چند دن بعد حکماء (باہمی مشورے سے) اس رائے پر پہنچے کہ حضرت قبلہؒ کو تپ محرقہ ہے اس قدر شدید بیماری کے باوجود صلوات خمسہ کو باجماعت ادا کرنا ترک نہ فرمایا۔ جب مرض اسہال میں زیادتی ہو گئی تو اٹھنا بیٹھنا محال ہو گیا۔ کمزوری بڑھ جانے کے سبب زبان میں لکنت پیدا ہو گئی۔ بہت ہی خاص اور اہم کام کے لئے جب کوئی بات کرتے تو بہت ہی ہلکی اور باریک آواز میں بولتے اور کم گفتگو فرماتے۔ حضرت قبلہؒ ہر شخص کی مہمان نوازی اس قدر فرماتے کہ اس سے بڑھ کر شاید ممکن ہو۔ حتیٰ کہ اپنی بیماری کے نازک لمحات میں عیادت و تیمار داری کے لئے آنے والے سینکڑوں مہمانوں میں سے ہر ایک کے ساتھ علیحدہ علیحدہ مصافحہ فرماتے اور خیروعافیت دریافت کرتے۔ جو واپس جانا چاہتے ان کو رخصت کرتے اور جو قیام کرنا چاہتے ان کو رہنے کی اجازت فرماتے۔ روز بروز مرض میں اضافہ ہو گیا اور طول کھینچتا گیا۔ ایک

Marfat.com

مرتبہ جب آپ شدید مرض کے دوران میں کچھ افاقہ سے تھے' عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد استفسار فرمایا "میرے مہمانوں کی عزت افزائی اور مدارات نان و طعام سے کی گئی ہے یا نہ؟" ایک خادم نے عرض کی! "حضرت قبلہؒ! مہمانوں کی خاطر مدارات بہترین طریقے سے کی گئی ہے' تسلی رکھیں۔" پھر پوچھا "فلاں مکان میں کون کون سے مہمان قیام پذیر ہیں' ہر ایک کو درست بستر دیے گئے ہیں یا نہ"؟ خادم نے عرض کی قبلہؒ! ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ رہائشی جگہ دی گئی ہے اور بستر بھی ہر ایک کو ٹھیک دیے گئے ہیں۔" جب مہمانوں کے متعلق دریافت فرما چکے تو آپ پر بیہوشی کا غلبہ ہو گیا اور شدید غشی طاری ہو گئی۔

سبحان اللہ! کیسے عظیم خلق سے اللہ تعالیٰ نے نوازا تھا کہ اس قدر شدید بیماری میں جبکہ (جان و جہان سے بالکل بے خبر تھے) مہمانوں کی خبرگیری اور میزبانی سے غافل نہ تھے۔

مرض کے آخری لمحات میں بعض احباب کو پند و نصائح فرمائے۔ ملا صاحب نیازی (جو مریدوں میں طویل العمر تھے) کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

حال من بہ بیں و عبرت بگیر (میری حالت دیکھ اور اس سے عبرت حاصل کر) و غم آخرت بخور و توشہ سفر کلاں بساز (آخرت کی فکر کر اور لمبے سفر کے لئے زاد راہ تیار کر)

ملا محمد رسول صاحب لنون کو بزبان پشتو فرمایا۔ "خادرے بادہ وا" یعنی دین کی فکر کر اور خداوند کریم سے ایک لمحہ بھی غافل نہ ہو۔

حضرت قبلہ کی زبان مبارک سے یہ سنتے ہی ملا محمد رسول صاحب لنون موصوف پر جذبہ طاری ہو گیا۔

حضرت قبلہؒ نے اپنے ایک خادم شیخ شہزاد مچن خیل ساکن موسیٰ زئی سے مخاطب ہو کر فرمایا:-

"میں ان تمام لوگوں کے حق میں جو اس طریقہ عالیہ نقشبندیہ سے منسلک ہیں یا اس فقیر سے تعلق رکھتے ہیں' خواہ وہ اس وقت یہاں موجود ہیں' یا بیمار پرسی اور عیادت کر کے واپس چلے گئے ہیں یا بیماری و علالت سے خبردار نہ ہونے کی وجہ سے یہاں نہیں آ سکے ہیں' دعائے خیر کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس دربار کے فیوض و برکات سے محروم نہ فرمائے اور انہیں ہر دو جہاں کے مرادات سے حظ وافر عطا فرمائے' آمین! یہ ملاقات فقیر کی آخری ملاقات ہے خدا پر توکل رکھیں۔"

Marfat.com

حضرت قبلہ" کی زبان مبارک سے پند و نصائح اور فرمودات سن کر تمام حاضرین محفل پر گریہ طاری ہو گیا۔ اس دوران جناب مولوی محمود شیرازی (خلیفہ مجاز حضرت قبلہ") نے عرض کی۔ "میں آپ پر قربان جاؤں۔ اب جو آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ ازروئے الہام ہے یا مرض و بیماری کی وجہ سے ہے؟"

ایک لمحہ کی خاموشی کے بعد حضرت قبلہ" نے فرمایا۔ "میرے اندر اب زیادہ بولنے کی سکت نہیں۔"

وصال سے ایک رات پہلے اپنے فرزند ارشد و اسعد سراج الاولیاء حضرت خواجہ مولانا محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے برادر عزیز حضرت خواجہ محمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے خلیفہ جناب مولانا مولوی شیرازی کو بعد از وفات غسل دینے کی اجازت فرمائی۔

وفات حسرت آیات: 22 شعبان 1314ھ کو منگل کے روز بوقت اشراق حضرت قبلہ عالم عالمیان قدسنااللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس اس عالم فانی سے رشتہ تعلق منقطع کر کے رحلت فرمائے دار جاویدانی ہوئے۔ احباب و مریدین سے اپنا ظاہری تعلق توڑ لیا اور خاک مصیبت فرق عالم پر ڈال گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

وصال کے وقت کثرت تہلیل (لا الہ الا اللہ) سے تمام وجود جنبش کر رہا تھا اور آخری سانسوں میں کلمہ طیبہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) ورد زبان تھا۔

حضرت قبلہ" کے وصال مبارک سے احباب و مریدین پر رنج و الم کے وہ پہاڑ ٹوٹ پڑے جن کا بیان حیطہ تحریر سے باہر ہے۔

غسل اور تجہیز و تکفین سے فارغ ہونے کے بعد جنازہ مبارک اٹھایا گیا لوگوں کا اس قدر ہجوم ہو گیا تھا کہ چارپائی تک ہاتھ لے جانا دشوار ہو گیا۔ جناب میرا صاحب قلندر (جو بڑے لمبے قد والے اور خوب جسیم تھے) بہ مشکل تمام چارپائی کے ایک پائے کو دو انگلیوں سے چھو سکے۔ ایسا معلوم ہوتا گویا جنازہ مبارک ہوا کے دوش پر جا رہا ہے۔ جنازہ مبارک سے انوار و تجلیات کا ظہور ہو رہا تھا۔ گویا تمام خانقاہ شریف منور ہو گئی۔

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

حضرت قبلہ" کی وفات حسرت آیات کی خبر ان چند لمحوں میں اطراف و جوانب میں اس قدر جلد پھیل گئی کہ اطراف و جوانب کے سینکڑوں افراد فی الفور جنازہ مبارک میں آ

Marfat.com

شامل ہوئے اس کے بعد جنازہ مبارک کی چارپائی کو خانقاہ شریف کے صحن میں رکھا گیا اور صفوف کی درستی کی گئی۔ حاضرین کی کثرت و اژدھام کی وجہ سے تمام خانقاہ شریف میں قدم رکھنے کی جگہ تک نہ تھی' یہاں تک کہ خانقاہ شریف کے باہر صفیں ہی صفیں تھیں۔ نماز جنازہ حضرت قبلہ" کے فرزند صالح و رشید مشہور فی الافاق حضرت قبلہ" خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔

نماز جنازہ کے بعد حضرت مولانا مولوی محمود شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے بلند آواز میں مجمع عام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "میں حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے غسل دینے میں شریک تھا۔ کچھ کرامتیں جو حضرت قبلہ سے ظاہر ہوئیں' وقت نہ ہونے کے باعث اس کثیر مجمع میں جن کی تفصیل اور وضاحت نہیں ہو سکتی۔

ظہر کی نماز کے بعد حضرت قبلہ" کے وجود مبارک کو پیرو مرشد حضرت قبلہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک قدموں کے عین سامنے سپرد خاک کیا گیا۔ (پیرو مرشد کی اس عالم فانی کی خدمت و حاضری کے ساتھ ساتھ دار جاویدانی کی حاضری سے جدائی گوارا نہ ہوئی)

حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ

ولادت' خلافت اور وصال: 15 محرم 1297ھ کو آپ کی ولادت ہوئی۔ چودہ سال کی عمر میں علوم ظاہرہ و باطنہ میں کمال حاصل کر کے خلافت و اجازت حاصل کی۔ سترہ سال کی عمر میں اپ نے مسند ارشاد کو زینت بخشی۔ اٹھارہ سال تک طالبان حق کو ظاہری اور باطنی نعمتوں سے مالا مال کیا اور چھبیس ربیع الاول 1333ھ کو بعمر پینتیس سال عین عالم شباب میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی ہی میں اپنے نوعمر مگر انتہائی صاحب کمال صاحبزادے حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت مطلقہ عطا فرما کر اپنا جانشین نامزد فرما چکے تھے۔ اس لئے حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد آپ ہی سریر آرائے ارشاد ہوئے۔ حضرت خواجہ محمد عثمان" نے جس وقت آپ کو خلافت مرحمت فرمائی۔ اس وقت آپ کی عمر صرف چودہ سال نو ماہ تھی۔ مگر باطنی عروج کا یہ عالم تھا کہ نہ صرف سلسلہ نقشبندیہ میں' بلکہ آٹھ سلاسل طریقت میں آپ کو اس نوعمری میں اجازت مطلقہ عطا ہوئی۔

Marfat.com

چنانچہ حضرت خواجہ محمد عثمانؒ نے آپ کی خلافت، قائم مقامی، اور جانشینی کی جو سند تحریر فرمائی ہے۔ اس میں لکھتے ہیں:-

"ولدارشد محمد سراج الدین ---- نے تمام ضروری علوم میں کافی معلومات اور ملکہ حاصل کر لیا ہے۔ اور نقشبندی۔ قادری۔ چشتی۔ سہروردی۔ قلندری۔ شطاری۔ مداری اور کبروئی حضرات کی نسبت شریفہ میں پوری توجہات حاصل کرلی ہیں۔ اور یہ تمام نسبتیں اس کے باطن میں راسخ ہو چکی ہیں۔ انہی مبارک نسبتوں کی بدولت صوفیائے کرام کے مہذب اخلاق اور شریعت علیہ پر استقامت سے مشرف ہو چکا ہے۔"

جس سعادت مند بیٹے کی تعریف میں حضرت خواجہ محمد عثمانؒ جیسے صاحب بصیرت والدیوں رطب اللسان ہوں۔ اس کے باطنی کمالات کا کیا کہنا! جب بیٹا اتنا صاحب کمال ہو گیا تو خواجہ محمد عثمانؒ کو الہام ہوا۔ کہ اسے اپنا جانشین مقرر فرمائیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"میرے دل میں غیب سے القا ہوا ہے کہ اس ولدارشد کو مندرجہ بالا آٹھ طریقوں میں اپنا قائم مقام خلیفہ مطلق اور نائب مناب بناؤ۔ اس کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ اسے قبول کرنا مجھے قبول کرنا۔ اور اسے رد کرنا مجھے رد کرنا ہے۔ جو اس کی امداد کرے۔ اللہ تعالیٰ اس پر مہربانیاں فرمائے۔ اور جو اس کی توہین کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے ذلیل و رسوا کرے۔"

اس اجازت کے بعد حضرت خواجہ سراج الدینؒ نے اپنے والد کی زندگی ہی میں انہی کی نگرانی میں سالکین و متوسلین کو سلوک طے کرانا شروع کر دیا۔ اپنے والد محترم کی علالت کے دوران سالکین کے حالات پر توجہ۔ انہیں منازل سلوک طے کرانا۔ اور مراقبات وغیرہ کرانا آپ ہی کے ذمہ تھا۔ اور والد محترم کی وفات کے بعد تو تمام ذمہ داریاں آپ کے کندھوں پر آپڑیں۔ اس وقت آپ کی عمر سترہ سال سات ماہ تھی۔ مگر آپ نے اس نوعمری میں جس عمدہ طریقے سے ان ذمہ داریوں کو نبھایا۔ وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔

صرف چودہ سال کی عمر میں آٹھ سلسلوں میں اجازت مطلقہ حاصل کرنا اور صرف سترہ سال کی عمر میں حضرت خواجہ محمد عثمانؒ جیسے غوث زماں کی جانشینی کے منصب جلیل پر فائز ہونا بے حد حیرت انگیز ہے۔ لیکن الطاف الٰہیہ اور نوازش ہائے ربانیہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ وہ جسے چاہے جب چاہے جس طرح چاہے اور جتنا چاہے نواز دے۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

Marfat.com

آپ کی عظمت کی شہادت صرف آپ کے والد محترم ہی نے نہیں دی۔ بلکہ دیگر اہل کشف نے بھی آپ کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ اپنے والد محترم کی وفات کے بعد جب آپ مسند نشین ہوئے تو خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے ایک قدیمی اور معمر خدمت گزار مولانا محمد حسین صاحب نے آپ کی نوعمری اور نوخیزی کو دیکھتے ہوئے آپ سے تجدید بیعت نہ کی۔ اور خانقاہ موسیٰ زئی سے چلے گئے۔ ہندوستان میں پھرتے رہے۔ اور مختلف بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ مگر سکون قلب کہیں سے حاصل نہ ہوا۔ آخر حج کے لئے تشریف لے گئے اور بیت اللہ و روضۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دی۔ انہی دنوں حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ کے ایک مرید جو ایک باکمال اور صاحب کشف شخص تھے۔ حج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ مولانا محمد حسین نے ان سے ملاقات کی اور پوچھا:

"حضرت! اس وقت پوری دنیا میں سب سے زیادہ باکمال کون ہے؟"

"آپ کے اس سوال کا جواب میں کل دوں گا۔" انہوں نے جواب دیا۔

دوسرے دن مولانا محمد حسین دوبارہ ان کے پاس گئے۔ تو انہوں نے فرمایا:۔

"اس وقت دنیا بھر میں انتہائی باکمال ہستیاں صرف دو ہیں۔ ایک تو مصر میں ہیں۔ مگر وہ اب بہت ضعیف اور کمزور ہو چکے ہیں۔ اور دوسرے ہندوستان میں ہیں۔ جو بہت کم عمر اور نوخیز ہیں۔"

اور پورے ہندوستان میں نوعمر اور نوجوان صاحب عرفان صرف خواجہ سراج الدینؒ ہی تھے۔

ہم ضعیفان محبت کا پہنچنا تھا محال
منزل مقصود تک وہ نوجواں لے جائے گا

مولانا محمد حسین کو ان سے تجدید بیعت نہ کرنے اور ان کے ہاں سے چلے آنے کا بہت افسوس ہوا۔ اور پختہ ارادہ کرلیا کہ واپس جاتے ہی ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا' چنانچہ آپ واپس آتے ہی خواجہ سراج الدینؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ خواجہ صاحب انہیں دیکھتے ہی مسکرائے۔ اور علاقہ موسیٰ زئی کی مخصوص شیریں اور دلچسپ زبان میں فرمایا:۔

"مولوی صاحب! وت چھوہراں دے وس پے گئے او۔"

Marfat.com

(پھر بچوں ہی کے ہاتھ پڑ گئے ہو) اور مولانا کی جبین عرق انفعال سے تر ہو گئی۔

آپ کے اخراجات اتنے زیادہ تھے کہ لوگ حیرت زدہ رہ جاتے۔ ایک دفعہ موسم گرما میں آپ ایبٹ آباد میں قیام پذیر تھے۔ داد و دہش کا بازار گرم تھا۔ ہمہ وقت لنگر جاری رہتا عمدہ قسم کے کھانے پکتے۔ اور فقراء و مساکین اور مہمانوں کی خوب خاطر تواضع کی جاتی۔ ایبٹ آباد کے انگریز ڈی سی کو تجسس ہوا کہ اس شخص کے پاس نہ جانے اتنا مال و دولت کہاں سے آتا ہے۔ کہ یوں خوان کرم بچھائے رکھتا ہے۔ تحقیق حال کے لئے خود حاضر خدمت ہوا۔ آپ کے خادم سے پوچھا۔

"حضرت سے ملاقات کا کیا طریقہ ہے؟"

"عام طور پر اس طرح ہوتا ہے کہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ پہلے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق کچھ نذرانہ پیش کرتے ہیں اس کے بعد اپنا مدعا عرض کرتے ہیں۔ اور دعا کراتے ہیں۔" خادم نے جواب دیا۔

ڈی سی آپ کی نشست گاہ میں داخل ہوا۔ آپ سے ملاقات ہوئی۔ اور تین سو روپے پیش کئے (خیال رہے کہ اس وقت تین سو روپے بہت بڑی چیز تھی)

"کیسے آنا ہوا؟" آپ نے پوچھا۔

"میں یہ تحقیق کرنے آیا ہوں۔ کہ آپ کے ان بے حساب مصارف کا ذریعہ کیا ہے؟" ڈی سی نے جواب دیا۔

آپ مسکرائے اور اس کے پیش کردہ تین سو روپیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"خود ہی لا کر دیتے ہو۔ اور خود ہی پوچھتے ہو کہ کہاں سے آتے ہیں؟ مولائے کریم فقیر کے اخراجات کا اسی طرح روزانہ غیب سے انتظام فرما دیتا ہے۔"

ڈی سی شرمندہ سا ہو کر اٹھ گیا۔

آپ کا تصرف اتنا حیرت انگیز تھا کہ آپ کی ذرا سی توجہ سے سیال پانی ٹھوس سونے کی شکل میں تبدیل ہو جاتا۔ ایک دفعہ آپ سون سکیسر میں قیام پذیر تھے۔ قریب ہی پہاڑ کی چوٹی پر ایک کیمیا گر جوگی کا ڈیرہ تھا۔ ایک دن وہ جوگی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ "مجھے دودھ سے بھرا ہوا ایک منکا عنایت فرمائیے۔" یہاں کیا دیر تھی۔ آپ کے ایماء

Marfat.com

پر خدام نے اسی وقت مٹکا دودھ سے بھر کر اس کے حوالے کر دیا۔ دوسرے دن جوگی دودھ والے مٹکے کو چاندی سے بھر کر لایا۔ اور عرض کی:

"میں نے کل والے دودھ سے چاندی بنائی ہے۔ اسے میری طرف سے قبول فرمایئے اور لنگر کے مصارف میں صرف کیجئے۔"

آپ کی غیرت فقر جوش میں آ گئی۔ ایک خادم کو حکم دیا کہ ایک پیالے میں پانی بھر کر لاؤ۔ پانی سے بھرا پیالہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ آپ نے بسم اللہ پڑھ کر اپنی انگلی پیالے میں رکھی اور دیکھتے ہی دیکھتے پانی سونا بن گیا۔ جوگی اور دیگر حاضرین انگشت بدنداں رہ گئے پھر آپ جوگی سے مخاطب ہوئے اور فرمایا:

"تم نے رات بھر محنت کر کے دودھ سے چاندی بنائی۔ ہم نے ایک لمحے میں پانی سے سونا بنا ڈالا۔ بحمد اللہ فقیر کو نہ سونے سے کوئی دلچسپی ہے نہ چاندی سے۔ یہ دونوں چیزیں تم ہی اٹھاؤ اور لے جاؤ۔"

جوگی خجل ہو گیا۔ سونا چاندی اٹھایا اور چل دیا۔

سون سکیسر میں ایک تالاب تھا جس سے لوگوں کے مویشی پانی پیا کرتے تھے۔ تالاب کے قریب ہی ایک بہت بڑا سانپ رہتا تھا۔ جو اکثر کسی نہ کسی بھیڑ بکری کو ڈس لیتا۔ آخر کار لوگوں نے خوفزدہ ہو کر مویشیوں کو ادھر لے جانا ہی چھوڑ دیا۔ ایک دن حضرت خواجہؒ اپنے خدام کی معیشت میں تالاب پر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر بعد سنگریزوں کی کھڑکھڑاہٹ ہوئی۔ اور وہی سانپ نمودار ہوا۔ خدام گھبرا گئے۔ مگر آپ بنفس نفیس اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمانے لگے۔

"تو اکثر کسی نہ کسی بھیڑ بکری یا گائے بھینس کو ڈس لیتا ہے۔ اگر قیامت کے دن تجھ سے سوال ہوا تو وہاں کیا جواب دے گا؟ اب پانی میں اتر کر غسل کر اور اپنی حرارت کو ٹھنڈک پہنچا۔"

آپ کا یہ فرمان سنتے ہی سانپ پانی میں اتر گیا۔ وہ اتنا جسیم تھا کہ اس کے اترنے سے پانی میں تموج سا پیدا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پانی سے نکلا اور اپنا سر حضرت خواجہؒ کے قدموں میں رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا۔ "یہاں سے چلا جا! مخلوق خدا کو تنگ نہ کر۔" یہ فرما کر آپ واپس چل دیے۔ تھوڑی دیر بعد وہ راستے میں پھر نمودار ہوا۔ آپ نے فرمایا۔

Marfat.com

"جا! اب تجھے اجازت ہے۔" چنانچہ وہ چلا گیا۔ اور اس کے بعد کبھی بھی تالاب پر نظر نہ آیا۔

حضرت ابوالسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوالسعد احمد خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان' ملکوں اور سرداروں کا خاندان تھا۔ آپ موضع بکھڑا ضلع میانوالی میں 1297ھ میں ملک مستی خان صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت سے پہلے ہی وہ لوگ جنہیں قدرت نے دیدۂ بینا عطا کیا تھا۔ جان گئے تھے کہ ایک بہت بڑی ہستی جلوہ گر ہونے والی ہے۔ چنانچہ آپ کے علاقے ہی کے ایک صاحب بصیرت بزرگ مولانا غلام محمد صاحب آپ کے والد ماجد کا نہایت احترام کیا کرتے۔ جب تک صحت مند رہے ملک صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ جب بیماری اور ضعف کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے۔ تو آپ نے خدام کو ہدایت کی۔ کہ جس وقت ملک صاحب کی سواری قریب سے گزرے مجھے پالکی میں بیٹھا کر گزر گاہ تک پہنچا دیا کرو۔ چنانچہ جس وقت آپ کے خدام دیکھتے کہ ملک صاحب گھوڑے پر سوار چلے آ رہے ہیں۔ تو آپ کو پالکی میں بیٹھا کر گزر گاہ تک پہنچا دیتے۔ ملک صاحب آپ کو دیکھ کر رک جاتے۔ چند لمحے باتیں کرتے۔ اور پھر چلے جاتے۔ ایک دن خدام نے عرض کی "حضور! اس میں کیا راز ہے؟ کہ آپ اپنے معمول کے برعکس ایک دنیادار زمیندار کا اتنا احترام کرتے ہیں۔ کہ باوجود انتہائی ضعف کے ان کے استقبال کے لئے گزرگاہ تک جانے کی تکلیف گوارا فرماتے ہیں۔" آپ نے جواب دیا۔ "تم کیا جانو میں کس کا احترام کرتا ہوں۔ میں درحقیقت اس ولی کا احترام کرتا ہوں۔ جو ملک صاحب کی پشت میں موجود ہے۔ جب ملک صاحب قریب سے گزرتے ہیں۔ تو مجھے اس ولی کا نور اور اس کی خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ اور میں عالم امکان میں عنقریب ظاہر ہونے والی اس ہستی کے احترام پر مجبور ہو جاتا ہوں۔" آپ کے خاندان میں کسی نے علم دین حاصل نہیں کیا تھا۔ مگر آپ کو بچپن ہی سے علم دین سے دلچسپی پیدا ہو گئی۔ چنانچہ گھر والوں کو اطلاع دیئے بغیر ہی موضع "سیلوال" میں مولانا عطا محمد قریشی کے درس میں چلے آئے اور علم حاصل کرنا شروع کر دیا۔ مختلف علماء سے اکتساب فیض کرتے رہے۔ دورۂ حدیث کانپور میں مولانا احمد حسین صاحب

Marfat.com

اور مولانا عبیداللہ صاحب سے کیا۔ اور یوں آپ علامہ بن کر اپنے وطن مالوف کو لوٹے۔ آپ اتنے بڑے عالم تھے۔ کہ آپ کی علمیت کا اعتراف مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور علامہ انور شاہ کشمیریؒ جیسی ہستیوں نے کیا ہے۔ جس کی تفصیل "تحفہ سعدیہ" میں مذکور ہے۔

حضرت لعل شاہ ہمدانی سے پہلی بیعت: زمانہ طالب علمی ہی میں آپ کو علم ظاہر کے ساتھ علم باطن کے حصول کا خیال دامن گیر ہوا۔ چنانچہ حضرت خواجہ محمد عثمانؒ کے خلیفہ اجل حضرت لعل شاہ ہمدانی بلاولیؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہو گئے۔

حضرت لعل شاہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ایک جلیل القدر ہستی تھے۔ آپ حضرت حاجی دوست محمد قندھاریؒ کے شاگرد اور خلیفہ مولانا احمد دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ مسلسل دس سال تک آپ نے مولانا احمد دین صاحبؒ سے معقولات و منقولات پڑھے۔ اور ہر دو میں اتنی مہارت حاصل کی۔ کہ مولانا احمد دین صاحبؒ نے اپنے تمام طلباء آپ کے حوالے کر دیئے۔ چنانچہ آپ پندرہ سال تک اپنے استاذ کی جگہ علوم عقلیہ و نقلیہ کی تدریس کرتے رہے۔ اور خلق خدا کو فائدہ پہنچاتے رہے۔ جب آپ کے استاذ اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ تو آپ اپنے استاذ کے شیخ حاجی دوست محمد قندھاریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے بیعت ہو گئے۔ روحانی استعداد کا یہ عالم تھا کہ صرف ایک ماہ کے مختصر قیام میں آپ نے ولایت صغریٰ کے تمام مقامات طے کر لیے اور ولایت صغریٰ میں اجازت بھی حاصل کر لی۔ اس کے بعد آپ اپنے علمی مشاغل میں مصروف ہو گئے۔ مگر حاجی صاحب کی خدمت میں اکثر حاضر ہوتے۔ اور فیوض و برکات حاصل کرتے۔ حاجی صاحب کی زندگی کی آخری علالت میں بھی آپ حاجی صاحب کے پاس رہے اور ہمہ وقت ان کی خدمت میں مصروف رہے۔ حاجی صاحب ان کی خدمت گزاری سے اتنے متاثر ہوئے۔ کہ جب حاجی صاحب کا وقت آخریں آ پہنچا تو انہوں نے آپ کو اپنے پاس بلایا اور اپنا دست مبارک آپ کے سینہ پر پھیرا۔ اس ہاتھ میں نہ جانے کون سی تجلیات بھری تھیں۔ کہ آپ اس وقت ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد دوبارہ ہوش میں آئے۔ تو فرمانے لگے۔ "حضور کے ہاتھ پھیرنے کی برکت سے میرے دل سے تمام کدورتیں اور آلائشیں دھل گئیں۔ الحمدللہ اب میرا سینہ شیشہ کی طرح مصفی ہو گیا ہے۔"

حضرت لعل شاہ کا وصال: سلوک کا مقصد وحید تزکیہ باطن ہے اور جب اس کمال کا

Marfat.com

تزکیہ ہو کر سینہ مثل آئینہ ہو جائے۔ تو مقصود تو حاصل ہو گیا مگر آپ نے پھر بھی مقامات سلوک کو علیٰ وجہ البصیرت مکمل طور پر طے کرنے کے لئے حضرت خواجہ محمد عثمانؒ کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی۔ کئی سال تک آپ نے خواجہ صاحب کی صحبت سے خط اٹھایا۔ اور آپ کے حلقہ توجہ سے مستفیض ہوئے۔ عنایت الٰہی اور شیخ کی توجہ اس قدر تھی کہ آپ اپنے قلب پر انوار الٰہیہ اور فیوضات سرمدیہ کے ورود کو خود مشاہدہ کرتے' جب تمام مقامات سلوک کا سیر مکمل ہو گیا۔ تو حضرت خواجہؒ نے خلافت عطا فرمائی۔ اور بیعت وارشاد کی اجازت دی۔ چنانچہ آپ تیس سال تک مسند فیض وارشاد پر ضوفشاں رہے۔ ہزاروں دلوں میں عشق الٰہی اور حب مصطفیٰ کی شمعیں روشن کیں۔ آخر 1313ھ میں یہ آفتاب رشدوہدایت نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت اعلیٰ کی خواجہ محمد عثمان سے دوسری بیعت: شیخ کی رحلت سے ایک مرید صادق پر کیا گزرتی ہے؟ اس کو وہی جان سکتا ہے۔ جس نے خود یہ چوٹ کھائی ہو۔ اور اس درد سے آشنا ہو۔ چنانچہ آپ کے انتقال سے حضرت مولانا احمد خان صاحبؒ کی نظروں میں بھی جہاں تاریک ہو گیا۔ کسی طرح قرار نہ آیا تو اپنے مرشد کے مرشد۔ حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عریضہ لکھا اور اپنے سکون و قرار لٹ جانے کی شکایت کی۔ تو خواجہؒ صاحب نے جواب لکھا۔ "بلاشبہ ایک مرید صادق کو اپنے شیخ کی رحلت سے بے پناہ غم اور دکھ ہوتا ہے۔ مگر بہرحال صبر کیجئے جزع فزع نہ کیجئے۔ اور یقین جانیں کہ خواہ صبر کا حصول ہو یا علم کا حصول' یہ فقیر ہر حال میں آپ کا مددگار اور معاون ہے۔" حضرت خواجہ کو مائل بالتفات پا کر دوسرا عریضہ لکھا کہ "حضرت لعل شاہ ہمدانیؒ کے وصال کے بعد تکمیل سلوک کے لئے آپ سے تجدید بیعت کرنا چاہتا ہوں۔" حضرت خواجہؒ نے جواب دیا کہ "جناب لعل شاہ ہمدانی صاحب کے سب مرید میرے ہی مرید ہیں۔ اس لئے فی الحال تجدید بیعت کی ضرورت نہیں۔ علم سے فراغت کے بعد بھی اگر نسبت باطنی حاصل کرنے کا آپ کا ارادہ پختہ ہوا تو اس وقت تجدید بیعت کی ضرورت ہو گی۔ اس وقت تک آپ اپنے علمی مشاغل ہی جاری رکھیں۔" چنانچہ آپ پوری لگن کے ساتھ علوم کی تکمیل میں مصروف ہو گئے۔ اور جب علوم میں کمال حاصل ہو گیا۔ تو آپ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حضرت خواجہ عثمانؒ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اور یوں اس ہستی کے غلاموں میں شامل

Marfat.com

ہو گئے۔ جس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا قاصر ہے۔

حضرت خواجہ سراج الدین سے تیسری بیعت: حضرت مولانا ابوالسعد احمد خانؒ نے تیسرے شیخ طریقت جن سے آپ نے تکمیل سلوک کی اور خلافت حاصل کی۔ آپ کے ساتھ حضرت خواجہ کو اتنی محبت تھی کہ محض آپ کے لئے پیری مریدی کا سلسلہ جاری رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت خواجہؒ نے فرمایا:

"چونکہ آج کل طالبان حق ناپید ہو گئے ہیں۔ اس لئے میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ پیری مریدی کا سلسلہ ہی ترک کر دیا جائے۔ مگر اب مولوی احمد خان آ گئے ہیں' ان کے آنے سے طبیعت میں دوبارہ جوش و ولولہ پیدا ہو گیا ہے۔"

پھر مولانا احمدؒ خان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: (میں تو صرف آپ کے لئے پیری مریدی کر رہا ہوں) ہے کوئی حد اس شفقت بے پایاں کی؟ شاید ہی کسی مرید کو اپنے شیخ کی اتنی والہانہ محبت و الفت نصیب ہوئی ہو۔

حضرت خواجہ کی خدمت: آپ نے حضرت خواجہ کی خدمت گزاری میں نہ اپنی خاندانی جاہ و منزلت کا خیال کیا۔ اور نہ اپنی بے مثال علمیت و فضیلت کو خاطر میں لائے۔ بلکہ ایسی صبر آزما خدمات انجام دیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

موسم سرما کی طویل سرد راتوں میں رات بھر حضرت خواجہ کے دروازہ پر اس امید سے کھڑے رہتے کہ شاید کسی وقت حضرت کو کسی چیز کی ضرورت پڑ جائے اور مجھے خدمت کا موقع مل جائے۔

جب حضرت خواجہؒ گرمیوں میں سون سکیسر تشریف لے جاتے تو آپ بھی ہمراہ ہوتے۔ ڈیپ یا خوشاب سے سون سکیسر تک حضرت خواجہ گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لے جاتے۔ پانی سے بھرا ہوا برتن ہاتھ میں لئے آپ حضرت خواجہؒ کے گھوڑے کے ساتھ ساتھ دوڑتے جاتے۔ کہ اگر کسی وقت حضرت خواجہؒ کو پیاس لگے یا وضو کی ضرورت ہو تو پانی کی تکلیف نہ ہو۔

ڈیپ یا خوشاب سے سون سکیسر کا فاصلہ پینتیس یا چالیس میل ہے۔ یہ طویل سفر آپ حضرت خواجہؒ کے گھوڑے کے ساتھ ساتھ دوڑتے ہوئے طے کیا کرتے۔

Marfat.com

سون سکیسر میں قیام کے دوران ایک پہاڑی چشمہ سے پانی لانا پڑتا۔ چشمہ قیام گاہ سے کافی دور اور نیچے تھا۔ آپ دو مشکیزے، جن میں سے ہر مشکیزہ سات گھڑوں کا تھا۔ اپنے کندھوں پر اٹھاتے اور دوڑتے ہوئے اوپر قیام گاہ تک لاتے اور تھوڑی ہی دیر میں لنگر کی تمام ضروریات کے لئے پانی ذخیرہ کر دیتے۔

خدمت شیخ میں ہمہ وقت مصروفیت کے باوجود آپ اپنے مشاغل طریقت کو بھی پوری تندہی اور جانفشانی سے انجام دیتے۔

سلسلہ نقشبندیہ میں ایک سالک کی کامیابی کا بنیادی ذریعہ ذکر الٰہی ہے۔ آپ اس کثرت سے ذکر کیا کرتے کہ تسبیح کا مضبوط سے مضبوط دھاگا چند ہی دنوں میں بوسیدہ ہو کر ٹوٹ جاتا ہے اور نیا دھاگا ڈالنا پڑتا۔

مکتوبات شریف کا درس اور معارف کا حاصل ہونا: جب حضرت خواجہؒ نے تحصیل معارف میں آپ کی بے پناہ لگن اور والہانہ ذوق اور شوق دیکھا تو مناسب سمجھا کہ آپ کو مکتوبات امام ربانی سبقاً پڑھا دیے جائیں۔ چنانچہ ایک دن آپ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔

"مولوی احمد خان! ایک وعدہ آپ میرے ساتھ کریں۔ ایک وعدہ میں آپ کے ساتھ کرتا ہوں۔"

"حضور! میری طرف سے وعدہ ہے۔ آپ جو بھی ارشاد فرمائیں۔ مجھے منظور ہے۔"

آپ نے بغیر یہ جانے کہ حضرت خواجہؒ کیا وعدہ لینا چاہتے ہیں۔ بلا تامل جواب دیا۔

مسلسل محنت اور شیخ کامل کی خصوصی توجہ اور شفقت کی بدولت آپنے جلد ہی تمام مقامات عرفان کو طے کر لیا اور جب ہر لحاظ سے آپ کی تکمیل ہو گئی۔ تو حضرت خواجہؒ نے آپ کو تمام سلاسل طریقت میں اجازت مطلقہ عنایت فرمائی۔ اور آپ کی بلند پروازی کو دیکھتے ہوئے اپنے متعلقین اور خدام کو حکم دیا کہ جن لوگوں کو موسیٰ زئی کی بہ نسبت بکھر۲ (آپ کا آبائی مسکن) زیادہ قریب پڑتا ہو۔ اور انہیں یہاں حاضر ہونے میں دقت پیش آتی ہو۔ وہ یہاں آنے کی بجائے مولوی احمد خان کی خدمت میں حاضر ہوا کریں۔ اور ان سے اکتساب فیض کیا کریں۔ ان شاء اللہ انہیں میرے پاس آنے کی بہ نسبت وہاں زیادہ فائدہ پہنچے گا۔

Marfat.com

کس خلیفہ کو یہ سعادت حاصل ہوئی ہو گی۔ کہ شیخ اپنے مریدوں کو نہ صرف یہ کہ اپنے اس خلیفہ سے اکتساب فیض کا حکم دے۔ بلکہ ازراہ کرم یہاں تک فرما دے کہ " میرے پاس آنے کی بہ نسبت انہیں وہاں زیادہ فائدہ پہنچے گا؟"

کندیاں میں خانقاہ سراجیہ بنانا: آپ کا آبائی مسکن بکھڑ تھا۔ جب طالبان حق کا رجوع بہت زیادہ ہو گیا تو آپ نے کندیاں (ضلع میانوالی) میں ایک عظیم الشان خانقاہ تعمیر کروائی اور اپنے شیخ حضرت خواجہ سراج الدینؒ کے ساتھ اظہار عقیدت کے طور پر خانقاہ کا نام " خانقاہ سراجیہ " رکھا۔ خانقاہ کے ساتھ ایک عالی شان مسجد بنوائی۔ جو مغلیہ طرز تعمیر کا ایک نادر نمونہ اور حسن و جمال اور آرائش و زیبائش کے لحاظ سے بے نظیر شاہکار ہے۔

حضور سید الاولین و آخرین کا زمین سے ظاہر ہو کر آپ کے سر پر بوسہ دینا: آپ کے بے حساب کمالات' آپ کے بلند ترین مقامات اور آپ کی محیر العقول کرامات کے احاطہ سے قلم قاصر ہے۔

آپ نے خود بیان فرمایا کہ بکھڑ میں قیام کے زمانہ میں نماز ظہر سے فارغ ہو کر چارپائی پر بیٹھا تھا۔ کہ ناگاہ زمین شق ہوئی اور سرور عالم ﷺ جلوہ فرما ہو گئے۔ میں تعظیما" اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے سر پر بوسہ دیا۔

آپ فرمایا کرتے کہ جس مقام پر سردار انبیاء ﷺ نے بوسہ دیا تھا۔ اس مقام پر آج تک ٹھنڈک محسوس کرتا ہوں۔

ہم آپ کی صرف چند کرامات ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

1- باطنی نگاہ سے پیچھے کی چیزوں کا دیکھنا: آپ کی باطنی نگاہ اس قدر وسیع تھی کہ آپ کو پس پشت چیزیں بھی اسی طرح نظر آتیں جس طرح سامنے کی چیزیں۔ ساتھ ہی طبیعت مبارک میں اتنی نفاست تھی کہ کسی بھی چیز میں ذرا سی کجی بھی آپ کے لئے ناقابل برداشت ہوتی۔

جن دنوں خانقاہ سراجیہ کی مسجد تعمیر ہو رہی تھی۔ ان دنوں آپ کبھی صحن میں اپنے خدام و متوسلین کے ساتھ تشریف فرما ہوتے۔ زیر تعمیر مسجد کی طرف آپ کی پشت ہوتی۔ اس دوران میں اگر مستری سے کوئی اینٹ ذرہ بھی ترچھی یا آگے پیچھے لگ جاتی۔ تو آپ

Marfat.com

بغیر رخ پھیرے فوراً فرماتے "مستری صاحب! یہ اینٹ ذرا ٹیڑھی لگ گئی ہے۔ اسے درست کر لیجئے! اور فرمایا کرتے "ٹیڑھی اینٹ لگتے ہی میری طبیعت مضطرب ہو جاتی ہے۔"

2- مسافر کا سفر میں پلاؤ زردہ کھانے کی خواہش کا خیال: آپ کے مخلص ارادتمند مولانا نذیر عرشی صاحب ایک دفعہ خانقاہ سراجیہ میں حاضری کا ارادہ کر کے گھر سے روانہ ہوئے۔ راستے میں خیال گزرا کہ مزہ تو جب ہے کہ اس دفعہ خانقاہ سراجیہ پہنچنے پر حضرت مجھے پلاؤ زردہ کھلائیں۔ جب خانقاہ شریف پہنچے تو لنگر میں کھانا تقسیم ہو رہا تھا۔ مولانا عرشی بھی کھانا کھانے بیٹھ گئے۔ خادم نے وہی کھانا جو سب کھا رہے تھے۔ مولانا کے سامنے بھی لا کر رکھ دیا۔ ابھی کھانا شروع نہیں کیا تھا۔ کہ حضرت اعلیٰ بنفس نفیس باہر تشریف لائے اور مولانا عرشی کے پاس کھڑے ہو کر خادم کو حکم دیا "مولانا کے آگے سے یہ کھانا اٹھالو اور انہیں اندر سے پلاؤ زردہ منگوا کر کھلاؤ۔ کہ آج ان کا جی پلاؤ زردہ کھانے کو چاہ رہا ہے۔" اور خادم نے پلاؤ زردہ لا کر ان کے سامنے رکھ دیا۔

3- قلبی خیالات سے آگاہ ہونا: ایک دفعہ مولانا نصیرالدین صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ کے دست مبارک میں ایک تسبیح تھی۔ مولانا کے دل میں خیال گزرا کہ اگر آپ صاحب کمال ہیں۔ تو پھر آپ کو تسبیح کی کیا ضرورت ہے؟ آپ فوراً ان سے مخاطب ہوئے۔ اور تسبیح کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "مولانا! یہ تو صرف اللہ کے ساتھ یاری لگانے کی ایک علامت ہے۔" مولانا کے دل میں پھر خیال گزرا کہ جب یاری لگانا ہی مقصود ہے تو پھر یاری میں تعداد و شمار کا کیا کام؟ آپ دوبارہ ان سے مخاطب ہوئے اور تسبیح کا ایک دانہ گراتے ہوئے فرمایا "مولانا! تسبیح کا ایک دانہ گرا۔ اور قلبی ذکر چوبیس ہزار مرتبہ ہو گیا۔ یہاں حساب اور گنتی نہیں ہے۔"

مولانا نصیرالدین نے جب آپ کے اس کمال کو دیکھا کہ آپ لحظہ بہ لحظہ دل کی بدلتی ہوئی کیفیات سے بھی آگاہ ہو جاتے ہیں۔ تو آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر داخل سلسلہ ہو گئے۔

بغیر توجہ کے حالات کا منکشف ہونا: ہمارے حضرت معظمؒ سے ایک مرتبہ آپ

Marfat.com

نے فرمایا "قاضی صاحب! اکثر بزرگان کرام کے حوال میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ انہوں نے فلاں آدمی کی طرف توجہ کی تو ان پر اس شخص کے تمام حالات منکشف ہو گئے۔ مگر بحمد اللہ۔ مجھے توجہ کی ضرورت بھی نہیں پڑتی۔ مجھ پر ہر ایک کا حال بلا توجہ ہی عیاں ہوتا ہے۔

قتل کے مقدمہ سے رہائی پر تصرف: آپ کا کوئی مرید اگر کہیں بھی کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاتا۔ تو آپ نہ صرف یہ کہ اس کی تکلیف سے باخبر ہوتے۔ بلکہ اس کی امداد اور مشکل کشائی بھی فرماتے۔ آپ کے ایک مرید قاضی امیر حیدر ریل گاڑی میں سوار ہوئے۔ بھیڑ زیادہ تھی۔ دھکم پیل میں ایک ہندو کو جو دھکا لگا تو اس کے قدم اکھڑ گئے اور وہ قاضی امیر حیدر پر گرنے لگا۔ قاضی صاحب نے بچاؤ کے لئے جب اسے پرے دھکیلا تو وہ سامنے کے بینچ پر اتنے زور سے گرا کہ مر ہی گیا۔ گاڑی میں شور برپا ہو گیا۔ لوگوں نے قاضی صاحب کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا اور پولیس نے آپ کو حوالات میں بند کر دیا۔ بظاہر اس مقدمہ میں قاضی صاحب کے بچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ کیونکہ ہندو مسلم کا معاملہ تھا اور ہندو قاضی صاحب کو پھنسانے اور قاتل ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے۔

علی الصبح پوسٹ مارٹم کرنے والا سرکاری ڈاکٹر حوالات میں آیا۔ پہریدار سے پوچھا۔

"امیر حیدر نام کا کوئی قیدی یہاں ہے؟"

"جی ہاں" سنتری نے جواب دیا۔

ڈاکٹر اندر گیا۔ قاضی صاحب سے ملاقات کی اور پوچھا۔

"آپ کس کے مرید ہیں؟ ان کا نام کیا ہے؟ رہتے کہاں ہیں؟ اور ان کا حلیہ کیا ہے؟

قاضی صاحب نے تفصیل کے ساتھ سب کچھ بتایا۔ تو وہ کہنے لگا "آپ فکر نہ کریں۔ مقتول تلی کا پرانا مریض تھا۔ اس کی موت گرنے سے نہیں بلکہ پرانے مرض کی وجہ سے واقع ہوئی ہے۔ میں اپنی مفصل رپورٹ تیار کر رہا ہوں۔ آپ بہت جلد بری ہو جائیں گے۔" پھر کہنے لگا۔ "رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ دو بزرگ تشریف لائے ہیں۔ ایک معمر تھے اور دوسرے متوسط عمر کے۔ متوسط عمر والے بزرگ نے فرمایا "ہمارا

Marfat.com

ایک مرید قاضی امیر حیدر بے گناہ گرفتار ہو گیا ہے۔ تم اس کی مدد کرو۔"میں نے پوچھا۔" آپ کا اسم شریف کیا ہے؟ اور آپ کہاں رہتے ہیں؟" تو انہوں نے وہی نام اور پتہ بتایا۔ جو ابھی آپ نے بیان کیا ہے۔ میں نے عرض کی۔

"حضور! یہ دوسرے بزرگ کون ہیں؟"

"یہ امام ربانی' مجدد الف ثانیؒ ہیں۔" انہوں نے جواب دیا۔

جلیل القدر علماء کا آپ کی عظمت' علمیت پر اعتراف: آپ معرفت کی انتہائی بلندیوں پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ ظاہری علوم میں بھی یگانہ روزگار تھے۔ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے آپ کی علمیت اور عظمت کا اعتراف اور آپ کے ساتھ اپنی غیر معمولی عقیدت کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے انہیں علوم شرعیہ سے کماحقہ' نوازا تھا اور انہوں نے شیخ کمال کی صحبت میں رہ کر تمام منازل عرفان کو بھی طے کیا تھا۔ میری تفسیر کے مطالعہ کے بعد جو گرامی نامہ انہوں نے مجھے لکھا ہے اسے میں نے حرز جاں سمجھ کر محفوظ رکھا ہے۔ اور اپنے اعزہ و اقارب کو وصیت کی ہے کہ میری وفات کے بعد اسے میری قبر میں رکھ دیا جائے۔ تاکہ میرے لئے نجات اخروی کا وسیلہ بن سکے۔" (تحفہ ص 115)

اور محدث جلیل القدر علامہ انور شاہؒ کاشمیری نے آپ کو ان الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

"اس وقت حضرت مولانا احمد خانؒ صاحب سلسلہ نقشبندیہ کے امام اور عارف کامل ہیں۔" (تحفہ ص 117)

سیاہ خضاب کی ممانعت میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں ان کی سند اور متن، ہر دو پر آپ انتہائی محققانہ جرح فرمایا کرتے تھے۔

علامہ کاشمیریؒ آپ کی ان بلند پایہ تحقیقات سے مستفید ہونے کے لئے بنفس نفیس خانقاہ سراجیہ تشریف لائے اور آپ کی بیش بہا علمی تحقیق سے بے حد محفوظ ہوئے۔

وصال: آفتاب رشد و ہدایت 12 صفر 1360ھ بمطابق 18 مارچ 1941ء بعمر 63 سال غروب ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آرام گاہ خانقاہ سراجیہ مسجد شریف کے

Marfat.com

حضرت معظم و مکرم قاضی محمد صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ

یہ مکرم، معظم اور محتشم خاندان بجائے خود تمام رفعتوں اور عظمتوں کا سرچشمہ تھا۔ علوم الہیہ اور معارف سرمدیہ کا منبع تھا اور ظاہری و باطنی کمالات کا سنگم تھا۔ مگر ابھی انتظار تھا: اس صبح درخشاں کا، جس کے طلوع سے شب دیجور کی تاریکیاں چھٹ جائیں۔ اس آفتاب عالمتاب کا، جس کی رو پہلی کرنوں سے ظلمت کدۂ دہر کا گوشہ گوشہ جگمگا اٹھے۔ حضرت کے حالات آپ کے فرزند عبدالدائم صاحب نے تحریر فرمائے۔

کون جانے یہ انتظار کب سے تھا؟ اور نہ جانے کب تک رہتا کہ رحمت حق جوش میں آئی۔ انتظار کی گھڑیاں بیت گئیں۔ دریائے وحدت سے ایک لہر اٹھی اور حقیقت منتظر لباس مجاز میں جلوہ گر ہو گئی۔

شعبان 1320ھ بمطابق نومبر 1902ء جناب قاضی فیروزالدین صاحب کے ہاں محترمہ خدیجہ کے بطن سے بمقام کوٹ نجیب اللہ وہ ہستی جلوہ گر ہوئی کہ عالم اس کے حسن کی تابانی دیکھ کر حیرت میں مبتلا ہو گیا۔

یہ ہستی کون تھی؟ اس شہنشاہ ملک تصوف کا نام نامی و اسم گرامی ''قاضی محمد صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ'' تھا جو ''حضرت معظم'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ ابھی دو سال کے ہی تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کا انتقال ہو گیا۔ والدہ کے انتقال کے بعد آپ کے نانا قاضی فیض عالم صاحب نے اپنی دوسری بیٹی محترمہ عائشہ بھی آپ کے والد ماجد کے عقد میں دے دیں۔ مگر آپ کی پرورش آپ کی نانی صاحبہ نے کی۔ جب آپ لکھنے پڑھنے کے قابل ہوئے تو والد محترم نے ابتدائی تعلیم دینا شروع کی۔ مگر آپ کو تعلیم کی بہ نسبت مساجد سے زیادہ محبت تھی۔ زیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں گزارنے کی کوشش کرتے مختلف مساجد میں جاتے اور گھنٹوں وہاں رہتے۔ آپ کے ہم عمر اور بچپن کے ساتھی درویش کے رئیس ''خواجہ محمد خان مرحوم'' نے بیان کیا کہ بچپن میں ہم جب کبھی اکٹھے کھیلنے نکلتے تو آپ ہمیں کسی نہ کسی مسجد میں لے جاتے۔ مسجد میں پہنچ کر آپ اس کے دیدار میں محو ہو جاتے، اس کی ایک ایک چیز کو بغور دیکھتے اور

Marfat.com

مسرور ہوتے۔

مساجد میں یہ انہماک تعلیم میں مخل تھا۔ اس لئے والد محترم ناراض ہوتے۔ حضرت معظمؒ نے خود بیان فرمایا کہ ''بچپن میں جب مجھے تعلیم سے کچھ زیادہ رغبت نہ تھی' تو والد محترم بہت خفا ہوا کرتے اور کبھی غصہ میں آکر پیٹ بھی ڈالتے۔ مگر مجھ پر کچھ خاص اثر نہ ہوتا۔ آخر ایک دن والد ماجد نے مجھے اپنے عظیم الشان کتب خانے کے سامنے کھڑا کیا۔ الماریاں کھولیں اور فرمایا ''قاضی! دیکھو! یہ کتابوں کا کتنا بڑا خزانہ ہے۔ ان میں سے اکثر کتابیں کمیاب ہیں اور بعض تو بالکل ہی نایاب ہیں۔ قاضی! میں نے اپنی اہم ضروریات کو پس پشت ڈال کر ایک ایک پائی جمع کر کے یہ عظیم الشان خزانہ اکٹھا کیا ہے۔ اور یہی کچھ میرا حاصل زندگانی ہے۔ اگر تو نے شوق سے پڑھا اور علم حاصل کیا تو تیرے لئے یہ کتابیں انمول ہیرے موتی ہیں۔ اور اگر تو نے علم حاصل کرنے میں دلچسپی نہ لی تو کتابوں کا یہ بیش بہا خزانہ تیرے لئے راکھ کا ڈھیر ہے۔ اب تمہاری مرضی ہے قاضی! جو راستہ چاہو اختیار کر لو۔''

حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ان کی ان باتوں سے میرا دل اتنا متاثر ہوا کہ میں نے عہد کر لیا کہ زندگی بھر علم کے علاوہ کسی چیز سے دلچسپی نہ لوں گا۔ اور پھر علم کے علاوہ ہر شوق کو چھوڑ دیا۔ اور علم کا کچھ ایسا ذوق حاصل ہوا کہ کتاب کے مطالعہ کے دوران کھانے پینے کا بھی ہوش نہ رہتا۔

بہرحال آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد ہی سے حاصل کی۔ جب آپ کی عمر تقریباً 12 سال کی ہوئی تو آپ کے والد ماجد ضعف کی وجہ سے پڑھانے سے معذور ہو گئے۔ مجبوراً علم کی تکمیل کے لئے گھر سے باہر نکلنا پڑا۔

ان دنوں ہری پور کے قریب ''شاہ محمد'' نامی ایک گاؤں میں مولانا سکندر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ طلباء کو پڑھایا کرتے تھے۔ مولانا ایک جید اور مایہ ناز عالم تھے۔ حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے پاس پڑھنے گئے۔ مگر حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ نے فطرتاً'' ناقدانہ ذہن پایا تھا پھر ابتدائی کتابیں اپنے جلیل القدر والد سے پڑھی تھیں' اس لئے آپ کتاب کے مطالب اور اساتذہ کی تقریر پر نقد و جرح کیا کرتے۔ آپ کے والد محترم تو نہایت متحمل مزاج علامہ تھے اس لئے آپ کی نقد و جرح سے مسرور ہوتے اور تمام اعتراضات کا تشفی بخش جواب دیا

Marfat.com

کرتے مگر شاہ محمد والے مولانا کی طبیعت جلالی تھی۔ اس لئے آپ کی تنقید پر مولانا کو غصہ آ جایا کرتا تھا۔ استاذ محترم کے جلالی مزاج کی وجہ سے' چونکہ آپ کی پوری تسلی نہیں ہو سکتی تھی اس لئے صرف ایک سال "شاہ محمد" میں گزارنے کے بعد آپ مانسہرہ میں مولانا حمیدالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چلے گئے۔

مولانا حمیدالدین صاحب بے حد ذہین اور ذکی عالم تھے۔ حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وہبی علم عطا فرمایا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ زمانہ طالب علمی میں ایک قبرستان میں ایک سایہ دار درخت تلے بیٹھ کر مطالعہ کیا کرتے تھے۔ اس درخت کے نیچے ایک قبر بھی تھی' آپ کا معمول تھا کہ وہاں جس وقت بھی مطالعہ کے لئے جاتے۔ فاتحہ شریف پڑھ کر اس قبر والے کی روح کو ایصال ثواب کر دیا کرتے تھے۔ وہ قبر اگرچہ غیر معروف تھی۔ مگر کسی انتہائی صاحب کمال ہستی کی تھی۔ ایک دن آپ مطالعہ کرنے کے بعد تھک کر وہیں لیٹ گئے۔ آپ کی آنکھ لگ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ ایک نورانی صورت بزرگ تشریف لائے ہیں۔

آپ کون ہیں؟" مولانا نے ان سے پوچھا۔

"میں اس قبر والا ہوں۔" انہوں نے درخت کے نیچے والی قبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "تم چونکہ اکثر مجھے ایصال ثواب کرتے رہتے ہو' اس لئے میں تم سے بہت خوش ہوں۔" پھر انہوں نے مولانا کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا "اٹھو اب تمہیں پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔" اور جب آپ بیدار ہوئے تو آپ نے محسوس کیا کہ واقعی سینہ میں علوم کے خزانے بھرے ہیں۔

حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ "میں نے "شرح جامی" شاہ محمد میں پڑھ تھی۔ مگر اس کے بہت سے مشکل مقامات وہاں حل نہیں ہو سکے تھے۔ میں نے ان مقامات پر نشانات لگا رکھے تھے۔ وہی مقامات جب مولانا حمید الدین صاحب کے سامنے پیش کئے تو انہوں نے ہر مشکل مقام کو صرف چند جملوں میں یوں حل کر دیا' گویا اس مقام میں سرے سے کوئی اشکال تھا ہی نہیں۔

حضرت معظمؒ نے ان سے جب علوم عربیہ کی تکمیل کر لی تو علوم عقلیہ میں کمال حاصل کرنے کا شوق دامن گیر ہوا۔ مولانا صاحب کو چونکہ ان علوم سے طبعی لگاؤ نہیں تھا

Marfat.com

اس لئے حضرت معظمؒ نے ان سے اجازت لی اور علوم عقلیہ کے کسی بلند پایہ عالم کی جستجو شروع کردی۔

غرضیکہ قرب و جوار میں جب علمی تشنگی کی تسکین نہ ہو سکی تو آپ نے حصول کمال کے لئے اپنے علاقے اور وطن کو خیرباد کہا اور کسی نہایت ہی لائق اور جید عالم کی تلاش میں ہندوستان بھر کی خاک چھاننا شروع کردی۔

پورے ہندوستان میں آپ جس مشہور عالم کے بارے میں سنتے اسی کی خدمت میں حاضر ہوتے اور مقدور بھر اکتساب فیض کرتے۔

آپ کی طالب علمی کا یہ زمانہ انتہائی کٹھن اور مشکل حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے گزرا۔ طرح طرح کے امتحانوں اور آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔ مگر آپ نے علم دین میں کمال تک رسائی حاصل کرنے کے لئے ہر دکھ اور مصیبت کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ اور بالآخر اپنا مقصود حاصل کر کے ہی دم لیا۔

جن لوگوں کو حضرت معظمؒ کے دیدار کی سعادت نصیب ہوئی ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی حسن سے نوازا تھا۔ عالم شباب میں آپ کا یہ مردانہ حسن بھی ایک دفعہ پریشانی کا سبب بن گیا مگر آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح اپنا دامن بچا لیا۔

آپ نے بیان فرمایا کہ "میں ہندوستان میں ایک جگہ پڑھا کرتا تھا۔ اسباق بہت اچھے ہو رہے تھے اور میں کافی حد تک مطمئن تھا کہ ایک واقعہ نے میرا سکون و اطمینان درہم برہم کر دیا ہوا یوں کہ جہاں میری رہائش تھی۔ اسی گلی میں رہنے والی ایک بے حد حسین لڑکی مجھ پر فریفتہ ہو گئی۔ اس نے مجھے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ہر حربہ آزمایا مگر میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی طرف ذرا بھی ملتفت نہ ہوا۔ خیال تھا کہ کچھ دنوں کی ناکام کوشش کے بعد خود ہی میرا پیچھا چھوڑ دے گی —— لیکن میری بے رخی نے اس کی آتش محبت کو مزید بھڑکا دیا —— میں سمجھ گیا کہ یہاں رہنا خطرناک ہے۔ نہ جانے کب شیطان کا داؤ چل جائے اور میرے قدم ڈگمگا جائیں؟ اس لئے کسی کو بتائے بغیر میں نے وہ جگہ ہی چھوڑ دی اور کسی دوسرے استاذ کی تلاش میں چل پڑا۔"

مندر کی مورتی سے رات کے وقت اس کے سر پر جوتے مار کر کھانا

Marfat.com

حاصل کرنا: بعض دفعہ آپ کے ساتھ عجیب و غریب اور نہایت دلچسپ اتفاقات پیش آتے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ "میں اور میرا ایک دوست سفر کر رہے تھے کہ راستے میں رات ہو گئی گرمیوں کا موسم تھا۔ مطمئن تھے کہ کسی بھی جگہ پڑ رہیں گے۔ مگر ابھی آدھی رات کا وقت ہوا ہو گا کہ اچانک طوفان بادوباراں نے ہمیں آ گھیرا۔ سوائے ایک مندر کے جو قریب ہی تھا کوئی اور سر چھپانے کی جگہ ہی نہ تھی اس لئے ہم نے اسی مندر کا دروازہ کھٹکھٹایا اندر سے ایک پروہت باہر نکلا اور ہمیں مندر میں لے گیا۔ چونکہ رات کافی بیت چکی تھی' اس لئے پروہت کی آنکھیں بھی نیند سے بوجھل ہو رہی تھیں۔ اس نے ہمیں وہیں لیٹنے کو کہا اور خود کسی دوسرے کمرے میں سونے چلا گیا۔

ہم نے کافی دیر سے کچھ کھایا پیا نہیں تھا اس لئے سخت بھوک لگ رہی تھی۔ میرا ساتھی مندر میں بھگوان کی ایک مورتی سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "تو کیسا بھگوان ہے کہ ہم تیرے مندر میں بھوکے پڑے ہیں اور تو ہمارے کھانے کا کوئی انتظام نہیں کرتا؟ دھت تیرے کی ــــــ" اور یہ کہتے ہوئے مورتی کے سر پر دس بارہ جوتے بھی لگا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ ہم نے دروازہ کھولا تو ایک عورت بہت سا کھانا اٹھائے بارش میں کھڑی بھیگ رہی تھی۔ کہنے لگی "مجھے بھگوان نے خواب میں حکم دیا ہے کہ فلاں مندر میں میرے دو مہمان ہیں ان کو کھانا پہنچاؤ۔" ہم نے کھانا لے لیا اور خوب سیر ہو کر کھایا۔ میرا دوست بہت متحیر اور متاثر تھا۔ کہنے لگا "دوست! کتنی عجیب بات ہے کہ ہندوؤں کے بھگوان نے آخر ہمارے کھانے کا انتظام کر ہی دیا۔"

"کر تو دیا" میں نے ہنستے ہوئے کہا "مگر سر پر اچھی طرح جوتے کھا لینے کے بعد" اور وہ بھی ہنسنے لگا۔

غرضیکہ حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح کی بے شمار تکلیفوں' مصیبتوں' پریشانیوں اور الجھنوں سے دوچار ہوتے ہوئے علوم کے مختلف سرچشموں سے فیضیاب ہوتے رہے مگر ابھی تک آپ کو کوئی ایسا استاد کامل نہیں ملا تھا جو آپ کے علمی اور عقلی اعتراضات کا جواب دے کر آپ کو مطمئن کر سکتا۔ آخر کار حضرت معظم کی تمنا بھی بر آئی آپ کی امید پوری ہوئی اور آپ کی رسائی ایسے مثالی علامہ تک ہو گئی جو جملہ علوم کے دریائے ناپیدا کنار تھے جو منطق و فلسفہ میں امام وقت تھے اور جو علم و عقل اور فہم و ذکا کے ہر معیار پر

Marfat.com

پورے اترتے تھے۔ یعنی حضرت علامہ مولانا فضل حق رامپوری رحمۃ اللہ علیہ

الغرض یہ تھے وہ فاضل اجل جن کو پاکر حضرت معظمؒ نے سب کچھ پالیا۔ آپ کی بیقراری کو قرار آگیا اور خاطر بے چین کو سکون و اطمینان نصیب ہوا۔ حضرت معظمؒ جب ان کی خدمت میں پہنچے ان دنوں وہ رامپور کے "مدرسہ عالیہ" میں پرنسپل تھے۔ حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مدرسہ میں داخلہ لے لیا اور اپنی غیر معمولی ذہانت کی بناء پر مولانا کی نگاہوں کا تارا بن گئے۔ انکے پاس سینکڑوں طلبہ زیر تعلیم تھے، مگر حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ پر ان کی خصوصی نظر عنایت تھی۔ حضرت معظمؒ فرمایا کرتے کہ "مولانا میرا اس قدر خیال رکھا کرتے تھے کہ جس دن میں سردردی وغیرہ کی وجہ سے حلقہ درس میں حاضر نہ ہو سکتا، آپ بھی چھٹی کر دیتے اور طلبہ سے فرمایا کرتے "قاضی کے بغیر پڑھانے کا کیا خاک مزہ آئے گا؟"

غرض کہ اس شوق اور محنت سے آپنے علوم عقلیہ حاصل کئے اور جب ان علوم میں مہارت تامہ بہم پہنچا چکے تو دورہ حدیث کے لئے پہلے دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے مگر وہاں کے طریق تدریس سے قلبی اطمینان نہ ہوا اس لئے بھوپال چلے گئے۔ اور وہاں کے مشہور مدرسہ "دارالعلوم سلیمانیہ" میں داخلہ لے کر علم حدیث کی تکمیل کی اور یوں آپ علوم عقلیہ و نقلیہ کے فاضل اجل بن کر اپنے وطن مالوف (ہری پور ہزارہ) واپس لوٹ آئے۔

دینی علم پڑھانے کا حیرت انگیز واقعہ: تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے کچھ عرصہ اپنے گھر میں قیام فرمایا۔ اس کے بعد حیدر آباد دکن کے مدرسہ "نظامیہ" میں تدریس کے لئے چلے گئے۔ آپ کو تدریس کے ساتھ اس قدر لگاؤ تھا۔ کہ فرماتے تھے۔ "حیدر آباد میں تدریس کے دوران مجھے ایک مولوی صاحب نے کہا کہ میں آپ سے پڑھنے کا بیحد شوق رکھتا ہوں۔ مگر افسوس کہ میں یہاں سے چھ میل دور رہتا ہوں، اور آنے جانے کے لئے کسی سواری کا بھی بندوبست نہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ اس طرح کیا کریں۔ کہ ظہر کی نماز کے بعد وہاں سے پیدل چل دیا کریں۔ میں بھی یہاں سے ظہر کی نماز کے بعد آپ کی طرف روانہ ہو جایا کروں گا۔ راستے میں جہاں کہیں بھی ملاقات ہو جائے۔ وہیں کسی جگہ بیٹھ کر آپ مجھ سے پڑھ لیا کریں۔ اتفاق سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ایک مسجد

Marfat.com

تھی اسی کو اس کام کے لئے منتخب کر لیا گیا۔ چنانچہ روزانہ ادھر سے وہ چل پڑتے۔ ادھر سے میں دونوں تقریباً تین میل چلتے۔ اور اس مسجد میں بیٹھ کر میں ان کو پڑھا دیا کرتا۔" تین میل جانا اور تین میل آنا روزانہ چھ میل کا سفر محض اپنے تدریسی ذوق کی تسکین اور مولوی صاحب کی خواہش کی تکمیل کے لئے' کیا کرتے۔

حضرت معظمؒ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی صبر و تحمل اور بردباری کا جذبہ عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ "حیدر آباد" ہی میں قیام کے دوران کا ایک واقعہ ذکر فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں جس مسجد میں نماز پڑھا کرتا تھا۔ اس مسجد کے امام صاحب کے لڑکے نے قرآن کریم یاد کیا۔ امام صاحب کا خیال تھا کہ اس رمضان المبارک میں میرا لڑکا نماز تراویح میں قرآن کریم سنائے۔ امام صاحب کا لڑکا نابالغ تھا۔ اور وہاں عام طور پر رواج تھا کہ تراویح نابالغ لڑکوں کے پیچھے پڑھ لیا کرتے تھے۔ میں نے امام صاحب کو کہا کہ فقہ حنفی کی رو سے نابالغ کی امامت جائز نہیں۔ خواہ وہ نوافل میں ہی کیوں نہ ہو۔

"یہاں سب اسی طرح نابالغ لڑکوں کے پیچھے تراویح پڑھتے ہیں۔ کیا سب لوگ غلطی پر ہیں؟" امام صاحب کو غصہ آگیا۔

"مسئلے کی رو سے سب غلطی پر ہیں۔" میں نے جواب دیا

"میں دوسرے علماء سے فتویٰ پوچھوں گا۔" وہ جوش و خروش سے بولے۔

"آپ شوق سے پوچھئے!" میں اپنی فقہی تحقیق سے مطمئن تھا۔

چنانچہ میں نے نابالغ کی امامت ناجائز ہونے کے بارے میں فقہاء کی تصریحات تمام علماء کو لکھ بھیجیں۔ بعد میں جب امام صاحب کا استفتاء علماء کے پاس پہنچا۔ تو چونکہ ان کے سامنے میری ارسال کردہ تصریحات تھیں۔ اس لئے سب نے یہی جواب لکھا کہ فقہ حنفی کی رو سے نابالغ کی امامت ناجائز ہے' مجبوراً امام صاحب نے اپنے لڑکے کو امام بنانے کا ارادہ ترک کر دیا لیکن میرے ساتھ ان کی شدید مخالفت پیدا ہو گئی۔ ہر وقت پس پشت میرے خلاف باتیں کرتے اور طرح طرح کی الزام تراشیوں میں مصروف رہتے۔ مجھ تک جب ان کی اس طرح کی باتیں پہنچتیں تو میں اسی وقت مسجد جاتا۔ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھتا۔ اور انتہائی عاجزی سے اللہ کے دربار میں فریاد کرتا۔

"الٰہی تو جانتا ہے کہ میرے بارے میں امام صاحب جو کچھ کہتے ہیں' وہ غلط ہے۔ مگر

Marfat.com

میرے مولیٰ! میں نے امام صاحب کو دل سے معاف کیا۔ مولیٰ! تو بھی انہیں معاف فرما دے۔ اور ان کی ان غلط باتوں پر کسی قسم کی گرفت نہ فرمانا۔"

مگر اس سلسلے میں میری کوئی دعا بھی کارگر نہ ہوئی۔ امام صاحب گردش زمانہ کا شکار ہو گئے مالی طور پر انہیں بہت نقصان پہنچا۔ گھر میں ناچاقی شروع ہو گئی۔ بیٹے باپ کے مخالف ہو گئے۔ بیوی کسی کے ساتھ بھاگ گئی۔ آخر ایک دن انہوں نے آکر میرے پاؤں پکڑ لیے۔

"مجھے آپ کی بددعا لگ گئی ہے۔ اور میرا گھر اجڑ گیا ہے۔" وہ روتے ہوئے بولے۔

"خدا شاہد ہے کہ میں نے آج تک آپ کو بددعا نہیں دی۔ میں تو ہمیشہ دعائیں ہی دیتا رہا۔" میں نے حقیقی صورت حال بیان کی۔

"قاضی صاحب! مجھے اپنی غلطی کا شروع سے احساس تھا۔ مگر میں ضد میں آگیا تھا۔ خدا کے لئے آپ مجھے معاف کر دیں۔ کہ میری دنیا تو برباد ہو ہی گئی۔ اب آخرت تو برباد نہ ہو۔" وہ انتہائی ندامت سے بولے۔

اور میں بڑی مشکل سے انہیں یہ یقین دلانے میں کامیاب ہوا۔ کہ میں آج سے نہیں۔ بلکہ شروع دن سے ہی آپ کو معاف کر چکا ہوں۔

سرور عالم ﷺ کا ارشاد ہے۔ حب الدنیا راس کل خطیئت (دنیا کی محبت تمام برائیوں کی سردار ہے)

دنیا اور دولت سے نفرت کا اظہار: اسی لئے تمام اہل کمال ہمیشہ دنیا سے متنفر رہے۔ مگر حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ کی دنیا سے نفرت تو اس حد تک پہنچی ہوئی تھی کہ آپ اکثر فرمایا کرتے کہ "یہ دنیا ایسی ذلیل اور کمینی ہے کہ جو شخص اس سے نفرت کرے۔ اس کے پیچھے پیچھے دوڑتی ہے۔ مجھے دنیا سے سخت نفرت ہے' میں اس پر ہزار لعنت بھیجتا ہوں۔ اور میں اس کو لات مارتا ہوں۔ مگر میں جہاں جاؤں۔ یہ میرے پیچھے دوڑتی چلی آتی ہے۔ میں کیا کروں؟ میں اس سے پیچھا چھڑا کر کہاں جاؤں؟"

حیدر آباد دکن کے معتمد امور مذہبی اختیار جنگ صاحب حضرت معظم کے انتہائی قدردان تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے آپ کی غیر معمولی قابلیت سے خوش ہو کر آپ کو

Marfat.com

سات سو روپیہ بطور انعام دے دیا۔ اس زمانے میں سات سو روپیہ ایک خطیر رقم تھی۔ حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اس زمانے میں مجھے رقم کی ضرورت بھی شدید تھی۔ ہمشیرگان کی شادیوں' چھوٹے بھائی کی شادی' اور خود اپنی شادی کا بھی انتظام کرنا تھا۔ اس کے علاوہ بھی متعدد ضروریات تھیں۔ اس لئے مجھے سات سو روپیہ ملنے کی بیحد خوشی ہوئی۔ لیکن پھر میں نے سوچا کہ سات سو روپیہ ملنے پر مجھے اس قدر خوشی کیوں ہوئی ہے؟ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ابھی تک میرے دل میں دنیا کی محبت موجود ہے۔ جبکہ میں دل کو حب دنیا سے مکمل طور پر پاک کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ فیصلہ کیا کہ اس رقم کو اپنی کسی بھی دنیاوی ضرورت پر خرچ نہیں کروں گا۔ پہلے سوچا کہ کہیں پھینک دوں۔ پھر خیال آیا کہ یہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ کسی ہندو کو مل گئی تو خواہ مخواہ اللہ کے دشمن کو فائدہ پہنچے گا۔ سوچتے سوچتے آخر خیال آیا کہ اس رقم سے حج کر لیا جائے۔ چنانچہ اپنی ساری ضروریات کو پس پشت ڈال کر حج کی سعادت حاصل کر لی۔

صوفیائے کرام فرماتے ہیں۔ لا مقصود الا اللّٰہ: اللہ کے سوا کوئی چیز بھی مقصود نہیں۔ ؎

جس کا عمل ہے بے غرض اس کی جزا کچھ اور ہے
حور و خیام سے گزر' بادہ و جام سے گزر

حضرت معظمؒ نے بھی شروع ہی سے اللہ کے سوا کسی شے کو مقصود نہیں بنایا' چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے بیان فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں شام کے ایک مشہور بزرگ تشریف لائے ہوئے تھے۔ لوگ کثرت سے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اور مسرور و شادمان لوٹتے۔ ایک دفعہ میں بھی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری گفتگو سے آپ بہت خوش ہوئے۔ جب رخصت کی اجازت چاہی تو انہوں نے بغایت شفقت مجھے ایک وظیفہ پڑھنے کو دیا اور فرمایا۔ "اسے پڑھا کرو۔ تمہاری زندگی انتہائی آرام سے گزرے گی۔ مال و دولت جاہ و حشمت سب کچھ بے حساب ملے گا اور بڑی بڑی ہستیاں تمہارے لئے مسخر ہو جائیں گی۔"

کوئی اور ہوتا تو اس مرحمت خسروانہ پر پھولے نہ سماتا۔ مگر میں تو اپنی افتاد طبع سے مجبور تھا بصد ادب عرض کی۔

"حضرت! جب دنیاوی جاہ و حشمت سے مجھے مطلوب ہی نہیں تو پھر یہ وظیفہ پڑھنے

Marfat.com

کا فائدہ؟

"صرف دنیا ہی نہیں۔ آخرت بھی اچھی ہو گی" آپ نے جواب دیا۔

"مگر حضور! مجھے تو دنیا و آخرت۔ دونوں ہی مطلوب نہیں ہیں۔" میری اس بات سے وہ بہت حیران ہوئے۔

"جب تجھے دنیا چاہئے نہ آخرت تو آخر تجھے چاہئے کیا؟ انہوں نے انتہائی حیرت سے پوچھا۔

"صرف اللہ۔ اس کے سوا کچھ نہیں چاہئے۔" میں نے عرض کی۔

وہ چند لمحے مجھے حیرت سے دیکھتے رہے۔ پھر ایک سرد آہ بھر کر کہنے لگے۔ "اگر تیرا تخیل اتنا بلند ہے۔ اور تیرا مطلوب اتنا عالی ہے تو پھر میرے پاس تجھے دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے' اس مطلوب کے حصول کے لئے تو کسی اور مرد کامل کو تلاش کرو۔"

میں نے رخصت لی اور واپس چلا آیا۔

حج سے فراغت کے بعد آپ نے مدینہ منورہ جانے کا اردہ کیا۔ فرماتے تھے کہ اس زمانے میں مجھے شدید دمہ تھا۔ کافی علاج معالجہ بھی کیا تھا۔ مگر افاقہ نہ ہوا۔ مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران مجھے دمہ کی شدید تکلیف رہی۔ بار بار کھانسی آتی۔ اور بلغم خارج ہوتا۔ حرم شریف میں اپنے پاس کوئی برتن وغیرہ رکھ لیتا تھا۔ اور اس میں تھوکتا رہتا۔ بلغم اس قدر تھا کہ برتن بھر جاتا۔ جب مدینہ منورہ جانے کا ارادہ کیا تو دعا کی "الٰہی! اب تیرے حبیب اور سرور دو عالم ﷺ کے دربار اقدس میں حاضری کا ارادہ ہے۔ مولائے کریم! ان کا مزاج عالی تو انتہائی نظیف۔ لطیف اور نفیس ہے۔ میرا یہ بار بار کھانسنا ان کی طبع نازک پر گراں گزرے گا۔ یا اللہ! میں التجا کرتا ہوں کہ جب تک میرا قیام مدینہ منورہ میں رہے۔ مجھے کھانسی کی تکلیف نہ ہو۔"

اللہ تعالیٰ نے ایسا کرم فرمایا کہ جب میں مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ تو کھانسی وغیرہ کا نام و نشان تک نہ تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا مجھے یہ تکلیف کبھی تھی ہی نہیں۔ اور پھر بفضل تعالیٰ آج تک مجھے وہ تکلیف دوبارہ نہیں ہوئی۔

فرمایا کرتے تھے کہ دربار نبوی ﷺ سے ہر شخص کو اس کی پسندیدہ چیز عطا ہوتی ہے۔ میری پسندیدہ شے چونکہ علم ہے۔ اس لئے روضہ طیبہ پر جب میں سرور عالم ﷺ کی

Marfat.com

طرف متوجہ ہوا۔ تو آپ نے مجھے عطر کی ایک شیشی عنایت فرمائی۔ اور "علم رؤیا" کی رو سے عطر کی تعبیر علم ہے۔

باطنی علم حاصل کرنے کے لئے کامل پیر کی خواہش اور تلاش: سفرِ حج سے واپسی کے بعد آپ نے تھوڑا ہی عرصہ حیدر آباد میں قیام فرمایا۔ اسی مختصر سے قیام کے دوران آپ کو خواہش ہوئی کہ علم ظاہر کی تو بفضلہ تعالیٰ تکمیل ہو گئی ہے۔ اب علم باطن کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ چنانچہ حیدر آباد ہی میں سید مسکین شاہ صاحب سلسلہ چشتیہ کے ایک ولی کامل اور صاحب کرامات بزرگ تھے۔ حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ ان کی ایک کرامت بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ ان کے پاس ایک شخص حاضر ہوا۔ اور عرض کی۔ "حضور! میرا بیٹا شرابی ہے۔ توجہ فرمائیں کہ وہ شراب چھوڑ دے۔"

"تم اپنے بیٹے کو ہمارے پاس لانا۔ ہم اسے نصیحت کریں گے۔ ہو سکتا ہے چھوڑ ہی دے" آپ نے فرمایا۔

وہ شخص بیٹے کو لے کر حاضر خدمت ہوا۔ شاہ صاحب نے اس کے سامنے شراب کی قباحتیں بیان فرمائیں۔ اور شراب پینے سے منع فرمایا۔

"حضور! میں تو اس کا اتنا عادی ہو چکا ہوں کہ اب اس کا چھوٹنا ناممکن ہے۔" لڑکے نے بے باکی سے کہا

"اچھا بیٹا! تم شراب شوق سے پیا کرو مگر میرے ساتھ ایک وعدہ کرو۔" شاہ صاحب مسکراتے ہوئے بولے۔

"اگر آپ مجھے شراب پینے کی اجازت دیتے ہیں۔ تو میں وعدہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔" لڑکے نے خوش ہو کر کہا۔

"تو بیٹا پھر یہ وعدہ کرو کہ میرے روبرو کبھی نہیں پیو گے۔"

"حضور! میں وعدے کے بغیر بھی آپ جیسی بزرگ ہستی کے سامنے پینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔"

"اچھا! اب اس وعدے پر کاربند رہنا۔" آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔

اس کے بعد وہ لڑکا اور اس کا باپ رخصت لے کر چلے گئے۔ بعد میں وہ لڑکا اپنی عادت کے مطابق شراب خانے گیا۔ اور پینے کے لئے جام میں شراب انڈیلی۔ تو اس نے

Marfat.com

دیکھا کہ مسکین شاہ صاحب بیٹھے ہیں۔ انتہائی شرمندہ ہوا۔ اور وہاں سے بھاگ نکلا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد اسے دوبارہ شراب کی خواہش ہوئی تو وہ دوسرے شراب خانے گیا۔ وہاں بھی شاہ صاحب کو موجود پایا۔ غرضیکہ جہاں بھی اس نے شراب پینے کا ارادہ کیا۔ شاہ صاحب کو حاضر دیکھا تنگ آکر خدمت میں حاضر ہوا۔ معافی مانگی۔ اور شراب سے ہمیشہ کے لئے توبہ کرلی۔

حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں بھی شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔

"کیسے آنا ہوا؟" آپ نے پوچھا۔

"حضور! اب تک میں نے اپنی تمام تر توجہ علم ظاہر میں کمال حاصل کرنے پر مرکوز رکھی ہے اب چاہتا ہوں کوئی ایسا مرد کامل مل جائے۔ جو علم باطن میں کمال تک پہنچا سکے۔" میں نے انتہائی ادب سے عرض کیا۔

شاہ صاحب چند لمحے خاموش رہے۔ پھر فرمانے لگے۔ "تیرا حصہ میرے پاس نہیں ہے تجھے اپنا حصہ "کھولہ" سے ملے گا۔" یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔ مگر میں نے انتہائی لگن کے ساتھ "کھولہ" کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔

اسی دوران آپ کو بعض ناگزیر خانگی ضروریات کی وجہ سے گھر واپس آنا پڑا۔ چنانچہ آپ ہندوستان کو مستقل طور پر خیرباد کہہ کر گھر چلے آئے۔ اور یہاں پر تدریس، خطابت اور افتاء کا کام شروع کیا۔ آپ کی علمی قابلیت کا جلد ہی شہرہ ہو گیا۔ اور دور دراز سے طلباء نے درویش میں آکر آپ سے علم حاصل کرنا شروع کیا آپ کے ماموں مولوی فضل حق صاحب (المعروف بہ مخدوم جی صاحب مرحوم) کہا کرتے تھے کہ اس زمانے میں آپ سے پڑھنے والے طلباء چالیس کے لگ بھگ ہوا کرتے تھے۔ تدریس کے ساتھ ساتھ آپ ہری پور کی چوک والی جامع مسجد میں خطابت کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ علاقے سے جو استفتاء آتے۔ ان کا جواب بھی لکھتے۔ لوگوں کے تنازعات کا تصفیہ کرتے، اور ان تمام مصروفیات کے باوجود جو وقت بچ جاتا۔ اس میں تصنیف و تالیف کی طرف توجہ فرماتے۔

ہندوستان سے واپسی کے بعد بیشمار مصروفیات کے باوجود بھی آپ کھولہ مذکور کی جستجو کرتے رہے۔ مگر کچھ پتہ نہ چل سکا۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس نام کی کوئی جگہ ہے ہی نہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ "بالاخر میں نے مایوس ہو کر کھولہ کی تلاش کا سلسلہ

Marfat.com

ترک کر دیا۔ اور کسی دیگر صاحب کمال ہستی کی خدمت میں حاضری کا ارادہ کیا۔ اس وقت دو مشہور بزرگ ہستیاں تھی' ایک حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف والے" دوسرے حضرت محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ موہڑہ شریف والے۔ والد محترم حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کی بہت تعریف کیا کرتے تھے۔ چنانچہ پہلے گولڑہ شریف حاضر ہوا۔ پیر صاحب سے اپنا مدعا بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تو اب بیعت کرنے کا سلسلہ ترک کر چکا ہوں۔ " اب غلام محی الدین (بابو صاحب رحمۃ اللہ علیہ) بیعت کرتا ہے' آپ بھی اس سے بیعت ہو جائیں۔" مگر میں تو خود آپ سے بیعت ہونے کا مشتاق تھا۔ اس لئے وہاں سے رخصت لے کر موہڑہ شریف حاضر ہوا۔ موہڑہ شریف والے حضرت رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے۔ مجھے اپنے پاس بٹھایا میں نے بھی اپنی تمنا ظاہر کی۔ حضرت نے پہلی ہی ملاقات میں فرمایا۔

"قاضی صاحب! میں آپ کو چاروں سلسلوں میں بیعت کی اجازت دیتا ہوں۔ آپ جایئے اور لوگوں کو فیض پہنچایئے۔" مگر میں نے خود کو اس قابل نہ سمجھا بھلا جو شخص ابھی تک خود کمال کے حصول کے لئے سرگرداں ہو' وہ کس طرح بیعت کرے' اور فیض پہنچائے؟ مگر یہ سوچ کر کہ اب اور کہاں جاؤں گا اور کب تک بھٹکتا رہوں گا؟ ارادہ کیا کہ صبح حضرت سے باقاعدہ بیعت ہو جاؤں گا۔ رات کو سویا۔ تو خواب میں دیکھا کہ ایک کتب خانہ میں کھڑا ہوں۔ اور الماریوں میں کسی کتاب کو تلاش کر رہا ہوں۔ مگر انتہائی کوشش کے باوجود مجھے اپنی مطلوبہ کتاب نہیں مل رہی۔ کہ اچانک ایک نورانی صورت بزرگ کتب خانہ میں داخل ہوئے' اور مجھے مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔

"قاضی! جس کتاب کی تمہیں تلاش ہے۔ وہ یہاں ہے ہی نہیں۔ اسے تو کسی اور کتب خانہ میں تلاش کرو۔" میں بیدار ہو گیا۔ تعبیر بالکل واضح تھی۔ مجھے جس چیز کی تلاش تھی۔ وہ یہاں بھی نہیں تھی۔ علی الصبح بغیر بیعت ہوئے رخصت لی اور واپس گھر چلا آیا۔

بالآخر آپ کی دلی مراد بر آئی چنانچہ آپ نے بیان فرمایا کہ ایک دن اچانک ایک صاحب نظر آئے۔ جو سید مسکین شاہ صاحب کے مریدوں میں سے تھے۔ میں دوڑ کر ان کے پاس گیا۔ انہوں نے مجھے دیکھا تو گلے لگ گئے۔ عرصے بعد ملاقات ہوئی تھی۔ اس لئے دونوں کو بہت مسرت ہوئی۔ میں نے سید مسکین شاہ صاحب کے بارے میں پوچھا تو انہوں

Marfat.com

نے یہ اندوہناک خبر سنائی۔ کہ ان کا وصال ہو چکا ہے۔

"کیا آپ نے سلوک مکمل کر لیا تھا؟ میں نے ان سے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی میرا سلوک ناتمام ہی تھا۔ کہ وہ رحلت فرما گئے۔" انہوں نے بتانا شروع کیا۔ "ان کے فراق سے میرے لئے دنیا تاریک ہو گئی۔ طبیعت ہر وقت غمزدہ اور پریشان رہنے لگی۔ جمعیت خاطراو. سکون قلب سب کچھ ختم ہو گیا۔ میں اپنی اس کیفیت سے بہت ہی افسردہ ہوا۔ ارادہ کیا کہ حج کو جاؤں۔ روضہ رسول ﷺ پر حاضری دوں۔ شاید وہاں اطمینان قلب کی دولت میسر آجائے۔ مگر پھر یہ ارادہ ترک کر دیا کہ دربار رسول ﷺ میں حاضری سے پہلے اپنے آپ کو وہاں حاضری کے قابل بنانا چاہیے۔ چنانچہ کسی اور مرد کامل کی تلاش شروع کر دی۔ بہت سے بزرگان کرام سے ملا۔ مگر کہیں بھی دل کو قرار نہ آیا۔ آخر اجمیر شریف میں خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر مراقب ہوا۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کا دیدار ہوا۔ آپ نے فرمایا تجھے سکون قلب صرف کھولہ میں ملے گا۔ میں نے عرض کی "حضور! کھولہ کہاں ہے؟" آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "ضلع میانوالی میں" اور ساتھ ہی راستے کا پورا نقشہ دکھا دیا —— چنانچہ میں اجمیر شریف سے کھولہ گیا۔ وہاں حضرت مولانا ابوالسعد "احمد خان صاحب" سریر آرائے ارشاد تھے۔ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے ہی مجھے سکون قلب اور جمعیت خاطر کی متاع گم گشتہ دوبارہ مل گئی' اب میں اپنا سلوک ان کی خدمت میں رہ کر مکمل کر رہا ہوں۔"

حضرت معظمؒ نے فرمایا۔ کہ "ان باتوں سے میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ جس جگہ کی تلاش میں اب تک سرگرداں رہا۔ اور اس کے نہ ملنے کی وجہ سے میں غم و اندوہ کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبا جا رہا تھا۔ کہ اچانک اس جگہ کے بارے میں پوری تفصیل سے معلومات حاصل ہو گئیں شاہ صاحب کے انہی مرید سے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا۔ کہ حضرت احمد خان صاحب نے کھولہ کی سکونت ترک کر کے ضلع میانوالی ہی میں موضع کندیاں کے قریب "خانقاہ سراجیہ" کے نام سے اپنی خانقاہ بنا لی ہے۔ چنانچہ میں نے فوراً تیاری کی اور اس عزم کے ساتھ کہ جب تک سلوک مکمل نہ کر لوں گا۔ گھر واپس نہیں آؤں گا۔ خانقاہ سراجیہ کی طرف حضرت احمد خان صاحبؒ کے دربار میں حاضری کے لئے روانہ ہو گیا۔

حضرت ابو سعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ سے وابستگی: حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ تو اس عزم سے

Marfat.com

گئے تھے کہ جب تک مقامات عرفان طے نہ کرلوں گا واپس نہیں آؤں گا۔ اس لئے وہیں پر قیام پذیر ہو گئے اور اس جامع شریعت طریقت اور واقف اسرار معرفت و حقیقت ہستی کے دامان عاطفت کے ساتھ حضرت معظم و مکرم کو وابستگی کا شرف حاصل ہوا۔ اور اس شرف پر جتنا بھی ناز کیا جائے کم ہے اور اپنی بے مثال علمیت اور خداداد قابلیت کی بنا پر چند ہی دنوں میں شیخ کامل کی نگاہ میں وہ مقام حاصل کرلیا۔ جو برسوں کی خدمتوں اور ریاضتوں کے بعد کہیں جاکر حاصل ہوتا ہے:

چونکہ مولانا احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے علامہ تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے علمی ذوق کی تسکین کے لئے ایک عظیم الشان اور بے مثال کتب خانہ مہیا کیا ہوا تھا۔ اور جب کوئی نئی کتاب آتی تو آپ اس کا کوئی منتخب حصہ حاضرین کو سناتے۔ ہمارے حضرت اس پر کوئی نہ کوئی اعتراض کردیتے۔ اور اس طرح ایک نہایت دلچسپ علمی بحث کا آغاز ہو جاتا۔ حضرت اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دلائل بیان فرماتے۔ اور ہمارے حضرت اپنے دلائل پیش کرتے۔

حضرت اعلیٰ کی عنایات اور بے حد الفت و محبت نے ہمارے حضرت کو کچھ اسطرح اسیر کیا تھا کہ آپ کے لئے فراق شیخ کا تصور ہی روح فرسا ہوا کرتا آپ نے بیان فرمایا وہاں قیام کے دوران ایک دفعہ میں موسم گرما میں بیمار ہو گیا مرض اتنا بڑھا کہ چلنے پھرنے سے بھی معزور ہوگیا ان دنوں حضرت اعلی بھی کچھ علیل تھے آپ کے علاج کے لئے بڑے بڑے نامی گرامی اطباء آئے ہوئے تھے ایک دن آپ اطباء کو ساتھ لئے میرے کمرے میں تشریف لائے میں لیٹا ہوا تھا آپ کو تشریف لاتا دیکھ کر اٹھنے کی کوشش کی مگر نقاہت اتنی بڑھ چکی تھی کہ اٹھ نہ سکا مجبوراً آپ کی موجوزگی میں بھی لیٹا رہا آپ میرے سرہانے کھڑے ہوگئے اور اطباء سے مخاطب ہوکر فرمایا۔

"قاضی صاحب کی نبض دیکھو بغور معائنہ کرو۔ اور علاج تجویز کرو۔

اطبا نے بہت غور سے کافی دیر تک میرا معائنہ کیا اور آخر میں سب نے متفقہ طور پر عرض کی۔

حضور! قاضی صاحب کی حالت انتہائی نازک ہے۔ ان کی حرارت حد سے زیادہ بڑھ چکی ہے۔ اور یہاں اس شدید گرمی میں ان کا صحت یاب ہونا ناممکن ہے انہیں سب سے

Marfat.com

پہلے کسی ٹھنڈے مقام ایبٹ آباد یا نتھیا گلی پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ اور اس کے بعد علاج کیا جائے۔

ٹھیک ہے۔ انہیں ایبٹ آباد پہنچانے کا انتظام کردیا جائے گا۔ آپ نسخہ تجویز کر کے لکھ دیں یہ وہاں جاکر استعمال کرلیں گے۔ آپ نے فرمایا۔

اطباء نسخہ لکھنے بیٹھ گئے میں نے لیٹے لیٹے آپ کے رخ انور کی طرف بصد حسرت ویاس دیکھا میرا دل رو رہا تھا اور میری نگاہیں زبان حال سے فریاد کررہی تھیں۔ کہ خدا کے لئے مجھے اپنے آستاں سے جدا نہ کیجئے۔

آپ سے میری یہ کیفیت دیکھی نہ گئی بحرکرم جوش میں آگیا اطباء سے جو بیٹھے نسخہ لکھ رہے تھے مخاطب ہوکر فرمایا۔

چھوڑیے نسخوں اور علاجوں کو یہ انشاء اللہ ویسے ہی ٹھیک ہوجائیں گے اور جب دوسرے ہی دن میں صحت یاب ہوکر چلنے پھرنے لگا تو اطباء انگشت بدندان رہ گئے۔

حضرت اعلیٰ اور ہمارے حضرت کا یہی وہ بے مثال تعلق خاطر تھا جس کی بدولت وہ مقامات عرفاں جنہیں طے کرنے کے لئے عرصہ دراز اور مدت مدید چاہیے آپ نے ایک سال سات ماہ کی مختصر ترین مدت میں طے کر لئے۔

آپ نے بیان فرمایا کہ میں اپنے ضعف وناتوانی اور خصوصاً درد سر کی وجہ سے اشغال طریقت بہت ہی کم کیا کرتا تھا چونکہ درد سر صبح صبح زیادہ ہوتا تھا اس لئے عموماً ختم اور مراقبہ میں بھی شرکت نہیں کرسکتا تھا مگر یہ حضرت اعلیٰ کی طاقت اور تصرف کا کمال تھا۔ اور آپ کی نوازش مہربانی نظر کرم اور خصوصی شفقت وتوجہ ہی کا اثر تھا کہ آپ نے مجھے صرف ابتدائی آٹھ ماہ میں وحدت الوجود کی منزل رفیع تک پہنچا دیا حالانکہ منازل سلوک میں وحدت الوجود کی منزل اتنی بلند ہے کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سے پہلے بڑے بڑے اولیاء کرام نے اس کو آخری منزل سمجھ رکھا تھا اسی مقام پر پہنچ کر حضرت بایزید بسطامی نے سبحانی ما اعظم شانی اور شیخ منصور نے انا الحق کا نعرہ لگایا۔

میرے صرف چند ہی مہینے اس کیفیت میں گزرے تھے کہ آپ نے مجھے حضرت امام ربانی کی معرفت خاصہ اور وحدت الشہود کی فراخ سادہ اور وسیع شاہراہ پر ڈال دیا جب آپ کی خدمت میں رہتے ہوئے ایک سال چھ ماہ کا عرصہ ہوگیا تو آپ نے مجھے تمام سلاسل

Marfat.com

طریقت میں اجازت وخلافت عطا فرمائی اور فرمایا۔

مجھے جو کچھ اپنے شیخ سے ملا ہے وہ سب کچھ میں آپ کو اسی طرح عطا کر رہا ہوں جس طرح میرے شیخ نے مجھے عطا کیا تھا۔

میں جانتا تھا کہ بار خلافت اٹھانا کوئی سہل اور آسان کام نہیں ہے یہ پھولوں کی نہیں کانٹوں کی سیج ہے اس لئے بصد ادب عرض کی۔

حضور! میں بہت ہی ناتواں اور کمزور انسان ہوں شدید درد سرا اور مختلف عوارض جسمانی میں مبتلا ہوں اس لئے اپنے آپ کو اس عظیم ذمہ داری کے اٹھانے کا اہل نہیں سمجھتا۔

قاضی صاحب! اللہ تعالیٰ آپ کو قوی کرے گا اور اپ کو بیماریوں سے شفا دے گا یہ آپ کی امانت ہے جسے بہرحال آپ کے سپرد کرنا ہی ہے آپ نے جواب دیا۔

خلافت کے بعد میں نے مزید ایک ماہ قیام کیا اور اس دوران مجھے آپ نے ان اسرار و معارف سے روشناس کرایا جن کے بیان سے زبان قاصر ہے آخر ایک دن آپ فرمانے لگے۔

قاضی صاحب! اب آپ اپنے گھر جانے کی تیاری کیجئے مجھے آپ کی جدائی گوارا نہ تھی مگر تعمیل ارشاد کے سوا چارہ ہی کیا تھا۔

بالآخر وہ قیامت کی گھڑی بھی آگئی جب مجھے آپ سے جدا ہونا تھا۔

اور غالباً آپ کے تمام متعلقین میں سے یہ اعزاز مجھ ہی کو حاصل ہے کہ مجھے الوداع کہنے کے لئے آپ تقریباً دو میل تک میرے ساتھ پیادہ پا تشریف لائے آپ بے حد افسردہ تھے ضبط گریہ کی کوشش میں راستہ بھر خاموش رہے۔

مگر جب گلے ملنے لگے تو بے اختیار اشکبار ہو گئے فرمانے لگے۔

قاضی صاحب آج آپ کو جدا کرتے ہوئے میں یوں محسوس کر رہا ہوں جیسے اپنے دل کا ایک ٹکڑا کاٹ کر جدا کر رہا ہوں مگر اب آپ کو اپنے پاس مزید روک کر خلق خدا کو اس فائدہ سے محروم نہیں کرنا چاہتا جو آپ کے ذریعہ پہنچنے والا ہے پھر نہایت انکساری سے فرمانے لگے۔

یہ فقیر اپنے احباب کی دعاؤں کا بے حد محتاج ہے اس لئے اپنی دعاؤں میں آپ بھی

Marfat.com

ہمیشہ یاد رکھئے

میرے تو مسلسل آنسو رواں تھے غم فراق سے دل پھٹا جارہا تھا بولنے کی تاب اور طاقت ہی نہ تھی خاموشی سے جھک کر پاؤں پر الوداعی بوسہ دیا اور چلا آیا۔

کچھ بھی ہوتا جو اختیار اپنا
تجھ سے کاہے کو ہم جدا ہوتے؟

واپسی کے بعد بھی حضرت معظم اکثر خانقاہ سراجیہ جایا کرتے۔

آپ نے ایک دفعہ کا واقعہ بیان فرمایا۔ کہ میں خانقاہ شریف حاضر ہوا جب واپسی کا ارادہ کیا تو اس وقت میرے پاس صرف اٹھارہ روپے تھے اس زمانے میں ہری پور سے کندیاں تک صرف تین روپے صرف ہوا کرتے تھے اس لئے ارادہ کیا کہ تین روپے اپنے کرائے کے لئے رکھ لوں گا اور پندرہ روپے حضرت کی خدمت میں پیش کروں گا جب رخصت ہونے لگا تو خیال آیا کہ حضرت صدیق اکبر نے تو اپنا سب کچھ سرور عالم کے حضور پیش کر دیا تھا چنانچہ میں نے بھی اٹھارہ کے اٹھارہ روپے حضرت اعلیٰ کی خدمت میں پیش کر دیے اور رخصت ہو کر چلا آیا اب میری جیب میں ایک پیسہ بھی نہ تھا۔

توکل علی اللہ گاڑی کی لائن کے ساتھ ساتھ پیادہ چل پڑا مگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت اعلیٰ کی توجہات میرے شامل حال تھیں ابھی میں پندرہ میل کا فاصلہ طے کر کے میانوالی سٹیشن پر ہی پہنچا تھا اور خاموشی سے چلا جارہا تھا کہ وہاں کھڑی ایک مال گاڑی کے ڈرائیور نے آواز دی۔

سائیں کدھر چلے جارہے ہو!

ہری پور جارہا ہوں میں نے جواب دیا۔

کیا پیدل ہی جاؤ گے؟ اس نے حیرت سے پوچھا۔

ہاں۔

کسی گاڑی وغیرہ پر کیوں نہیں جاتے؟

پیسے نہیں ہیں۔

اچھا تم میرے ساتھ انجن میں سوار ہو جاؤ میں کیمل پور جارہا ہوں۔ وہاں اتار دوں گا۔

Marfat.com

میرے انکار کے باوجود اس نے باصرار مجھے اپنے ساتھ بٹھالیا اس کے پاس کھانا بھی تھا جو ہم نے مل کر کھایا اور یوں بغیر کسی تکلیف کے میں کیمل پور پہنچ گیا کیمل پور سٹیشن پر اترتے ہی ہری پور کے دو آدمی مل گئے جو ہری پور ہی آرہے تھے وہ میرے ہمسفر ہوگئے انھوں نے ہی ہری پور تک کا کرایہ ادا کیا اور اس طرح حضرت اعلیٰ کی توجہات کریمانہ کی بدولت ایک پیسہ خرچ کئے بغیر میں بخیریت اپنے گھر پہنچ گیا۔

تصور اور استغراق میں رونے کی لذت: جب آپ خانقاہ سراجیہ سے واپس آئے تو گاؤں میں لوگوں کے ہمہ وقت ہجوم سے تنگ آکر نتھیا گلی چلے گئے اور اپنے ایک قدیمی مخلص ارادت مند بابو دوست محمد صاحب کے ہاں قیام پزیر ہوگئے۔ وہاں آپ کی جان پہچان والا اور کوئی نہ تھا۔ اس لئے پوری لگن اور یکسوئی کے ساتھ ذکر و فکر اور مراقبات میں مصروف ہوگئے آپ دن بھر نتھیا گلی کے حسین مرغزاروں میں گھومتے پھرتے اور قدرت حق کا مشاہدہ کرتے کبھی کسی شفاف چشمے کے پاس بیٹھ کر ذکر اسم ذات کرتے کبھی کسی سایہ دار درخت تلے حبس دم کر کے ذکر نفی اثبات کرتے۔ اور کبھی کسی اونچی چٹان پر بیٹھ کر مراقبہ کرتے اور گھنٹوں تصور جاناں میں مستغرق رہتے فرمایا کرتے کہ میں رونے کی لذت سے صحیح طور پر انہی دنوں آشنا ہوا۔ ان دنوں کبھی کبھی میری پوری رات روتے ہوئے گزر جاتی۔

محبوب حقیقی کی محبت میں صحابہ کرام کا رونا اور لذت حاصل ہونا:
فرمایا کرتے۔ اس سے پہلے احادیث اور کتب تاریخ میں صحابہ کرام کے رونے کے واقعات پڑھ کر میں ہمیشہ حیران ہوا کرتا۔ اور سوچا کرتا کہ جن لوگوں کے بارے میں قرآن کریم نے صراحتہ " رضي الله عنهم اور كلا وعد الله الحسنى کا اعلان فرمایا آخر ان لوگوں کو رونے کی کیا ضرورت تھی خصوصا عشرہ مبشرہ جن کے نام لے لے کر جبریل امین نے کہا کہ یہ جنتی ہیں جب ان سے اللہ راضی ہوگیا جب انہیں بہترین انجام کی خوشخبری دے دی گئی جب ان کا جنتی ہونا یقین ہوگیا اور ان کے جنہم میں جانے کا احتمال ہی نہ رہا تو پھر کس چیز کے ڈر اور خوف سے رات دن روتے تھے؟ مگر جب حق تعالیٰ نے مجھے رونے کی لذت سے نوازا تو مجھ پر یہ حقیقت آشکارا ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ کے لئے رونے میں اتنی

Marfat.com

لذت ہے اتنا سرور ہے اتنا لطف ہے اور اتنا مزہ ہے کہ اس کے سامنے دونوں جہان کی نعمتیں ہیچ ہیں صحابہ کرام کا رونا بھی کسی ڈر اور خوف کی بنا پر نہیں بلکہ صرف اس لئے تھا کہ انہیں اپنے محبوب حقیقی حق تعالیٰ کی یاد میں آنسو بہانے میں لطف ولذت محسوس ہوتی تھی۔

جسگراں والا بابا کے پاس دل حب دنیا سے پاک ہونے کے لئے جانا اور حضرت اعلیٰ کا باطنی تصرف: حضرت معظم کی طبیعت میں چونکہ ابتدا ہی سے زہد اور دنیا کی نفرت کا غلبہ رہا ہے اس لئے آپ ہمیشہ اس کوشش میں لگے رہتے کہ دل کو ایسا مصفیٰ کیا جائے کہ اس میں دنیاوی خیالات کا گزر ہی نہ ہو آپ نے بیان فرمایا کہ خانقاہ سراجیہ سے واپسی کے بعد مجھے خیال آیا کہ حضرت اعلیٰ بظاہر انتہائی شاہانہ زندگی بسر کرتے ہیں آپ کی وسیع جاگیر ہے عالی شان مکان ہے پر شکوہ خانقاہ ہے اور مہمانوں کی ضیافت کا عمدہ انتظام ہے بایں ہمہ آپ کا باطن اتنا مطہر اور پاکیزہ ہے کہ یہ تمام علائق دنیویہ آپ پر ایک لمحہ کی غفلت بھی نہیں طاری کرسکتے۔

مگر میرا باطن تو اتنا مصفے نہیں ہے اس لئے مجھے کسی ایسے مرد زاہد کے پاس جانا چاہیے جس کی صحبت سے دل مکمل طور پر حب دنیا سے پاک ہوجائے ان دنوں ضلع ہزارہ ہی میں دشوار گزار پہاڑوں پر جسگراں نامی مقام میں ایک مجذوب رہتا تھا جو جسگراں والا بابا کے نام سے مشہور تھا۔ وہ بابا ایک ڈھلوان چٹان پر بیٹھا رہتا۔ چٹان اتنی ڈھلوان تھی کہ اگر بابا ایک لحظہ کے لئے بھی غافل ہوتا تو نیچے گر جاتا ایک لنگوٹی کے علاوہ اس کے بدن پر سردیوں میں برف کے گالے اس کے ننگے بدن پر پڑتے مگر وہ ان تمام چیزوں سے بے نیاز تھا بلاشبہ وہ ایک حقیقی مجذوب تھا میں نے ارادہ کیا کہ دل کے مزید تزکیہ وتصفیہ کے لئے اس تارک الدنیا زاہد درویش کے پاس کچھ وقت گزارنا چاہیے چنانچہ میں اس کی خدمت میں حاضر ہوا ظاہری علوم سے نابلد ہونے کے باوجود اس نے نہایت ہی عارفانہ گفتگو کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہوا تھا اور اپنے شیخ کا نہایت بلند پایہ عارفانہ کلام سن رکھا تھا البتہ میں اس کی درویشانہ زندگی سے بہت متاثر ہوا ابھی اس کے پاس بیٹھے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک حضرت اعلیٰ اپنے روحانی وجود میں پورے طمطراق اور شاہانہ جاہ وجلال کے ساتھ جلوہ گر ہوگئے آپ کا روحانی وجود اتنا عظیم الشان تھا کہ زمین سے آسمان تک اور شمال سے

Marfat.com

جنوب تک پورے افق پر چھایا ہوا تھا ان کے اس عظیم الشان وجود کے سامنے بابا کی کوئی حیثیت ہی نہ تھی بابا بھی یک لخت خاموش ہوگیا میں سمجھ گیا کہ حضرت اعلیٰ مجھے اپنی عظمت وبرتری دکھانا چاہتے ہیں آپ کی غیرت نے گوارا نہیں کیا کہ میں آپ سے وابستہ ہوکر آپ سے فرد تر آدمی کے پاس جاؤں میں اسی وقت خاموشی سے اٹھا اور واپس چلا آیا اس کے بعد کبھی کسی دوسرے کے پاس جانے کا تصور نہیں کیا۔

مہمانوں کی سہولت کے لئے گاؤں سے ہری پور منتقل ہونا اور خوبصورت مسجد تعمیر کروانا

حضرت معظم کی ابتدائی رہائش موضع درویش میں تھی مگر بعد میں آپ کو درویش کی رہائش ترک کرنا پڑی پہلی وجہ یہ تھی کہ خلافت ملنے کے بعد جب آپ نے بیعت وارشاد کا سلسلہ شروع کیا تو آپ کے پاس دور دراز سے لوگ آنے لگے اس زمانے میں ٹریفک اتنی عام نہیں تھی اس لئے اکثر مہمان ریل گاڑی کے ذریعے آتے اور ہری پور سٹیشن پر اترتے سٹیشن سے درویش تک کا راستہ نہایت سنسان ویران اور تاریک تھا اس لئے گاڑی کے ذریعے۔رات کو پہنچنے والوں اور راستہ سے ناواقف مہمانوں کو درویش تک پہنچنے میں دقت اور پریشانی ہوتی تھی۔ مہمانوں کی سہولت کی خاطر آپ نے گاؤں کی رہائش ترک دی اور ریلوے سٹیشن کے قریب منتقل ہو گئے۔ ایک چھوٹی سی مسجد بنوائی رفتہ رفتہ جب مہمانوں کی کثرت ہوگئی تو آپ نے مہمانوں کی رہائش کے لئے مزید پانچ کمرے تعمیر کرا لئے۔ آپ نے جو پہلی مسجد بنوائی تھی اب وہ ناکافی ہو گئی چنانچہ آپ نے ایک عالی شان در فراخ مسجد کی بنیاد رکھی بہترین کاریگروں کی نگرانی میں تقریباً پانچ سال کے عرصہ میں مسجد وبرآمدہ کا اندرونی حصہ اور مینار مکمل ہوئے مسجد اتنی حسین ہے کہ اس کی نظیر شاید ہی کہیں ہو۔ اس مسجد کو حسین تر بنانے میں حضرت معظم کو اتنی دلچسپی تھی کہ جن دنوں مسجد کے محراب کی تزئین وآرائش ہورہی تھی آپ نے مستریوں سے فرمایا: خیال رہے کہ کوئی ایسا کچا رنگ نہ استعمال کیا جائے جو بعد میں اڑ جائے۔

مسجد کی مہراب پر سنہری روغن کی جگہ گھر کا سونا لگوا دینا: حضور باقی تو سب رنگ پکے ہیں البتہ سنہری رنگ خواہ کتنا ہی قیمتی کیوں نہ کچھ عرصے بعد سیاہ ہوجاتا ہ

Marfat.com

مستری فیض مرحوم نے عرض کی۔ مگر حضور سنہری رنگ کے بغیر حسن وجمال میں کمی رہ جائے گی۔ پھر کیا صورت ہو کہ سنہری رنگ بھی ہو جائے اور بعد میں سیاہ بھی نہ پڑے؟ آپ نے پوچھا: اس کی ایک ہی صورت ہے مستری نے بتایا اور وہ یہ کہ سنہری رنگ کے بجائے خالص سونا چڑھایا جائے۔ آپ خاموشی سے گھر گئے اور گھر کے تمام زیورات لاکر مستریوں کو دے دیئے اور فرمایا: یہ لو جہاں جہاں سنہری رنگ لگانا ہے وہاں خالص سونا چڑھا دو۔ اور سب حاضرین آپ کے اس بے مثال ایثار پر دم بخود رہ گئے۔

مسجد کی آرائش پر پانی کی طرح بے تحاشا خرچ کرنے پر لوگوں نے اعتراض کیا۔ آپ نے فرمایا یہ اعتراض کوئی نیا نہیں یہ اعتراض حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر بھی کیا گیا جب آپ نے اپنے زمانہ خلافت میں مسجد کی چھت اور ستونوں کے لئے ساگوان کی خوشبودار لکڑی منگوائی سرزمین حجاز میں تو ساگوان ہوتا نہیں تھا۔ اس لئے آپ شام سے منگوایا کرتے ساگوان کی لکڑی بزات خود بھی بہت قیمتی ہوتی ہے پھر اسے شام سے منگوانے پر بہت زیادہ اخراجات اٹھتے تھے ان بے تحاشا اخراجات پر اس زمانہ میں بھی کسی نے اعتراض کیا تو آپ نے جواب دیا۔

میں نے سرور عالم سے سنا ہے من بنی لله بیتا بنی الله له بیتا مثله فی الجنته جس کسی نے اللہ کا گھر بنایا تو جس طرح کا گھر اس شخص نے بنایا اسی جیسا گھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں بنائے گا میں اللہ کے گھر کو اپنی استطاعت کے مطابق حسین ترین بنا رہا ہوں اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ جنت میں میرے گھر کو اپنی قدرت کاملہ کے مطابق حسین ترین بنائے گا۔

حضرت والدہ صاحبہ کی علالت اور وصال: راقم الحروف کی والدہ ماجدہ بی بی حفیظت النساء کو ہسپتال میں داخل کرانا پڑا انہیں عرصے سے درد شکم کی شکایت تھی کافی علاج معالجہ ہوا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا لیڈی ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ ان کے پیٹ میں رسولی ہے اور اس کا علاج صرف اپریشن ہے حضرت معظم پردے کے شدید پابند تھے جبکہ اکثر ہسپتالوں میں اس طرح کے خطرناک اپریشن مرد ڈاکٹر ہی کرتے ہیں خود والدہ ماجدہ بھی مردوں سے اپریشن کرانے پر رضامند نہ تھیں اس لئے اس میں تاخیر ہوتی رہی آخر پتہ چلا کہ ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں ہر طرح کا اپریشن عورتیں ہی کرتی ہیں چنانچہ والدہ ماجدہ

Marfat.com

کو ہسپتال داخل کرادیا گیا اپریشن ہوا مگر افسوس کامیاب نہ ہوا آپ 58-11-27 مطابق 15 جمادی الاول 1378ھ بروز جمعرات شام کے وقت ہم سب کو سوگوار اور غمزدہ چھوڑ کر دارالسلام میں جا بسیں۔

والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد حضرت معظم کی دوسری شادی قاضی فضل رسول صاحب کی دختر نیک اختر بی بی مسرت الزہرا سے ہوئی۔

حضرت معظم سے قصیدہ بردہ شریف پڑھنے کی برکت اور حج پر جانے کے لئے سیٹوں کا منظور ہو جانا

1968ء میں آپ نے تمام اہل خانہ سمیت حج کا ارادہ فرمایا درخواستیں دی گئیں مگر قرعہ اندازی میں نام نہ نکلا تمام اہل خانہ بہت ہی افسردہ ہوگئے۔ حضرت معظم نے جب ہماری یوں افسردگی دیکھی تو فرمایا۔

قرعہ اندازی میں ہمارا نام نکلے یا نہ نکلے ہم نے اس سال انشاء اللہ حج کے لئے بہر حال جانا ہے۔

آپ نے جس اٹل لہجہ میں یہ بات فرمائی تھی اس سے سب کی تسلی ہوگئی آپ نے جانے کی تیاری شروع کردی فرمانے لگے یہاں سے کراچی چلتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ انتظام فرمادے گا چنانچہ حضرت معظم راقم الحروف مائی صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ ہم چار افراد کا قافلہ بغرض حج عازم کراچی ہوا کراچی ڈرگ کالونی میں حضرت معظم کے ایک خلیفہ جناب سید غلام محی الدین شاہ صاحب مرحوم کے ہاں قیام رہا حضرت معظم کی خواہش تھی کہ سفر بحری جہاز کے ذریعہ ہو اور فرسٹ یا سیکنڈ کلاس میں چار سیٹوں کا مستقل کمرہ ملے تاکہ مستورات کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

قرعہ اندازی میں نام نکلے بغیر ایک سیٹ کا حصول بھی بہت مشکل تھا چہ جائیکہ چار سیٹیں اور وہ بھی مستقل کمرہ چونکہ کسی جہاز میں بھی مستقل کمرہ نہیں مل رہا تھا اس لئے کراچی میں کافی دن قیام رہا اس دوران حضرت معظم نے مجھ سے فرمایا حج کو جانے سے پہلے ضروری ہے کہ دل میں سرور عالم کے ساتھ بے پناہ محبت ہو کہ ان کی محبت کے بغیر حج بے معنی ہے اس لئے جب تک ہم کراچی میں مقیم ہیں تم مجھ سے قصیدہ بردہ پڑھ لو کہ وہ

Marfat.com

قصیدہ علامہ بو میری نے عشق مصطفیٰ میں ڈوب کر لکھا ہے اس کی برکت سے شاید رب کریم ہمارے دلوں کو بھی عشق مصطفیٰ سے بھر دے۔

چنانچہ آپ نے مجھے قصیدہ بردہ پڑھانا شروع کردیا اور اس کے ایک ایک شعر پر علوم ومعارف کے وہ بیش بہا موتی بکھیرے جو دامن خیال میں سمیٹے نہیں سمٹتے تھے اور لطف کی بات یہ ہے کہ ادھر قصیدہ بردہ ختم ہوا ادھر سفینہ عرب میں سیکنڈ کلاس کا چار سیٹوں کا مستقل کمرہ مل گیا اسی سال غلام محی الدین شاہ صاحب نے بھی حج کو جانا تھا مگر انھوں نے بذریعہ ہوائی جہاز جانا تھا اس لئے ہم پانی کی لہروں پر اور وہ ہوا کے دوش پر دیار حبیب کی طرف روانہ ہوئے۔

کراچی سے حج کے مبارک سفر کے لئے روانگی: چند دن کے سفر کے بعد ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے محلہ جیاد میں ایک عالی شان ہوٹل فندق الامین (امین ہوٹل) کی دوسری منزل پر تین کشادہ کمروں کا فلیٹ کرایہ پر لیا اور وہاں قیام پزیر ہوگئے دو کمرے گھریلو استعمال کے لئے اور ایک کمرہ حضرت معظم کی نشست گاہ کے لئے مخصوص کیا گیا چونکہ حضرت معظم کے بہت سے معتقدین ومتوسلین آپ کی معیت کی سعادت حاصل کرنے اسی سال حج کے لئے گئے ہوئے تھے اس لئے مہمانوں کا ہجوم رہتا۔

تہجد کے لئے اٹھتے اور حرم شریف تشریف لے جاتے اشراق تک وہیں رہتے کبھی محبوب حقیقی کے بیعت مجازی کے گرد دیوانہ وار طواف کرتے کبھی حجر اسود کو چومنے کے لئے بے تابانہ بڑھتے کبھی ملتزم کے ساتھ چمٹ کر چپکے چپکے آنسو بہاتے اوے کبھی مقام ابراہیم کے سامنے سجدہ ریز ہوتے۔

ان تمام حرکات وسکنات میں آپ پر استغراق کی کیفیت طاری رہتی اپنے گردوپیش کا ہوش نہ رہتا بارہا طواف کرتے ہوئے آپ کے کندھے سے چادر ڈھلک جاتی جس کا آپ کو ذرا بھی احساس نہ ہوتا

کبھی میں اور کبھی غلام محی الدین شاہ صاحب آپ کی چادر برابر کرتے نماز اشراق کے بعد آپ ناشتہ کرتے اور پھر حرم شریف چلے جاتے غرضیکہ چائے کھانے اور آرام کے علاوہ آپ زیادہ وقت وہاں ہی گزارتے کبھی کبھی بیت اللہ شریف کے دروازے پر نگاہ جمائے پلکیں جھپکے بغیر گھنٹوں بیٹھے رہتے فرمایا کرتے یہاں اس گھر کے گرد گھومنا اور اسے

Marfat.com

دیکھتے رہنا ہی سب سے بڑی عبادت ہے نوافل وغیرہ تو گھر میں بھی پڑھے جاسکتے ہیں مگر یہ نعمت کہیں اور میسر نہیں حد یہ ہے کہ غار حرا بھی نہیں گئے اور زیادہ عمرے بھی نہیں کئے فرمایا کرتے تھے کہ عمرہ کرنے کے لئے تنعیم تک جانا پڑتا ہے جبکہ اس گھر کو پالینے کے بعد اب کہیں اور جانے کو جی ہی نہیں چاہتا۔

صحن حرم کی بجری اور ریت سے عقیدت اور محبت کا واقعہ: اہل عشق ومحبت کو ہراس چیز سے محبت ہوتی ہے جسے محبوب کے ساتھ معمولی سی نسبت ہو۔

حضرت معظم کی کعبہ ربانی سے بے پناہ محبت کا اظہار اس سے ہوتا ہے کہ جن دنوں ہم حج کے لئے گئے تھے ان دنوں صحن حرم سے بجری اور ریت نکال کر باہر پھینکی جارہی تھی اور پختہ فرش ڈالنے کا پروگرام تھا ایک دن حضرتؒ معظم اپنی قیامگاہ تشریف لائے تو آپ کے سر پر انتہائی بوجھل گٹھڑی رکھی ہوئی تھی ہم سب لپک کر آگے بڑھے او آپ کے سر سے وہ گٹھڑی اتاری عرض کیا۔

حضور! یہ اتنی وزنی چیز کیا اٹھالائے ہیں۔

حرم شریف کی ریت ہے جو باہر پھینکی جارہی تھی میرے رومال میں جتنی سماسکتی تھی میں بھرلایا ہوں آپ نے مسرت سے بھرپور لہجے میں جواب دیا۔

مگر حضور اس کا کریں گے کیا؟ ہم نے بصد استجاب پوچھا۔

میرے مرنے کے بعد یہ متبرک ریت میری لحد میں میرے ساتھ ڈال دی جائے شاید اس مقدس ریت کی برکت سے قبر کی ہولناک تکلیفوں سے بچ جاؤں آپ نے جواب دیا اور سب آپ کی اس بے پناہ عقیدت پر دنگ رہ گئے۔

اہل مکہ سے محبت اور سنت مصطفیٰ پر عمل کا خدائی سبب بن جانا: اہل مکہ چونکہ جوار بیت اللہ میں رہتے ہیں اس لئے حضرت معظم کو ان سے بھی اتنی عقیدت تھی کہ ان کی کوئی غلط حرکت بھی آپ کو ناگوار نہیں گزرتی تھی بلکہ اس میں بھی کوئی اچھائی کا پہلو تلاش کرلیتے تھے۔

جس بس پر ہم مزدلفہ میں رات بسر کرنے کے لئے روانہ ہوئے اس بس کے ڈرائیور نے ہمیں مزدلفہ سے تقریباً ڈیڑھ میل ادھر ہی یہ کہہ کر اتار دیا کہ لو مزدلفہ آگیا ہے

Marfat.com

سب اتر گئے اور بس والا بس لے کر چلتا بنا اترنے کے بعد معلوم ہوا کہ مزدلفہ تو ابھی کافی دور ہے شام کا وقت تھا ساتھ مستورات بھی تھیں اور سامان بھی تھا اس لئے سب ہی بہت پریشان ہوئے مگر حضرت معظم مسرور تھے جب میں نے کہا کہ حضرت اس بس والے نے ہمارے ساتھ بہت ہی ناروا سلوک کیا ہے اب اتنا راستہ سامان اٹھائے ہوئے اندھیرے میں طے کرنا پڑے گا تو فرمانے لگے۔

جھلیا! (محبت آمیز غصہ کے موقع پر آپ مجھے جھلیا (دیوانے) سے مخاطب فرمایا کرتے تھے) نبی اکرم اور صحابہ کرام کب بسوں پر چڑھ کر مزدلفہ گئے تھے شکر نہیں کرتے ہو کہ اس بس والے نے ہمیں سنت کے مطابق مزدلفہ میں حاضری کا موقع مہیا کیا ہے۔

مدینہ منورہ کی حاضری کے لئے روانگی: مناسک حج ادا کرنے کے بعد سوئے مدینہ روانہ ہوئے اور جنت البقیع کے قریب حاجی ابو الحسن مرحوم کی وسیع و عریض کوٹھی میں قیام کیا حضرت معظم کا نظریہ یہ تھا کہ اہل محبت کا حج تو درحقیقت مدینہ طیبہ میں حاضری دینے سے ادا ہوتا ہے۔

عشق مصطفیٰ ﷺ کی ان بلندیوں کو چھونے والی ہستی کو اپنے آقا کے قدموں میں حاضری دے کر جو لازوال مسرت حاصل ہوئی ہوگی اس کا اندازہ بھلا ہم لوگ کیا کر سکتے ہیں؟ یہاں تو آپ کی کیفیت بالکل عاشقوں جیسی تھی نہ کھانے پینے کا ہوش نہ کپڑے بدلنے کا خیال ہر وقت مسجد نبوی میں رہتے کبھی ریاض الجنہ میں نماز پڑھتے کبھی آقا کے حضور کھڑے ہو کر سلام عقیدت پیش کرتے اور کبھی روضہ انور کی اس جانب جدھر سرور عالم کے قدم مبارک ہیں گھنٹوں مراقبے اور استغراق کی کیفیت میں بیٹھے رہتے حسن ادب کا یہ عالم تھا کہ آپ کبھی روضہ انور کی جالی کے سامنے نہیں کھڑے ہوئے ہمیشہ سب لوگوں کے پیچھے کھڑے ہو کر سلام پیش کیا کرتے ایک دفعہ جب میں نے عرض کی حضور کیا وجہ ہے کہ آپ روضہ طیبہ کی جالی کے قریب نہیں تشریف لے جاتے جبکہ لوگ والہانہ انداز میں جالیاں چومنے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ نے ایک آہ سرد بھرتے ہوئے جواب دیا منا دراصل میرا نامہ اعمال اتنا سیاہ ہے کہ آقا کے سامنے جاتے ہوئے شرم آتی ہے اس لئے لوگوں کے پیچھے چھپ چھپا کر سلام عرض کر لیتا ہوں۔

حضور اکرم کے مبارک قدموں میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارنے

Marfat.com

کی اہمیت: مدینہ منورہ میں چونکہ آپ کا زیادہ تر وقت مسجد نبوی ہی میں گزرتا تھا اس لئے بہت کم لوگوں سے آپ کی ملاقات ہوئی ایک دفعہ آپ سید مغیث الدین شاہ صاحب سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے شاہ صاحب آپ کے پیر بھائی اور حضرت اعلیٰ احمد خان صاحب کے خلیفہ مجاز تھے حضرت معظم سے ملاقات کرکے بیحد خوش ہوئے رخصت کے وقت فرمانے لگے اب تو جب تک آپ یہاں ہیں ملاقات ہوتی ہی رہے گی۔

شاہ صاحب آپ تو بہت خوش قسمت ہیں کہ مستقل طور پر جوار مصطفیٰ میں رہتے ہیں مگر ہم تو بہت دور سے مختصر وقت کے لئے حاضر ہوئے ہیں اس لئے ہم اپنا زیادہ سے زیادہ وقت سرور عالم کے قدموں میں گزارنا چاہتے ہیں اس بنا پر دوبارہ ملاقات کے لئے شاید وقت نہ نکال سکوں آپ نے جواب دیا اور واپس چلے آئے۔

مدینہ پاک سے واپسی اور آقا کے فراق غم سے آنسوؤں کی جھڑی لگنا:

حضرت معظم نے بحری جہاز کا سفر محض اس لئے اختیار فرمایا تھا کہ اس طرح حجاز مقدس میں زیادہ قیام کا موقع ملے گا اور واقعتہ" ہوائی جہاز والوں کی بہ نسبت ہمیں کافی وسیع وقت ملا مگر حضرت معظم کو یہ وسیع وقت بھی مختصر ترین معلوم ہوتا تھا آپ کی خواہش تھی کہ وصل کی مزید چند گھڑیاں مل جائیں۔

واپسی کا سفر بحمد اللہ بخیریت طے ہوا البتہ راولپنڈی میں سامان اتارتے وقت حرم شریف کی وہ ریت جو حضرت معظم کی نگاہ میں سب سے قیمتی سرمایہ تھا ڈبے میں ہی رہ گئی جس تھیلے میں ریت تھی اس میں کچھ اور چیزیں بھی تھیں گھر پہنچنے پر جب یہ انکشاف ہوا کہ سامان میں ریت والا تھیلا نہیں ہے تو حضرت معظم اتنے پریشان ہوئے کہ آپ کی پریشانی دیکھی نہ جاتی تھی بار بار فرماتے افسوس کہ میری سب سے قیمتی متاع گم ہوگئی ہے جو سامان اس کے ساتھ تھا مجھے اس کے گم ہوجانے کا قطعاً کوئی صدمہ نہیں ہے لیکن اس متبرک ریت کے گم ہوجانے کا بیحد افسوس ہے آپ کو یوں متاسف دیکھ کر رحمت خداوندی جوش میں آئی چند دن بعد موضع پانڈک کا ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور راولپنڈی اسٹیشن پر ایک ڈبے میں ریت کا ایک تھیلا پڑا تھا جسے سب حیرت سے دیکھ رہے تھے کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ یہ ریت یہاں کون رکھ گیا ہے بعض لوگوں نے کہا کہ یہاں سے حاجی اترے ہیں ممکن ہے ان میں سے کسی کی رہ گئی

Marfat.com

ہو مگر پھر بھی سب حیران تھے کہ کسی حاجی نے ریت آخر کس لئے لائی ہو گی میں وہ ریت اپنے ساتھ لے آیا ہوں اب فرمایئے کہ میں اس کا کیا کروں حضرت معظم کا چہرہ کھل اٹھا فرمانے لگے وہ ریت تو ہماری ہے یہ راولپنڈی سٹیشن پر رہ گئی تھی میں تو اس کے گم ہو جانے سے بہت غمزدہ تھا الحمدللہ کہ دستیاب ہو گئی ہے اور یوں آپ کی متاع گم گشتہ دوبارہ مل گئی۔

حضرت معظم کا معمول تھا کہ آپ احباب کی دعوت پر سال میں ایک یا دو مرتبہ تبلیغی دورہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ جہاں جاتے عقیدت مند پروانہ وار نثار ہوتے رات ایک دو بجے تک محفل عرفاں جمتی۔

1975ء میں آپ احباب پشاور کی دعوت پر پشاور تشریف لے گئے اور وہیں آپ پر پہلی دفعہ دائیں طرف کے فالج کا حملہ ہوا فوراً آپ کو لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں داخل کرایا گیا اور جناب ڈاکٹر ناصر صاحب کی زیر نگرانی علاج شروع ہوا۔ ہسپتال میں چند دن آپ کا علاج جاری رہا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا آپ کی طبیعت سنبھلنے کی بجائے مزید گرتی جا رہی تھی اس لئے آپ کو اسی حالت میں خانقاہ شریف لایا گیا آپ کے مخلص ارادات مند جناب ڈاکٹر سعد اللہ خان صاحب ڈی۔ایچ۔ او۔ اپنی تمام مصروفیات ترک کر کے خانقاہ شریف آ گئے حضرت معظم کے بھانجے جناب حکیم احمد حسن قریشی بھی تشریف لے آئے اور ہر دو حضرت نے پوری لگن خلوص اور تندہی کے ساتھ آپ کا علاج شروع کیا ظاہری علاج کے ساتھ ساتھ بے شمار قرآن کریم ختم کئے گئے کتنے ہی صدقے دیے گئے رات دن آپ کی صحت یابی کے لئے دعائیں مانگی گئیں اور بالآخر مخلصانہ علاج اور دردمندانہ دعائیں رنگ لائیں آپ کی طبیعت رفتہ رفتہ سنبھلنے لگی اور کچھ عرصے بعد آپ چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے۔ آپ جسمانی طور پر صحت کے زمانے میں بھی نحیف و نزار تھے فالج کے اتنے شدید حملہ کے بعد تو آپ بے حد کمزور ہو گئے تھے مگر حق تعالیٰ نے آپ کو جو استقامت عطا فرمائی تھی وہ شاید ہی کسی کو نصیب ہوتی ہو اس کمزوری کی حالت میں بھی آپ تمام نمازیں باجماعت ادا کرتے اور تراویح میں کھڑے ہو کر قرآن کریم سنا کرتے ڈاکٹروں نے بارہا عرض کی۔ حضور مرض فالج میں سردی سخت مضر ہوتی ہے اس لئے آپ سردیوں میں عشاء اور صبح کی نماز کے لئے مسجد میں تشریف نہ لایا کریں مہربانی فرما کر یہ دو نمازیں گھر میں ہی ادا کر لیا

Marfat.com

کریں مگر آپ نے ڈاکٹروں کی ایک نہ سنی شدید ترین سردیوں اور برستی بارشوں میں نہ صرف یہ کہ عشاء اور صبح کی نمازیں ادا کرنے مسجد تشریف لاتے رہے بلکہ تہجد کے لئے بھی حسب معمول اٹھتے رہے دور دراز سے آنے والے احباب کے پاس بھی معمول کے مطابق بیٹھتے ساتھ ساتھ آپ کا علاج بھی ہوتا رہا مگر آپ کی صحت اسی حالت پر آکر رک گئی۔ آخر آپ کی طبع لطیف علاج سے اکتا گئی آپ نے دوائیں کھانا چھوڑ دیں ہم بہت اصرار کرتے تو ہمارا دل رکھنے کی خاطر بھی کسی دوا کی ایک آدھ خوراک لے لیتے فرماتے تھے۔ فائدہ نہیں ہوتا اس لئے اب دوائیں کھانے کو دل نہیں چاہتا۔ کچھ عرصہ تک یونہی سلسلہ چلتا رہا۔

1977ء میں آپ پر دوبارہ فالج کا حملہ ہوا یہ حملہ اتنا شدید تھا کہ ہم آپ کی حیات مبارکہ سے مایوس ہوچکے تھے مگر قدرت کو ہمارے حال زار پر رحم آگیا اور آپ کی حالت دوبارہ سنبھل گئی لیکن آپ مستقل طور پر صاحب فراش ہوگئے پہلے آپ مختصر جملوں میں کسی حد تک بات کرلیتے تھے مگر اب وہ سلسلہ بھی ختم ہوگیا اب سوائے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے آپ کی زبان مبارک سے کوئی بات نہیں نکلتی تھی حتی کہ اگر کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتے تب بھی باآواز بلند لا الہ الا اللہ ہی پڑھتے ایسے عالم میں رمضان کا مہینہ آگیا آپ روزے رکھنے کے لئے تیار ہوگئے سب نے عرض کی۔ حضور روزے رکھنے سے جسمانی ضعف پیدا ہوتا ہے موجودہ حالت میں روزے رکھنا آپ کی صحت کے لئے مضر ہے اس لئے براہ کرم آپ روزے نہ رکھیں اور فدیہ ادا کردیں مگر آپ نے انتہائی شدت سے انکار میں سرہلاتے ہوئے فرمایا لا الہ الا اللہ اور حسب معمول پورے روزے رکھے۔ ان ایام میں آپ پر زیادہ استغراق اور بے خودی کی کیفیت طاری رہتی کسی بھی دنیاوی چیز کی طرف آپ بالکل دھیان نہ دیتے اگر کوئی گھریلو مسئلہ آپ سے ذکر بھی کیا جاتا تو مسکراتے ہوئے صرف کلمہ طیبہ پڑھ دیتے۔

وصال مبارک: اس حالت میں بھی تقریباً ایک سال کا عرصہ بیت گیا اس دوران متعلقین اگرچہ آپ کے ارشادات عالیہ سے محروم ہوگئے تھے مگر آپ کا وجود مسعود بذات خود فیوضات و برکات کا سرچشمہ تھا بے قراروں کے قرار کے لئے یہی کیا کم تھا کہ آپ کے تبسم ریز دلکش روئے انور کا دیدار میسر تھا نہ صرف دیدار میسر تھا بلکہ آپ سب کے دکھ

Marfat.com

درد سنتے تھے اور جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو دلفگاروں کے زخم بھر جاتے پریشان حال لوگوں کی پریشانیاں دور ہو جاتیں غمزدوں کے چہروں پر اطمینان وسکون اور مسرت کی لہریں مچلنے لگتیں اور دور دراز سے آنے والے تہی دامن اپنی اپنی مرادوں سے جھولیاں بھر کر لوٹتے۔

مگر ہائے افسوس یہ نعمتیں بھی چھن گئیں یہ خوشیاں بھی لٹ گئیں مارچ 1978ء میں آپ کو شدید درد قولنج ہوا زندگی بھر کسی سخت سے سخت درد تکلیف سے بھی آپ کی زبان پر آہ و فریاد نہیں آئی تھی مگر یہ درد اتنا شدید تھا کہ آپ کو کسی پہلو چین نہیں آتا تھا کبھی لیٹتے کبھی بیٹھتے اور جب درد سے بہت بیتاب ہو جاتے تو زبان پر کبھی ہائے ہائے آجاتا اور کبھی لا الہ الا اللہ آجاتا ہر ممکن علاج کیا گیا ہر تدبیر کر کے دیکھ لیا کسی طرح بھی افاقہ نہ ہوا بلکہ ۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

اور بالا آخر 28 مارچ 1978ء بمطابق 18 ربیع الثانی 1398ھ منگل اور بدھ کی درمیانی شب کو جب شام کی اذانیں ہو رہی تھی تو ادھر آسمان دنیا کا مہر درخشاں آفاق کی پہنائیوں میں ڈوبا ادھر آسمان رشد وہدایت کا نیر تاباں روتے بلکتے اور آنکھوں سے خون دل بہاتے ہزاروں سوگواروں کے جھرمٹ میں غروب ہو گیا۔

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

سرور عالم نے اپنے لخت جگر سید ابراہیم کی وفات پر جو کچھ فرمایا تھا وہ ہم سب کے دل کی آواز ہے آپ نے فرمایا تھا۔

ترجمہ: آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔ اور دل سوگوار ہے ہم وہی کچھ کہیں گے جو ہمارے رب کی رضا ہو۔ اے ابراہیم ہم تیرے فراق سے بیحد غمگیں ہیں۔

لکھتے لکھتے یہاں پہنچ کر شدت غم سے میرا دل ٹوٹ گیا اور جب دل ٹوٹ گیا تو لازماً قلم بھی چھوٹ گیا اس کے بعد کے واقعات لکھنے کی مجال وطاقت ہی نہیں رہی۔ اس لئے آپ کی تجہیز وتکفین سے لے کر جنازہ وتدفین تک کے واقعات میرے غمگسار دوست جناب قاری محمد یوسف صاحب کی زبانی سنئے۔

حضرت پر فالج کا اثر تھا اور وہ طویل عرصہ سے تھا اس کے علاوہ آپ کی جسمانی

Marfat.com

حالت تشویش ناک نہ تھی خاموش چراغ ظلمت کدوں کو روشن کیے ہوئے تھا قولنج کی تکلیف اچانک عارض ہوگئی تھی جس کا معقول علاج ہو رہا تھا میرے قلب حزیں میں بھی باقی ارادت مندوں کی طرح حضرت کی صحت کی امید واثق تھی 28 مارچ کا سورج اپنی رفتار کی آخری منزلیں طے کر کے غروب ہو چکا تھا میں نماز مغرب سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر آیا تو دیکھا کہ خلاف معمول حضرت کے دولت کدہ کے راستہ میں طلباء و متعلقین کی جگہ جگہ ٹولیاں بنی ہوئی تھیں اور وہ غمزدہ کیفیت میں آپس میں کچھ سرگوشیاں کر رہے ہیں میں نے قریب جا کر ایک ٹولی سے پوچھا بھئی کیا بات ہے کیوں پریشان کھڑے ہو وہ بے چارے کوشش کے باوجود مجھے کچھ نہ بتا سکے مختلف آدمیوں سے پوچھنے کے بعد آخر کسی نے کپکپاتے ہونٹوں اور لرزتی زبان سے ایک ایسی خبر سنا ہی دی جس کے سننے اور برداشت کرنے کے لئے میں پہلے سے تیار نہ تھا اور وہ یہی خبر تھی کہ حضرت نے طویل عرصہ کی خاموشی کے بعد اب ہمیشہ کے لئے آنکھیں بھی بند کر لیں مجھ سے دوسرے لوگوں نے پوچھا کیا بات ہے بھلا میں کیسے اس خبر کو زبان پر لاتا تھوڑی دیر کے بعد آہ و بکا نالہ و زاری انا للہ وانا الیہ راجعون اور انا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون سے ملتی جلتی پر سوز آوازوں نے خود اس المناک خبر کی تصدیق کر دی اس وقت حضرت صاحبزادہ صاحب اہل حرم موجد متوسلین طلبا اور اساتذہ کرام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے عظیم سانحہ اور شدید ابتلاء سے دوچار تھے قیامت صغریٰ کا ہولناک اور صبر آزما منظر تھا ہر دل غم سے بے قابو ہو رہا تھا اور ہر آنکھ اپنے خزانے کے موتی بڑی فیاضی سے لٹا رہی تھی خصوصاً حضرت کے دیرینہ عاشق زار خادم اور عالی مرتبت خلیفہ جناب آغا نور الٰہی صاحب پشاوری اور حضرت کے ممتاز خلیفہ جناب قاضی محمد حمید فضلی شیر گڑھی کی تو رو رو کر حالت ہی دگرگوں ہوگئی سب یہی دعا مانگ رہے تھے کہ اے غم دینے والے ہم ناتوانوں کو اسے برداشت کرنے کی بھی توفیق عطا فرما۔

حضرت صاحبزادہ صاحب جنہیں قدرت نے مضبوط دل اور توانا اعصاب کا مالک بنایا ہے غم سے نڈھال تھے ان کے آثار و اطوار سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ گہرا اور ناقابل برداشت زخم کھا چکے ہیں حضرت صاحبزادہ صاحب کی زیادہ بے قراری کی بڑی وجہ یہ تھی کہ حضرت معظم نہ صرف ان کے والد ماجد ہی تھے بلکہ بیک وقت آپ ان کے شفیق

Marfat.com

استاد' بے نظیر مرشد اور بچپن میں ہی والدہ ماجدہ کا سایہ اٹھ جانے کی وجہ سے والدہ کے بھی قائم مقام تھے قضا کے اس ناگہانی حملہ نے ان کے یہ سارے ہی رشتے توڑ کر رکھ دیئے تھے۔

یہ خبر قدرتی طور پر پہلے قرب وجوار درویش ہری پور شہر سنٹرل جیل میں اور پھر ہری پور کے علاقہ میں پھیل گئی لوگوں نے خود بخود ہی اپنی اپنی مسجدوں میں لاؤڈ سپیکروں پر اعلان رات ہی سے شروع کرا دیئے جو جنازہ اٹھنے تک جاری رہے اس کے علاوہ دور دراز کے احباب کو بھی بذریعہ ٹیلیفون اور ٹیلی گرام رات ہی کو مطلع کردیا گیا لوگ مرد عورتیں جوق درجوق رات ہی کو آنے شروع ہو گئے رات کو تاریکی تو ہوتی ہی ہے لیکن اس رات خانقاہ میں کچھ زیادہ ہی تاریکی محسوس ہو رہی تھی۔

حضرت معظم کی خصوصی روحانی توجہ سے حضرت صاجزادہ صاحب ہوشربا غم فراق کے باوجود نہایت مستعدی اور صبرو تحمل سے اپنے غیر معمولی فرائض انجام دے رہے تھے ایسا کیوں نہ ہوتا کہ حضرت معظم نے ایسے ہی مشکل ترین مراحل سے سلامت گزرنے کے لئے سالہا سال خصوصی توجہ اور فرقت سے دن رات ان کی تربیت فرمائی تھی صاجزادہ صاحب پر فاروقی وارفتگی طاری ہونے لگتی تو فوراً تلقین صدیقی یاد کر کے سنبھل جاتے ایک طرف بے ساختہ آنے والے آنسو پونچھتے اور دوسری طرف خندہ پیشانی سے حضرت کے فرقت زدہ عشاق کی دلجوئی فرماتے۔

صبح سات بجے ریڈیو سے بھی اس سانحہ کی خبر نشر ہوگئی اور متعدد اخبارات نے بھی اسے چھاپ دیا جس کی وجہ سے ملک کے تمام احباب کو بروقت اطلاع مل گئی اور وہ اپنے اپنے وسائل استعمال کرکے اپنے محبوب رہنما کے آخری دیدار سے مشرف ہونے کے لئے آنے شروع ہو گئے۔

حضرت صاجزادہ صاحب نے ہم غریبوں کو ایک نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا آپ نے حضرت کے جاری کردہ سرچشمہ علوم دینیہ مدرسہ ربانیہ کہ درجہ حفظ وکتب کے اساتذہ کرام طلبا عظام اور چند خاص متوسلین کو ارشاد فرمایا کہ وہ حضرت کے پاس قرآن کریم کی تلاوت کرکے ایصال ثواب کریں ہم سب حرم سرا میں چلے گئے ہماری پرنم آنکھیں وہاں ایک ایسے روح پرور اور ایمان افروز نظارہ سے دوچار ہوئیں جو چشم فلک نے

Marfat.com

شاید ہی کہیں دیکھا ہو کشادہ اور خوبصورت صحن کے درمیان حسین مسہری پر حضرت کا جسد اطہراس شان سے رونق افروز تھا کہ شگفتہ پھول جیسے رخ انور سے انوار اٹھ اٹھ کر فضا کو منور کررہے تھے روئے زیبا کو چھوڑ کر باقی سارے بدن مبارک اور چارپائی پر مختلف قسم کے پھولوں کے ہار قرینے سے سجے ہوئے تھے اور خالی جگہوں میں رنگا رنگ پھولوں کی دل کش پتیاں بکھری ہوئی تھیں پورا صحن اور فضا خوشبو سے معطر تھے۔

دولت کدہ کا ذرہ ذرہ اپنے عظیم القدر شہنشاہ اور سردار کو نہایت ادب سے الوداعی سلام کہہ رہا تھا اور اس کے آخری دیدار کے لئے سراپا آنکھ بنا ہوا تھا پھولوں اور رخ انور کی وہی نسبت تھی جو ماہتاب اور اس کے ارد گرد تاروں میں ہوتی ہے اساتذہ اور طلبا اور بیشار عقیدت مند اس نورانی مسہری کے چاروں طرف بچھی ہوئی چارپائیوں پر بیٹھے نہایت خلوص اور محبت سے تلاوت قرآن کے نغمات کا ہدیہ حضرت کی خدمت میں پیش کررہے تھے تلاوت قرآن کریم کلمہ طیبہ و درود شریف پڑھنے کے بعد ایصال ثواب کے لئے دعا کی گئی اور یہ نورانی مجلس برخاست ہو گئی اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آتے وقت راقم الحروف نے رخ انور پر جھک کر آپ کو نیاز مندانہ سلام عرض کیا آپ کی پیشانی مبارک پر بوسہ لے کر یہ درخواست کی کہ ناچیز کی طرف سے سرور دو عالم کی بارگاہ میں سلام پیش کیا جائے الحمد اللہ منہ و کرمہ۔

حضرت صاحبزادہ صاحب عبدالدائم کی سجادہ نشینی: حضرت معظم نے اپنی زندگی میں ہی اپنے ہونہار فرزند صاحبزادہ عبدالدائم مدظلہ العالی کو امامت خطابت تدریس مدرسہ وخانقاہ کی نگرانی جیسے اہم دینی مناصب سونپ کر عملی طور پر جانشین نامزد فرمادیا تھا تاہم متعلقین متوسلین اور مخلصین کی خواہش تھی خصوصاً حضرت معظم کے داماد حضرت مولانا مفتی سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہ کا شدید اصرار تھا کہ دستار بندی کی باقاعدہ تقریب بھی حضرت کی نماز جنازہ سے پہلے منعقد کی جائے چنانچہ حضرت مفتی صاحب ہی کی تحریک پر محترم جناب صاحبزادہ محمد طیب الرحمٰن صاحب آستانہ عالیہ قادریہ چھور شریف نے راقم الحروف کو تنہائی میں لے جاکر ارشاد فرمایا کہ اس عظیم مبارک اجتماع میں حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب کی دستار بندی اشد ضروری ہے آپ اپنا پورا اثر ورسوخ استعمال کر کے اس عظیم و اہم کام کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں میں نے اس کام کی اہمیت محسوس کر کے اپنے وسائل بروئے کار

Marfat.com

لانے کا وعدہ کیا چنانچہ میں پہلے حضرت صاحبزادہ صاحب کے محترم ماموں قاضی فضل رسول صاحب (جو رشتہ وعقیدت کے لحاظ سے عالی قدر خاندان میں خاص مقام رکھتے ہیں) کی خدمت میں حاضر ہوا اس معاملہ میں ان کی رائے دریافت کی انھوں نے پر زور تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ میں خود یہ مسئلہ اٹھانے والا تھا اچھا ہوا کہ تم نے پہل کردی اس معاملہ میں بڑا اندیشہ یہ تھا کہ کہیں حضرت صاحبزادہ اس بار گراں کے تحمل سے انکار نہ کردیں میں نے وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالی سے کامیابی کی دعا کی اور پھر صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں اپنے ناچیز مگر پر خلوص الفاظ میں بزرگوں کی یہ تجویز پیش کی آپ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا۔

اچھا اگر سب حضرات کی یہی خواہش ہے تو میں انہیں مایوس نہیں کرنا چاہتا یہ معاملہ بخیریت طے ہوا اللہ تعالی کا شکر ادا کیا میں نے اس معاملہ کی اطلاع اپنے استاد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب سکندر پوری کو دی تو انھوں نے انتہائی مسرت سے مسکرا کر فرمایا میں ابھی شہر جاکر اعلی درجہ کی لنگی خرید کرلاتا ہوں یہ فرماکر تیزی سے شہر کو روانہ ہوگئے۔

دستار بندی: حضرت صاحبزادہ صاحب مہمان خانہ کے صحن میں تشریف فرما تھے سوگوار ہزاروں کی تعداد میں ان کے گرد جمع تھے اور دور دراز سے لوگ طیاروں ریل گاڑیوں بسوں اور موٹروں کے ذریعے متواتر آرہے تھے نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے آنے والوں سے خانقاہ کا پورا علاقہ بھر گیا اب یہ حالت تھی کہ نئے آنے والے لوگوں کو خانقاہ کے علاقہ سے باہر جہاں جگہ ملتی وہیں ڈیرا لگالیتے خواتین کے ہجوم کی یہ حالت تھی کہ وہ دولت کدہ کے وسیع وعریض صحن برآمدہ کمروں اور چھتوں پر دیوار کی اینٹوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ ملی کھڑی تھیں کسی کو بیٹھنے کی جگہ نہ ملتی تھی اور مزید وفدوں کے وفد آرہے تھے حضرت کے برادر خورد حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب کسی ضروری کام کے لئے چند دن پہلے سے کراچی گئے ہوئے تھے انھیں سب سے پہلے اطلاع تو دے دی گئی مگر پریشانی تھی کہ خدا جانے وہ بروقت تشریف لاسکیں گے یا نہیں اللہ تعالی کے فضل وکرم سے وہ بھی کراچی سے بذریعہ طیارہ دوپہر گیارہ بجے کے قریب خانقاہ شریف آپہنچے متعلقین میں یہ طے پایا کہ ظہر کی نماز کے بعد ادھر حضرت کے غسل کا

Marfat.com

انتظام کیا جائے ادھر دستار بندی کا فریضہ انجام دیا جائے حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب نے ہزاروں حاضرین کو نماز ظہر پڑھائی جن میں علاقہ کے اور دور دراز کے جلیل القدر علماء کرام اور عالی مرتبت مشائخ عظام شامل تھے نماز کے بعد مولانا قاضی شمس الدین صاحب نے حضرت کی وفات حسرت آیات جناب صاحبزادہ کی قابلیت اور دستار بندی کی اہمیت پر اپنے مخصوص انداز میں مختصر تقریر کی اور اس کے بعد حضرت صاحبزادہ جو محراب میں منبر کے پاس مغموم کھڑے تھے کی دستار بندی کا افتتاح کیا اور پھر سینے سے لگا کر پیشانی پر بوسہ مرحمت فرمایا دستار کا ایک ایک پیچ قریبی رشتہ داروں اور علاقہ کے ممتاز علما و بزرگان دین نے دیا جن میں قاضی شمس الدین صاحب حضرت مولانا عبدالحی صاحب ساکن بھوئی آغا جی صاحب قاضی فضلی صاحب سید محمود شاہ صاحب پیر صاحب چھور شریف مولانا خلیل الرحمٰن صاحب خطیب صاحب مسجد الیاسی خطیب صاحب دھمتوڑ اور دیگر علما کرام شامل تھے۔

اس دستار بندی کی تقریب کو اس لحاظ سے زیادہ فضیلت حاصل ہوگئی کہ پہلی دستار وہ متبرک دستار پر انوار تھی جو حضرت معظم کو اپنے مرشد اعلیٰ حضرت کندیاں شریف سے بطور نشانی حاصل ہوئی تھیں۔

دستار بندی کے بعد ہزاروں انسانوں کے سمندر میں موجیں اٹھنے لگیں اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں حضرت صاحبزادہ صاحب زندہ باد دستار بندی مبارک حضرت معظم کی جانشینی مبارک حضرت معظم کی جانشینی مبارک کی پر جوش صداؤں سے مسجد و خانقاہ کی فضائیں گونجنے لگیں ہزاروں عشاق سمندر کی لہروں کی طرح صاحبزادہ صاحب کے گرد چکر لگا رہے تھے اور باری باری معانقہ دست بوسی کا شرف حاصل کر رہے تھے۔

اس موقع پر میں نے بھی اندر جا کر ہدیہ تبریک پیش کرنے کی کوشش کی۔ مسجد میں قدم رکھا لیکن ہجوم کے ناقابل برداشت دباؤ کی تاب نہ لا کر' باہر آ کر دوسرے منتظر مجمع میں شامل ہو گیا۔ اس ہنگامہ اور جوش و دلولہ کی نازک صورت حال کے پیش نظر چند مخلصین نے حفاظتی دستہ کے طور پر آپ کے گرد حلقہ بنا لیا۔ اس دستہ کے امیر ڈاکٹر سعد اللہ خاں صاحب تھے۔ وہ لوگوں کو باری باری نیاز مندی کا موقع دینے کے ساتھ ساتھ آپ کو باہر لانے کی کوشش بھی کر رہے تھے۔ لیکن قدم قدم پر تصادم اور شدید مزاحمت

Marfat.com

کی وجہ سے یہ رفتار نہ ہونے کے برابر تھی۔ اس لئے مسجد سے خانقاہ شریف تک کا مختصر راستہ طے کرنے میں تقریباً ایک گھنٹہ صرف ہو گیا۔ الحمدللہ مجھے بھی خانقاہ کے برآمدہ میں معانقہ' دستاربوسی اور دست بوسی کا شرف حاصل ہو گیا۔

حضرت معظم کا غسل مبارک: ادھر حضرت کے محبوب داماد حضرت مولانا مفتی سیف الرحمٰن صاحب اور حضرت صاجزادہ صاحب کے محترم ماموں صاحب حضرت کے جسد اطہر کو غسل دینے کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔ حضرت کے بیشمار خدام اپنے روحانی پیشوا کی آخری خدمت کی سعادت حاصل کرنے کے جذبہ سے اس مبارک کام میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی والہانہ کوشش کر رہے تھے۔ بمشکل کسی کو برتن چھونے کی سعادت ملتی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ عاشق اللہ کے دربار اور مصطفیٰ ﷺ کے حضور باریابی حاصل کرنے کے لئے پاک صاف معطر منور ہو کر اس مقصد کے لئے مقرر شدہ مخصوص پوشاک زیب تن فرما کر تیار ہو گیا۔ اس موقع پر جن سعادت مندوں نے حضرت کے رخ انور کی ایک جھلک دیکھی۔ ان کی نظر میں آفتاب و ماہتاب کے انوار کچھ معنے نہیں رکھتے۔

اب خانقاہ کی چاروں طرف دور دور تک جو لوگ انتظار میں بیٹھے تھے۔ ان کے گروہ بن گئے۔ ایک گروہ حضرت کے قریب نماز جنازہ ادا کرنے کے لالچ میں عید گاہ کے آخری مغربی حصہ میں صفیں بنا کر بیٹھ گیا۔ یہ گروہ بھی کئی ہزار افراد پر مشتمل تھا۔ جس سے تقریباً آدھی عید گاہ بھر گئی۔ دوسرا گروہ حضرت کا جنازہ اٹھانے اور اس کے ساتھ چلنے کے شوق میں خانقاہ میں آ گیا۔ خانقاہ پہلے بھی بھری پڑی تھی۔ مزید ہزاروں افراد کے آنے سے تمام راستے۔ سڑکیں صحن میدان۔ خدا کی مخلوق سے کھچا کھچ بھر گئے۔

جس خوش نصیب چارپائی پر حضرت کا جسد اطہر رونق افروز تھا۔ اس کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھے گئے تھے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ عقیدت منداسے تھامنے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ اس کے باوجوز جن باہمت لوگوں نے انتہائی کوشش سے چارپائی کو ہاتھ لگانے کی سعادت حاصل کی' شدید تصادم اور دباؤ سے دوچار ہونے کے سبب ان میں سے کئی ایک زخمی ہوئے اور جو زخمی ہونے سے بچ گئے ان کے جسم بھی کئی دن تک دکھتے رہے۔

Marfat.com

آپ کی نماز جنازہ: اسی حال میں راقم الحروف ہجوم کی پیروی میں جنازہ گاہ (عید گاہ ہری پور متصل خانقاہ شریف) میں جا پہنچا۔ پچھلی صفوں میں جہاں جگہ ملی۔ کھڑا ہو گیا۔ جنازہ محراب میں پہنچ چکا تھا۔ صفیں مرتب ہو رہی تھیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے عید گاہ کا وسیع و عریض میدان' نمازیوں سے بھر گیا۔ زائرین کے محیر العقول اجتماع سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی پوشیدہ مخلوق انسانی شکل اختیار کر کے حاضر ہو گئی ہے۔ بعض معمر لوگوں نے انکشاف کیا کہ ہم نے اپنی زندگی میں اتنا بڑا جنازہ نہیں دیکھا۔ حد نگاہ تک پھیلی ہوئی صفوں میں نمازی۔ مولائے کریم کے حضور دست بستہ کھڑے مکبرین کی تکبیروں کی گونج میں نماز جنازہ پڑھ رہے تھے۔ حضرت کے فرزند جانشین بنفس نفیس امامت کے کمال منصب پر فائز تھے۔ اس وقت راقم الحروف پر عجیب قسم کی رقت اور غم کی کیفیت طاری تھی۔ آنسو تھے کہ تھمتے ہی نہ تھے۔ دل کی دھڑکن تھی کہ کسی طرح قابو میں نہ تھی۔ حضرت کی نورانی صورت بار بار آنکھوں کے سامنے آتی اور سوز و اضطراب میں اضافہ کر دیتی۔ نماز جنازہ سے فراغت کے بعد حضرت کے خصوصی جاں نثاروں کے حفاظتی حلقہ میں حضرت کی چارپائی تمام صفوں میں پھیر کر عقیدت مندوں کو حضرت کے رخ انور کی آخری جھلک دکھائی گئی۔ بعد ازاں جنازہ اٹھا کر قبر مبارک پر بصد تعظیم و تکریم لایا گیا۔

تدفین: اور اعلیٰ حضرت کی واسکٹ اور حرم شریف کی ریت کا استعمال: حضرت کے پاس اپنے مرشد کے کچھ تبرکات تھے۔ جن میں ایک واسکٹ بھی تھی۔ اس کے متعلق آپ کی وصیت تھی۔ کہ میری تکفین کے وقت یہ واسکٹ بطور تبرک مجھے کفن کے نیچے پہنائی جائے۔ اس کے علاوہ حج کے موقع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ حرم مکہ شریف سے ریت لائے تھے جس کا مفصل ذکر پہلے آ چکا ہے۔ اس کے متعلق آپ کا ارشاد تھا کہ میری لحد میں تبرکاً" بکھیر دی جائے چنانچہ آپ کے جانشین فرزند نے بڑے اہتمام و احترام سے اپنے آقا کی وصیتوں پر عمل کیا۔ جن خوش قسمت حضرات کو حضرت کا جسد اطہر' لحد مبارک میں رکھنے کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی۔ ان میں حضرت کے برادر خورد قاضی شمس الدین صاحب۔ حضرت کے داماد جناب مفتی صاحب' حضرت کے بھانجے حکیم احمد حسن صاحب۔ قاضی فضل رسول صاحب اور محمد یوسف صاحب شامل تھے۔ پر سوز

Marfat.com

سسکیوں، پردرد آہوں، خون آمیز آنسوؤں کی رقت انگیز فضاؤں میں قرآن کریم، کلمہ طیبہ اور درود شریف کی پرکیف صداؤں میں حضرت معظم اپنی آخری آرام گاہ میں اہل دنیا سے روپوش ہو کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔

اتباع سنت: حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ایک ایک عمل میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال رہتا تھا۔ آپ کا اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا اور سونا جاگنا سب کچھ سنت کے مطابق تھا۔ آپ فرمایا کرتے "مومن کو اپنے ہر عمل میں سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ اتباع سنت کی نیت سے جو عمل بھی کیا جائے گا، موجب اجر و ثواب ہو گا۔ مثلاً ایک شخص کو پیاس لگی ہے تو لازماً پانی پیئے گا۔ لیکن اگر وہ اس نیت سے پانی پیئے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگتی تھی تو آپ پانی پیتے تھے۔ میں بھی ان کی اتباع میں پینا چاہتا ہوں۔ تو یہ پانی پینا باعث ثواب ہو جائے گا۔ پھر اگر وہ ان چیزوں کو بھی ملحوظ رکھے کہ سرور عالم دائیں ہاتھ میں پیالہ پکڑتے، بیٹھ کر پیتے۔ پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے۔ پانی کو چوس کر پیتے۔ پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیتے اور پینے کے بعد الحمد اللہ پڑھتے۔ اور اس کے مطابق یہ شخص بھی پانی پیئے تو ایک پانی پینے میں اس نے کتنی سنتیں ادا کیں، اور کتنا اجر و ثواب حاصل کرے گا۔"

رسم و رواج میں جو چیزیں خلاف سنت ہوں۔ وہ آپ کو نہایت ناپسند ہوتی تھیں۔ حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ کے داماد مفتی سیف الرحمن صاحب نے بیان کیا کہ جب حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی سے میرا رشتہ طے پایا اور منگنی کی رسم ادا کرنے کا موقع آیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا "مقامی رسم اور دستور کے مطابق اس موقع پر چاہئے تو یہ تھا کہ آپ کو طلائی انگشتری اور زری جوتا دیا جاتا۔ مگر چونکہ یہ دونوں چیزیں شرعاً ممنوع اور سنت نبوی کے خلاف ہیں اس لئے میں یہ چیزیں دینے سے قاصر ہوں۔"

تعلیم و تربیت: خشوع و خضوع سے نماز ادا کرنے کے طریقے سے آگاہ فرمانا، ایک بار ایک دیہاتی نے عرض کی "حضور! مجھے نماز پڑھنے کے دوران وسوسے بہت آتے ہیں۔ ان کا کیا کیا جائے؟"

"تم نے گاؤں میں کسی گداگر کو بھیک مانگتے تو دیکھا ہو گا؟" آپ نے جواب دینا شروع کیا۔ "اس کے ایک ہاتھ میں کشکول ہوتا ہے اور دوسرے ہاتھ میں لاٹھی۔ وہ بھیک

Marfat.com

بھی مانگتا جاتا ہے اور ساتھ ساتھ کتوں کو بھی ہٹاتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح تم نماز بھی پڑھتے رہا کرو اور وسوسوں کو بھی ہٹاتے رہا کرو۔"

اگر آپ کسی زمیندار یا کسان کو کوئی بات سمجھاتے تو گندم' کھیت اور کھلیان وغیرہ کی مثالوں سے سمجھاتے۔

ایک دفعہ ایک زمیندار نے عرض کی "حضرت! ہم دنیا دار لوگ سارا دن اپنے دنیاوی جھمیلوں میں لگے رہتے ہیں' پھر عاقبت میں ہمارا کیا بنے گا؟"

"آج کل تم کیا کاشت کر رہے ہو؟" آپ نے پوچھا۔

"گندم" اس نے جواباً عرض کیا۔

"بس بات یہی ہے۔" آپ نے سمجھایا "تمہارا مقصد تو گندم حاصل کرنا ہے۔ باقی گھاس پھوس کھیت میں خود ہی اگ آئے گا۔ اسی طرح تم اپنی زندگی کا مقصد رضاء الٰہی کو قرار دو۔ باقی دنیا کی ضرورتیں خود بخود پوری ہوتی جائیں گی۔"

اور اگر آپ کسی ذی علم اور حساس شخص کو تعلیم دینا چاہتے تو اس کے لئے ایسا لطیف طریقہ اختیار فرماتے کہ آپ کی بات اس شخص کے دل کی گہرائیوں میں اترتی چلی جاتی۔

نماز کی ادائیگی کا دلکش طریقہ: نماز کی ادائیگی کا دلکش طریقہ مولانا غلام رسول صاحب ساکن کوٹ نجیب اللہ نے بیان کیا کہ شروع شروع میں مجھے بہت تیزی سے نماز پڑھنے کی عادت تھی۔ اور نماز کی سنن اور مستحبات کی طرف پوری طرح توجہ نہیں ہوتی تھی۔ اپنی عادت کے مطابق اسی طرح تیزی سے ایک مرتبہ نماز پڑھ رہا تھا کہ حضرت معظمؒ نے مجھے دیکھ لیا۔ میں نماز سے فارغ ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے یہ سمجھانے کے لئے نماز اس طرح نہیں پڑھنا چاہئے بلکہ انتہائی اطمینان سے ادا کرنا چاہئے۔ ایک انوکھا اور نرالا انداز اختیار فرمایا۔ فرمانے لگے:

"مولانا! آپ ایک ذی علم انسان ہیں۔ میں آپ کے سامنے دو رکعت نفل پڑھتا ہوں۔ آپ غور سے میری حرکات و سکنات کو دیکھیں اور جہاں غلطی محسوس کریں' اس سے مجھے آگاہ کریں۔" اس کے بعد آپ نے نہایت سکون' طمانیت' وقار اور خشوع و خضوع سے دو رکعت نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہو کر مجھ سے پوچھا "مولانا! کوئی غلطی

Marfat.com

پکڑی ہے آپ نے؟" میں نے آپ کی کیا غلطی پکڑنا تھی۔ میں جانتا تھا کہ مجھے طریق نماز کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ عرض کی "حضور! میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ کی تو نہیں البتہ اپنی غلطی پکڑلی ہے۔" اس کے بعد آج تک میں نے سابقہ انداز میں کبھی نماز نہیں پڑھی۔

فیاضی و سخاوت: حضرت معظمؒ کی فیاضی' جود و سخا اور داد و عطا کی مثال ملنا ناممکن ہے۔ اپنی پیاری سے پیاری چیز راہ خدا میں قربان کر دینا آپ کا شعار تھا۔

چرمی موزے کا خادم کو دے دینا: ایک مرتبہ نواب ریاست امب فرید خان مرحوم نے آپ کی خدمت میں چرمی موزوں کا ایک نہایت عمدہ اور بیش قیمت جوڑا پیش کیا اور عرض کی "حضور! میں آپ کے ذاتی استعمال کے لئے یہ موزے خصوصی طور پر بنوا کر لایا ہوں۔ ان کے اندر بے حد نفیس اور گرم فر لگا ہوا ہے۔"

حضرت معظم رحمۃ اللہ علیہ نے قبول فرمالئے۔ ان دنوں آپ کے پاس چترال کا ایک خادم رہا کرتا تھا۔ جو ایک مفلس اور نادار شخص تھا۔ نواب صاحب کے جانے کے بعد آپ نے چترالی کو بلایا اور فرمایا:

"چترالی! ذرا یہ موزے پہن کر دیکھو۔ تمہارے پاؤں میں برابر ہیں؟"

"مگر حضور! یہ تو آپ کے لئے آئے ہیں۔" چترالی نے تعجب سے پوچھا۔

"تم پہنو تو سہی۔" آپ نے حکم دیا۔

چترالی نے تعمیل ارشاد کرتے ہوئے موزے پہنے۔ اتفاقاً اس کو پورے آ گئے۔ حضرت معظمؒ مسکرائے اور فرمایا "چلو تمہارے ہو گئے۔" اور چترالی حیرت زدہ رہ گیا۔

قیمتی جبہ ایک عالم کو دے دینا: محمد شفیع صابر صاحب (پرنسپل) بیان کرتے ہیں کہ 1965ء میں مجھے حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ مکہ مکرمہ سے ایک نہایتی عمدہ جبہ اس ارادے سے خریدا کہ حضرت معظمؒ کی خدمت عالیہ میں بطور ہدیہ پیش کیا جائے۔ جب ہم نے جبہ پیش کیا تو آپ نے قبول فرمایا جس پر ہمیں بہت مسرت ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد ہری پور جانا ہوا۔ تو باتوں باتوں میں آپ خود ہی فرمانے لگے۔ "آپ کا لایا ہوا جبہ بہترین مصرف میں صرف ہوا ہے۔ چند دن پہلے ہزارہ کے پہاڑی علاقے کے ایک مولوی صاحب یہاں آئے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا۔ "کیا آپ اپنی مسجد میں جمعہ پڑھاتے ہیں؟"

Marfat.com

"جی ہاں" انہوں نے جواب دیا۔

اس پر میں نے آپ کا لایا ہوا جبہ انہیں دے دیا کہ پہن کر خطبہ دیا کریں۔

گرم اور قیمتی جبہ ایک طالب علم کو دے دینا: حاجی کرم الٰہی صاحب پشاور کے ایک مشہور تاجر تھے۔ انقلاب روس سے پہلے وہ بخارا میں تجارت کیا کرتے تھے اور بہت آسودہ حال تھے۔ اس زمانہ میں انہوں نے سفید رنگ کا ایک نہاتی بیش قیمت شاہی جبہ خرید رکھا تھا۔ کئی برس تک وہ جبہ صندوق میں بند رہا۔ ایک دن حاجی صاحب کو خیال آیا۔ کیوں نہ یہ قیمتی جبہ حضرت معظمؒ کو نذر گزارا جائے؟ چنانچہ وہ خانقاہ شریف حاضر ہوئے۔ اور وہ جبہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ چند دنوں بعد حاجی صاحب جب دوبارہ خانقاہ شریف حاضر ہوئے تو دیکھا کہ وہ انتہائی قیمتی جبہ مدرسہ ربانیہ کے ایک طالب علم نے پہن رکھا ہے۔ حاجی صاحب کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔ طالب علم کو پاس بلایا' جبے کو ہاتھ لگا کر اچھی طرح دیکھا اور حیرت سے پوچھا:

"تم یہ جبہ کہاں سے لائے ہو؟"

"حضرت معظمؒ نے عطا فرمایا ہے۔" طالب علم نے جواب دیا۔

حاجی صاحب رہ نہ سکے اور حضرت معظمؒ سے کہہ ہی دیا۔ "حضور! یہ جبہ تو میں نے آپ کے ذاتی استعمال کے لئے پیش کیا تھا۔" حضرت معظم مسکرائے اور فرمایا "حاجی صاحب سردی کے دن تھے۔ اس بے چارے طالب علم کے پاس کوئی گرم کپڑا نہیں تھا۔ اس لئے میں نے جبہ اسے دے دیا کہ اس کی ضرورت میری ضرورت سے زیادہ تھی۔" پھر حاجی صاحب کی تسلی کے لئے مزید ارشاد فرمایا "آپ کو تو ثواب سے غرض ہے نا! وہ انشاء اللہ آپ کو مل جائے گا۔ رہی پہننے کی بات تو اسے میں پہنوں یا کوئی دوسرا۔ آپ کو اس سے کیا؟"

شربت بادام کی دس بوتلوں کا اپنے مہمانوں کو بیک وقت پلا دینا: حکیم عبدالرؤف ندوی مرحوم نے حضرت معظمؒ کے ضعف دماغ کے علاج کے لئے انتہائی محنت اور لگن سے نہایت عمدہ شربت بادام تیار کیا۔ اور دس بوتلیں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ گرمی کے دن تھے۔ حضرت معظم انہی دنوں حج بیت اللہ سے

Marfat.com

واپس تشریف لائے تھے۔ اس لئے آنے جانے والوں کا تانتا بندھا تھا۔ آپ نے وہ دس کی دس بوتلیں اسی وقت مہمانوں کو پلا کر ختم کر دیں۔

استغنا و قناعت: ایک نواب کا بیٹے کی شادی میں شرکت کے لئے درخواست کرنا اور آپ کا انکار۔

کہ چرچا بادشاہوں میں ہے تیری بے نیازی کا

نواب ریاست امب فرید خاں مرحوم کے بیٹے نواب زادہ سعید کی شادی تھی۔ نواب صاحب کو چونکہ حضرت معظمؒ سے غیر معمولی عقیدت تھی۔ اس لئے ان کی دلی خواہش تھی کہ حضرت معظمؒ بھی اس پر مسرت تقریب میں شرکت فرمائیں۔ چنانچہ وہ خود حاضر خدمت ہوئے اور آپ سے شادی میں شرکت کی التجا کی بہت اصرار کیا' مگر آپ نے معذرت کر لی۔ نواب صاحب کچھ افسردہ سے اٹھ کر چلے گئے۔ مگر آپ کو شرکت پر آمادہ کرنے کے لئے اپنی کوششیں پھر بھی جاری رکھیں چنانچہ چند دنوں کے بعد آپ کے نام دعوتی کارڈ آیا۔ اس کے چند دن بعد نواب صاحب کے انتہائی مقرب وزیر میاں مبارک شاہ کی قیادت میں ایک پورا وفد آیا اور بے حد اصرار کیا۔ مگر آپ پھر بھی تیار نہ ہوئے۔ آخری حربے کے طور پر شادی سے ایک دن پہلے نواب صاحب نے آپ کو لینے کے لئے موٹر بھیج دی کہ شاید اس طرح آپ مائل بہ کرم ہو جائیں' مگر آپ نے موٹر بھی خالی لوٹا دی۔ اور کسی طرح بھی شرکت پر آمادہ نہ ہوئے۔ آپ فرمایا کرتے "میری نگاہ میں بزرگوں کا یہ فرمان تھا کہ "قیام الامیر علی باب الفقیر خیر من قیام الفقیر علی باب الامیر" (کسی امیر کا فقیر کے در پر کھڑا رہنا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ فقیر امیر کے دربار میں جا کھڑا ہو)

بہرحال شادی کی تقریب بخیر و خوبی ختم ہوئی۔ کچھ دنوں بعد نواب صاحب پھر حاضر خدمت ہوئے اور آپ کو دیکھتے ہی بے ساختہ پکار اٹھے۔ "قاضی صاحب! میں نے بھی دنیا دیکھی ہے اور بہت سے اللہ والوں کی صحبت اختیار کی ہے۔ مگر آپ جیسا غنی بادشاہ کہیں بھی نہیں دیکھا اس شادی میں شرکت کے لئے اگر کسی کو دو سطر کا رقعہ بھیجا ہے تو وہ بھی دوڑتا ہوا آیا ہے۔ مگر آپ کو شرکت پر آمادہ کرنے کے لئے میں نے کیا کیا جتن کئے اور اپنی ہر ممکن کوشش کی' لیکن آپ نے مجھ دنیادار کے پاس آنا گوارا نہ کیا۔"

Marfat.com

ایک معتقد کا 1800 روپیہ دینا اور آپ کا واپس کر دینا: جس زمانے میں حضرت معظمؒ موضع درویش میں رہا کرتے تھے۔ اور ابھی خانقاہ اور مدرسہ وغیرہ نہیں بنا تھا۔ ان دنوں آپ کی ضروریات محدود ہوا کرتی تھیں۔ صرف گھر کے اخراجات ہوا کرتے تھے اور ان کے لئے آپ کو کسی قسم کے تعاون کی ضرورت نہ ہوا کرتی تھی۔ انہی ایام میں آپ کے ایک مخلص ارادتمند بابو محمد شریف مرحوم (سیالکوٹ) نے آپ کی خدمتمیں اٹھارہ سو روپیہ پیش کیا۔ آپ نے وہ روپیہ لے کر گھر میں رکھ تو لیا مگر رات بھر سوچتے رہے کہ میں اتنی بڑی رقم کا کروں گا کیا؟ بہت غور کیا۔ مگر جب کوئی مصرف سمجھ میں نہ آیا تو بابو صاحب کے پاس خاطر کے لئے پچاس روپیہ رکھ لیا اور بقیہ ساڑھے سترہ سو روپیہ علی الصبح بابو صاحب کو واپس کر دیا۔ بابو صاحب کے حد سے زیادہ اصرار پر آپ نے صرف اتنا کہا کہ "بابو صاحب! جب مجھے اتنی رقم کی ضرورت ہی نہیں تو پھر میں اسے کس لئے سمیٹتا پھروں؟

یہ مال و دولت دنیا' یہ رشتہ و پیوند — بتان وہم و گماں' لاالہ الا اللہ

اتنی بڑی رقم کو یوں ٹھکرا دینے سے بابو صاحب آپ کی اس بے مثال قناعت پر دنگ رہ گئے۔ (واضح رہے کہ یہ واقعہ آج سے تقریباً چالیس سال پہلے کا ہے اور اس زمانے میں اٹھارہ سو روپیہ بہت ہی خطیر رقم تھی۔

پچاس ہزار روپیہ کا واپس کر دینا: جب صدریہ مسجد کی تعمیر ہو رہی تھی' ان دنوں علاقے کے ایک رئیس نے آپ کی خدمت میں پچاس ہزار روپے کا چیک پیش کیا اور کہا کہ "مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے۔ میرا خیال تھا کہ مسجد کے لئے رقم کی شدید ضرورت ہو گی اس لئے یہ چیک لایا ہوں' آپ اسے مسجد فنڈ میں شامل کر لیں۔" حضرت معظمؒ کو اس کا یہ انداز پسند نہ آیا۔ کچھ جلال میں آ گئے' فرمانے لگے "ضرورت اس کو ہوتی ہے جو محتاج ہو۔ مسجد اللہ کا گھر ہے اور اللہ محتاج نہیں ہے کہ اس کو تمہاری رقم کی ضرورت پڑے گی۔ میں یہ چیک نہیں لیتا۔" اس نے بہت اصرار کیا مگر آپ نے وہ چیک نہ لینا تھا نہ لیا۔

صبر و استقامت: "یہ دنیا دار انقلاب ہے۔ اس میں کوئی بڑے سے بڑا بزرگ اور ولی حتیٰ کہ انبیائے کرامؑ بھی ایک حال پر نہیں رہے۔ کبھی ماں باپ کی رحلت کا غم' کبھی بیٹے

Marfat.com

بیٹی کے مرنے کا صدمہ' کبھی بہن کے فراق کا سانحہ اور کبھی بھائی کی جدائی کا حادثہ۔ غرضیکہ اس تغیرپذیر جہان میں جس سے بھی دل لگاؤ گے' اسنے ایک نہ ایک دن جدا ہو جانا ہے۔ اور اس کے ساتھ تمہارا قلبی لگاؤ جتنا زیادہ ہو گا' اسی نسبت سے تمہارا غم بھی زیادہ ہو گا۔ پھر ایسی فانی چیزوں سے دل لگایا ہی کیوں جائے؟ دل لگانے کے قابل تو صرف ایک ہی ہستی ہے جو نہ ہی فنا ہو نہ جدا ہو اور نہ ہی وہ انقلابات زمانہ سے متاثر ہو اور ایسی ہستی صرف اللہ ہے۔"

یہ ہیں حضرت معظمؒ کے وہ الفاظ جو آپ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ اور نہ صرف فرمایا کرتے بلکہ اس پر آپ کا پورا پورا عمل بھی تھا۔

اللہ کی رضا میں صرف آنسو بہانا: اللہ کی رضا میں صرف آنسو بہانا راقم الحروف کا بھائی اور حضرت معظمؒ کا پہلا صاحبزادہ "عبدالرحمٰن" جو بے حد حسین و جمیل اور خوبرو ہونے کی وجہ سے سبھی کی آنکھوں کا تارا تھا۔ جب تقریباً اڑھائی سال کی عمر ہی میں داغ مفارقت دے گیا۔ تو خاندان بھر میں ایک کہرام مچ گیا۔ ہر دل سوگوار اور ہر آنکھ اشکبار تھی۔ خصوصاً والدہ ماجدہ تو رو رو کر بے حال ہو گئیں۔ مگر پیکر صبر و رضا حضرت معظمؒ کی آنکھوں میں ایک آنسو بھی نہ آیا۔ والدہ ماجدہ نے شکایتاً" کہا "کیا آپ کو اپنے جگر گوشہ کی جدائی کا ذرا سا بھی صدمہ نہیں ہے کہ آپ کا ایک آنسو تک نہیں ٹپکا؟"

"صدمہ تو مجھے بھی ہے"۔ آپ نے جواب دیا۔ "مگر میں نے اپنے رب سے دعا مانگ رکھی ہے کہ "اے میرے مولا! آنسو بہت قیمتی اور گرانمایہ متاع ہیں۔ بشرطیکہ صرف تیرے خوف سے اور تیری رضا کے لئے بہیں۔ اس لئے اے رب! مجھے حوصلہ عطا فرما۔ کہ یہ قیمتی آنسو تیرے خوف اور تیری رضا کے علاوہ کسی اور شے کے لئے نہ بہیں۔" الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا منظور فرمائی۔ اب کسی بڑے سے بڑے دنیاوی صدمہ پر بھی میری آنکھوں میں آنسو نہیں آتے۔"

جرات و شجاعت: ایوبی دور میں واقعہ عیدالفطر: مجاہدین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد ربانی ہے۔ ولا یخافون لومتہ لائم (وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہیں ہوتے)

Marfat.com

حضرت معظمؒ کی پوری زندگی اسی لایخافون کی عملی تفسیر رہی ہے۔ آپ نے جس شے کو حق سمجھا اسے پوری جرات، بے خوفی اور بے باکی سے بیان فرمایا اور اس سلسلہ میں کسی بڑی سے بڑی شخصیت کی ناراضگی کی کبھی پروانہ کی۔

1965ء میں جب صدر محمد ایوب خان مرحوم کا دور حکومت تھا۔ کسی نے صدر صاحب کے دل میں یہ وہم ڈال دیا تھا کہ ایک دن میں دو خطبے حکمران پر بھاری ہوتے ہیں۔ ایوان شاہی میں اس مہمل اور بے سروپا خیال کی بہت پذیرائی ہوئی۔ چنانچہ کوشش کی جانے لگی کہ جمعہ کے دن عید نہ ہونے پائے تاکہ ایک دن میں دو خطبے جمع نہ ہو سکیں۔ ایک مرتبہ 29 رمضان المبارک بروز بدھ تھی۔ بدھ کی شام کو پاکستان اور ہندوستان بھر میں کہیں بھی چاند نظر نہ آیا۔ سب اہل حق علماء نے فیصلہ کیا کہ کل بروز جمعرات روزہ ہو گا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ عید بروز جمعہ ہو۔ اور یہ بات اہل اقتدار کو گوارا نہ تھی۔ چنانچہ رات کے تین بجے ہلال کمیٹی سے اعلان کرا دیا گیا کہ سعودی عرب میں چند ساربانوں نے صحرا میں سفر کرتے ہوئے چاند دیکھ لیا ہے اس لئے بروز جمعرات عید ہے۔

ایسی مشکوک شہادتوں کی بنا پر روزہ خوری کی اجازت بھلا کب دی جا سکتی ہے؟ دیگر علماء حق کی طرح حضرت معظمؒ نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ عید بروز جمعہ ہو گی۔ یہاں پورے علاقے میں اکثر لوگ صرف حضرت معظمؒ کی اطاعت کرتے تھے اور شرعی مسائل میں انہی کے فیصلوں پر عمل کرتے تھے۔ اس لئے سرکاری اعلان کے ساتھ ہی ہری پور اور اس کے گردونواح کے لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ ہر طرف سے وفدوں پر وفد آ رہے تھے۔ سب یہی پوچھ رہے تھے کہ سرکاری اعلان کے مطابق صبح عید کی جائے یا روزہ رکھا جائے؟ حضرت معظمؒ سب کو یہی جواب دے رہے تھے کہ سرکاری اعلان پر عید کرنا درست نہیں۔ اس لئے صبح روزہ ہے۔

حکومت کی طرف سے پولیس کو ہدایت تھی کہ جو بھی اس اعلان کی مخالفت کرے اسے گرفتار کر لیا جائے۔ چنانچہ ہری پور کا پولیس افسر چند سپاہیوں کے ہمراہ حضرت معظمؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا "آپ مہربانی کر کے اپنا فیصلہ واپس لے لیں، ورنہ ہم آپ کو گرفتار کرنے پر مجبور ہوں گے۔" مگر حضرت معظمؒ کے پائے استقامت میں ذرا بھی لغزش نہ آئی۔ آپ نے مردانہ وار جواب دیا "میرا فیصلہ قطعی طور پر صحیح اور شریعت کے

Marfat.com

مطابق ہے اس لئے اسے واپس لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

اسی دوران صدر صاحب کے رشتہ داروں کو علم ہوگیا کہ پولیس آپ کو گرفتار کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے فوراً صدر صاحب کو ٹیلیفون پر پولیس کے اس اقدام سے مطلع کیا اور کہا کہ "قاضی صاحب ہمارے خاندانی قاضی ہیں اور ان کے گھرانے کے ساتھ جس طرح کے ہمارے خاندانی مراسم چلے آتے ہیں' ان کی رو سے قاضی صاحب کی گرفتاری کا اقدام کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ اس لئے پولیس کو اس کام سے منع کیا جائے۔"

صدر صاحب نے بات مان لی اور اسی وقت ٹیلیفون کر کے پولیس کو اس اقدام سے سختی سے روک دیا۔

اور یوں حضرت معظمؒ پس دیوار زنداں جاتے جاتے رہ گئے۔

پاکیزگی و نظافت: بے نماز کے ہاتھ کا پکا ہوا نہ کھانا: حضرت معظمؒ پاکیزگی کا اس قدر خیال رکھا کرتے کہ کسی بے نماز کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا ہرگز نہیں کھاتے تھے۔ سفر میں اگر گھر کا پکا ہوا کھانا ساتھ نہ ہوتا تو صرف دو تین کیلے کھا لیتے اور انہی پر قناعت کرتے۔ آپ جہاں بھی جاتے اہل خانہ کو تاکید فرماتے کہ میرا کھانا کوئی نمازی شخص ہی پکائے۔ آپ فرمایا کرتے کہ "روحانی نظام میں معمولی سی کثافت بھی ناگوار ہوتی ہے۔"

آپ نے ہی بیان فرمایا کہ "ایک مرتبہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ کھانا کھا رہے تھے کہ ان کے پاس حضرت خضرؑ تشریف لائے۔ خواجہ صاحب نے انہیں بھی کھانے میں شرکت کی دعوت دی۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ حضرت خواجہؒ نے حیرت سے پوچھا "آپ ہمارے ساتھ کھانے میں کیوں نہیں شریک ہوتے جبکہ یہ کھانا قطعی طور پر رزق حلال ہے۔"

"رزق تو حلال ہے۔" حضرت خضرؑ نے جواب دیا "مگر آٹا گوندھنے والی بے وضو تھی۔"

عفو کریمانہ:

چارہ کے کھیتوں سے چوروں کا کاٹنا اور آپ کا معاف فرما دینا: حضرت معظمؒ حلم و بردباری اور عفو درگزر میں اپنی مثال آپ تھے۔ کوئی شخص آپ کا کتنا ہی نقصان کر ڈالے آپ اس سے ذرا بھی ملول نہ ہوتے۔

Marfat.com

آپ نے لنگر کی بھینسوں کے لئے اپنے کھیتوں میں چارہ لگوا رکھا تھا۔ ان دنوں اکثر رات کو کوئی شخص آتا اور چارہ کاٹ کر لے جاتا۔ آپ کے ایک ارادتمند ڈاکٹر محمد جان صاحب کو اس بات سے بڑا قلق تھا۔ ایک دو رات انہوں نے پہرہ بھی دیا' مگر چوروں کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔ تنگ آکر انہوں نے حضرت معظمؒ سے شکایتاً کہا:

"حضرت عجیب بات ہے کہ لوگ آپ جیسی بزرگ ہستی کی چوری کریں۔ اور انہیں کوئی گزند نہ پہنچے!"

آپ مسکرائے اور فرمایا "ڈاکٹر صاحب! یہ تو ایک کھیت ہے نا! اگر دنیا کے سارے کھیت میرے ہوں اور لوگ ان کا سارا فصل کاٹ کر لے جائیں تو پھر بھی انہیں بددعا نہ دوں۔" پھر ڈاکٹر صاحب کی تسلی کے لئے مزید فرمایا "ڈاکٹر صاحب! اس دنیا کی حقیقت ہی کیا ہے کہ اس کے نقصان پر میں لوگوں کو بددعائیں دیتا پھروں؟"

اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز وہ واقعہ ہے جو آپ کے ساتھ حیدر آباد دکن میں قیام کے دوران پیش آیا۔ جب ایک مولوی صاحب آپ کو سرعام برا بھلا کہا کرتے اور آپ مسجد میں جا کر ان کے لئے دعائیں مانگا کرتے۔

تشدید ناصحانہ: حضرت معظمؒ اپنے ذاتی حقوق میں جس قدر عفو و درگزر سے کام لیتے اسی قدر حدود اللہ سے تجاوز پر ناراضگی اور غصہ کا اظہار فرماتے۔

آپ کے ایک مخلص عقیدت مند ڈاکٹر سلطان خان صاحب نے ایک مرتبہ اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، مگر تین طلاقوں کے بعد بھی بیوی کو گھر ہی بٹھائے رکھا۔ حضرت معظمؒ کو جب اطلاع ہوئی تو آپ کو بے حد غصہ آیا۔ ایک دن بروز جمعہ آپ مسجد میں کھڑے تقریر کر رہے تھے اور سامعین ہمہ تن گوش تھے کہ اچانک ڈاکٹر صاحب آئے اور صف میں بیٹھ گئے۔ حضرت معظمؒ کی جب ان پر نگاہ پڑی تو آپ نے انتہائی غصہ سے فرمایا "ڈاکٹر سلطان نے تین طلاقیں دینے کے باوجود بیوی کو گھر میں بٹھا رکھا ہے۔ حالانکہ تین طلاقوں کے بعد بیوی قطعی طور پر حرام ہو جاتی ہے۔ ایسے بدکردار شخص کو مسجد میں مسلمانوں کے ساتھ بیٹھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ اسی وقت اٹھ کر مسجد سے نکل جائے۔"

اور ڈاکٹر صاحب بے چارے انتہائی ندامت سے اٹھ کر باہر چلے گئے۔

کسی کی یوں سرعام تذلیل کر دی جائے تو اس کو کس قدر ناگوار گزرے گی؟ مگر ڈاکٹر

Marfat.com

صاحب کی عقیدت کا کمال دیکھئے کہ انہوں نے ذرا بھی ملال محسوس نہ کیا بلکہ سب لوگوں سے کہتے کہ "شیخ ہو تو ایسا ہو۔ جو کسی بھی غلط اقدام پر اپنے مرید کو سختی سے ٹوک دے۔"

غیر محرم عورتوں سے اجتناب اور بیزاری: حضرت معظمؒ غیر محرم عورتوں کے معاملہ میں بھی بہت محتاط تھے۔ آپ عورتوں سے گفتگو کرتے ہوئے کبھی ان کے چہروں کی طرف نگاہ نہیں اٹھاتے تھے۔ جب کوئی عورت آپ سے گفتگو کرتی تو آپ مائی صاحبہ سے پوچھتے کہ "یہ عورت کون ہے؟" بہت سی عورتیں ناراض بھی ہو جایا کرتیں کہ ہم اکثر یہاں آتی رہتی ہیں۔ مگر حضرت معظمؒ نے ابھی تک ہمیں پہچانا بھی نہیں۔ جو عورت اپنا بچہ دم کے لئے لاتی آپ اس سے فرماتے "بچہ ادھر چارپائی پر ڈال دو" جب عورت بچہ ڈال دیتی تو آپ فرماتے "اب تو چارپائی سے دور ہٹ جا!" اور عورتوں کے پرے ہٹ جانے کے بعد ہی آپ دم کیا کرتے تھے۔

احترام علماء و سادات: حضرت معظمؒ علماء کا بے حد احترام کیا کرتے۔ آپ فرمایا کرتے کہ "عالم اور غیر عالم کبھی مساوی نہیں ہوسکتے۔ هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون۔ (القرآن) (کیا عالم اور غیر عالم برابر ہو سکتے ہیں؟) عالم اگرچہ بے عمل ہی کیوں نہ ہو وہ جاہل سے بدرجہا بہتر و افضل ہے۔ خواہ وہ جاہل کتنا ہی عبادت گزار اور متقی کیوں نہ ہو۔"

عالم بے عمل کا بے علم زاہد سے افضل ہونا: ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ "حضور! عالم باعمل کی عابد بے علم پر فضیلت تو ظاہر ہے مگر آپ تو عالم بیعمل کو بھی افضل قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ بروز قیامت سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہو گا جس نے اپنے علم کے مطابق عمل نہ کیا۔ چنانچہ عالم بے عمل تو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور عابد بے علم سیدھا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ پھر عالم بیعمل اس عابد سے کیونکر افضل ہو سکتا ہے؟"

کتنا معقول اعتراض ہے؟ مگر اس سے زیادہ معقول وہ جواب ہے جو حضرت معظمؒ نے دیا۔ پڑھئے اور داد دیجئے۔ آپ کی نکتہ رسی اور حقیقت شناسی کی۔

آپ نے فرمایا "جھلیا! (دیوانے) بات سمجھنے کی کوشش کیا کر۔ اس میں کوئی شک

Marfat.com

نہیں کہ بے عمل عالم اگر رحمت خداوندی سے بخش نہ دیا گیا تو اسے جہنم میں جانا پڑے گا' اور بے علم عابد سیدھا جنت میں چلا جائے گا۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ عالم خواہ کتنا ہی بے عمل کیوں نہ ہو' بہرحال اپنے اعمال بد کی سزا پانے کے بعد دوزخ سے نکال کر جنت میں جائے گا تو علماء کے زمرے میں شامل ہو گا اور فردوس بریں میں اسی اعزاز و اکرام کا مستحق ہو گا۔ جس اعزاز کے مستحق اللہ کے ہاں صرف علماء کرام ہیں۔ بے علم عابد اس عالم بے عمل سے اگرچہ دس لاکھ سال پہلے جنت میں داخل ہوا ہو۔ تاہم وہ رہے گا جہلاء ہی کی صف میں۔ اس کی ان درجات عالیہ تک تا ابد بھی رسائی نہیں ہو سکتی جو صرف علماء کرام کا حصہ ہیں۔ پھر انجام کے اعتبار سے افضل کون ہوا؟"

ایک بار آپ درس حدیث دے رہے تھے۔ طلباء کے علاوہ بہت سے دوسرے تشنگان بھی سیراب ہو رہے تھے کہ نواب فرید خان والی ریاست امب حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ آپ نے وعلیکم السلام کہا اور نواب صاحب کو وہیں دروازے کے پاس بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ اور بدستور درس حدیث میں مشغول رہے۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ نواب صاحبکے ایک وزیر سید مبارک شاہ بھی اندر داخل ہوئے۔ ان کا آنا تھا کہ حضرت معظمؒ اور سارے متعلقین احتراماً کھڑے ہو گئے۔ حضرت معظمؒ نے انہیں اپنے پاس جانماز پر بٹھایا اور بہت قدرومنزلت کی۔ درس ختم ہوا تو آپ نے اس خیال سے کہ نواب صاحب آزردہ خاطر نہ ہوں۔ وضاحت فرمائی کہ مبارک شاہ صاحب کی تعظیم ان کے سید ہونے کی بنا پر ہے کیونکہ آل رسول ﷺ کا مرتبہ تمام لوگوں سے بلند و بالا ہے۔"

مہکتی کلیاں:

1- آپ خانقاہ صدریہ میں آنے والے مہمانوں کے آرام و آسائش کا بہت خیال رکھتے تھے۔ نماز عشاء کے بعد اپنی نگرانی میں سب مہمانوں کے لئے بستروں اور چارپائیوں کا انتظام کرانے کے بعد ہی اندرون خانہ تشریف لے جایا کرتے تھے۔ خدام کو یہ بھی ہدایت تھی کہ مہمان خواہ رات کے کسی پہر بھی آئے اس کے لئے گھر سے بستر مانگ لیا جائے۔ بعض دفعہ رات کے ایک دو بجے مہمان آجاتے' اس وقت آپ خود ان کے لئے بستر اٹھاتے اور باہر لا کر خدام کو دیتے۔

Marfat.com

2- اسی طرح مہمانوں کے خوردونوش کی ضروریات پر بھی آپ کی گہری نظر رہتی۔ قاضی محمد امین صاحب و قاضی عبدالرحیم صاحب (ساکن اراضی) بیان کرتے ہیں کہ "ایک دفعہ ہم خانقاہ شریف حاضر ہوئے۔ جس صبح کو ہم نے واپس ہونا تھا۔ اس رات سحری کے وقت حضرت معظم باہر تشریف لائے اور ہمیں اپنے ساتھ گھر کے اندر لےگئے' فرمانے لگے "آج گھر میں کوئی نہیں ہے' سب کوٹ نجیب اللہ گئے ہیں۔ آپ نے چونکہ ریل پر جانا ہے اور ریل نماز کے فوراً بعد آ جاتی ہے۔ اس لئے میں نے اس وقت آپ کے لئے خود چائے تیار کی ہے۔ آپ بیٹھئے اور چائے پیجئے۔" ہم بیٹھ گئے' آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے پیالیوں میں چائے انڈیلی اور ہمارے سامنے رکھی۔ ہم بیٹھے چائے پیتے رہے اور آپ کی تواضع' انکساری اور حسن سلوک کو دیکھ دیکھ کر حیران و شرمسار ہوتے رہے۔"

3- آپ مریضوں کی عیادت کا بھی بہت خیال رکھا کرتے۔ علاقے میں آپ کی جان پہچان والا کوئی شخص اگر بیمار ہو جاتا تو اس کی عیادت کے لئے اس کے گھر یا ہسپتال تشریف لے جاتے۔ جب تک اس کے پاس رہتے نہایت ہمدردانہ انداز میں اس کے ساتھ گفتگو فرماتے رہتے اور واپسی کے وقت سو پچاس روپیہ بھی باصرار اس کے سرہانے کے نیچے رکھ دیتے۔

4- اگر آپ کے متوسلین یا ان کے اعزہ و اقارب میں سے کوئی شخص انتقال کر جاتا تو اس کی نماز جنازہ میں شرکت کی ہر ممکن کوشش فرماتے۔ اگر جنازے میں شریک نہ ہو سکتے تو بعد میں جب کبھی موقع ملتا اس کی قبر پر تشریف لے جاتے اور دیر تک دعا و توجہ اور مراقبہ میں مصروف رہتے۔

5- اپنے والدین اور نانا جان کے مزارات پر ہر جمعہ کو پابندی سے تشریف لے جاتے۔ کبھی کبھی کسی قاری کو بھی ساتھ لے جاتے اور وہاں اس سے چند رکوع تلاوت کرواتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ "قبروں کے پاس قرآن کریم پڑھنے سے اہل قبور پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔"

6- آپ اپنے رشتہ داروں کے حقوق کا بھی بہت پاس و لحاظ کرتے تھے اور وقتاً فوقتاً کپڑے' چینی' چائے اور پھل وغیرہ کے تحائف بھیجتے رہتے۔

Marfat.com

7- آپ کے قرابت داروں میں سے اگر کوئی بے یارومددگار ہو جاتا۔ تو آپ اسے خانقاہ میں لے آتے اور عمر بھر اس کی خدمت اور خبرگیری کرتے رہتے۔ آپ کے ماموں سید میر حضرت شاہ صاحب جب اپنی تمام جائداد بیچ بٹا کر ختم کر بیٹھے تو آپ انہیں اپنے پاس لے آئے وہ زندگی بھر یہیں رہے اور یہیں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالٰی۔

8- جو کچھ لنگر میں پکتا تھا آپ خود بھی وہی کھاتے تھے۔ مرچوں والا سالن کھانے سے کبھی کبھی آپ کو تکلیف بھی ہو جاتی، مگر آپ پھر بھی پرہیزی کھانا کھانے پر لنگر ہی کے کھانے کو ترجیح دیتے تھے۔

9- آپ ہر سال عیدالاضحیٰ کے موقع پر گائے کی قربانی دیا کرتے تھے۔ اس میں چار حصے اپنے اور اہل خانہ کے ہوتے۔ ایک حصہ والد ماجد یا والدہ ماجدہ کا، ایک اپنے شیخ محترم کا اور ایک سرور دو جہاں کا۔

ایک دفعہ راقم الحروف نے عرض کیا "میرا خیال ہے کہ سرور عالم ﷺ کا حصہ ہم گائے میں نہ ڈالا کریں۔ بلکہ آپ کے لئے علیحدہ اور مستقل طور پر ایک اچھا سا دنبہ خرید کر آپ ﷺ کے نام کی قربانی دیا کریں۔ عمدہ شے کی قربانی سرور عالمؐ کی زیادہ خوشنودی کا باعث ہوگی۔"

آپ نے فرمایا "بہتر ہے۔ اس طرح کر لو۔"

چنانچہ اس سال نہایت بیش قیمت دنبہ خریدا گیا۔ اور نبیؐ اکرم کے لئے قربان کیا گیا۔ مگر بعد میں محسوس ہوا کہ یہ طریقہ کار حضرت معظمؒ کو کچھ زیادہ پسند نہ آیا۔ وجہ پوچھنے پر آپ نے فرمایا "دراصل گائے میں رسول اللہ ﷺ کا حصہ شامل کرنے سے باقی حصہ داروں کی قربانیاں بھی فی الفور قبول ہو جاتی تھیں۔ اس دفعہ چونکہ ان کا حصہ شامل نہیں تھا اس لئے قبول میں تاخیر ہوئی۔ آئندہ کے لئے تم بے شک آپؐ کے لئے دنبہ خرید لیا کرو۔ مگر گائے میں بھی ان کا ایک حصہ ضرور ہونا چاہئے۔" اس کے بعد آپ کا یہی معمول رہا۔

10- آپ ختم، فاتحہ اور نیاز وغیرہ کے موقعے پر بھی کھانے اور شیرینی وغیرہ پر دعا کرتے وقت، سب سے پہلے اسکا ثواب نبیؐ اکرم کے دربار عالی میں پہنچاتے۔ اپنے متوسلین کو

Marfat.com

بھی اسی طرح کرنے کی ہدایت کیا کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ "رسول اللہ کا حق سب سے مقدم ہے۔"

11- آپ نماز کو صحیح طریقہ پر ادا کرنے کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اپنے ارادتمندوں کو آپ صحیح طور پر نماز ادا کرنے کی باقاعدہ مشق کرایا کرتے تھے۔ آپ اکثر فرماتے "بڑے افسوس کی بات ہے کہ اچھے اچھے علماء اور صلحا نماز جیسے اہم رکن کی سنن اور مستحبات کا پوری طرح خیال نہیں رکھتے۔" نماز کا ایک ایک رکن تمام سنن و مستحبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ادا کرنا بے حد مشکل کام ہے۔ اس طرح وہی شخص کر سکتا ہے جسے حضرت معظمؒ جیسے رہبر کامل نے نماز کی تعلیم دی ہو۔ اور اپنی نگرانی میں مشق کرائی ہو۔ تاہم آپ کی تعلیم نماز کی چند اہم باتیں جن میں لوگ عموماً کوتاہی کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل ہیں:

طریقہ و ارشادات برائے نماز

(الف) نماز شروع کرتے وقت جائے سجدہ پر نظر رکھ کر اور رو بقبلہ کھڑے ہو کر سب سے پہلے تکبیر تحریمہ کہے۔ تکبیر کہتے ہوئے کانوں کو اس طرح ہاتھ لگائے کہ ہتھیلیاں رو بقبلہ ہوں —— انگلیاں نہ بہت ملی ہوں نہ کھلی —— انگوٹھے کا آخری حصہ کان کی لو کے زیریں حصہ کو چھوئے —— انگشت شہادت کان کے بالائی حصہ کے ساتھ متوازی ہو۔

(ب) قیام کے دوران ہاتھ ناف سے نیچے باندھے —— بایاں ہاتھ نیچے اور دایاں اوپر ہو —— دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھنگلیاں سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑے —— باقی تین انگلیاں بائیں بازو کی پشت پر سیدھی رکھی ہوں —— بایاں ہاتھ دائیں بازو کے نیچے چھپا ہو' لٹکا ہوا نہ ہو —— دونوں ٹانگوں پر یکساں وزن ہو۔ ایک پر کم دوسری پر زیادہ نہ ہو —— بالکل سیدھا کھڑا ہو' نہ ٹانگوں میں خم ہو نہ پشت میں' اور نہ ہی سر آگے کو جھکا ہو۔

(ج) رکوع کے دوران نظر پاؤں کی پشت پر ہو —— دونوں گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑے —— انگلیاں مکمل طور پر کھلی ہوئی ہوں —— گھٹنوں' کہنیوں اور پیٹھ

Marfat.com

میں خم نہ ہو۔ یہ تینوں سیدھے اور کھنچے ہوئے ہوں —— سر پیٹھ کے ساتھ برابر ہو۔ نہ اونچا ہو نہ نیچا۔ پیٹھ ایسی سیدھی ہو کہ اگر اس پر پانی سے بھرا ہوا پیالہ رکھ دیا جائے تو اس سے پانی نہ گرے۔

(د) قومہ کے دوران ہاتھ چھوڑ کر حالت قیام کی طرح سیدھا کھڑا ہو —— نظر جائے سجدہ پر ہو۔

(ہ) قومہ سے سجدہ کو جاتے ہوئے گھٹنے رکھنے سے پہلے آگے کو نہ جھکے —— سب سے پہلے دایاں گھٹنا رکھے۔ پھر بایاں —— اس کے بعد دایاں ہاتھ' پھر بایاں —— اس کے بعد ناک اور اس کے بعد پیشانی —— پیشانی دونوں ہاتھوں کے درمیان اس انداز سے رکھے کہ انگوٹھے کانوں کے ساتھ برابر ہوں —— سجدہ کے دوران ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی رو .بقبلہ اور زمین سے بالکل چپکی ہوئی ہوں —— سجدہ لمبا ہو۔ پیٹ رانوں سے' رانیں پنڈلیوں سے اور کہنیاں گھٹنوں اور زمین سے جدا ہونی چاہئیں —— دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں نہ سیدھی ہوں' نہ پیچھے کی طرف مڑی ہوں۔ اور نہ زمین سے اٹھی ہوں —— دونوں پنجوں پر دباؤ ہو۔

(و) جلسہ میں دایا پاؤں اس طرح کھڑا کرے کہ اس کی انگلیاں رو .بقبلہ ہوں —— بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے۔ اسپاؤں کی انگلیاں بھی رو .بقبلہ ہوں۔ خیال رہے کہ بچھاتے وقت بائیں پاؤں کی انگلیوں کو زمین سے اٹھائے نہیں۔ بلکہ زمین کے ساتھ گھسیٹ کر دائیں پاؤں کی طرف لے جائے —— ہاتھ رانوں پر رکھے ہوں اور انگلیاں اپنی طبعی حالت میں ہوں' نہ آپس میں جڑی ہوئی' نہ بہت کھلی۔

(ز) جلسہ سے سجدہ کو جاتے ہوئے بھی بایاں پاؤں زمین سے نہ اٹھے۔ بلکہ اسی طرح گھسیٹ کر اپنی جگہ لا کر کھڑا کرے۔ تاکہ دوسرے سجدہ میں بھی دونوں پنجوں پر دباؤ ہو۔

(ح) سجدہ سے قیام کے لئے اٹھتے وقت اعضاء اٹھانے کی ترتیب رکھنے کے برعکس ہے۔ یعنی پہلے پیشانی اٹھائے' پھر ناک' پھر بایاں ہاتھ' پھر دایاں ہاتھ۔ پھر بایاں گھٹنا۔ پھر دایاں گھٹنا۔

(ط) قعدہ میں جلسہ ہی کی طرح بیٹھے —— سلام پھیرتے وقت دونوں طرف اس حد

Marfat.com

تک منہ موڑے کہ کندھے نظر آ جائیں۔

یہ صرف ارکان کی ترتیب اور ان کی ادائیگی کا صحیح طریقہ لکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ چند اور چیزوں کا بھی خیال رکھنا چاہئے:

(الف) ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہوتے وقت جو تکبیرات وغیرہ کہی جاتی ہیں۔ ان میں خیال ہے کہ ایک رکن سے شروع اور دوسرے رکن پر ختم ہوں۔ مثلاً رکوع کو جاتے ہوئے جو تکبیر کہے۔ وہ قیام سے شروع ہو اور رکوع میں ختم ہو۔ یہ نہ ہو کہ پہلے تکبیر کہہ دے اور اس کے بعد رکوع میں جائے یا پہلے رکوع میں پہنچ جائے اور اس کے بعد تکبیر کہے۔

عورتوں کے لیے نماز کا طریقہ: عورتوں کے لئے بعض ارکان کی ادائیگی کا طریقہ مردوں سے مختلف ہے۔

تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھاتے وقت وہ دونوں ہاتھ صرف کندھوں تک لے جائیں۔ ہاتھوں کو سینے پر باندھیں —— بائیں ہاتھ کے اوپر دایاں ہاتھ رکھیں' مردوں کی طرح کلائی کو نہ پکڑیں۔ رکوع میں ان کی پیٹھ وغیرہ کا مردوں کی طرح برابر ہونا ضروری نہیں —— گھٹنوں کو بھی مضبوطی سے نہ پکڑیں۔ صرف ان پر ہاتھ ٹیک دیں —— سجدہ میں وہ تمام اعضاء جو مردوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھنے کا حکم ہے' وہ ملا کر رکھیں۔

12- جب موذن اشھدان محمد رسول اللہ کہتا تو آپ انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگاتے۔ پہلی دفعہ آنکھوں پر انگوٹھے لگاتے وقت صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور دوسری دفعہ قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اللھم متعنی بالسمع والبصر پڑھا کرتے۔ فرماتے تھے "فقہانے لکھا ہے کہ یہ عمل آنکھوں کی تکالیف کے لئے مجرب ہے۔ میری بھی نظر کمزور ہو گئی تھی۔ جب سے یہ عمل شروع کیا ہے' اللہ کے فضل سے حسب سابق تیز ہو گئی ہے۔"

شاید اسی کی برکت تھی کہ آخر عمر تک آپ کی قریب و بعید کی نظر مکمل طور پر صحیح رہی۔

13- آپ کو فوٹو اور تصویر سے شدید نفرت تھی —— اتنی شدید کہ آپ اس کمرے میں بھی داخل نہیں ہوتے تھے جس میں تصاویر آویزاں ہوں۔

Marfat.com

صورت دلبرانہ: حضرت معظمؒ کا سرمبارک نسبتاً بڑا تھا جو علم قیافہ کی رو سے بہترین دماغی صلاحیتوں کا مظہر اور سرداری کی علامت ہے۔

اس پر آپ ہمیشہ عمامہ باندھتے جو عموماً سفید ململ کا ہوتا۔ کبھی کبھی سرزمین حجاز سے درآمدہ سنہری کڑھائی والا رومال بھی بطور عمامہ استعمال فرماتے۔

آپ کی پیشانی نہایت ہی کشادہ' فراخ اور درخشاں تھی۔ پیشانی کے وسط میں ایک آنکھ سے دوسری آنکھ تک تین گہرے اور باریک متوازی خطوط تھے' جو بے حد دلکش اور جاذب نظر تھے۔

آپ کی موٹی موٹی سرگیں بادامی آنکھیں جن میں گہری سیاہی کے گرد سفیدی میں ہلکے ہلکے سرخ ڈورے تیرتے رہتے اور ان پر لمبے لمبے اور گھنے ابروؤں والی غلافی پلکوں کی جھالریں سایہ فگن رہتیں' بہت ہی روشن اور تابناک تھیں اور آپ کی ہلالی بھوؤں کے درمیان یوں نظر آتیں جس طرح دو ہلالوں کے درمیان دو چمکتے تارے۔

جہاں مخمور و بے خود شد کہ چشم سرمہ آگینش
بغایت پر فسوں آمد نہایت سحرکار آمد

مولائے کریم نے آپ کی آنکھوں کو آخری دم تک ضعف بصارت سے بھی محفوظ و مامون رکھا آپ نے اٹھہتر برس کی عمر میں بھی کبھی عینک استعمال نہیں کی۔

یوں تو آپ کے تمام نقوش میں تیکھا پن نمایاں تھا' مگر آپ کی ناک غیر معمولی طور پر تیکھی نفیس اور لطیف تھی۔ کہا جاتا ہے کہ چہرے کی خوبصورتی کا دارومدار ناک کی موزونیت پر ہے۔ اور حضرت معظمؒ کی ناک بلاشبہ موزونیت اور تناسب کا ایک شاہکار تھی۔

ریاضت اور کم خوری کی وجہ سے آپ کا باقی بدن تو کمزور اور پتلا سا تھا۔ مگر آپ کے رخسار نہایت بھرے بھرے اور خوش رنگ تھے۔ نہایت ہلکے اور مائل بہ سفیدی گندمی رنگ میں ہلکے گلابی رنگ کی آمیزش نے آپ کے مردانہ حسن کو چار چاند لگا رکھے تھے۔

آپ کے لب سیاہی مائل سرخ تھے۔ جو ہمیشہ شاداب اور تروتازہ رہتے تھے۔ اور سوائے ان مواقع کے جب آپ کسی گہری سوچ میں مستغرق ہوتے یا غصہ میں ہوتے ہمہ

Marfat.com

وقت مائل بہ تبسم رہتے۔

ہونٹوں کی اوٹ میں دودھ جیسے سفید اور موتیوں کی طرح دمکتے دانتوں کی لڑیاں مستور رہتیں۔ گفتگو کے وقت اور مسکراتے ہوئے ان کی ہلکی ہلکی جھلکیاں ہر دیکھنے والے کا دل موہ لیتیں۔ آخری عمر میں جب آپ کے کچھ دانت خود ہی گر گئے اور کچھ آپ نے خود نکلوا دیے تو آپ کے ایک ارادتمند لاہور کے مشہور دندان ساز ڈاکٹر حسن دین صاحب نے دانتوں کا نہایت خوبصورت سیٹ بنا کر پیش کیا۔ مگر آپ اسے بہت کم استعمال فرمایا کرتے۔ تاہم دانتوں کے بغیر بھی آپ کے چہرے کی زیبائی اور رعنائی میں ذرا برابر کمی نہیں واقع ہوتی تھی۔

آپ کی خوبصورت اور گھنی داڑھی آپ کے روئے اقدس پر بہت جچتی تھی۔ راقم الحروف کو وہ زمانہ تو یاد نہیں' جب آپ کی ریش مبارک سیاہ ہوا کرتی تھی۔ راقم نے تو آپ کی داڑھی سفید ہی دیکھی ہے۔ اور اس پر جب آپ نہایت ہلکی سی مہندی لگا لیتے تو اتنا نظر نواز زردی مائل سنہری رنگ ہوتا کہ دیکھ دیکھ کر طبیعت سیر نہ ہوتی تھی۔ جب آپ کسی گہری سوچ میں ہوتے یا کتاب کا مطالعہ کر رہے ہوتے تو آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ اپنی داڑھی میں آہستہ آہستہ۔ بہت ہی آہستہ ہاتھ کی ایک ہی شہادت کی انگلی سے خلال کرتے رہتے۔

مختصراً یہ کہ آپ کا قد میانہ' نقوش تیکھے' رنگ سرخی مائل گندمی' جسم نرم و نازک اور ہاتھ پاؤں لطیف اور ملائم تھے۔

الحاصل حضرت معظمؒ اپنی شادابی' زیبائی' رعنائی' دلکشی' دلآویزی' خوبصورتی اور حسن و جمال کے لحاظ سے "المصور" کی بنائی ہوئی ایک نادر تصویر تھے۔

معمولات یومیہ

آہ سحرگاہی سے فغان صبح گاہی تک: حضرت معظمؒ نماز تہجد کے لئے نہایت پابندی سے اٹھا کرتے۔ سخت گرمی ہو یا شدید سردی آپ سفر میں ہوں یا حضر میں۔ بہرصورت آپ کے اس معمول میں کبھی ناغہ نہیں ہوا۔ ایام علالت میں ڈاکٹروں کے منع کرنے کے باوجود' سردیوں کی سخت بارشوں میں بھی آپ نے نماز تہجد کبھی نہیں چھوڑی۔

Marfat.com

اٹھنے کے بعد آپ وضو فرماتے' ایک پیالی چائے نوش فرماتے اور اپنے رب کے حضور دست بستہ کھڑے ہو جاتے۔ آپ کو آخری تین پارے یاد تھے۔ نماز تہجد میں کبھی آپ پورے تین پارے پڑھ لیتے اور کبھی اس سے کچھ کم۔

ہفتہ میں دو دن سوموار اور جمعہ کو آپ عموماً روزہ سے ہوتے تھے۔ اگر آپ نے روزہ رکھنا ہوتا تو کسی کو جگائے بغیر خود ہی چائے پکاتے۔ اور اس کے ساتھ رات کی بچی ہوئی تھوڑی سی باسی روٹی کھا لیتے۔ اس کے بعد نماز صبح تک ذکر و فکر اور استغراقی کیفیت میں رہتے۔ اس دوران کبھی چپکے چپکے آنسو بہاتے اور کبھی بے اختیار آپ کی سسکیاں بلند ہو جاتیں۔

عطار ہو' رومی ہو' رازی ہو' غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

کبھی کبھی آپ کی زبان مبارک سے یہ محبت بھرا جملہ سنا جاتا:

"ہائے! میرا سوہنیاں مولا! توں بہوں ڈاہڈا ایں۔"

(اے میرے حسین مولا! تو بہت زبردست ہے) "سوہنیاں" اور "ڈاہڈا" میں جلال و جمال کا کیا حسین امتزاج ہے۔

جب اچھی طرح روشنی پھیل جاتی تو صبح کی نماز کے لئے مسجد تشریف لے جاتے اور خود امامت فرماتے۔ آپ کی قرات میں ایسی شیرینی' نغمگی اور سوز تھا کہ جی چاہتا کہ آپ پڑھتے رہیں اور ہم سنتے رہیں۔

نماز کے بعد تسبیحات مسنونہ' آیت الکرسی اور استغفار و درود شریف پڑھ کر دعا فرماتے اس کے بعد ختم خواجگان نقشبند پڑھتے اور پھر مراقبہ کے لئے بیٹھ جاتے۔ مراقبہ کے دوران عالم استغراق میں آپ کسی بالکل اجنبی زبان میں گفتگو فرمایا کرتے۔ اس گفتگو کا لب و لہجہ کبھی تو انتہائی جلالی ہوتا' آواز نہایت بلند ہوتی' چہرہ سرخ ہو جاتا' کبھی کبھی اسی عالم میں اٹھ کر کھڑے بھی ہو جاتے' پھر بیٹھ جاتے۔ انداز ایسا ہوتا جیسا کوئی حاکم اعلیٰ اپنے ماتحتوں کو احکام دے رہا ہے۔ اور ان کی غلطیوں اور کوتاہیوں پر ان کی سرزنش کر رہا ہے۔ اور کبھی اس گفتگو کا انداز نہایت ہی عاجزانہ اور نیاز مندانہ ہوتا۔ آواز نہایت دھیمی ہوتی اور تیز سسکیوں کے درمیان آنسوؤں کی جھڑیاں لگی ہوتیں۔ انداز اس طرح کا ہوتا جیسے کوئی

Marfat.com

عاشق زار اپنے محبوب کے سامنے رو رو کر اپنا حال دل سنا رہا ہو۔

چشم تر، خاک بسر، چاک گریباں، دل زار
عشق کا ہم نے یہ دنیا میں نتیجہ دیکھا

یہ زبان کون سی تھی؟ عالم جلال میں آپ کا مخاطب کون ہوتا تھا اور عالم نیاز میں کون؟ یہ سب سوال ابھی تک الجھے ہوئے ہیں۔

میان عاشق و معشوق رمزے است
کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

آغا جی صاحب مرحوم نے ایک دو مرتبہ پوچھا بھی۔ مگر آپ بالکل خاموش رہے۔ سرے سے کوئی جواب ہی نہیں دیا۔ ایک دفعہ راقم الحروف نے پوچھا تو طویل خاموشی کے بعد فرمایا۔ "منا! یہ باتیں بتانے کی نہیں ہوا کرتیں۔"

بزرگان کرام کے تمام تذکرے اس حیرت انگیز کیفیت کے ذکر سے قطعاً" خالی ہیں۔ اس لئے اس کی حقیقت سمجھنا تو تقریباً ناممکن ہی ہے' تاہم اتنا تو واضح ہے کہ یہ حضرت معظمؒ کو کوئی اعزاز حاصل ہے۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

بہرحال یہ بھی ایک حیرت انگیز بات ہے کہ جس شخص کا کسی دنیاوی صدمہ پر ایک آنسو بھی نہ نکلے' وہ خوف خدا سے اتنا روئے کہ ہچکیاں بندھ جائیں۔ اسی رونے کی بناء پر آپ کو ضعف دماغ کی شکایت ہو گئی تھی۔ ایک دفعہ راقم الحروف نے عرض بھی کی کہ "حضور! آپ رونا کم کریں تاکہ ضعف دماغ کو کچھ افاقہ ہو۔" تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا "جھلیا! یہ کوئی اختیاری باتیں تھوڑا ہی ہوا کرتی ہیں کہ آدمی اپنی مرضی سے اس میں کمی زیادتی کرتا رہے۔"

مراقبہ سے فراغت کے بعد آپ چار رکعت نماز اشراق ادا فرماتے اور پھر ناشتہ وغیرہ کے لئے اندرون خانہ تشریف لے جاتے۔

طلوع سے زوال تک: حدیث پاک میں وارد ہے۔ کان علیہ السلام اذا اراد الخلاء ابعد فی المذہب (سرورؐ عالم حوائج ضروریہ سے فراغت کے لئے آبادی سے بہت دور تشریف لے جایا کرتے)

Marfat.com

آنحضرتؐ کی اس سنت پر بھی حضرت معظمؒ پابندی سے عمل کیا کرتے۔ کسی دن آپ خانقاہ میں موجود تمام احباب کو ساتھ لے لیتے۔ کسی دن کسی ایک آدھ کو ہمراہی کا شرف بخشتے اور کبھی بالکل ہی اکیلے تشریف لے جاتے۔ آپ کم از کم میل ڈیڑھ میل کے لگ بھاگ دور جایا کرتے۔

ایک مرتبہ دوسرے بہت سے احباب کے ساتھ راقم بھی ہمراہ تھا۔ واپسی میں حضرت معظمؒ فرمانے لگے "خانقاہ میں آنے والے مہمانوں کو استنجا کے لئے ڈھیلے ضرورت پڑتے ہیں اس لئے یہاں سے خشک ڈھیلے اٹھا کر لے چلتے ہیں۔" ہم سب نے ڈھیلے اٹھائے حضرت معظمؒ نے بھی ایک بڑا سا ڈھیلا منتخب کیا اور اسے اٹھانے لگے۔ احباب نے دیکھا تو عرض کی "حضور! آپ چھوڑ دیجئے۔ ہم خدام جو موجود ہیں۔ جتنے بھی ضرورت ہوں گے ہم وہاں پہنچا دیں گے۔"

"نہیں نہیں۔" حضرت معظمؒ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا۔ "میں یہ ڈھیلا خود ہی اٹھا کر لے جاؤں گا۔ یہ نبیؐ اکرم کی سنت ہے۔ آپؐ ہمیشہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کام کیا کرتے۔

ایک دفعہ آپؐ سفر جہاد میں تھے۔ صحابہ کرامؓ نے مل جل کر کام تقسیم کئے۔ کسی نے کہا "میں ہانڈی پکاؤں گا۔" کسی نے کہا "میں روٹی پکاؤں گا۔" اور کسی نے کہا "میں پانی لاؤں گا۔" رسول اللہ نے فرمایا "اور میں لکڑیاں اکٹھی کر کے لاؤں گا۔" اور صحابہ کرام کے منع کرنے کے باوجود آپؐ بنفس نفیس پورے لشکر کی ضروریات کے لئے لکڑیاں جمع کر کے لائے۔"

چنانچہ حضرت معظمؒ نے بھی وہ ڈھیلا خود ہی اٹھایا اور خانقاہ شریف تک پہنچایا۔ سچ ہے من تواضع للہ رفعہ اللہ (جس نے اللہ کے لئے تواضع اختیار کی' اللہ اس کا مقام بلند کر دیتا ہے) من خدم خدم (جس نے دوسروں کی خدمت کی وہ خود مخدوم بن گیا)

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

واپس تشریف لا کر آپ وضو فرماتے' چاشت کی نماز ادا کرتے اور اس کے بعد دور دراز سے آئے ہوئے تشنگان عشق و محبت کو سیراب کرنے کے لئے مہمان خانہ میں بیٹھ

Marfat.com

جاتے۔ کبھی تفسیری خزانوں کے دمکتے موتی لٹاتے۔ کبھی احادیث مصطفیٰ ﷺ کے مہکتے پھولوں کی کلیاں نچھاور کرتے اور کبھی تصوف کے بلند پایہ حقائق و معارف کے اسرار و رموز کی نقاب کشائی فرماتے۔ علم و عرفان کی یہ محفل تقریباً ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہتی۔ سورج ڈھلنے کے بعد آپ زوال کی چار رکعت ادا فرماتے اور پھر کھانے اور قیلولہ کے لئے گھر تشریف لے جاتے۔

ظہر سے عشاء تک: قیلولہ کے بعد آپ نماز ظہر ادا فرماتے اور اس کے بعد قرآن حکیم کی تلاوت۔ مکمل صحت کے زمانہ میں ایک منزل (تقریباً سات پارے) روزانہ کا معمول تھا۔ آخر عمر میں جب آپ کی جسمانی صحت کمزور ہو گئی اور دماغی ضعف بھی لاحق ہو گیا تو آپ صرف ایک پارہ پر اکتفا کر لیتے۔ آپ جس قرآن حکیم پر پڑھا کرتے وہ انتہائی باریک مصری رسم الخط میں ہے۔ اس پر وہی شخص پڑھ سکتا ہے جس کی بینائی نہایت تیز ہو۔ تلاوت کے بعد کبھی تو آپ کتابوں کا مطالعہ فرماتے اور کبھی باہر سے آئے ہوئے بے شمار خطوط کے جواب لکھتے۔ انہی جوابی مکتوبات کے ذریعہ آپ نے بے شمار لوگوں کی راہ حق کی طرف رہنمائی کی۔ انہیں علوم و معارف سے فیض یاب کیا۔ اور ان کے دلوں میں عشق الٰہی اور حب مصطفیٰ ﷺ کی شمعیں فروزاں کیں۔ اسی دوران لنگر سے چائے آ جاتی اور آپ احباب کے ساتھ ہی چائے نوش فرما کر نماز عصر کے لئے مسجد تشریف لے جاتے۔ نماز کے بعد ختم مجددی اور ختم معصومی پڑھتے۔ پھر شام تک مسجد ہی میں بیٹھے رہتے اور اس مجلس میں آپ کبھی کبھار کچھ گفتگو بھی فرما لیتے۔ مگر عموماً خاموش بیٹھا کرتے اور احباب کے دلوں کو انوار توجہ سے منور کیا کرتے۔ آپ کی اس "عصری محفل" میں اتنا سکون اور اطمینان ہوتا کہ دور دراز سے آئے ہوئے دل شکستہ' دل گرفتہ' افسردہ اور حزین و غمگین لوگوں کا یہی جی چاہتا کہ آپ عمر بھر اسی طرح خاموش بیٹھے رہیں۔ اور ہم آپ کی صحبت میں سکون و قرار کی وادیوں میں سیر کرتے رہیں۔ اطمینان و مسرت کی فضاؤں میں پرواز کرتے رہیں اور سرخوشی و سرمستی کے بحر بیکراں میں تیرتے رہیں۔

اولیائے نقشبندیہ کی اس طرح کی توجہ چند لمحوں میں سالک کو ان مقامات عالیہ تک پہنچا دیتی ہے' جہاں تک رسائی کے لئے دیگر سلاسل طریقت میں عمریں بیت جاتی ہیں۔

غالباً کسی ایسی ہی محفل کے بارے میں مولائے روم کہہ گئے ہیں۔

Marfat.com

یک زمانہ صحبتے با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اسی اثنا میں مغرب کی اذان ہو جاتی۔ نماز مغرب ادا فرماتے اور سنتوں کے بعد چھ رکعت نماز اوابین پڑھتے۔ پھر کھانے کے لئے گھر تشریف لے جاتے۔ کھانا کھاتے ہوئے آپ اپنے چھوٹے چھوٹے نواسوں اور ننھے منھے پوتوں کو بھی ساتھ شریک کر لیتے۔ انہیں اپنے ہاتھ سے کھلاتے پلاتے اور ان کے ساتھ پیاری پیاری معصومانہ باتیں کرتے۔ بچوں کیساتھ اسی محبت و الفت کا نتیجہ تھا کہ جب آپ گھر میں داخل ہوتے تو بچے بے تابانہ دوڑ کر آپ سے لپٹ جاتے۔ اور آپ انہیں سینے سے لگا کر اٹھا لیتے۔ کھانے کے بعد عشاء کی نماز پڑھتے اور چونکہ آپ نے بہت سویرے اٹھنا ہوتا تھا۔ اس لئے نماز سے فراغت کے بعد جلد ہی گھر تشریف لے جاتے اور دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر چارپائی پر روبہ قبلہ لیٹ جاتے اور مسنون دعائیں پڑھتے ہوئے محو استراحت ہو جاتے۔

کمالات' مکاشفات' تصرفات اور کرامات

حکم نافذ

جنات سے نجات دلانا: اگر کسی شخص پر جن آجائیں تو انہیں نکالنے کے لئے عامل حضرات کیا کیا تدبیریں اختیار کرتے ہیں' عمل پڑھتے ہیں۔ مریض پر دم کرتے ہیں۔ مختلف قسم کے تعویذات وغیرہ دیتے ہیں۔ تب کہیں جا کر یہ تکلیف دور ہوتی ہے اور کبھی پھر بھی نہیں ہوتی۔ مگر حضرت معظمؒ کو رب کریم نے ایسا حکم نافذ عطا فرمایا تھا کہ آپ کو ان تکلفات کی سرے سے ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی۔ آپ کے غائبانہ حکم سے ہی جنات مریض کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ جاتے تھے۔

آپ کے ایک ارادتمند سید سرور شاہ صاحب کی بیٹی جنات کے زیر اثر تھی۔ شاہ صاحب نے حضرت معظمؒ سے عرض کی تو آپ نے انہیں سرسری طور پر کچھ تعویذ دیے۔ انہوں نے استعمال کئے مگر کچھ خاص افاقہ نہ ہوا۔ حضرت معظمؒ کے علاوہ بھی انہوں نے مختلف عاملوں سے تعویذ وغیرہ لا کر دیے۔ مگر کچھ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ ان کی بیٹی کی تکلیف بڑھتی ہی چلی گئی۔ آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس نے اپنے کپڑے پھاڑنا شروع کر

Marfat.com

دیے۔ سید گھرانے کی ایک جواں سال لڑکی کا یوں کپڑے پھاڑنا باپ کے لئے نہایت تکلیف دہ اور ناقابل برداشت تھا۔ وہ نہایت آزردگی کے عالم میں حضرت معظمؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے۔ شاہ صاحب اپنی بچی کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے بے اختیار رو پڑے۔ عرض کی "حضور! اب تو صبر کا یارا نہیں رہا۔ اب تو عزت و ناموس بھی خطرے میں ہے۔ خدا را اب کرم فرمایئے۔" ایک غمزدہ سید کی یہ دلگداز فریاد آپ کے دل کو متاثر کر گئی۔ آپ جلال میں آ گئے فرمانے لگے۔ "شاہ صاحب! جایئے اور بیٹی کے پاس کھڑے ہو کر جنات سے کہہ دیجئے کہ قاضی صدرالدین کا حکم ہے کہ یہاں سے فوراً چلے جاؤ۔"

شاہ صاحب بیان کرتے ہیں "کہ میں اسی وقت گھر گیا اور آپ کا فرمان عالی اسی لب و لہجہ میں جنات کو سنا دیا۔ یہ حکم پہنچانے کی دیر تھی کہ میری بیٹی ہوش میں آ گئی۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے اسے کبھی کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ ہو۔ وہ دن اور آج کا دن اسے دوبارہ یہ تکلیف کبھی نہیں ہوئی۔"

مجذوبوں اور ناگوں سے نجات: نہ صرف یہ کہ جنات وغیرہ آپ کا حکم ماننے پر مجبور تھے بلکہ کسی مجذوب، ملنگ اور ننگے کو بھی آپ کے قاہرانہ حکم سے سرتابی کی مجال نہ تھی۔

بصیرت و آگہی

قلبی خیالات سے آگاہی: بیگم پروفیسر عبدالمجید (پشاور) اپنے شوہر سے پوچھے بغیر ہی حضرت معظمؒ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئیں۔ بعد میں انہیں خیال آیا کہ میں نے اپنے میاں سے تو بیعت ہونے کی اجازت لی ہی نہیں۔ اگر انہیں پتہ چلا اور وہ ناراض ہوئے تو......؟ اسی پریشانی کے عالم میں وہ دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے انہیں دیکھتے ہی ازخود کہا "بی بی! فکر نہ کرو، تمہارے خاوند تمہارے مرید ہو جانے پر خفا نہیں ہوں گے بلکہ خوش ہوں گے۔" بیگم صاحبہ حیران رہ گئیں کہ بتائے بغیر ہی آپ نے ان کی قلبی پریشانی کس طرح معلوم کر لی؟

خانقاہ شریف میں آنے والوں کو اگر کسی قسم کی پریشانی لاحق ہو جاتی تو حضرت معظمؒ

Marfat.com

اس سے بھی باخبر ہو جاتے اور از خود ہی اس کا ازالہ فرما دیتے۔

ایک مرتبہ پتوکی سے ڈاکٹر عبدالرشید صاحب بال بچوں سمیت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب کا چھوٹا بھائی بھی ان کے ہمراہ تھا۔ واپسی سے ایک دو دن قبل بھائی نے ڈاکٹر صاحب سے کچھ رقم مانگی تاکہ ہری پور کے بازار سے گھر کے لئے کچھ تحائف خرید لائے۔ ڈاکٹر صاحب نے بٹوا نکال کر اسے دے دیا۔ ڈاکٹر صاحب کے پاس جتنی بھی رقم تھی وہ اسی بٹوے میں تھی۔ ان کا خیال تھا کہ بھائی حسب ضرورت خرچ کرے گا۔ باقی رقم بچ جائے گی۔ بھائی نے یہ سمجھا کہ ان کے پاس مزید رقم موجود ہے اور یہ ساری رقم انہوں نے مجھے خرچ کرنے کے لئے دی ہے۔ چنانچہ اس نے تحائف وغیرہ کی خریداری میں سارے پیسے صرف کر ڈالے۔ ڈاکٹر صاحب بہت پریشان ہوئے کہ اب واپسی کے کرایہ اور سفر خرچ کا کیا ہو گا؟ آخر انہوں نے فیصلہ کیا کہ جاتے وقت بچی کے طلائی بندے بازار میں فروخت کر کے کام چلا لیں گے۔ جب ڈاکٹر صاحب اجازت لے کر رخصت ہونے لگے تو حضرت معظمؒ نے انہیں ایک لفافہ دیا کہ "اسے پاس رکھ لو" ڈاکٹر صاحب نے سمجھا شاید تعویذ وغیرہ ہوں گے' مگر جسے باہر آ کر انہوں نے لفافہ کھولا تو اس میں پچاس روپے رکھے تھے وہ سمجھ گئے کہ حضرت معظمؒ کو اپنی روحانی بصیرت سے ہماری پریشانی کا علم ہو گیا تھا اس لئے آپ نے واپسی کا کرایہ دیا ہے اور یوں طلائی بندے فروخت کئے بغیر وہ بخیریت گھر پہنچ گئے۔

بھارت کا پاکستان پر حملے کی آگاہی: مولانا محمد عثمان صاحب (زیارت کاکا صاحب) بیان کرتے ہیں کہ میں 5 ستمبر 1965ء کو حضرت معظمؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس رات آپ نماز عشاء کے بعد دیر تک دعا میں مشغول رہے۔ اس کے بعد آپ گھر تشریف لے گئے اور ہم باہر سو گئے۔ ہمیں سوئے ہوئے ابھی ایک ہی گھنٹہ گزرا ہو گا کہ آپ باہر تشریف لائے اور ہم سب کو جگا کر ارشاد فرمایا کہ "سب مسجد میں جمع ہو جاؤ اور درود شریف پڑھو۔" آپ کے فرمان کے مطابق ہم سب اٹھے' وضو کیا اور مسجد میں جا کر درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ تقریباً دو گھنٹے تک ہم درود پاک کا ورد کرتے رہے۔ تاہم سبھی حیران تھے کہ آج خلاف معمول رات کے وقت کیوں اٹھایا گیا؟

صبح پتہ چلا کہ بھارت نے پاکستان پر حملہ کر دیا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ آپ

Marfat.com

نے ہمیں عین اس وقت بیدار کیا جس وقت بھارتی فوجوں نے حملہ کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی مہربانی' ہماری بہادر افواج کی شجاعت و استقامت اور اولیاء کرام کی انہی دردمندانہ دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ اس جہاد میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں سرخرو فرمایا۔ اور دشمن کو کثرت تعداد و وسائل کے باوجود بھی ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونا پڑا۔

کشف القبور: ایک مرتبہ آپ پشاور میں وزیر باغ کے نواحی قبرستان میں تشریف لے گئے اور اپنے متوسلین کے مرحوم اعزہ و اقارب کی قبروں پر فاتحہ خوانی کی۔ واپسی پر قبرستان میں سے گزرتے ہوئے آپ ایک جگہ اچانک رک گئے۔ فرمانے لگے۔ "کوئی شخص شہر جا کر انگور یا کوئی اور پھل لائے۔" انگور لائے گئے' آپ نے ان پر فاتحہ پڑھی اور تقسیم کر دیے۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ ایک قبر میں میت پر سخت عذاب نازل ہو رہا تھا۔ جب ہم نے فاتحہ خوانی اور خیرات کر کے اسے ایصال ثواب کیا تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی اور اس کا عذاب دور ہو گیا۔

ارواح طاہرہ کے ساتھ حضرت معظمؒ کا تعلق اتنا حیرت انگیز تھا کہ آپ کسی بزرگ ہستی کے مزار پر مراقب ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد کسی اجنبی زبان میں گفتگو شروع کر دیتے۔ حضرت داتا گنج بخشؒ' حضرت بہاء الدین زکریاؒ ملتانی اور اپنے شیخ حضرت اعلیٰ احمد خانؒ صاحب کے مزارات پر خود راقم الحروف نے آپ کو گھنٹوں مصروف گفتگو دیکھا ہے۔ پاکیزہ ارواح نہ صرف یہ کہ آپ سے ہمکلام ہوتی تھیں۔ بلکہ آپ کی حسب منشاء نعمتوں سے آپ کی ضیافت و مہمانی بھی فرماتی تھیں۔

حضرت مجدد الف ثانی کا آپ کے پاس آنا اور مدد فرمانا

عام پاکیزہ ارواح کے علاوہ حضرت معظمؒ کے ساتھ تمام بزرگان نقشبندیہ کی ارواح عالیہ کا بھی گہرا تعلق تھا۔ خصوصاً امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تو آپ پر اس قدر نظر عنایت تھی کہ اگر آپ کا کوئی ارادت مند کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال زار بیان کرتا تو اس کی امداد کے لئے حضرت مجددؒ بہ نفس نفیس اپنے روحانی وجود کے ساتھ رونق افروز ہو جاتے۔

Marfat.com

تصرف کامل: اگر پوری تیز رفتاری سے چلتی ہوئی گاڑی کی بریک فیل ہو جائے اور ساتھ ہی گیئر بھی کام کرنا چھوڑ دے تو کسی نہ کسی المناک حادثہ سے دوچار ہو جانا یقینی ہو جاتا ہے۔ مگر حضرت معظمؒ کے تصرف سے ایک مرتبہ ایسی ہی بے قابو گاڑی یک لخت رک گئی۔

قاضی محمد حمید فضلی (شیر گڑھ) بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں میں حضرت معظمؒ کے ساتھ تھا۔ ہم بذریعہ ٹیکسی راولپنڈی سے اراضی کی طرف جا رہے تھے۔ ٹیکسی اپنی پوری تیز رفتاری سے چلی جا رہی تھی کہ اچانک اس کے گیئر اور بریک نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ گاڑی کے یوں بے قابو ہو جانے پر ڈرائیور سمیت ہم سب ہی بے حد خوفزدہ ہو گئے اور گھبرا گئے۔ حضرت معظمؒ اُس وقت تک خاموش بیٹھے رہے۔ اچانک آپ نے نہایت بلند آواز سے اللہ کہا اور اسی لمحے گاڑی خود بخود رک گئی۔

دست مسیحا: حضرت معظمؒ کے ماموں مولوی فضل حق صاحب مرحوم (جو حلقہ احباب میں مخدوم جی صاحب کے لقب سے مشہور تھے) پر بائیں طرف کا فالج گرا۔ حملہ اتنا شدید تھا کہ آپ چند ہی لمحوں میں جاں بلب ہو گئے۔ اچانک اسی وقت حضرت معظمؒ باہر سے تشریف لائے۔ مخدوم جی صاحب پر اس وقت نزع کی سی کیفیت طاری تھی۔ انہوں نے آپ کو دیکھتے ہی اشارہ کیا کہ میری روح نکل رہی ہے۔ الوداع۔ حضرت معظم کو ان سے والہانہ محبت تھی۔ ان کی یہ کیفیت آپ سے دیکھی نہ گئی۔ آپ بے تابانہ آگے بڑھے اور ان سے لپٹ گئے۔ اس وقت آپ کی عجیب ہی کیفیت تھی۔ فرمانے لگے: نہیں ماموں جان

"روح کی کیا مجال ہے کہ نکل سکے"

مخدوم جی صاحب بتایا کرتے تھے کہ "آپ کے یہ کہتے ہی میں نے محسوس کیا کہ میری رگ رگ سے کھنچتی ہوئی روح پھر سے قرار پکڑنے لگی ہے۔ رفتہ رفتہ میری نکلتی ہوئی روح دوبارہ میرے پورے جسم میں سرایت کر گئی اور میں شفایاب ہو گیا۔" اس واقعہ کے بعد مخدوم جی صاحب دس سال تک مکمل صحت کی حالت میں زندہ رہے۔ وہ اکثر کہا کرتے کہ "میری زندگی تو ختم تھی' حضرت معظمؒ کی توجہ سے مجھے دوبارہ زندگی ملی ہے اور

Marfat.com

میری یہ زندگی ان کا عطیہ ہے۔"

اس شفایابی کی خوشی میں مخدوم جی صاحب نے اپنا نہایت عمدہ اور قیمتی باغ خانقاہ صدریہ کی ضروریات کے لئے حضرت معظمؒ کے نام منتقل کر دیا۔

ریڑھ کی ہڈی کے کینسر سے شفاء ہو جانا: الحق مل (اسلام آباد) کے مالک سعید الحق صاحب حضرت معظمؒ کے مخلص ارادت مند ہیں۔ ان کے ایک دوست سیٹھ محمد یعقوب (فیصل آباد) کو ریڑھ کی ہڈی کا کینسر ہو گیا —— کینسر اور وہ بھی ریڑھ کی ہڈی کا۔ معاذاللہ۔ امریکہ اور برطانیہ کے ڈاکٹروں نے بھی لاعلاج قرار دے دیا۔ اس تکلیف کی بنا پر وہ بیٹھنے سے بھی معذور ہو گئے تھے۔ سعید الحق صاحب انہیں حضرت معظم کے پاس لے آئے۔ سیٹھ صاحب نے اپنے مرض کی کیفیت بیان کی۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ میں امریکہ اور لندن تک ہو آیا ہوں۔ ہر جگہ ڈاکٹروں نے یہی کہا کہ یہ مرض لاعلاج ہے۔

"ڈاکٹر تو ویسے ہی ہوتے ہیں۔ ان بے چاروں کو کیا پتہ ہوتا ہے؟" حضرت معظمؒ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ اور انہیں مٹی کے سات ڈھیلے دم کر کے دیے۔ کہ ہر روز پانچ نمازوں کے بعد ایک ڈھیلا متاثر مقام پر مل دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت معظم کی توجہ سے سات دنوں کے اندر ہی ان کا مرض زائل ہو گیا اور وہ صحت یاب ہو گئے۔ اس خوشی میں انہوں نے مسجد صدریہ کی تعمیر نو کے لئے پچاس ہزار روپیہ پیش کیا۔ مسجد کی موجودہ تعمیر کا آغاز اسی رقم سے کیا گیا تھا۔

ٹی بی سے نجات: سرور شاہ نے بیان کیا کہ میری اہلیہ کو ٹی بی ہو گئی۔ دو سال تک اس کا علاج ہوتا رہا علاج سے کافی حد تک افاقہ بھی ہو گیا اور مریضہ بظاہر تندرست نظر آنے لگی۔ ہم خوش تھے کہ اس موذی مرض سے نجات مل گئی۔ مگر یہ ہماری خوش فہمی تھی۔ مرض وقتی طور پر دب ضرور گیا تھا' مگر ختم نہیں ہوا تھا۔ ایک دن مریضہ نے گھر میں کچھ مشقت کا کام کیا۔ کام سے فارغ ہوتے ہی اسے خون کی قے شروع ہو گئی۔ اتنا زیادہ خون خارج ہوا کہ اس سے پوری کڑاہی بھر گئی اور مریضہ چند گھڑیوں کی مہمان نظر آنے لگی۔ یہ صورت حال دیکھ کر میرے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ میں دوڑا دوڑا حضرت معظمؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنی روداد غم سناتے سناتے اشکبار ہو گیا۔ آپ کو میرے حال

Marfat.com

زار پر رحم آ گیا۔ اسی وقت اٹھے اور گھر تشریف لے گئے تھوڑی دیر بعد واپس تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں کھجوریں تھیں۔ مجھ سے ارشاد فرمایا:

"شاہ صاحب! یہ مدینہ طیبہ کی سات کھجوریں ہیں۔ انہیں لے جائیں اور روزانہ نماز صبح کے بعد ایک کھجور مریضہ کو کھلا دیا کریں۔"

مریضہ نے ابھی تین ہی کھجوریں کھائی تھیں کہ اس کا یہ لاعلاج مرض یکسر ختم ہو گیا۔ اس واقعہ کو دس سال گزر چکے ہیں' اسے دوبارہ یہ تکلیف نہیں ہوئی۔

حضرت معظم ؒ کے ایک اور ارادتمند کیمبل پور کے غلام مرشد بھی طویل عرصہ تک اس موذی مرض میں مبتلا رہے۔ ہر طرح کا علاج معالجہ کیا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مگر مرد کامل کی ایک ہی نگاہ کرم سے یہ بیماری ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی۔

غلام مرشد نے اس نگاہ کرم کی روداد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میں ایک مرتبہ خانقاہ شریف میں حاضر تھا۔ ایک دن حضرت معظم ؒ بیٹھے وضو کر رہے تھے۔ میں بھی پاس کھڑا تھا کہ اچانک مجھے خون کی قے شروع ہو گئی۔ آپ نے مجھے دیکھا مگر خاموش ہی رہے۔ نماز عصر سے کچھ دیر پہلے مجھے دوبارہ خون کی دو تین الٹیاں ہوئیں۔ جن سے میری حالت بہت ہی خراب ہو گئی۔ اس وقت نماز عصر کی جماعت کھڑی ہونے والی تھی۔ اور حضرت معظم ؒ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں بھی بمشکل وضو کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنی کیفیت بیان کی۔ اسی دوران اقامت شروع ہو گئی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا۔

"اٹھو! اور میرے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔" میں صف میں آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ رکوع میں کچھ متلی ہوئی مگر پھر طبیعت سنبھل گئی۔ اس کے بعد عصر سے مغرب تک میں مسجد میں آپ کے روبرو بیٹھا رہا۔ نماز مغرب کے بعد آپ نے پوچھا۔

"اب تو کوئی تکلیف نہیں ہے نا"

"نہیں حضور! اب تو بالکل ٹھیک ہوں۔" میں نے جواب دیا۔

وہ دن اور آج کا دن۔ کئی سال گزر چکے ہیں۔ مجھے دوبارہ وہ شکایت کبھی نہیں ہوئی۔

ایک فقہی تحقیق

یوں تو حضرت معظم ؒ کو اللہ تعالیٰ نے تمام عقلیہ و نقلیہ میں مہارت تامہ عطا فرمائی

Marfat.com

تھی۔ مگر بالخصوص فقہ اسلامی پر تو آپ کو اس قدر عبور تھا کہ اگر یہ کہا جائے کہ آپ کو تمام مسائل فقہ نوک زباں یاد اور مستحضر تھے تو بے جا نہ ہو گا۔ آپ بلا شبہ فقیہ النفس تھے۔ طالبان حق کی رہنمائی کے لئے ہم یہاں آپ کی ایک معرکۃ الارا فقہی تحقیق پیش کرتے ہیں۔

حضرت معظمؒ کو اس تحقیق کی ضرورت یوں پیش آئی کہ کراچی کے علما کرام (جن میں مولانا یوسف بنوری مرحوم اور مفتی محمد شفیع مرحوم خاص طور پر قابل ذکر ہیں) نے پراویڈنٹ فنڈ یا جی پی فنڈ کے بارے میں ایک فتویٰ لکھا کہ جی پی فنڈ کی جو رقم جمع ہوتی ہے اس پر نہ زکوٰۃ فرض ہے نہ اس سے حج فرض ہوتا ہے اور نہ ہی اس پر ملنے والا منافع شرعاً سود میں شمار ہوتا ہے۔ زکوٰۃ اس وقت فرض ہو گی جب وہ رقم ملازم کو مل جائے اور ملنے کے بعد اس پر ایک سال کا عرصہ گزر جائے۔ اسی طرح حج بھی تب ہی فرص ہو گا جب رقم ملازم کے ہاتھ میں آجائے۔

یہ فتویٰ جب شائع ہوا تو حضرت معظمؒ نے اس پر غور و فکر کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ فتویٰ صحیح نہیں ہے۔ آپ کی تحقیق کی رو سے جی پی فنڈ کی رقم پر سال بسال زکوٰۃ واجب ہوتی رہتی ہے اور رقم ملنے کے بعد گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا پڑے گی۔ اسی طرح اس رقم سے حج بھی فرض ہو جاتا ہے۔ اور اس پر ملنے والا منافع بھی شرعاً" سود ہے۔

آپ طبعاً" علماء کے اختلاف کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ اس لئے آپ نے مناسب سمجھا کہ مولانا بنوری اور مفتی صاحب کے ساتھ بالمشافہ گفتگو کی جائے اور ان پر صحیح صورت حال واضح کی جائے۔ نیز جن عبارات سے ان کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ان کی بھی وضاحت کر دی جائے تاکہ وہ خود ہی اپنی رائے سے رجوع کر لیں اور اختلاف کی صورت پیدا نہ ہو۔ چنانچہ آپ مولانا نعمان مرحوم (ساکن بیدڑہ ضلع مانسہرہ) کو ساتھ لے کر بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچے اور مولانا بنوری سے تفصیلی گفتگو کی۔ مولانا بنوری آپ کے واضح دلائل دیکھ کر قائل ہو گئے کہ ان دلائل کی موجودگی میں ہمارا فتویٰ صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ مولانا نے یہ بھی فرمایا کہ میں "مجلس تحقیق مسائل حاضرہ" میں آپ کے دلائل پیش کر کے علماء سے رجوع کی گزارش کروں گا۔

Marfat.com

بکھرے موتی

ذیل میں ہم حضرت معظمؒ کے چند حکیمانہ ارشادات پیش کرتے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ' جنہوں نے اپنے کانوں سے آپ کی زبان حق ترجمان سے یہ ارشاد سنے اور قلمبند کیے۔

دل میں اترنے والی باتیں' روح کو گرمانے والی نصیحتیں اور قرآن' حدیث اور تصوف کی بلند پایہ حقیقتیں

قارئین سے التماس ہے کہ صحیح طور پر محظوظ ہونے کے لیے وہ ان ارشادات کے ایک ایک لفظ کو غور سے پڑھیں کہ ایسا عالی کلام کبھی کبھار سننے اور پڑھنے کو ملتا ہے ۔

کہ آتی نہیں فصل گل روز روز

1- ادب کے فوائد اور بے ادبی کے نقصان:

فرمایا: ادب سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں اور بے ادبی سے بڑھ کر کوئی بدی نہیں۔

- جو اعمال نظر آئیں' وہ رائیگاں ہیں۔ اگر کوئی نیکی کر کے دوسروں کے سامنے بیان کرتا رہے تو وہ بھی ریا کی وجہ سے ضائع ہو گئی۔ پہلے لوگوں کی بڑی بڑی نیکیاں اس وجہ سے کام نہ آئیں کہ وہ ان کی نظر میں آتی تھیں اور معمولی باتیں جن کو حقیر سمجھتے تھے' کام آ گئیں۔
- ہارون الرشید کی بیوی زبیدہ بیگم کو موت کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا۔ تو بڑے اچھے حال میں تھیں۔ پوچھا "یہ نہر زبیدہ بنانے کا صلہ ہو گا؟" کہنے لگی "وہ کام پیش ہوا تو کہا گیا اس میں تو لوگوں کا مال لگا' تمہارا کیا خرچ ہوا؟"
- مجھے صرف اس امر پر بخشا گیا کہ ایک دفعہ میں پانی پینے لگی تو اذان کی آواز آئی۔ میں نے ادب سے پانی کا پیالہ پرے رکھ دیا اور اذان سننے لگی۔ خدا نے مجھے اس عمل کے سبب بخش دیا۔"
- حضرت جنیدؒ بغدادی نے فرمایا۔ "خدا نے مجھے ان دو رکعتوں کے سبب بخشا' جو رات کو پڑھا کرتا تھا۔"

Marfat.com

- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "مجھے اس بات پر بخشا گیا کہ میں ایک دفعہ پیشاب کرنے بیٹھا تو ایک چیونٹی آگے آگئی۔ تو میں نے تنکے پر اٹھا کر اسے ایک طرف رکھ دیا۔
- کسی گناہ پر بھی نہیں کہا گیا کہ تمہارے اعمال ضبط کر لئے جائیں گے۔ مگر بے ادبی پر فرمایا: ان تحبط اعمالکم۔

2- ارواح کو دعا اور ایصال ثواب کے فوائد

فرمایا: میت خود تو کچھ نہیں کر سکتا۔ پچھلے لوگوں کی دعا کے انتظار میں ہر وقت رہتا ہے۔ پچھلے لوگوں کی دعا میت کو بڑا فائدہ پہنچاتی ہے۔ ایک بزرگ بصرہ کے قبرستان میں جا بیٹھے۔ دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا مکان ہے اور بے شمار لوگ باہر اکٹھے ہیں۔ ہر کوئی اندر جاتا ہے اور تحائف لے کر راضی خوشی باہر نکلتا ہے۔ آخر میں ایک جوان رہ گیا جو اندر نہیں گیا اور وہیں سے غم میں لوٹ پڑا۔ انہوں نے آگے بڑھ کر اس سے پوچھا کہ "کیا معاملہ ہے؟" اس نے کہا کہ "ہم ارواح ہیں۔ آج جمعرات ہے ہر ایک آدمی اپنے پچھلے لوگوں کی دعا اور خیرات کے تحائف لے کر جا رہا ہے۔ مگر میرے لئے کچھ نہیں آیا۔ اس لئے میں محروم لوٹا ہوں۔" انہوں نے پوچھا "تمہارا پیچھے کوئی نہیں؟" کہنے لگا "صرف میری ماں ہے' اور ہم دراصل یہاں کے نہیں۔ میں اور میری ماں حج کو جا رہے تھے کہ اس جگہ میری موت آگئی۔ میری ماں اکیلی رہ گئی۔ نہ حج کو جا سکی نہ گھر لوٹ سکی۔ اس نے یہاں نکاح کر لیا۔ بال بچے ہو گئے۔ اور وہ پھر مجھے بھول گئی۔" انہوں نے اس سے اس کی ماں کا پتہ پوچھا اور صبح اس جگہ اس عورت کے پاس پہنچے۔ پوچھا۔ "تمہارے سب بچے سلامت ہیں؟" کہنے لگی "سب بخیریت ہیں۔" کہا "کوئی تمہارا بچہ فوت تو نہیں ہوا؟" کہا "نہیں ہوا۔" انہوں نے کہا "پہلے خاوند سے؟" اس وقت وہ رو پڑی۔ کہنے لگی "میرا ایک لائق بچہ تھا۔ ہم دونوں حج کو نکلے۔ یہاں آ کر وہ اچانک فوت ہو گیا۔ میں اکیلی رہ گئی۔ آخر زندگی گزارنے کو نکاح کر لیا۔ بال بچے ہو گئے۔ اور میں اس نئے نظام میں ایسی پھنسی کہ اسے بالکل ہی بھول گئی۔ آپ کو یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا؟" انہوں نے سارا واقعہ سنایا۔ اس نے کچھ رقم دی کہ آپ مناسب طریقہ سے اس کے لئے خیرات کر دیں۔ انہوں نے اس

Marfat.com

نوجوان کے نام پر خیرات دے دی۔ اگلی جمعرات پھر وہیں گئے اور وہی واقعہ دیکھا۔ وہ نوجوان بھی اندر گیا اور خوش بخوش کچھ تھامے باہر نکلا۔ وہ بزرگ پھر اس سے جا کر ملے۔ اس نے بہت شکریہ ادا کیا کہ آپ نے میری امداد فرمائی۔

3- معاملات میں تدبر کرنا تقدیر میں داخل ہے

فرمایا: معاملات میں تدبیر کرنا تقدیر الٰہی کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی عین تقدیر میں داخل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم سے پوچھا کہ کیا علاج اور دم وغیرہ بیماری کو دور کر سکتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں، علاج وغیرہ کرنا بھی تقدیر میں داخل ہے۔

4- روحانی نظام میں ارواح کا اشتراق بہت تیز ہوتا ہے

فرمایا: روحانی نظام مادی نظام سے بہت مختلف ہے۔ ارواح کا اشراق بہت تیز ہوتا ہے۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ ہم کسی مزار پر جانے کے لئے گھر سے نکلتے ہیں اور صاحب مزار سے باہر ہی ملاقات ہو جاتی ہے۔ کبھی راستے میں آ ملتے ہیں۔ کبھی اپنے شہر کے باہر ملتے ہیں روحانیت کے سامنے مادیت کوئی شے نہیں۔ کوئی حجاب نہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ میت کی قبر ستر گز فراخ ہو جاتی ہے۔ دوسری حدیث میں 70 x 70 گز تیسری حدیث میں ہے۔

5- نفلی عبادات کے ساتھ اپنے نفسانی جذبات کا مطالعہ اور محاسبہ کرنا رذیل خصائل سے بچنا:

فرمایا: بہت سی نفلی عبادتیں کرنا آسان ہے، مگر نفسانی جذبات کا مطالعہ کرنا اور برے اخلاق، حسد، کبر، ریا، لالچ وغیرہ سے آگاہ ہونا اور ان کے دفعیہ کی کوشش کرنا مشکل ہے۔ بہت نفلیں اور وظیفے پڑھنے سے یہ صفات رذیلہ باطن سے دور نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ ان کے ہوتے ہوئے عبادت بظاطن میں اور زیادہ کبر و غرور اور خود ستائی پیدا کر دیتی ہے لوگوں کے خیال میں بھی وہ بزرگ بنا رہتا ہے اور خود بھی غلطی میں مبتلا رہتا ہے۔ کہ وہ عبادتیں کر رہا ہے۔ مگر جب یہ مرے گا تو اس کی اندرونی بری صفات کی خباثتیں اپنی مشکلوں میں ظاہر ہو کر اس کو ظلمت میں گھیر لیں گی اور یہ قعر ذلت میں جا پڑے گا۔ اس کے مقابلے میں جو شخص عبادات میں صرف فرائض پر اکتفا کر کے

Marfat.com

اپنے باطن کی صفائی میں مصروف رہے گا اور ظلماتی صفات کا مطالعہ کر کے ان کو دور کرنے کی کوشش میں لگا رہے گا' وہ جب مرے گا تو اس کی روح صاف و منور ہو گی اور اس کو جنت کی طرف راہنمائی کرے گی۔

یہ اس لحاظ سے بھی بہتر ہوا کہ لوگوں کی نظروں میں بھی معمولی انسان ہی رہا۔ کیونکہ نفلی عبادتیں نہ ہوئیں تو لوگ بزرگ بھی نہ کہیں گے۔ اور خود بھی خود بینی کی زحمت سے بچا رہے گا۔ لہٰذا صاف دل کے ساتھ مولائے کریم سے جا کر ملے گا اور بلا حساب جنت میں چلا جائے گا۔ اسی طرح جنگل میں گوشہ نشینی اختیار کر کے عبادت میں مشغول ہو جانا' نفس کا تزکیہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس مقام میں اس کے باطنی خبیث جذبات' کبر' حسد' لالچ وغیرہ کے ابھار و مظاہرہ کا موقع ہی نہیں مل سکتا۔ ان کا احساس کیسے ہو؟ وہ ویسے کے ویسے اندر پڑے رہتے ہیں اور باطن اسی طرح پر ظلمت رہتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک کتے کو زنجیر ڈال کر کونے میں باندھ دو۔ یا اس کو روٹی بالکل نہ دو تو اس صورت میں کیسے پتہ چلے گا کہ وہ بھونکتا اور کاٹتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ اس کو موقع ہی نہیں مل رہا ہے۔ کنارے بندھا ہونے کی وجہ سے یا بھوک سے کمزور ہو جانے کی وجہ سے۔ مگر جب قوی ہو اور کھلا ہو تو پھر اس کا اچھی طرح پتہ لگ جائے گا کہ اس کی عادات کیسی ہیں۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ لوگوں میں رہے اور اپنے جذبات نفسانی کا گہری نظر سے مطالعہ کرے اور جب بری صفات کے سانپ بچھو سر اوپر نکالیں تو ان کو وہیں دبو چلے۔ ورنہ یہ سانپ بچھو قبر میں اور قیامت کو سامنے ظاہر ہو کر کاٹ کھائیں گے۔

6- داڑھی منڈانے اور کترانے والوں کے چہرہ پر قیامت کو دوزخ کی آگ جلے گی: فرمایا: داڑھی منڈانے والوں کے چہرہ پر قیامت کو دوزخ کی آگ جلے گی۔ میں سوچتا ہوں کیا ہو گا؟ میرے مریدوں کے چہرے پر دوزخ کی آگ جلے گی۔ ہر گناہ کے گواہ کی ضرورت ہے۔ مگر اس کے گواہ کی ضرورت نہیں۔ یہ جرم خود اپنا گواہ ہے۔

دوسرے گناہ۔ جھوٹ' غیبت وغیرہ جب موقع آئے تو ہوتے ہیں۔ پہلے ارادہ نہیں ہوتا۔ مگر داڑھی منڈانے کا ارادہ پہلے ہی سے دل میں ہوتا ہے کہ فلاں دن منڈواؤں گا —— ہر ایک بال پر گناہ ہے۔ اتنی نیکیاں نہیں ہوتیں' جتنے گناہ ہو جاتے ہیں —— چار انگل سے کم کتری ہوئی داڑھی بھی منڈی ہوئی میں شامل ہے —— میں بادشاہ ہوتا تو سب

Marfat.com

سے پہلے ان بڑے لوگوں کی داڑھیاں رکھواتا ——— داڑھی منڈانا اسلام کی پہلی نافرمانی ہے۔ اس زمانہ میں داڑھی رکھنا شیطان سے بڑا جہاد ہے ——— داڑھی منڈانا اللہ تعالیٰ کی اعلانیہ نافرمانی ہے ——— متواتر اس فعل کو کرنا گویا رسولی رنگت کے خلاف نظام زندگی قائم کرنا ہے اور یہ کبیرہ سے بھی بڑھ کر کبیرہ گناہ ہے ——— داڑھی رکھنے میں بال بال پر ثواب ہے اور سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

7- **اولیاء اللہ کو اعتقاد اور یقین کے ساتھ مدد کے لئے پکارنا:** فرمایا: یا شیخ سید عبدالقادر یا شاہ نقشبند کہہ کر اس اعتقاد سے پکارے کہ ان کو آواز پہنچتی ہے۔ تو انہیں اطلاع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ روح کی رفتار بہت تیز ہے۔ طلوع کے وقت پہلی کرن کے پھیلنے سے بھی تیز۔

مشکوۃ شریف میں ہے کہ کافر کو قبر میں جب فرشتے مارتے ہیں تو وہ چیختا ہے۔ سمعہ کل شی الا الثقلین (اس کی چیخ کو انسانوں اور جنوں کے علاوہ ہر شے سنتی ہے اگر زندہ کو قبر میں رکھ دیا جائے اور چیخے تو کوئی نہیں سنتا۔ مگر فوت ہونے کے بعد اس کی آواز ہر شے سنتی ہے۔ کیونکہ یہ روح کی آواز ہے۔ جو موت کے بعد اس کی آواز ہر شے سنتی ہے۔ کیونکہ یہ روح کی آواز ہے جو موت کے بعد بہت تیز ہو جاتی ہے۔

کسی صاحب مزار سے یہ کہنا کہ آپ میری فلاں کام میں مدد کریں' اگر شرک ہے تو پھر زندہ سے جا کر کہنا بھی شرک ہے۔ جو زندہ سے کہنے میں حرج نہیں تو وہاں کہنے میں کیا حرج ہے؟ جبکہ زندوں سے بھی زیادہ وہ طاقت والے ہیں۔

مشکوۃ شریف میں حدیث ہے کہ مومن کو جب دنیا میں اس کی بیوی تنگ کرتی ہے تو جنت میں اس کی حور کہتی ہے۔ "یہ چند روزہ تیرے پاس ہے اس کو کیوں تنگ کرتی ہے۔" تو وہ حور جو سات آسمانوں سے اوپر جنت میں ہے اور ذکر الٰہی میں مشغول ہے۔ اتنی دور سے کیسے اس کی آواز سن لیتی ہے؟ اور پھر ہر ملک کی زبان مختلف ہے۔ کیسے وہ ہر زبان سمجھ لیتی ہے؟ یہ سب روحانی نظام ہے۔

8- **گناہوں کی توبہ استغفار اور عاجزی و زاری اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے نیز انبیاء کی شان استغفاری:** حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ

Marfat.com

اگر تم گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اور مخلوق پیدا کرے گا جو گناہ کرے گی۔ اور پھر عاجزی و زاری کرے گی اور اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔ بندہ کی عاجزی و زاری اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ اس میں بندہ کی عبودیت کا اظہار ہے۔ انسان کا کمال۔ کمال عبودیت میں ہے۔ اور عبودیت کا کمال توبہ و استغفار اور رونے میں ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ بہت استغفار پڑھا کرتے تھے اور اتنا رویا کرتے تھے کہ پڑوسیوں کو آپ کی حالت پر رحم آتا تھا۔ ہر مجلس میں آپ کئی دفعہ اللھم اغفرلی و تبعلی پڑھا کرتے۔

علماء کا اس میں بہت اختلاف ہے کہ آنحضرت ﷺ کی استغفار کس بنا پر تھی۔ بعض کا قول ہے کہ انبیاء سے جو صغیرہ گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ سے استغفار پڑھتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ امت کے گناہوں کے لئے ان کی استغفار ہوتی ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ان کے علوشان کے سبب ان سے بعض حرکات جو خلاف نزاہت و نزاکت صادر ہوتی ہیں۔ ان کے لئے استغفار پڑھتے ہیں۔ مگر یہ بات نہیں۔ انبیاء علیہم السلام چونکہ عبودیت میں درجہ کمال رکھتے ہیں اور عبودیت کی حقیقت سے کماحقہ واقف ہوتے ہیں اس لئے طبعی طور پر یہ بات ان کے باطن میں پائی جاتی ہے کہ وہ روئیں اور استغفار پڑھیں جو محبوب عنداللہ ہے۔ گناہوں سے استغفار پڑھنا عارضی و کسبی ہے۔ مگر اہل اللہ کی استغفار و تضرع دائمی اور فطری ہے۔

9- **آج کل کے حاجیوں کا مکہ جانا اور لندن جانا برابر ہے:** داڑھیاں منڈاتے جانا اور داڑھیاں منڈاتے واپس آنا: فرمایا: آج کل کے حاجیوں کا مکہ میں جانا اور لندن جانا برابر ہے۔ توبہ تو' یہ جاکر' کرتے نہیں۔ تو پھر حج کس کام کا؟ جس طرح خلاف شریعت کام کرتے جاتے ہیں' اسی طرح کرتے کرتے واپس آجاتے ہیں۔ داڑھیاں منڈاتے جاتے ہیں اور داڑھیاں منڈاتے آتے ہیں۔ کعبہ شریف میں جاکر خلاف شریعت کام پر خدا سخت ناراض ہوتا ہے۔ توبہ تو یہ ہے کہ انسان ندامت سے اقرار کرے کہ آئندہ میں نافرمانی کا کوئی کام نہیں کروں گا۔ اور پھر نہ کرے۔ ایک دفعہ میرے پاس ایک بڑا امیر آدمی آیا۔ لوگوں نے کہا "یہ حاجی ہیں۔" میں نے کہا میرے پاس ان حاجیوں کی کوئی قدر نہیں۔ دیکھو! پہلے بھی یہ داڑھی منڈاتے تھے اب بھی منڈاتے ہیں۔ فرق کیا ہوا

یعنی میں نے زمین پر سجدہ میں سر رکھا۔ تو زمین سے آواز آئی کہ تو نے مجھے ریا

Marfat.com

کاری کے سجدے سے خراب کر دیا۔ اور جب میں طواف کعبہ کے لئے گیا تو مجھے حرم میں داخلہ کی اجازت نہ ملی۔ کہ باہر کیا کرتے رہے ہو جو اندر آنا چاہتے ہو۔

10- **یوم دو شنبہ سوموار حضور سید الاولین والاخرین کے ساتھ نسبت ہونے کی فضیلت: فرمایا:** مولائے کریم نے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں دو مقامات زمین پر ہمارے دلوں کی خوشی کے لئے بنائے ہیں' یہ اس کا بہت بڑا کرم ہے۔ سبحان اللہ! اپنے حبیب اکرم ﷺ کے لئے علیحدہ مقام بنا کر ان کی علیحدہ مستقل شان بنا دی۔ ورنہ اگر آنحضرت ﷺ مکہ مکرمہ میں ہی قیام فرماتے تو ہمارے لئے صرف ایک ہی مقام رہ جاتا۔ مگر مالک الملک نے نبی کریم ﷺ کی شان کو کسی دوسری شان کے تابع یا اس میں مدغم نہیں فرمایا۔ بلکہ آپ کی شان اعلیٰ کو بالکل متمیز کر دیا۔ مولائے کریم کو یہی بات محبوب تھی کہ اس کے حبیب ﷺ کی شان ہر لحاظ سے علیحدہ و نرالی ہو۔ چنانچہ حدیث شریف میں جمعۃ المبارک کی بہت فضیلت وارد ہے۔ حضرت آدمؑ جمعہ کو پیدا ہوئے اور جمعہ کے دن ہی جنت میں داخل ہوئے۔ قیامت بھی جمعہ کے روز ہو گی اور اس قسم کے بہت سے بڑے بڑے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ جو اس دن میں ہوئے۔ یا ہوں گے۔ مگر مولائے کریم و رحیم نے آنحضرت ﷺ کا نظام پیر کے دن سے متعلق فرمایا۔ آپ کی ولادت مبارک' مکہ شریف سے ہجرت' مدینہ شریف میں آمد' ابتدائے وحی اور وفات مبارک۔ سب اسی دن میں ہوئیں۔ اس طرح آپ کے ذریعے سے دو شنبہ کے دن کو علیحدہ فضیلت مل گئی۔

قبر میں جسم و روح کو عذاب اور ثواب: عذاب و ثواب قبر کے اثبات میں ہے۔ اسے ثابت کرنے کے بعد آپ نے ان اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں جو عذاب و ثواب قبر کے سلسلے میں اکثر مغربیت زدہ ذہنوں میں کھٹکتے رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

قبر کے عذاب و ثواب میں علماء اسلام کی دو رائیں ہیں۔ ایک رائے یہ ہے کہ عذاب و ثواب روحانی ہوتا ہے۔ یعنی مردے کی روح کو عالم برزخ میں عذاب و ثواب ہوتا ہے۔ اس صورت میں سانپ بچھو اور کھڑکیاں وغیرہ سب روحانی چیزیں ہوں گی اور روحانی چیزیں نظر نہیں آسکتیں۔ نیز اس صورت میں عذاب و ثواب صرف روح کو ہو گا۔ اس لئے اگر جسم مٹی بھی ہو جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

Marfat.com

حضرت معظم کے خلفائے عظام مندرجہ ذیل ہیں:

(1) عزت ماب عالی جناب صاحبزادہ قاضی محمد عبدالدائم صاحب سجادہ نشین (2) صوفی مقرب شاہ صاحب (3) حافظ محمد یوسف صاحب (4) آغا سید نور الٰہی صاحب (5) سید غلام محی الدین شاہ صاحب (6) سید محمود شاہ صاحب (7) قاضی مسعود الحسن صاحب (8) قاضی محمد حمید فضلی صاحب (9) مولانا محمد عثمان صاحب (10) لالہ عبدالرحمٰن صاحب (11) مولوی عبدالمجید صاحب (12) پیر محبوب شاہ صاحب کشمیری (13) قاضی عبدالباقی صاحب (14) صوفی غلام حسین صاحب

حضرت معظم و اکرم جملہ احباب کو سلوک مجددی طے کروانے پر بھرپور کوشش فرماتے تھے اور جس کو کامل اور اکمل پاتے تھے اسے منصب خلافت پر فائز فرما دیتے تھے یہاں آپ کے چند خلفاء کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1- **آغا سید نور الٰہی** رحمۃ اللہ علیہ: آپ نجیب الطرفین سید تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد پشت در پشت قادری سلسلہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے مجاز رہے ہیں۔ آغا صاحب کا سات واسطوں سے حضرت شاہ محمد غوث قادری لاہور سے جا ملتا ہے آپ نہایت وجیہہ و خوبصورت جوان تھے نہایت فیاض، مہمان نواز، خوش مزاج، خوش پوشاک و خوراک، نفیس الطبع انسان تھے اس کے باوجود تجرد کی زندگی کو ترجیح دی اور ساری عمر دین کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ معاش کے لئے آپ نے ایم - ای - ایس اور پی - ڈبلیو - ڈی میں بھی ملازمت کی۔ 1926ء میں سلوک کے منازل طے کرنے کے لئے اعلیٰ حضرت سید پیر جماعت علی شاہ علی پوری سے طریقہ الحد کیا اور اٹھارہ سال ان کی صحبت میں رہے۔ ملازمت کی وجہ سے حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان صحبت کی وجہ سے 1943ء میں حضرت معظم سے شناسائی ہوئی آپ کی ذات بابرکات نے آپ کے دل میں گھر کر لیا اور ایک سال کی سوچ بچار اور استخارہ مسنونہ کے بعد 1944ء میں آپ سے تجدید بیعت کر کے سلوک مجددیہ بالتفصیل پایہ تکمیل کو پہنچا کر 1954ء میں جب آپ حج کے سفر مبارک پر جا رہے تھے تو حضرت معظم نے خلعت اجازت سے سرفراز فرمایا اور حضرت معظم نے سید محمد امین الکتبی جو مکہ معظمہ میں ایک جلیل القدر عالم باعمل اور آپ کے شاگرد تھے کے نام ایک

Marfat.com

تعارفی خط مبارک دیا اور سید صاحب کو آغا جی صاحب سے اخذ طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی ترغیب دلائی چنانچہ انہوں نے آغا جی کے دست حق پرست پر بیعت بھی کر لی۔ اس طرح سلسلہ عالیہ کی ترویج کی ابتدا ان سے حرم پاک میں ہوئی۔ آپ نے ساری زندگی سفر اور حضر میں ایک کثیر وقت شیخ معظم کی صحبت میں صرف کیا ان کو حضرت معظم سے بیحد محبت تھی اور مزاج شناس بھی تھے۔ آپ کے مدرسہ ربانیہ کے لئے احباب سے باقاعدہ چندہ جمع کرنے کی بنیاد بھی آپ نے ڈالی اور خود ہر ایک کے پاس جا کر یہ خدمت سرانجام دیتے تھے 18 شعبان کو بمطابق 4 جنوری 1964ء پشاور میں ایک تقریب میں آپ کو دوبارہ خلعت اجازت سے سرفراز فرمایا گیا۔ حضرت معظم نے 1968ء میں حج پر جاتے ہوئے خانقاہ شریف کی اقامت کا حکم فرمایا۔ اتباع سنت نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا ایک مکمل اسوۂ حسنہ تھے اپنے شیخ معظم کی صحبت و تربیت کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے آپ ہمیشہ عمامہ شریف کا استعمال رکھتے تھے۔ حج کے دوران آپ نے حقیقت کعبہ ربانی کو نور کے ستون میں مشاہدہ فرمایا۔ یہ آفتاب ہدایت حضرت معظم کی رحلت کے ساڑھے تین ماہ بعد 15 جولائی 1978ء کو غروب ہو کر پشاور میں ابدی آرام فرما ہو گیا احباب طریقت آغا جی کے دیدار سے دلوں کو تسلی دے لیا کرتے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت معظم کی علالت کے دوران حضرت آغا جی مرحوم آپ کی طرف سے احباب کو پند و نصیحت والے مکتوب تحریر فرمانے پر بھر فائز تھے عاجز سے خصوصی محبت فرمایا کرتے تھے۔

2- **حضرت سید محمود شاہ صاحب:** آپ کی ولادت یکم مئی 1921ء جھنگی سیداں ایبٹ آباد ہوئی آپ کے والد بزرگوار سید پیر عنایت شاہ نقشبندی قادری طریقہ میں حضرت گل رحمان جن کے دادا پیر حضرت قاسم موہڑوی سے مجاز تھے والدہ بھی ان کے حلقہ ارادت میں شامل تھیں۔ اکلوتا بیٹا ہونے کی وجہ سے والدین نے دینی تعلیم پر بھرپور توجہ دی۔ بزرگان دین سے ملنے کا شوق شروع سے ہی تھا۔ اسلامیہ ہائی سکول سے میٹرک امتیازی نمبروں سے پاس کر کے دو سال پشاور کالج میں ریاضی' عربی اور اسلامیات میں نمایاں حیثیت سے کامیابی حاصل کی۔ 1942ء محکمہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی ایبٹ آباد ملازمت اختیار کی 1947ء میں تبدیلی اور ترقی پشاور ہو گئی۔ وہاں حضرت آغا نور الٰہی صاحب سے شناسائی ہوئی۔ ان کے ہی ذریعہ حضرت معظم و مکرم کی زیارت کے لئے حاضری ہوئی۔ اس وقت

Marfat.com

حضرت معظم کے خلفائے عظام مندرجہ ذیل ہیں:

(1) عزت ماب عالی جناب صاجزادہ قاضی محمد عبدالدائم صاحب سجادہ نشین (2)صوفی مقرب شاہ صاحب (3) حافظ محمد یوسف صاحب (4) آغا سید نورالٰہی صاحب (5) سید غلام محی الدین شاہ صاحب(6) سید محمود شاہ صاحب (7) قاضی مسعود الحسن صاحب (8) قاضی محمد حمید فضلی صاحب (9) مولانا محمد عثمان صاحب (10) لالہ عبدالرحمٰن صاحب (11) مولوی عبدالمجید صاحب (12) پیر محبوب شاہ صاحب کشمیری (13) قاضی عبدالباقی صاحب (14) صوفی غلام حسین صاحب

حضرت معظم و اکرم جملہ احباب کو سلوک مجددی طے کروانے پر بھرپور کوشش فرماتے تھے اور جس کو کامل اور اکمل پاتے تھے اسے منصب خلافت پر فائز فرما دیتے تھے یہاں آپ کے چند خلفاء کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1- **آغا سید نورالٰہی** رحمۃ اللہ علیہ: آپ نجیب الطرفین سید تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد پشت در پشت قادری سلسلہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے مجاز رہے ہیں۔ آغا صاحب کا سات واسطوں سے حضرت شاہ محمد غوث قادری لاہور سے جا ملتا ہے آپ نہایت وجیہہ و خوبصورت جوان تھے نہایت فیاض' مہمان نواز' خوش مزاج' خوش پوشاک و خوراک' نفیس الطبع انسان تھے اس کے باوجود تجرد کی زندگی کو ترجیح دی اور ساری عمر دین کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ معاش کے لئے آپ نے ایم - ای - ایس اور پی - ڈبلیو - ڈی میں بھی ملازمت کی۔ 1926ء میں سلوک کے منازل طے کرنے کے لئے اعلیٰ حضرت سید پیر جماعت علی شاہ علی پوری سے طریقہ اخذ کیا اور اٹھارہ سال ان کی صحبت میں رہے۔ ملازمت کی وجہ سے حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان صحبت کی وجہ سے 1943ء میں حضرت معظم سے شناسائی ہوئی آپ کی ذات بابرکات نے آپ کے دل میں گھر کر لیا اور ایک سال کی سوچ بچار اور استخارہ مسنونہ کے بعد 1944ء میں آپ سے تجدید بیعت کر کے سلوک مجددیہ بالتفصیل پایہ تکمیل کو پہنچا کر 1954ء میں جب آپ حج کے سفر مبارک پر جا رہے تھے تو حضرت معظم نے خلعت اجازت سے سرفراز فرمایا اور حضرت معظم نے سید محمد امین الکتبی جو مکہ معظمہ میں ایک جلیل القدر عالم باعمل اور آپ کے شاگرد تھے کے نام ایک

Marfat.com

تعارفی خط مبارک دیا اور سید صاحب کو آغاجی صاحب سے اخذ طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی ترغیب دلائی چنانچہ انہوں نے آغاجی کے دست حق پرست پر بیعت بھی کر لی۔ اس طرح سلسلہ عالیہ کی ترویج کی ابتدا ان سے حرم پاک میں ہوئی۔ آپ نے ساری زندگی سفر اور حضر میں ایک کثیر وقت شیخ معظم کی صحبت میں صرف کیا ان کو حضرت معظم سے بیحد محبت تھی اور مزاج شناس بھی تھے۔ آپ کے مدرسہ ربانیہ کے لئے احباب سے باقاعدہ چندہ جمع کرنے کی بنیاد بھی آپ نے ڈالی اور خود ہر ایک کے پاس جا کر یہ خدمت سرانجام دیتے تھے 18 شعبان کو بمطابق 4 جنوری 1964ء پشاور میں ایک تقریب میں آپ کو دوبارہ خلعت اجازت سے سرفراز فرمایا گیا۔ حضرت معظم نے 1968ء میں حج پر جاتے ہوئے خانقاہ شریف کی اقامت کا حکم فرمایا۔ اتباع سنت نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا ایک مکمل اسوۂ حسنہ تھے اپنے شیخ معظم کی صحبت و تربیت کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے آپ ہمیشہ عمامہ شریف کا استعمال رکھتے تھے۔ حج کے دوران آپ نے حقیقت کعبہ ربانی کو نور کے ستون میں مشاہدہ فرمایا۔ یہ آفتاب ہدایت حضرت معظم کی رحلت کے ساڑھے تین ماہ بعد 15 جولائی 1978ء کو غروب ہو کر پشاور میں ابدی آرام فرما ہو گیا احباب طریقت آغاجی کے دیدار سے دلوں کو تسلی دے لیا کرتے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت معظم کی علالت کے دوران حضرت آغاجی مرحوم آپ کی طرف سے احباب کو پند و نصیحت والے مکتوب تحریر فرمانے پر بھی فائز تھے عاجز سے خصوصی محبت فرمایا کرتے تھے۔

2- **حضرت سید محمود شاہ صاحب**: آپ کی ولادت یکم مئی 1921ء جھنگی سیداں ایبٹ آباد ہوئی آپ کے والد بزرگوار سید پیر عنایت شاہ نقشبندی قادری طریقہ میں حضرت گل رحمان جن کے دادا پیر حضرت قاسم موہڑوی سے مجاز تھے والدہ بھی ان کے حلقہ ارادت میں شامل تھیں۔ اکلوتا بیٹا ہونے کی وجہ سے والدین نے دینی تعلیم پر بھرپور توجہ دی۔ بزرگان دین سے ملنے کا شوق شروع سے ہی تھا۔ اسلامیہ ہائی سکول سے میٹرک امتیازی نمبروں سے پاس کر کے دو سال پشاور کالج میں ریاضی، عربی اور اسلامیات میں نمایاں حیثیت سے کامیابی حاصل کی۔ 1942ء محکمہ پی - ڈبلیو - ڈی ایبٹ آباد ملازمت اختیار کی 1947ء میں تبدیلی اور ترقی پشاور ہو گئی۔ وہاں حضرت آغا نور الٰہی صاحب سے شناسائی ہوئی۔ ان کے ہی ذریعہ حضرت معظم و مکرم کی زیارت کے لئے حاضری ہوئی۔ اس وقت

Marfat.com

آپ درویش گاؤں میں مقیم فرما تھے۔ نہ آپ کا کوئی عالی شان مکان نہ ظاہری شان و شوکت اور نمود و نمائش۔ آپ کی باکمال ہستی اس مسکین کے دل میں گھر کر گئی۔ والدین سے حضور والا کے حلقہ ارادت میں شامل ہونے کی اجازت حاصل کی۔ قرآن مجید سے فال میں آیت ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم نکلی۔ دوسری دفعہ رخصت لے کر حاضر خدمت اقدس ہوئے۔ آپ نے دو دن توقف فرمایا اور استخارہ مسنونہ کے بعد 23 دسمبر 1947ء اپنے خدام میں شامل کرنے کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔ 1948ء میں پشاور سے ایبٹ آباد تبدیلی ہو گئی وہاں سے سب ڈویژنل اکاؤنٹنٹ کی ترقی حاصل کر کے ہری پور تبدیل ہو گئے اور حضرت معظم کی دائمی صحبت سے خوب فیض یابی حاصل ہوئی 1964ء پشاور میں ایک تقریب میں جناب آغا جی صاحب اور شاہ صاحب کو ایک ایک چغہ عنایت فرما کر خلافت سے نوازا۔ بعد ازاں بذریعہ عریضہ اس بار گراں کے متحمل نہ ہونے کی معذرت کی۔ آپ نے فرمایا چغوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا۔ جیسے حکم ہوا ویسے ہی کیا گیا۔ انشاء اللہ آپ کی امداد بھی ہو جائے گی۔ اس کے بعد 1974ء میں جب خانقاہ شریف کی مسجد میں اعتکاف کی سعادت حاصل ہوئی تو اعتکاف سے فراغت کے بعد عیدالفطر کے روز نماز عید کے بعد آپ نے اپنا خوبصورت سیاہ ترین چغہ مبارک اتارا اور شاہ صاحب کو پہنا کر مبارکباد دی۔

حضرت محمود شاہ صاحب فرائض کے علاوہ تہجد' اشراق' چاشت' صلوۃ الزوال' اوابین کے بھی پابند ہیں۔ قلوب پر کام کرنے کے علاوہ کتابیں اور رسالے لکھنے اور چھپوانے میں بھی مصروف رہتے ہیں۔ لاہور ظفر اللہ ہاشمی صاحب کے دولت کدہ پر اکثر تشریف فرما ہوتے ہیں تو ان کی زیارت کی سعادت حاصل کر لیتا ہوں عاجز راقم الحروف ان کا بھی خلافت یافتہ ہے اور ایک چغہ مبارک بھی عنایت فرمایا ہوا ہے آپ اعلیٰ ظرف' خوش اخلاق اور قابل دید شخصیت ہیں۔ اکثر عمامہ استعمال فرماتے ہیں۔ اور حرم شریف میں آپ کے مبارک ہاتھوں سے سنہری عمامہ سے دستار بندی کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی طرح حضرت قاضی محمد حمید فضلی اور حضرت قاضی محمد مسعود الحسن صاحب کے مبارک ہاتھوں سے حضرت بابا فرید الدین مسعود شکر گنج کے مزار شریف کے سامنے بیٹھ کر دستار بندی کی سلسلہ چشتیہ میں بھی سعادت سے سرفرازی ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے

Marfat.com

ڈاکٹر سعد اللہ صاحب اور اپنے فرزند معصوم شاہ صاحب اور دیگر احباب کو بھی تجدید بیعت کے بعد اپنی خلافت خواصہ سے نوازا ہے۔

حضرت محمد حمید فضلی صاحب: آپ کے والد قاضی عبداللہ فضلی شیر گڑھ کے قاضی تھے روحانی فیض اپنے والد بزرگوار سے حاصل کرنے کے علاوہ مولوی صاحب بانڈی اور حضرت بابا قاسم موہڑوی سے بھی اجازت یافتہ تھے۔ وہ ایک نڈر اور بے باک عالم تھے ہندوستان میں ادب اور فقہ کی تعلیم ایک سال تک مدرسہ سہارنپور میں حاصل کی مگر 1947ء تقسیم ہند کے فسادات اور والد بزرگوار کے بیمار ہو جانے پر واپس وطن آکر پانچ سال تک طلباء کو درس دیتے رہے کسب معاش کے لئے 1952ء میں ہائی سکول میں عربی مدرس کی آسامی پر متعین ہوئے اور اس دوران سخت علیل ہو گئے اور یہ علالت ان کے لئے کتب تصوف کے مطالعہ کے شوق کا سبب بن گئی جس میں طلب حق کی چنگاری سلگنے لگی اور کسی صاحب کمال کی طرف رجوع کا ولولہ دل میں موجزن ہو گیا۔ فقیر محمد درزی کے ذریعہ حضرت معظم کی طرف رہنمائی ہوئی۔ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک خاندانی عالم و فاضل ہونے کی وجہ سے آپ نے بہت کرم نوازی فرمائی تین دن وہاں مقیم رہے چوتھے روز حضرت معظم نے انہیں سلسلہ عالیہ میں داخل فرما لیا۔ اس کے بعد ملازمت ترک کر کے ہمہ تن تکمیل سلوک میں منہمک ہو گئے۔ استعداد عالیہ اور صحبت شیخ کی بدولت سلوک مجددی نہایت سرعت سے طے کر لیا اسی دوران انہوں نے قرآن مجید بھی تھوڑی مدت میں حفظ کر لیا۔ حج کی سعادت سے مشرف ہونے کے بعد جب اپنے اہل و عیال میں پہنچنے کی بجائے پہلے خانقاہ شریف میں حضرت معظم کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے تو رخصت ہوتے حضرت معظم نے اپنا قیمتی جبہ مبارک پہنا کر خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔ 1975ء سے 1978ء تک حضرت معظم و مکرم کی علالت کے دوران بیشتر وقت خانقاہ شریف میں جناب آغا نورالٰہی کے ساتھ باری باری گذارتے اسی دوران مدرسہ ربانیہ خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ ہری پور کے مدرس حافظ محمد یوسف صاحب کی وفات پر قاضی صاحب کو اس منصب کے لئے منتخب کیا گیا۔ کچھ عرصہ یہ خدمت انجام دیتے رہے مگر طبیعت یہاں پابند رہنے پر اکتا گئی۔ لہٰذا چھوڑ کر اپنی قیام گاہ پر مقیم ہو گئے علمی و روحانی تشنگی کو بجھانے اور اپنے فیوضات سے خواص و عام کو بہرہ ور کرنے کے لئے ایک رسالہ

Marfat.com

ماہنامہ فیض جاری کر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف انداز اور عنوان سے چند کتابیں لکھ کر چھپوا چکے ہیں۔ ہمہ تن علم و عرفان کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ گلابی مسلک سے کام چلا رہے ہیں۔ غیر مقلدین اور دیوبندی علماء سے بھی تعلق ہے۔ اور ان کی قصیدہ خوانی بھی کرتے ہیں۔ جبکہ مجددی خلیفہ ہونے کی بنا پر حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت معظم کے ارشادات کی تعمیل نہیں فرماتے حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ ہمیں کشفی طور پر مشاہدہ ہوا ہے کہ فرقہ اہل سنت کے علاوہ دوسرے تمام فرقے والے گمراہ ہیں اور جہنمی ہیں۔ احباب کے قلوب کو بدلنے اور فیض یاب کرنے کی بجائے آپ نے رنگارنگ کتابوں کے لکھنے میں عملیات اور تعویزات میں اپنا سارا وقت لگا رکھا ہے تحریر میں اپنے سلسلہ کے احباب کرام کا بھی احترام اور لحاظ نہیں فرماتے بہرحال آپ ایک شگفتہ مزاج اور برملہ سنج عالم دین ہیں اور اپنے حالات کو مختلف طریقوں سے چھپانے کی کوشش میں بھی رہتے ہیں۔ سیاست میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ جس مجلس میں موجود ہوں وہاں علمی و روحانی مجلس گرم ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی احباب کے لئے ظرافت و لطافت کا مظاہرہ بھی ہو جاتا ہے۔ بڑے بڑے سول' فوجی آفیسر اور معزز حضرات مریدی میں نہ داخل ہوتے ہوئے بھی ان کے ساتھ والہانہ محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سلسلہ مجددیہ کی مخلصانہ طور پر خدمت اور اشاعت کی توفیق دے۔

قاضی محمد مسعود الحسن: آپ کے آباؤ اجداد قاضی اور علمی گھرانے کے بزرگواروں میں سے تھے جن میں قابل ذکر حضرت قاضی محمد محسن صاحب آراضوی ہیں جنھوں نے اویسی طور پر حضرت باباجی نور محمد تیراہی نزد چورا شریف سے فیض حاصل کیا۔ راقم الحروف کو حضرت معظم کے وسیلہ سے ان باباجی تیراہ والوں کی دو مرتبہ قدم بوسی اور فیض یاب ہونے کی سعادت حاصل ہو چکی ہے پہلی دفعہ رمضان المبارک میں دوپہر کے وقت حاضر ہوا حاضری کے دوران گرمی اور پیاس کی جگہ فرحت انبساط حاصل ہوئی۔ آپ کے پاس بیٹھنے کے دوران نماز ظہر کی آذان ہو گئی عاجز نے نماز کی ادائیگی کے لئے اجازت حاصل کی۔ مسجد پہنچا تو غسل کی خواہش ہوئی آپ نے اپنے مزار شریف سے عاجز کے خیال کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے ایک خادم خاص کے دل میں القا فرمایا خادم نے مجھے غسل خانہ کے باہر کھڑا دیکھ کر پوچھا کہ کیا نہانے کا ارادہ ہے عاجز نے جواب دیا کہ کنوئیں سے ڈول کے

Marfat.com

ذریعہ پانی نکالنے کا معاملہ کس طرح حل ہو۔ اس نے خوشی میں جھوم کر فرمایا کہ آپ غسل خانہ میں داخل ہو جائیں اور پانی میں نکالتا رہوں گا۔ بہرحال اس خادم نے مجھے ٹھنڈے غسل سے خوب نوازا اللہ اسے جزا دے۔ غسل کے بعد نماز باجماعت ادا کر کے واپسی ہوئی۔ دوسری دفعہ عرس کے موقع پر حاضری ہوئی۔ پہلی دفعہ بابا فقیر محمد چوراہی کے مزار پر جانے کا اتفاق نہ ہو سکا۔ اس دفعہ جب ان کے مزار پر جا کر مراکب ہوا تو بیٹھتے ہی آپ نے بابا جی تیراہ والوں کے پاس جانے کا اشارہ دیا۔ لہٰذا آپ سے رخصت ہو کر جب بابا جی کی طرف چلا تو راستہ میں ایک اور بزرگ کی قبر کی طرف خود بخود ہی رجوع ہو گیا۔ بلکہ عاجز یہ کہنے پر مجبور ہے کہ اس بزرگ نے عاجز سے ملاقات کی خود ہی خواہش فرمائی۔ ان کی ملاقات کے بعد بابا جی سے محبت والی الوداعی ملاقات ہوئی اور رخصت ہوا۔ یہ سب حضرت معظم کی توجہات اور ان کا فیضان شامل حال ہے۔

ظاہری طور پر قاضی محمد محسن رحمتہ اللہ نے فضل احمد مجددی معصومی المعروف حضرت جیو صاحب پشاوری سے طریقہ اخذ کیا۔ جنہوں نے پہلی ملاقات میں طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں دستار خلافت سے نوازا آپ حضرت جیو کے خلیفہ اعظم شمار ہوتے تھے۔ آپ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میرا فیض پانچ پشتوں تک جاری رہے گا بشرطیکہ خاندان کا کوئی فرد غیر خاندان میں شادی نہ کرے۔ قاضی محمد امین مرحوم والد قاضی مسعود الحسن صاحب ان کی چوتھی پشت میں تھے وہ ایک خدا رسیدہ ذاکر و شاغل بزرگ تھے قاضی مسعود صاحب کی ولادت باسعادت نے اس جامع علوم شریعت طریقت گھرانے کو دسمبر 1930ء کو رونق بخشی۔ قاضی محسن کے ارشاد کے مطابق پانچویں پشت کے یہ آخری بزرگ ہیں۔ نہایت ہی عمدہ اخلاق کے حامل ہیں۔ زہد و تقویٰ ورع و توکل۔ صبر و شکر۔ تسلیم و رضا اور عزیمت و استقامت میں اپنے آباو اجداد کا نمونہ ہیں۔ صوفیائے کرام کے اصول کم گفتن۔ کم خوردن و کم خفتن میں اپنی مثال آپ ہیں۔

نومبر 1954ء بمقام آراضی حضرت معظم کے دست حق پر بیعت کی اور ہمہ تن سلوک مجددیہ میں مشغول ہو گئے ان کے موروثی اخلاق حسنہ پر حضرت معظم کی محبت بابرکت نے مزید رنگ چڑھایا ان کو بھی اپنے شیخ کے ساتھ والہانہ محبت ہے اور ان کی ہر ادا کو اپنانے میں کوشاں رہنے کے باعث کامل تبع نبوی علی صاحبہا کا ایک اسوۂ حسنہ بن چکے

Marfat.com

ہیں۔ ان کا ادراک و وجدان سلوک مجددیہ کا ترجمان ہے اور سلوک کے منازل سلسلہ وار اور تفصیلاً" طے کرنے کے بعد 1944ء میں اجازت خلافت سے نوازے گئے۔ 1972ء حج کی اور 1979ء دربار اعلیٰ حضرت مجدد الف ثانی کی حاضری سے بھی مشرف ہوئے۔

سلسلہ عالیہ مجددیہ کی ترویج میں نہایت جانفشانی سے مصروف ہیں تشنگان بادہ معرفت کے لئے ایک چشمہ فیض ہیں اور گم گشتگان وادی ضلالت کے لئے نشان راہ ہیں کم و بیش سو مرد و خواتین آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ جملہ احباب سلسلہ مجددیہ کا سلوک طے کرنے پر کوشاں ہیں۔ آپ نے سلوک مجددیہ کا پورا نصاب تعلیمات۔ طریقے اوراد و ظائف۔ مراکبات کی کیفیات و مشاہدات کی نشاندہی کے لئے ایک گلدستہ صدریہ کا اہتمام کر رکھا ہے۔ عاجز کے ساتھ والہانہ محبت ہے بلکہ آپ عاجز کے ساتھ روحی عشق فرماتے ہیں اللہ کریم آپ کو اپنے فضل و کرم اور اپنے محبوب کریم علیہ الصلواۃ والسلام کے صدقہ سے کامل صحت والی عمر دراز فرمادے اور سلسلہ شریف کی خدمت کے لئے مزید استقامت دے۔ حضرت معظم کے پرانے احباب آپ کی ہی طرف اب تک دل و جان سے رجوع کرتے ہیں۔

2001-7-15 بروز بدھ حاضری بر مزار اقدس حضرت طاہر بندگی مجددی رحمۃ اللہ علیہ پر ظفر اللہ ہاشمی کی دستار بندی

یہ فقیر (میاں حاجی محمد اسلم) بمعیت قاضی مسعود الحسن صاحب اراضی و محمد ظفر اللہ ہاشمی صاحب اور عزیز عنایت الرحمٰن (قصور پورہ) حضرت طاہر بندگی رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہوا۔ مودبانہ تسلیمات کے بعد کچھ پڑھ کر نذرانہ پیش کیا اور مراقب ہو گئے۔ مراقبہ کے دوران بے حد انعام و اکرام اور عنایات کا مظاہرہ ہوا۔ بالخصوص ہاشمی صاحب پر حضور کے انعامات و نوازشات نے حیرت زدہ کر دیا۔ اپنے دست مبارک سے ان کے سر پر سفید قسم کا رومال باندھنا شروع کیا۔ آخری بل (پیچ) کے لئے بایں الفاظ فرمایا "میاں حاجی اسلم اب تم مکمل کر دو" فقیر نے تعمیل ارشاد کی۔ پھر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی اور ہمیں مرخص فرمایا۔ میرا مراقبہ ختم ہونے پر قاضی صاحب نے اس عطا و انعام کو ظاہری و عملی شکل دیتے ہوئے اپنا سفید رومال جناب ہاشمی صاحب کے سر پر باندھا۔ اور آخری پیچ فقیر نے دے کر

Marfat.com

مکمل کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دی۔ پھر مودبانہ اظہار تشکر اور تسلیمات کے بعد شاداں و فرحاں رخصت ہوئے سچ ہے بقول شاعر۔

این سعادت بزور بازء نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

دوسری دفعہ انہی احباب کے ہمراہ آپ کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی مزار شریف پر مراقب ہوئے عاجز کو تو آپ نے سرہند شریف حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ مقدسہ میں پہنچادیا۔ سر پر پیار د محبت سے ہاتھ رکھا۔ مراقبہ کے دوران نماز ظہر کی آذان آپ کے دربار میں ہوگئی۔ مراقبہ سے فارغ ہو کر برائے ادائیگی نماز مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں کے خادم نے عاجز کو امامت کے لئے پیش کش کی امامت کے دوران بے خودی اور استغراقی کیفیت بالخصوص سجدوں میں زیادہ رہی۔ اللہ کریم کا شکر واحسان عظیم ہے کہ اپنے دوستوں کے ذریعہ اس عاصی نکمے اور بے عمل کو خصوصی اعزازات' اکرامات اور انعامات سے نوازتا ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

راقم الحروف (حاجی محمد اسلم) کی پہلی بیعت؟ عاجز 1960ء ہری پور ہزارہ ٹیلیفون فیکٹری کی کالونی میں ملازمت کے سلسلہ میں بحیثیت اور سیر باک - پی - ڈبلیو - ڈی قیام پذیر رہا۔ ریلوے سٹیشن کے سامنے سرکاری سامان کے لئے ایک گودام کرایہ پر لے رکھا تھا وہاں نورالحق پٹھان چوکیدار تھا۔ چیکنگ کے دوران وہ غیر حاضر ہوتا تھا۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ وہ اپنے پیرو مرشد کی خانقاہ کا پانی بھرتا رہتا تھا اس وقت عاجز کو بزرگواروں کے ساتھ رجوع نہیں تھا۔ اسی بنا پر اس چوکیدار کو ڈانٹ ڈپٹ کرتا رہتا تھا۔ لیکن وہ غصہ بھی نہیں

Marfat.com

مناتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے مجھے کہہ ہی دیا کہ میرے حضرت صاحب کو ملو۔ میں نے وعدہ کر لیا وہ حضرت صاحب کو بھی میرے متعلق بتاتا ہو گا لہٰذا ان کی توجہ کی برکت سے ایک دن ان سے ملنے کے لئے گودام آیا اور چوکیدار کو لے کر خانقاہ شریف پہنچا پتہ چلا کہ حضرت معظم اندرون خانہ چلے گئے ہیں۔ چوکیدار کو کہا اپنے حضرت کو اندر سے بلا لاؤ۔ گرمی کا زمانہ تھا عاجز بھی دھوپ میں کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر بعد آپ تشریف لے آئے۔ سلام عرض کیا تعارف ہوا آپ نے محبت سے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور تقریباً پندرہ بیس منٹ تک میری وجہ سے کھڑے رہے۔ عاجز نے اجازت چاہی آپ نے فرمایا تم زیر سایہ آ چکے ہو یہاں آیا کرو لیکن اس بدنصیب کو دوبارہ ملنے کی ہری پور کے قیام میں سعادت حاصل نہ ہو سکی۔ وہاں سے پنڈی اور لاہور سے ہوتا ہوا ملتان پہنچ گیا اس واقعہ کو مسلسل تین سال گذر گئے اسی زمانہ میں حضرت معظم نے تصرف فرماتے ہوئے مجھے ملتان سے خود ہی کھینچ لیا۔ ہری پور پہنچا چوکیدار نے بتایا کہ حضرت صاحب تو ایبٹ آباد گئے ہیں لہٰذا اسے ساتھ لے کر حضرت معظم کے پاس پہنچ گیا اور آغا نور الٰہی مرحوم کی سفارش سے آپ نے مجھے بڑی محبت سے بیعت فرما لیا اور سلسلہ شریف میں داخل فرما لیا۔ پھر گاہے بگاہے آپ کی قدم بوسی کی سعادت حاصل کرتا رہا۔

1- معمولات: نماز فجر کے بعد ختم خواجگان و مراقبہ اور اشراق' چاشت' صلوٰۃ الزوال اور بعد نماز عصر ختم مجددی' معصومی اور مسجد میں مغرب تک مراقبہ اور قیام عشاء کے بعد حرم سرا فوراً تشریف لے جاتے تھے۔ تہجد کے بعد چائے کا معمول تھا۔

وضو توڑنے یعنی اجابت کے لئے چند احباب کے ساتھ آبادی سے باہر اور کسی ٹیلہ کی اوٹ میں جاتے تھے واپسی پر آپ کے ہمراہ خانقاہ شریف آ جاتے تھے۔ آپ وضو فرما کر نماز چاشت ادا فرماتے تھے۔ موسم کے مطابق اپنی لائبریری یا باہر لان میں آ کر خطوط کے جوابات لکھتے تھے اور احباب سے گفتگو فرماتے تھے۔ مریضوں اور پریشان زدہ کے لئے دعا فرماتے اور تعویز اسم ذات کا دیتے تھے۔ ایک دفعہ عاجز کو بھی تعویز لینے کا شوق پیدا ہوا۔ لہٰذا میں آپ کے مبارک قدموں میں بیٹھ گیا اور تعویز کا سوال عرض کر دیا مجھے آپ محبت سے بابو صاحب کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ فرمایا بابو صاحب تم تعویز کو کیا کرو گے تمہارے لئے تمہارا پیر ہی کافی ہے۔ یقین جانیں آپ کے اس ارشاد سے دائمی سرور اور

Marfat.com

کیف آج تک حاصل ہے۔ آپ کی دعا اور توجہات کریمہ کی برکت سے دو یا تین دفعہ حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت مبارک ماہ رمضان المبارک میں مع حج کے اہلیہ کے ساتھ حاصل کر چکا ہے۔ مزید یہ ہے کہ ہندوستان میں بالخصوص سرہند شریف حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ محمد معصوم' خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ سائیں توکل شاہ انبالوی مخدوم علاؤ الدین صاحب کلیر شریف' شرف الدین بو علی قلندر' قاضی ثناء اللہ' شمس الدین ترک پانی پت' حضرت خواجہ باقی باللہ' حضت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ' حضرت غلام علی رحمۃ اللہ علیہ' حضت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شاہ ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ' حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت عاشق اللہ پیر حضرت بو علی قلندر بھانجے حضرت قطب الدین دہلی' خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ بھی اور دیگر ہندوپاک کے لاتعداد اولیائے کاملین کی قدم بوسی کا شرف بھی حاصل کر چکا ہے۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اور بابا فرید الدین مسعود شکر گنج سے دائمی روحی اور قلبی تعلق ہے۔ داتا صاحب کی مبارک مسجد میں نماز جمعہ کے بعد احباب کے ساتھ ختم خواجگان' مجددی اور معصومی کی سعادت بھی حاصل ہے اور اپنے محلہ کی مسجد میں بعد عصر ختم مجددی' معصومی کا بلاناغہ معمول ہے۔

حضرت معظم و مکرم کی محبت میں دائمی فیضان کے اثرات: لائبریری میں آپ کے مطالعہ اور تلاوت قرآن کے دوران ہم پر بھی فیضان کا ایسا ورود ہوتا تھا کہ بڑی میٹھی نورانی اور شدت کی نیند محسوس ہوتی تھی لیکن ادب کی وجہ سے باہوش اور توجہ سے بیٹھے رہا کرتا تھا۔ آپ سے بالمشافہ بات بھی نہیں ہو سکتی تھی اس کی یہ وجہ ہے کہ ہم کبھی آپ سے بات کرتے اور حضرت پوچھتے تو ان کے منہ مبارک کے دہانہ سے نور کا خروج ہوتا تھا اور ہماری زبان بندی ہو جاتی تھی۔ ایک دفعہ اجابت کے لئے جاتے ہوئے راستہ میں بھی ایسا ہی واقعہ ہوا تھا۔ حالانکہ آپ میری بات کرنے پر بہت خوش ہوا کرتے تھے عاجز کا موجودہ مکان زیر تعمیر تھا آغا نور الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ عاجز کے اسی زیر تعمیر مکان پر تشریف فرما ہوئے چھتوں کی تیاری ہو رہی تھی سارے مکان کے کمروں کا جائزہ لینے کے بعد آپ نے آغا جی صاحب کو فرمایا کہ بابو صاحب کے مکان کی تکمیل کے لئے دعا کرتے ہیں آپ نے اپنے مبارک اور نورانی ہاتھ اٹھا کر بڑی محبت سے دعا شروع فرمائی۔ اے اللہ کریم بابو

Marfat.com

صاحب کے مکان کو مکمل طور پر بنا دے مکان کی ہر سمت اور ہر کمرہ کی طرف ہاتھ مبارک سے اشارہ بھی کرتے جاتے تھے۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی دعا فرمائی اس مکان میں کوئی کھیلنے والا بھی دے دے۔ آپ چونکہ مستجاب دعوات تھے آپ کی دعائیں رنگ لائیں اس وقت صرف ایک منزل بھی بنانے کی حیثیت نہیں تھی اللہ پاک نے اس مکان کی دو خوبصورت منزلیں بنا دیں مکمل ہونے کے بعد ایک بیٹی بھی عطا کر دی۔ جوان ہو جانے کے بعد اس کی شادی کے لئے عمدہ رشتے کا بھی اللہ پاک نے بغیر کوشش اور تلاش کے انتظام بھی کر دیا اور شادی بھی جلد کر دی ماشاء اللہ اس کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں اور عاجز نے موجودہ مکان بھی آخرت کے حساب سے بچنے کے لئے بیٹی کو دے دیا ہے۔ افسوس اور حسرت ہے کہ حضرت معظم ہم لوگوں کو سوگوار کر کے اپنے خالق حقیقی سے جلد ہی جا ملے۔ آپ جیسی برگزیدہ اور کامل ہستی آج تک نہ تو حرمین شریفین اور نہ ہی پورے ہندو پاک میں نظر سے گزری۔ آپ پر نماز فجر اور عصر کے بعد مراقبہ میں خصوصی انوارات الٰہیہ کی بارش ہوا کرتی تھی آپ کسی مخلوق سے تحکمانہ انداز میں نماز فجر کے حلقہ میں مخاطب ہوا کرتے تھے اور میں ڈر جایا کرتا تھا ہم سب پر بھی ان انوارات کا نزول ہوتا تھا اور آج بھی آپ کے مزار شریف پر بیٹھنے سے وہ انوارات اور کیفیات اسی طرح قائم ہیں۔ آپ سے فائدہ اور فیضان حاصل کرنے والے چند لوگ رہ گئے ہیں۔ آپ کی باتیں تو کبھی ختم نہیں ہو سکتیں بحالت طوالت و مجبوری مزید لکھنا کہیں بے ادبی میں شامل نہ ہو جائے آپ نے عاجز کو اپنی نعلین اور بال مبارک بھی عنایت فرمائے اللہ کریم اس دنیا' سقراط' قبر' حشر اور جنت میں آپ کی رفاقت اور معیت میں رکھے (آمین)

سجادہ نشین عزت مآب جناب صاحبزادہ قاضی محمد عبدالدائم صاحب

آپ کی ذات ستودہ صفات کسی تعارف کی محتاج نہیں اپ حضرت معظم قاضی محمد صدرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے خلف الرشید اور ہر طرح' ہر اعتبار سے حضور والا کے علم و ادب کے وارث حقیقی ہیں۔ آپ کے وجود مسعود نے 19 رجب 1364ھ بروز شنبہ بمطابق 30 جون 1945ء کو اس جامع شریعت و طریقت گھرانے کو رونق بخشی۔ اپریل 1956ء میں کم سنی کے عالم میں حضرت معظم و مکرم رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں سرہند شریف کے

Marfat.com

مزارات مبارکہ سے اخذ فیض کیا۔ آپ کو تمام علوم ظاہری کی تکمیل کا شرف اپنے والد بزرگوار سے حاصل ہے۔ حضرت معظم کو تدریس سے بہت لگاؤ تھا۔ مگر سلسلہ بیعت اور ارشاد کے بعد آپ کو تدریس کے لئے وقت ہی نہیں ملتا تھا۔ اس لئے آپنے باقاعدہ طور پر تدریس چھوڑ دی۔ تاہم بعض طلباء اگر اصرار کرتے اور آپ خود بھی محسوس کرتے کہ طالب علم صاحب استعداد ہے تو اسے پڑھانا شروع کر دیتے۔ اس طرح کے چند طلباء ہمیشہ آپ کے پاس رہتے اور منطق' فلسفہ اور ریاضی کی انتہائی بلند پایہ اور مشکل کتابیں پڑھتے۔ مگر راقم الحروف کے ساتھ تو آپ کی پدرانہ شفقت تھی۔ اسی لئے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود مجھے پڑھانے کے لئے کچھ وقت نکال ہی لیتے تھے۔ حتیٰ کہ سفر میں بھی ساتھ رکھتے تھے۔ سفر میں ہر جگہ آپ کے معتقدین کا ہجوم ہوتا۔ اور آپ رات کو بارہ ایک بجے کے قریب بمشکل لوگوں سے فارغ ہوتے۔ مگر اس مصروفیت اور تھکاوٹ میں بھی میرے اسباق پابندی سے باقاعدہ جاری رکھتے اللہ انہیں جزائے خیر دے۔ میں ان کے کس کس احسان کا تذکرہ کروں؟ اور ان کی شفقت ہائے بے پایاں کو کن الفاظ میں بیان کروں؟ زبان و قلم قاصر ہیں' اس مونس و غمخوار اور اس ہمدرد و غمگسار کی مہربانیوں کے احاطہ سے۔ بہرحال میں آپ سے یونہی اکتساب فیض کرتا رہا' اور یہ آپ کا فیضان نظر ہی تھا کہ میں مختصر سے عرصہ میں تمام مروجہ کتابیں پڑھ کر فارغ التحصیل ہو گیا۔

حضرت معظم چونکہ علمی گفتگو بہت پسند فرماتے تھے۔ اس لئے اکثر و بیشتر میری اور آپ کی علمی بحث جاری رہتی۔ اور کبھی کبھی ایک ہی سبق پر کئی دن لگ جاتے۔ آپ جان بوجھ کر کمزور پہلو اختیار فرماتے۔ اور جب میں اپنے موقف کو دلائل سے ثابت کر دیتا۔ تو آپ بے حد مسرور ہوتے۔ چہرہ انور کھل جاتا۔ اور مسکراتے ہوئے فرماتے۔

"تیری ہی بات صحیح معلوم ہوتی ہے منا! —— خوب دلائل پیش کئے ہیں تو نے۔"

اور میرا سر فخر سے بلند ہو جاتا۔ مگر اس شفقت کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ہر وقت پیار ہی کرتے رہتے۔ جی نہیں۔ اگر کسی دن کتاب کے مطالعہ میں ذرا بھی کمی رہ جاتی۔ جسے آپ فوراً محسوس کر لیتے۔ تو خوب پیٹا کرتے۔ مجھے مختصر سے عرصہ میں جو کچھ حاصل ہو گیا۔ اس میں آپ کی شفقت و پیار کے ساتھ ساتھ آپ کی بے پناہ ہیبت و دبدبہ کا بھی

Marfat.com

بڑا دخل ہے۔ اسی لئے کبھی کبھی بے ساختہ یہ دعا زبان سے نکل جاتی ہے کہ "میرے مولیٰ! میرے والد محترم کو اس ایک ایک ضرب کے بدلے میں جو انہوں نے مجھے لگائی ہے۔ لاکھ لاکھ اجر عطا فرما۔ اور ان کے درجات بلند فرما" صاحبزادہ صاحب چونکہ نہایت ذہین اور اعلیٰ استعداد کے حامل تھے لہٰذا بہت تھوڑے عرصہ میں علوم شریعت مکمل کرنے کے بعد حفظ قرآن بالتجوید بھی' باوجود دیگر مصروفیات کے عرصہ چھ ماہ میں پورا کرلیا۔

صاحبزادہ صاحب کا حفظ قرآن کرنا: حضرت معظمؒ بہت کثرت سے تلاوت قرآن مجید کیا کرتے تھے روزانہ ایک منزل تقریباً سات پارے) آپ کا معمول رہا ہے۔ بکثرت تلاوت کی وجہ سے آپ کو قرآن کریم سے اتنی زیادہ مناسبت پیدا ہو گئی تھی کہ باوجود باقاعدہ حافظ قرآن نہ ہونے کے نماز تراویح میں سنانے والے حافظ کو جہاں بھی غلطی لگتی' آپ فوراً تصحیح فرمادیتے۔ تاہم آپ کو اپنے باقاعدہ حافظ نہ ہونے کا بہت افسوس تھا۔ چنانچہ ایک دن فرمانے لگے۔

"ہمارے خاندان کے تمام اکابرین باکمال گزرے ہیں۔ مگر بایں ہمہ ان میں کوئی بھی حافظ قرآن نہیں تھا۔ مجھے قرآن کریم یاد کرنے کا بیحد شوق تھا۔ یاد کرنا شروع بھی کیا تھا۔ مگر درد سر کی وجہ سے یاد نہ کر سکا۔ کاش! ہمارے خاندان میں بھی کوئی حافظ قرآن ہوتا۔" دل کی گہرائیوں سے نکلنے والا یہ تاسف مجھے تڑپا گیا۔ بے ساختہ عرض کی۔ "حضور! میں انشاء اللہ جلد ہی قرآن کریم یاد کر کے آپ کی خواہش پوری کر دوں گا۔" آپ بے حد مسرور ہوئے۔ میرے لئے قاری صاحب کا انتظام کیا۔ اور یہ بھی نگاہ مرد مومن کا ہی اثر تھا کہ صرف چھ سات ماہ کے مختصر عرصہ میں' میں نے قرآن کریم یاد کرلیا اور اسی رمضان میں سنا بھی دیا۔ چونکہ آپ کی ایک دیرینہ تمنا کی تکمیل ہو گئی تھی۔ اس لئے آپ کی مسرتوں کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ اور آپ کو مسرور دیکھ کر میری خوشی کی بھی انتہا نہ رہی۔

علم ظاہر کے ساتھ آپ نے میری اصلاح باطن پر بھی بھرپور توجہ فرمائی۔ اور وقتاً فوقتاً" جس روحانی سبق کے ساتھ آپ میری مناسبت محسوس فرماتے۔ وہ سبق بھی عطا فرماتے۔ چنانچہ جس زمانے میں' میں نے قرآن کریم یاد کرنا شروع کیا۔ انہی دنوں میں آپ نے مجھے مراقبہ حقیقت قرآن عنایت فرمایا اور فرمایا کہ "قرآن کریم یاد کرنے کی وجہ سے تمہاری مناسبت حقیقت قرآنیہ سے ہو گئی ہے۔ اس لئے یہ مراقبہ کیا کرو۔" مگر اس کے

Marfat.com

ساتھ ہی اپنے متعلقین کے ساتھ میرا میل جول پسند نہیں فرماتے تھے۔ مراقبات وغیرہ کے بارے میں بھی ارشاد تھا کہ اپنی جگہ بیٹھ کر کیا کرو۔ اور اس کی وجہ یہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ مریدین کے ساتھ ربط و تعلق صاحبزادگان کو خراب کر دیتا ہے۔ ان کے ذہن میں شروع سے ہی صاحبزادگی کا زعم پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے عموماً کمالات حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

طریقہ انیقہ نقشبندیہ مجددیہ کی تکمیل کا شرف بھی آں حضور سے حاصل کر لیا۔ 1968ء کے حج مبارک کی سعادت آپ کو آں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں بذریعہ بحری جہاز ملی اور اس دوران تقریباً پانچ ماہ کا عرصہ ہمہ تن آں حضور رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت بابرکت سے فیوضات حاصل کرنے اور آپ کی خدمت کرنے میں گزرا۔ اسباق سلوک مجددیہ آخر تک آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی توجہات اور ان مقامات مقدسہ کی برکت سے تفصیلاً طے فرمائے۔

آنحضور رحمۃ اللہ علیہ انور نے اپنی حین حیات ہی میں مسجد کی امامت' خطابت' تدریس اور مدرسہ ربانیہ و خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ ہری پور کا اہتمام آپ کے حوالے فرما دیا تھا جو آپ نے نہایت خوش اسلوبی سے سنبھال لیا۔ آں حضرتؒ کے وصال پرملال پر تمام احباب طریقت علمائے علاقہ اور خاندان کے افراد نے آپ کو حضرت معظمؒ کا جانشین مقرر کرنے پر اتفاق کیا۔ اور آپ کی دستار بندی کی رسم مبارک ادا کی۔

آپ تمام ذمہ داریوں کو بطریق احسن سرانجام فرما رہے ہیں۔ آپ کی ذات گرامی کی مساعی جمیلہ سے حضرت معظمؒ کا مشن پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔ حضرت معظمؒ کے وابستگان کے اسباق کی تکمیل میں بھی سعی بلیغ و ہمت وسیع فرما رہے ہیں۔ میر آغا جان صاحب (اگرور) صوفی عبدالحمید صاحب (پشاور) صوفی محمد ساجد میاں صاحب (کھلابٹ کالونی) اور دیگر برادران طریقت جن کے اسباق قریب التکمیل تھے ان کو مکمل فرما کر انہیں اجازت خلافت سے مزین فرما چکے ہیں۔ علوم شریعت کی ترویج اور سلسلہ عالیہ مجددیہ کی اشاعت آپ کو اپنی جان سے بھی بڑھ کر عزیز ہے۔ آپ کی تعریف و توصیف میں جتنا بھی لکھا جائے کم ہے۔

حضرت معظم کے وصال کے بعد آپ نے بڑے احسن طریقہ سے خانقاہ شریف کا نظام سنبھال رکھا ہے آپ کا نماز فجر کے بعد ختم خواجگان پڑھنا اور حضرت کے مزار پر مراقبہ

Marfat.com

اور اشراق سے فارغ ہو کر حرم سرا جا کر مہمانوں کے ناشتے کا انتظام فرماتے ہیں۔ 11 بجے حرم سرا سے آ کر حضرت کی لائبریری میں تشریف فرما ہو جاتے ہیں اور احباب کے ساتھ دینوی اور دینوی معاملات میں دلکش گفتگو فرماتے ہیں حالات حاضرہ پر تبصرہ ہوتا ہے سوالات کے بھی تسلی بخش جوابات سے نوازتے اور چائے مٹھائی سے مہمان نوازی بھی کرتے ہیں۔ دوپہر کے کھانے تک وقت گذار ہو کر حرم سرا تشریف لے جاتے ہیں آپ باہر کے مکان میں جو جامعہ صدریہ کے ساتھ ہے اسی میں شب و روز قیام فرما رہتے ہیں۔ گھر میں ضرورت کے مطابق جاتے ہیں۔ اسی طرح شام 4 بجے مہمانوں کو چائے پلاتے ہیں اور نماز عصر کے بعد ختم مجددی و معصومی پڑھا کر حضرت کی طرح مسجد شریف میں ہی نماز مغرب تک وقت گذارتے ہیں وہاں شریعت مطہرہ اور طریقت کے متعلق عمدہ ارشادات سے دلوں کو گرماتے ہیں۔ نماز عشاء کے بعد پھر لائبریری میں احباب کے ساتھ تقریباً ایک گھنٹہ یا زیادہ گذارتے ہیں چائے اور اکثر پشاوری قہوہ مٹھائی وغیرہ کے ساتھ دل خوش کرتے ہیں۔ نماز جمعہ کے خطبہ میں اکثر عشق مصطفیٰ کا موزوں پسند فرماتے ہیں۔ آپ محبت بھرے اور پر خلوص خطبات سے قلوب میں اثرات سوز اور رقت کا سماں پیدا کرتے ہیں۔ یہ صرف اور صرف حضرت معظم کا زندہ و جاوید فیضان بھی اور آپ کا تعارف بھی ہے۔ سالانہ میلاد مصطفیٰ کریم علیہ الصلوۃ والسلام حضرت مجدد الف ثانی اور دیگر ختمات کی مجالس میں عمدہ و لذیذ لنگر کا اہتمام فرماتے ہیں۔

حضرت معظم مکرم کے سالانہ عرس 18-19 ربیع الثانی میں دل کھول کر ضیافتیں کرتے ہیں احباب کے علاوہ مقامی حضرات بھی کثیر تعداد میں حضرت کا لنگر کھاتے اور دعائیں دیتے ہوئے خوش خوش جاتے ہیں۔ مسجد میں حضرت معظم کے عرس مبارک کی تقریب میں نعت خوانی اور محبت بھری تقریریں ہوتی ہیں اور رات 12 بجے دعا کے ذریعے یہ بابرکت مجلس اختتام پذیر ہو جاتی ہے 18 اور 19 کو وسیع پیمانہ پر قرآن خوانی اور کلمات مبارکہ پڑھے جاتے ہیں جنہیں اجتماعی دعا میں حضرت کو ایصال کر دیئے جاتے ہیں احباب بھی سینکڑوں کی تعداد میں ختم قرآن پیش کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں باہر کے اور مقامی حضرات اعتکاف کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں جن کی خصوصی طور پر مہمان نوازی کی جاتی ہے۔

Marfat.com

حیات صدریہ: حضرت صاحبزادہ صاحب نے حضرت معظم کے دلکش، حقیقی اور ایمان افروز واقعات اور مشاہدات کے متعلق حیات صدریہ کے نام سے یہ کتاب لکھی ہے جو احباب اور عوام میں مقبول ہو چکی ہے۔ اس کی اشاعت در اشاعت ہو رہی ہے اس دنیا میں حضرت معظم اور آپ کے روحی اور ادبی تعارف کا ذریعہ بھی بن رہی ہے۔ کتاب 464 صفحات پر مشتمل ہے اور 1982ء میں لکھی گئی ہے۔

سید الوریٰ: حضرت صاحبزادہ صاحب نے دو جلدوں میں حضورت سید الاولین والآخرین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت مطہرہ کے نام سے 993 صفحات پر حضور اکرم کے عشق اور محبت میں ڈوب کر لکھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ آپ نے حضرت معظم و مکرم کے نام پر اس کتاب کا انتساب فرمایا ہے۔ جس کی اشاعت اگست 1997ء میں ہوئی یہ مبارک کتاب خواص و عام میں مقبول ہوئی اور مقابلہ میں کتب سیرت برائے سال 1998ء میں اول انعام کی مستحق قرار پائی اور مولف موصوف کو حکومت پاکستان کی طرف سے مبلغ تیس ہزار روپے بطور انعام دیئے گئے اور سیکرٹری مذہبی امور سید احمد صدیقی صاحب نے سند امتیاز بتاریخ 12 ربیع الاول 1419ھ بمطابق 7 جولائی 1998ء دی۔ اس خوبصورت تصنیف سید الوریٰ کا میاں نواز شریف نے بھی شکریہ ادا کیا اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو مبارکباد دی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور ہم سب کو سیرت مقدسہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق رفیق سے نوازے (آمین)

محترم قاضی عبدالدائم دائم

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ!

قومی سیرت کانفرنس کے موقع پر آپ نے اپنی خوبصورت تصنیف سید الوریٰ عنایت کی جس کے لئے میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ اہل علم نے اس کتاب کو پہلے انعام کا مستحق قرار دیا جس پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

آپ نے دو جلدوں میں رسالت مآب ﷺ کی حیات مبارکہ کے تقریباً سب ہی اہم عنوانات جمع کر دیئے ہیں۔ آپ نے جس محبت میں ڈوب کر سیرت ﷺ لکھی ہے، اس کا احساس کتاب کے ہر قاری کو ہوتا ہے۔ آپ کا طرز تحریر بہت سہل، رواں اور عام فہم ہے

Marfat.com

اور مجھے پوری امید ہے کہ سیرت کے پیغام کو عام کرنے میں یہ کتاب اہم کردار ادا کرے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور ہم سب کو سیرت پاک ﷺ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مخلص

محمد نواز شریف

قاضی عبدالدائم دائم

سجادہ نشین خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ ہری پور ہزارہ

3- **جام عرفان**: آپ نے ماہانہ جام عرفان کا اہتمام بھی فرمایا ہوا ہے۔ اس میں بھی عشق مصطفیٰ کی سیرت اور عمدہ نعتوں کے گلہائے عقیدت کا اظہار فرماتے ہیں اور دیگر ضروری اور شعری مضمون کی بھی اشاعت کا انتظام ہے۔

4- **حضرت معظم و مکرم کی مسجد کی توسیع**: مسجد کا صحن چھوٹا ہونے کی وجہ سے اور احباب کی تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے پرانا وضو خانہ ختم کر کے صحن کے سائز کو دوگنا کر دیا ہے آپ نے اپنی بصیرت سے مسجد کے ہال اور برآمدہ کی درمیانی دیوار کو نکال کر نہایت ہی خوبصورت پائے لگوا دیئے ہیں اور مسجد کو ایک خوشنما اور وسیع ہال میں تبدیل فرما دیا ہے۔ ایک کشادہ تہہ خانہ بھی اسی مقصد کے لئے بنوا دیا ہے اس کے اوپر خوبصورت برآمدہ۔ وضو کے لئے کافی تعداد میں پانی کی ٹوٹیاں، غسل خانے اور طہارت خانے بنوائے ہیں جامعہ صدریہ اور مہمان خانہ کے ساتھ کافی تعداد میں غسل خانے اور فلش سسٹم طہارت خانے بنوا دیئے ہیں اور یہ مبارک کام ابھی جاری اور ساری ہے۔ مہمانوں کو عرس کے دن انہی برآمدوں میں اور مہمان خانہ کے برآمدے اور صحن میں لنگر کھلانے کا عمدہ اور عظیم اہتمام کیا جاتا ہے اور یہ منظر قابل دید ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو عمر طویل مع صحت کاملہ فرما کر طالبان حق کے لئے یہ منبع کمالات و فیوضات قائم و دائم رکھے اور مخلوق خدا ظاہری و باطنی علوم سے بہرہ مند ہوتی رہے۔

ایں دعا از من از جملہ جہاں آمین باد

Marfat.com

حضرت توکل شاہ انبالوی مجددی قدس سرہ العزیز

حلیہ شریف: قد موزوں حضور کا میانہ جسم بھاری بھرا ہوا فربہ اندام۔ چوڑا سینہ ہاتھ پاؤں مضبوط قوی ہیکل صاحب رعب وداب موئے سر سیدھے زرمہ گوش تک دراز داڑھی گنجان ابرو باریک خمدار ہلال کی طرح پیشانی نورانی فراخ بنی سیف یعنی بہت موزوں رخسارے بھرے ہوئے آنکھیں بڑی بڑی اور بادہ وحدت سے مخمور رنگ سرخ وسفید مثل دانہ انار۔

لباس: حضور اکثر کرتہ بہت نیچا اور کوٹ ہندوستانی قطع کا پہنتے تھے اور عربی طرز کا تہ بند باندھتے تھے سر پر کبھی سپاہیانہ وضع کا اور گاہے عالمانہ انداز کا عمامہ ہوتا تھا اور موسم سرما میں اکثر کنٹوپ لباس عموماً حضور سفید پسند فرماتے تھے رنگین یا گیرو لباس آپ کے بدن مبارک پر کبھی نہیں دیکھا گیا۔

وطن: حضور علیہ الرحمتہ کے وطن مبارک کی نسبت ایک روز میں نے دریافت کیا تو حضور نے فرمایا کہ ہمارا گھر موضع پکھو کی میں ہے جو ضلع گورداسپور میں موضع رتر چھتر اور ڈیرہ بابا نانک کے درمیان واقع ہے بعد ازاں میں نے خود اس مقام کو تحقیق کیا تو در اصل اسی جگہ حضور کا وطن ثابت ہوا منشی نور احمد صاحب مولف تزکرہ توکلیہ نے صحیح لکھا ہے اور لوگوں نے جو مختلف اوائتیں نقل کی ہیں وہ ناقابل اعتبار ہیں اور جب میں خود اپنے پیشوا کی زبانی تصیح کر چکا ہوں تو پھر کیا شک باقی رہا۔

تربیت وپرورش: حضرت صاحب علیہ الرحمتہ کی پرورش حضور کے نانا صاحب میاں اللہ دین شاہ مست نے کی ہے جو نوشاہی طریق کے بڑے باخدا اور صاحب نسبت درویش تھے اور حضور کے والدین نہایت خورد سالی میں جاں بحق تسلیم کر چکے تھے آپ کے عظیم الشان دلکش حیرت انگیز احوال مشاہدات کرامات خلیفہ اعظم حضرت مولانا مولوی محبوب عالم سیدوی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات نے تحریر فرمائے ہیں۔ احباب سے التماس ہے کہ حضرت سائیں صاحب کے احوال ارشادات کثرت درود خوانی۔ عاجزی اور انکساری کامل توکل کو اپنانے کی بھرپور کوشش فرمادیں۔

ایک روز ارشاد ہوا: کہ ہم کو بچپن سے یہ عادت تھی کہ جہاں کہیں کسی اچھے

Marfat.com

بزرگ کو سنتے وہیں چلے جایا کرتے اسی طرح پھرتے پھراتے ہم اجمیر شریف چلے گئے اور خواجہ بزرگ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خواجہ معین الحق والدین کے روضہ شریف پر عرصہ تک وہاں رہتے رہے وہاں ایک مولانا صاحب تھے جو ایک حجرے میں گوشہ نشین رہتے تھے اور کسی سے نہیں ملا کرتے تھے ہم ان کی خدمت کرنے لگے ان کو پانی لادیا کرتے وضو کرادیا کرتے غرض ان کی صحبت میں رہتے۔

مولانا صاحب کی عادت تھی کہ حجرہ کا دروازہ بند کر کے تالا لگا دیا کرتے تھے اور کسی کو بیعت نہیں فرماتے تھے تھوڑے دنوں کے بعد مولینا صاحب نے ہمیں کلمہ شریف کی ترکیب سکھائی اور اور عجیب لذت وکیفیت اس میں آتی رہی ہماری اور ہی حالت ہوگئی کہ جب وہ وقت آتا جس وقت کہ مولانا صاحب نے ہمیں کلمہ شریف سکھایا تھا تو خود بخود ہی کلمہ شریف اندر جاری ہوجاتا تھا ان کا فیض چشتیہ طریق کا تھا اور ہمیں وہیں سے چشتیہ طریق کا فیض حاصل ہوا تھا پھر ان مولانا صاحب کو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک سے حکم ہوگیا کہ تم بصرہ کے قطب ہوگئے ہو وہاں چلے جاؤ وہ چلے گئے تو ان کے چلے جانے بعد ہماری طبیعت بھی وہاں نہ لگی اور روح پر فتوح خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہم کو خواب میں ارشاد ہوا کہ تم خاندان نقشبندیہ کے صاحب طریقت وہدایت ہوگے نقشبندی سلسلہ سے فیض حاصل کرو ہم وہاں سے اسی طرف کو چلے آئے اور سوچ میں تھے کہ کہاں جائیں اور کس سے بیعت ہوں ایک روز کوئی بزرگ مل گئے اس نے کہا تم جہاں خیلاں جاؤ جب جہاں خیلاں کے قریب گئے تو ایک عورت مجذوبہ ملی اس نے کہا آگئے ہو جاؤ آفتاب ہدایت کے غروب کا وقت قریب آگیا ہے جلدی اپنا حصہ لے لو ابھی ہماری عمر گیارہ سال کی تھی یا بارھویں میں قدم تھا داڑھی مونچھ کچھ نہیں آئی تھی۔

آپ کا حضرت خواجہ قادر بخش مجددی سے بیعت ہونا: چنانچہ ہم شمس عرفانی حضرت خواجہ قادر بخش رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے حضور نے ہمیں پیار کیا اور بیعت کر کے فرمایا توکل شاہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے اکو واری کہ کیاری کیاری میں نے عرض کیا حضور اکو واری ٹھیک ہے کیاری کیاری میں دیر لگتی ہے حضور نے توجہ دی اور اس قدر غلبہ فیض' کا ہوا کہ ہماری ناک سے خون بہنے لگا اور ہم بیہوش ہوگئے جب حضور نے دیکھا کہ ناک سے خون آگیا ہے تو کچھ تھوڑا سا فیض کھینچ لیا تب ہمیں ہوش آیا پھر ہم

Marfat.com

کچھ عرصہ وہاں رہے بعدہ انبالہ رہنے کی اجازت ہو گئی ہم انبالہ چلے آئے کبھی کسی مسجد میں پڑے رہتے کبھی نند سنگھ کے باغ میں اور قبرستان میں رہا کرتے حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہم کو اجازت بیعت کرنے کا بھی ارشاد فرمایا۔

حضرت خواجہ کا وصال ہونا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دستار کا عطا ہونا:

ہونا: ایک روز ہم نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا چنانچہ وہ صحیح نکلا اور خبر لگی کہ حضرت خواجہ صاحب کا وصال واقعی ہو گیا ہے ہم وہاں گئے تو چہلم پر تمام خلفاء کو دستار بندی ہوئی مگر مجھ کو کم سن سمجھ کر کسی نے دستار نہ دی مجھ کو اس بات کا فکر ہوا کہ مجھے کسی نے نہ پوچھا اسی فکر میں باہر جنگل میں چلا گیا اور ذکر الٰہی میں مشغول ہوا کچھ سکرت طاری ہوئی دیکھا کہ ایک بڑی لمبی دستار کا پلہ عرش سے اتر کر میرے پاس آیا اور آواز آئی کہ اس کو باندھ لو آپ کے واسطے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عرش سے دستار آئی ہے پھر میں نے اس کو باندھنا شروع کر دیا اپنے سر پر اتنی لمبی دستار تھی کہ باندھتے گیا مگر وہ ختم ہونے میں نہیں آتی تھی جب میں بہت ہی باندھ چکا تو آخر تھک کر اس کو باندھنا چھوڑ دیا پر وہ ختم نہ ہوئی۔

توکل: توکل کئی طور پر ہوتا ہے۔ ایک تو عام دنیا داروں کا توکل ہے کہ مثلاً کسان نے زمین میں ہل چلایا اسے بویا بیجا۔ اس کی راکھی کی اور اپنی طرف سے تمام باتیں کھیتی کے متعلق صرف کر چکا۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا کہ خداوندا تو چاہے تو اناج ہمارے ہاتھ آ سکتا ہے ورنہ کچھ نہیں۔ اسباب ہم تیار کر چکے ہیں۔ اب ان اسباب میں تاثیر ڈالنا تیرے اختیار ہے تو گویا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیل، لکڑی، چرس، کنواں وغیرہ تمام سامان بیکار نہیں پیدا کئے (اور ربنا ما خلقت ھذا باطلا پر عمل کیا ہے) اس کا نام بھی توکل ہے اور یہ عام دنیا داروں کا توکل ہے اور ایک قسم مثلاً سیاحوں کا توکل ہے کہ انہوں نے اپنی ضروریات سفر مثلاً مصلیٰ، لوٹا، تسبیح، کپڑا وغیرہ دیگر ضروریات کو مہیا کیا ہوا ہے اور ساتھ ساتھ لئے پھرتے ہیں۔ یہ بھی توکل کے خلاف نہیں بلکہ انہوں نے اسباب کو جمع کر کے پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا ہے اور مغلوب الحال لوگوں کی ریس نہیں کرنی چاہئے، ان کا کچھ اور حال ہوتا ہے۔

Marfat.com

اور ایک توکل مثلاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا کہ وہ حضرات جہاد کے واسطے گھوڑے بھی مہیا کرتے تھے اور تلوار نیزہ وغیرہ آلات حرب بھی جمع کرتے تھے اور بعض اوقات بعضے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین جوش توکل میں آکر جہاد کے وقت اپنی زرہیں اتار کر لڑتے تھے اور رسول کریم ﷺ کا تو یہ حال تھا کہ اگر کوئی اور ایک زرہ پہنتا تو آپ دو پہنتے تھے۔ یہ عین توکل تھا مگر عامہ امت کی تعلیم کے واسطے تھا اور ایک توکل ان لوگوں کا ہے جنہوں نے اسباب کو بالکل قطع کر دیا ہے اور ہر بات اور ہر کام میں ان کا بھروسہ صرف ذات پر ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم کا واقعہ: حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا و علیہ السلام کی خلت کا آوازہ دیا گیا اور آپ کو معلوم ہو گیا کہ میں اللہ تعالیٰ کا خلیل ہوں تو آپ نے عرض کیا کہ خداوندا میں تیرا خلیل ہوں۔ میرے سواء کوئی اور بھی ایسا ہے جو تیری ذات پر اتنا بھروسا رکھتا ہو جس قدر کہ میرا بھروسا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے خلیل تجھ سے بھی زیادہ بھروسا رکھنے والے میرے بہت سے بندے ہیں۔ (خلیل اسے کہتے ہیں جس کے دل میں گنجائش سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کی نہ ہو) حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السلام نے عرض کیا۔ خداوندا مجھے بھی ان میں سے اپنا بندہ کوئی دکھادے۔ حکم ہوا جاؤ فلاں جنگل میں جاکر دیکھو۔ وہاں ہمارا ایک ایسا ہی بندہ ہے' اس سے ملاقات کرو۔ چونکہ وہ جنگل بہت دوری کے فاصلہ پر تھا آپ کو کچھ یوں ہی فکر سا ہوا۔ حکم ہوا کہ یہ اسم پڑھتے چلے جاؤ' جلدی پہنچ جاؤ گے آپ وہاں تشریف لے گئے اس سے ملے' سلام علیکم کی۔ تھوڑی دیر کی گفتگو کے بعد حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السلام نے کہا کہ اگر آپ کو کسی کام کی ضرورت ہو تو فرمایئے تاکہ میں آپ کا وہ کام کر دوں۔ اس بزرگ نے کہا۔ آسمانوں میں ایک شخص کے خلیل ہونے کا آوازہ دیا گیا تھا۔ جس کا نام ابراہیم ہے (علیہ السلام) میں نے دعا کی تھی کہ خداوندا! اپنے اس خلیل کی زیارت مجھے بھی کرادے۔ سو یہ حاجت ہے اور تو کوئی کام نہیں۔ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ کی دعا قبول ہو گئی۔ یہ دیکھئے میں موجود ہوں۔ میرا نام ہی ابراہیم ہے (علیہ السلام) اس بزرگ نے بہت ہی محبت ظاہر کی اور اسرار و معرفت کی باتیں دونوں کے درمیان بہت دیر تک ہوتی رہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ علیٰ نبینا و علیہ السلام نے جانے کے واسطے اجازت مانگی تو انہوں نے کہا

Marfat.com

کہ کھانے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ کھانا کھا کر ہی چلے جانا۔

حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے کہا آپ کس طرح گزارہ کرتے ہیں اللہ کے بندہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رزق کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ جب ضرورت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ سے مانگ لیتا ہوں۔ وہ بھیج دیتا ہے میں کھا لیتا ہوں۔ آپ ٹھہر جائیں آپ کے واسطے بھی کھانا آ جائے گا چنانچہ اس بزرگ نے تسبیح لے کر کچھ اسمائے الٰہی پڑھے آسمان سے اتر کر دستر خوان بچھ گیا اور کھانے چنے گئے اور دونوں نے کھانا کھایا۔ پھر اس بزرگ نے آسمان کی طرف نظر کر کے عرض کیا خداوندا! میں تو سمجھتا تھا کہ خلیل کو دنیاوی تعلقات سے کوئی مس ہی نہ ہو گا مگر خیر کیا عرض کروں۔ خلیل تیرا بھید ہے تو اس کا بھید ہے۔ مجھے دم مارنے کی جگہ نہیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السلام وہاں سے چلے آئے اور توکل کے بارے میں آپ کی طبیعت میں فکر پیدا ہوا کہ ہمیں اس قسم کا توکل کیوں نہ عطا کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خلیل! تو کیوں گھبراتا ہے۔ تو اسباب کو مہیا کر کے میری قدرتوں کا اظہار کرتا ہے۔ تو ان دیوانوں کی باتوں سے کیوں پریشان ہوتا ہے۔ یہ دنیا کی طرف سے دیوانے ہو گئے اور اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور میری طرف سے عقل مند ہو گئے۔ ان کا یہی مرتبہ ہے کہ میں کھانے پینے کی چیزیں ان کو پہنچا دیتا ہوں اور یہ کہ وہ معصوم و مغفور ہیں اور قیامت کے دن بے حساب بخشے جائیں گے۔ باقی دنیا کی نعمتیں و لذتیں اور آخرت کے عیش و آرام اور لذت دیدار الٰہی کی اور مراتب قرب کے اور شان انعام کی اور بے انتہا دیدار الٰہی تمہارے ہی واسطے ہے اور مصداق الانبیاء سری وانا سرھم یعنی انبیاء میرا بھید ہیں اور میں ان کا بھید ہوں کے تم ہی لوگ ہو اور تیرے طفیل بے انتہا خلق کو بخشوں گا اور میری خلافت کا حق تم ادا کر رہے ہو۔ شان خلافت تم کو ہی شایان ہے اور ایک توکل وہ ہے جو اصحاب صفہ کو دیا گیا تھا اور جس کا نمونہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح دکھایا تھا کہ جب لوگوں نے آپ سے توکل کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر سانپ کے منہ میں دے دیا اور فرمایا جس کے بندے ہم ہیں اسی کی یہ مخلوق ہے۔ اس کی مجال نہیں کہ بغیر حکم خدا کے ہمیں نقصان پہنچا سکے۔ پھر سانپ کے منہ سے نکال کر آگ پر رکھ دیا اور فرمایا اس کی بھی مجال نہیں کہ سوائے حکم خدا کے ہمیں کوئی تکلیف پہنچا سکے۔ چنانچہ کسی نے بھی آپ کو ضرر نہ پہنچایا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت

Marfat.com

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ عین ذات میں فانی اور مستغرق تھے اور مغلوب الحالی میں آپ سے یہ واقعہ سرزد ہوا تھا اور مغلوب الحالوں کی باتیں کچھ ایسی ہی ہوتی ہیں۔ جو شخص مغلوب الحال نہ ہو اس کو ان کی ریس نہیں کرنی چاہئے بلکہ رسول کریم ﷺ کی شریعت میں جس توکل کا حکم ہے اس پر ہی قائم رہے اور جس منصب کا وہ شخص ہو اسی منصب کا توکل اسے دیا جاتا ہے۔

توکل کی کئی قسمیں ہیں اور سب کی سب رسول اللہ ﷺ کے سینہ مبارک کے نور سے نکل کر اولیاء اللہ کے سینوں میں علیٰ حسب مراتب آئی ہیں۔ مثلاً ایک توکل تو رسول اللہ ﷺ کا یہ تھا کہ کھانے' پہننے کا سامان بھی مہیا فرماتے تھے۔ شانہ' مسواک وغیرہ بھی ہمراہ رکھتے تھے اور بازار میں چلتے پھرتے بھی تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں کفار کا قول اس طرح بیان فرماتا ہے کہ اس رسول کو کیا ہوا کہ بازاروں میں چلتا اور کھانا کھاتا ہے مگر باوجود ان سب باتوں کے اللہ تعالیٰ پر بھروسا فرماتے تھے۔ اور عامہ مومنین امت کی تعلیم کے لئے حضور انور ﷺ یہ توکل فرماتے تھے۔ پس اسباب کو کام میں لانا اور مسبب اور موثر حقیقی اللہ تعالیٰ کو جاننا یہ بھی توکل ہی ہے۔

حضور سید الاولین والاخرین کے حیرت انگیز معجزات: ایک توکل

آنحضرت ﷺ کا یہ تھا کہ رسول اکرم ﷺ ایک درخت کے نیچے لیٹے ہوئے تھے اور ہتھیار آپ کے پاس کوئی نہیں تھا۔ ایک کافر آیا اور تلوار اٹھا کر کہا یا رسول اللہ! اب آپ کو میرے ہاتھ سے کون بچاوے گا۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا اللہ اس نے دوسری بار پھر کہا یا رسول اللہ! آپ کو میرے ہاتھ سے اب کون بچاوے گا' آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ اس نے تیسری بار پھر کہا یا رسول اللہ! آپ کو میرے ہاتھ سے کون بچاوے گا۔ آنحضرت ﷺ کو پھر بھی کسی قسم کا فکر و گھبراہٹ پیدا نہیں ہوا۔ اور اس تسلی و اطمینان سے فرمایا اللہ۔ اس کافر پر حضور کا ایسا اثر پڑا کہ بے ہوش ہو کر زمین پر جا گرا اور تلوار بھی ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ اس وقت رسول اکرم ﷺ نے وہ تلوار لے کر اور اس کے سر پر کھڑے ہو کر فرمایا اب بتا تجھے میرے ہاتھ سے کون بچاوے گا۔ اس نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ حضور ہی کی مہربانی ہو تو جان بچ سکتی ہے۔ آنحضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میں بتاؤں تجھے کون بچا سکتا ہے؟ اس نے کہا' ہاں حضور فرمائیے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہو لا الہ الا

Marfat.com

اللہ محمد رسول اللّٰہ چنانچہ وہ شخص اسی وقت مسلمان ہو گیا۔ یہی نور اولیاء اللہ کے سینوں میں آیا ہوا ہے اور ایک توکل یہ ہے کہ ایک لڑائی میں حضور انور ﷺ نے تین روز تک کچھ نہیں کھایا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے گھر جا کر اپنی بیوی سے دریافت کیا کہ کچھ موجود ہے جو رسول خدا ﷺ کو کھلایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ صرف دو روٹیاں اور مکھن ہے۔ تم چپکے سے جا کر رسول اکرم ﷺ کو بلا لاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے چپکے سے یہ بات رسول اکرم ﷺ کے گوش گزار کی آنحضرت ﷺ نے تمام صحابہ کو آواز دے کر فرمایا کہ ہاتھ دھو لو۔ جابر نے تمہاری دعوت کی ہے اور جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جاؤ کھانا لے آؤ۔ جابر رضی اللہ عنہ کو سخت تشویش ہوئی اور گھر جا کر بیوی پر ناراض ہونے لگے کہ تو نے خواہ مخواہ میری بے عزتی کرائی۔ رسول خدا ﷺ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے۔ وہ کہنے لگی تم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض بھی کر دیا تھا کہ صرف دو ہی روٹیاں ہیں۔ انہوں نے کہا یہ تو میں نے عرض کر دیا تھا کہا تو کچھ فکر نہیں۔ رسول کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ تم بلا تامل یہ دونوں روٹیاں اور مکھن لے جاؤ۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ وہی لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ نے معجزانہ طور پر سب صحابہ کرام کو اس مختصر خوراک سے سیراب فرما دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ایک مست مجذوب تھا ایک روز حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر جاتے وقت وہ مجذوب ملا اور کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام اپنے خدا کو میری طرف سے کہہ دینا کہ پلاؤ کی آگے ایک رکابی بھیجتا تھا اب دو رکابیاں بھیجا کرے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تو خود کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا کہ میری اور اللہ تعالیٰ کی آپس میں بول چال نہیں ہے۔ آپ ہی میری طرف سے عرض کر دینا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تو بڑا گستاخ ہے۔ اسنے جواب دیا کہ آپ کو کیا غرض، میری طرف سے عرض کر دینا۔

آخر حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے۔ جب واپس ہونے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ ہمارے مست مجذوب کی طرف سے بھی عرض کر دے وہ کیا کہتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا بار الہ وہ بڑا گستاخ ہے۔ اس کی طرف سے کیا عرض کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

Marfat.com

وہ کیا کہتا تھا جس سے تم نے بے ادبی معلوم کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہی فقرہ دہرایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ وہ ٹھیک اور سچ تو کہتا تھا کیونکہ ہمارے ساتھ بالمشافہ کلام نبی ہی کر سکتا ہے۔ ولی کی کیا طاقت ہے' جو بالمشافہ کلام کر سکے۔ اس نے سچ کہا کہ میری کیا مجال ہے کہ میں اللہ سے بالمشافہ کلام کر سکوں لیکن دل اس کا میری محبت سے بھرا ہوا تھا مگر زبان کو الفاظ کی اٹکل نہیں آئی اور ہم دلوں کو دیکھتے ہیں۔

حضور غوث پاک رحؒ کا واقعہ: ایک محفل میں حضرت غوث پاک سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ تھا کہ حضور غوث پاک نے جو یہ فرمایا ہے کہ اولیاء اللہ کی گردنوں پر میرا قدم ہے' بظاہر اس کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا یہ درست ہے کہ آپ کے وقت سے لے کر قیامت تک جس قدر لوگ قادریہ نسبت کو حاصل کریں گے ان سب کی گردنوں پر آپ کا قدم مبارک ضرور ہو گا۔ کیونکہ نسبت قادریہ کی تکمیل اسی وقت ہو گی جبکہ آپ کا قدم مبارک ان کی گردنوں پر آوے گا۔

خواجہ معین الدین چشتی رحؒ سے فیضیاب ہونا: چنانچہ ہم نے بھی دیکھا ہے کہ ایک دفعہ ہم بغداد شریف کی طرف منہ کر کے حضرت پیران پیر کی روح سے فیض لے رہے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ حضرت پیران پیر غوث پاک رضی اللہ عنہ کی روح مبارک ہماری گردن پر آ سوار ہوئی ہے اور آپ کے دونوں پاؤں مبارک ہماری گردن کے دونوں طرف سینہ پر لٹکے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مست راضی ہے۔ اس روز ہم کو بہت ہی فیض ہوا۔ بڑا استغراق اور جوش آیا اور نسبت قادریہ کی تکمیل ہو گئی۔

ایسے ہی ایک روز اجمیر شریف کی طرف منہ کر کے متوجہ ہو کر خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمتہ کی روح سے فیض لے رہے تھے۔ آپ کی روح مبارک ظاہر ہوئی۔ آپ نے نسبت چشتیہ وارد کر کے فرمایا کہ تم کو ہماری طرف سے بھی اجازت ہے۔

اتباع سنت

رنڈی کا مزار پر شرینی چڑھانا اور تبرک بن کر تقسیم ہونا حرام ہے

ایک دفعہ کا واقعہ ہے جو خاص میرے ساتھ گزرا کہ میں ایک مرتبہ کرنال گیا اور قلندر صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھنے کی غرض سے پہنچا۔ وہاں ایک رنڈی میرے سے پہلے

Marfat.com

ریوڑیاں قبر پر چڑھا کر باہر نکلی تھی۔ میں اندر پہنچا تو بعد فاتحہ مجاور نے ان میں سے کچھ ریوڑیاں تبرکاً" مجھ کو دیں۔ مجھ پر چونکہ ایک سکرۃ کی حالت تھی۔ میں نے لے کر وہ ریوڑیاں پلے باندھ لیں اور جب واپس انبالہ شریف پہنچا تو وہ ریوڑیاں حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں پیش کیں اور عرض کیا کہ حضور میں قلندر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر گیا تھا وہاں سے یہ تبرک ملا تھا۔

آپ نے فرمایا کہ رنڈیاں بزرگوں کی قبروں پر شیرینی چڑھا جاتی ہیں اور پھر وہ لوگوں میں تبرک بن کر تقسیم ہوتا ہے۔

تب مجھے یاد آیا کہ واقعی یہ رنڈی کا چڑھایا ہوا تبرک تھا۔ چنانچہ حسب الارشاد میں نے باہر پھینک دیں۔ بعد ازاں مجھے بہت نصیحت فرمائی کہ صاحب نسبت کو ہر چیز جو ہاتھ میں آ جائے نہیں کھانی چاہئے بلکہ سوچ سمجھ کر کھانا چاہئے مگر خدا کا شکر ہے کہ میں نے اس میں سے کھائی نہ تھی۔

سنت رسول اللہ ﷺ کی پابندی کا حضور انور کو اس قدر خیال تھا کہ ایک دفعہ ہمسایہ میں ایک چمار مر گیا تو حضور نے جب تک اس کو نہ لے گئے کھانا نہ کھایا جب اس کو باہر جلانے کے واسطے لے گئے تو پھر بھی وہاں نہ کھایا۔ مسجد میں تشریف لے گئے' اور وہیں کھانا منگا کر تھوڑا تناول فرمایا اور فرمایا کہ پڑوسی ہے جب ان پر غم ہے تو ان سے الگ ہو کر کھانا کھانا چاہئے۔

مسئلہ حیات النبی ﷺ: حضرت نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات کے یہ معنے ہیں کہ جیسے تصرفات و اختیارات حضرت نبی اکرم ﷺ سے بوقت حیات بدن جاری تھے وہ اب روح مبارک سے بھی بدستور جاری ہیں۔

آپ کا حضور اکرم ﷺ کے گھوڑے کی باگیں پکڑ کر سرہند شریف جانا: ایک روز کا ذکر ہے کہ ہم مدینہ منورہ پہنچے۔ حضور گھوڑے پر سوار روضہ منورہ سے باہر تشریف لائے اور اپنے گھوڑے کی باگیں اور کپڑے مجھے دے کر اپنے گھوڑے کے آگے کر لیا۔ میں بتلاتا ہوا کہ یہ حضور کا عاشق ہے۔ یہاں حضور کے دین کی بڑی ترقی ہوئی۔ ساتھ ساتھ چلا آیا حتیٰ کہ حضور پر نور سرہند شریف تشریف لائے ---- میں نے کہا کہ

Marfat.com

حضور اس جگہ پر آپ کے دین کی بڑی طاقت ہوئی ہے یہاں حضور کی حدیث شریف اور قرآن مجید پڑھایا گیا ہے پھر جو خیال کیا تو دیکھا کہ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ شریف کی جگہ بہت ہی خوبصورت ایک بارہ دری بنی ہوئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے نیچے اترے اور گھوڑا مجھے پکڑا کر اس بارہ دری میں تشریف لے گئے۔ بڑی دیر تک اندر رہے نہیں معلوم کیا اسرار کی باتیں باہم کیں۔ پھر باہر تشریف لائے اور سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف چلے میں مدینہ منورہ تک حضور کے ساتھ رہا۔

معلوم ہوتا ہے کہ جس جگہ اور جس ملک میں ضرورت ہوتی ہے حضور انور وہاں روحی پرورش فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص دل سے ہم پر درود بھیجتا ہے اس کو ہم کانوں سے سنتے ہیں۔ ورنہ فرشتے لا کر ہمارے حضور میں پیش کرتے ہیں۔

اور حدیث سے یہ بھی ظاہر ہے کہ جمعرات کی رات کو تمام امت کے درود اور اعمال حضرت رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور پیش ہوتے ہیں۔

الی لگی ہوئی روٹی کا کھا جانا: حضور کی عادت مبارک تھی کہ کھانا کھانے کے وقت اکثر اپنے کھانے میں سے کچھ نہ کچھ حاضرین کو عطا فرماتے۔ ایک روز میں راجپورہ سے پرے موضع برنالہ میں گیا تھا۔ حضور نے میرے بعد سائیں عبدالکریم عرف مغلی شاہ کو روٹی کا ایک لقمہ معہ تھوڑے سے سالن کے دے کر فرمایا کہ یہ ہمارے مولوی صاحب کو دے دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور وہ تو گاؤں گئے ہوئے ہیں۔ فرمایا اب ہم ایثار کر کے یہ ان کی ملک کر چکے ہیں اس کو اسی طرح امانت رہنے دو جب وہ آئیں تو دے دینا۔

میں شاید دس روز کے بعد انبالہ شریف آیا تو سائیں عبدالکریم نے مجھے وہ ٹکڑا دیا۔ اس میں الی لگ گئی تھی اور تلخ ہو گیا تھا۔ مگر حضور کا عطیہ سمجھ کر میں نے اس کو شوق سے کھایا۔ اس کے کھاتے ہی میرے تمام لطائف جوش میں آگئے اور باطنی کیفیت کا بھی بہت انکشاف ہوا۔

رات کو سائیں عبدالکریم سے حضور پوچھنے لگے کہ ہم نے جو وہ ٹکڑا مولوی صاحب کے حصے کا دیا تھا وہ تم نے دے دیا۔ انہوں نے کہا کہ حضور دے دیا ہے پھر فرمایا کہ انہوں نے اس کو کیا کیا عرض کیا حضور وہ اسے فوراً کھا گئے حالانکہ الی لگ کر تلخ ہو گیا تھا۔ فرمایا

Marfat.com

بہت ہی اچھا ہوا جو مولوی صاحب نے وہ کھایا۔ ہم ٹکڑے کے ساتھ نور بھی دیا کرتے ہیں۔ خالی ٹکڑا ہم کبھی نہیں دیتے۔

ایک روز بے وقت جو آدمی آئے تو میں دل میں رنجیدہ ہوا کہ ایک خاص وقت پر آ کر یہ لوگ کیوں نہیں کھا جاتے حضور نے نور باطن سے میرے اس رنج پر مطلع ہو کر علیحدگی میں فرمایا کہ یہ روٹی بھی اللہ تعالیٰ کی ہی ہے اور یہ آدمی بھی سب اللہ تعالیٰ ہی کے بندے ہیں ہم اور تم تو صرف اپنی محنت کر کے مفت کا ثواب لیتے ہیں۔ یہ تھوڑے دنوں کی تکلیف ہے جتنا ہو سکے کما لو۔

آپ کے نماز پڑھنے کا حیرت انگیز اور دلکش انداز: حضور علیہ الرحمۃ ایک روز عشا کے وقت جوش کی حالت میں وضو کر کے نماز پڑھنے لگے نیت باندھ کر آپ نے اللہ اکبر کہا اور معاً نیت توڑ دی۔ اسی طرح دو تین مرتبہ کیا۔ پھر ایک عجیب جوش و خروش کی حالت میں نہایت عجز و انکسار کے ساتھ فرمایا۔ خداوندا! ہم تیرے مسکین بندے نہایت بے بس و لاچار ہیں تو اگر میری مدد نہ کرے گا تو میرا کہاں ٹھکانا ہے۔ خداوندا! تیرا یہی فضل و احسان بہت بڑا ہے کہ مجھے نماز پڑھا دے۔ آسمانوں والے خبر لینا میری۔ مولیٰ فضل کر۔ آسمانوں اور زمینوں والے خبر لے جس وقت آپ نے جوش میں یہ فقرات فرمائے تو ہم سب کانپ رہے تھے اور تمام در و دیوار کانپتے نظر آتے تھے۔ آخر آپ نے نیت باندھی اور اس طرح سے نماز پڑھنی شروع کی سبحان سبحنک اللھم و بحمد و بحمدک و تبارک و تبارک و تبارک اسمک غرض اس طرح الگ الگ اور مکرر سہ کرر فقرات کے ساتھ آپ نے آدھی رات گئے تک قریب ایک بجے کے نماز پوری کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو میں نے عرض کیا کہ حضور اور لوگ تو نماز جلدی پڑھ لیتے ہیں اور ہمیں اب آدھی رات گزر گئی۔ فرمایا مولوی صاحب وہ لوگ اچھے ہیں انہیں کیا خبر ہے کہ آگے سانپ بچھو کیا بلا ہے۔ مشکل تو ہمیں ہے۔ میں نے عرض کیا حضور فرض واجب سنت مستحب یعنی رکوع سجود اور قیام و قعود وغیرہ ارکان نماز اگر اچھی طرح ادا ہو جائیں اور تکبیر اولیٰ کے وقت حضور قلب میسر ہو جائے پھر خواہ ہو یا نہ ہو شریعت والوں کے نزدیک نماز ادا ہو جاتی ہے۔ اس پر آپ نے عجیب تقریر فرمائی۔ فرمایا وہ لوگ بڑے آرام میں ہیں۔ ہماری نماز اگر

Marfat.com

پوری ادا ہو جائے تو گویا دونوں جہان کی نعمت حاصل ہو گئی۔ جب تک نماز کے ہر ایک فقرہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اے بندے ہم حاضر ہیں اور ہم نے تیری نماز قبول کر لی کا الہام نہیں ہوا ہم نے کبھی دوسرا فقرہ نہیں پڑھا اور جو الہام نہ ہو تو ہم نہیں سمجھتے کہ نماز ہو گئی ہے۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نماز میں ساتھ ساتھ کچھ اور باتیں بھی کرتا جاتا ہے اپنے بندے کے ساتھ جو قرب میں ہو کر نماز پڑھے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی نماز جس طرح کی ہوا کرتی تھی تو جو لوگ پابند سنت ہیں اور جن کو بوجہ اس کے ذات رسول اللہ ﷺ میں فنا ہو چکی ہے۔ رسول خدا ﷺ کے طفیل سے ان کو بھی وہی نماز نصیب ہو جاتی ہے۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ حضور میں آج حدیث شریف پڑھا رہا تھا اس میں یہ حدیث نکلی ہے۔ آپ نے سن کر ارشاد فرمایا ہاں ایسی ہی ایسی باتیں ہمیشہ نماز میں ہمارے ساتھ ہوا کرتی ہیں۔

حدیث: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تقسیم کیا میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان دو حصے کر کے اور میرے بندے کے واسطے وہ چیز زائد ہے جس کا وہ سوال کرے پس جس وقت بندہ کہتا ہے کہ الحمد اللہ رب العلمین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہے الرحمٰن الرحیم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میرے لئے بزرگی ثابت کی اور جب کہتا ہے مالک یوم الدین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثنا کی اور جب کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے واسطے ہے جس کا اسنے سوال کیا پھر جب کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم والا الضالین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندے کے واسطے ہے اور میں نے اپنے بندے کو دیا جس کا اس نے سوال کیا۔

درود شریف: ایک روز فرمایا کہ اور تمام عبادتیں بہ سبب کسی قصور کے رد ہو سکتی ہیں مگر درود شریف ایسی شے ہے کہ وہ کسی حالت میں بھی رد نہیں ہو سکتا۔ پھر فرمایا کہ اکثر

Marfat.com

بندہ جس وقت عبادت و یاد خدا میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور ابتلاء بکثرت وارد ہوتے ہیں۔ درود شریف کا بڑا عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کے ورد رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلاء نہیں آتا اور حفاظت الٰہی شامل حال ہو جاتی ہے۔

ارشاد ایک روز فرمایا ہم نے دیکھا ہے کہ جب آسمان سے بلیات زمین پر آتی ہیں تو زمین کی بلیات سے صالحین اور نیک لوگوں کے گھر دریافت کرتی ہیں تاکہ وہاں جائیں مگر جب درود شریف پڑھنے والے کے مکان پر آتی ہیں تو درود شریف کے خادم ملائیکہ ان کو اس گھر میں نہیں آنے دیتے بلکہ ان کو اپنے پڑوس سے بھی دور پھینک دیتے ہیں۔

ایک روز فرمانے لگے کہ درود شریف بڑی ہی برکت والی چیز ہے اور اس میں بڑی موج ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ حضور کون سا درود افضل ہے۔ فرمایا رسول خدا ﷺ کے تمام درود عمدہ اور بہتر ہیں مگر مراتب کا فرق ہے صلی اللہ علیہ وسلم میں لطیفہ قلب کھلتا ہے اور صلی اللہ علی النبی الامی و آلہ وسلم میں لطیفہ روح کو ترقی ہوتی ہے اور یہ جو ہم پڑھتے ہیں اللھم صلی علیٰ سیدنا محمد و آل سیدنا محمد بعدد کل معلوم لک و بعدد کل ذرۃ مائتہ الف الف مرۃ و بارک وسلم وصل علیہ اس میں بڑی ہی موج دیکھی۔ ایک دفعہ ہم نے جو یہ پڑھا تو دیکھا کہ ایک باغ ہے اور ایک نوری چبوترہ پر حضور رسول اکرم ﷺ رونق افروز ہیں میں جا کر نہایت ادب سے ملا تو آپ سینے سے لگا کر ملے اور پھولوں کا ہار میرے گلے میں ڈال دیا تو معلوم ہوا کہ اس درود شریف میں حضور کی بہت ہی خوشنودی ہے اور ترقی کا حال ہم بیان نہیں کر سکتے کہ وہ تمہاری عقل سے آگے ہے۔

عشق دیدار الٰہی رضا و تسلیم

آپ کے وضو کرنے کا طریقہ: ایک روز ظہر کا وقت تھا اور آپ کمرہ کے پاس والے چبوترہ پر بیٹھے ہوئے وضو فرما رہے تھے آپ کا منہ شرق کی جانب تھا اور پشت غرب کی طرف۔ آپنے ہاتھ دھونے کے واسطے ہاتھوں میں پانی لے کر حسب معمول زبان مبارک سے فرمایا۔ خداوندا! میری توبہ ہے شرک سے' بدعت سے' جھوٹ سے' غیبت سے' سب گناہوں سے میری توبہ ہے۔ یہ الفاظ آپ فرما رہے تھے اور پانی آپ کے پونچے سے اوپر کو پڑا ہوا تھا کہ حضور پر سکرت طاری ہوئی۔ حضرت صاحب علیہ الرحمتہ نے

Marfat.com

آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا: بلے بلے بلے دیدار تو تیرا ہمیں یونہی بہت ہے اور یوں بھی ہر وقت تیرا دیدار رہتا ہے۔ ہم تیرا حکم سمجھ کر نماز پڑھتے ہیں ورنہ دیدار تو تیرا ہر وقت مجھے رہتا ہے آپ کی عادت مبارک تھی کہ جب اس قسم کے الفاظ آپ کی زبان مبارک سے نکلتے تھے اور سکرت کی حالت طاری ہونے لگتی تھی تو ادھر ادھر دیکھ لیا کرتے تھے کہ مبادا کوئی علم والا نہ ہو۔ حسب عادت آپ نے اس وقت بھی دیکھا میں حاضر تھا فرمایا مولوی صاحب تم نے بھی کہیں دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جو دیدار نماز سے پہلے ہوتا تھا وہی نماز میں بھی ہوتا تھا۔ میں نے عرض کیا حضور دیکھوں گا۔ فرمایا ہاں خوب غور سے دیکھنا اور یہ بات کسی سے نہ کہنا۔

میں جو مکتوبات شریف دیکھنے لگا تو حدیث شریف نظر پڑی حالی فی الصلوة کقبیل الصلوة یعنی جیسا کہ نماز سے پہلے مجھے دیدار الٰہی ہوتا ہے ایسا ہی نماز میں ہوتا ہے۔ اس حدیث شریف کی تمام تقریر مکتوبات شریف میں لکھی ہے۔

استغراق اور دیدار الٰہی: ایک روز ارشاد فرمایا کہ جو لوگ مستغرق ذات الٰہی ہیں ان کو وہاں اگر ایک لمحہ گزرتا ہے تو یہاں اس عرصہ میں سوڈیڑھ سو برس کا زمانہ گذر جاتا ہے چنانچہ نقل ہے کہ ایک درویش تھے واصل باللہ استغراق کا ان پر غلبہ تھا۔ وہ اتفاقیہ کسی بھٹیارے کے گئے اور آٹا دے کر اس سے کہا کہ تو روٹی پکا میں ذرا مراقبہ کر لوں وہ روٹی پکانے لگی اور آپ مراقبہ میں بیٹھ گئے۔ اسنے روٹی پکا کر آوازیں دیں مگر آپ نہ اٹھے۔ وہ ہیبت کے باعث ڈر گئی اور بزرگ سمجھ کر نہ اٹھایا۔ غرض اسی حالت میں ان کو کئی روز گذر گئے جب لوگوں نے دیکھا کہ یہ ابھی نہ اٹھیں گے تو ایک مکان اس کے گرد بنا کر اس کے دروازے پر لکھا کہ اس مکان کے اندر ایک زندہ دل درویش ہے جو مراقبہ میں بیٹھا تھا پھر اس کو ہوش نہیں آیا اور نہ لوگوں نے ہیبت کے مارے ان کو چھیڑا۔ جو کوئی اس مکان کو کھولے اس امر کا احتیاط رکھے اور دروازہ چن کر بند کر دیا تخمیناً عرصہ ڈیڑھ سو برس کا گذر گیا۔ اتفاقاً" وہ گاؤں اجاڑ اور بے آباد ہو گیا صرف وہ حجرہ کھڑا رہا تو اتفاقاً کوئی بادشاہ شکار کھیلتا ہوا وہاں جا نکلا اس نے وہ کتبہ پڑھا تو کہا اس کو کھولو اگر وہ زندہ ہے تو اس کو لے چلیں گے ورنہ باقاعدہ مدفون کر دیں گے۔ چنانچہ حجرہ کو اکھاڑنے لگے۔ جب دروازہ کے پاس سے تھوڑا سا باقی رہ گیا تو ان پر مٹی کا ڈھیلا آگرا وہ ہوش میں آگئے اور کہا کہ روٹی

Marfat.com

تیار ہو گئی۔ بڑی جلدی تیار ہوئی۔ بادشاہ نے وہ تمام ماجرا سنایا کہ آپ کو ڈیڑھ سو برس یہاں بیٹھے ہوئے ہو گئے انہوں نے فرمایا کہ مجھے استغراق ذات الٰہی میں ابھی ہوا ہی تھا کچھ بھی دیر نہیں ہوئی۔ بادشاہ نے کہا پھر تشریف لے چلیں انہوں نے فرمایا کہ بس مجھے اسی طرح رہنے دو۔ مجھے ہجر میں تکلیف ہوتی ہے اور دروازہ بند کر دو ہم پھر وہیں چلے جاتے ہیں چنانچہ وہ درویش وہیں بیٹھے رہے بادشاہ نے بھی اسی طرح دروازہ بند کر دیا۔

بابا فرید الدینؒ کا ایک مقرب اور واصل باللہ کو ملنا: حضرت باوا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ خداوندا تیرا کوئی بندہ ایسا بھی ہے جس کو تیرا ہی ذکر ہو تیرا ہی فکر ہو۔ تیرا ہی خیال ہو اور تیری ذات کے سوا سے کہیں کا ہوش نہ رہا ہو۔ خداوندا اگر تیرا کوئی بندہ ایسا ہو تو مجھے بھی اس کی زیارت کرا دے۔ حکم ہوا کہ فلاں جنگل میں ہے وہاں پہنچنا مشکل ہے اس جگہ جا کر زیارت کر لے۔ حضرت باوا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اسی جنگل میں تشریف لے گئے۔ جال کریر وغیرہ کے جھنڈ وہاں بکثرت تھے۔ حضرت باوا فرید گنج شکر بڑی دقت سے اس کے پاس گئے اور دیکھا کہ ایک مرد خدا استغراقی حالت میں بیٹھا ہے جس کو کسی چیز کی ہوش نہیں اور گھاس ٹانگوں اور بغلوں میں سے نکل نکل کر سر کے برابر تک پہنچا ہوا کھڑا ہے اور وہ چاروں طرف سے گھاس میں گھرے ہوئے بیٹھے ہیں۔ آپ نے ہیبت کے مارے بارگاہ خداوندی میں دعا کی کہ الٰہی اپنے اس بندۂ خاص کو بات کلام کرنے کی اجازت عطا فرما دے۔ مجھے ڈر ہے کہ میرے بلانے سے کہیں اس کو رنج و ایذا نہ پہنچے۔ حکم الٰہی سے اس کو ہوش آ گیا اور کہا کہ آپ کیسے آئے ہو۔ حضرت باوا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا زیارت کو کہا تو اچھا زیارت کر لو۔ زیارت کر کے حضرت باوا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھے کوئی خدمت فرمایئے اس بزرگ نے کہا مجھے کسی خدمت کی ضرورت نہیں۔ حضرت باوا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے پھر کہا آپ کو گرمی سردی کی تکلیف ہوتی ہو گی۔ حکم ہو تو آپ کے اوپر کوئی جھونپڑی یا چھپر بنا دو۔ انہوں نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوں اور یہ چاند سورج گرمی سردی برف بارش اور میں خود سب اسی کی مخلوق ہے اور آپس میں ہم کنبہ ہیں۔ مجھے کسی چیز سے کسی قسم کی تکلیف نہیں۔ حضرت باوا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر کوئی اور ہی خدمت فرمایئے۔ کہا بس تمہارے لئے یہی خدمت کافی ہے کہ تم مجھ کو میرے حال پر چھوڑ دو۔ اور رخصت ہو جاؤ کیونکہ آپ کی وجہ سے میرا وصل ٹوٹ گیا اور دیدار الٰہی کی

Marfat.com

لذت میں فرق آ گیا۔ چنانچہ حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ رخصت ہو کر چلے آئے اور ان کو ان کے حال پر چھوڑا۔ وہ مستغرق ہو گئے اور جیسا کہ پہلے تھے اسی حالت میں مراقب ہو گئے۔

حضرت جنید بغدادی کا واقعہ: ایک روز فرمایا جب فقیر خداوند تعالیٰ سے واصل ہو جاتا ہے تو پھر حفاظت الٰہی اس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ کوئی شے اس کی فقیری کو نقصان نہیں پہنچا سکتی مگر وصل سے پہلے فقیر کو اپنی حفاظت بہت کرنی چاہئے۔ کیونکہ اس وقت اس کی ہر چیز دشمن ہوتی ہے اور فقیری کو ضائع و برباد کرنے کی بہت کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ نقل ہے کہ جب خلیفہ بغداد نے ایک دربار یعنی جلسہ کیا اور ہر طبقہ کے لوگوں کو اس میں مدعو کیا تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی طلب کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ جو جلسہ یا مجمع دنیا داروں کا ہو مجھے اس میں شریک ہونے کی کوئی ضرورت نہیں اور آپ شریک نہ ہوئے۔ خلیفہ کو رنج ہوا اور کہا کہ کوئی ہے جو جنید (علیہ الرحمۃ) کی فقیری کو ضائع کر دے۔ ایک کنیزک تھی جو خلیفہ نے پچاس ہزار روپیہ کو خریدی تھی اس نے کہا کہ یہ کام میں کر سکتی ہوں اور خلیفہ کی اجازت سے خوب بناؤ سنگھار کر کے اور زیور و پوشاک سے آراستہ ہو کر حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گئی اور لگی ناز و نخرے دکھانے۔ آپ اس وقت اکیلے تھے بارگاہ خداوندی میں عاجزی کے ساتھ التجا کی کہ اے بارالٰہا میں نے چالیس برس دن کی بھوک اور اندھیری راتوں کی نیند جھیل اور اور سختیاں اٹھا کر یہ دولت حاصل کی ہے اور اب یہ عورت ایک دم میں میری فقیری کو برباد کرنا چاہتی ہے اگر تو مجھے نہ بچاوے تو اور کون بچا سکتا ہے اور ایک آہ سرد کھینچ کر جوش سے نعرہ مارا۔ فوراً اس کے بدن میں آگ لگ گئی اور آن کی آن میں جل کر خاک سیاہ ہو گئی۔ خلیفہ کو خبر ہوئی کہ وہ جل کر آگ ہو گئی تو اس نے کہلا بھیجا کہ فقیروں کا کام تو حلم و بردباری ہے آپ نے ایسا ظلم کیا یہ فقیری کے خلاف ہے تو حضرت جنید علیہ الرحمۃ نے جواب دیا کہ ہم نے ظلم نہیں کیا عین رحم کیا ہے اس کے فتنہ سے جہان بچ گیا۔ خلیفہ نے پھر کہلا بھیجا کہ قیامت کو جب اس کی روح دعویدار ہو گی تو کیا جواب دو گے۔ فرمایا کہ روح بھی ساتھ ہی جل گئی نہ قیامت کے دن ہو گی نہ دعویٰ کر سکے گی۔

فقیر کو جناب الٰہی سے اپنی حفاظت کی استدعا کرتے رہنا چاہئے کہیں نفس و شیطان غلبہ پا کر برباد نہ کر دیں اور محنت برباد نہ ہو اپنی نسبت کی حفاظت میں کوشش کرتا رہے اور

Marfat.com

ترقی کے اعمال و اشغال میں مشغول رہے۔

علم لدنی

دربیان فاتحہ مروجہ: ایک درویش عشرہ محرم میں ہمیشہ اللہ کے واسطے شربت پلایا کرتا اور کھانا پکا کر محتاجوں کو کھلاتا پھر ان دونوں کا ثواب حضرت امام حسین علیہ السلام کی روح مبارک کو پہنچاتا۔ مدت تک وہ اسطرح کرتا رہا ایک مرتبہ وہ درویش کہیں سفر کو چلا جاتا تھا اتفاقاً راستہ بھول گیا۔ جنگل میں حیران و پریشان پھر رہا تھا کہ یکایک دور سے سواروں کا ایک گروہ نظر پڑا اور آتے آتے بہت ہی نزدیک آگیا اور ایک آدمی نے اس درویش کا ہاتھ پکڑ کر تھوڑی دور راستہ پر لے جا کر کھڑا کر دیا اور فرمایا جا یہ سیدھا راستہ ہے۔ اس راستے سے چلا جا۔ اس نے عرض کیا حضور آپ کون ہیں؟ تو ہمیں نہیں پہچانتا۔ عشرۂ محرم میں تو ہمیشہ ہماری فاتحہ دلاتا اور شربت وغیرہ پلایا کرتا ہے وہ سب ہمیشہ ہمارے پاس پہنچتے رہے ہیں ہم امام حسینؓ ہیں اور یہ ہمارا لشکر ہے اس کے بعد فرمایا حضرت امام حسینؓ زندہ ہیں اور دنیا میں سیر کرتے ہیں اور جو شخص آپ کو فاتحہ وغیرہ پہنچائے آپ اس کو پہچانتے ہیں اور اس کی امداد فرماتے ہیں مگر یہ تصرفات اور یہ زندگی روحی ہیں۔

ایک روز میں نے عرض کیا کہ حضور ایک شخص نے آج مجھ سے سوال کیا تھا کہ جو ایصال ثواب ہے کہ کھانا وغیرہ پکا کر اللہ تعالیٰ کے واسطے کھلاتے ہیں تو یہ کھانا پانی وغیرہ تو کھانے والوں کے پیٹ میں چلا جاتا ہے۔ پھر میت کو کیا چیز پہنچتی ہے اور اگر پہنچتی ہے تو کس طریقہ سے۔ فرمایا ہم کچھ پڑھے ہوئے تو ہیں نہیں مگر اس کے بارہ میں جو بات ہم کو معلوم ہوئی وہ اس طرح ہے کہ ایک دفعہ ہم نے اپنے خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ختم دلایا اور رکابیوں میں کھانا ڈال کر اور سب کے آگے چن کر ان پر فاتحہ کہلائی تو بحالت مکاشفہ یہ کیفیت دیکھی کہ طعام سے بھری ہوئی ان رکابیوں کی نوری شکل بن گئی ہے اور وہ نوری شکل کی رکابیاں طعام کی بھری ہوئی آسمان پر چڑھ رہی ہیں۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ آسمان سے وہی نوری شکل کی رکابیاں اتر کر حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر جا رہی ہیں اور آپ ان میں سے کھانا کھا رہے ہیں۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں کہ میں

Marfat.com

اپنے آباؤ اجداد کو ثواب پہنچاتا تھا مگر رسول اللہ ﷺ کے طفیل کا لفظ نہیں کہا کرتا تھا بلکہ یہ کہا کرتا تھا کہ خداوندا اس کا ثواب روح رسول اللہ ﷺ کو پہنچا کر فلاں میت کو پہنچا دینا ایک بار ہم نے یوں کہہ کر ہم نے ثواب پہنچایا کہ خداوندا رسول اللہ ﷺ کے طفیل ان موتی کو ثواب پہنچا دینا تو اس روز وہ ارواح بہت ہی خوش نظر آئیں۔ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان ارواح سے سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ پہلے تو یہ صورت تھی کہ اول وہ ثواب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچتا تھا اور نبی کریم ﷺ پھر اس ثواب کو ملائکہ کے ذریعے سے ہمارے پاس بھیج دیتے تھے مگر آج جو رسول اللہ ﷺ کے طفیل سے پہنچایا تو ہم تمام موتی کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر کیا گیا اور خود رسول اللہ ﷺ نے وہ ثواب عطا فرمایا اور اس سے ہم کو دو چند خوشی حاصل ہوئی۔ ایک تو ثواب پہنچنے کی اور دوسرے رسول اللہ ﷺ کی زیارت اور آپ سے فیوض و برکات حاصل ہونے کی۔

تقلید

حضرت امام اعظم کی شان: ایک روز تقلید کے بارہ میں ذکر تھا۔ ذکر ہوتے ہوتے ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور حضرت امام شافعی علیہ الرحمتہ تو حدیثوں پر عمل کرتے ہیں اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فقہ پر عمل کرتے ہیں اور فتویٰ دیتے ہیں آپ نے فرمایا یوں تو امام شافعی علیہ الرحمتہ بھی ہمارے پیشوا ہیں ہم ان کی بزرگی کو مانتے ہیں مگر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلہ میں کسی کا بھی علم نہیں ایک دفعہ ہم مراقبہ میں تھے۔ ہم نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا حوض ہے جس کا پانی سبز رنگ کا ہے اور بہت ہی گہرا ہے ہم نے بہت ہی غوطے لگائے اور بہت ہی زور مارا مگر اس کی تہہ کا پتہ بالکل نہ لگا۔ پھر ہم نے دیکھا کہ اس حوض میں سے کچھ نہریں نکلی ہوئی ہیں اور حوض کے کناروں پر بہت سی چرخیاں بھی لگی ہوئی ہیں۔ پانی نہروں کے ذریعہ سے بھی نکل رہا ہے اور چرخیوں کے ذریعہ سے بھی کھینچتے ہیں اور ان کے علاوہ اور بھی ہزارہا خلقت پانی کھینچ رہی ہے مگر پانی ختم ہونے میں نہیں آتا۔ ہم نے پوچھا یہ کس کا حوض ہے کہا یہ حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے علم کا حوض ہے تمام عمر اسی طرح کھینچتا رہے تو بھی یہ کبھی ختم نہ ہو گا۔ باقی حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن

Marfat.com

حنبل اور حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہم کے علم کے حوض بھی ہم نے دیکھے ہیں وہ پاس ہی تھے۔ گو وہ اپنی مقدار کے لحاظ سے بہت بڑے ہیں مگر اس حوض کے مقابلہ میں بہت چھوٹے نظر آتے ہیں اس روز ہم کو حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے اس قدر محبت ہوئی ہے کہ کچھ کہہ نہیں سکتے۔ نہروں کی بابت جو ہم نے پوچھا تو کہا یہ امام محمدؒ کی نہر ہے' یہ امام ابو یوسفؒ کی ہے' یہ امام زفرؒ کی ہے وغیرہ وغیرہ چونکہ حوض کا پانی سبز رنگ کا تھا۔ اس سے ہم نے سمجھ لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام شریعت کا نور ادھر ہی آ گیا ہے۔

ایک روز حضور علیہ الرحمتہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے آرزو ہوئی کہ شیطان سے ملوں اور پوچھوں کہ تو نے سجدہ سے انکار کیوں کیا۔ ایک مرتبہ ہم مسجد سے نکلے ہی تھے کہ یکایک ایک شخص ہمارے سامنے آ کھڑا ہوا جس کی صورت سے ہم کو وحشت سی ہوئی۔ ہم نے پوچھا تو کون ہے کہا میں آپ کی آرزو ہوں یعنی ابلیس لعین۔ پھر ہم نے پوچھا بھلا مردود تجھ کو آدم کے سجدہ کرنے سے کون سا امر مانع ہوا تو اس نے جواب دیا کہ توحید۔ اس کا جواب سن کر ہم کو حیرانی سی ہوئی لیکن پھر جو امداد الٰہی ہم پر وارد ہوئی تو ہم نے کہا مردود تو جھوٹا ہے اگر تو بندہ ہوتا تو فرمان الٰہی سے سر نہ پھیرتا۔ یہ سنتے ہی اس نے ایک چیخ ماری اور میں جلا میں جلا کہتا ہوا اڑ گیا۔

بعد ازاں فرمایا کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو خود خواہش ہوئی تھی جو وہ آپ کے سامنے آیا ورنہ اس کی کیا مجال تھی جو آپ کے نزدیک بھی آتا۔ پھر فرمایا ایک دفعہ ہم نے بھی دیکھا ہے کہ لعنت کا طوق اس کے گلے میں پڑا ہوا ہے اور ہم سے دور پرے ہی پرے اڑا چلا جاتا ہے۔ ہمارے قریب نہیں آیا۔ بلکہ ہمارے مکان سے بھی بہت دور ہے۔

جن کو بھگانے کے لیے تریاق (امیر اللہ شاہ توکلی مارنا اس کے لات): ایک روز حضرت صاحب علیہ الرحمتہ کی خدمت میں کسی شخص کو لائے اس میں کوئی جن تھا حضور عالی نے فرمایا تو کیوں اس شخص کو تنگ کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں کسی کو تکلیف دینا منع ہے وہ بولا میں نے بہت پیر فقیر دیکھے میں نہیں جانتا حضور نے جوش سے خلیفہ امیر اللہ شاہ کو حکم دیا کہ امیر اللہ شاہ مارنا اس کے لات ابھی خلیفہ امیر اللہ شاہ صاحب اٹھے ہی تھے لات مارنا نہیں پائے تھے کہ وہ جن اٹھا اور رو کر کہنے لگا میرے پر جل گئے اب میں کسی کام کا نہیں رہا اور میں جاتا ہوں چنانچہ جن چلا گیا اور وہ

Marfat.com

شخص راضی ہوگیا۔

اس کے بعد میں نے کئی مرتبہ تجربہ کیا ہے کہ اگر کسی شخص میں جن ہوا اور یہ کہا گیا کہ امیر اللہ شاہ مارنا اس کے لات جن فوراً چلا جاتا اور اب یہ عمل ہوگیا ہے تو کلی نسبت والے کو فقط یہی لفظ کافی ہے اوروں کو بھی نفع دیتا ہے۔

ابدالوں سے ملاقات

آپ کا ابدال کو اعلیٰ مقام پر پہنچا دینا: ایک روز میں ساتھ تھا اور حضور مسجد سے تشریف لے جارہے تھے آپ بیتاب ہو گئے اور آپ کے قدم ڈگمگانے لگے میں آپ کے ہاتھ پکڑ کر سنبھالنے لگا تو حضور نے فرمایا کہ مولوی صاحب اس وقت ہم پر وہ تجلی پڑ رہی ہے کہ اگر تم پر ذرا بھی پڑجائے تو تمام بدن کا گوشت پارہ پارہ ہوجائے اور کچھ باقی نہ رہے یہ فرماتے ہی مجھ پر اس قدر حالت طاری ہوئی کہ میں سنبھل نہ سکا اور قدم لڑکھڑا گئے حضور نے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھا تو میری تسلی ہوگئی فرمایا کہ بس اتنے ہی میں ایسے ہوگئے ذرا سنبھلو پھر فرمایا کہ اس شاہ عبدالرسول صاحب کی مسجد کے اس شمال مغربی گوشہ پر ایک دیو رہتا ہے یہاں پیشاب نہ کرنا چاہیے اگرچہ ہمارے درویشوں کو یہ کچھ نہیں کہتا لیکن پھر بھی خیال ضرور رکھنا چاہیے۔

ارشاد: ایک شخص حیدر آباد کا رہنے والا چھوٹا قد لمبی داڑھی موٹا بدن سر منڈا ہوا ایک پانی کا مشکیزہ لئے ہوئے شاہ عبدالرسول میں آکر ٹھہرا اور حضرت صاحب کی زیارت کو آیا حجرہ بند تھا وہ واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے حجرہ کھولا اور دریافت کیا کہ یہاں کوئی آیا تھا درویشوں نے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا چلو وہیں چلیں حضرت شاہ عبدالرسول کی فاتحہ بھی پڑھ آئیں گے اور اس سے بھی مل لیں گے چنانچہ آپ تشریف لے چلے ہم سب درویش بھی ہمراہ تھے ہم نے جاکر فاتحہ پڑھی پھر اس سے ملاقات کرکے فرمایا ایسی صورت ابدالوں کی ہوتی ہے ہم نے خیال کیا شاید وہی ہو پھر اسے ساتھ لئے ہوئے مکان پر تشریف لے آئے اس نے عرض کیا حضور مصالحہ تو سب تیار ہے صرف بتی لگانیکی ضرورت ہے آپ نے فرمایا مصالحہ کس طرح تیار ہے عرض کیا حضور میں نے تین کروڑ اللہ الصمد پڑھا ہے آپ نے فرمایا۔ لے پھر ہماری طرف سے یہ بتی لگا دے سبحان اللہ

Marfat.com

والحمد للہ ولا الہ الا اللّٰہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوتہ الا باللہ العلی العظیم اس نے کہا یہ لکھوا کر دے دیں آپ نے فرمایا تو درویشوں میں سے کسی نے لکھ کر دے دیا وہ آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر رخصت ہوا۔

ابدال کا طے الارض ہونا

انبالہ سے ایک قدم سرہند اور دوسرے قدم پر بیت اللہ شریف پہنچ جانا: ایک روز حضرت صاحب علیہ الرحمتہ حجرہ میں تشریف فرما تھے یکا یک باہر نکلے تو دیکھا کہ ایک ہندو ہے جیسے ہندو کانور اٹھائے ہوئے گنگا جل لیکر وطن جاتے ہیں اسی طرح کانور مونڈھے پر رکھے ہوئے تھا حضرت صاحب علیہ الرحمتہ مکان سے تقریباً بیس قدم کے فاصلہ پر باہر جاکر اس سے ملے اور سلام علیک کی اس نے جواب ہیں وعلیکم السلام کہا اور مصافحہ کیا اور کچھ دیر تک باہم راز کی باتیں کرتے رہے پھر فرمایا چلو مکان پر چلیں اس نے کہا مجھے بہت جلدی جانا ہے رخصت ہی دے دیں آپ رخصت کرکے تشریف لے آئے لوگوں نے عرض کیا حضور ظاہر میں تو یہ ہندو نظر آتے تھے پھر یہ السلام علیک کی کیا وجہ تھی فرمایا کہ یہ ہندو نہیں تھے بلکہ ابدال تھے ملاقات کیواسطے آئے تھے کسی نے عرض کیا حضور پھر آپ کے باہر تشریف لے جانے کی کیا وجہ تھی؟ فرمایا کہ اگر ہم نہ جاتے تو حجرہ ہل کر آپ چلا جاتا اور لوگوں سے چھپنے کی وجہ سے انہوں نے یہ شکل بدلی تھی لوگ ابدال کا نام سن کر ملاقات و زیارت کیواسطے ان کے پیچھے دوڑنے لگے آپ نے فرمایا یہاں سے ایک قدم ان کا سرہند شریف پڑا ہے وہاں سے بیت اللہ شریف میں جاکر روٹی کھاویں گے تم ان کو نہیں مل سکو گے ان کو اللہ تعالیٰ نے طے الارض عطا کیا ہوا ہے وہ بہت تھوڑی دیر میں بہت دور چلے جاتے ہیں چنانچہ کئی لوگ پیچھے دوڑے مگر وہ آناً فاناً میں نظر سے غائب ہو گئے تھے۔

اتقوا من فراستہ المومن فانہ ینظر بنور القلب

موت کا مقرر وقت بتا دینا: علم حقیقی و مکاشفات میں آپ کو اتنا دخل تھا کہ شاذ و نادر ہی اس کی نظیر ملے تو ملے ایک دفعہ درویش جمع تھے مہر علی شاہ درویش بھی وہیں موجود تھا فرمایا کہ مہر علی شاہ جا تو ابھی اپنے گھر چلا جا اور ہمیں حکم دیا کہ اسے ابھی کھانا کھلا کر رخصت کر دو مہر علی شاہ رونے لگا آپ نے فرمایا جاؤ مہر علی شاہ اپنے گھر چلے جاؤ اور اپنے

Marfat.com

بال بچوں میں رہو وہیں خیر ہو جائے گی اور یاد رکھنا سات دن سے پہلے یہاں نہ آنا اگر جی چاہے تو سات دن کے بعد آ جانا چنانچہ مہر علی شاہ اپنے گھر چلا گیا وہاں پہنچ کر چوتھے روز بخار ہوا ساتویں روز مر گیا انا للہ وانا الیہ راجعون یہ عجب حقیقی علم تھا تاکہ اپنے بچوں سے مل کر کوئی نصیحت یا وصیت کر لے

سرہند شریف سے آپ کا براس جانا انبیاء سے ملاقات اور کپڑے کا تھان عطا ہونا: ایک روز بر سبیل تذکرہ ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم براس گئے اور وہاں جو انبیا علی نبینا وعلیہم السلام کی قبریں ہیں ان پر مراقب ہو کر بیٹھے ان کی ارواح سے ملاقات ہوئی انہوں نے کپڑے کا ایک تھان ہمیں تحفہ کے طور پر دیا میں نے پوچھا کہ آپ کس زمانہ میں نبی ہو کر گزرے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم اس زمانہ میں تھے جبکہ کنہیا کا وقت تھا کنہیا در پردہ ہمارے موافق تھا اور بظاہر کافروں کے ساتھ ملا ہوا تھا اور کافروں سے اس کا ملا رہنا ہی ہماری امداد کے واسطے تھا۔

لکھی شاہ صاحب کے مزار پر جانا اور شرقاً غرباً قبروں کا دیکھنا: ایک روز حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم حضرت لکھی شاہ صاحب کی قبر پر مراقب بیٹھے تو دیکھا کہ خون کا ہار ان کے گلے میں پڑا ہوا ہے معلوم ہوا کہ آپ شہید ہیں سائیں لکھی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم یہاں کے شاہ ولایت ہیں ہم نے کہا بے شک ہم آپ کے شاہ ولایت ہونے کو مانتے ہیں پھر سائیں لکھی شاہ صاحب نے ہم سے پوچھا کہ آپ کس سلسلہ میں مرید ہیں میں نے کہا مجددی طریق میں لکھی شاہ صاحب نے فرمایا یہ سلسلہ ہمارے بعد کا ہے اور ہم حضرت غوث بہاؤالحق ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کے وقت میں ملتان سے یہاں آئے تھے اور انہیں کے سلسلہ میں سے ہیں تصوف میں جس سے معلوم ہوا کہ آپ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے گزرے ہیں پھر ہم نے ان قبر والوں سے جو لکھی شاہ صاحب کے پاس شرقاً غرباً مدفون ہیں پوچھا کہ آپ کس زمانہ میں گزرے ہیں انہوں نے کہا ہم حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں ان کی امت میں سے تھے اور حضرت سلیمان علیہ نبینا وعلیہ السلام کے زمانہ میں یہاں آئے ہیں کافروں سے یہاں بڑی لڑائی ہوئی تھی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اسی وجہ سے ان کے منہ بیت المقدس کی

Marfat.com

طرف ہیں کیونکہ اس زمانہ میں قبلہ اسی طرف تھا اور ان کے قد اتنے لمبے ہیں کہ ان کے پاؤں اس شرقی دیوار سے بھی باہر نکلے ہوئے ہیں جس میں دروازہ اور چوکھٹ لگی ہوئی ہے پھر فرمایا کہ ہمیں مکاشفہ سے بھی معلوم ہوا ہے کہ سائیں لکھی شاہ صاحب کے علاوہ یہاں اور بہت سے شہدا کی قبریں ہیں جن کا کچھ نشان ظاہر میں نہیں اور یہ منڈی کا تمام میدان شہیدوں سے پر ہے اسی وجہ سے میں نے بارہا دیکھا ہے کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شرقی دروازہ سے داخل ہو کر شمال کی طرف کو لکھی شاہ رحمۃ اللہ علیہ احاطہ کے شرقی دروازہ سے داخل ہو کر شمال کی طرف کو لکھی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر تشریف لے جاتے تھے اور جنوب کی طرف کو نہیں جاتے تھے کیونکہ اس طرف ان دونوں قبروں والوں کے پاؤں راستہ میں حائل ہوتے ہیں۔

مخدوم علی احمد صابر کے روضہ پر جانا اور آپ سے ملاقات ہونا اور اور انگوٹھی عطا ہونا: ایک روز شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بر سبیل تذکرہ ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم مخدوم علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ کے روضہ شریف پر جاکر مراقب ہو بیٹھے آپ کی زیارت ہوئی بڑی خوشی اور محبت سے ملے اور پھر ایک مہر والی انگوٹھی میرے ہاتھ میں پہنادی فرمایا آپ کے فیضان کی یہی نشانی تھی۔

ترک شمس الدین کے مزار شریف پر جاکر ان کے اسم ذات اللہ اللہ کے ذکر کا مشاہدہ کرنا اور فیض حاصل کرنا: ایک روز تذکرۃ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بر سبیل تذکرہ ارشاد فرمایا کہ ہم خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر گئے وہاں کوئی آدمی نہیں رہتا تھا لوگوں نے ہم کو بھی منع کیا اور کہا کہ آپ یہاں نہ ٹھہریں یہاں کوئی رہنے نہیں پاتا ہم نے کسی کی نہیں سنی اور مراقب ہو کر بیٹھ گئے اور فیض کھینچنے لگے۔ خواجہ صاحب کی زیارت ہوئی دیکھا کہ آپ اس طرح ذکر کرتے کہ اللہ اللہ اللہ _ اللہ اللہ اللہ اور خواجہ صاحب کے ذکر کے ساتھ ہی جس قدر ارواح آپ کے ارد گرد مسترشدین کی موجود تھی وہ بھی سب کی سب ذکر کرنے لگیں اور تمام ارواح میں ذکر کا جوش و خروش پھیل گیا۔

خواب میں شفاعت کا واقعہ: ایک روز ایک شخص کریم بخش نامی مجذوب حضرت

Marfat.com

صاحب علیہ الرحمتہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور لوگوں کو کثرت سے مرید ہوتے دیکھ کر کہنے لگا کہ حضرت لوگوں کو دبے ہی جاتے ہیں یعنی جو آتا ہے اسی کو بیعت کر لیتے ہیں انہیں میں فاسق وفاجر ہوتے ہیں حضرت صاحب اتنے لوگوں کو کس طرح بخشوائیں گے اور شاید کچھ حضرت صاحب کی خدمت میں بھی عرض کیا تمام دن اسے یہی خیال رہا دوسرے دن صبح کو اس مجذوب نے آکر عرض کیا کہ حضور میں نے آج ایک خواب دیکھا ہے اس سے میرا سارا شبہ مٹ گیا ہے آپ نے فرمایا دیکھ لیا بس ہوگئی تسلی اچھا جا اب اپنا کام کر وہ جانے لگا تو میں نے پکڑ لیا اور پوچھا کہ ہمیں تو کچھ پتہ ہی نہ لگا بتا تو سہی یہ کیا بات تھی اس نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہوگئی ہے اور حضرت شاہ صاحب ایک بہلی میں سوار ہیں اور آپ کے پیچھے سینکڑوں بہلیاں سوار پیادے آپ کے مرید چلے جاتے ہیں یہ سارا گروہ حضرت خواجہ قادر بخش صاحب علیہ الرحمتہ کے پاس پہنچا پھر وہ اپنے پیر کے پاس گئے اور وہ اپنے پیر کے پاس اسی طرح ہوتے ہوتے یہ تمام سلسلہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچا اور آپ اس تمام گروہ کو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے حساب وکتاب ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت کی۔ پھر ایک شخص نے آواز دی کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ جس شخص نے اس خواجہ توکل شاہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور کرے گا وہ بخشا گیا اور اس کے سلسلہ کی شفاعت منظور ہو چکی ہے اور یہ سارا سلسلہ ہی بخشا ہوا ہے۔ حضور نے ہنس کر فرمایا اللہ ایسا ہی کرے جیسا تو نے دیکھا ہے۔ پھر فرمایا جاؤ۔ جو بات ہونی تھی ہو لی۔

ایک روز ذکر ہو رہا تھا کہ حکیم لوگ تو امراض کی وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ فلاں مرض غالب ہو گیا اور فقیر لوگ کہتے ہیں کہ بخار وغیرہ امراض کی صورتیں ہوتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ضرور امراض کی صورتیں ہوتی ہیں ایک دفعہ ہم کو کئی روز بخار آیا۔ ہم حضرت لکھی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں فاتحہ کے واسطے گئے۔ مسجد میں بیٹھ کر فاتحہ پڑھی۔ ایک درویش چھتری ہمارے سر پر لگائے ہوئے تھا۔ ہم نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ الٰہی ہم سے دوائیں وغیرہ نہیں ہو سکتیں اور تیری یاد میں حرج ہوتا ہے۔ اس مرض سے نجات دے۔ ہم نے اسی وقت دیکھا کہ ایک سانڈھ ہمارے بائیں طرف کھڑا ہے اور کہتا ہے کہ حضور اگر آپ

Marfat.com

ناراض ہیں تو میں جاتا ہوں۔ میری کیا مجال ہے جو حضور کی بلا مرضی آپ کے پاس رہوں۔ ہم نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ کہا میں ہی تپ ہوں۔ پھر وہ چلا گیا اور ہم کو ارام ہو گیا۔

زمین کی تہ میں بہت بڑے سانپ کو دیکھنا: ایک روز خاص مجھے ارشاد فرمایا کہ ہم نے ایک دن تمام زمین کی سیر کی۔ جب اس کے نیچے تہہ تک پہنچے تو معلوم ہوا کہ ایک زرد رنگ کا سانپ زمین کے چاروں طرف تین حلقے مارے ہوئے ہے۔

ایک روز آپ مجلس میں تشریف فرما تھے اور اس وقت اس مجلس کی عجیب حالت ہو رہی تھی کہ ہر ایک شخص ایک محویت اور لذت توحید میں مستغرق تھا۔ ایک شخص نے طریق اربعہ کی فضیلت بیان کر کے کہا کہ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تو نقشبندی سلسلہ کو بہت ہی فضیلت دی ہے باوجود یہ کہ آپ سلسلہ قادریہ اور چشتیہ سہروردیہ میں بھی خلیفہ تھے تو حضور نے فرمایا کہ اس کا عروج اوروں سے آگے ہے اور اس میں وصل عریانی ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور کچھ اپنے مشاہدہ کی بات بھی آپ ارشاد فرمایئے یہ دلائل تو کتابوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ آپ سکوت فرما کر درود خوانی میں مشغول ہو گئے کیونکہ حضور کی عادت مبارک تھی کہ لوگوں سے ملتے وقت مجلس میں اندازہ رکھتے اور جس قدر لوگوں سے بات کرتے اسی قدر درود شریف پڑھ لیتے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ ایک فضیلت تو نقشبندی سلسلہ کی عالم رویا میں یہ دیکھی تھی کہ ایک دفعہ زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی دیکھا کہ میں آپ کے حضور بیٹھا ہوں اور آپ کے سینہ مبارک سے چار نہریں نکلی ہیں اور تمام عالم میں جاری ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی وہاں تشریف فرما ہیں۔ منجملہ ان کے ایک نہر اتنی بڑی ہے کہ وہ ایک ہی ان تینوں کے برابر ہے اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بڑی نہر میں بیعت فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نہر کا کیا نام ہے آپ نے فرمایا نقشبندی نہر یہی ہے۔

جس وقت بیعت کی قبولیت کے واسطے فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ طفیل اپنے میاں صاحب (پیر) کے اس طریقہ کی بیعت کو قبول کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور فرمایا یہی نہریں ہیں جو قیامت تک میری امت کے اولیاء میں جاری ہیں اور مجھ تک پہنچاتی رہیں گی۔

ایک دفعہ ہم نے دیکھا کہ زمین کے اندر بہت ہی نیچے ایک بہت بڑا خزانہ ہے اور

Marfat.com

اس پر سانپ بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سانپ کہنے لگا کہ اگر حضور کو یہ خزانہ لینا ہو تو میں الگ ہو جاؤں۔ ہماری طبیعت کو وہ خزانہ دیکھ کر بہت ہی نفرت آئی اور ہم وہاں سے جلدی چلے آئے۔

کرامات و سیف لسانی

چڑیوں سے محبت: آپ کی عادت مبارک تھی کہ گیارہ بجے حجرہ کھلتا تھا اور آپ باہر تشریف لاتے تھے اور آپ کا معمول تھا کہ اپنے سامنے چڑیوں کو دانے ڈلوایا کرتے تھے اور الگ برتن میں پانی رکھوا دیتے تاکہ بھی کھائیں پئیں ایک روز آپ باہر تشریف لائے ایک چڑیا دانے چگ رہی تھی کواڑوں کی آواز سن کر وہ اڑ گئی۔ جب وہ اڑ گئی تو فرمانے لگے افسوس یہ اڑ گئی اور یہ بھوکی تھی' اچھا اب جب تک چڑیا آکر دانے چگ لے گی تب تلک ہم بھی کھانا نہ کھائیں گے۔ درویشوں کو جو ہر وقت حاضر خدمت رہتے تھے' سخت تردد ہوا اور چاہا کہ کسی اور چڑیا کو پکڑ کر دانے چگا دیں' فرمایا بھوکی تو وہ چڑیا تھی' جب تک وہی چڑیا دانے نہ چگے گی ہم بھی کھانا نہ کھائیں گے۔ وہ چڑیا وہاں سے اڑ کر روشن دان میں جا بیٹھی تھی۔ فرمایا بھولی آجا اب چگ لے' اب تجھے کوئی نہ چھیڑے گا۔ چنانچہ فوراً وہ چڑیا آئی اور اطمینان کے ساتھ اس نے دانے چگے۔ جب وہ پیٹ بھر چکی تب فرمایا کہ ہاں اب لاؤ ہم بھی کھانا کھائیں گے۔

درخت کا جڑوں سے نکل کر آپ کے پاس حاضر ہو جانا: ایک روز میں حدیث شریف پڑھا رہا تھا شاید ترمذی تھی یا کوئی اور کتاب۔ حدیث شریف میں ذکر تھا کہ بہشت میں ایک ایک محل پانسو برس کی راہ کی مسافت کے برابر اونچا ہو گا اور ایک ایک درخت بھی اتنا اونچا ہو گا کہ جس کی مسافت پان سو برس کے راستہ کے برابر ہو گی۔ ایک درویش نے یہ حدیث شریف جو سنی تو مسکرا کر عرض کیا کہ حضور بہشتیوں کو تو بڑی مصیبت ہو گی۔ فرمایا وہ کیسی؟ عرض کیا کہ حضور پان سو برس تو چڑھنے میں لگ جائیں گے۔ پھر میوے کس طرح کھائیں گے۔ فرمایا جب بہشت والے ارادہ کریں گے وہ درخت خود بخود ان کے سامنے آکر جھک جایا کریں گے۔ وہاں توت کا ایک پھل دار درخت تھا۔

Marfat.com

حضور کے دروازہ سے شمال کی طرف حضور نے اس توت کے درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا مثلاً جس طرح یہ درخت کھڑا ہے۔ اگر اسے کہیں آ جا تو فوراً سامنے آکر جھک جائیں گے۔

میں درخت کی طرف بیٹھا ہوا تھا بموجب آپ کے اس فرمان کے وہ درخت میرے اوپر سے ہوتا ہوا حضور کے سامنے زمین سے آ لگا۔ آپ نے فرمایا او ہم نے تجھے تو نہیں کہا تھا بلکہ ہم نے صرف بہشت کا ایک مسئلہ بیان کیا تھا تو سمجھا کہ مجھ کو ہی کہا ہے۔ جا تو اپنی جگہ جا کھڑا ہو۔ چنانچہ وہ فوراً اپنی جگہ جا کھڑا ہوا تو اس وقت سائل نے پوچھا کہ حضور کس کلام کے پڑھنے سے یہ چیزیں تابع ہو جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ وہ تجلی ہے جو رسول اللہ ﷺ پر وارد ہوئی تھی اور جس کی وجہ سے تمام حجر و شجر آپ کے سامنے جھک پڑے تھے۔

یہ حقیقت محمدیہ ﷺ کے فیضان کا اثر ہے ﷺ

اور جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھے خوشنودی اور پرورش روح رسول اللہ ﷺ کی شروع ہو جاتی ہے اور حقیقت محمدیہ ﷺ کے تعلق سے یہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں اور اس کے واسطے بہشت کی نشانیاں یہیں شروع ہو جاتی ہیں۔

ایک بلے کو ذاکر بنا دینا: ایک بلا جس کا نام موتی تھا حضور کے مکان میں رہا کرتا تھا ایک روز حضور کے پاس سے گذرا۔ آپ نماز پڑھ کر بیٹھے تھے۔ اس بلے کو پکڑ کر فرمانے لگے تو بھی نماز پڑھا کر۔ پھر اس کی گردن پکڑ کر اور زمین کی طرف جھکا کر فرمایا۔ او تجھے نماز کی اٹکل تو آتی نہیں۔ پر اب یہ پڑھا کہ اللہ اللہ اللہ وہ بلا بھی ساتھ ہی ”اوں اوں“ یعنی اللہ اللہ کرنے لگا اور ایسا محو ہوا کہ اسی محویت میں رہا اور جب تک زندہ رہا اس کے اندر سے وہی ذکر کی آواز آتی رہتی۔

آیت کریمہ کی فضیلت: ایک روز آیت کریمہ کا تذکرہ ہو رہا تھا کہ یہ فلاں فلاں فائدے کے واسطے پڑھی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک روز ہم یہ آیت کریمہ پڑھ رہے تھے۔ سکرۃ کی حالت میں دیکھا کہ بہشت کے درختوں کی ڈالیاں ہماری طرف جھک پڑی ہیں اور ان کے میوے ہمارے منہ کے قریب آ گئے ہیں۔ ہم نے اس خیال سے کہ کہیں یہ درخت ہمارے اوپر نہ آ گریں سر پیچھے کو ہٹا لیا۔

Marfat.com

ہندنیوں کا پھل لے کر حاضر ہونا اور حصول اولاد کا ذریعہ بن جانا:
ایک روز صبح کا وقت تھا۔ دن نکل آیا تھا۔ نماز کے بعد حجرے میں تشریف لائے اور چار ہندنیاں عورتیں کچھ بیر اور کچھ اور پھل سیب یا انار وغیرہ لئے ہوئے حاضر خدمت ہوئیں اور وہ پھل حضور کے سامنے رکھ کر خاموش بیٹھ گئیں۔ میں حاضر خدمت تھا۔ منجملہ ان کے ایک عورت کی طرف اشارہ کر کے مجھے ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو ان میں سے ایک بیر دے دو' عورت نے عرض کیا کہ حضور اپنے ہاتھ سے دیں۔ فرمایا یہ بھی ہمارا ہی ہاتھ ہے۔ اس نے پھر عرض کیا کہ حضور آپ اپنے ہی ہاتھ سے دیں۔ آپ نے فرمایا بھولی یہ بھی ہمارا ہی ہاتھ ہے۔ آخر میں نے ایک بیر اٹھا کر اسے دے دیا اور اس نے لے کر اسی وقت کھا لیا بعدہ وہ سب چلی گئیں۔ بعد مدت وہ عورت حاضر خدمت ہوئی اور عرض کیا میں جو اس روز حاضر ہوئی تھی تو اس غرض سے آئی تھی کہ میرے اولاد نہیں ہوتی تھی شاید خدا تعالیٰ آپ کی دعا سے مجھے اولاد عطا فرماوے۔ جب آپ نے مجھے بیر دیا تھا تو میں سمجھ گئی تھی کہ یہ جو پھل دیا ہے تو ضرور مجھے پھل ہو گا۔ سو حضور کی دعا سے مجھے اسی روز حمل ٹھہر گیا اور پھر لڑکا پیدا ہوا جو موجود ہے۔

درود شریف کی فضیلت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت اور ان کے معجزہ کا ظہور: ایک روز آپ حقیقت عیسوی کا فیضان لے رہے تھے۔ اسی حالت میں ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور حضور سے کچھ پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ درود شریف پڑھا کر اس نے درود شریف پڑھا تو استغراق کی حالت اس پر طاری ہوئی۔ اس کے بعد تین دن تک اس کی حالت یہ رہی کہ جس شخص پر دم کرتا اسے فوراً آرام ہو جاتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت بھی ہوتی تھی۔ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ تھا اور ان کے نور کی یہی تاثیر تھی اس لئے وہی تاثیر اس سے بھی سرزد ہوتی رہی۔ تین دن تک یہی حالت رہی۔ بعد ازاں وہ حالت جاتی رہی۔

نماز استسقاء کے ذریعہ موسلا دھار بارش کا نزول: ایک دفعہ قحط سالی ہوئی لوگ عاجز آ کر حضور کے پاس آئے کہ حضور استسقاء کی نماز میں تشریف لے چلیں حضور نے فرمایا ہمیں فرصت نہیں اور نہ طاقت ہے۔ لوگوں نے بہت منت کے ساتھ اصرار کیا

Marfat.com

کہ حضور گاڑی لائیں یا کوئی اور سواری لائیں اور بہت عاجزی کی تو فرمایا ہمارے مولوی صاحب کو لے جاؤ۔ چنانچہ مجھے بھی فرمایا کہ تم چلے جاؤ۔ چونکہ بازار کے بنئے ہم کو ہنسا کرتے تھے کہ مسلمان نماز پڑھ کر بارش لینے چلے ہیں جیسا کہ ان کو خدا سے کوئی رشتہ ہے۔ میں نے حضرت صاحب علیہ الرحمتہ سے عرض کیا کہ حضور شرمندگی نہ اٹھانی پڑے فرمایا جاؤ ہم بھی ساتھ ہوں گے۔ میں چلا گیا اور نماز استسقاء اس طرح ادا کی کہ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے القارعہ دوسری میں سورۂ الکفرون پڑھ کر نماز تمام کی۔ پھر خطبہ شروع کیا۔ جب بلا بادل وغیرہ کے بجلی چمکی۔ جب دعاء میں مشغول ہوا تو ذرا سا غلبہ سکرۃ سا معلوم ہوا کہ حضرت شاہ صاحب موجود ہیں اور دعا مانگ رہے ہیں آمین آمین فرما رہے ہیں اور لوگوں پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ زار زار روتے تھے ابھی دعا میں ہی مشغول تھے کہ بدلیاں بن کر چھوٹی چھوٹی بوندیں ہمارے ہاتھوں پر پڑنی شروع ہو گئیں۔ بعد الفراغ وہاں سے چلے۔ ابھی شہر کے قریب نہیں گئے تھے کہ موسلا دھار بارش ہونے لگی اور مکان پر آنے تک تمام راستے پانی سے بھر گئے۔ یہاں تک کہ تین روز تک برابر بارش ہوتی رہی جب ہم شہر میں پہنچے تو بنیوں کو بڑا تعجب ہوا اور کہنے لگے لو بھئی مسلمان بارش لے ہی آئے۔

فاقہ میں لنگر شریف کی غائبانہ امداد: ایک دفعہ ابتداء میں جب کئی وقت فاقہ کو ہو گئے تو درویشوں نے عرض کیا کہ حضور بھوک نے تنگ کر دیا حضور درویشوں کو لے کر جنگل کو چلے کسی نے عرض کیا کہ حضور روٹیاں تو بازار میں ہیں۔ فرمایا ہماری خداتعالیٰ کے یہاں ہیں اور دریائے گھگھر سے پار تقریباً تین کوس تک تشریف لے گئے۔ جنگل میں جو آبادی سے بہت دور تھا پہنچ کر سجدہ میں پڑ گئے اور پہلے سجدہ میں ایک بڑی محبت اور درد کے ساتھ فرمایا۔ (اللہ) تمام حاضرین پر ایک لذت اور سکرت طاری ہو گئی اور دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی۔ ہر ایک لذت میں مست ہو کر سجدہ میں گر گیا جب ایک گھنٹہ تک سجدہ میں پڑے رہے تو کسی نے آواز دی کہ اٹھ کر کھانا کھا لو۔ اٹھ کر دیکھا تو بہت سا مالیدہ رکھا ہوا پایا۔ حضور نے فرمایا کہ ہم یہ کھانا نہیں کھائیں گے۔ خبر نہیں کہ یہ کس مذہب والے نے پکایا ہے اور دوسرے یہ زمین پر پڑا ہے۔ ہم وہ کھانا کھائیں گے جو پاک و صاف ہو گا۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد ایک سینی قسم قسم کے طعاموں سے بھری ہوئی آسمان کی طرف

Marfat.com

سے اتری اور آواز آئی کہ پاک شخص کے واسطے پاک ہی کھانا نازل کیا جاتا ہے۔ سب نے وہ کھانا کھایا اور برتن وہیں چھوڑ کر واپس انبالہ چلے آئے۔ یہاں آکر دیکھا کہ گھر میں بھی فتوحات کثرت سے ہوئے گھر میں دیگچوں میں کھانا تیار ہو رہا ہے۔ اس روز سے بعد پھر کبھی اس لنگر خانہ میں فاقہ نہیں ہوا بلکہ دن بدن بڑھتا ہی گیا۔

کفار کا اولیاء اللہ کے وسیلہ سے دعا کرنا اور آسمان سے کھانا حاصل ہو جانا: اس موقعہ پر ہم کتاب کشف المحجوب سے اقتباس نقل کر کے درج کرتے ہیں تا کہ اس بارہ میں لوگوں کے دلوں میں کسی قسم کا شبہ نہ ہو اور یہ معلوم ہو جائے کہ جب کفار نے حضرات اولیاء اللہ کے طفیل سے دعا مانگی تو کفار کی دعا قبول ہو گئی اور کھانے کا طبق ان کے واسطے اتر آیا۔ پھر جو اولیاء اللہ بلا وسیلہ دعا کریں ان کی دعا سے آسمان سے کھانا اتر آنا کیا بعید ہے بلکہ عین قرین قیاس اور اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا اظہار ہے۔

مرنے کے بعد قبر میں مقامات طے کرا دینا: یہ میرا مشاہدہ ہے کہ سائیں محمد علی شاہ جو آپ کے پیش امام اور لنگر کے منتظم تھے۔ بیمار ہوئے جب ان کا وقت اخیر ہوا تو حضور علیہ الرحمتہ نے حسب عادت اس کو فرمایا کہ محمد علی شاہ نماز کی نیت کر لے۔ اس نے نماز کی نیت باندھی مگر بوجہ غفلت کے سبحانک اللھم کی جگہ سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بڑے زور سے اور بڑی دیر تک یہی پڑھتا رہا یہاں تک کہ روح بدن سے نکل گئی۔ تقریباً تین چار بجے رات کے ان کا وصال ہوا تھا۔ صبح کی نماز کے وقت بموجب فرمان حضرت علیہ الرحمتہ میرے پاس مسجد میں جس جگہ میرا قیام تھا مولوی عبدالرحیم صاحب نے جا کر کہا کہ بھائی محمد علی شاہ کا انتقال ہو گیا۔ چلو ان کی تجہیز و تکفین کا انتظام کریں۔ میں اسی وقت حاضر ہوا تو حضور علیہ الرحمتہ نے فرمایا مولوی صاحب! کل خواب میں ہم نے درویش کی قبر نکلتی دیکھی تھی سو محمد علی شاہ کا انتقال ہو گیا۔ جاؤ کفن وغیرہ کی تجویز کرو۔ میں نے جو اس کو جا کر دیکھا تو بدن سے پسینہ جاری تھا اور گرم تھا۔ نبض چل رہی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور اس کا بدن تو گرم ہے اور پسینہ جاری ہے کس کو دفن کریں۔ فرمایا کہ فوت تو وہ ہو چکا ہے خیر اگر تم کو ظن ہے تو حکیم کو دکھلا دو۔

Marfat.com

حکیم کو بلا کر دکھلایا تو اس نے نبض دیکھ کر کہا کہ گو بدن سے پسینہ جاری ہے اور گرم ہے نبض بھی حرکت میں ہے مگر یہ تمام کام جان کا نہیں' نہ اس میں جان ہے یہ تو کوئی اور ہی طاقت ہے کہ جس کے باعث یہ حالت ہے۔

جب حکیم دیکھ کر چلا گیا تو میں نے حجرہ میں جا کر عرض کیا کہ حضور حکیم کہتا ہے کہ جان تو نکل گئی یہ کوئی اور جان ہے آپ میرا ہاتھ پکڑ کر حجرہ سے باہر تشریف لائے اور جس حجرہ میں سائیں محمد علی شاہ کا جنازہ تھا اس کے دروازہ پر باہر ہی سے کھڑے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ بلے بلے بلے نور موجیں مار رہا ہے۔ مولوی صاحب فقیر کی موت اسی طرح ہوا کرتی ہے اور یہ یار کے وصل کی گرمی ہے۔ آخر بڑی دیر کے بعد جسم ٹھنڈا ہوا اور احاطہ شاہ عبدالرسول میں دفن کرنے لگے۔ جب لحد کے اندر اس کو رکھ دیا تو اس کی عجیب ہی کیفیت ہوئی اور بیحد انوار اس پر برسنے لگے۔ قبر سے جنوب کی طرف حضرت شاہ صاحب کھڑے ہوئے تھے اور حضرت صاحب علیہ الرحمتہ اس پر فیض ڈال رہے تھے۔ آپ کے چہرہ پر کسی قسم کا رنج وغیرہ نہ تھا اور بھائی محمد علی شاہ کے جسم پر مختلف کیفیتیں اور حالتیں وارد ہو رہی تھیں۔ ایک رنگ جاتا تھا۔ دوسرا آتا تھا۔ بڑی دیر کے بعد فرمایا شکر ہے کہ محمد علی شاہ کا کام پورا ہو گیا۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فقیر کو اتنی طاقت دی ہے کہ قبر میں بھی مقامات طے کرا دے۔ اس وقت کی حالت محمد علی شاہ کی دیکھ کر پھر حضور نے فرمایا کہ فقیر کی موت بھی بیاہ ہے۔ تمام مقامات اس کے موت کے ساتھ ہی کھل گئے۔

یہ معلوم ہوتا تھا کہ جو مقامات اس کے باقی رہ گئے تھے وہ توجہ میں حضور نے پورے کر دیئے۔ بعد ازاں فرمایا کہ ہمارے پیر بھائی سائیں عبداللہ شاہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ عبداللہ شاہ دفن وغیرہ کے بعد کئی روز تک ان کی قبر پر جاتے اور ان کی روح پر تصور کر کے اسم ذات پڑھتے رہے۔ چنانچہ ان کی والدہ کو قبر ہی میں فیض ہو گیا تھا اور ان کی روح قبر میں ہی ذاکر ہو گئی تھی۔

خصوصی توجہ سے روٹیوں کا نور بن جانا اور ہر آدمی کا 13 نوری روٹیاں کھا جانا:

ایک دفعہ درویش و مسافر بہت سے لوگ کھانا کھا رہے تھے حضور حجرے سے باہر تشریف لائے ان کو کھاتے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ لوگ کھاتے رہے تو

Marfat.com

حضور نے فرمایا کہ یہ نور ہی نور ہے کھاؤ خوب کھاؤ تو ایک ایک آدمی نے آٹھ آٹھ دس دس بلکہ ایک نے تیرہ روٹیاں کھائیں اور ان کو کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہوئی بلکہ بہت نے یہ کہا کہ ہم کو بھوک لگی ہوئی ہے۔ اس لنگر کی روٹی کا خاصہ دیکھا ہے کہ جس نے کھالی اکثر اس کا جو مرض ہوا جاتا رہا اور اب بھی اس میں یہ بات موجود ہے۔

حضور کے لنگر میں عام قاعدہ مساوات کا تھا۔ امیر غریب سب کے واسطے ایک ہی کھانا۔ روٹی اور مسور کی دال تھی۔ جمعرات کو میٹھے چاول اور گوشت روٹی ہوتی تھی اور سب کو یہی ملتی تھی۔

ایک دفعہ ایک ڈپٹی جو پہلے مرزا قادیانی کا مرید تھا عقیدۃً" حضور علیہ الرحمۃ کی خدمت مبارک میں حاضر ہو کر بیعت ہوا' اور لنگر کا کھانا کھا کر میرے پاس آیا۔ میں اس وقت حدیث شریف پڑھا رہا تھا۔ آکر کہنے لگا کہ یہ دال کس چیز کی ہوتی ہے جو لنگر میں پکائی جاتی ہے۔ میں نے کہا مسور کی ہے۔ وہ کہنے لگا کہ یہ مسور یہاں مل سکتی ہے یا کسی اور ملک سے آتی ہے۔ میں نے کہا کہ یہیں بازار سے خریدی جاتی ہے۔ اس نے کہا مجھے قسم ہے خدا تعالیٰ کی کہ میں بہت ہی خوش خوراک ہوں اور کثیر تنخواہ باورچی کو دیتا ہوں اور ہمیشہ عمدہ ہی کھانے تیار کراتا ہوں مگر مجھے کبھی ایسی لذت ان کھانوں میں نہیں آئی جو یہاں کی اس روٹی اور دال میں ہے اس کا خمیر ہی عجیب ہے میں نے کہا یہاں کے خمیر اور مصالحوں میں نور ہے۔ اس کی لذت تمہارے کھانوں میں کہاں۔

حقیقت کعبہ کی جاہ و جلال والی تجلّی کا آپ پر ورود اور لوگوں کا آپ کو سجدہ کرنا:

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ میں حافظ مسلم والی مسجد میں رہا کرتا تھا اور کبھی کبھی آپ کی مسجد میں جا کر بھی جمعہ پڑھا دیتا تھا لیکن آپ کو اکثر میں ہی جمعہ پڑھاتا تھا آپ کی عادت تھی کہ جب کبھی دوسری مسجد میں جمعہ پہلے ہو لیتا تھا تو آپ وہیں تشریف لا کر جمعہ پڑھتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ وہیں حافظ مسلم والی مسجد میں جمعہ پڑھنے تشریف لائے۔ بعد نماز آپ پر حالت استغراق طاری ہوئی۔ اس حالت میں اکثر آپ کے پاؤں زمین پر ٹھہرا نہیں کرتے تھے اور درویش دونوں طرف سے آپ کے مونڈھے پکڑ کر چلایا کرتے تھے اور ایک عجیب مستی کی حالت ہوتی تھی۔ میں نے حسب معمول آپ کا مونڈھا پکڑ لیا۔ جب وہاں سے آپ سڑک پر پہنچے اور پلی پر سے نیچے اترنے لگے تو سامنے سے پچاس ساٹھ

Marfat.com

آدمیوں کا گروہ آ رہا تھا۔ وہ سب کے سب آپ کی صورت دیکھ کر آپ کے پاؤں میں سجدہ میں جا پڑے۔ میں نے ان کو سخت و ست کہا اور بڑے غصہ سے کہا کہ تم مشرک ہو گئے۔ پھر بعد میں میری نظر بھی آپ کی صورت پر جا پڑی۔ فوراً میں بھی بے اختیار سجدہ میں گر گیا۔ تقریباً پانچ ہی منٹ کے بعد آپ کو ہوش آ گیا اور ہوش کے آتے ہی سب کے سب سجدہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور آج تو ہم سب سے بڑا سخت گناہ ہوا ہے۔ فرمایا کیا۔ میں نے عرض کیا ہم سب نے آپکو سجدہ کیا۔ حالانکہ یہ شرک ہے اور آپ سجدہ سے سخت ناراض ہوا کرتے تھے۔ فرمایا تمہیں مجبوری تھی اور اس کی وجہ اور ہی تھی وہ جو حقیقت کعبہ کی جاہ و جلال والی تجلی کعبہ شریف پر وارد ہوتی ہے آج ہم اس حقیقت کا فیضان لے رہے تھے۔ وہ فیضان عشق پکتے پکتے حقیقت کعبہ ساری ہی ہم پر وارد ہو گئی تھی۔ اس تجلی کا یہ خاصہ ہے کہ زبردستی لوگوں کو اپنی طرف سجدہ کراتی ہے تو جو تجلی مسجود الیہ کعبہ شریف پر وارد تھی وہی تجلی یہاں تھی۔ یہ اس تجلی کی کشش اور جبر کا اثر تھا کہ زبردستی لوگوں کو اپنی طرف کھینچ کر سجدہ کرا لیا اور اس وقت جو کوئی سامنے آتا وہی بے اختیار سجدہ کرتا اور اب اس حقیقت کی بجائے دوسری حقیقت کا فیضان بدل گیا اس واسطے یہ سب لوگ سجدہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

حضور اکرم ﷺ کا آپ کو بلاوا اور اپنے سر اقدس کا تاج عطا کرنا:

ایک دن رسول اللہ ﷺ کی حضوری کا ذکر تھا۔ فرمایا جو نعمت کسی امتی پر وارد ہوتی ہے وہ رسول کریم ﷺ کے دربار سے ملتی ہے۔ چنانچہ ہم نے بھی دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دربار میں جانے کے واسطے تیار ہیں۔ دیکھا کہ ہم ایک حوض پر وضو کر رہے ہیں۔ اس واسطے کہ پاک و صاف ہو کر رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضر ہوں۔ یہاں انبالہ میں ایک مولوی صاحب رہتے تھے ان کا نام محمد سعید تھا۔ بڑے ہی متقی و پرہیزگار بزرگ تھے اور آپس میں ہماری ان کی بہت محبت تھی۔ اسی حالت میں جب کہ میں وضو کر رہا تھا میں نے دیکھا کہ وہی مولوی محمد سعید صاحب رسول اللہ ﷺ کے دربار سے میرے پاس آئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ یاد فرما رہے ہیں کہ اس انبالہ والے مست نے اتنی دیر کہاں لگا دی میں جلدی وضو سے فارغ ہو کر رسول کریم ﷺ کے دربار میں حاضر ہوا۔ سید المرسلین ﷺ بہت خوش ہوئے اور اپنے سر مبارک کا تاج تو مجھے دے دیا

Marfat.com

اور خود نیا منگا کر سر مبارک پر رکھ لیا۔ میں نے لے کر پہلے تو اس کو بڑی محبت کی نگاہوں سے دیکھا اور پھر اپنے سر پر رکھ لیا۔ اس دن سے تکمیل ہو گئی اور مخلوق خدا کو بہت ہی ہدایت ہو رہی ہے تو معلوم ہوا کہ یہ مقام تکمیل تھا اور اس روز سے ہم نے یہ عجیب بات دیکھی کہ جس کسی کو ہم درود شریف یا کوئی اور چیز بتلاتے ہیں وہ چھوٹنے نہیں پاتا۔ اس سے ہم نے معلوم کیا کہ یہ ارشاد کی نشانی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہمیں ارشاد عطا ہوا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی' خواجہ معین الدین اور دیگر ارواح کا آپ کی طرف متوجہ رہنا: حاجی علی محمد رائے پوری سے منقول ہے کہ حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمتہ جالندھر والے انبالہ تشریف فرما تھے اور حضور شاہ صاحب علیہ الرحمتہ کا ایک درویش اجمیر شریف گیا ہوا تھا۔ حاجی صاحب علیہ الرحمتہ کو معلوم ہوا کہ فلاں درویش اجمیر گیا ہے۔ حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کہ اس مست کا ہم بڑا ادب کرتے ہیں، کیونکہ خواجہ معین الدین چشتی' رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور تمام بزرگان کی ارواح اس طرف متوجہ ہیں میں تمام ارواح پاک کا فیض اس جگہ دیکھتا ہوں پھر وہ درویش اجمیر شریف کس واسطے گیا جب کہ سب کچھ یہیں موجود ہے۔

قطبیت کا اظہار اور باطنی تلواروں کا عطا ہونا: نقل ہے کہ حضور کی عادت مبارک تھی کہ بعض اوقات تمام ران پر ہاتھ نہیں رکھا کرتے تھے بلکہ کہنیوں کو اٹھائے رکھتے تھے۔ جب دو زانو بیٹھتے اور ہاتھ دھوتے تو زانو پر ہاتھ نکالیتے اور کہنیاں کھڑی رکھتے یعنی ران پر نہ لگنے دیتے۔ ایک روز پیر جی عنایت حسین مرحوم نے اس کی اصلیت حضور سے دریافت کی کیونکہ بوجہ ان کی نیک بختی اور عابد ہونے کے ان سے حضور اکثر راز کی باتیں فرما دیا کرتے تھے اور ان کو جنتی ہونے کی خوشخبری دیا کرتے تھے۔ فرمایا جب کوئی ولی قطب ہو جاتا ہے تو اس کو نوری شکل میں حکومت باطنی کی تلوار خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے مرحمت ہو جاتی ہے وہ ہر وقت برہنہ رانوں پر رکھی رہتی ہے اس واسطے ہم کو اپنی باہیں اس سے الگ رکھنی پڑتیں اور کبھی تو ایک ہوتی ہے لیکن اکثر دو تلواریں بھی کھنچی رہتی ہیں۔

Marfat.com

ایک روز ایک درویش کا ماجری والے لوگوں سے تکرار ہو گیا۔ حضور کو خبر ہوئی تو وضو کراتے ہوئے بھائی مغلی شاہ نے دیکھا کہ حضور کے سینہ مبارک سے ایک تلوار نکل کر چلی اور پھر واپس سینہ میں مبارک میں آ گئی۔ یہ حال حضور سے عرض کیا فرمایا آگے تو نہیں گئی۔ عرض کیا نہیں حضور وہیں سے واپس لوٹ آئی۔ فرمایا ہاں آج علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ والی تلوار چلی تھی مگر خدا نے فضل کیا کہ رک گئی۔

نقل ہے کہ ایک درویش حضور کا خاص تھا وہ ذکر و شغل بہت کرتا تھا اور انبالہ شہر میں ہی الگ جگہ رہا کرتا تھا ایک عورت اس کے انوارات پر عاشق ہو گئی۔ ایک روز بارش ہو رہی تھی اور اس کے پاس کے رہنے والے تمام درویش اپنے اپنے حجروں میں تھے کہ وہ عورت مردانہ لباس میں موقعہ تنہائی کو غنیمت جان کر آئی اور چپکے سے اس فقیر کے پاؤں دبانے لگی۔ اس فقیر نے خیال کیا کہ شاید کوئی درویش پاؤں دباتا ہو گا مگر پاؤ دبانے میں جب اس عورت کے ہاتھوں کے چھلے پنڈلیوں کو سخت سے اور ناموس معلوم ہوئے تو انہیں شبہ سا ہوا انہوں نے سختی کے ساتھ دھکا کر کہا تو کون ہے اور اس بے وقت تیرے یہاں آنے کا کیا موقع ہے؟ اس نے اپنا ارادہ بد ظاہر کیا اور کہا کہ یا تو یہ فعل کرو' ورنہ ابھی تم کو رسوا اور ذلیل کر دوں گی۔ وہ خائف ہوئے اور حضرت علیہ الرحمتہ سے مدد چاہی تو دیکھا کہ آپ خود موجود ہیں اور اس کو اشارہ سے فرمایا چلی جاؤ' وہ چلی گئی اور خون کی قے اس کو آئی صبح کو مر گئی اور پھر ایسا خاتمہ اس گھر کا ہوا کہ کوئی آدمی نہ رہا۔

آپ کا آدم علیہ السلام حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰ' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قلوب میں داخل ہو کر سیر کرنا: ایک روز وصال سے تقریباً ایک سال پہلے علی الصبح مجھے طلب کیا میں فوراً حاضر خدمت ہوا فرمایا آؤ مولوی صاحب بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا تو آپ نے یہ خواب سنایا۔ فرمایا ہم نے دیکھا کہ ہم یہاں سے چل کر حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے انہوں نے فرمایا آؤ آج رات یہیں رہو۔ چنانچہ ہم وہیں رہ گئے۔ ہم نے دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا قلب ایسا ہے کہ جیسا کوئی بہت بڑا گنبد ہو اور جیسے بڑے زور سے نہر کا پانی پڑتا ہے اس طرح نور اس میں وارد ہو رہا ہے اور اس پر نورانی تجلیات اس طرح وارد ہو رہی ہیں جیسے بڑے زور سے نہر کا موسلا دھار دہانہ پڑ رہا ہو۔ ہم نے حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں عرض

کیا کہ اگر حکم ہو تو میں آپ کے قلب میں داخل ہو کر اندر سے اس کی سیر کر لوں فرمایا ہاں جاؤ خوب سیر کرو چنانچہ اجازت ہوتے ہی میں اس کے اندر داخل ہوا اور خوب سیر کی۔ بہت ہی بڑا قلب تھا۔ پر ہم نے بھی تمام ہی کی سیر کر لی۔ پھر ہم وہاں سے حضرت نوح علیہ السلام کے پاس پہنچے انہوں نے بھی فرمایا کہ ایک رات ہمارے ہاں مہمان رہو۔ چنانچہ ہم ان کے ہاں بھی مہمان رہے۔ کھانا کھایا اور ان سے اجازت لے کر ان کے لطیفہ روح کی سیر کی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاں ان کے ارشاد کے بموجب ایک رات مہمان رہے رہاں کھانا کھایا اور ان کے لطیفہ روح کی سیر کی اجازت لے کر سیر کی پھر اسی طرح حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہما السلام کے یہاں ایک ایک رات مہمان رہے۔ ان کے حکم کے موافق کھانا کھایا اور ان دونوں یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ سر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ خفی کی خوب ہی سیر کی۔ پھر حضرت سید المرسلین ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا آج رات کو یہیں رہو چنانچہ ہم وہیں رہے اور کھانا کھایا اور پھر اجازت لے کر آپ کے لطیفہ اخفی کی سیر کی۔ پھر آگے پتہ نہ لگا کہ اس کی انتہا کہاں تک ہے۔ حقیقت محمدیہ تک تو پہنچے۔ پھر وہاں سے رخصت ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں بڑی بڑی بشارتیں دیں۔ پھر ہماری آنکھ کھل گئی۔ یہ کیا بات تھی وہاں تو ہم اتنی راتیں گذار کر آئے تھے پر یہاں ایک رات بھی پوری نہ گذری۔

بابا فرید الدین مسعود شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتی تجلی کا بارہ ہزار بار وارد ہونا:

ایک دفعہ حضرت غوث بہاؤ الحق ملتانی رحمۃ اللہ علیہ پر ذاتی تجلی وارد ہوئی اور آواز آئی کہ اے بہاؤ الحق جو شخص ایک دفعہ تیرا منہ دیکھ لے وہ قطعی جنتی ہے۔ غوث بہاؤ الحق ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اس خیال سے کہ رسول اللہ ﷺ کی امت میرا منہ دیکھ کر بخشی جائے اور بہشتی ہو جائے تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ پالکی میں سوار ہو گئے اور نقیب کو فرمایا کہ تو اس طرح آواز دیتا ہوا چل کہ جو شخص غوث بہاؤ الحق کا منہ دیکھ لے گا وہ بہشتی ہو جائے گا اور کہاروں کو حکم دیا کہ گلی گلی میں ہماری پالکی پھراؤ جب وہ پالکی ایک گلی میں گذری تو وہاں حضرت بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمتہ ایک مکان میں تشریف رکھتے تھے۔ جب وہ پالکی آپ کے برابر نکلی تو آپ کے مرید کو جو حاضر خدمت تھا اور شائد وہ محکم الدین تھا فرمایا کہ جا تو بھی غوث بہاؤ الحق کا منہ دیکھ لے تا کہ جنتی ہو جائے اس نے پالکی کی طرف پشت کر کے کہا جب میں نے بارہ

Marfat.com

برس تک آپ کو وضو کرایا اور خدمت کی اور پھر بھی جنتی نہ ہوا تو ایک ساعت غوث بہاؤ الحق کا منہ دیکھ کر جنت میں جانے کی مجھے بھی ضرورت نہیں۔ اس وقت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرمایا اور اس پر بہت خوش ہوئے اور فرمایا قسم ہے خدا کی بارہ ہزار بار یہی تجلی مجھ پر وارد ہوئی اور آواز آئی کہ جو تیرا منہ دیکھ لے گا وہ قطعی بہشتی ہے مگر میں نے ایک دفعہ بھی کسی پر ظاہر نہیں کیا بلکہ ایک دفعہ میں نے ہی دعا کی تھی کہ خداوندا غوث بہاؤ الحق بھی میرا بھائی ہے ایک مرتبہ اس پر بھی یہ تجلی وارد فرماوئے تو میری دعا سے اس پر یہ تجلی وارد ہوئی ہے۔

اس حکایت کو دیکھ کر میرے دل میں خیال آیا کہ آپ اور تمام باتوں میں تو اکابر متقدمین کے برابر ہیں۔ اس بات میں معلوم نہیں کہ یہ پہلے گذر چکی ہے یا آنے والی ہے۔ دعوت انبیاء کی بشارت کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ایک روز علی الصبح سائیں مغلی شاہ الائچی دانے لئے ہوئے میرے پاس آئے اور کہا۔ مولوی صاحب جی میاں صاحب نے فرمایا کہ جو شخص یہ الائچی دانے کھائے اور ہمارا منہ دیکھ لے وہ قطعی بہشتی ہے۔ تم نے بھی کہیں کتاب میں دیکھا ہے۔ میں نے ان کی بات کو تو ٹال دیا اور کہا لاؤ یہ الائچی دانے مجھے دو۔ انہوں نے الائچی دانے مجھے دے دیئے۔ میں نے ان کے پاس سے الائچی دانے لے کر کچھ کھائے اور کچھ اپنے پاس رکھ لئے۔ ہماری اس بات چیت کو حضرت صاحب علیہ الرحمۃ بھی ملاحظہ فرما رہے تھے۔ میں وہ الائچی دانے لئے ہوئے حضرت علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مبارک باد عرض کی۔ بعد ازاں حاجی کریم بخش حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا حضور مغلی شاہ الائچی دانے لئے ہوئے اس اس طرح کہتا پھرتا ہے۔ کیا واقعی حضور نے انہیں ایسا کہنے کا حکم دیا ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ مغلی شاہ کو روک دیں کیونکہ شہر میں اگر چرچا ہوا تو معلوم نہیں کہ مولوی لوگ کیا کیا کہیں گے۔ فرمایا ہاں اسے ہم نے ہی کہا ہے اور آج یونہی موج ہے مولوی لوگ کچھ ہی کہیں پھر فرمایا غوث بہاؤ الحق اور بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پر یہ وقت آیا تھا اگر ہم پر آگیا تو کیا حرج ہے اپنے اپنے وقت پر ہر ایک پر آ ہی جاتا ہے۔ آج یونہی موج ہے جو چاہے ہمارا منہ دیکھے اور جو دیکھے گا وہی بہشتی ہو جائے گا۔ دوپہر تک آپ اسی حالت میں رہے۔ بعد دوپہر فرمانے لگے اللہ اللہ کیا کرو۔ درود شریف پڑھو۔ اسی میں لگے رہو۔ ہماری باتوں پر کچھ خیال نہ کیا کرو۔ اللہ کی یاد بہت

Marfat.com

بڑی چیز ہے۔

وفات: وفات سے کچھ عرصہ پہلے کا ذکر ہے کہ آپ نے مجھے فرمایا کہ مولوی صاحب آج ہم نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی بلا ہمارے حجرہ کے دروازے کے سامنے کھڑی ہے اور وہ بلا اس قدر بڑی ہے کہ صرف اس کا منہ ہی ہمارے حجرہ کے برابر ہے۔ ہمیں خیال ہوا کہ کوئی جن ہو گا کیونکہ جن بھی ایسی ایسی ہیبت ناک شکلوں میں سامنے آجایا کرتے ہیں۔ آخر کار وہ ہم سے ہم کلام ہوئی۔ ہم نے پوچھا تو کون ہے۔ اس نے کہا میں موت ہوں۔ ہم نے کہا تو ویسے ہی آئی ہے یا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے آئی ہوں۔ ہم نے کہا اگر تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے آئی ہے تو ہم کو کیا عذر ہے۔ خدا تعالیٰ کا حکم بخوشی منظور ہے لیکن پھر ہمارے ساتھ تو کیا کرے گی۔ کہا میں پہلے آپ کا خون پیوں گی۔ پھر گوشت کھاؤں گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اب دنیا سے رخصت ہونے کا وقت قریب آ گیا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے ہمیں بیماری آئے گی اور یہی مرض الموت ہے۔

اس واقعہ کے کچھ دنوں کے بعد مجھے اتفاقاً اپنے وطن جانے کی ضرورت پڑی میں اجازت کے واسطے حاضر خدمت ہوا اور گھر جانے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا اجازت ہے بہتر ہے گھر چلے جاؤ۔ مگر جلدی آجانا اور شریعت کے موافق ہمیں غسل دینا اور ہماری تجہیز و تکفین بالکل شریعت کے مطابق کرنا۔ مجھے پھر رنج و افسوس ہوا۔ فرمایا رنج و افسوس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تم اطمینان کے ساتھ گھر جاؤ مگر ہاں جلدی واپس آجانا۔ آخر کار میں گھر گیا۔ پندرہ روز وہاں رہا اور میرے پاس وہیں حضور کی بیماری کی اطلاع پہنچی۔ میں فوراً وہاں سے انبالہ شریف واپس پہنچا تو دیکھا کہ حضور کو اسہال ہیں۔ آپ اکثر حالت صحت میں دعا فرمایا کرتے تھے کہ خداوندا مجھے شہادت کی موت عطا فرمانا۔ چنانچہ یہ اسی دعا کی برکت تھی کہ حضور کو اسہال شروع ہو گئے کیونکہ اسہال کے ذریعہ سے جو موت ہو شریعت رسول اللہ ﷺ میں وہ شہادت کی موت لکھی گئی ہے۔ خیر جب میں واپس آیا اور آپ کو اسہال میں مبتلا دیکھا تو اس وقت حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کی یہ حالت تھی کہ نماز پنجگانہ باجماعت ادا فرماتے تھے اور تمام اذکار و اشغال اور مراقبات وغیرہ اسی طرح پورے کرتے تھے جیسے کہ حالت صحت میں آپ کے جس قدر معمولات تھے ان میں سے ایک بھی کم نہیں ہوا تھا۔ کئی روز اسی حالت میں گذر گئے۔ علاج و معالجہ ہوتا رہا۔

Marfat.com

آپ دوا پیتے وقت اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت سمجھ کر دوا کھاتے پیتے ہیں۔ ورنہ یہ ہم جانتے ہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے دوا کچھ نہیں کر سکتی اور لوگوں کے ساتھ کشادہ پیشانی اور فراخدلی سے ملاقات فرماتے تھے کسی قسم کے رنج و افسوس اور گھبراہٹ وغیرہ کے آثار آپ میں بالکل نہیں پائے جاتے تھے۔ آپ نے ظہر کی نماز باہر ہی پڑھی۔ نماز سے فراغت پاتے ہی تھوڑی دیر کے لئے آپ پر کچھ غشی سی طاری ہوئی مگر جلدی سے ہوش آگیا حضور نے ہوش میں آکر فرمایا افسوس ہمیں خبر نہ تھی کہ گھوڑی چٹیل میدان میں ہی گر جائے گی۔ اب روح بدن سے آزاد ہو کر اوپر جانا چاہتی ہے اور بدن اس کے آگے ہاتھ باندھتا ہے کہ خدا کے واسطے ذرا ٹھہر جا۔ بعد ازاں پردہ ہو گیا اور حضور اندر مکان میں تشریف لے گئے سب خادمان بھی ساتھ ہی گئے۔ مکان کے اندر چارپائی پڑی تھی جس کا سرہانا شمال کی طرف تھا اور پائینتی جنوب کی طرف۔ آپ اس پر جا لیٹے اور لیٹتے ہی پھر بیہوش ہو گئے۔ محبت والے لوگ ہر چہار طرف سے حضور کی عیادت و زیارت کے واسطے ہجوم کر آئے چنانچہ دہلی سے حکیم لطیف حسین صاحب مرحوم بھی آئے اور دیگر بہت سے اطبا جمع ہو گئے۔ ہر چند تدبیریں کیں مگر کسی تدبیر سے افاقہ ہونے میں نہ آیا حکیم معزالدین مرحوم بھی آگئے وہ بھی بہت کچھ تدبیریں کرتے رہے ان سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر آپ بیٹھ کر نماز باجماعت پڑھنے لگے اور اپنے معمولات اب فکر کے ساتھ پورے فرمانے لگے۔ وصال سے تین چار روز پہلے ایک دن فرمایا آج ہم نے دیکھا کہ ایک بیحد نور ہے جس کی نہ کہیں ابتدا ہے نہ انتہا ہے ہم وہاں گئے وہاں ایک دیوار ہے دیوار سے پرلی طرف ہمیں بلایا گیا مگر ہم نے جواب دے دیا کہ ابھی ہم نہیں آتے۔

آخر وہ دن آیا کہ جس روز اس شناور دریائے وحدت کو قید عنصریات سے رہا ہو کر مطلوب حقیقی کے ساتھ وصل عریانی ہونا تھا۔ وہ دن ہم لوگوں کے واسطے بڑا ہی بلاخیز غم آمیز اور پرآشوب دن تھا چار ربیع الاول 1315ھ کو چہار شنبہ کا دن تھا کہ آپ نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی مگر چارپائی پر لیٹے ہوئے اشارہ کے ساتھ۔ اس کے بعد نیچے زمین پر ایک چٹائی بچھوائی اور چارپائی سے اتر کر اس پر لیٹ رہے اور بطریق مسنون سر آپ کا شمال کی طرف تھا اور پاؤں جنوب کی طرف بعد ازاں قریب دس بجے کے آپ پر ایک عجیب جوش اور تپش و عشق کی حالت جوش زن ہوئی میں حضور کے سرہانے بیٹھا تھا اور سائیں مغلی

Marfat.com

شاہ غرب کی جانب سر تھامے ہوئے۔ آپ نے اشارہ سے فرمایا صاف کپڑے پہناؤ چنانچہ پہنا دیئے گئے۔ پھر تیمم کے لئے اشارہ فرمایا چنانچہ فورا تیمم کرا دیا گیا۔ پھر پوچھا کہ کیا نماز کا وقت ہے۔ میر یوسف علی شاہ صاحب نے عرض کیا کہ حضور نماز کا وقت تو نہیں آپ اپنے اللہ کی طرف دھیان کریں۔ آپ بیٹھے تھے۔ سائیں مغلی شاہ سامنے سینہ کی طرف سے آپ کا سر پکڑے ہوئے تھا اور میں پیچھے کمر کی طرف سے تھامے ہوئے تھا کہ آپ نے پہلے میرا اور پھر سائیں مغلی شاہ اور سائیں کریم بخش کا ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ میں پکڑ کر آسمان کی طرف آنکھوں سے اشارہ فرمایا۔ ہم اس کا کچھ مطلب نہ سمجھے اور معا" آپ سلطان الاذکار میں مشغول ہو گئے ایک بار حبس دم کیا اور سانس لیا۔ پھر دوسری مرتبہ حبس دم کر کے سانس لیا۔ پھر تیسری دفعہ حبس دم کیا تھا کہ روح اس قفس عنصری سے نجات حاصل کر کے محبوب حقیقی کے ساتھ بے حجاب جا واصل ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس وقت ہم نے دیکھا کہ اس تمام مکان میں سرخ نور کا ایک گنبد بن گیا اور ہم پر ایک عجیب قسم کے فیضان کا غلبہ ہوا اور محویت طاری ہو گئی جس قدر حاضرین موجود تھے۔ سب کی ایک عجیب کیفیت تھی۔ بعد ازاں ہر چہار طرف محبت رکھنے والے لوگوں کے پاس تار بھیج دیئے گئے۔ تمام شہر میں ایک شور اور واویلا مچ گیا۔ لوگ جوق در جوق حضور کی آخری زیارت کو آنے لگے۔ پھر آپ کا جنازہ مبارک اسی احاطہ میں لا کر رکھا گیا جس جگہ کہ اب حضور کا روضہ مبارک ہے۔ لوگ چاروں طرف سے حضور کے آخری دیدار کے واسطے امڈ آئے۔ یہاں تک کہ پردہ نشین مستورات جو مدت العمر میں کبھی باہر نہ نکلی تھیں ڈولیوں میں سوار ہو ہو کر آنے لگیں۔ ایک طرف پردہ کرا کر عورتوں کو زیارت کراتے تھے۔ بے ترتیبی کسی قسم کی نہ تھی ادھر دہلی، پٹیالہ، کرنال وغیرہ اطراف و جوانب سے بھی لوگ حاضر ہو گئے۔ آخر بعد وقت عصر کے وقت آپ کو غسل دیا گیا اور خود میں نے اور مولانا عبدالخالق صاحب نے اپنے ہاتھ سے غسل دیا۔ شریعت کے موافق جن جن مواضع کے دھونے اور جس قدر پانی ڈالنے کی تاکید حضور علیہ الرحمۃ نے فرمائی تھی حسب الحکم اسی طرح عمل میں لایا گیا۔ جنازہ مبارک کے واسطے چارپائی کی جو ضرورت ہوئی تو میر یوسف علی شاہ صاحب رو پڑے اور کہا چارپائی لانے کا مستحق میں ہی ہوں۔ چنانچہ انہیں

Marfat.com

کے نئے غیر مستعمل پلنگ پر نعش مبارک لٹائی گئی اور تجہیز و تکفین کے متعلق جس قدر ضروریات تھیں وہ سب بھی میر یوسف علی شاہ صاحب کے صرف سے خریدی گئی تھیں۔ عصر کے بعد چونکہ وقت تھوڑا رہ گیا تھا اس لئے جنازہ کا پڑھنا بعد مغرب تک ملتوی رکھا گیا۔

خلقت کا بہت بڑا ہجوم تھا۔ صفیں درست کی گئیں اور ہم نے خود کھڑے ہو کر صفوں کی ترتیب کرائی تو پہلی بار کی نماز میں اٹھارہ صفیں تھیں اور ہر صف میں ایک ہزار آدمی تھے چونکہ اس صدمہ جانکاہ کی وجہ سے مجھے اپنی طبیعت پر قابو نہ تھا اور خلیفہ مظفر علی خاں صاحب بوجہ بزرگی کے باوجود اس صدمہ دلخراش کے ضابطہ اور مستقل مزاج رہے تھے اس لئے نماز پڑھانے کے واسطے انہی کو منتخب کیا گیا اور انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ پہلی بار نماز سے فراغت پاتے ہی اور بہت سی خلقت ہجوم کر آئی۔ یہاں تک کہ شہر کے ہندو بھی آ جمع ہوئے۔ دوسری دفعہ پھر نماز جنازہ پڑھی گئی اور بہت سے ہندو بھی ویسے ہی ہاتھ باندھ کر پیچھے کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے پوچھا تم باوجود ہندو ہونے کے نماز میں جو آ شریک ہوئے ہو اس کی کیا وجہ ہے؟ اور تم نماز میں کیا پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا میاں صاحب شاہ صاحب تو اوتار تھے ان کی ہمیں محبت تھی اور وہی محبت ہمیں کھینچ لائی تھی اور نماز میں تو ہم یوں کہہ رہے تھے کہ اے پرمیشر میاں صاحب کے واسطے جو کچھ مسلمان مانگتے ہیں وہی دعا ہم بھی کرتے ہیں تو میاں صاحب کو ہماری مانگ سے بھی زیادہ دینا مگر اس دوسری دفعہ میں ہم نے شمار نہیں کیا کہ کس قدر آدمی تھے رات ہو گئی تھی۔ جنازہ اٹھایا گیا چنانچہ دورویہ صفیں ہو گئیں اور جنازہ مبارک اسی ہیئت کے ساتھ اٹھا کر احاطہ تک لائے اور حسب الارشاد حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کے جہاں حضور نے حیات میں ہی فرما دیا تھا تقریباً دس بجے شب کے عین شریعت رسول ﷺ کے مطابق وہ گنجینہ اسرار ربانی فرش خاک کے سپرد کیا گیا۔

قبر کے اندر سے کلمہ طیبہ کی آواز سننا اور قبر پر کھڑے ہونے والے مسلمانوں اور ہندوؤں کا بے اختیار کلمہ پڑھنا: الغرض چند صاحب نسبت بزرگ اس غرض سے قبر پر مراقب ہو کر بیٹھ گئے کہ دیکھیں قبر میں حضور کے ساتھ کیا معاملہ پیش آتا ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ اندر سے کلمہ شریف کی آواز آ رہی ہے اور

Marfat.com

حضور کی روحانی توجہ کا یہ اثر ہوا کہ اول تو ان مراقبہ کرنے والوں کو کلمہ طیبہ کے ذکر میں ایسا استغراق ہوا کہ ان کو ماسوی اللہ کے ہوش نہ رہا۔ معلوم کرنا تو درکنار رہا بلکہ تین روز تک اسی استغراق میں رہے۔ پھر وہ بے شمار مخلوق جو دفن کرنے کے بعد کھڑی ہوئی تھی اس نے بے اختیار کلمہ شریف پڑھنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ بہت سے ہندو جو اس وقت وہاں موجود تھے وہ بھی بے اختیار کلمہ شریف پڑھنے لگے اور آدھ گھنٹہ تک کلمہ شریف کا یہی جوش رہا۔ وہ بزرگ پہلے تو سکوت کئے ہوئے مراقب بیٹھے رہے مگر کلمہ شریف کا جوش زیادہ بڑھ گیا تو وہ بزرگ بھی عام لوگوں کے ساتھ کلمہ شریف پڑھنے میں مشغول ہو گئے اور کہا یہ قبر کے اندر کے کلمہ شریف کا جوش ہے جو یہاں ظاہر ہو رہا ہے۔ تیسرے دن پھر ایک بزرگ قبر پر جا مراقب ہوئے کہ دیکھیں تو منکر نکیر کا برتاؤ کیسا رہا۔ حضرت علیہ الرحمۃ سے روحانی ملاقات ہوئی۔ پوچھا حضور کے ساتھ حساب قبر کا کیسا رہا۔ فرمایا کیسا حساب کتاب۔ انہوں نے کہا حضور کتابوں میں لکھا ہے کہ اس طرح قبر میں دو فرشتے آ کر سوال کیا کرتے ہیں۔ ایک منکر ہے دوسرا نکیر حضور نے ہاتھ سے ایک خاص اشارہ کر کے فرمایا ہمارے سامنے تو کسی نے اس کا ذکر بھی نہیں کیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح آپ کا وصال ہونا: آپ کی وفات بعینہ اسی طرح دقوع میں آئی جس طرح کہ حضرت قیوم اول امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی واقع ہوئی تھی اور جس طرح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے پابندی سنت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہوا تھا۔ اسی طرح حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے وصال کے وقت بھی ظہور میں آیا۔

نقل ہے کہ جس روز حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کا وصال ہوا اسی روز رات کو ایک بڑے کامل بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ ایک چوپہیہ گاڑی میں ایک نہایت ہی حسین وجمیل اور باشوکت وہیبت شخص سوار ہیں اور حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کو گود میں لئے بیٹھے ہیں اور گاڑی چلی جا رہی ہے۔ ان بزرگ نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں پاس والوں نے جواب دیا کہ سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کی گود میں یہ حضرت توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

نقل ہے کہ جس روز حضور علیہ الرحمۃ کا وصال ہوا اسی روز ایک بزرگ نے

Marfat.com

لدھیانہ میں خواب میں دیکھا کہ حضرت علیہ الرحمتہ کی قبر مبارک حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کے برابر بنی ہوئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صاحب علیہ الرحمتہ پر مجددی فیضان کامل طور سے وارد ہو چکا تھا اور سلوک میں سے کوئی دقیقہ باقی نہیں رہا تھا اور تابع و متبوع والا فرق درمیان سے اٹھ کر تابع و متبوع ایک ہو گئے تھے۔

آخر میں قارئین سے التماس ہے کہ راقم الحروف حاجی محمد اسلم مجددی فریدی کے لئے دعائے خیر فرماویں۔ کتاب ہذا کی تکمیل مسلسل ایک سال یعنی رمضان المبارک 1420ھ تا رمضان المبارک 1421ھ میں ہوئی ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو حضور اکرم ﷺ کی صورت اور سیرت کی کامل اتباع سے سرفراز فرماوے۔ غلامان مصطفیٰ کریم علیہ السلوۃ والسلام کے پاک گروہ میں داخل فرماوے۔ موت سے پہلے آپ کی زیارت نصیب ہو اور مرنے کے بعد آپ کی شفاعت شامل حال ہو جائے اور خاتمہ ایمان اور سلامتی پر ہو جاوے۔ مرنے سے پہلے جملہ گناہوں سے معافی مل جاوے۔ (آمین ثم آمین)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعائیہ شجرہ مشائخ عظام چشتیہ نظامیہ فخریہ

یا الٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے
رحم کر مجھ پہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
میں ہوا ہوں سخت زار اس محنت بند میں اسیر
کھول دے مشکل علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے واسطے
خواجہ بصری حسنؒ کا نام لاتا ہوں شفیع
شیخ عبدالواحدؒ اہل بقا کے واسطے
فضل کر مجھ پر طفیل خواجہ ابن عیاضؒ
شاہ ابراہیم بلخیؒ بادشاہ کے واسطے
حضرت خواجہ حذیفہؒ کے لئے تو رحم کر
اور ہیرہؒ بصریہ صاحب ہدا کے واسطے
خواجہ ممشاد کی خاطر مرا دل شاد کر
شیخ ابو اسحاقؒ قطب چشتیا کے واسطے
خواجہ ابدالؒ احمد۔ بو محمد مقتدائے
خواجہ ناصح الدینؒ کے واسطے
خواجہ مودود حق اور خواجہ حاجی شریف
خواجہ عثمان اہل اقتداءؒ کے واسطے
والی ہندوستان خواجہ معین الدین حسن
شیخ قطب الدین قطب الاتقیا کے واسطے
کام کر شیریں طفیل حاجی گنج شکر

Marfat.com

اور نظام الدین محبوب خدا کے واسطے

دل کو روشن کر طفیل شہ نصیرالدین چراغ

اور کمال الدین کمال اصفیا کے واسطے

دور کر ظلمت سراج الدین و دنیا کے لئے

اور علم الحق و دین علم الہدا کے واسطے

حضرت محمود راجن سرور دنیا و دیں

اور جمال الدین جمن صاحب رضا کے واسطے

شیخ حسن محمد اور شیخ محمد کے طفیل

حضرت یحییٰ مدنی مقتدا کے واسطے

مشکلیں حل کر طفیل شہ کلیم اللہ ولی

اور نظام الدین مقبول خدا کے واسطے

پیر فخرالدین والدین ناظم سرکار چشت

آں کہ اندر عشق پیراں رہنما راہ بہشت

دین و دنیا کا وسیلہ پیر عالم فخر دین

حاجی لعل محمد رہنما کے واسطے

آں محمد لعل حاجی شمس دین مصطفیٰ است

قبلہ ارباب معنی کعبہ اہل صفا است

مرزا عشق اللہ بیگ ولی دستگیر دو جہاں

قبلہ حاجات و کعبہ مدعا کے واسطے

رہنمائے سالکاں و پیشوائے عارفاں

شاہ محب اللہ امیر دوسرا کے واسطے

نجنا من کل سوء اعطنا صدق الیقین

Marfat.com

شاہ محمد شاہ فخر چشتیا کے واسطے
محو کر دل سے مرے نقش وجود غیر کو
شاہ علی خلف محمد با صفا کے واسطے
رنج و غم کو دور کر دل نور سے معمور کر
حضرت ابوالنصر شاہ صاحب ضیاء کے واسطے
دل میں دے اپنی محبت بعد رفع ماسوا
حضرت پیران چشتی با خدا کے واسطے

Marfat.com

مشائخ چشتیہ کا مقام وصال اور تاریخ

اسماء مبارک	تاریخ وصال	مقام وصال شریف اور مزارات مبارکہ
1۔ حضور سرور کونین رحمت عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ	12 ربیع الاول 11ء	مدینہ منورہ
2۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ	21 رمضان المبارک	نجف اشرف
3۔ حضرت ابو سعید خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	110ھ	بصرہ شریف
4۔ حضرت خواجہ عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ	27 صفر 176ھ	بصرہ شریف
5۔ حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ علیہ	3 ربیع الاول	مکہ معظمہ
6۔ حضرت خواجہ ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ	26 جمادی الاول 365ھ	بغداد شریف
7۔ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ	شوال 277ھ	-----
8۔ حضرت ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ	18 شوال 288ھ	بصرہ شریف
9۔ حضرت خواجہ ممشاد رحمۃ اللہ علیہ	4 محرم 299ھ	-----
10۔ حضرت شیخ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ	ربیع الثانی 325	مکہ معظمہ
11۔ حضرت خواجہ ابو احمد ابدال رحمۃ اللہ علیہ	366ھ	چشت
12۔ حضرت خواجہ ناصح الدین بن ابو احمد ابدال رحمۃ اللہ علیہ	رجب 404ھ	چشت
13۔ حضرت خواجہ یوسف رحمۃ اللہ علیہ	14 ربیع الاول 459ھ	چشت
14۔ حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ	رجب 527ھ	چشت
15۔ مودود حق حضرت خواجہ حاجی شریف رحمۃ اللہ علیہ		3 رجب 416 زندنہ
16۔ حضرت خواجہ عثمان زندانی ہارونی رحمۃ اللہ علیہ	6 شوال 617	مکہ معظمہ
17۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی	6 رجب 632	اجمیر شریف
18۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ		14 ربیع الاول 635ھ دہلی ہندوستان
19۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	5 محرم 690ھ	پاک پتن

Marfat.com

20- حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی	18 ربیع الثانی 735	دہلی ہندوستان
21- حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی	18 رمضان 757	دہلی ہندوستان
22- حضرت خواجہ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ	27 ذ-عقد 762ھ	دہلی ہندوستان
23- حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ	1 جمادی الاول 810ھ	پیراں پٹن
24- حضرت خواجہ علم الحق رحمۃ اللہ علیہ	صفر المظفر 901ھ	پیراں پٹن
25- حضرت خواجہ محمود راحق	صفر المظفر 932ھ	پیراں پٹن
26- حضرت خواجہ جمال الدین جمن	29 ربیع الاول 940	احمد آباد ہندوستان
27- حضرت خواجہ حسن محمد	28 ذ-عقدہ 982	احمد آباد ہندوستان
28- حضرت خواجہ شیخ محمد	29 ربیع الاول 1040ھ	احمد آباد ہندوستان
29- حضرت خواجہ یحییٰ مدنی	28 صفر 1101ھ	مدینہ منورہ
30- حضرت شاہ کلیم اللہ	24 ربیع الاول 1141ھ	دہلی ہندوستان
31- حضرت نظام الدین	12 ذ-عقدہ 1142ھ	اورنگ آباد
32- حضرت فخر الدین	26 جمادی الثانی 1199ھ	دہلی
33- حضرت حاجی لعل محمد رحمۃ اللہ علیہ	12 رمضان 1339	دہلی
34- حضرت مرزا عشق اللہ بیگ	17 شوال 1277	دہلی
35- حضرت شاہ محب اللہ	12 رجب 1295ھ	دہلی
36- حضرت محمد شاہ	15 جمادی الثانی 1332ھ	ہوشیار پور
37- حضرت خواجہ علی محمد	15 محرم 1395ھ	پاک پتن چنوترہ بابا فرید الدین
38- حضرت الحاج ابو نصر منظور احمد شاہ		جامعہ فریدیہ ساہیوال

مہتمم و ناظم اعلیٰ اور دیگر بیرون ملک دینی جامعہ فریدیہ میں تن من دھن سے مصروف ہیں۔

Marfat.com

چند معروف اور سلسلہ چشتیہ کے بزرگوں کے حالات

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسن کنیت اور علی نام ہے۔ علاقہ غزنی کا ایک گاؤں۔ نام و نسبت ہجویری ہے جہاں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی اس لئے آپ ہجویری کہلائے۔ آخری زندگی میں لاہور تشریف لائے اور یہیں قیام پذیر ہوئے اس لئے لاہوری بھی مشہور ہوئے۔ آپ کا سال ولادت سنہ 400ھ ہے۔ تذکرہ نویسوں نے لکھا ہے آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے کہ حضرت سید نا علی کرم اللہ وجہہ سے جا کر ملتا ہے۔ علی بن سید عثمان بن سید علی بن عبدالرحمٰن بن شاہ شجاع بن ابوالحسن علی بن حسن اصغر بن سید زید شہید بن امام حسن بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

تعلیم و طریقت: باطنی تعلیم ابوالفضل محمد بن الحسن ختلی سے پائی جن کا تعلق جنیدیہ سلسلہ سے تھا اپنے شیخ کا حال اپنی کتاب کشف المحجوب میں ذیل کے الفاظ میں بیان فرماتے ہیں وہ صلح کی زینت اور عابدوں کے شیخ تھے۔ میری تعلیم و طریقت ان ہی سے ہوئی۔ علم و تفسیر روایات کے عالم تھے اور سلسلہ جنیدیہ کے پابند اور خضری کے مرید تھے۔ 20 سال تک گمنامی کی حالت میں گوشہ نشین ہو کر لوگوں سے دور رہے قیام زیادہ تر پہاڑ میں رہتا تھا۔ اچھی عمر پائی۔ لباس ظاہری صوفیوں کا نہ تھا۔ ظاہری رسم کی بھی پابندی نہیں کرتے تھے۔

سیاحت: روحانی کمال کے حصول اور کسب فیوض و برکات کے لئے تمام اسلامی ممالک شام، عراق، بغداد، فارس، آذربائیجان، طبرستان، برما اور السند اور ترکستان وغیرہ کا سفر کیا اور ہر سفر میں صوفیائے کرام کی صحبتوں سے مستفید ہوئے۔ خراسان میں آپ تین سو مشائخ سے ملے ہیں جن میں شیخ محمد زلی بن العلا شیخ الشیوخ ابوالحسن بن شیخ ابو اسحٰق بن شہریار شیخ ابو طاہر مکتوب قابل ذکر ہیں۔

سفر کا ایک واقعہ خود بیان کرتے ہیں۔ کہ میں ایک مرتبہ شیخ ابویزید رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر تین ماہ تک حاضر رہا۔ ہر روز غسل اور وضو کر کے بیٹھتا تھا مگر وہ کشف حاصل نہ ہوا جو

Marfat.com

ایک بار وہیں حاصل کر چکا ہے۔ آخر میں خراسان کی طرف چلا گیا۔ ایک گاؤں میں پہنچا تو خانقاہ میں متصوفین کی ایک جماعت نظر آئی میں اس جماعت کی نظر میں بہت ہی کمتر معلوم ہوا ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ ہم میں سے نہیں ہیں یہ عام لوگوں میں سے ہے انہوں نے مجھے ٹھہرنے کے لئے کوٹھا دیا اور وہ خود اونچے کوٹھے پر ٹھہرے۔ کھانے کے وقت مجھ کو سوکھی روٹی دی اور خود اچھا کھانا کھایا کھانے کے بعد تربوزہ کے چھلکے میرے سر پر پھینکتے تھے اور طنز کی باتیں کرتے تھے مگر وہ جتنا طنز کرتے تھے اتنا ہی میرا دل خوش ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ذلت اٹھاتے اٹھاتے وہ کشف حاصل ہو گیا جو اس سے پہلے نہ ہوا تھا۔

اپنی سیاحت کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ چالیس سال تک مسلسل سفر میں رہے لیکن کبھی جماعت کی نماز قضا نہیں کی اور ہر جمعہ کو نماز کے لئے کسی قصبہ میں قیام کرتے۔

آپ کے دیگر احوال و کوائف: آپ نے اپنے مرشد کے احوال مبارکہ میں بیان کیا ہے کہ وہ صوفیوں کی ظاہری رسوم و اشکال کو ناپسند فرماتے تھے۔ پیرو مرشد کی طرح آپ بھی ان ظاہری رسوم سے نفرت کرتے تھے۔ ان ظاہری رسوم کو معصیت و ریا کہتے ہیں اور ان کی صحبت کو تہمت کا مقام دیتے تھے۔ نبی کریم ﷺ کی احادیث ہیں جن میں تہمت کے مقام سے بچنے کی آپ نے تعلیم فرمائی ہے۔ اس سلسلے میں یہ سلسلہ استدلال پیش کرتا ہے۔ تعلقات زناشوئی سے پاک رہے ایک سال تک کسی سے غائبانہ عشق رہا۔ مگر جب اس میں زیادتی پیدا ہونے لگی اور قریب تھا کہ دین تباہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال لطف سے اس عشق مجازی کے فتنہ سے بچا لیا۔

لاہور میں آپ کی تشریف آوری: شیخ حسین زنجانی اور شیخ علی ابوالحسن ہجویری دونوں ایک ہی پیر کے مرید تھے ان کے پیر اپنے عہد کے قطب تھے۔ حسین زنجانی عرصہ سے لاہور میں سکونت پذیر تھے اور گم گشتگان راہ حق کو تعلیم و فیوض سے بہرہ مند فرماتے تھے۔ کچھ دنوں کے بعد شیخ ابوالحسن علی ہجویریؒ کے پیرومرشد نے اپنے مرید کو حکم دیا کہ "لاہور جا کر قیام کرو اور ہندوستان سے کفر و بے دینی کو دور کرو" شیخ نے عرض کیا کہ وہاں شیخ زنجانی موجود ہیں لیکن مکرر فرمایا کہ لاہور جاؤ تاخیر نہ کرو۔ جب شیخ لاہور تشریف لائے تو رات تھی۔ صبح کو دیکھا کہ شیخ حسین کا جنازہ جا رہا تھا۔

Marfat.com

آپ پہلی بار ہندوستان تشریف لائے اور کچھ دن قیام کر کے پھر واپس اپنے مرشد کے پاس چلے گئے اور ان کی وفات تک وہیں مقیم رہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ مرشد کی وفات کے وقت ان کا سر آپ کے زانو پر تھا۔ مرشد کی وفات کے بعد آپ سنہ 437ھ میں ہندوستان تشریف لائے اور لاہور میں قیام فرمایا۔ شروع میں لاہور کے قیام سے خوش نہ تھے چنانچہ ایک جگہ خود فرماتے ہیں۔ میں لاہور میں ناجنسوں کی صحبت میں گرفتار ہوں۔

آپؒ کی خدمات جلیلہ: آپ نے اس نازک دور میں ہندوستان کو اپنی روحانی تجلیوں اور فیوض سے معمور کیا۔ آپ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی آمد سے قبل بھی ہند آ چکے تھے ظاہر ہے اس وقت ہندوستان کی حالت کیا ہو گی لیکن آپ نے ان حوصلہ شکن حالات میں اسلام کا ابدی پیغام پیاسی روحوں تک پہنچایا اور نبی کریم ﷺ کے لائے ہوئے دین کی تبلیغ و اشاعت کی۔

آپ کی عظمت کا اندازہ اس سے لگایئے کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے آپ کے مزار پر انوار پر چلہ کیا اور جب مدت ختم کر کے رخصت ہوئے تو یہ شعر پڑھا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

اقلیم و روحانیت کے شاہ حضرت خواجہ معین الدین جس بزرگ کے مزار پر چلہ فرمائیں اور جسکی شان میں مندرجہ بالا شعر فرمائیں اس کا درجہ کیا ہو گا اس کا اندازہ خود کیجئے۔ تذکرہ نگاروں کا بیان ہے کہ گنج بخش کی شہرت کا سبب یہی ہے کہ عوام میں داتا گنج بخش کے نام سے ہی مشہور ہیں۔ حضرت فرید الدین گنج شکرؒ نے بھی آپ کے مزار پر چلہ کشی کی تھی جو آپ کے اعلیٰ روحانی کمال کی دلیل ہے۔ آپ گھٹنوں کے بل مزار شریف پر آیا کرتے تھے۔

مرشد کی کرامات: آپ اپنی تصنیف "کشف المحجوب" میں رقم طراز ہیں کہ ایک مرتبہ میں آپ کو وضو کرا رہا تھا معا" میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ جب تمام امور تقدیر اور قسمت سے وابستہ ہوتے ہیں تو پھر آزاد لوگوں کو پیروں اور فقیروں کا غلام کس لئے بنایا جاتا ہے۔ کیا کرامات کی امید پر' میں ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہنے نہیں پایا تھا کہ مرشد نے

Marfat.com

اپنے کشف سے جان لیا فرمانے لگے بیٹا جو بات تیرے دل میں پیدا ہوئی ہے مجھے معلوم ہو گئی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کو تاج و تخت دینا چاہتا ہے تو اس کو توبہ کی توفیق عطا فرما دیتا ہے اور وہ ایک مہربان دوست کی خدمت کرنے لگتا ہے۔ اسی خدمت کے نتیجے میں اس کی کرامت کا اظہار ہوتا ہے۔ حضرت علی ہجویریؒ ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنے پیرو مرشد کے ساتھ بیت الجن سے دمشق کا سفر کر رہا تھا' راستے میں بارش ہو گئی' جس کی وجہ سے بے انتہا کیچڑ ہو گیا ہم بہت مشکل سے چل رہے تھے کہ اچانک میری نظر مرشد پر پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان کا لباس بھی خشک ہے اور پاؤں بھی کہیں کیچڑ کا نشان نہیں۔ مجھے بڑی حیرت ہوئی دریافت کیا تو فرمایا ہاں جب سے میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے ہر قسم کے وہم اور شبہ کو دور کر دیا ہے اور دل کو حرص و لالچ کی دیوانگی سے محفوظ کر لیا ہے' تب سے اللہ تعالیٰ نے میرے پاؤں کو کیچڑ سے محفوظ کر رکھا ہے۔ حضرت علی ہجویریؒ فرماتے ہیں کہ جب میرے پیرو مرشد ابوالفضل ختلی کی وفات ہوئی' ان کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ اور میں سخت مضطرب اور پریشان تھا۔ آپ نے میری حالت کو دیکھا تو فرمایا کہ میں تمہیں عقیدے کا ایک مسئلہ بتاتا ہوں۔ اگر تم اس کو سمجھ گئے اور اس پر عمل کیا تو ہر قسم کے دکھ اور رنج اور تکلیف سے بچ جاؤ گے۔ آپ نے فرمایا یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت اور مصلحت پوشیدہ ہوتی ہے۔ وہ حالات کو ان کے نیک و بد کا لحاظ کر کے پیدا کرتا ہے' اس لئے اے بیٹا اس کے کسی فعل پر انگشت نمائی نہ کر اور نہ ہی دل میں اس پر معترض ہو۔ اس کے بعد آپ خاموش ہو گئے اور اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی' آپ کا وصال وادی بیت الجن میں ہوا اور وہیں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

حضرت کے روحانی مدارج: کشف المحجوب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دو مرتبہ حضرت محمد ﷺ کی زیارت فرمائی۔ لکھتے ہیں کہ "میں علی بن عثمان جلابی ہوں۔ حضرت رسول اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ ارشاد فرمایا کہ اپنے حواس خمسہ کو قید میں رکھنا ہی مکمل ترین مجاہدہ ہے۔ اس لئے تمام علوم کا حصول انہی پانچوں دروازوں سے ہوتا ہے۔ یعنی دیکھنا' سننا' چکھنا' سونگھنا' اور چھونا وہ پانچ حواس ہیں جو علم اور عقل کے قافلہ کے سالار ہیں۔ ایک اور

Marfat.com

خواب کا ذکر کیا جس سے حضرت امام ابو حنیفہؒ کے بلند مقام کا اظہار ہوتا ہے آپ نے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں ایک دفعہ ملک شام میں موذن رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مزار پر سو رہا تھا۔ خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ میں ہوں اور حضرت محمد ﷺ ایک بزرگ کو بچوں کی طرح شفقت سے اپنی بغل میں لئے باب بنی شیبہ سے اندر تشریف لا رہے ہیں۔ میں دوڑا اور حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ پاؤں چومے۔ حیران تھا کہ یہ بزرگ کون ہیں اور یہ کیا صورت ہے۔ آپ نور باطن سے میرے دل کی کیفیت کو جان گئے اور فرمایا تیرا امام ہے' اور تیرے ہی علاقے کا رہنے والا ہے' مجھے اپنے علاقے کے اعزاز پر بڑی خوشی ہوئی۔ آپ کے خواب سے حضرت امام اعظم یعنی ابو حنیفہ کی شان ظاہر ہوتی ہے۔

ایک مرتبہ آپ شیخ ابو سعید کی قبر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک سفید کبوتر آیا اور غلاف کے نیچے جو قبر پر ڈالا گیا تھا چلا گیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے سمجھا شاید کسی نے اڑایا ہے جب غلاف الٹ کر دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا دوسرے اور تیسرے دن بھی یہی حیرت انگیز واقعہ ہوا۔ رات کو شیخ خواب میں ملے میں نے ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا فرمایا کہ یہ کبوتر میرے معاملے کی مثال ہے اور ہر روز میری قبر پر میری ہم نشینی کے لئے آتا ہے۔

محراب سے کعبہ نظر آنے کا واقعہ: اللہ کے ولی جہاں بھی قیام پذیر ہوئے انہوں نے وہاں سب سے پہلے مسجد کی تعمیر کی۔ کیوں کہ اسلامی معاشرت میں مسجد کی حیثیت بنیادی ہے۔ اس لئے حضرت علی ہجویری جب لاہور آگئے اور ان کے قیام کو کچھ عرصہ گزر گیا تو انہوں نے سوچا کہ یہاں مسجد بنائی جائے۔ تاکہ لوگ اسلام قبول کریں انہیں اسلام کی بنیادی عبادت کے طریقے سکھائے جائیں اور نماز کی تربیت کی جائے۔ جس کے لئے مسجد کی تعمیر بہت ضروری تھی۔ چنانچہ آپ نے اس ضرورت کے تحت اپنے عقیدت مندوں میں مسجد بنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چند ساتھیوں نے تعاون کا اظہار کیا۔ چنانچہ ایک روز مسجد کی تعمیر کے لئے تعمیراتی سامان اکٹھا کر کے مسجد کی بنیاد رکھ دی۔ آہستہ آہستہ مسجد کی تعمیر شروع ہو گئی۔ کچھ دنوں کے بعد مسجد مکمل ہو گئی۔ ادھر ادھر کے لوگوں نے آکر دیکھا کہ مسجد تو بن گئی ہے' لیکن اس کے محراب کا رخ کعبۃ اللہ کی سمت بالکل سیدھا نہیں ہے' بلکہ کچھ جنوب کی طرف جھکاؤ ہے۔ اس زمانے میں قطب نما تو نہیں تھے۔ جس سے سیدھی اور صحیح سمت کا اندازہ لگایا جا سکتا۔ اس لئے کچھ لوگوں نے کہا

Marfat.com

کہ حضرت علی ہجویری کی مسجد کا محراب قبلہ رخ نہیں تھوڑا سا ٹیڑھا ہے۔ آپ نے لوگوں کا یہ اعتراض سن لیا اور جب مسجد مکمل ہو گئی تو لوگوں کو مدعو کیا کہ آؤ آج سب مل کر اس مسجد میں نماز ادا کریں۔ نماز کا وقت ہوا' اذان ہوئی اور اس کے بعد جماعت کھڑی ہو گئی۔ آپ نے خود امامت فرمائی' جب لوگ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ کچھ لوگ کہتے تھے کہ یہ مسجد قبلہ رخ نہیں۔ آؤ دیکھیں کہ قبلہ کی طرف ہے' یا نہیں لوگوں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مسجد سے کعبتہ اللہ نظر آنے لگا' کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مسجد سے لے کر کعبتہ اللہ تک تمام حجابات اٹھا لئے تھے۔ سب لوگ اس بات پر حیرت زدہ ہوئے کہ یہ اللہ کا کتنا عظیم اور باکمال ولی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے اعتراض کو خود اس سے کس طرح دور کر دیا۔ اعتراض کرنے والے بہت شرمندہ ہوئے' آپ سے معذرت کی آپ نے فرمایا اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کرامت کا ذکر سفینتہ اولیاء میں بھی ہے۔ اور یہ کرامت اس دور میں بہت مشہور ہوئی۔

ہندوؤں کا مسلمان ہونا: کشف المحجوب حضرت داتا گنج بخش میں لکھا ہے کہ حضرت سید علی ہجویری ایک مرتبہ شہر کے اس طرف گئے' جہاں راستے میں ہندوؤں کے مندر تھے۔ یہ علاقہ آج کل رنگ محل کے قریب پانی والا تالاب کے نام سے معروف ہے۔ اس زمانے میں یہاں راوی مندر تھا جہاں ہندو بتوں کی پوجا میں مصروف رہتے تھے۔ آپ نے مندر کے قریب جا کر دیکھا کہ ایک ہندو ایک بت کے سامنے کھڑا ہے اور اس کے ہاتھ میں گندم کے آٹے کی روٹی سے بنی ہوئی چوری ہے۔ آپ اندر داخل ہو گئے اور بت کو مخاطب کر کے کہا اللہ کے حکم سے چوری کھاؤ۔ تو وہ بت چوری کھانے لگا۔ کچھ اور ہندو بھی وہاں موجود تھے اور ان کا پجاری بھی تھا۔ اسے دل میں افسوس ہوا کہ ہم سے ایسے واقعات نہیں ہوتے۔ اسے اپنی توہین محسوس ہوئی اور اس نے چوری والے ہندو سے کہا کہ تمہارے اس طرح کرنے سے دیوتا تم سے ناراض ہو گئے ہیں۔ لہٰذا آج سے تمہارا ناطہ ختم ہو گیا' وہ پروہت ہندو سے ناراض ہو گیا۔ کچھ روز کے بعد وہ چوری والا ہندو حضرت داتا گنج بخش کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ حضرت لوگ اس روز کے واقعہ سے انکار کر رہے ہیں۔ کوئی میری بات کو سچ نہیں مانتا۔ آپ نے فرمایا اپنے رشتے داروں اور عزیزوں کو اکٹھا کر کے لاؤ اور اللہ کی طاقت دیکھو۔ سب لوگ جمع ہو گئے آپ نے پھر

Marfat.com

بت کو حکم دیا کہ چوری کھاؤ تو وہ چوری کھانے لگا۔ ہندو لوگ یہ واقعہ دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے تم ان بے جان بتوں کی پرستش سے باز آجاؤ' توبہ کرو اور اللہ کے دین کی طرف آؤ۔ آپ کی اس کرامت سے بے شمار ہندو مسلمان ہو گئے۔ یہ واقعہ پہلے لوگوں میں سینہ بہ سینہ چلا آرہا تھا' لیکن اب مختلف تذکروں میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے۔ (واللہ علم بالصواب)

دودھ میں برکت: روایت ہے کہ ایک روز سید ہجویری اپنی قیام گاہ پر تشریف فرما تھے اور یاد الٰہی میں مصروف تھے کہ ایک بوڑھی عورت کا گزر ادھر سے ہوا۔ جس کے سر پر دودھ سے بھرا ہوا مٹکا تھا۔ آپ نے اس عورت سے کہا کہ تم اس دودھ کی قیمت لے کر دودھ دے دو۔ اس عورت نے جواب دیا کہ یہ دودھ آپ کو نہیں دے سکتی' کیوں کہ دودھ رائے راجو کو دیتی ہوں' اگر نہ دیں تو اس کے اثر سے بھینسوں کے تھنوں سے دودھ کی جگہ خون نکلنے لگتا ہے۔ آپ نے عورت کی یہ بات سن کر کہا کہ اگر تم یہ دودھ ہمیں دے جاؤ' تو اللہ کی رحمت اور فضل سے تمہاری بھینسیں پہلے سے بھی زیادہ دودھ دے گی اور تم ہر قسم کی آفت سے بھی محفوظ رہوگی۔ آپ کی یہ باتیں سن کر وہ عورت رضامند ہو گئی' چنانچہ اس نے دودھ آپ کو دے دیا۔ اور واپس لوٹ گئی شام کو جب اس نے اپنے جانوروں کو دوہا تو انہوں نے روز کی نسبت زیادہ دودھ دیا یہاں تک کہ اس کے گھر کے سب برتن بھر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دودھ میں برکت ڈال دی۔ یہ خبر جلد ہی لاہور کے قریب و جوار میں پھیل گئی' کہ لاہور کے باہر اللہ کا ایک فقیر ہے اس کو دودھ دیں تو دودھ اللہ کی برکت سے بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ دودھ میں برکت کی خاطر لوگ آپ کے پاس دودھ لانے لگے' آپ اپنی ضرورت کا دودھ لے کر باقی دودھ لوگوں میں تقسیم کر دیتے۔ اور جب یہ لوگ گھروں میں اپنے جانوروں کا دودھ دوہتے تو وہ دودھ پہلے کی نسبت زیادہ ہوتا۔ آپ کی اس کرامت کو دیکھ کر لوگوں نے رائے راجو کو دودھ دینا بند کر دیا اور اس کے خلاف ہو گئے۔ رائے راجو کو جب اصل حقیقت کا علم ہوا کہ اس فقیر کی دعا سے اس کا جادو اب بھینسوں کے تھنوں پر نہیں چلتا تو اس نے سوچا کہ کیوں نہ اس جادو کو تیز کر کے فقیر کو یہاں سے بھگا دیا جائے۔ جس کے پاس لوگ دودھ کا تحفہ لے کر جاتے ہیں' مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ اللہ کے فقیروں کے ساتھ خدا کی مدد شامل حال رہتی ہے۔

Marfat.com

چنانچہ انتقامی جذبے کے تحت وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ نے ہمارا دودھ تو بند کرا دیا اب ہمارے ساتھ مقابلہ کرو اور پھر وہی واقعہ جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے کہ رائے راجو نے زبان میں کچھ پڑھا اور ہوا میں اڑنے لگا خدا کے فضل سے آپ کی جوتیاں ہوا میں بلند ہو کر اس کے سر پر پڑنے لگیں تو وہ زمین پر اتر آیا۔ آخر وہ حضرت کے قدموں میں گر گیا اور مسلمان ہو گیا۔ اس کے پاس سفلی علم تھا جس کی بنا پر اس نے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا مگر اس کا سارا علم اللہ کے ایک ولی کامل کے سامنے ہیچ ہو گیا اور وہ بے بس ہو گیا لیکن یہی بے بسی اس کا مقدر جگا گئی اور وہ سلوک کی منزل پر گامزن ہو گیا اور شیخ ہندی بن گیا۔

دین اسلام کی سربلندی کا واقعہ: حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ نے جب لاہور میں دین اسلام کی تبلیغ کا فریضہ انجام دینا شروع کیا تو اس وقت ہندو مذہب عروج پر تھا۔ وہ بت پرستی کرتے اور کلمہ حق سننے کے لئے تیار نہیں تھے' مگر آپ کیوں کہ شمع واحدنیت کو روشن کرنے کا فریضہ انجام دینے کے لئے یہاں آئے تھے' چنانچہ غیر مسلموں میں جہاں بھی آپ کو موقعہ ملتا دعوت حق دیتے' انہیں توحید و رسالت کا درس سناتے اور ان کے صاحب ایمان ہونے کی دعا فرماتے۔ آہستہ آہستہ لوگ دعوت حق کی طرف مائل ہونے لگے اور اسلام قبول کرنے لگے۔ لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا اور قرب و جوار میں اس بات کا چرچا ہو گیا' لاہور میں اللہ کا ایک ولی اسلام کی تبلیغ کرتا ہے۔

آپ کی سرگرمیوں کی اطلاع لاہور کے حاکم کو بھی ہو گئی' جب اس بات کا علم ہوا کہ لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگے ہیں تو وہ سخت طیش میں آ گیا۔ فوری طور پر سپاہیوں کو بلا کر حکم دیا کہ فوراً ہی اس فقیر کے تبلیغی سلسلے کو ختم کرو' اور اسے شہر سے باہر نکال دو۔

رات ہوئی تو سپاہیوں کا ایک دستہ حضرت کی قیام گاہ پر آ گیا آتے ہی انہوں نے صورتحال کا جائزہ لیا دیکھا کہ ایک درویش اپنی جھونپڑی میں یاد الٰہی میں مصروف ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں لاہور کے حاکم نے بھیجا ہے کہ آپ کو یہاں سے نکال دیا جائے کیونکہ آپ کی تبلیغ سے ہندو مذہب کو بہت نقصان ہو رہا ہے ہم برداشت نہیں کر سکتے کہ ہمارا مذہب ختم ہو جائے آپ نے فرمایا کہ میں تو اللہ کی واحدنیت اور اس کی توحید کا پیغام لوگوں تک

Marfat.com

پہنچاتا ہوں تاکہ ان کی عاقبت سنور جائے انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے کہ آپ کا مقصد کیا ہے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ آپ یہاں سے چلے جائیں آپ نے کہا میں یہاں خدا کے حکم سے آیا ہوں اور اب میرے ساتھ جو کچھ بھی ہو اللہ میرا مددگار رہے گا حاکم کے سپاہی تشدد پر اتر آئے اور انہوں نے آپ کی جھونپڑی کو آگ لگانے کی کوشش کی مگر اسے آگ نہ لگی آخر سوچنے لگے کہ یقیناً یہ کوئی خدا کا فقیر ہے ہم اس سے زیادتی کر کے خدا کو ناراض کیوں کریں واپس لوٹ گئے اور حاکم کو تمام واقعہ سنایا اس نے تمام بات سن کر سپاہیوں کو ڈانٹا اور کہا کہ تمہیں فقیر کو ہر صورت شہر سے نکال دینا چاہیے تھا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی روز حاکم کے محل میں آگ لگ گئی اور آگ بے قابو ہو گئی اور بجھنے میں نہیں آ رہی تھی اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کل رات اس نے فقیر کی جھونپڑی کو آگ لگوانا چاہی تھی اس کی سزا کے طور پر شاید میرا محل جلا ہے اس خوف سے اس کا دل بیدار ہو گیا وہ خود آپ کی قیام گاہ پر آیا اور معافی مانگی آپ نے اسے معاف فرما دیا جونہی آپ نے اسے معاف کیا محل کی لگی آگ خود بخود ختم ہو گئی آخر وہ آپ کی روحانی طاقت سے متاثر ہوا اور اسلام قبول کر لیا۔

طاعون کی بیماری سے شفایابی: روایت ہے کہ سنہ 1918ء میں جب لاہور میں طاعون کی وبا پھیلی تو ہزاروں انسان اس بیماری سے لقمہ اجل بن گئے لاہور کے ایک آدمی امیر رائے بہادر رام سرن داس کے تینوں بیٹے اس بیماری کا شکار ہو گئے رائے بہادر کو پریشانی ہوئی اس نے کرنل بھولا ناتھ 'کرنل امیر چند' اور کرنل سدرلینڈ (یہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی پوتی مجیا سنگھ کے شوہر اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے پرنسپل تھے) مشہور اور قابل ڈاکٹروں سے علاج کرایا مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا بہت سے لوگ ان کی عیادت کے لئے ان کے گھر لال کوٹھی جاتے اور خدا سے ان کی صحت یابی کی دعا کرتے رائے بہادر خود اس واقعہ کو اس طرح سناتے ہیں کہ "ایک شب میں اور تمام اہل خانہ سوئے ہوئے تھے کہ کپکپاہٹ سی محسوس ہوئی اور میری نیند کھل گئی کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید ریش بزرگ براق لباس پہنے ایک ہاتھ میں عاصا اور دوسرے میں تسبیح لئے میرے فرزند گوپال داس کی چارپائی کے پاس کھڑے کچھ پڑھ رہے ہیں اس اجنبی کو دیکھ کر میں پریشان ہو گیا اور پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ مگر انہوں نے کچھ جواب نہ دیا اور برابر پڑھتے رہے پھر وہ بزرگ میرے

Marfat.com

دوسرے فرزند روپ رام کی چارپائی کے پاس گئے اور وہاں بھی دعا مانگی اور پھر تیسرے بیٹے کی چارپائی کے قریب جا کر بھی دعا کی اس کے بعد وہ بزرگ مجھ سے فرمانے لگے میں تمہارا ہمسایہ علی ہجویری ہوں مجھ سے تمہاری پریشانی اور بے کلی دیکھی نہ گئی اس لئے میں دعا کے لئے فوراً آ گیا ہوں اب گھبرانے کی ضرورت نہیں خداوند کریم ان کو شفا عطا کر دے گا۔"

اس واقعہ کے بعد جب بیماروں کو مکمل صحت یابی اور شفا ہو گئی تو رائے بہادر نے حضرت داتا صاحب کے سجادہ نشین غلام حیدر، میاں علم دین، میاں غلام محمد کے پاس حاضر ہو کر تمام واقعہ سنایا اور کہا کہ میں حضرت کی خدمت میں نذرانہ پیش کرنا چاہتا ہوں اس کی صورت کیا ہو سکتی ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہر سال آپ کے عرس پر تو انتظام ہوتا ہی ہے اس لئے ایسا کام کیجئے جو مستقل فیض کی صورت ہو لہٰذا رائے بہادر نے دربار میں بجلی کا مکمل انتظام اپنے خرچ پر کروایا اور سارا کام ایک ماہ کے اندر مکمل کروایا اور جب سارا کام مکمل ہو گیا تو خود دربار جا کر نذر پیش کی اور بجلی کی روشنی کا افتتاح کیا۔

مزار اقدس پر اولیائے عظام اور بادشاہوں کی حاضری: اللہ کے خاص بندے جہاں آسودہ خاک ہوتے ہیں وہاں سے کروڑوں اور اربوں کی تعداد میں مخلوق اس چشمہ رحمت سے اپنی روحانی پیاس بجھاتی ہے۔ خدا کی رحمت کا نزول اور فیض کا دریا دن رات وہاں رواں رہتا ہے اور یہاں عوام بھی آتے ہیں خواص بھی، غریب بھی امیر بھی، محتاج بھی بادشاہ بھی، اور فقیر بھی۔ جو سکون قلب کی دولت سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ وہ لوگ بھی فقر و تصوف کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ جو اللہ کے ولیوں کے مزاروں پر بیٹھ کر چلہ کشی کرتے ہیں بے شمار اکابرین اور بادشاہان وقت نے حاضری اور فیضان کی سعادت فرمائی۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا درگاہ حضرت داتا صاحب حاضر ہو کر چلہ کشی کرنا: حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ جب لاہور تشریف لائے تو آپ نے داتا صاحب کے مزار پر چالیس دن چلہ کشی کی۔ جب آپ لاہور پہنچے تو اس وقت خاندان غزنوی غزنی شہر سے منتقل ہو چکا تھا اور یہ خاندان زوال پذیر تھا۔ شہاب الدین غوری پنجاب پر قبضہ کرنے کے بعد اجمیر پر قبضہ کی کوشش کر چکا تھا اور

Marfat.com

اگرچہ اجمیر پر قبضہ کرنے میں وہ بارہا ناکام بھی ہوا' لیکن اس نے ہمت نہ ہاری' اور جب حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کئی سالوں کی مسافت طے کرنے کے بعد اجمیر پہنچے تو شہاب الدین غوری نے اجمیر پر قبضہ کر لیا۔ کتابوں کے حوالے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت معین الدین چشتی ایک مدت تک آپ کے مزار پر معتکف رہے۔ وہ حجرہ جہاں آپ کا قیام تھا' حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی پائنتی کی طرف آج بھی موجود ہے۔ لاہور میں آپ کے قیام کی مدت کا تعین نہیں کیا جا سکتا' قیاس کیا جاتا ہے کہ آپ کئی سالوں تک یہیں قیام پذیر رہے۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا گھٹنوں کے بل حاضری دینا:

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کا شمار بھی ان اولیائے عظام میں ہوتا ہے۔ جنہیں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر اقامت گزین ہونے کا شرف حاصل ہے اور ان کے آستانہ عالیہ سے فیوض و برکات حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ مختلف روایتوں کے حوالے سے کہ حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ جس زمانے میں زہد و ریاضت کی منازل طے کر رہے تھے' انہی دنوں لاہور تشریف لائے' ان بزرگ کا اصل نام خواجہ مسعود اجودھنی ہے اجودھن پاک پٹن کا پرانا نام ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے دادا پیر تھے۔ یعنی آپ حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ جنہیں حضرت معین الدین چشتی کا خلیفہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کی قیام گاہ حضرت داتا صاحب کی پائنتی کی طرف کچھ فاصلہ پر ہونے کی وجہ سے اس کا نام آستانہ فرید مشہور ہو گیا۔ اس کے بعد اس جگہ کو "فریدانہ" کہنے لگے اور ہوتے ہوئے بھیلدانہ کہنے لگے یہ جگہ بہت مقدس ہے۔ کسی زمانے میں یہاں قبریں ہی قبریں تھیں' لیکن اب قبروں کی صفائی کر دی گئی ہے۔ صرف عبادت گاہ کا مکان محفوظ ہے' آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ ازراہ عقیدت و محبت جب بھی مرقد مبارک پر حاضر ہوئے تو گھٹنوں اور کہنیوں کے بل رینگتے ہوئے حاضر ہوتے۔ آپ کے آباؤ اجداد بھی افغانستان سے ہندوستان آکر آباد ہوئے تھے اور لاہور میں اقامت اختیار کی۔ آپ کے دادا قاضی شعیب اور والد قاضی جمال الدین سلیمانی لاہور میں قاضی کے عہدے پر فائز تھے۔ آپ کا اصل نام فرید الدین ہے' کہا جاتا ہے کہ بچپن میں آپ کی والدہ آپ کو نماز پڑھنے کے لئے

Marfat.com

کہتیں اور کہتی تھیں کہ جو بچے نماز پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مصلے کے نیچے سے شکر کی پڑیا انہیں انعام کے طور پر ملتی ہے۔ آپ جب نماز پڑھتے تو نماز پڑھنے سے پہلے ان کی والدہ مصلے کے نیچے شکر کی پڑیا رکھ دیتیں اور جب آپ نماز پڑھتے تو نماز پڑھنے کے بعد شکر کی پڑیا وہاں سے لے لیتے۔ ایک دن آپ کی والدہ مصلے کے نیچے شکر کی پڑیا رکھنا بھول گئیں جب بیٹے نے پوچھا کہ کیا تم نے نماز پڑھی؟ آپ نے جواب دیا نماز بھی پڑھ لی شکر کی پڑیا بھی مل گئی' یہ سن کر آپ کی والدہ بہت حیران ہوئیں اور سمجھ گئیں کہ غیب سے مدد ملی ہے' چنانچہ اس دن سے وہ آپ کو گنج شکر کہہ کر پکارنے لگیں اور آپ اس لقب سے مشہور ہو گئے ۔ آپ نے عبادت و ریاضت میں ایسے ایسے مجاہدے کئے' جن کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا۔ دن بھر مراقبہ میں رہتے اور رات بھی غیر آباد کنویں میں الٹا لٹک کر عبادت کرتے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کے حکم کے مطابق موذن آپ کو رسی سے باندھ کر کنویں میں الٹا لٹکا دیتا اور اس کا دوسرا سرا درخت سے باندھ دیتا۔

کثرت ریاضت اور چلہ کشی کرنے کے بعد آپ کو بلند مرتبہ ملا' تو آپ پاک پتن میں قیام پذیر ہو گئے اور زندگی کا بقیہ حصہ وہیں بسر کیا۔ وصال کے بعد آپ کو پاک پتن میں ہی دفن کیا گیا اور آپ کے مزار پر ہزاروں لوگ عقیدت اور محبت کے پھول ہر روز نچھاور کرتے ہیں۔

حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ: حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کئی بار لاہور تشریف لائے' آپ نے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے فیض و برکات کی وجہ سے لاہور کو "قطب ارشاد" کا درجہ دیا۔ آپ کا یہ خراج تحسین حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی بردباری اور تحمل: حضرت داتا گنج بخش نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں حضرت امام حسنؓ نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بردباری کے بارے میں فرمایا ہے کہ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک اعرابی حضرت امام حسنؓ کے مکان پر کوفے میں آیا' اس وقت حضرت امام حسنؓ اپنے گھر کے دروازے پر تشریف فرما تھے۔ اس اعرابی نے آتے ہی آپ کو اور آپ کے والدین کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ آپ اٹھے

Marfat.com

اور اس سے فرمانے لگے کہ اے اعرابی اگر تم بھوکے ہو تو تمہارے لئے کھانا منگوایا جائے' اگر پیاسے ہو تو پانی پلایا جائے' تم بتاؤ آخر تمہاری پریشانی اور تکلیف کا باعث کیا ہے۔ وہ کہنے لگا تم ایسے تمہارے والدین ایسے ویسے (فضول بکواس کرنے لگا) حضرت امام حسنؓ نے غلام کو حکم دیا کہ اندر سے دینار کی تھیلی لاؤ اور جب تھیلی لائی گئی تو آپ نے اسے اعرابی کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا مجھے معاف کرنا اس وقت میرے گھر میں اس کے سوا اور کچھ موجود نہیں ہے اگر ہوتا تو تم سے بچا کر نہ رکھتا یہ سن کر وہ اعرابی پکار اٹھا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول ﷺ کے فرزند ہیں' میں آپ کے حوصلے اور علم کے امتحان کی خاطر یہاں آیا تھا اور یہ صفت محققین مشائخ کی ہے' کیوں کہ ان کے نزدیک تعریف و تنقیص برابر ہوتی ہے اور بدکلامی کا ان پر اثر نہیں ہوتا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی دریادلی: حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حکایت بیان کی ہے کہ ایک دن ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کے صاحبزادے میں ایک درویش اور صاحب اولاد شخص ہوں۔ آج رات مجھے کچھ کھانے کو دیجئے' حضرت امام حسینؓ نے اس سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ' ہمارا روزینہ ابھی راستے میں ہے' آجائے گا ابھی اس بات کو زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ لوگ حضرت امیر معاویہ کی طرف سے آپ کے پاس پانچ تھلیاں لے کر آئے' تھیلی میں ہزار دینار تھے' لوگوں نے عرض کی اور بتایا کہ حضرت امیر معاویہ آپ سے معذرت چاہتے ہیں کہ یہ تھوڑی سی رقم خرچ کیجئے پھر اس کے بعد اس سے بہتر امداد کی جائے گی۔

حضرت امام حسینؓ نے اس درویش کی طرف اشارہ کیا اور وہ پانچ تھلیاں اسے عنایت فرمادیں اور اس سے معذرت کی کہ تھوڑی دیر ہوگئی اور یہ بے قدر سا عطیہ ہے جو تجھے ملا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہ رقم اتنی تھوڑی ہے تو تمہیں انتظار کے لئے نہ کہتا' ہمیں معذور سمجھنا کہ ہم اہل بلا ہیں دنیا کی تمام راحتوں اور نعمتوں سے دستبردار ہوچکے ہیں اور اپنی خواہشات کو کم کرکے دوسروں کی خواہشات کے لئے زندہ ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مرتبہ: حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ مشائخ آپ کو اہل مشاہدہ کا سردار سمجھتے

Marfat.com

ہیں' یہی وجہ ہے کہ آپ سے روایات اور حکایات بہت تھوڑی تعداد میں مروی ہیں ہو اسی طرح حضرت عمرؓ کو دین کے بارے میں شدت اور معاملات میں سختی کی وجہ سے مجاہدہ میں اول خیال کرتے ہیں۔ صحیح احادیث میں آیا ہے اور اہل علم کے ہاں یہ واقعہ مشہور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ رات کے وقت نماز پڑھتے تو قرآن مجید کی آیات آہستہ آہستہ پڑھتے' آنحضور ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے پوچھا کہ تم آہستہ تلاوت کیوں کرتے ہو' انہوں نے کہا کہ اس وجہ سے کہ میں جانتا ہوں کہ جسے میں پکار رہا ہوں وہ دور نہیں ہے اور اس کے سامنے آہستہ یا بلند پڑھنا برابر ہے' یہی بات آپ نے حضرت عمرؓ سے دریافت فرمائی' کیوں کہ حضرت عمرؓ نماز میں آیات بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا" میں سونے والوں کو جگاتا ہوں اور شیطان کو بھگاتا ہوں" یہ مجاہدے کی بات ہے جب کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا اشارہ مشاہدے کی طرف تھا اور مجاہدے کا مقام مشاہدے کے سامنے وہی ہے جو قطرے کا سمندر کے سامنے ہے اس لئے آنحضور ﷺ نے فرمایا اے عمرؓ تو ابوبکر صدیقؓ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کے حصے میں ہو۔ جو شخص یعنی حضرت عمر فاروقؓ اسلام کے لئے باعث عزت ہے' اگر وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نیکیوں میں سے صرف ایک نیکی کے برابر ہے تو باقی دنیا کس شمار میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایثار: کشف المحجوب میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا ہے کہ ہجرت کی رات جب آنحضرت ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ غار ثور میں مکہ سے باہر تشریف لے گئے اور حضرت علیؓ آپ کے بستر پر محو خواب ہو گئے اور اسی روز کفار نے آپ ﷺ کو قتل کرنے کا پکا ارادہ کیا ہوا تھا۔ تو خدا تعالیٰ نے حضرت جبرائیل و میکائیل سے کہا کہ میں نے تم دونوں کے درمیان برادری قائم کردی ہے اور ایک کی زندگی دوسرے سے دراز تر کردی اب تم دونوں میں سے کون ہے جو اپنے بھائی کی خاطر ایثار کرنے اور اپنی جان اور زندگی اسے دے دے اور خود مرنا قبول کرلے۔ دونوں نے اپنے لئے زندگی کو اختیار کیا اور دوسرے کی خاطر مرنا کسی نے قبول نہ کیا تب ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ذرا علیؓ کا شرف ملاحظہ فرماؤ اور دیکھو کہ تم پر انہیں کیسی فضیلت حاصل ہے کہ عین اسی طرح ان کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان رشتہ برادری میں نے قائم کیا لیکن دیکھ لو انہوں نے اپنے قتل اور موت کو اختیار کیا اور اپنے

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی جگہ سو گئے' جان پیغمبر ﷺ پر قربان کردی اور اپنی زندگی کو ہلاکت میں ڈال کر ان پر قربان کردیا۔ پس اب جاؤ اور زمین پر جا کر انہیں دشمنوں سے پناہ میں رکھو' تب جبرئیل و میکائیل آئے ایک ان کے سرہانے اور دوسرا پاؤں کی طرف بیٹھ گیا اس وقت جبرئیل علیہ السلام نے کہا اے ابن ابی طالب: خوش ہو جائیے آپ جیسا خوش بخت کون ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کو تمام فرشتوں سے بڑھ کر آپ پر فخر ہے جس کا ترجمہ ہے ''اور لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اپنے نفس کو بیچ دیتا ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے''۔

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ: حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب میں حضرت اویس قرنی کا ذکر کرتے ہوئے یہ حکایت لکھی ہے کہ آپ حضرت اویس قرنی آنحضور ﷺ کے دور مبارک میں موجود تھے' لیکن آپ آنحضور ﷺ کی زیارت سے محروم رہے اس کی دو وجوہات تھیں ایک تو غلبہ حال اور دوسرا اپنی ضعیف والدہ کے حقوق کے پیش نظر' حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ قبیلہ قرن کا ایک اویس نامی آدمی ہے' جو قیامت کے روز قبیلہ ربیعہ اور مضر کی بھیڑوں کے بالوں کی مقدار پر میری امت کی شفاعت کرے گا اور آپ نے اپنا چہرہ انور حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علیؓ کی طرف کر کے فرمایا کہ تم دونوں اسے دیکھو گے وہ چھوٹے اور درمیانے قد کا لمبے بالوں والا آدمی ہے' اور اس کے دائیں پہلو پر ایک درہم کی مقدار برابر سفید نشان ہے' جو چنبل کے علاوہ کسی اور چیز کا نہیں اور اس کے ہاتھ کی ہتھیلی پر بھی اسی طرح کا سفید داغ ہے اور اس کو میری امت میں قبیلہ ربیعہ اور مضر کی بھیڑوں کی مقدار شفاعت کا حق ملے گا۔ جب تم اسے دیکھو تو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ میری امت کے لئے دعا کرے۔

چنانچہ حضرت محمد ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت عمرؓ مکہ مکرمہ تشریف لائے حضرت علیؓ بھی آپ کے ہمراہ تھے تو آپ نے اپنے خطبہ کے درمیان فرمایا اے اہل نجد کھڑے ہو جاؤ نجد کے رہنے والے کھڑے ہوئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تم میں قبیلہ قرن کا کوئی آدمی ہے' انہوں نے جواب دیا ہاں چنانچہ قرن کے رہنے والے کچھ لوگوں کو آپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ تو حضرت عمر فاروقؓ نے ان سے حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اویس نام کا ایک دیوانہ آدمی ہے جو نہ

Marfat.com

تو آبادی میں آتا ہے اور نہ کسی شخص کے پاس بیٹھتا ہے' اور نہ ہی وہ چیز کھاتا ہے جو لوگ کھاتے ہیں اور غم و خوشی میں شریک نہیں ہوتا' جب لوگ ہنستے ہیں وہ روتا ہے اور جب لوگ روتے ہیں تو ہنستا ہے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں' انہوں نے عرض کی کہ وہ تو اپنے اونٹوں کے ساتھ جنگل میں ہے۔ دونوں بزرگ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اٹھے اور قرن میں ان کے پاس پہنچے حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت نماز میں مشغول تھے' جب فارغ ہوئے تو انہیں سلام کیا اور اپنے پہلو اور ہتھیلی کا نشان دکھایا تاکہ انہیں معلوم ہو جائے پھر ان سے انہوں نے دعا کی وصیت کی' یہ حضرات تھوڑی دیر حضرت اویس قرنی کے پاس ٹھہرے تب حضرت اویس قرنی نے عرض کی کہ آپ حضرات نے تکلیف گوارا فرمائی' اب آپ تشریف لے جایئے کہ قیامت نزدیک ہے' ہمیں وہاں ایسی ملاقات نصیب ہوگی کہ اس سے کبھی محروم نہیں ہوں گے کیوں کہ اس وقت میں سفر قیامت کا ساماں تیار کرنے میں مصروف ہوں جب یہ دونوں حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ قرن سے واپس لوٹے تو انہیں حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے مقام اور مرتبے کا اندازہ اور علم ہو چکا تھا' لہٰذا آپ وہاں سے کوفہ چلے گئے۔ بس ایک دن ہرم بن حیان نے آپ کو دیکھا اس کے بعد کسی نے نہیں دیکھا۔ حتیٰ کہ جب حضرت علیؓ کے دور خلافت میں فتنہ برپا ہوا تو آپ وہاں آئے اور حضرت علیؓ کے ہمراہ آپ کے مخالفین کے ساتھ جنگ کی یہاں تک کہ جنگ صفین کے روز شہادت پائی۔

وصال اور مزار مبارک: دوسری مرتبہ جب لاہور تشریف لائے تو آخری لمحہ زندگی تک لاہور ہی میں مقیم رہے۔ سنہ 465ھ میں وفات پائی۔ آپ کا مزار مبارک جو وسط لاہور میں واقع ہے۔ صدیوں مرجع خلائق ہے۔ آج بھی آپ کے مزار پر انوار پر ایک میلہ سا لگا رہتا ہے اور جمعرات کو تو اس قدر ہجوم ہوتا ہے کہ انسانی سروں کا ایک سمندر لہراتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

Marfat.com

حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نسب اور جائے پیدائش: فارس کے شمال میں بحیرہ خزر کے جنوبی ساحل سے ملحق گیلان کا زرخیز صوبہ جس کا رقبہ چھ ہزار مربع میل تھا۔ اس کے قصبے "نیف" میں گیلان میں سنہ 470ھ میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ نسب کے لحاظ سے آپ ثابت النسب سید ہیں۔ والد ماجد کی طرف سے حسنی اور والدہ محترمہ کی طرف سے حسینی ہیں۔

پھوپھی' والدہ' نانا کی کیفیت: ایک شخص نے جو آپ کے نانا عبداللہ صومعی کے مرید تھے بتایا کہ ہمارا قافلہ صحرائے سمرند میں تھا کہ ڈاکوؤں نے آلیا۔ پریشانی کے عالم میں یا شیخ ابا عبداللہ صومعی پکارا تو کیا دیکھتے ہیں کہ شیخ ہمارے درمیان ہیں اور ڈاکوؤں سے فرما رہے ہیں۔ "تفرقی یا خیل عنا" (اے سوارو: ہم سے دور ہو جاؤ اور بکھر جاؤ) چنانچہ وہ ڈاکو پہاڑوں اور جنگلوں کو بھاگ گئے۔

آپ کی پھوپھی صاحبہ سیدہ عائشہ انتہائی پارسا تھیں۔ جیلان میں ایک دفعہ امساک باران ہوا تو لوگوں نے آپ سے رجوع کیا۔ آپ نے اپنے گھر کے صحن میں جھاڑو دے کر بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔ یا رب انی کنت فرش انت" (اے رب میں نے جھاڑو دے دیا ہے' اب چھڑکاؤ تو کر) چنانچہ موسلا دھار بارش ہوئی۔

والدہ کی کرامت اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ آپ کو زندگی بھر سچ بولنے کی ہدایت و تلقین کی۔

تعلیم و تربیت: آپ کی ولادت کے تھوڑے عرصے بعد آپ کے والد کا انتقال ہو گیا اس لئے آپ کے نانا عبداللہ صومعی نے آپ کو سایہ عاطف سے پالا۔ لوگ آپ کو عبداللہ کا فرزند سمجھتے تھے۔ آپ کی والدہ سے روایت ہے کہ آپ رمضان میں دن کے وقت والدہ کی چھاتی سے دودھ نہیں پیتے تھے' لوگوں میں مشہور تھا کہ ہمارے شہر کے شریفوں کے ہاں ایک لڑکا رمضان میں دن کو دودھ نہیں پیتا۔ چنانچہ ایک دفعہ بادل کی وجہ سے رمضان کا چاند نظر نہیں آیا۔ لوگوں کو شبہ ہوا کہ دن رمضان کا ہے' لوگ آپ کی والدہ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا "عبدالقادر نے آج دودھ نہیں پیا"

Marfat.com

بچپن میں آپ نے کبھی بچوں کے ساتھ نہیں کھیلا۔ اگر کبھی ارادہ بھی کیا تو ان دیکھے کہنے والے کو سنا جو کہہ رہا ہوتا "اے مبارک تم کدھر جاتے ہو" اس لئے ڈر کر والدہ کے پاس چلے جاتے' ایک سوال کے جواب میں جو کسی نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ کو اپنی ولایت کا کب پتہ چلا؟ تو آپ نے فرمایا "میں دس برس کا تھا کہ گھر سے مدرسے کو جاتا تو فرشتے میرے ساتھ جاتے اور جب بھی مکتب میں بیٹھتا تو ان کو یہ کہتے سنتا' اللہ کے ولی کو جگہ دو کہ بیٹھ جائے۔

تعلیم کے لئے بغداد کا سفر: ماں سے تحصیل علم کے لئے بغداد کے سفر کی اجازت چاہی۔ والدہ کے اسی دینار جو ترکہ میں رہے تھے اس میں چالیس دینار والدہ نے آپ کی قمیض میں سی دیئے اور اجازت دے دی۔ سفر کے دوران جو آپ ایک قافلے کے ساتھ تھے' ہمدان سے کچھ آگے پہنچے تو ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا' آپ نے ڈاکوؤں کے استفسار پر کہ تمہارے پاس کچھ ہے' آپ نے کہا کہ چالیس دینار ہیں۔ اس نے تمسخر سمجھا شدہ شدہ یہ بات ڈاکوؤں کے سردار تک پہنچی جو ایک ٹیلے پر مال تقسیم کرنے میں لگا تھا۔ اس سردار نے آپ کو بلایا تو آپ نے اس کو بھی سچ بتا دیا چنانچہ تلاشی لینے پر واقعی چالیس دینار آپ سے نکلے جو آپ کی قمیض میں سلے ہوئے تھے۔ تو اس سردار نے سچ بولنے کی وجہ پوچھی تو آپ نے والدہ کی نصیحت بیان کی۔ جس پر اس سردار نے توبہ کر لی اور اس کے تمام ساتھیوں نے بھی قافلے کا تمام مال واپس کر دیا۔

تربیت سلوک: شیخ ابوالخیر حماد بن مسلم دباس۔ علوم حقال میں علماء راسخین میں سے تھے۔ بغداد میں آپ سے بڑھ کر اس وقت کوئی شیخ نہیں تھا۔ آپ دبس (شیرۂ خرما و انگور) بیچا کرتے تھے۔ اس لئے آپ کو حماد دباس کہتے ہیں۔ آپ کے شیرہ پر بھڑ یا مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ آپ کا وصال سنہ 525ھ میں ہوا۔ سید عبدالقادر نے علوم ظاہری سے فراغت قبل ہی علم طریقت کی تربیت آپ سے لی۔ آپ کے دیگر مرید شیخ عبدالقادر جیلانی کو فقیہہ کا طعنہ دیا کرتے اور تنگ کیا کرتے تھے۔ حضرت حماد بھی آپ کو اکثر کہتے "اے فقیہہ تو ہم سے کیا چاہتا ہے۔ جا فقیہوں کی مجلس میں جا۔ آپ سے تعرض کرتے ہوئے دیکھا تو ان سے کہا۔ "اے کتو: تم کیوں اسے اذیت دیتے ہو۔ خدا کی قسم تم میں سے ایک بھی اس

Marfat.com

جیسا نہیں۔ میں تو آزمائش کے لئے اسے چھیڑتا ہوں۔ (قلائد ص 12)

مجاہدات: شیخ ابوالعباس احمد بن یحیٰ بغدادی کا بیان ہے کہ میں نے سنہ 558ھ میں شیخ عبدالقادر کو سنا کہ کرسی وعظ پر بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے۔ میں پچیس سال عراق کے جنگلوں اور ویرانوں میں اکیلا پھرتا رہا۔ چالیس سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔ پندرہ سال تک نماز میں قرآن کریم ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر صبح تک ختم کیا۔

محی الدین کا لقب: ایک دفعہ آپ سے محی الدین کے لقب کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے بتلایا۔ "ایک دفعہ جمعہ کو میں سنہ 511ھ میں برہنہ پا سفر کر رہا تھا کہ ایک لاغر شخص پر میرا گذر ہوا۔ اس نے کہا' السلام علیک یا عبدالقادر میں نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ اس نے مجھے بلایا۔ میں اس کے پاس گیا۔ اس نے کہا مجھے بٹھا دو۔ میں نے اسے بٹھا دیا تو وہ موٹا تازہ ہو گیا اور صورت بھی اچھی ہو گئی۔ یہ دیکھ کر میں ڈر گیا۔ اس نے کہا تو نے مجھے پہچانا؟ "نہیں" اس نے کہا "میں دین ہوں" میں مر رہا تھا' جیسا کہ تم نے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے مجھے زندہ کیا۔ آپ محی الدین ہیں۔" جب میں جمعہ کی نماز کو گیا تو فراغت نماز کے بعد لوگ میرے ہاتھوں کو بوسہ دیتے اور محی الدین کہتے۔" (بہجہ ص 54)

ایک عبرت انگیز واقعہ: ابوسعید عبداللہ بن ہبتہ اللہ تمیمی شافعی نے 570ھ میں جامع دمشق میں بیان کیا کہ میں جامع نظامیہ کا طالب علم تھا۔ اور میرا ایک رفیق ابن السقا تھا۔ ہم صلحاء کی زیارت کو جانے اور نیکی کی رغبت رکھتے تھے۔ بغداد میں ایک غوث کے متعلق سنا کہ وہ جب چاہے غائب ہو جاتا ہے اور جب چاہے حاضر ہو جاتا ہے۔ ہمارے ساتھ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بھی متعلم مدرسہ تھے۔ ہم تینوں اس غوث کو دیکھنے گئے۔ راستہ میں ابن السقا نے کہا کہ میں اس غوث سے ایسا مسئلہ پوچھوں گا جس کا جواب نہ دے سکے۔ میں نے کہا۔ میں بھی ایک سوال کروں گا' دیکھوں گا کہ کیا جواب دیتا ہے۔ شیخ عبدالقادرؒ نے کہا بھائی میں تو اعتراض کرنے سے رہا البتہ اس کی زیارت کی برکات کا منتظر رہوں گا۔ چنانچہ ہم تینوں اس کی خدمت میں گئے۔ اس نے ابن السقا کو غضب کی نگاہ سے دیکھ کر کہا۔ تجھ میں کفر کی آگ شعلہ زن ہے۔ پھر میری طرف دیکھ کر کہا۔ "دنیا تیرے کانوں تک پہنچے گی" حضرت عبدالقادرؒ کو اپنے پاس بٹھا کر کہا۔ "تو نے اپنے ادب سے اللہ اور

Marfat.com

اس کے رسول ﷺ کو راضی کر لیا" دنیا کے ولی تیری عظمت کے آگے سر جھکا دیں گے۔"
یہ کہہ کر غوث غائب ہو گیا۔ کچھ مدت بعد عبدالقادرؒ پر قرب الٰہی کی علامات ظاہر ہوئیں۔
ابن السقا علوم میں مشغول ہوا۔ اور بڑا مناظر بنا۔ عیسائیوں سے مناظرہ کے لئے بادشاہ نے روم کے ہاں بھیجا۔ وہاں مناظرہ میں کامیاب رہا مگر شاہ روم کی لڑکی پر عاشق ہو کر عیسائی ہو گیا اور لڑکی سے شادی کی اور کافر مرا۔ مجھے سلطان نورالدین نے اوقات کا حاکم بنا دیا۔ چنانچہ دنیا مجھ پر ٹوٹ پڑی۔ اس طرح غوث کا کہنا ہم سب پر صادق آیا۔ (بہجہ ص 6)

وعظ و تدریس: آپ کرسی پر بیٹھ کر وعظ کرتے تھے۔ وعظ کی ابتداء یوں ہوئی کہ بروز شنبہ 16 شوال سنہ 521ھ ظہر کو رسول ﷺ کو دیکھا۔ آپ نے وعظ کا فرمایا آپ نے اپنے عجمی ہونے کا عذر کیا۔ حضور نے منہ کھولنے کا فرمایا اور سات دفعہ لعاب دہن آپ کے منہ میں ڈالا۔ آپ نماز پڑھ کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے سامنے کھڑے پایا۔ آپ نے بھی لعاب دہن چھ مرتبہ آپ کے منہ میں والا۔ پھر وہ چلے گئے لوگ نماز کے بعد آپ کے پاس بیٹھ گئے۔ رجال الغیب' جن' حضرت خضر اکثر آپ کی مجالس وعظ میں حاضر ہوتے۔ آپ کا طریق کار یہ تھا کہ جمعہ اور شنبہ کو مدرسہ میں وعظ فرماتے اور یک شنبہ کو اپنی خانقاہ میں آپ نے سنہ 521ھ سے سنہ 561ھ تک چالیس سال وعظ فرمایا اور سنہ 528ھ تا سنہ 561ھ اپنے مدرسہ میں تدریس و افتاء کا کام کیا۔ آپ کی مجلس میں بسا اوقات افراد مرجایا کرتے تھے۔ چار سو لکھنے والے آپ کے معارف لکھتے۔ کبھی وجد میں لوگوں کے سر پر ہوا میں چلتے اور واپس کرسی پر آ بیٹھتے۔

محاسن اخلاق سخاوت و رحم: شیخ حضر حسینی ذکر کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ نے ایک شکستہ دل فقیر سے حال پوچھا۔ اس نے کہا۔ "میں آج دریا کے کنارے گیا اور ملاح سے کہا کہ مجھے اس پار لے جا۔ اس نے انکار کیا۔ اس لئے افلاس سے شکستہ دل ہوں۔"

فقیر یہ بات کر ہی رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے تیس دیناروں کی تھیلی نذر کی آپ نے وہ تھیلی اس فقیر کو دے دی اور ساتھ ہی اپنی قمیض نکال کر اس فقیر کو دی اور پھر بیس دینار میں اس سے خرید لی۔

Marfat.com

حسن معاشرت و تواضع: شیخ ابو العز مظفر منصور ابن المبارک الوعظ معروف بحرزادہ فرماتے ہیں ایک روز میں آپ کے دولت خانے پر حاضر ہوا۔ آپ بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے۔ چھت میں سے آپ پر مٹی گری۔ آپؒ نے جھاڑ دی۔ اسی طرح تینوں دفعہ گری۔ چوتھی دفعہ جو گری تو نظر اٹھا کر دیکھا کہ ایک چوہا مٹی گرا رہا ہے۔ آپؒ نے فرمایا۔ "جا تیرا سر اڑ جائے۔"

یہ کہنا تھا کہ سر ایک طرف اور دھڑ دوسری طرف جا گرا۔ اس پر آپ نے لکھنا چھوڑا اور رونے لگ گئے۔ میں نے عرض کی کہ آقا آپ کیوں روتے ہیں۔ آپؒ نے فرمایا۔ "میں ڈرتا ہوں کہ مبادا کسی مسلمان کے ہاتھ سے مجھے اذیت پہنچے اور اس مسلمان کا بھی یہی حال ہو جو اس چوہے کا ہوا ہے۔

کرامات

بیماریوں کا دور ہونا: امام مستنجد باللہ کے رشتہ داروں میں سے ایک کو مرض استقاء ہو گیا اس کا پیٹ پھولا ہوا تھا' آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

مردوں کا زندہ ہونا: ایک عورت اپنے بچے کو آپ کے پاس لائی اور مرید کرایا اور اسے طریق سلف کے مجاہدے کا حکم دیا۔ بھوک و بیداری کی وجہ سے لڑکا کمزور ہو گیا تھا۔ ایک دن اس کی ماں آئی اور اسے جو کی روٹی کھاتے دیکھ کر آپ کی خدمت میں شکایت کی غرض سے حاضر ہوئی' آپ اس وقت کھانا تناول فرما چکے تھے اور برتن میں مرغی کی ہڈیاں پڑی تھیں۔ اس عورت نے کہا "آقا آپ مرغ کھاتے ہیں اور میرا بیٹا جو کی روٹی" یہ سن کر آپ نے اپنا ہاتھ مبارک ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا۔ "باذن اللہ یحی العظام وھی رمیم" کھڑی ہو جاؤ اللہ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے۔ وہ مرغی اٹھ کر کھڑی ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ جب تمہارا بیٹا اس درجہ پر پہنچ جاوے تو جو کھاتا ہے کھائے۔

بے موسم سیب کا غیب سے آنا: شیخ ابو العباس خضر بن عبد اللہ یحیٰی حسینی موصلی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ امام مجتہد باللہ ابو المظفر یوسف عباسی خلیفہ آپ کی خدمت میں

Marfat.com

آیا اور کرامت کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو۔ اس نے کہا مجھے سیب چاہئیں۔ آپ نے ہوا میں ہاتھ کیا تو اس میں دو سیب آئے حالانکہ بغداد میں اس وقت سیبوں کا کہیں نام و نشان بھی نہیں تھا۔ ایک آپ نے اس کو دیا اور دوسرا خود رکھا۔ اس نے کاٹا تو اس میں سے کیڑا نکل آیا۔ آپ نے کاٹا تو اس سے کستوری کی خوشبو آنے لگی آپ سے اس نے وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا۔ ظالم کے ہاتھ کی برکت ہے کہ اس میں سے عمدہ چیز بھی خراب ہو جاتی ہے۔

عصا کا نور ہونا: شیخ ابو عبدالملک ذریال نے سنہ 612ھ میں ذکر کیا ہے۔ میں سنہ 560ھ میں سید عبدالقادر محی الدین کے مدرسہ میں کھڑا تھا' آپ اپنے گھر سے نکلے تو ہاتھ میں عصا تھا' میرے دل میں خیال آیا کہ کوئی کرامت دکھادیں جو اس عصا میں ہو۔ آپ نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور عصا کو زمین میں بگاڑ دیا جو نور بن کر آسمان کی طرف بڑھ رہا ہے اور فضا روشن ہو رہی ہے۔ کچھ دیر بعد آپ نے عصا ہاتھ میں لے کر کہا۔ ذریال: تو یہی چاہتا تھا۔ (بہجہ صفحہ 77)

اناج میں برکت: شیخ ابوالعباس احمد بن محمد جو حضرت شیخ عبدالقادر کے رکاب دار تھے۔ ذکر کرتے ہیں کہ بغداد میں قحط پڑ گیا' میں نے آپ سے کثرت عیال کی شکایت کی' آپ نے سیر گیہوں دیئے اور فرمایا اسے غلہ کے انبار میں ڈال کر منہ بند کر دے اور سوراخ سے غلہ نکالتا رہ۔ اس میں کوئی ردوبدل نہ کرنا چنانچہ کافی مدت بعد جب میری اہلیہ نے اسے دیکھا تو وہ اسی طرح تھا پھر اس کے دیکھنے کے ہفتہ بھر میں ختم ہو گیا۔

وفات شریف: آپ رمضان سنہ 560ھ میں بیمار ہوئے۔ جب دوشنبہ کو انیس تاریخ ہوئی ایک باوقار شخص آپ کی خدمت میں آیا اور کہا۔ "اے اللہ کے ولی السلام علیکم' میں ماہ رمضان ہوں' میں آپ سے معافی چاہتا ہوں جو آپ کے لئے مجھ میں مقدر کیا گیا ہے۔ آپ سے جدا ہو رہا ہوں یہ میری آپ سے آخری ملاقات ہے" آپ نے پھر آنے والے رمضان کو نہ پایا اور ربیع الآخر سنہ 651ھ میں وصال فرمایا۔

آپؒ کا حلیہ: گندم گوں' لاغر جسم' میانہ قد' سینہ کشادہ' داڑھی لمبی چوڑی' ہر دو ابرو متصل' آنکھیں سیاہ' آواز بلند' روشن نیک' قدر بلند' علم کامل۔

Marfat.com

آپؒ کی اولاد: آپ کے صاحبزادے عبدالرزاق فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار کے ہاں انچاس بچے ہوئے۔ جن میں بیس لڑکے تھے اور باقی لڑکیاں۔

ارشادات: تصوف آٹھ خصلتوں پر مبنی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی سخاوت، حضرت اسحاقؑ کی رضا، حضرت ایوبؑ کا صبر، حضرت ذکریاؑ کی مناجات، حضرت یحییٰؑ کا تجرد، حضرت موسیٰ کا صوف (کپڑے)، حضرت عیسیٰؑ کی سیاحت، حضرت محمد ﷺ کا فقر۔

ترتیب اشغال کا فرمان: مومن کو چاہئے کہ پہلے فرائض کی ادائیگی کرے، پھر سنت، پھر نفل۔ جب تک فرائض سے فارغ نہ ہو، سنتوں میں مشغول ہونا اور اسی طرح جب تک سنتوں میں ہو، نوافل میں مشغول ہونا جہالت و رعونت ہے، ایسی عبادت قابل قبول نہیں۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی آپ فرماتے ہیں: ''وہ راستہ جو قرب ولایت سے تعلق رکھتا ہے مثلاً اوتاد، ابدال، نجباء اور عام اولیاء اللہ اس ہی قرب ولایت سے واصل بخدا ہیں اور سلوک کا راستہ یہی راستہ ہے جذبہ بھی اسی میں داخل ہے۔ اس راستہ کے سرخیل حضرت علیؓ ہیں۔ یہ منصب عظیم آپ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مقام میں حضرت نبی اکرم ﷺ کے دونوں پاؤں آپ کے سر پر ہیں۔ حضرت فاطمہؓ و حضرت حسنین بھی آپ کے ساتھ اس مقام میں شریک ہیں۔ حضرت علیؓ کا وقت پورا ہوا تو یہ منصب حسنین کو ملا اور انہیں سپرد ہوا۔ اس طرح یہ منصب بارہ اماموں سے ہوتا ہوا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو ملا۔ حضرت شیخ اور ائمہ عشرہ میں کوئی دوسری شخصیت درمیان میں نظر نہیں آتی۔ اس لئے جو بھی قطب اوتاد وغیرہ ہیں سب کو آپ کے توسط سے فیض پہنچتا ہے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ**:** ہندوستان میں متعدد روحانی سلاسل جاری ہوئے اور جاری رہے لیکن ان سلاسل میں سب سے زیادہ مقبولیت چشتیہ کو حاصل ہوئی اور اس اہم سلسلہ کی داغ بیل شیخ ابو اسحاق شامی (المتوفی 940ء نے ڈالی تھی۔ لیکن اس کو پروان چڑھانے اور پھیلانے کا کام حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے انجام دیا۔

Marfat.com

اس سلسلہ مقدسہ کی اہم کڑی حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ ہیں۔ آپ خواجہ اجمیریؒ کے پیرو مرشد ہیں۔ آپ نے اگرچہ ایک ہی مرتبہ اپنے قدم مبارک ہندوستان کی سرزمین کو شرف بخشا ہے لیکن بالواسطہ آپ کا فیض ہندوستان کو پہنچا کیونکہ آپ کے ہی حکم سے خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ہند تشریف لائے اور رشد و ہدایت کے ذریعہ ہندوستان کے لوگوں کی اصلاح فرمائی اسی لئے آپ کے تذکرہ مبارک سے کتاب کی ابتدا کی جارہی ہے۔

حضرت عثمان ہارونی کا تقدس اور بزرگی: حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علیؓ کی اولاد طیبہ میں سے ہیں۔ آپ گیارہ واسطوں سے حضرت علیؓ سے منسوب ہوتے ہیں۔ آپ کا وطن مبارک قصبہ برون ہے جو ملک خراسان کا ایک قصبہ ہے۔ آپ کو ابتدائے زندگی سے ہی ریاضت و عبادت کا شوق تھا۔ ایک قرآن کریم نو دن میں ختم فرماتے تھے اور رات میں ستر برس تک سخت مجاہدے فرمائے اور کبھی شکم سیر ہو کر نہ کھایا اور نہ پانی پیا۔ مجیب الدعوات تھے جو کچھ زبان سے فرماتے وہی ہو جاتا اور پانچ پانچ روز کے طویل روزے رکھتے آپ کی نظر مبارک کیمیا اثر تھی جس پر پڑتی وہ سلوک و تصوف کے مدارج کے اعلیٰ مقام تک پہنچ جاتا تھا۔

حاجی شریف زندنی سے بیعت: آپ کے پیرو مرشد خواجہ حاجی شریف زندنی ہیں جو روحانیت و سلوک میں اپنے زمانہ کے مشائخ کبار میں بے نظیر اور عدیم المثال شہرت رکھتے تھے۔ اس عہد کے تمام علماء و فضلاء خصوصاً اہل حقیقت آپ کی طرف متوجہ تھے۔ حضرت خواجہ عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے تو آپ نے خواجہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ پر کمال مہربانی فرماتے ہوئے شرف بیعت سے مشرف فرمایا اور خرقہ اپنے دست مبارک سے زیب تن کیا اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ اے عثمان: اب جبکہ تم نے خرقہ درویشی زیب تن کرلیا تم کو چاہیے کہ ان چار باتوں پر سختی سے عمل کرو۔ اول ترک دنیا اور دنیا کے لوازمات سے گریز و پرہیز' دوم ترک حرص و طمع۔ سوم خواہشات نفسانی سے گریز۔ چہارم شب بیداری اور ذکر اللہ۔ کیونکہ بزرگوں کا فرمان ہے کہ یہ خرقہ وہ شخص اپنے سر پر رکھ سکتا ہے جو اللہ کے ماسوا دنیا کی ہر چیز کو ترک کردے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ خرقہ مقدس ملبوس فرمایا تھا زہد

Marfat.com

و فقر اختیار فرمایا تھا۔ آپ کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ مجھ تک یہ سلسلہ پہنچا تو میں نے اسی پر عمل کیا تم بھی ان ہی کی پیروی کرو۔ دوسری سب سے اہم بات یہ ہے کہ خلق خدا کے ساتھ مہربانی و نرمی سے پیش آؤ"۔

خواجہ عثمان ہارونی نے پیرو مرشد کی اس نصائح کو حرز جان بنایا اور اپنی پوری زندگی عبادت الٰہی اور خلق خدا کی خدمت میں صرف کردی اور کمال کے اعلیٰ درجات پر فائز ہوئے۔

خواجہ عثمان ہارونی کی کرامات: سیرالاولیاء میں مرقوم ہے کہ خواجہ معین الدین حسین سنجری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سفر میں تھا جب ہم دونوں دجلہ کے کنارے پر پہنچے تو کوئی کشتی موجود نہ تھی۔ خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم ذرا اپنی آنکھیں بند کرلو میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جو آنکھ کھولتا ہوں تو اپنے آپ کو اور اپنے حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کو دریا کے اس پار پاتا ہوں۔

میں نے دریافت کیا کہ خواجہ صاحب آپ نے یہ کیا کیا؟ فرمایا پانچ دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھی منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک نہایت سن رسید شخص خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے چہرہ سے حزن و ملال اور انتہا کی پریشانی برستی تھی۔ خواجہ نے دریافت کیا کیا حال ہے؟

عرض کیا کہ چالیس برس سے بڑا لڑکا غائب ہے معلوم نہیں وہ مرگیا ہے یا زندہ ہے میں آپ کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوا ہوں مجھے معلوم ہوا کہ آپ مجیب الدعوات ہیں۔ آپ نے اسی وقت مراقبہ فرمایا اور حاضرین مجلس سے کہا چند بار سورۃ فاتحہ پڑھیں اس غرض سے کہ اس غریب کا لڑکا آجائے۔ حاضرین نے سورہ فاتحہ پڑھی۔ آپ نے اس کے بعد اس سن رسیدہ شخص سے فرمایا کہ جاؤ تمہارا لڑکا تمہارے گھر آگیا۔ ابھی وہ شخص گھر پہنچا بھی نہ تھا کہ راستہ میں ایک شخص نے اطلاع دی کہ تمہارا لڑکا گھر آگیا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خواجہ عثمان ہارونی کا ایک مرید میرے پڑوس میں آیا اور اس نے وہیں سکونت اختیار کرلی۔ جب اس نے انتقال کیا۔ تو میں بھی اس کے جنازے کے ساتھ گیا اور لوگ تو دفن کے بعد واپس آگئے۔ میں کچھ دیر کے لیے اس کی قبر پر بیٹھ گیا دیکھتا کیا ہوں کہ عذاب کے فرشتے نہایت خوفناک صورت میں

Marfat.com

آئے ہیں اسی وقت خواجہ ہارونی رحمۃ اللہ علیہ بھی پہنچ گئے۔

فرشتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اسے عذاب نہ کرو یہ میرا مرید ہے۔ فرشتوں کو حکم خداوندی ہوا کہ عثمان سے کہہ دو کہ یہ شخص تمہارا سچا مرید نہ تھا بلکہ تمہارے برخلاف تھا خواجہ نے کہا بے شک یہ میرا برخلاف تھا لیکن میں ہمیشہ اس کو اپنے سلسلہ سے وابستہ جانتا تھا فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس سے عذاب اٹھالو۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ آخری عمر میں مکہ معظمہ میں گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ اس مقدس شہر میں 6 شوال سنہ 607ھ کو آپ واصل باللہ ہو گئے۔ چنانچہ آپ کا مزار مبارک آج بھی مرجع الخلائق ہے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

نام و نسب: ہندوستان و پاکستان کے مسلمانوں کے محسن اعظم اور مقتدر روحانی پیشوا خواجہ معین الدین چشتی سنجری قدس سرہ العزیز سجستان میں سنہ 537ھ میں پیدا ہوئے سلسلہ نسب یہ ہے۔

خواجہ معین الدین الحق والدین بن غیاث الدین سید کمال الدین بن سید احمد حسن بن سید طاہر بن سید عبدالعزیز بن سید ابراہیم بن سید محمد مہدی بن امام حسن عسکری بن امام تقی ــــ بن امام موسیٰ رضا بن امام جعفر بن محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن سید امام حسین بن علی المرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

ابتدائی تعلیم: 12 سال کی عمر میں والد بزگوار کا سایہ سر سے اٹھ گیا ترکہ میں ایک باغ ملا اس کی نگرانی کرتے رہے۔ اتفاقاً ایک روز ابراہیم قلندر نامی ایک مجذوب باغ میں آئے تو حضرت نے ان کی خدمت میں انگور پیش کیے لیکن انہوں نے انگور نہیں کھائے اور اپنی بغل سے کھلی کا ایک ٹکڑا نکال کر منہ میں رکھ لیا اور چبانے کے بعد اسے منہ سے نکال کر خود حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں چبائی کھلی دے دی۔ کھلی کا کھانا تھا کہ حضرت خواجہ کا دل مبارکہ انوار الٰہی سے روشن ہو گیا اور ایک خاص کیفیت آپ پر طاری ہو گئی۔ دنیا اور دنیا والوں سے آپ کا دل بیزار ہو گیا۔ علائق دنیا کو چھوڑ کر طلب خدا میں اٹھ کھڑے

Marfat.com

ہوئے اور سمرقند پہنچے۔ یہاں آپ نے قرآن کریم حفظ کیا اور علوم ظاہری کی تعلیم میں مصروف رہے۔

حضرت عثمان ہارونی سے بیعت: سمرقند سے نکل کر عراق کی طرف روانہ ہوئے۔ قصبہ ہارون میں حضرت شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضرت خواجہ ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے باطنی اوصاف کو پہلی ہی نظر میں پرکھنے کے بعد آپ کو اپنے مریدان خاص میں شامل کرلیا اور بیعت سے مشرف کیا۔

بیعت کے وقت مرشد نے مرید سے وضو کرایا اور دو رکعت نماز پڑھائی پھر سورہ بقری پڑھنے کو کہا اس کے بعد اکیس مرتبہ درود شریف پڑھوایا۔ درود شریف کے بعد مرشد نے آسمان کی طرف منہ اٹھایا اور مرید کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ میں نے تم کو خدا تک پہنچا دیا اور اس بارگاہ میں مقبول بندہ بنادیا۔ پھر مرید کے سر کے بال اپنے دست مبارک سے تراشے اور اپنا کلاہ چہار ترکی اور کلیم خاص مرحمت فرمایا۔

مرشد نے کچھ اور بھی ہدایات دیں۔ حضرت خواجہ نے ان ہدایات پر شبانہ روز عمل کیا۔ چند ہی روز میں انوار الٰہی سے اپنے قلب کو روشن اور منور پایا اس کے علاوہ حضرت خواجہ صاحب شیخ نجم الدین کبریٰ کی خدمت میں ڈھائی سال تک مقیم رہے۔ آپ نے حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی سے شرف نیاز حاصل کیا اور ان کی معیت میں بغداد آئے جہاں شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے اور ان کے پیر شیخ ضیاء الدین کی صحبت سے مشرف ہوئے اور یہیں خواجہ واحد الدین کرمانی قدس سرہ سے فیض یاب ہو کر ان سے بھی خرقہ خلافت حاصل کیا۔

خدمت مرشد: سیر الاولیاء میں ہے کہ حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ العزیز فرماتے تھے کہ میں جب خواجہ عثمان ہارونی کی خدمت میں پہنچا اور اس مقدس نفس بزرگ کی شرف ارادت سے مشرف و ممتاز ہوا تو کامل بیس سال تک خدمت اقدس میں حاضر رہا اور اس درجہ خدمت کی کہ نفس کو کبھی آپ کی خدمت سے راحت نہ دی۔ حالت سفر میں خواجہ کا سامان اپنے سر پر رکھتا تھا اور ہر حالت میں غلاموں کی طرح خدمت کرتا تھا۔ جب خواجہ نے میری خدمت اور عقیدت مندی دیکھی اس وقت مجھے کمال نعمت عطا کی۔

Marfat.com

سیاحت: حضرت خواجہ صاحب نے اپنے پیرومرشد کے ساتھ دس سال تک سیاحت کی یہ سفر تعلیم روحانی اور عجیب و غریب واقعات و مشاہدات سے پر ہیں ان میں سے چند واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔

خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم ایک خانقاہ میں پہنچے جس میں شیخ صدرالدین محمد احمد سیوستانی رہتے تھے۔ یاد حق میں ان کا استغراق بے حد تھا میں کئی روز تک ان کی خدمت میں رہا جو کوئی ان کے پاس آتا محروم نہ جاتا اس کو کوئی چیز لاکر ضرور دیتے اور فرماتے تھے کہ میرے حق میں دعا کرو کہ اپنا ایمان قبر تک سلامت لے جاؤں۔

جب وہ قبر اور موت کی تکالیف کا حال سنتے تھے تو بید کی طرح کانپتے اور روتے ان کی آنکھوں سے خون بہنے لگتا جیسے کسی چشمے سے پانی جاری ہو یہ گریہ سات سات دن تک بند نہ ہوتا۔ آسمان کو دیکھ دیکھ کر روتے اور ان کے رونے سے رونا آتا تھا۔ جب رونے سے فارغ ہوئے تو میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے عزیز جس کو موت آنے والی ہو اور اس کا حریف فرشتہ موت ہو۔ اس کو سونے، ہنسنے اور خوش ہونے سے کیا کام:

اس کے بعد ارشاد فرمایا اے عزیز اگر تمہیں ان لوگوں کا ذرا بھی حال معلوم ہو جو زیر خاک ایسی کوٹھڑی میں ہیں جس میں بچھو بھرے ہوئے ہیں تو اس کو معلوم کرتے ہی تم اس طرح پگھل جاؤ گے جیسے نمک پانی میں پگھل جائے۔ اس کے بعد فرمایا ایک دن میں ایک بزرگ کے ساتھ بصرہ کے قبرستان میں بیٹھا ہوا تھا پاس ہی قبر میں سے ایک مردہ پر عذاب ہو رہا تھا۔ ان بزرگ کامل کو جب عذاب کا حال معلوم ہوا تو زور سے چیخ مار کر گر پڑے۔ میں نے ان کو اٹھانا چاہا تو ان کی روح قالب سے پرواز کر گئی اور تھوڑی دیر میں ان کا جسم پانی ہو کر بہہ گیا۔ اس دن سے مجھ پر قبر کی بڑی ہیبت طاری ہے اس لئے اے عزیز دنیا میں بندہ کو اس قدر مشغول نہ ہونا چاہئے کہ حق سے غافل ہو جائے۔

حضرت خواجہ صاحب خود فرماتے ہیں کہ ایک بار ملک کرمان میں شیخ واحدالدین کرمانی کے ساتھ سفر میں تھا ایک بزرگ کو دیکھا بڑے عابد و زاہد تھے میں نے ان کی طرح کسی کو یاد حق میں اس قدر مشغول نہ دیکھا تھا جب ہم ان کے پاس گئے تو دیکھا کہ ان کے بدن میں صرف روح ہی باقی تھی گوشت پوست بالکل نہ تھا وہ باتیں بہت کم کرتے تھے ہم نے ارادہ کیا کہ ان سے دریافت کریں کہ آپ کا حال ایسا کیوں ہے انہوں نے اپنے روشن

Marfat.com

ضمیر سے ہمارے ارادہ کو معلوم کرلیا اور اپنا حال بیان کرنا شروع کردیا۔ کہ اے درویش: ایک روز میں اپنے دوست کے ساتھ قبرستان گیا اور ایک قبر کے پاس دونوں ٹھہرے۔ اتفاقاً اس دوست سے کوئی بیہودہ بات سرزد ہوگئی جس پر مجھے ہنسی آگئی۔ ہنسنے پر میرے کان میں یہ آواز آئی کہ ملک الموت جس کے پیچھے لگا ہوا ہو اور زیر خاک سانپ بچھو کے درمیان اس کا گھر ہو اس کو ہنسی سے کیا تعلق؟ جب میں نے یہ بات سنی آہستہ سے اٹھا اپنے دوست کو رخصت کیا اپنے گھر گیا اور میں اس غار میں آیا اور یہاں رہنے لگا اور اس دن سے مجھ پر ہیبت طاری ہے اور خوف سے میری جان منہ کو آرہی ہے۔ آج چالیس سال ہوگئے ہیں کہ میں نہ ہنسا ہوں اور نہ میں نے شرمندگی سے سر اٹھا کر آسمان کو دیکھا ہے کہ کل قیامت کے دن کیا منہ دکھاؤں گا ہر وقت اپنے گناہ پیش نظر رہتے ہیں۔

آپ کو حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے ہمراہ دمشق کے سفر کا اتفاق ہوا وہاں آپ نے درویشوں کی ایک ایسی جماعت دیکھی جو عشق الٰہی میں مست تھی ان درویشوں کی حالت یہ تھی کہ زمانہ دراز سے بالکل مدہوش تھے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی نے ان سے بھی فیض حاصل کیا۔ مرشد ہی کے ساتھ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی بھی زیارت کی۔ ایک روز آپ مکہ معظمہ میں تھے اور طواف سے فارغ ہوئے تھے۔ آپ کے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی نے حضرت کا ہاتھ پکڑ کر آپ کے حق میں دعا فرمائی اور عالم غیب سے ندا آئی " معین الدین ہمارا دوست ہے اور ہم نے اس کو قبول کیا اور برگزیدہ کیا۔

آپ پر مرشد کی نظر کرم: حضرت خواجہ ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی آپ پر بے حد نظر کرم تھی چنانچہ آپ نے خواجہ کو سلوک کی انتہائی بلندی تک پہنچا دیا۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز آپ کو حکم دیا کہ ہر روز صبح چاشت کے وقت ہمارے پاس آیا کرو تاکہ تم کو فقیری کی تعلیم دی جائے۔ چنانچہ ہر روز صبح چاشت کے وقت حاضر ہوتے اور خواجہ ہارونی جو فرماتے اس کو قلم بند کرتے اٹھائیس دن تک تعلیم کا یہ سلسلہ جاری رہا۔

اس کے بعد پیرو مرشد نے فرمایا کہ اے معین الدین یہ سب تعلیم تمہاری تکمیل کے واسطے تھی تم کو اس تعلیم پر تازندگی عمل کرنا ہے تاکہ قیامت کے دن مجھ کو شرمندگی نہ ہو اس کے بعد آپ کو خرقہ خلافت سے سرفراز کیا اس وقت آپ کا سن شریف 52 برس کا تھا۔ خرقہ خلافت دیتے وقت مرشد نے حضرت خواجہ قدس سرہ العزیز

Marfat.com

کے سر پر کلاہ چہار ترکی بھی رکھی اور قیمتی نصائح سے سرفراز فرمایا۔

پیرو مرشد کی محبت اور شفقت کا اندازہ اس سے لگایئے کہ جب حضرت خواجہ آپ سے رخصت ہونے لگے تو آپ کو عزیزم مرید کی فرقت گوارہ نہ ہوئی اور بغداد کے سفر میں بھی ساتھ رہے اس سفر کی تفصیلات میں بھی عجیب و غریب واقعات ملتے ہیں لیکن ہم طوالت کے خوف سے ترک کرتے ہیں۔

آخر میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک جملہ درج ہے جو ایک پیرو مرشد کی محبت اور عالی مرتبت کو ظاہر کرتا ہے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا معین الدین خدا کے محبوب بندے ہیں اور مجھے ان پر فخر ہے۔

بارگاہ رسالت سے ہندوستان جانے کا حکم: حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم سے فارغ ہو کر اور سلوک کی منزلیں طے کر کے آپ اپنے وطن تشریف لے گئے۔ وطن میں تھوڑے سے وقت کا قیام کر کے قلب مبارک زیارت بیت اللہ اور روضہ اقدس کے لئے بے تاب ہو گیا آپ نے سفر شروع کیا۔ اس سفر میں اولیاء اور مشائخ سے ملاقات و صحبت حاصل کی چند ماہ کے مسلسل سفر کے بعد روضہ اقدس میں حاضر ہوئے۔ روضہ اقدس کے سائے میں کئی روز تک عبادت الٰہی میں مصروف رہے۔

ایک روز عبادت الٰہی میں مصروف تھے کہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آواز آئی: اے معین الدین تو ہمارے دین کا معین اور مددگار ہے۔ ولایت ہندوستان ہم نے تجھے عطا کی ہے جا اور اجمیر میں جا کر اقامت کر وہاں تاریکی پھیلی ہوئی ہے تیرے وہاں کے قیام سے بے دینی دور ہوگی اور اسلام رونق پذیر ہوگا"

بارگاہ رسالت سے اس حکم کو پا کر آپ بے حد مسرور ہوئے مگر یہ معلوم کرنے کے لئے بڑے بے تاب اور پریشان تھے کہ اجمیر کہاں ہے اور ہندوستان میں کس جگہ واقع ہے اس فکر میں آنکھ لگ گئی تو آپ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہیں۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق سے مغرب تک سیر کرادی اور کوہ اجمیر کا بھی مشاہدہ کرایا۔

ہندوستان کے لئے حضرت کی روانگی: بارگاہ رسالت سے حکم ملتے ہی آپ

Marfat.com

ہندوستان کی طرف روانہ ہوگئے آپ کا یہ سفر مبارک ہزاروں برکات اور عجیب و غریب کرامات سے معمور تھا جس شہر سے آپ گزرتے اولیاء اللہ سے ملاقات فرماتے اور قبرستان میں فروکش ہوتے۔ ہر روز دوران سفر میں دو قرآن کریم ختم فرماتے۔ جس جگہ آپ پہنچتے عقیدت مندوں کا ایک گروہ جمع ہوجاتا لیکن آپ کسی جگہ قیام نہ فرماتے بلکہ فوراً ہی ایک مقام سے دوسرے مقام کے لیے روانہ ہوجاتے۔

بغداد سے ہمدن آئے اور خواجہ یوسف ہمدانی سے ملاقات ہوئی اور ہمدان سے تبریز پہنچے اور شیخ جلال الدین تبریزی سے ملاقات ہوئی اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہوئے وہاں سے اصفہان آئے یہاں کے قیام کے زمانہ میں ایک روز اصفہان کے حاکم محمد یادگار کے باغ میں ایک حوض کے کنارے فروکش ہوئے کہ محمد یادگار سیر کے لئے پہنچا اور ایک اجنبی مسافر کو دیکھ کر چین بچین ہوا لیکن حضرت نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو مغلوب الحال ہوگیا اور بے ہوش ہوگیا۔

خواجہ صاحب نے حوض کا پانی لے کر اس کے منہ پر چھینٹے دیئے اس کو ہوش آیا تو حضرت کا گرویدا ہوگیا۔ وہ مذہباً" شیعہ تھا صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کو گالیاں دیا کرتا تھا لیکن اپنے اعیان و ارکان سلطنت کے ساتھ حضرت خواجہ کا مرید ہوگیا اور اپنی ساری دولت حضرت کی خدمت اقدس میں نظر کردی مگر آپ نے اسے قبول کرنے سے انکار کردیا اور فرمایا کہ جو مال ظلم سے وصول کیا گیا ہو وہ اس کے اصل مالکوں کے حوالے کردیا جائے۔

محمد یادگار نے حکم کی تعمیل کی۔ غلاموں اور لونڈیوں کو بھی آزاد کردیا اور جب ظاہری و باطنی تعلیم مکمل کرلی تو حضرت نے اس کو خرقہ خلافت بھی عطا کیا۔ سفر کرتے کرتے بلخ پہنچے اور عرصہ تک شیخ احمد خضرویہ کی خانقاہ میں مقیم رہے۔ یہاں حکیم ضیاء الدین ایک شخص رہتا تھا جس پر فلسفہ و حکمت کا غلبہ تھا۔ اسلام کی بعض تعلیمات کا منکر تھا۔ ایک روز حضرت خواجہ صاحب جنگل میں ایک ہرن کا شکار کر کے کباب بنا رہے تھے کہ حکیم ضیاء الدین بھی اتفاق سے وہاں پہنچ گیا۔

خواجہ صاحب نے کباب کا ایک ٹکڑا اس کو کھانے کے لئے دیا جس کے بعد اس پر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور خواجہ صاحب کے مرید ہوگئے گھر میں آئے تو طب کی تمام

Marfat.com

کتابیں دریا میں ڈال دیں اور راہ طریقت کو اپنا مقصد بنالیا۔

حضرت بلخ سے غزنی تشریف لے گئے اور وہاں سے ہندوستان کی جانب روانہ ہوئے۔ آپ جس شہر سے بھی گزرتے عوام کو اپنے روحانی فیض سے مستفید فرماتے یہاں تک کہ آپ لاہور پہنچ گئے۔ پھر لاہور سے دہلی میں رہے آپ کی قیام گاہ پر ہر وقت خلق خدا کا ہجوم رہتا۔ غرضیکہ آپ دہلی میں چند روز قیام فرمانے کے بعد اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو گئے۔

اجمیر شریف میں حضرت کی تشریف آوری: دسویں محرم سنہ 561ھ کو آپ اجمیر فروکش ہوئے اور آخر وقت تک قیام یہیں رہا۔ اس زمانہ میں اجمیر دہلی کا حکمران مشہور راجپوت پتھورا تھا اس کے حکام نے حضرت کے قیام کی بڑی مخالفت اور مزاحمت کی اور جب وہ خود ان کے مقابلہ میں بے بس اور لاچار رہے تو ہندو جوگیوں کو اپنے جادو سے حضرت خواجہ صاحب کو مغلوب کرنے کے لیے مامور کیا ایک ایک ہندو جوگی (جے پال) سے حضرت خواجہ کے معرکے ہوئے لیکن آپ اپنی روحانی قوت اور کرامت سے اس پر غالب رہے۔

جوگی نے حضرت کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا آپ نے جے پال کا اسلامی نام عبداللہ رکھا اور خلافت بھی مرحمت فرمائی۔ آپ کے رشد و ہدایت کا سلسلہ برابر جاری رہا تھوڑے ہی دنوں میں آپ کی تعلیم سے راجہ پتھورا کے ملازمین بھی مشرف بہ اسلام ہونے لگے۔

آپ کی کرامات:

(1) اجمیر شریف پہنچنے کے بعد حضرت نے آبادی کے باہر ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں راجہ کے اونٹ باندھے جاتے تھے۔ رات کے وقت جب راجہ کے اونٹ آئے تو ملازمین شاہی نے کہا کہ حضرت: یہ جگہ راجہ کے اونٹوں کے لیے ہے یہاں آپ کو قیام نہیں کرنا چاہیے۔

آپ نے فرمایا اچھا بھائی ہم یہاں سے اٹھ جاتے ہیں تمہارے اونٹ شوق سے یہاں بیٹھیں یہ فرما کر حضرت وہاں سے اٹھ کر تالاب انا ساگر کے کنارے چلے گئے جہاں بہت سے مندر تھے اور وہاں قیام فرمایا لیکن صبح کو جب ساربان نے اونٹوں کو

Marfat.com

اٹھانا چاہا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اونٹوں کے جسم زمین سے چپک گئے ہیں اس کے بعد ان ساربانوں نے آپ سے معافی مانگی۔

آپ نے فرمایا جاؤ تمہارے اونٹوں کے لیے اٹھنے کا حکم ہوگیا ہے چنانچہ جب ساربان اونٹوں کے پاس آئے تو دیکھا کہ سب اونٹ کھڑے ہوئے ہیں۔

(2) اناساگر چونکہ ایک ایسا مقام تھا جہاں بہت سے مندر تھے اس لیے اناساگر کے قریب قیام کرنے کی وجہ سے غیر مسلموں میں ناگواری پیدا ہوگئی اور یہ ناگواری اس لیے اور بڑھ گئی کہ حضرت کے ساتھیوں نے حوض کے کنارے بیٹھ کر وضو کرنا شروع کردیا تھا کٹر برہمون کا عقیدہ تھا کہ مسلمانوں کے ہاتھ لگانے سے حوض کا پانی ناپاک ہوجاتا ہے انہوں نے وضو کے معاملہ میں حضرت کے ساتھ سختی کا برتاؤ کیا۔ خدام حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور برہمنون کے ناروا سلوک کا ذکر کیا تو حضرت کو سخت ناگواری ہوئی آپ نے عالم غیظ میں حکم دیا کہ انا ساگر سے پانی کا ایک پیالہ لاؤ۔ پیالے کا بھرنا تھا کہ اناساگر اور حوض دونوں خشک ہوگئے۔

ان تمام کرامات کو دیکھتے ہوئے بھی راجہ اپنی شرارتوں سے باز نہ آیا اور آپ کو اجمیر سے نکال دینے کی دھمکی دی لیکن آپ نے دھمکی پر صرف یہ ارشاد فرمایا۔

"پتھورا کو مسلمانوں کے حوالے کردیا" یہ پشین گوئی درست ثابت ہوئی سلطان شہاب الدین غوری نے پتھورا کے خلاف سنہ 587ھ میں دو حملے کیے۔ اور آخری حملہ میں پتھورا گرفتار ہو کر مارا گیا۔

شہاب الدین غوری خراسان میں تھا کہ اس نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت خواجہ فرما رہے ہیں کہ خداوند کریم تم کو ہندوستان عنایت کرنے والا ہے تم اس ملک کو روانہ ہو جاؤ اسی خواب کے بعد اس نے ہندوستان پر فوج کشی کی۔

حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات: سیر الاقطاب میں ہے کہ وفات کے دن عشا کی نماز پڑھ کر اپنے حجرے کا دروازہ بند کرلیا۔ حجرہ کے باہر خانقاہ کے رہنے والوں کے کانوں میں ایسی آواز آتی تھی جیسے کوئی پاؤں ٹپک رہا ہو ان لوگوں کو خیال ہوا کہ حضرت پر وجد کا عالم طاری ہے۔ آخری شب میں یہ آواز بند ہوگئی۔ فجر کی نماز کا وقت آیا تو دروازہ پر دستک دی گئی لیکن اندر سے کوئی آواز نہیں آئی۔ جب دروازہ کھولا گیا تو لوگوں نے دیکھا

Marfat.com

کہ آپ واصل الحق ہو چکے ہیں- تاریخ وفات روز دو شنبہ 6 رجب المرجب سنہ 632ھ ہے- وفات کے وقت آپ کی عمر مبارک کیا تھی تذکرہ نویسوں کا اختلاف ہے بعض نے 97 بعض 100 بعض نے 104 بتائی ہے- سیر الاولیاء میں ہے-

منقول ہے کہ جس شب کو شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری قدس سرہ العزیز انتقال کرنے والے تھے اس رات کو چند بزرگوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ فرما رہے ہیں خدا کا دوست —— معین الدین حسن سنجری آنے کو ہے اس لئے ہم اس کے استقبال کے لیے آئے ہیں جب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے انتقال کیا تو آپ کی پیشانی پر لوگوں نے یہ الفاظ لکھے دیکھے- "حبیب اللہ مات فی حب اللہ"

"یعنی خداوند کریم کا دوست خداوند کریم کی محبت میں فنا ہو گیا"

آپ کا روضہ اقدس اجمیر شریف میں زیارت گاہ خاص و عام ہے- ہر وقت روضہ مبارک پر میلہ لگا رہتا ہے- اس روضہ مبارک کی سب سے پہلے خواجہ حسین باگوری نے تعمیر کرائی پھر شاہان وقت اور عقیدت مند اس میں مزید عمارتوں کا اضافہ کرتے رہے-

بادشاہوں کا خراج عقیدت: ہر دور میں ہندوستان کے مسلم بادشاہوں کو حضرت سے غیر معمولی عقیدت رہی سلطان الشمس کو بزرگان چشت سے غیر معمولی اور روحانی تعلق تھا- اس کی تفصیل آپ کو حضرت زکریا ملتانی اور دیگر حضرات کے تذکروں میں تفصیل سے ملے گی- مالوہ کے سلطان محمود خلجی نے راجپوتوں کے خلاف فوج کشی کی تو حضرت کے مزار مبارک پر پہلے حاضری دی اس کے بعد میدان جنگ کا رخ کیا اور جب اس کو فتح ہوئی تو مزار کے قریب ایک خوبصورت مسجد بنوائی جو اب صندل خانہ کے نام سے موسوم ہے اس کے مزار کی اور عمارتیں بھی اس نے تعمیر کرائیں-

اکبر کو بھی حضرت سے بے انتہا محبت تھی اور جب شہزادہ سلیم پیدا ہوا تو اکبر خوشی میں آگرہ سے اجمیر تک پاپیادہ گیا- راستہ میں روپے اور اشرفیاں لٹاتا ہوا اجمیر شریف پہنچا اور وہاں شاہانہ طریقہ پر خیرات تقسیم کی ایک مسجد بنوائی جہانگیر اپنے آٹھویں سال جلوس میں اجمیر شریف گیا جب روضہ نظر آنے لگا تو ایک میل پہلے ہی سے پاپیادہ ہو گیا تھا اور راستہ کے دونوں طرف معتمدوں کو مقرر کیا کہ فقراء کو اور حاجت مندوں کو روپے دیتے ہوئے آگے بڑھیں- زیارت کرنے کے بعد دوسرے دن اس نے حکم دیا کہ شہر کے ہر

Marfat.com

چھوٹے بڑے کو انعام دے کر خوش کیا جائے۔

اس کے علاوہ جہانگیر نے سنہ 1350ء میں ایک لاکھ دس ہزار روپے خرچ کر کے روضہ مبارک کے گرد ایک طلائی احاطہ تیار کرایا تھا جواب نہیں ہے۔ جہانگیر کو اس قدر عقیدت تھی کہ وہ اس متبرک مقام میں تین سال تک مقیم رہا۔ اپنی تزک میں اجمیر اور روضہ اقدس کے واقعات نہایت والہانہ بیان کرتا ہے۔

شاہجہاں نے بھی حضرت خواجہ کے آستانہ عالیہ پر کئی بار حاضری دی۔ روضہ کے پاس سنگ مرمر کی مسجد بنوائی۔ عالمگیر بھی کئی بار روضہ کی زیارت کے لیے گیا وہ اپنے مستقر سے روضہ اقدس تک پاپیادہ جاتا تھا۔ ایک بار پانچ ہزار روپے بھی بطور نذر پیش کیے۔ ان واقعات سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ان بوریانشین درویشوں نے جو اپنے روحانی اثرات چھوڑے وہ خواص و عام کے دل و دماغ پر یکساں غالب رہے۔

حضرت خواجہ کے ملفوظات: آپ نے فرمایا کہ نماز اور شریعت کے فرائض کا منکر کافر ہے۔ صدقہ دینا ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر ہے۔ مومن کو گالی دینا اپنی ماں بہن سے زنا کرنا ہے ایسے شخص کی دعا سو دن تک قبول نہیں ہوتی۔ پیشہ کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔ لیکن جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ پیشہ ہی کے ذریعے روزی ملتی ہے وہ کافر ہے کیونکہ رازق مطلق خدا ہے۔ مصیبت میں چلانا نوحہ کرنا اور کپڑے پھاڑنا ستر مسلمانوں کا خون کرنے کے برابر ہے۔ مومن وہ شخص ہے جو تین چیزوں کو دوست رکھتا ہے۔ درویشی' بیماری' موت' حاجت مندوں کی مدد کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔

اگر کوئی شخص درود و وظائف میں مشغول ہو اور کوئی حاجت مند آجائے تو لازم ہے کہ وہ اس کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو اور اپنے مقدور کے مطابق اس کی حاجت پوری کرے۔ افضل ترین زہد موت کو یاد کرنا ہے۔

تین شخص بہشت کی بو تک نہ پائیں گے۔ ایک جھوٹ بولنے ولا درویش' دوسرا کنجوس' تیسرا خیانت کرنے والا سوداگر۔

نماز کی اہمیت کے سلسلے میں فرمایا کہ نماز رکن دین ہے اور رکن ستون کے مترادف ہے۔ اگر ستون قائم رہے گا تو گھر کھڑا رہے گا اور جب ستون ہی گر جائے گا تو گھر بھی گر جائے گا جس نے نماز میں خلل ڈالا اس نے اپنے دین اسلام کو خراب کیا۔

Marfat.com

کلام پاک کی تلاوت کی بڑی فضیلت بتائی اور اس کو ایک بڑی عبادت قرار دیا اور فرمایا سلطان محمود غزنوی کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ خداوند کریم نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ جواب دیا ایک رات میں کسی قصبہ میں مہمان تھا جس مکان میں ٹھہرا تھا وہاں طاق میں قرآن کریم کا ایک ورق رکھا ہوا تھا میں نے خیال کیا کہ یہاں ورق مصحف رکھا ہوا ہے سونا نہ چاہیے۔

پھر دل میں خیال آیا کہ ورق مصحف کو کہیں اور رکھ دوں اور خود پہلے آرام کروں پھر سوچا کہ یہ بڑی بے ادبی ہوگی کہ اپنے آرام کی خاطر ورق مقدس کی جگہ تبدیل کردوں اس ورق کو دوسری جگہ نہ بھیجا اور تمام رات جاگتا رہا۔ میں نے قرآن کریم کے ساتھ جو ادب کیا اسی کے بدلے حق تعالیٰ نے مجھ کو بخش دیا۔

حضرت نے اہل سلوک کی منجملہ عبادتوں میں سے پانچ اور عبادتیں بتائی ہیں:
(1) والدین کی خدمت۔ (2) قرآن کی تلاوت (3) علماء و مشائخ کی تعظیم (4) خانہ کعبہ کی تعظیم اور زیارت (5) پیر کی خدمت۔

حضرت کا ارشاد ہے کہ راہ سلوک میں چار گناہ کبیرہ ہیں:
(1) گورستان میں قہقہہ لگانا (2) گورستان میں کھانا پینا کیونکہ یہ عبرت کا مقام ہے (3) مردم آزادی کرنا (4) خدا کا نام لے کر لرزہ براندام نہ ہونا سالک کو ان گناہوں سے بچنا لازمی ہے۔

حضرت کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن اللہ کریم فرشتوں کو حکم دے گا کہ دوزخ کو سلگاؤ جب وہ سلگانا شروع کریں گے تو دوزخ ایک ایسا سانس لے گی جس سے تمام محشر غبار آلود اور دھواں دھار ہوجائے گا۔ لوگوں کو دم گھٹنے لگے گا اور سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا لہذا جو شخص اس سخت روز کی مصیبت سے محفوظ رہنا چاہے اس کو چاہیے کہ ایک ایسی عبادت کرلے جو تمام عبادتوں سے بہتر و افضل ہے۔ حاضرین نے دریافت کیا کہ وہ کون سی عبادت ہے؟

فرمایا: مظلوموں اور عاجزوں کی فریاد رسی کرنا ضعیفوں اور لاچاروں کی حاجت روائی کرنا۔ بھوکوں کا پیٹ بھرنا۔ آپ کا ارشاد ہے جس شخص میں ذیل کی تین خصلتیں جمع ہو جائیں تو یوں سمجھنا چاہیے کہ اللہ رب العزت اس کو دوست رکھتا ہے۔

Marfat.com

ایک دریا جیسی سخاوت' دوسرے آفتاب جیسی شفقت' تیسرے زمین کی مانند تواضع۔ آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ جس نے بھی نعمت پائی سخاوت کی وجہ سے پائی اور گزشتہ لوگوں نے جو کرامت حاصل کی باطن کی صفائی سے حاصل کی یہ بھی فرماتے تھے کہ حقیقت میں متوکل وہ ہے جو اپنے رنج و محنت کو خلق سے وابستہ نہ جانے۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ دو چیزوں کی وجہ سے انسان کو قرار و استقامت حاصل ہوتی ہے:

(1) ادب عبودیت کی وجہ سے (2) خداوند کریم کی تعظیم و توقیر کی وجہ سے۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب: حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ اوشی قصبہ میں پیدا ہوئے اوش ماراالنہ رحمۃ اللہ علیہ کے علاقہ میں واقع ہے۔ قطب الدین لقب اور بختیار نام ہے خواجہ کاکی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ اپنے پیرو مرشد کے حسینی سادات میں سے تھے سلسلہ نسب اس طرح چودہ پشتوں کے بعد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔

خواجہ قطب الدین بختیار اوشی بن سید کمال الدین بن سید موسیٰ بن سید احمد اوشی بن سید کمال الدین بن سید محمد بن سید احمد بن رضی الدین بن سید حسام الدین بن سید رشید الدین بن سید جعفر حضرت نقی الوجود بن علی موسیٰ رضا بن موسیٰ کاظم بن موسیٰ جعفر صادق بن محمد باقر بن زین العابدین بن امام حسین بن امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہم۔

خواجہ معین الدین چشتی سے بیعت: صاحب سیرالاولیاء کا بیان ہے کہ آپ نے ماہ رجب المرجب 22ھ میں بغداد میں ابولیث سمرقندی کی مسجد میں شیخ شہاب الدین سہروردی اور شیخ واحد الدین کرمانی اور شیخ معین الدین سنجری رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت سے شرف ممتاز ہوئے اور آپ حلقہ ارادت میں داخل ہوئے اور صاحب سیر الاخطاب کا بیان ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ قصبہ اوش میں پہنچے تو آپ نے حضرت خواجہ سنجری رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل کیا اور 17 سال کی عمر میں خرقہ خلافت پایا۔

حضرت شیخ کی عبادت و ریاضت: حضرت سلطان المشائخ فرماتے تھے کہ شیخ قطب الدین عبادت و ریاضت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ سونا بالکل ترک کر دیا تھا۔ یہاں تک

Marfat.com

کہ بستر راحت پر کبھی کسی نے آپ کو آرام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ شروع زمانے میں نیند کے غلبہ کے بعد تھوڑی دیر سو لیتے تھے۔ لیکن آخر عمر میں وہ بھی بیداری سے بدل گیا تھا اور اکثر زبان مبارک پر جاری ہوتا تھا کہ اگر کبھی میں سو جاتا ہوں تو سخت زحمت و تکلیف اٹھاتا ہوں۔ صاحب اخبار الاخیار شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی عبادت و ریاضت کے متعلق فرماتے ہیں۔

آپ کے شغل کی یہاں تک نوبت پہنچ گئی تھی کہ جب کوئی آپ کی زیارت کے لیے آتا تو تھوڑی دیر ٹھہر کر ہوش میں آتے اور پھر مشغول بحق ہو جاتے یا کبھی اپنے آئندہ کے حال میں سے کچھ فرما دیتے۔ پھر زائرین سے فرماتے تھے مجھے معاف کرو کہ میں ملاقات کی فرصت نہیں رکھتا یہ کہہ کر پھر مشغول ہو جاتے۔

تذکرہ نگاروں کا بیان ہے کہ بیعت کے بعد وہ دن رات میں پچانوے رکعت ادا کرتے تھے اور ہر رات کو تین ہزار بار درود شریف پڑھ کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔ شادی کی ابتدائی تین راتوں میں اپنے معمولات کو ادا نہ کر سکے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رئیس احمد نامی ایک بزرگ کو خواب کے ذریعے یہ پیغام دیا کہ وہ بختیار سے دریافت کریں کہ کہ آخر یہ بے نیازی کیوں؟ یہ سن کر حضرت نے اسی وقت بیوی کو طلاق دے دی حالانکہ شادی کے کل تین دن گزرے تھے۔

سیاست: حضرت شیخ نے بھی مختلف مقامات کی سیاحت فرمائی۔ اس سیاحت میں عجیب و غریب واقعات پیش آئے اور اکابر اولیاء اللہ سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ان واقعات میں مفید نصائح ہیں۔ آپ نے خود ان واقعات کی تفصیل اپنے ملفوظات میں بیان فرمائی ہیں چند واقعات درج کیے جاتے ہیں۔

(1) غزنی تشریف لے گئے تو وہاں ایک شیخ کریم الفضلی سے ملاقات ہوئی یہ بزرگ کامل تھے۔ جو کچھ آتا کبھی اپنے پاس نہ رکھتے۔ دن میں جو چیزیں آتیں وہ شام تک تقسیم کر دیتے تھے۔ اور جو رات کو حاصل ہوتیں صبح تک نہ رکھتے۔ ہمیشہ معمول تھا کہ بھوکوں کو کھانا کھلاتے۔ ننگوں کو کپڑے پہناتے۔ ایک مرتبہ وہ بزرگ فرمانے لگے کہ 40 برس میں نے مجاہدہ کیا کچھ حاصل نہ ہوا اور کوئی روشنی نظر نہ آئی اور اب یہ عالم ہے کہ عرش اور حجاب عظمت تک کی چیزیں پوشیدہ نہیں ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے

Marfat.com

کہ جیسے آنکھوں کے سامنے کوئی پردہ ہی نہیں۔

(2) دریائی سفر کے واقعات کے سلسلے میں بیان فرمایا کہ میں اپنے یار غار قاضی حمید الدین ناگوری کے ساتھ ایک دریا کے کنارے بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بہت بڑا بچھو تیزی سے کہیں جارہا ہے۔ میں نے قاضی سے کہا کہ اس میں کوئی راز پوشیدہ ہے۔

ہم دونوں بچھو کے پیچھے ہولیے۔ بچھو ایک درخت کے پاس پہنچا تو اس نے ایک بہت ہی خوفناک اژدھے کو مار ڈالا پاس ہی ایک شخص سویا ہوا تھا ہم وہاں ٹھہر گئے کہ یہ شخص نیند سے اٹھے تو ہم اس سے ملاقات کریں۔ ہم نے اس کے نزدیک جاکر دیکھا تو وہ ایک شرابی تھا اس وقت بھی نشہ میں بدمست پڑا تھا۔ دل میں تعجب ہوا کہ ایسے نافرمان بندے پر خداوند کریم نے اس قدر رحمت فرمائی: غیب سے آواز آئی کہ اگر ہم پارساؤں پر رحمت فرمائیں تو غریبوں کا کون مددگار ہو گا۔ اس کے بعد وہ شخص اٹھا وہ مردہ اژدھے کو پاس ہی پڑا دیکھ کر بہت حیران ہوا۔ ہم نے سارا واقعہ اس کو بیان کیا تو وہ بہت نادم ہوا۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ہم نے سنا کہ وہ بہت بڑا بزرگ ہوگیا۔ خداوند کریم نے اپنی معرفت اس کے دل میں ڈال دی اس نے ستر بار پیدل حج کیا۔

(3) ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شہر میں دیکھا کہ دس آدمی بے خبر کھڑے ہیں نماز کے وقت ہوش میں آجاتے اور نماز ادا کر کے پھر عالم مدہوشی و سکر میں آجاتے ہیں۔ میں بہت دنوں تک ان کی خدمت میں رہا ایک روز ان سے میں نے پوچھا کہ آپ لوگوں کا یہ حال کب سے ہے جواب دیا کہ ساٹھ ستر سال سے ہم نے ابلیس کا قصہ سنا تھا اس وقت سے ہمارا یہ حال ہے۔ خداوند کریم کا جلال اور خوف دل میں جاگزیں ہو گیا ہے۔

(4) اپنی مشہور کتاب دلیل العارفین کی مجلس چہارم میں ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ کو بغداد میں بارہا حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی صحبت میں جانے کا اتفاق ہوا وہ واقعی بہت بزرگ اور عابد و زاہد تھے میں نے اپنی سیروسیاحت میں ان جیسا عبادت گزار نہیں دیکھا۔

(5) سمرقند کے حال سناتے ہوئے فرمایا کہ وہاں ایک شخص کامل سے ملاقات ہوئی۔

Marfat.com

عالم تحیر میں تھے۔ میں نے وہاں لوگوں سے پوچھا کہ ان کو اس حال میں کتنے سال ہوئے۔ لوگوں نے جواب دیا کہ ہم ان کو بیس سال سے اس حالت میں دیکھتے ہیں۔ میں چند روز ان کی خدمت میں رہا۔ ایک بار ان کو ہوش میں پایا تو دریافت کیا کہ کتنے روز سے آپ کو کسی کے آنے جانے کی اطلاع نہیں ہوئی؟

جواب دیا: اے نادان درویش' جب دریائے محبت میں بندہ غرق ہو جاتا ہے تو اس کے اگر ٹکڑے ٹکڑے بھی کر ڈالیں اس کو خبر نہ ہو گی۔ یہ وہ راستہ ہے جہاں جان دے دینا مطلوب ہے۔

حضرت سید قطب الدینؒ کی ہندوستان میں تشریف آوری اور دہلی میں قیام:

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ جب بغداد سے ہندوستان چلے آئے اور اجمیر شریف میں مستقل قیام فرما لیا تو حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کو حضرت کا فراق بے حد ستانے لگا۔ چنانچہ آپ نے بھی ہندوستان جانے کا فیصلہ کر لیا۔ راستہ کی تکلیف برداشت کرتے ہوئے آپ ملتان پہنچے تو یہاں کے مشہور بزرگ حضرت شیخ بہاؤ الدین قدس سرہ' العزیز کمال محبت و شفقت سے ملے۔

حضرت ملتانی کے یہاں کچھ دن قیام فرمایا۔ اسی اثناء میں مغلوں نے ہندوستان پر یورش کی تو ملتان کا حاکم قباچہ حضرت سے فیوض و برکات کا طلب گار ہوا اور کہا کہ آپ ہی کی کرامت سے مغل شکست کھا کر فرار ہو گئے۔ ملتان سے آپ دہلی تشریف لائے۔ سلطان شمس الدین التمش اس وقت ہندوستان پر فرمانروائی کر رہا تھا اس کو جب آپ کی آمد کی اطلاع ملی تو چشم و خدم کے ساتھ آپ کا استقبال کیا اور آپ کے قیام کا انتظام شہر کے اندر کرنا چاہا لیکن آپ نے ایک قصبہ کلکھڑی میں رہائش پسند کی۔

سلطان نے اس کے بعد یہ معمول بنا رکھا تھا کہ ہفتہ میں ایک بار حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کے فیوض و برکات سے مستفید ہوتا تھا۔ آخر میں سلطان نے عرض کیا کہ شہر سے دور آنے میں سلطنت کے کاروبار میں حرج واقع ہوتا ہے بہتر ہے کہ آپ شہر میں قیام فرمائیں۔ آپ مجبوراً شہر دہلی کے اندر قیام کرنے پر راضی ہو گئے اور ملک عین الدین کی مسجد میں قیام فرمایا۔

حضرت کا شہر میں آنا تھا کہ خلق خدا آپ پر ٹوٹ پڑی۔ خاص و عام امیر و غریب

Marfat.com

سب آپ کے حلقہ بگوش میں شامل ہو گئے۔ بادشاہ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور تمام امرائے سلطنت آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔

آپ کو دہلی میں قیام کئے ہوئے ابھی تھوڑی ہی مدت گزری تھی کہ شیخ الاسلام مولانا جمال الدین بسطامی کا انتقال ہو گیا۔ مولانا کے انتقال کے بعد سلطان نے آپ سے استدعا کی کہ اس عہدہ جلیلہ کو قبول فرمالیں لیکن آپ نے انکار کیا۔ آخر یہ عہدہ شیخ نجم الدین صغریٰ کو جو بہت بڑے عالم اور صوفی تھے دے دیا۔

شیخ نجم الدین صغریٰ خواجہ عثمان کے مرید تھے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ سے بھی تعلقات تھے اور برگزیدہ حضرات میں شمار کئے جاتے تھے لیکن حضرت خواجہ قطب الدین کی مقبولیت اور دینی وجاہت نے ان کے دل میں رشک و حسد کی آگ بھڑکا دی۔ حضرت خواجہ قطب الدینؒ کے دہلی تشریف لانے کا مقصد حقیقت میں اپنے پیرو مرشد خواجہ معین الدینؒ سے شرف ملاقات حاصل کرنا اور آپ کی کوششوں سے مستفیض ہونا تھا۔ لہٰذا آپ نے اپنے پیرو مرشد کو ایک عریضہ ارسال کیا جس میں شوق ملاقات اور اشتیاق قدم بوسی کی تمنا تھی۔

خواجہ صاحب اپنے برگزیدہ مرید کی آتش شوق بجھانے کے لئے دہلی تشریف لائے۔ آپ کی تشریف آوری کی اطلاع سے سارا شہر امنڈ کر آپ کی زیارت کے لئے جمع ہو گیا۔ تمام خواص و عام آپ کے دیدار سے مشرف ہونے کے لئے خدمت میں حاضر ہوئے مگر دہلی کے شیخ الاسلام شیخ نجم الدین صغریٰ نہیں آ ئے۔ حضرت خواجہ اجمیری جو خود ان کے مکان پر ملنے کے لئے گئے شیخ نجم الدین نے شکایت کی کہ قطب الدین صاحب کے ساتھ لوگوں کی عقیدت کی وجہ سے میری شیخ الاسلامی کی ذرہ برابر بھی قدر و قیمت نہیں۔ شیخ الاسلام کی خاطر حضرت خواجہ صاحب نے قطب صاحب کو دہلی چھوڑ کر اپنے ساتھ اجمیر چلنے کا حکم دیا۔ حضرت قطب الدین صاحب تو دل سے یہی چاہتے تھے کہ پیرو مرشد سے جدا نہ ہوں اور اسی لئے ہندوستان تشریف لائے تھے فوراً چلنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔

التمش نے بڑی منت و زاری کی لیکن حضرت خواجہ اجمیری نے اس کی بات نہ مانی اور حضرت خواجہ قطب الدین صاحب کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئے۔ دہلی کے لوگوں نے جب آ کو جاتے دیکھا تو عاشق زار کی طرح آہ فغاں کرنے لگے۔ جس جگہ قطب صاحب

Marfat.com

پاؤں رکھتے تھے وہاں کی خاک اٹھا کر آنکھوں سے لگاتے تھے اور چیخیں مار مار کر روتے تھے حضرت خواجہ بزرگ اجمیریؒ نے جب آپ کے ساتھ عوام کی یہ عقیدت اور محبت دیکھی تو آپ نے ان کو اپنے ساتھ لے جانے کا ارادہ بدل دیا اور فرمایا بابا قطب الدین تم یہیں رہو۔ تمہارے چلے جانے سے دہلی کے لوگوں کو صدمہ پہنچے گا مجھے یہ منظور نہیں۔ چنانچہ آپ نے آخری وقت تک دہلی میں قیام فرمایا۔

حضرت قطب صاحبؒ کی اپنے پیرومرشد سے آخری ملاقات: مرشد کی وفات سے پہلے دہلی سے اجمیر جا کر آخری دیدار سے مشرف ہوئے دوران قیام میں اجمیر میں ایک روز حضرت معین الدین سنجریؒ اپنے مریدین و خلفاء کے حلقہ میں تشریف لائے۔ حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ کو اپنے قریب بٹھایا اور فرمایا ساری دنیا انوار سے روشن ہے (یہ فرما کر رو پڑے) اے درویشو: مجھے اس جگہ اس واسطے لائے ہیں کہ یہاں میرا مدفن بنے اب چند روز میں میں اس عالم فانی سے کوچ کر جاؤں گا۔

اس کے بعد اپنے کاتب سے فرمایا کہ ایک فرمان شیخ قطب الدین بختیار کاکی کے نام تحریر کرو کہ وہ دہلی جائیں۔ میں نے خلافت اور سجادہ خواجگان ان کو عطا کیا اس کے بعد حضرت خواجہ قطب الدین سے ارشاد فرمایا کہ تمہارا مقام دہلی ہے اور فرمان حوالہ کیا۔ پھر حکم دیا کہ آگے آیئے تو اپنے دست مبارک سے اپنی دستار آپ کے سر پر باندھی اور حضرت شیخ عثمان ہارونیؒ کا عصا اپنا قرآن کریم اور مصلیٰ عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ رسول کریم ﷺ کی امانت خواجگان چشت کے پاس تھی جو مجھ کو ملی تھی میں نے تمہیں سونپی تم اس کا حق اسی طرح ادا کرنا جیسا کہ اور خواجگان چشت ادا کرتے رہے ہیں تاکہ حشر کے روز میں اپنے مشائخ کے روبرو شرمندہ نہ ہوں۔ حضرت خواجہ قطب الدین نے ان تمام باتوں کو قبول کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اس کے بعد خواجہ بزرگ نے مرید کا ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف روئے مبارک اٹھا کر ارشاد فرمایا خدا کو سونپا اور تمہیں اپنی منزل پر پہنچا دیا آپ اپنے پیرومرشد سے رخصت ہو کر دہلی تشریف لے آئے۔ دہلی آتے ہوئے چالیس دن ہوئے تھے کہ اجمیر شریف سے قاصد خبر لایا کہ آپ کے روانہ ہونے کے بعد حضرت 20 روز تک زندہ رہے اور پھر انتقال فرما گئے۔

حضرت خواجہ قطب الدینؒ کی خدمت جلیلہ: حضرت خواجہ معین الدین

Marfat.com

چشتیؒ نے جس شمع ہدایت کو روشن فرمایا تھا کہ روشنی اس ملک میں پھیلانے میں سب سے زیادہ جس متبرک ہستی نے حصہ لیا۔ وہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی ذات بابرکت ہے۔

آپ اس براعظم کے سلطان اولیاء ہیں تبلیغ اسلام اور اشاعت دین آپ کا نمایاں حصہ ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے قیام سے شاہی دربار پر غیر معمولی اثر پڑا شمس الدین التمش جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ اس کو رعایا اور فقیروں کے ساتھ دوستی اور سلوک کی تلقین فرماتے بادشاہ اس پر عمل کرتا اور مخلوق خدا سکون و اطمینان سے زندگی بسر کرنے لگی۔

آپ کے فیض سے بادشاہ کی اس قدر اصلاح ہو گئی تھی کہ بعض تذکرہ نویسوں نے اس کو اولیاء اللہ کی فہرست میں شمار کیا ہے۔ التمش کے متعلق خود حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ سے سنئے۔

> اس کا عقیدہ صحیح تھا وہ راتوں کو جاگتا کسی نے اس کو سوتے نہیں دیکھا رات کو وہ گدڑی پہن لیتا تاکہ اس کی کسی کو خبر نہ ہو۔ اس کے ہاتھ میں سونے کے سکوں کی ایک تھیلی ہوتی۔ وہ ہر مسلمان کے دروازہ پر جاتا اس کے حالات پوچھتا اس کی مدد کرتا اس نے اپنے دروازے پر عدل کی زنجیر لٹکا رکھی تھی اور لوگوں کو حکم دے رکھا تھا کہ اگر تمہارے پاس کھانے کو نہ ہو یا تم پر کوئی ظلم کرے تو اس زنجیر کو ہلائیں تاکہ وہ ان کے ساتھ انصاف کر سکے ورنہ قیامت کے روز ان کی فریاد کا بار اس کی طاقت برداشت نہ کر سکے گی۔ (فوائد السا لکین)

التمش پر خوف آخرت غالب تھا۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے اپنے ملفوظات میں فرمایا۔

> ایک رات التمش میرے پاس آیا اور میرا پاؤں پکڑ لیا۔ میں نے کہا مجھ کو کب تک تکلیف دیتے رہو گے جو ضرورت ہو بیان کرو۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکومت دی ہے لیکن قیامت کے روز جو مجھ سے باز پرس ہو گی اس وقت بھی آپ مجھے نہ چھوڑیں گے وہ اس وقت واپس نہ گیا جب تک کہ

Marfat.com

میں نے اس کی بات قبول نہ کی۔

آپ کے اخلاق و عادات: "فقر" قطب صاحب کے گھر میں ہمیشہ فاقہ رہتا۔ اکثر آپ کے اہل و عیال کی زندگی نہایت تنگدستی میں گزرتی تھی۔ اس تنگدستی کی بناء پر آپ اپنے پڑوسی سے قرض لے لیا کرتے تھے۔

ایک روز پڑوسی بقال کی بیوی نے حضرت خواجہؒ کی اہلیہ کو طعنہ دیا اور انہوں نے آپ سے شکایت کی تو حضرت نے فرمایا کہ آئندہ سے قرض نہ لیا کرو۔ میرے اسی مصلے کے نیچے تمہیں ضرورت کے موافق کاک (روٹیاں) مل جایا کریں گی۔ ایک زمانہ تک آپ کا کنبہ ان ہی روٹیوں کی بدولت زندگی گزارتا رہا اور اسی وجہ سے آپ کاکی کہلائے۔ مرشد نے انہیں پانچ سو درہم تک قرض لینے کی اجازت دی تھی۔ مگر آخر میں اس سے بھی پرہیز کرنے لگے اپنے پاس اتنی رقم ہی نہ رکھتے کہ جس سے زکوٰۃ واجب ہوتی۔

سخاوت: لیکن فقر و فاقہ پر بھی سخاوت کا یہ حال تھا کہ جو چیز ہوتی فوراً تقسیم کرتے جس روز کوئی چیز نہ ہوتی تو ملازم کو حکم فرماتے کہ لوگوں کو ٹھنڈا پانی ہی پلاؤ کہ کوئی دن بخشش و عطا سے خالی نہ ہو۔

دنیا سے بے رغبتی: قبل کے بیانات سے معلوم ہو گیا کہ بادشاہ آپ کا معتقد اور آپ کی ارادت میں شامل تھا۔ بادشاہ آپ کے ایک اشارہ پر کیا کچھ نہ دے سکتا تھا لیکن آپ نے کسی چیز کی پرواہ نہ کی چنانچہ ایک بار سلطان التمش کا وزیر چند گاؤں کی جاگیر کا فرمان لے کر خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ قبول فرمالیں۔ آپ نے سختی سے رد فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ہمارے خواجگان چشت نے اس قسم کی جاگیریں قبول نہیں کیں۔ میں کیسے قبول کرلوں؟

ایک شاہی مقرب ایک بار ملاقات کے لئے آیا اور کئی گاؤں بطور نذر پیش کئے حضرت نے اسے بلایا اور اپنی جانماز کا گوشہ الٹ کر دیکھنے کے لئے کہا۔ مقرب شاہی حیرت زدہ ہو گیا اس نے خزائن الٰہی کے ایک بہتے دریا کو دیکھا پھر آپ نے اس سے کہا جس کے یہاں خزائن الٰہی کی یہ کثرت ہو تو وہ چند گاؤں لے کر کیا کرے گا۔

حب رسول ﷺ: اپنے مرشد کی طرح آپ بھی رسول اکرم ﷺ کی محبت و عشق

Marfat.com

میں ہمیشہ سرشار رہتے۔ پہلے تحریر کیا جا چکا ہے کہ ہر رات میں تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے اپنی مجلس میں نبی کریم ﷺ کی احادیث بیان فرماتے اور اتباع سنت کی تلقین فرمایا کرتے۔ ایک بار آپ نے فرمایا کہ مجھے قرآن کریم حفظ نہ ہوتا تھا اور میں اس کے حفظ کی دل میں تمنا رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ میں نے آپ سے عرض کیا۔ آپ ﷺ نے سورۂ یوسف پڑھنے کی تاکید فرمائی۔ میں نے سورۂ یوسف پڑھنا شروع کی تھوڑے ہی عرصہ میں مجھے پورا قرآن کریم حفظ ہو گیا۔

حضرتؒ کا وصال: آپ کو سماع کا بہت شوق تھا لیکن سماع کو چند شرائط اور حدود کے ساتھ جائز قرار دیتے تھے۔ آپ کی وفات بھی محفل سماع میں ہوئی۔ واقعہ یہ ہے کہ شیخ علی سنجریؒ کی خانقاہ میں محفل سماع گرم تھی جس میں حضرت بھی موجود تھے۔ قوالوں نے شیخ احمد جام کا قصیدہ پڑھنا شروع کیا جب یہ شعر پڑھا۔

کشتگان خنجر تسلیم را ہر زماں از غیب جاں دیگر است

آپ پر اس بیت کا اس قدر اثر ہوا کہ آپ مدہوش ہو گئے۔ اس حال میں گھر تشریف لے گئے۔ چار دن رات برابر یہی کیفیت رہی۔ جب آپ کو ہوش آتا تو اسی بیت کے اعادہ کا حکم فرماتے۔ حاضرین بار بار پڑھتے اور آپ اسی وقت تحیر میں ہو جاتے لیکن جب نماز کا وقت آتا تو آپ تحیر میں مشغول ہو جاتے۔ چار شب و روز یہی حالت رہی اور انجام کار پانچویں رات اس عالم فانی سے عالم باقی کی طرف رحلت فرما گئے۔ نماز جنازہ سلطان التمش شمس الدین نے پڑھائی۔

حضرت شیخ نے وصیت فرمائی تھی کہ میری نماز جنازہ وہ شخص پڑھائے جس نے کبھی حرام نہ کھایا ہو اور عصر کی سنتیں قضا نہ کی ہوں' ہمیشہ باجماعت نماز میں تکبیر اولیٰ سے شریک رہا ہو۔ یہ شرطیں سلطان میں پوری ہوتی تھیں اس لئے نماز جنازہ سلطان التمش نے پڑھائی۔ صاحب سیر الاولیاء کا بیان ہے کہ عید کا دن تھا شیخ احمد عیدگاہ سے لوٹ کر آئے تھے یکایک ایک مقام پر تشریف لے گئے۔ جہاں آپ کا روضہ مبارک ہے تو کھڑے ہو کر متفکر ہوئے۔ پھر فرمایا کہ مجھے اس سرزمین سے اہل کمال کے دلوں کی بو آتی ہے آپ نے اسی وقت اس زمین کے مالک سے اس جگہ کو خرید لیا اور خاص اپنے مال سے قیمت ادا کی۔ پھر فرمایا کہ میرا مدفن یہی زمین ہے۔ آپؒ کا روضہ مبارک اسی سرزمین پر واقع ہے۔

Marfat.com

شیخ بلال الدین غزنویؒ کہتے ہیں کہ جس وقت شیخ کا انتقال ہوا میں وہاں موجود تھا۔ جب شیخ کے انتقال کا وقت آیا تو مجھے یونہی غنودگی آ گئی۔ اس غنودگی میں دیکھتا ہوں کہ شیخ اپنے مقام سے نکل کر آسمان کی طرف جاتے ہیں اور مجھ سے فرماتے ہیں۔ بدرالدین: خداوند کریم کے دوستوں کو موت نہیں آتی۔ جب میں بیدار ہوا شیخ اس دنیائے فانی سے رحلت فرما چکے تھے۔

آپ کے ملفوظات: سالک کے لئے فرمایا کہ اس کو کم کھانا چاہئے اگر وہ پیٹ بھرنے کے لئے کھاتا ہے تو وہ نفس پرست ہے۔ کھانا صرف اس لئے ہے کہ بندہ میں عبادت کی قوت قائم رہے۔ اس کے لباس میں تزئین و آرائش نہ ہو مگر وہ دکھانے کے لئے لباس پہنتا ہے تو وہ راہ سلوک سے بہت دور ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ نے ستر سال تک خداوند کریم کی عبادت کی جب مقام قرب آیا تو صرف اس وجہ سے قرب خداوندی حاصل ہوا کہ ان کے پاس جو کوزہ اور خرقہ تھا اس کو پھینک دیا۔

سالک وہ ہے جو ہر وقت محبت الٰہی میں غرق رہے اور حالت تحیر و سکر میں اس کی یہ کیفیت ہو کہ اگر اس کے سینہ میں زمین و آسمان بھی داخل ہو جائیں تو اس کو خبر نہ ہو۔ شریعت کی پابندی کے متعلق فرمایا کہ شریعت کی پابندی سالک کے لئے لازم امر ہے اس سے کسی حالت میں بھی روگردانی نہ کرے خواہ سکر میں ہو یا ہوش میں دونوں حالتوں میں شریعت کی پابندی لازمی ہے۔ آپ کے متعلق تمام تذکرہ نویسوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اکثر حالت سکر میں رہے۔ لیکن جب نماز کا وقت آ جاتا تو ہوش میں آ جاتے اور نماز ادا کرتے۔

حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کے لئے لازمی امر ہے کہ اپنے اسرار کو پوشیدہ رکھے۔ اپنا راز کسی سے نہ کہے۔ جو شخص کامل ہوتا ہے وہ کبھی اپنے دوست کے راز کو فاش نہیں کرتا۔ منصور عارف کامل نہ تھے کیونکہ انہوں نے دوست کے راز نہاں کو ظاہر کر دیا تھا۔

Marfat.com

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

خاندان اور نام و نسب: خواجگان چشت کے یہ نامور بزرگ سنہ 569ھ میں ملتان کے قریب "کھوت وال" میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی مولانا کمال الدین تھا جن کا تعلق کابل کے شاہی خاندان سے تھا۔ آپ کے خاندان میں فرخ شاہ عادل مشہور بادشاہ گزرا ہے جس نے ایک عرصہ تک دنیا کے اکثر حصوں پر نہایت شان و دبدبہ کے ساتھ حکومت کی تھی۔ فرخ شاہ عادل کے بعد بھی اس کی اولاد کابل میں نہایت امن و امان اور اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کرتی رہی یہاں تک کہ چنگیز خان نے خروج کیا اور اپنی سفاک و خونخوار تلوار سے ایران کو زیروزبر کرتا ہوا سلطنت غزنی کی طرف بڑھا اور ایک عظیم الشان اور خونخوار لشکر کے ساتھ غزنی پر حملہ آور ہوا اور جب کابل میں پہنچا تو ان شہروں کو خراب و تباہ کر ڈالا۔

حضرت بابا فریدؒ کے جد امجد نے اسی جنگ میں جام شہادت نوش کیا بابا صاحبؒ کے دادا قاضی شعیب اپنے تین فرزندوں اور تمام عزیز و اقارب کو ہمراہ لے کر لاہور تشریف لائے اور قصور میں فائز ہوئے ---- وہاں کا قاضی آپ کے خاندان کے احوال سن چکا تھا اس لئے نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آیا اور حکومت وقت کے پاس سفارش بھیجی حکومت وقت نے آپ کے جد بزرگ کو نہایت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا اور کھوت وال کی قضا کا منصب جلیلہ سپرد کیا۔ کھوت وال اس زمانہ میں ایک مشہور ضلع تھا لیکن آج کل ایک چھوٹا سا گاؤں ہے چنانچہ بابا صاحب اسی زمانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان فاروقی ہے۔ آپ کی والدہ بی بی قاسمہ خاتون ایک مشہور عالم کی صاحبزادی تھیں۔

تعلیم و تربیت: بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ تعلیم کی غرض سے کھوت وال سے ملتان تشریف لے گئے نہایت ذہین تھے تھوڑے ہی عرصہ میں قرآن کریم حفظ کیا اور عربی کتابیں پڑھیں یہ وہ وقت تھا جب کہ ملتان علماء و فضلاء کا مرکز تھا اور رقبہ اسلام کہا جاتا تھا۔ چنانچہ آپ ملتان کے جلیل القدر علماء و فضلاء سے تکمیل علوم و فنون میں مشغول ہو گئے۔

ایک روز آپ ایک مسجد "کتاب نافع" (فقہ کی ایک کتاب ہے) کا مطالعہ کر رہے تھے۔ اتفاق سے انہی ایام میں حضرت قطب الاقطاب بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ اوش سے ملتان میں

Marfat.com

تشریف لائے ہوئے تھے اور اسی مسجد میں جہاں بابا فریدؒ فروکش تھے۔ نماز کے واسطے تشریف لائے۔ بابا صاحبؒ کی جوں ہی نظر حضرت کاکیؒ کی تاباں درخشاں پیشانی پر پڑی فوراً تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔

حضرت کاکیؒ نے پوچھا مسعود: کیا پڑھتے ہو؟ عرض کیا کتاب نافع۔ کیا تم جانتے ہو کہ کتاب نافع سے تمہیں نفع ہو گا۔ عرض کی نہیں میں تو آپ کی نظر کیمیا کا محتاج ہوں یہ کہہ کر اٹھے اور اپنا سر شیخ کے قدموں میں ڈال دیا۔ شیخ نے قدموں سے سر اٹھا کر سینہ سے لگا لیا اور بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

بعض تذکرہ نویسوں نے تحریر کیا کہ اس مجلس میں بیعت کے وقت حضرت شیخ زکریا ملتانی قدس سرہ' العزیز بھی موجود تھے۔ بیعت کے بعد جب پیرو مرشد دہلی جانے لگے تو مرید نے دہلی آنے کی تمنا ظاہر کی۔ لیکن مرشد نے ابھی تکمیل علوم و فنون کی تلقین کی اور کہا کہ بے علم درویش نہایت خطرناک اور نقصان دہ ہوتا ہے خواجہ قطب الدینؒ تو دہلی تشریف لے گئے اور آپ بہت بڑے عالم دین بن گئے۔ تکمیل علوم کے بعد آپ ہندوستان سے نکل کر غزنی' بغداد' بدخشاں وغیرہ کی سیاحت کرتے رہے اور ہر شہر میں وہاں کے اولیاء اللہ اور علماء فضلاء سے ملاقاتیں کرتے رہے اور علوم ظاہری و باطنی کا استفادہ کرتے رہے۔ اسی زمانہ میں آپ نے جن اکابرین اولیاء کرام سے ملاقاتیں کیں ان میں سے چند ایک حضرات کے اسمائے مبارک درج ذیل ہیں۔

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ ' خواجہ شیخ سیف الدینؒ باخردی' شیخ سیف الدین خضرویؒ ' شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری' شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی

اس سفر بابرکت سے مستفید ہو کر وطن تشریف لائے اور وہاں سے سیدھے اپنے پیرو مرشد کے پاس چلے گئے آپ کے آنے سے خواجہ کو انتہائی خوشی و مسرت ہوئی۔ آپ نے ایک حجرہ بابا فرید الدینؒ کو دے دیا اور ان کی تربیت باطنی اور اصلاح میں مصروف ہو گئے اور تھوڑی مدت میں مرید کے دلمیں معرفت الہٰی کا انتہائی چراغ روشن کر کے کمال درجہ کو پہنچا دیا۔ اس زمانہ کی عبادت و ریاضت کی تفصیل کے لئے ایک دفتر چاہئے لیکن ایک مختصر سا واقعہ بعض تذکرہ نویسوں نے لکھا ہے کہ جب بابا فرید الدینؒ دہلی میں مقیم تھے اور عبادت و مجاہدہ میں مصروف تھے تو آپ کی یہ کیفیت ہو گئی تھی کہ جب حضرت خواجہ

Marfat.com

معین الدین چشتیؒ حضرت کاکیؒ سے ملنے دہلی تشریف لائے تو بابا فریدؒ کی ملاقات کے لئے ان کے حجرہ میں تشریف لے گئے مگر بابا فریدؒ عبادت کی وجہ سے اتنے کمزور اور ناتواں ہو چکے تھے کہ تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہو سکے حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ ان کی یہ کیفیت دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور ان کے لئے دعا کی غیب سے خوشخبری ملی۔ ہم نے فریدؒ کو اپنے کام کے لئے منتخب کر لیا ہے اور اس کو برگزیدہ کیا۔ چنانچہ خواجہ اجمیریؒ نے فوراً ان کو خلعت درویشی عطا کی۔

خواجہ بختیار کاکیؒ نے بھی اپنی خلافت دستار اپنے دست مبارک سے ان کے سر پر رکھی۔ خواجہ معین الدینؒ نے اپنے مرید خواجہ بختیار کاکیؒ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا بابا' قطب الدین ایک عظیم شہباز تم نے پکڑا ہے اس کا آشیانہ بجز سدرۃ المنتہی کے اور کہیں نہیں بن سکتا۔

دہلی میں آپؒ کی شہرت اتنی بڑھ گئی کہ آپ کے حجرہ مبارک کے باہر اچھا خاصا ہجوم ہونے لگا عوام کی عقیدت سے آپ بہت گھبرائے اور دہلی سے ہانسی آئے۔ رخصت کرتے وقت مرشد نے آپ سے کہا کہ تم میری موت کے وقت تو میرے پاس نہ ہوں گے لیکن میری موت کے دو تین روز کے بعد فاتحہ خوانی کے لئے آؤ گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب حضرت خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ ہانسی میں ہی تھے۔

پیرو مرشد کے وصال کی خبر سن کر دہلی دوڑے ہوئے آئے۔ مزار مبارک کی زیارت کر چکنے کے بعد قاضی حمید الدین ناگوری نے حضرت خواجہ کاکیؒ کی امانتیں دیں جس میں خرقہ خلافت' عصا' نعلین اور مصلی وغیرہ تھا۔ بابا فریدؒ کو دیں۔ جن کو مرشد کے اپنے محبوب و برگزیدہ خلیفہ کے حوالے کرنے کو کہا تھا۔ آپ کا ارادہ تھا کہ پیرو مرشد کے جانشین کی حیثیت سے روحانی خدمات انجام دیں اور اشاعت اسلام جاری رکھیں لیکن جب مخلوق خدا کا ہجوم پھر زیادہ ہونا شروع ہو گیا اور عوام کا اجتماع ریاضت و مجاہدہ میں دخل انداز ہونے لگا تو آپ پھر ہانسی تشریف لائے لیکن یہاں بھی لوگوں کا ہجوم بڑھا تو آپ اجودھن کی طرف چلے گئے۔

اجودھن میں قیام اور اس کا اثر: اجودھن یعنی پاک پتن (پنجاب) ایک ایسی جگہ تھی جہاں کے لوگ فقراء اور مشائخ کے سخت مخالف تھے۔ جب آپ پاک پتن تشریف

Marfat.com

لائے تو کسی نے بھی توجہ نہ کی۔ آپ آبادی کے قریب ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور عبادت الٰہی میں مصروف ہو گئے کچھ عرصہ کے بعد جب حضرت نے نکاح کر لیا تو جامع مسجد کے قریب ایک مکان بنالیا اور وہیں رہنے لگے۔

تھوڑے ہی عرصہ قیام کی بدولت یہاں کے لوگوں کے دل آپ کی طرف مائل ہونے لگے اور آپ کی قیام گاہ پر ہر وقت میلہ سا لگا رہتا تھا لیکن مخالفتیں بھی ابھریں مخالفت میں سب سے زیادہ پیش شہر کا قاضی تھا جس نے آپ کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے ملتان کے علماء سے فتویٰ حاصل کیا۔ علماء کو حقیقت حال کا علم ہوا تو الٹا قاضی ہی کو ذلیل کیا اور بابا فریدؒ کو تمام الزامات سے بری کر دیا۔ بعض تذکرہ نویسوں نے لکھا ہے کہ آپ نے ان ہی مخالفتوں سے اکتا کر اجودھن چھوڑنے کا ارادہ کیا لیکن پیرو مرشد نے خواب میں اجودھن ہی میں قیام کی تلقین کی اور کہا لوگوں کی جفاکاری کو برداشت کر اس بشارت کے بعد سے ایک تو آپ نے پاک پتن میں قیام کا فیصلہ کر لیا اور دوسرے لوگوں کے ہجوم سے بچنے کے لئے آپ کے دل کی گھبراہٹ جاتی رہی۔

(اجودھن) پاک پتن میں آپ کا قیام پنجاب اور سندھ کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوا ان صوبوں میں اسلام کی تبلیغ میں آپ کا نمایاں حصہ ہے۔ کفر کی ظلمت اور تاریکی کو مٹانے میں آپ کی کوششوں کو بہت دخل ہے۔ آپ کی تعلیمات اور رشد و ہدایت سے ایک طرف مسلمان بنے دوسرے غیر مسلموں کی ایک بڑی تعداد حلقہ بگوش اسلام ہو گئیں اسی لئے کہا جاتا ہے کہ پاک پتن کے اطراف میں جو نو مسلم قومیں ہیں وہ حضرت بابا فریدؒ کی برکت سے مسلمان ہوئی ہیں۔

غرضیکہ آپ کے وجود گرانمایہ سے پنجاب اور سندھ میں اسلام چمک گیا اور اس تبلیغ کی ضیا پاشیاں اب بھی لوگوں کے دلوں میں موجزن ہیں۔ حضرت بابا فریدؒ کے فیوض سے نہ صرف عوام متاثر ہوئے بلکہ اس عہد کا سلطان غیاث الدین بلبن بھی متاثر ہوا۔ بلبن کا عہد حکومت نہ صرف سیاسی اعتبار سے ممتاز و منفرد تھا بلکہ خداوند کریم کے ان نیک اور برگزیدہ بندوں کے وجود سے دینی اور اخلاقی اعتبار سے بھی یہ عہد خیرالاعصار (بہترین) سمجھا جاتا ہے۔

وصال: 5 محرم الحرام سنہ 664ھ کو آپ پر مرض کا غلبہ ہوا۔ طبیعت نہایت بے چین تھی

Marfat.com

لیکن پھر بھی نماز جماعت سے پڑھی۔ پھر بے ہوش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش آیا تو فرمایا کیا میں عشاء کی نماز پڑھ چکا ہوں۔ لوگوں نے کہا آپ پڑھ چکے ہیں۔ فرمایا ایک دفعہ اور پڑھ لوں نہ معلوم پھر کیا ہو۔ نہایت اطمینان سے نماز پڑھی پھر بے ہوش ہو گئے لوگوں سے پھر پوچھا لوگوں نے کہا دو مرتبہ آپ نماز پڑھ چکے ہیں۔ فرمایا ایک دفعہ اور پڑھ لوں نہ معلوم پھر کیا ہو۔

چنانچہ تیسری مرتبہ نماز پڑھی اور یاحی یاقیوم کہہ کر جان اپنے خالق کے حوالہ کر دی انتقال سے چند روز پیشتر ہی سے عبادت و تلاوت قرآن کریم میں مصروف ہو گئے تھے اس عرصہ میں کسی سے گفتگو نہیں فرمائی۔ مزار مبارک اجودھن میں ہے اور مرجع خاص و عام ہے۔

حضرت بابا فریدؒ کی زندگی: عبادت: بابا فریدؒ نے اس راہ معرفت کے طے کرنے میں بڑی محنت شاقہ کے کئی کئی سال تک عالم تفکر میں کھڑے رہے نہ بیٹھے نہ سوئے۔ پاؤں سوج جاتے تھے اور ان سے خون فوارہ کی طرح نکلتا تھا۔ مرشد کے پاس جو دہلی تشریف لے گئے تو اس ریاضت و مجاہدہ نے شدت اختیار کر لی۔ ایک بار اٹھ کر تھوڑی دور چلنا چاہتے تھے کہ عصا کے سہارے اٹھے مگر چند قدم چلے ہوں گے کہ رک گئے۔ چہرہ مبارک زرد ہو گیا۔ ہاتھ سے عصا چھوڑ دیا کسی ساتھی نے پریشانی کا سبب پوچھا۔ فرمایا عصا پر سہارا لیا تھا اس لئے عتاب نازل ہوا کہ غیر کا سہارا لیتے ہو اس لئے شرمندہ ہوں۔ ہمیشہ روزے سے رہا کرتے تھے۔ اگر کوئی تکلیف بھی ہوتی یا فصد لیتے تب بھی روزہ نہ چھوڑتے تھے۔ رمضان المبارک میں تراویح میں دس دس پارہ پڑھتے خشیت الٰہی کا بے حد غلبہ تھا۔ بات بات پر گریہ طاری ہو جاتا۔ بعض اوقات دھاڑیں مار مار کر روتے۔ آپ کے سامنے جب یہ شعر پڑھا جاتا تو گریہ طاری ہو جاتا اور بے ہوش ہو جاتے۔

در کوئے عاشقاں چناں جاں بدہند   کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز

ایک بار آپ نے زیادہ مجاہدہ اختیار کرنا چاہا۔ اپنے پیرو مرشد سے التماس کی انہوں نے کہا کہ طے کا طریقہ اختیار کرو۔ وہ صوفیاء کے نزدیک پے در پے اور متواتر روزہ رکھنے اور جب تک غیب سے افطار کا سامان نہ ہو افطار نہ کرنے کو طے کہتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے تین روز تک کچھ نہ کھایا۔

Marfat.com

تیسرے روز افطار کے وقت ایک شخص چند روٹیاں خدمت اقدس میں لایا آپ نے یہ کہہ کر کہ غیب سے افطار کا انتظام ہوا ہے۔ روٹیوں سے روزہ افطار کر لیا تھوڑی ہی دیر کے بعد آپ کا جی متلایا اور قے ہو گئی۔ خواجہؒ سے دریافت کیا انہوں نے کہا مسعود تم نے ایک رابی کی روٹیوں سے روزہ افطار کیا لیکن عنایت الٰہی تمہارے حال پر متوجہ تھی اس لئے کھانے نے تمہارے معدہ میں جگہ نہ پائی۔

دوسری مرتبہ پھر اسی قسم کا روضہ رکھا بغیر کھائے چھ روز گزر گئے اور کھانے کی بو تک دماغ میں نہیں پہنچی۔ ضعف اس قدر غالب ہوا کہ آپ بالکل نڈھال ہو گئے یہ ساتویں رات کا ایک پہر گزر گیا۔ بھوک کی گرمی سے دل جلنے لگا۔ جب آپ بھوک کی وجہ سے بے تاب ہو گئے تو دست مبارک زمین کی طرف بڑھایا اور چند کنکریاں اٹھا کر منہ میں ڈال لیں خداوند کریم کی شان وہ کنکریاں شکر کی ڈلیاں بن گئیں۔ حکیم سنائی نے غالباً اسی موقعہ کے لئے کہا تھا۔

سنگ در دست تو گہر دو زہر در کام تو شکر گردوس

"تیرے ہاتھ میں پتھر موتی بن جاتے ہیں اور زہر تیرے ہاتھ میں شکر بن جاتا ہے۔"

دل میں یہ خیال گزرا کہ یہ شیطان کا مکر و فریب ہے متعدد بار ایسا ہی ہوا کیا جب بھی کنکریاں منہ میں ڈالتے تھے شکر کی ڈلیاں بن جاتی تھیں۔ شیخ سے عرض کیا شیخ نے فرمایا مسعود: تم نے خوب کیا کہ شکر سے روزہ افطار کیا جو کچھ غیب سے ملے بہتر ہے اسی وجہ سے آپ کو شکربار یا گنج شکر کہتے ہیں۔

دنیا سے بے رغبتی: ایک بار سلطان ناصرالدین آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی صحبت سے اس قدر متاثر ہوا کہ چند گاؤں کا فرمان اور کافی رقم دے کر ایک وزیر کو بھیجا آپ نے فرمایا ضرورت مند حضرات کو دو ہمارے خواجگان چشت نے ہمیشہ ان چیزوں سے پرہیز کیا۔

روحانی و جسمانی اولاد: حضرت بابا فریدؒ کے نکاح میں غیاث الدین بلبن کی لڑکی بی بی ہزیرہ بھی تھیں جن کے بطن سے چھ لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ لڑکوں کی اولاد خوب پھیلی۔ چنانچہ درگاہ نظام الدین اولیاء دہلی کے جتنے بھی پیرزادے ہیں وہ سب آپ کی

Marfat.com

اولاد میں سے ہیں۔ آپ کی روحانی اولاد بھی خوب پھیلی۔ آپ کے روحانی اقتدار کا دائرہ ہندوستان پاکستان اور بغداد میں پھیلا ہوا ہے۔ تذکرہ نویسوں کا خیال ہے کہ آپ کے عقیدت مندوں کی تعداد تمام اولیاء کرام کے عقیدت مندوں سے زیادہ ہے۔ آپ کے چند معتمد و خلفاء ہوئے جن میں حضرت قطب الدین جمال الدین ہانسویؒ خواجہ نظام الدینؒ اولیاء حضرت مخدوم علاؤ الدین صابر کلیریؒ ممتاز ہیں۔ آپ کا روحانی سلسلہ ہندو پاک میں پھیلا ہوا ہے۔

آپ کے ملفوظات: آپ نے فرمایا کہ چار چیزیں ایسی ہیں جن کی بابت سات سو مشائخ اور بزرگوں سے سوال کیا اور سب نے ایک جواب دیا ایک یہ کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند کون ہے اس کا جواب دنیا کو ترک کرنے والا۔ دوسرے یہ کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بزرگ کون ہے؟ اس کا جواب دیا گیا کہ جو کسی چیز سے متغیر نہ ہو۔ تیسرے یہ کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ دولت مند اور مال دار کون ہے جواب دیا گیا قناعت کرنے والا چوتھے یہ کہ سب لوگوں میں محتاج کون شخص ہے جواب دیا گیا قناعت ترک کرنے والا۔

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ بندہ خداوند کریم کے سامنے ہاتھ اٹھائے اور وہ اسے نامراد لوٹا دے اسی سے خداوند کریم شرمندہ ہوتا ہے۔ صوفی کے متعلق فرمایا کہ حقیقت میں صوفی وہ ہے جس کی برکت کی وجہ سے تمام چیزیں صفائی قبول کریں اور اسے کوئی چیز زنگ آلود نہ کر سکے۔ یہ بھی فرمایا کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جو دل کو غافل کر دیتی ہیں اگر بات کا اول و آخر خدا کے لئے ہو تو اسے منہ سے نکالنا چاہئے ورنہ خاموشی اختیار کرنی چاہئے۔ حضرت بابا صاحبؒ کے مندرجہ ذیل مختصر اقوال بھی صاحب سیرالاولیاء نے نقل کئے ہیں۔

(1) جاہل نادان کو زندہ نہ خیال کر۔ (2) دنیاوی جاہ و مال کے لئے اندیشہ و فکر نہ کر۔ (3) موت کو کبھی اور کسی جگہ نہ بھولو۔ (4) گناہ کر کے شیخی کرنا سخت معیوب ہے۔ (5) نفس کو مال و دولت کے لئے ذلیل و بے قدر نہ کرو۔ (6) نعمت خداوندی کی شکر گزاری کرو۔ (7) جب اہل دولت کے ساتھ بیٹھو تو دین کو فراموش نہ کرو۔ (8) اپنے عیب کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ (9) اگر تم ذلیل و رسوا نہیں ہونا چاہتے تو کبھی کسی سے لڑائی نہ کرو۔ (10) اگر عزت

Marfat.com

و سربلندی کے طالب ہو تو مفلسوں اور شکستہ دلوں کے پاس بیٹھو۔ (11) اگر تمہیں آسودگی و سربلندی آسائش پیش نظر ہو تو حسد نہ کرو اس میں بہت کوشش کرو کہ مرنے سے ہمیشہ کی زندگی پاؤں۔ (12) جو تم سے ڈرتا ہے تم اس سے ڈرو۔ (13) جس نے تمہارے ساتھ نیکی کی ہے اس کی نسبت نیکی کرنے کا خیال کرو۔ (14) اپنے قدیم خاندان کی عزت و حرمت قائم رکھو۔ (15) جہاں تک ہو سکے عورتوں کو گالیاں دینے کی عادت پیدا نہ کرو۔ (16) ہر روز نئی دولت اخلاق کی طلب میں رہنا چاہئے۔ (17) باطن ظاہر سے عمدہ اور بہتر رکھو۔ (18) آرائش ونمائش میں کوشش نہ کرو۔ (19) جب خدا کی مقرر کی ہوئی تکلیف تیری طرف ہو تو اس سے اعتراض نہ کرو۔ (20) دشمن سے مشورہ مت لو۔ (21) خدا ترس وزیر کی سپردگی میں ملک دینا چاہئے۔ (22) دوست اچھے اخلاق کا ذریعہ اپنا گرویدہ بنالو۔ (23) دنیا پرستی کو ناگہانی بلا جانو۔ (24) اگر تم ساری مخلوق کو دشمن بنانا چاہتے ہو تو تکبر کی صفت پیدا کرو۔ (25) علم دین کی حفاظت ونگہداشت کرو۔ (26) اپنے اچھے برے کو لوگوں سے مخفی رکھو۔

میاں علی محمد خاں رحمۃ اللہ علیہ

نفوس قدسیہ: موت کا سیلاب عظیم سبھی کو خس و خاشاک کی طرح بہا کرلے جاتا ہے مگر اس حقیقت سے کسی سلیم العقل انسان کو مجال انکار نہیں کہ کچھ لوگ ایسے بھی اس صفحہ دہر پر جلوہ گر ہوئے جن کے قلوب عشق الٰہی سے زندہ ہوگئے اور حوادث زمانہ انہیں فنا نہ کرسکے' بلکہ حیات جاودانی نے ان کے قدم چومے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس صفحہ ہستی پر رہ کر اپنے انوار و تجلیات فیوض و برکات سے خدام کو نوازتے رہے۔ زمانہ کی تندو تیز ہوائیں ان مقبولان بارگاہ الٰہی کی فروزاں شمعیں بجھا نہ سکیں' بلکہ فتن و فسادات' حسد و عنادات کے طوفانوں نے انہیں اور زیادہ روشن کردیا۔

وہ مزید ازمزید فروغ پاتے رہے' حیات جاودانی نے ان کے قدم چومے۔ فنافی اللہ کی منزلوں میں بقاباللہ کے مظہراتم ہوئے۔ ان کے انوار و برکات کی تجلیات آئے دن بڑھتی ہی چلی گئیں انہیں نفوس قدسیہ میں سے میرے آقائے نعمت شہباز قدس حضرت میاں علی محمد خان صاحب علیہ الرحمتہ بھی ہیں۔ زیر قلم انہیں کا ذکر ہے۔

ابونصر منظور احمد جامعہ فریدیہ ساہیوال

Marfat.com

خاندان: سیدی حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ پٹھان خاندان سے ہیں۔ اور بسی عمر خاں ضلع ہوشیار پور میں خان محمد عمر خان رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں سنہ 1881ء میں پیدا ہوئے۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی حضرت میاں محمد عمر خاں رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ فاضل' درویش طبع زمیندار تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے جو یادگاریں چھوڑیں ہیں۔ ان میں سے صرف ایک یادگار کے ذکر سے سعادت حاصل کر رہا ہوں' جو سب پر بھاری ہے۔ ہزاروں پر محیط ہے اور لاکھوں کو اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے۔ جو جز ہو کر بھی کل ہے ایک ہوتے بھی لاکھ ہے' فرد ہوتے بھی جماعت ہے۔ تنہا ہوتے ہوئے بھی قوم ہے۔ وہ ہے یادگار حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وجود محمود مسعود اس عظیم شخصیت کے پروان چڑھانے میں مشفق والد گرامی نے ہی نہیں بلکہ آپ کے نانا اور شیخ حضرت میاں شاہ محمد خاں رحمۃ اللہ علیہ نے مکمل تر توجہ فرمائی۔

مقدس نانا کے حضور: حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے مقدس نانا کے مرید ہی نہیں تھے۔ نانا نے اپنے نواسہ کو مانگ کر لیا تھا۔ ایک مرتبہ بچپن میں آپ کہیں کھیل میں مصروف ہو گئے۔ واپسی دیر سے ہوئی' والد گرامی میاں محمد عمر خاں رحمۃ اللہ علیہ نے قدر اظہار خفگی فرمایا۔ بات گذر گئی دوسرے دن حضرت میاں محمد عمر خاں حضرت میاں محمد خاں رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں سلام کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے فوراً فرمایا "بھئی عمر خاں علی محمد ہمیں دے دو' ہم خود ہی اسے پڑھائیں گے' اور تربیت کریں گے اپنے پاس ہی رکھیں گے" خوش نصیب باپ نے بلند بخت بیٹے کے مقدر پر ناز کیا اور فوراً تعمیل کی۔ یہ پہلا دن تھا کہ حضرت میاں محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نواسے حضرت میاں علی محمد خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو آغوش رحمت میں لیا اور مقدس نواسہ نے اپنا سب کچھ مقدس نانا کو دیا۔

درس نظامی کی تعلیم: مشفق نانا نے اپنے پیارے نواسے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی توجہ فرمائی' اور آپ کی تعلیم کے لئے وقت کے جلیل القدر علماء' حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب' حضرت مولانا دین محمد صاحب اور حضرت مولانا مرید احمد خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات حاصل کیں۔ آپ کی محنت و ذہانت کے اساتذہ بے حد معترف تھے۔ مشکل اور پیچیدہ مسائل کو آپ انتہائی آسانی سے حل کر کے اساتذہ کی خصوصی توجہ کا مرکز بن

Marfat.com

جاتے تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہو جاتا کہ فاضل استاد کسی مسئلہ میں الجھ گئے تو آپ نے جھٹ حاشیہ اور بین السطور پر نگاہ کر کے الجھن دور کر دی درس نظامی کے دوران آپ نے طب یونانی پر بھی عبور حاصل کر لیا۔ علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد حضرت میاں محمد خاں رحمۃ اللہ علیہ نے باطنی علوم سے نوازا۔ آپ کے مقدس نانا اور مرشد کامل حضرت میاں محمد خاں رحمۃ اللہ علیہ آپ کو سفر و حضر میں ساتھ رکھتے' عبادت و ریاضت کی عملی تلقین فرماتے اجمیر شریف' دہلی کے اعراس کے سفروں میں خصوصاً ساتھ رکھتے۔ حضرت میاں صاحب نے اپنے شیخ کامل کی خصوصی توجہ سے روحانی منازل کو بہت جلد طے فرمالیا۔

قطب زماں کا وصال: حضرت قطب زماں میاں محمد خاں رحمۃ اللہ علیہ نے 18 جمادی الثانی سنہ 1332ھ جمعہ کے دن وصال سے چند لمحات قبل دریافت فرمایا آج کون سا دن ہے؟ عرض کیا گیا' جمعۃ المبارک ہے فرمایا سب حضرات نماز جمعہ کے لئے مسجد چلے جائیں۔ منشی محبوب بخش مرحوم کا بیان ہے' آپ کے پاس صرف حضرت میاں علی محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے رہے اور آپ پر گریہ طاری تھا۔ حضرت قبلہ قطب زماں نے حضرت میاں علی محمد خاں صاحب کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنا چہرہ جھکا دیں تو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا چہرہ اپنے مقدس شیخ اور مشفق نانا کے حضور جھکا دیا۔ تو نانا نے اپنے پیارے نواسے کی پیشانی پر بوسہ دیا: اور فرمایا "گھبراؤ نہیں ہم ہر وقت ہر آن تمہارے ساتھ ہیں" اس کے بعد آخری سانس لیا اور اپنے مالک حقیقی سے سے جا ملے۔ وصال سے چند روز پہلے منشی عالم گیر حاضر ہوئے اور عرض کی حضور دین محمد کو سلسلہ میں داخل فرمالیجئے۔ تو آپ نے فرمایا "دین محمد علی محمد کے ہاتھ پر بیعت کرے یہ بیعت ہمارے ہاتھ پر ہی ہو گی۔" (دین محمد شیخ سردار محمد کراچی والوں کے بڑے بھائی ہیں)۔

سجادگی کا اعلان: حضرت میاں محمد خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقریب چہلم کے موقع پر ارادتمندوں کا بے پناہ ہجوم تھا۔ دہلی' اجمیر' پاکپتن' کے صاحبزادگان موجود تھے کہ پاکپتن شریف کے سجادہ نشین حضرت دیوان سید محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس عظیم اجتماع سے مخاطب ہوئے اور فرمایا"کہ قطب زماں حضرت میاں محمد خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد کسی ایسی شخصیت سے وابستگی کی ضرورت ہے جسے حضرت قبلہ سے خاص لگاؤ ہو اور روحانی تعلق

Marfat.com

پیدا ہو چکا ہو' میں بحیثیت سجادہ نشین آستانہ عالیہ پاکپتن شریف محسوس کرتا ہوں کہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سب پیر بھائیوں میں علم و عمل' فضل و تقویٰ اور عبادت و ریاضت کے لحاظ سے حضرت میاں علی محمد خاں صاحب ہی حقدار ہیں کہ قطب زماں کے مسند مقدس پر جلوہ آرا ہوں" چنانچہ اس مبارک اور عظیم اجتماع میں حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سجادگی کا اعلان ہوا اور خواب میں حکیم امتیاز الدین ذکائی سے قطب زماں حضرت میاں محمد خاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خلافت و سجادگی کے مستحق میاں علی محمد خاں ہی ہیں۔

ہم عصر اور قریبی حلقہ کے علماء مشائخ: حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی حلقہ کے علماء و مشائخ جنہوں نے آپ کو شریعت و طریقت کا عظیم مینار اور علم و عرفان کا بحر زخار قرار دیا۔ ان میں سے چند بزرگوں کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:۔ (1) حضرت دیوان سید محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن شریف (2) حضرت دیوان آل رسول صاحب اجمیر شریف (3) حضرت دیوان غلام قطب الدین صاحب سجادہ نشین پاکپتن شریف (4) حضرت خواجہ محمد قمر الدین صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین سیال شریف (5) حضرت مولانا سید ابو البرکات دامت برکاتہم لاہور (6) حضرت الحاج خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین تونسہ شریف (7) حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فیصل آباد (8) حضرت مولانا ابوالخیر محمد نوراللہ صاحب دامت برکاتہم بصیر پور (9) حضرت الحاج خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ تونسہ شریف (10) حضرت خواجہ حافظ سدید الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ تونسہ شریف (11) حضرت الحاج سید غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف (12) حضرت الحاج مولانا فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہاولپور (13) حضرت الحاج مولانا سید ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ لاہور (14) حضرت مولانا نواب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (15) حضرت خواجہ حسن نظامی رحمۃ اللہ علیہ (16) حضرت مولانا غلام قادر گرامی رحمۃ اللہ علیہ (17) غزالی دوراں علامہ سید احمد شاہ صاحب کاظمی دامت برکاتہم ملتان (18) حضرت مولانا الشاہ احمد نورانی مدظلہ کراچی (19) حضرت مولانا پیر کرم شاہ صاحب مدظلہ سجادہ نشین بھیرہ شریف (20) حضرت مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی لاہور (21) حضرت مولانا مفتی محمد حسین صاحب نعیمی لاہور (22) حضرت مولانا محمد بخش مسلم لاہور۔

دینی خدمات: حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی بھر دینی مدارس کی ترقی و بہبود اور

Marfat.com

مساجد کی تعمیر میں بھرپور حصہ لیا۔ آستانہ عالیہ بسی شریف میں عظیم دارالعلوم جاری فرمانے کے سلسلہ میں فقیہہ اعظم حضرت مولانا ابوالخیر محمد نور اللہ صاحب مدظلہم سے مشورہ فرمایا۔ ابتدائی مراحل کے لئے مولانا محمد بشیر احمد صاحب کی تقرری ہوئی۔ بعد از ہجرت ایک مدرسہ غلہ منڈی پاکپتن شریف میں جاری فرمایا' حضرت مولانا محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا الحاج محمد شریف صاحب باقاعدہ خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ کی اس درس گاہ میں مجھے بھی چند دن گزارنے کی سعادت حاصل ہے۔ لاہور میں حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے عقب میں مدرسہ علویہ جاری فرمایا۔

سنہ 1963ء ساہیوال میں جامعہ فریدیہ (رجسٹرڈ) ساہیوال کا سنگ بنیاد رکھا' جو آج ملک بھر کی دینی درسگاہوں میں سے ایک ہے۔ قابل دید خوبصورت دو منزلہ عمارت' خوبصورت سبزہ زار' ایک ہزار سے زائد بیرونی طلبہ کے طعام و قیام کا جامعہ کفیل ہے۔ کفالت شعاری کے باوجود پچاس لاکھ تک روپیہ سالانہ خرچ ہے۔ آپ 12 سال تک مسلسل جامعہ کے جلسہ تقسیم اسناد میں شمولیت فرماتے رہے۔ اور آج بھی اسی طرح اپنی برکات سے نواز رہے ہیں۔ واللہ الحمد

قبولہ شریف مولانا فیض احمد صاحب کی نگرانی میں ایک عربی مدرسہ کی اعانت فرماتے رہے۔ مدینہ منورہ میں زر کثیر سے عمارت تعمیر کروائی اور وقف اسلام کی۔ بیسیوں نادار لوگوں کو حج کروایا بیوگان و یتامیٰ کی سرپرستی فرماتے رہے۔

ملی خدمات: حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریک پاکستان میں نمایاں حصہ لیا۔ اپنے لاکھوں عقیدتمندوں کو پاکستان کی حمایت کے لئے تاکید فرمائی۔ حضرت پیر صاحب مانکی شریف 1945ء میں حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملے ایک گھنٹہ سے زیادہ دونوں بزرگ حالات حاضرہ پر تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ کچھ عرصہ بعد پیر صاحب مانکی شریف کا خصوصی نمائندہ بسی شریف پہنچا۔ جب انتخابات نزدیک ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نمائندہ "نوائے وقت" کو ایک مفصل انٹرویو دیا جس میں. تحریک کو زبردست حمایت تھی۔

سنہ 1970ء میں جب سوشلزم کے منحوس سائے پاکستان میں دراز ہونے لگے' تو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عظیم الشان آل پاکستان سنی کانفرنس منعقد ہوئی' جس میں ملک بھر کے مشائخ و علماء نے شمولیت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے راقم الحروف کو اپنا نمائندہ مقرر کر کے بھیجا اور تعاون

Marfat.com

کا مکمل یقین دلایا۔ اسی سال جلوس شوکت اسلام کی تائید پر بعض حلقوں میں یہ تاثر پیدا ہوا کہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مودودی جماعت سے تعلق ہے تو آپ نے اپنے والا نامہ میں جو سنی کانفرنس میں پڑھنے کے لئے مجھے دیا گیا تھا اس پروپیگنڈہ کی بھی تردید فرمائی۔

ریاضت: رات کے آخری حصہ میں بیدار ہو کر صبح چاشت تک کا پورا وقت تلاوت اور وظائف میں گزرتا۔ بارگاہ رب العزت میں عجزوانکساری آہ وزاری میں بسر ہوتا۔ اس ختم خواجگان مسبعات عشر اور دوسرے وظائف جاری رہتے۔ ہلکا سا ناشتہ کے بعد دلائل الخیرت شریف کا ورد ہوتا' جو پورا دن جاری رہتا۔ دلائل الخیرت شریف کی تلاوت سے خاص شغف تھا۔ یومیہ منزل کے بعد پورا ختم فرماتے۔ دلائل الخیرات کی کثرت تلاوت سے واضح ہے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر والہانہ عقیدت و محبت تھی اور آپ کس قدر کشتہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ ہر دم محبوب پاک علیہ السلام کا نام پاک ورد زبان رکھتے۔ مجال ہے سفر میں یہ وظیفہ کریمہ کبھی قضا ہو۔ اگر کبھی محفل قوالی میں شمولیت ہے تو بھی دلائل الخیرات کی تلاوت جاری ہے نماز ظہر کے بعد کھانا تناول فرماتے اور ایک گھنٹہ آرام کے بعد پھر نماز عصر بعد ازاں ختم خواجگان بعد نماز مغرب صلوٰۃ اوابین۔ حفظ الایمان اور حاضرین کے مسائل حل فرماتے۔ 95 برس کی عمر میں رمضان السبارک میں 3 - 3 پارے تراویح میں سننا اور بقیہ رات اور اوراد وظائف میں گزارنا کوئی معمولی ریاضت نہیں ہے۔

برادرم مولانا غلام حسین صاحب نوری نے دارالعلوم بصیر پور کے صدر المدرسین مولانا محمد باقر صاحب کا واقعہ سنایا کہ آپ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ طبیعت ناساز تھی۔ خدام نے اندر جانے سے منع کیا۔ مولانا دیر تک انتظار میں رہے۔ آخر جھانک کر دیکھا تو آپ سر بسجود تھے' انتظار کیا پھر دیکھا تو وہی لمبا سجدہ جاری ہے۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اولیاء اللہ کے اس زمرہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں جن کے بارہ میں ارشاد ہوتا ہے الذین یبیتون اوہم سجدا وقیاما ایک مرتبہ بسی شریف میں آپ کے عظیم مجاہدہ و ریاضت کے پیش نظر آپ سے عرض کی گئی کہ حضرت آرام بھی فرمایا کریں۔ تو آپ نے فوراً سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا فرمودہ شعر پڑھا مشکلات و ریاضت کے مطابق ہی مراتب تقسیم ہوتے ہیں جو

Marfat.com

قرب ایزدی چاہتے ہیں انہیں راتوں کو جاگنا ہوتا ہے۔

جبرائیل لباس بشری میں: زہد و تقویٰ کی بدولت باطنی حسن و جمال تو جو تھا تھا ہی مگر حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حسن ظاہری کی بھی مثال مشکل سے ملتی ہے۔ ہاں وہ ظاہری حسن و جمال بھی باطنی حسن و جمال کی ہی غمازی کرتا ہے۔ اپنے تو پرائے بھی چہرہ مبارک کی زیارت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔ سینکڑوں پریشان غموں کے بوجھ تلے دبے حاضری دیتے ہیں مگر زیارت سے ہی غم بھول جاتے اور کہے سنے بغیر ہی دولت اطمینان و سکون سے مالا مال ہو کر لوٹتے۔ حضرت مولانا محمد عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ آپ نہایت بلند پایہ محقق تھے علم و فضل کے لحاظ سے آپ کا بڑا شہرہ تھا۔ بلند پایہ علماء آپ سے اکتساب فیض کرتے مولانا عبدالسلام کے علمی مقام کا ایک واقعہ مولانا سید مسلم صاحب نظامی نے سنایا کہ مولانا نظامی ایک مرتبہ مولانا عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں حاضر تھے باہر سے دستک ہوئی' خادم نے بتایا محمد طیب نامی شخص اندر حاضری کی اجازت چاہتا ہے۔ قاری صاحب نے کسی آیت پر چند اشکالات ذکر کیے۔ مولانا عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً تسلی فرمادی اور فرمایا تشریف لیجائیے۔ مولانا عبدالسلام صاحب کا ناز بڑا مشہور تھا ایک مرتبہ حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دربار گوہر بار میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔ حضرت مولانا سراپا نیاز بن گئے اور عرض کیا: "جناب میرے دل کی آواز یہ ہے کہ جبرائیل علیہ السلام جب انسانی شکل میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار پاک میں حاضر ہوتے ہوں گے تو وہ آپ کی شکل ہی ہوتی ہوگی۔"

حضرت میاں صاحب کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فضا میں اڑنا:

فقیہہ اعظم حضرت مولانا ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی دامت برکاتہم العالیہ کے چھوٹے بھائی مولانا محمد احمد صاحب فریدی نے بتایا کہ وہ ایک مرتبہ شدید بیمار ہوگئے کہ زندگی سے مایوسی ہوگئی۔ غشی کے دورے پڑتے' جو بھی علاج کیا جاتا غیر مؤثر ثابت ہوتا اور "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کے مصداق بن گئے۔ عالم رویا میں دیکھا کہ ہمارے آقا مولی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پیچھے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فضا میں اڑتے ہوئے گزر رہے ہیں۔ جب مولانا کے قریب سے گزر ہوا تو آپ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیمار غلام کی

Marfat.com

بابت شہنشاہ کائنات ﷺ سے عرض کی: "یہ ہے" تو جواباً ارشاد ہوا "ٹھیک ہو جائے گا" دوسرے دن حضرت صاحب کا پیغام ملا کہ "اسے کہہ دو ٹھیک ہو جائے گا" چنانچہ چند دنوں بعد مکمل صحت ہو گئی اور خواب میں زرد رنگ کی ایک خوبصورت فریم شدہ لوح دکھائی گئی جس پر حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں یہ الفاظ درج تھے۔ فریدی۔ فرید العصر۔ فرد الافراد، محمدی الوقت (قطب الاقطاب)۔ راقم الحروف کے نزدیک مندرجہ بالا خواب سے پانچ امور کا پتہ چلتا ہے۔

1- آپ بہ یک وقت ولایت کے کئی مقامات پر فائز ہیں۔

2- حضور ﷺ کے دربار میں حضرت میاں صاحب اپنے پریشان غلاموں کی سفارش کرتے ہیں۔

3- حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حضور سید عالم کے پیچھے پرواز کرنا بارگاہ رسالت میں خصوصی قرب کو ظاہر کرتا ہے۔

4- حضور ﷺ کو اپنے پریشان غلام کی تکلیف ناگوار گزرتی ہے اور شیخ کامل کو اپنے نیاز مند کا دکھ بھی دکھ دیتا ہے۔

5- یہ واقعہ "دست پیراز غائبان کوتاہ نیست" کی روشن مثال ہے۔ ہمارے مخالفین بھی ایسی غیبی قوت اور باطنی تصرف کے قائل ہیں مگر صرف اپنوں کے لئے مولوی حسین احمد صاحب کے ایک مرید ڈاکٹر نے مدنی صاحب کے لئے اسی طرح کے تصرف کو مانا ہے (شیخ الاسلام نمبر ص 163) اسی طرح امیر شاہ خاں نے اپنی کتاب ارواح ثلثہ ص 88 پر مصنف تقویۃ الایمان کے لئے شفا بخشی کا دعویٰ کیا ہے۔

مدینہ پاک میں پہلی حاضری: "دست پیراز غائباں کوتاہ نیست" کے سلسلہ میں میرا اپنا واقعہ بھی ہے غالباً سنہ 1965ء میں مجھے پہلی مرتبہ سفر حجاز نصیب ہوا۔ طیبہ پاک سے واپسی پر مجھے شدید بخار ہو گیا۔ جدہ شریف پہنچنے تک انتہائی طبیعت کمزور ہو گئی۔ حضرت فقیہ اعظم بصیرپور مدظلہ میری حالت سے سخت پریشان تھے سٹریچر پر ڈال کر جہاز پر سوار کیا گیا۔ کراچی پہنچا تو محسوس ہوا کہ نزع کا عالم طاری ہے۔ تو جھٹ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے اس مصرعہ کی طرف توجہ گئی اور خیال کیا کہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمادیا۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرشد تو کامل ہیں مگر میری تکلیف سے بے خبر ہیں۔ ذرا اونگھ آئی تو

Marfat.com

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک قوم کا گدا لئے تشریف لائے اور فرمایا: "مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح فرمایا ہے تجربے نہ کیا کرو' یہ گدا لے لو اور سو جاؤ ٹھیک ہو جاؤ گے" الحمد اللہ بہت جلد صحت ملی۔

دستار سجادگی: 5 مارچ سنہ 1975 کو حضرت کے بڑے نواسہ صاحبزادہ محمود احمد خاں صاحب کو دستار سجادگی پہنائی گئی۔ یہ مقدس تقریب حضرت دیوان غلام قطب الدین صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت بابا فریدین رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں ادا ہوئی۔ اس مقدس تقریب میں حضرت دیوان صاحب اجمیر شریف' حضرت خواجہ خان محمد صاحب سجادہ نشین تونسہ شریف' صاحبزادہ عثمان علی شاہ کرانوالہ' حضرت سید اخی الدین شاہ صاحب درگاہ حضرت محبوب الٰہی' حضرت ابن علی صاحب نظامی' حضرت سید مسلم نظامی نے شرکت کی۔

تبرکات شریفہ: اس فقیر راقم الحروف کو جہاں غسل شریف کی سعادت اور نماز جنازہ پڑھانے کی عظمت سے نوازا گیا' وہاں یکم جولائی سنہ 1975ء کو شہباز قدس کے مزار پر انوار سے صاحبزاہ مسعود احمد خان صاحب برادر خورد صاحبزادہ محمود احمد خاں صاحب سجادہ نشین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مبارک ہاتھوں مندرجہ ذیل تبرکات بھی عطا کیے جنہیں دولت کونین سمجھ کر محفوظ کئے ہوئے ہیں۔

نمبر1: دستار مبارک نمبر2: کرتہ مبارک نمبر3: سفید رومال شریف نمبر4: سیاہ رومال شریف نمبر5: واسکٹ نمبر6: نعلین مبارک نمبر7: تسبیح شریف نمبر8: کرتہ مبارک (کھدر) نمبر9: تہبند شریف نمبر10: قالین نما اونی جانماز جس پر عموماً بیٹھا کرتے تھے۔ نمبر11: چہل اسماء نمبر12: راہ فردا نمبر13: وظیفہ مسبعات عشر نمبر14: شرح نون والقلم نمبر15: سلسلۃ الذہب۔

وصال پاک کے بعد بھی جامعہ کی سرپرستی: فقیر راقم الحروف نے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چہلم مبارک کے موقع پر حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے زاروقطار آنسوؤں کے ساتھ درخواست کی تھی' حضور: آپ تشریف لے گئے۔ جامعہ فریدیہ اب یتیم ہوگیا۔ اس کی سرپرستی کون فرمائے گا۔ خدارا اسی طرح نوازتے رہیں۔ جس طرح سے نوازا کرتے تھے۔ چنانچہ دوسرے روز عزیزم قاری عبدالعزیز فریدی جو اس سلسلہ سے

Marfat.com

تعلق رکھتے ہیں۔ جامعہ فریدیہ میں انہوں نے مجھے بتایا کہ رات کو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ ایک مبارک محفل میں تشریف فرماتھے۔ جس میں ایک بڑھیامائی کھجوروں کی گٹھری لے کر حاضر ہوئی۔ اور حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تقسیم فرمائی۔ اور مجھے حکم دیا" منظور احمد" سے کہو' میں کہیں چلا تو نہیں گیا' جامعہ کی سرپرستی کر رہا ہوں"

حضرت ابونصر منظور احمد شاہ

ولادت:

آپ بھارت کی سرزمین جلال آباد ضلع فیروز پور میں حضرت پیر شاہ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پیدا ہوئے۔

تعلیم: آپ کے والد گرامی حضرت پیر شاہ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ نے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ پایا انہی سے اکتساب فیض کیا اور انہی کا فیض بکھیرنے میں زندگی بسر کی آپ نے بھارت کی سرزمین پر بڑے بڑے دینی مدارس بالخصوص سہارنپور اور دہلی کے مدارس سے تعلیم حاصل کی۔ حضرت پیر شاہ چراغ رحمۃ اللہ علیہ آفتاب ولایت حضرت سید محمد اسماعیل شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف کرمانوالہ کے ہم کلاس تھے۔ سہارنپور کے ایک دینی مدرسہ میں اکٹھے تعلیم حاصل کرتے رہے۔ آپ اپنی قابلیت اور حاضر دماغی کے باعث ہمیشہ اساتذہ کی نظر میں مقبول رہے۔ فقہ اصول' اسماء الرجال اور تصوف کی کتب کی طرف زیادہ توجہ رہی۔ حضرت مولانا عبدالرحمان جامی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح جامی کے سینکڑوں فارسی اشعار آپ کو یاد تھے اور نحو کی مشکل ترین کتاب شرح جامی پڑھانے میں خاص درک تھا۔

آپ کی طبیعت میں استغنا کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا جس کی وجہ سے کسی سرمایہ کار کی کاسہ لیسی فطرت سے خالی تھی۔ اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ تحریک پاکستان میں جلال آباد کے معروف مسلم لیگ لیڈر نواب افتخار خان ممدوٹ نے مسلم لیگی خدمات کے سلسلہ میں ایک مربع زمین دینے کی پیشکش کی لیکن آپ نے انکار کردیا اور زبان پر اعلیٰ حضرت کا شعر لائے میں گداہوں اپنے کریم کا۔ میرا دین پارہ نان نہیں' تو آپ کے جواب سے نواب افتخار خان ممدوٹ کو مزید کچھ کہنے کی جرات نہ ہوئی۔ اس جواب

Marfat.com

سے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے مسلکی تعلق بھی نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ آپ سیاسی طور پر دو قومی نظریہ پر یقین رکھتے تھے اس وجہ سے مسلم لیگ سے زبردست تعاون رہا۔ سینکڑوں سرمایہ دار موجود تھے مگر آپ کو مسلم لیگ جلال آباد کا سیکریڑی جنرل بنایا گیا۔ آپ برہمن سامراج اوراس کے گماشتوں سے برسرپیکار رہے یہاں تک کہ پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ آپ سنہ 1947ء میں ہجرت کر کے پاکپتن شریف کے قریب ایک بستی ڈھپی آکر مقیم ہوئے۔ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر انوار کی حاضری اکثر و پیشتر دیتے رہے اور فرید العصر حضرت میاں علی محمد خان صاحب پیر آف بسی شریف کی محافل شریف میں بکثرت تشریف لے جایا کرتے۔ آپ کے سلسلہ فیض سے راوی 'بوریوالہ' وہاڑی' ملتان' اور ضلع ساہیوال کے بہت سے دیہات مستفید ہوئے۔ آپ کی سینکڑوں کرامات سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ نے ملت اسلامیہ کو نشان منزل دلیل محبت' ترجمان اسلام عاشق رسول حضرت علامہ الحاج ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو اپنا وارث چھوڑا۔ جن سے آج ہر خاص و عام اکتساب فیض کر رہا ہے وللہ الحمد۔ وصلی اللہ حبیبہ سید الانبیاء محمد والہ وصحبہ وسلم۔

مرشد کامل

فاتح عیسائیت پیر طریقت حضرت علامہ الحاج ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

تعارف: اسم گرامی منظور احمد ہے کنیت ابوالنصر آپ بنو ہاشم خاندان کے چشم و چراغ ہیں والد ماجد حضرت مولانا الحاج چراغ رحمۃ اللہ علیہ جو بہت بڑے عالم دین اور متقی بزرگ شخصیت اور کئی خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے آپ مفسر' محدث' مفتی مدرس اور ماہر علم طب بھی تھے۔

آپ 24 رجب المرجب 350ھ بمطابق 15 دسمبر 1930 کو موضع پیر بخش چوہان نزد جلال آباد ضلع فیروزپور (بھارت) میں پیدا ہوئے اور اب جامعہ فریدیہ ساہیوال میں علم و دین کی روشنی سے تاریک دلوں کو منور فرمارہے ہیں۔

آپ کا سلسلہ چالیس واسطوں سے خاندان نبوت کے چشم و چراغ کربلا معلے کے پہلے

Marfat.com

شہید سیدنا امام مسلم بن عقیل ؓ سے جاملتا ہے آپ نے درس نظامی کے متند ہونے کے ساتھ ساتھ میٹرک فاضل عربی' فاضل فارسی اور علما اکیڈمی کوئٹہ علما اکیڈمی پشاور کے علاوہ جامعہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے درجہ تخصص (ایم۔اے) کی ڈگری حاصل کی۔

غزالی زماں حضرت علامہ الحاج سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی مدظلہ العالی' حضرت مولانا الحاج فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہاول نگری' حضرت مولانا الحاج محمد شریف صاحب مہاجر مدنی' حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ' مولانا الحاج پیر شاہ چراغ رحمۃ اللہ علیہ (آپ کے والد ماجد) اور فقیہ اعظم پاکستان حضرت مولانا الحاج محمد نور اللہ صاحب نعیمی قادری محدث بصیر پوری سے آپ نے شرف تلمذ حاصل کیا۔

بیعت و خلافت: جیسا کہ مولانا شبیر احمد ہاشمی نے فیوضات فریدی کے صفحہ نمبر 10 بیعت کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ آپ قطب الوقت فرید العصر حضرت مولانا الحاج میاں علی محمد خان رحمۃ اللہ علیہ چشتی نظامی آف بسی شریف سے مجاز طریقت اور منظور نظر مرید ہیں۔ سلسلہ چشتیہ فریدیہ کے مقتدر رہنما ہیں آپ میں سوزوگداز' آہ بکاپوری چشتی شان و شوکت کے مطابق ہے وجد و سرور کا عالم دیدنی ہوتا ہے۔ بعض اوقات تو اس دور میں "منصور" کی جگہ منظور کا تصور ہوتا ہے۔ پھر بھی آداب شریعت ملحوظ خاطر رہتے ہیں غرضیکہ شریعت و طریقت کے جامع اور حسین پیکر ہیں۔ عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو رگ رگ میں رچا بسا ہے اور یہ کہے بغیر نہیں رہا جاسکتا کہ آپ کا سینہ عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خزینہ ہے سنہ 1965 سے آج سنہ 2001ء تک مسلسل مدینہ پاک کی حاضری ہر سال دو عمرے اور ایک حج کی سعادت سے سرفراز ہورہے ہیں عرفات میں حاجیوں کے بڑے اجتماع میں دعا فرماتے ہیں۔ تمام اہل سنت اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا سید محمد نعیم مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری' عاشق رسول' مہاجر مدنی حضرت مفتی ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے غایت درجہ کی عقیدت ہے لیکن شیخ الاسلام والمسلمین زہد الانبیاء سیدنا حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے تو آپ کو نہ صرف کمال درجہ کی عقیدت و محبت ہے بلکہ آپ فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فنافی الفرید بھی ہیں اسی نسبت سے آپ کے مرید فریدی کہلاتے ہیں۔

اذن فرید: آپ کے مریدین کو فریدی کہلانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ محسن و مربی

Marfat.com

مرشد کامل دامت برکاتہم العالیہ نے بارگاہ شیخ السلام و المسلمین زہد الانبیاء سیدنا حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ میں درخواست کی کہ حضور میں سلسلہ سے وابستہ ہونے والوں کی پہچان اور نسبت کے اظہار کے لیے کیا لکھنے کی اجازت دوں۔ تو عالم رویا میں حضور باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اذن دیا جو آپ کے ہاتھ پر بیعت کرے اس کی نسبت ہماری طرف کر کے فریدی لکھنے کا اذن دو۔ یہی وجہ ہے جب کوئی شخص آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو آپ اسے بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے اپنے نام کے ساتھ فریدی لکھنے کا حکم ارشاد فرماتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آپ کے مریدین فریدی کہلاتے ہیں۔

تصنیفی خدمات: آپ کی شہرہ آفاق کتب جن کے مطلعہ سے نہ صرف علمی معلومات حاصل ہوتی ہیں بلکہ قلب و روح کی تسکین اور روحانی فیوض و برکات کے حصول کا بھی بہترین ذریعہ ہیں۔ ان میں مدینۃ الرسول جو کہ سیرت ایوارڈ یافتہ ہے' بلد الامین' علم القرآن' درودو سلام' شہباز قدس' سیرزخ' کلمات طیبات' ذوق دعا نگاہ نبوت اور دیگر تصانیف بھی قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے تو آپ بھی ان کتب کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔ اور اپنے علم اور عمل میں اضافہ کریں۔

تعلیمی خدمات: آپ ہمیشہ اس بات کا درس دیتے ہیں کہ شریعت و طریقت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ کوئی الگ الگ نظام نہیں ہیں۔ طریقت سے بہرہ ور ہونے والے خوش نصیب پہلے شریعت کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ طریقت کا علم حاصل کرنے کے لئے شرعی علوم کا حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔ شریعت کے بغیر طریقت کو سمجھنا نہ صرف ناممکن ہے بسا اوقات انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔ جیسے حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا' علموں باجھ کرے جو فقیری کافر مرے دیوانہ ہو' یہی وجہ ہے کہ آپ نے اسلاف کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے پہلے دینی مدارس کا وجود قائم کیا اور انہی مدارس سے طریقت کی تعلیمات کو فروغ دیا ہے جس کا مرکز جامعہ فریدیہ ساہیوال ہے۔ اس کی شاخیں اندرون ملک ساہیوال' پاکپتن' کمیر' ہڑپہ' کسوال' لڈن' میاں چنوں' لاہور و دیگر شہروں کے علاوہ بیرون ملک برمنگھم' مانچسٹر' ولور ہیمپٹن برطانیہ میں شریعت و طریقت کو [illegible] دینے میں سرگرم عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہ سے اس عاجز کی دعا ہے کہ وہ اپنے

Marfat.com

حبیب کریم ﷺ کا صدقہ حضرت کا سایہ رحمت تادیر غلاموں کے سروں پر قائم و دائم رکھے اور آپ کے وجود مسعود سے ہر خاص و عام کو دینی و روحانی فیض سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

وصلی اللہ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد والہ و صحبہ وسلم۔

ہدایات:

☆ ارکان اسلام کی پابندی لازمی امر ہے شریعت پر مکمل عمل کے بغیر طریقت کا دعویٰ غلط اور فضول ہے حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی بھی لازمی ہے۔

☆ تحمل' بردباری اور حوصلہ و صبر کو اپنا شعار بنائیں۔ غیبت' چغلی سے مکمل پرہیز کرتے رہیں۔

☆ حلال روزی میں روحانی ترقی کا راز مضمر ہے۔

☆ شر شیطان و شر نفس سے پناہ مانگتے رہیں۔

☆ بڑوں کا احترام چھوٹوں پر شفقت اپنا معمول بنائیں۔

☆ محلہ داروں اور برادری میں ممکن حد تک اصلاح و اتحاد کا پورا پورا خیال رکھیں اور جہاں تک ہو سکے ہر ایک سے محبت کریں۔

☆ علم محیط ہے اور معرفت اس کا جزو ہے۔

☆ توبہ تمام مومنوں پر فرض ہے جس نے توبہ نہ کی وہ ظالم ہے۔ جو بھی توبہ کرے تو اللہ رب العزت اس کو دوست رکھتا ہے اور اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔

☆ سلوک کی منزلیں ادب سے طے ہوتی ہے۔

☆ محفل میں ایسی بات کرو جس کا نفع سب کو پہنچے۔

☆ عالم کی پیروی کی جاتی ہے اور عارف حق سے راہ ہدایت حاصل کی جاتی ہے۔

☆ اپنے عمل کو نمک اور ادب کو آٹا بناؤ۔

☆ تصوف میں تمام تر اخلاق ہی کو ترجیح دی گئی ہے۔

☆ حضور نبی کریم رؤف الرحیم سرکار عالم فخر موجودات سرور کائنات رحمتہ للعالمین

Marfat.com

شفیع المذنبین طٰہٰ یٰسین ﷺ و اصحابہ و ذریتہ و اہل بیتہ اجمعین نے فرمایا کہ بد خلقی بد بختی ہے سب سے برا وہ جس کا اخلاق برا ہوگا۔

☆ فرمایا کہ قیامت کے روز میرا دوست وہ ہوگا جس کا اخلاق اچھا ہوگا جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی انسان کو نقصان نہ پہنچے۔

☆ اپنے تمام معاملات خدائے وحدہ لا شریک جل شانہ کے سپرد کرو کہ وہی ہر چیز پہ قادر ہے۔

☆ مرید کے لیے تصور شیخ ضروری ہے۔

☆ اپنے سلسلہ چشتیہ فریدیہ کی محافل ذکرو فکر میں شریک ہوا کریں۔

☆ سلسلہ فریدیہ کے متعلقین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی سیرت و صورت میں حضور اکرم خاتم النبین ﷺ سرور کونین رحمت عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع کریں۔

وظائف:

1- اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد کما تحب و ترضی بان تصلی علیہ 313 بار بعد نماز مغرب پڑھنا چاہیے۔

2- یاکریم بعد از نماز 3 بار اول و آخر 11 مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہیے۔

3- بعد نماز مغرب 4 نفل صلوٰۃ اوابین 2'2 رکعت کرکے پڑھیں' پہلی رکعت میں 6 مرتبہ سورہ اخلاص یعنی قل ہو اللہ احد مکمل اور ایک مرتبہ سورہ فلق یعنی قل اعوذ برب الفلق مکمل دوسری رکعت میں سورہ اخلاص 6 مرتبہ اور سورہ الناس ایک مرتبہ۔

4- یا حافظ یا ناصر یا معین یا ملک یوم الدین بحق ایاک نعبدوایاک نستعین ہر نماز کے بعد سو مرتبہ۔

5- اللہ الصمد 1100 مرتبہ بعد نماز عشاء اول و آخر 11 مرتبہ درود شریف۔

6- بعد نماز صبح تلاوت قرآن حکیم و شجرہ شریف اپنی زندگی کا معمول بنائیں۔

تحیتہ الوضو: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اچھی طرح وضو کرکے کھڑا ہوکہ

Marfat.com

خوب دل لگا کر متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو گی حضرت بلال ؓ سے حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا تم کیا عمل کرتے ہو؟ میں نے تمہاری جوتیوں کی آواز جنت میں سنی (اور معلوم ہوتا ہے) جیسا کہ تم مجھ سے آگے آگے چل رہے ہو بلال ؓ نے عرض کیا دو کام میرے معمول میں ہیں ایک تو ہمیشہ باوضو رہتا ہوں اور جب وضو کرتا ہوں تو دو رکعت نماز نفل وضو کے پڑھ لیتا ہوں (بخاری و مسلم) سبحان اللہ باوضو رہنے اور تحیتہ الوضو پڑھنے کی کس قدر فضیلت ہے۔ مسئلہ جب وضو کرے تو وضو کے بعد (جب کہ مکروہ وقت نہ ہو) دو رکعت نفل پڑھ لیا کرے اسی طرح غسل کے بعد۔

تحیتہ المسجد: یہ نماز مسجد کی تعظیم کے لیے ہے جو درحقیقت خدا ہی کی تعظیم ہے جو شخص مسجد میں آئے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت یا چار رکعت نفل پڑھ لے اگر مسجد میں آتے ہی کوئی اور نماز فرض یا سنت پڑھی جائے تو وہی نماز تحیتہ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی یعنی اس کے پڑھنے سے تحیتہ المسجد کا ثواب بھی مل جائے گا اگرچہ اس میں تحیتہ المسجد کی نیت نہ کی گئی۔

مسئلہ اگر ایک دن میں کئی بار ہی مسجد میں داخل ہو تو ایک ہی بار تحیتہ المسجد پڑھ لینا کافی ہے (ردالمختار) مسئلہ اگر کوئی ایسے وقت مسجد میں داخل ہو کہ نماز نہیں پڑھ سکتا مثلاً مکروہ وقت ہے یا تنگ وقت ہے یا وہ بے وضو ہے تو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ لے۔

مسئلہ۔ غروب آفتاب کے بعد اور نماز مغرب سے پہلے کوئی نفل نماز (مسجد یا غیر مسجد میں) پڑھنا (حنیفہ کے نزدیک) مکروہ (تنزیہی) ہے (درالمختار)

نماز کی فرضیت: اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء میں ارشاد فرمایا ہے ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا (تحقیق نماز مومنوں پر فرض کی گئی ہے۔ وقت کی پابندی کے ساتھ) سورۃ بقرہ سورہ حج اور سورہ مزمل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: اقیموا الصلوٰۃ واتو الزکوۃ (نماز پڑھو' زکوۃ دو) علماء کا قول ہے کہ قرآن مجید میں ساٹھ جگہوں پر نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے (مجم القرآن) اور متعدد احادیث میں ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا گیا ہے۔ اتقو اللہ فی الصلوۃ (نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو)

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ کریم نے ہر مسلمان مرد اور عورت پر رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں (مجالس الابرار) نیز فرمایا پانچ نمازیں ہیں جن کو فرض کیا ہے اللہ تعالیٰ نے پس جس شخص نے ان نمازوں کے لیے اچھی طرح وضو کیا ان کو پڑھا' رکوع' سجدہ کو خوبی کے ساتھ ادا کیا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے وہ بخشا جائے گا۔

نماز تہجد: کم سے کم 2 اوسطاً آٹھ اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں وقت کم ہو تو دو ہی رکعتیں سہی (درمختار عالمگیری) اگر پچھلی رات کو ہمت نہ ہو تو عشاء کے بعد وتر سے پہلے پڑھ لے مگر ویسا ثواب نہ ہوگا۔ (مظاہر حق) یہ نماز اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت مقبول ہے نفل نمازوں میں سب سے زیادہ اس کا ثواب ہے (مشکوٰۃ)

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ تہجد کی نماز اپنے اوپر لازم کرلو اگرچہ تھوڑی ہی ہو نیز فرمایا ہے کہ تہجد کو اپنے ذمہ کرلو۔ اس لیے یہ عادت نیکوں کی ہے جو تم سے پہلے تھے اور نزدیکی کرنے والی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اور گناہ سے روکنے کا ذریعہ ہے اور مٹاتی ہے گناہوں کو اور ہٹانے والی ہے مرض کو جسم سے (سیوطی) تہجد کے اس حکم میں عورتیں بھی شامل ہیں نیز سب نفل نمازوں میں عورتوں کو بھی مثل مردوں کے ثواب ملتا ہے۔ (مشکوٰۃ) ایک حدیث پاک میں ارشاد ہے ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے اور اپنے خاندان کو بھی جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھیں (ابوداؤد نسائی) جو لوگ رات کی عبادت کے باعث بستروں کو خالی چھوڑ دیتے ہیں وہ بلا حساب جنت میں داخل کیے جائیں گے (اصحاب السنین) جو بندہ رات کی نماز کے لیے نیت کرکے سوجاتا ہے اگر رات کو آنکھ نہ کھلے اور نماز کا موقع نہ ملے تو بھی نماز کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور یہ سونا اس بندہ پر خدا کا احسان ہوتا ہے (ابن حبان) ایک اور فرمان ہے گھر میں نماز پڑھ کر گھروں کو بھی فضیلت دو (ابن جزیمہ) یہ ضروری ہے کہ عبادت اس قدر کرے جس سے نباہ ہوسکے۔

غرور اور تکبر کی مذمت: تکبر آدمی کو اللہ جل شانہ' عم نوالہ' ہرگز پسند نہیں فرماتا' قرآن پاک میں متعدد مقامات پر اس کی مذمت کی گئی ہے چنانچہ حکم فرمایا عن

Marfat.com

ایاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق (الاعراف) ترجمہ: میں ان لوگوں کو اپنی نشانیوں سے پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں۔

انہ لا یحب المستکبرین (النحل آیت 23) ترجمہ: وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے۔

متکبر لوگ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک جہنمی ہیں اور ظالم' سرکش اور ذلیل ہیں۔

متکبر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے محروم رہتا ہے۔

متکبر آدمی کے سب لوگ دشمن ہوتے ہیں۔

متکبر آدمی پر رب کریم جل شانہ کی ساری مخلوق لعنت کرتی ہے۔ تکبر دین کو برباد کرنے والا ہے اور عقل کو کم کرنے والا ناور عزت کو تباہ کرنے والا ہے۔

تکبر جیسی لعنت سے ہر ممکن بچنا چاہیے اس کی بجائے عجز وانکساری اختیار کرنا چاہیے جونکہ تکبر اللہ تعالیٰ کے حضور پسند نہیں اور جو بات اللہ کریم کو پسند نہیں اس کو ہر گز ہر گز اختیار نہیں کرنا چاہیے عجز وانکساری کو معمول بنانا چاہیے کہ ایسا کوئی کام جس سے اللہ جل شانہ نے منع فرمایا ہے باز رہیں اور وہ کام کریں جس کا اللہ کریم اور نبی کریم ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا ہے کیونکہ اسی میں ہماری بخشش کا راز مضمر ہے۔

فریدی حضرات متوجہ ہوں: ہمارے مرشد کریم حضور باباجی دامت برکاتہم العالیہ نے جب ہمیں سلسلہ عالیہ چشتیہ میں داخل فرمایا تھا تو اس وقت ایک عہد لیا کہ یااللہ میرے ہاتھ' میرے پاؤں' میری زبان' میری آنکھیں اور میرے کان تیرے حکموں کے خلاف کوئی کام نہیں کریں گے اور تیرے حکموں کو بجالاتے رہیں گے۔ اس پر غور کریں کہ ہم نے بیعت کے بعد اپنے اس عہد کی پاسداری کہاں تک کی جو وعدہ ہمارے مرشد کامل نے لیا تھا۔ کیا اس عہد کے مطابق عملی زندگی اپنانے کے لئے کچھ سوچا؟ اگر نہیں تو اب بھی موقع ہے غور و فکر کریں۔ ہمیں اس فانی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ ہمارے شیخ کامل نے عہد لیتے وقت ہاتھ' پاؤں' زبان' آنکھ' اور کان کا ذکر کیوں کیا؟ حقیقت یہ ہے کہ انسان انہی اعضاء سے اپنی زندگی میں کام لیتا ہے۔ اگر انسان کے یہی اعضاء جن کے برے میں عہد لیا گیا ہے درست ہو جائیں تو انسان کامل طور پر درست ہو جاتا ہے کیونکہ انہی اعضاء سے انسان کو خدا اور رسول ﷺ کی نافرمانی سرزد

Marfat.com

ہونے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔

توجہ فرمائیں: کہ بیعت کے بعد کہاں تک ہم نے پنج گانہ نماز کی ادائیگی، تلاوت کلام مجید اور وظائف کی پابندی، اپنے رہن سہن، گفتار و کردار، شکل و صورت کو اتباع رسول ﷺ میں ڈھالا ہے۔ غور کریں کہ بیعت کے بعد اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں، بیوی بچوں اور رشتہ داروں و دیگر ملنے جلنے والوں کو اپنے اخلاق و کردار میں تبدیلی لا کر کس قدر متاثر کیا۔

فکر کریں: کہ شیخ کامل کی اتباع میں اللہ جل شانہ اور رسول کریم ﷺ کی اتباع ہے کیونکہ ہمارا شیخ پیرو مرشد سنت نبوی ﷺ کا بہترین نمونہ ہے۔ ہمیں چاہیے ان کی کامل اتباع کر کے اپنے دین و دنیا سنوار لیں اور بیعت کا اصل مقصد پورا ہو۔

ہماری فریدی بہنیں: بھی شیخ کی ہدایات اور فرمودات کے مطابق نماز، تلاوت قرآن مجید اوراد وظائف کو اپنی زندگی کا معمول بنائیں اور جو اپنے گھر والی ہیں وہ ان معمولات کے ساتھ ساتھ خاوند کی تابعداری، اپنے سسرال والوں سے پیار و محبت، ادب و احترام کو اپنا شعار بنائیں۔ گالی گلوچ، چغل خوری، ناخن پالش، ناخن بڑھانے، سر کے بال کٹوانے، ننگے سر عام پھرنے سے مکمل اجتناب کریں بلکہ ہر ممکن پردہ داری کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ خدانخواستہ خاوند سخت مزاج ہے اور وہ بات بات پر ٹوکتا ہے تو ایسی حالت میں صبر و استقلال کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں بلکہ طبیعت میں قوت برداشت پیدا کریں تاکہ گھر کا نظام برباد نہ ہو۔

جامعہ فریدیہ (رجسٹرڈ) ساہیوال اور اس کے شعبہ جات کا اجمالی خاکہ:

جامعہ فریدیہ کا آغاز 4 ستمبر سنہ 1963ء کو سنہری جامع مسجد گول چوک، ساہیوال میں ہوا۔ ایک سال کے بعد جگہ کی قلت اور طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر جامعہ فریدیہ مسجد سے باہر منتقل کر دیا گیا جہاں اب موجود ہے۔

8 مارچ 1964ء کو فرید العصر قطب الوقت حضرت خواجہ میاں علی محمد خان چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ، فقیہ اعظم حضرت علامہ محمد نور اللہ نعیمی محدث بصیرپوری، میرے اور آپ کے محسن و مربی فخر العصر حضرت علامہ ابو النصر منظور احمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ بانی و مہتمم و

Marfat.com

شیخ الحدیث جامعہ ھذا نے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔

اب یہ جامعہ ایک عظیم یونیورسٹی کی شکل میں حضور سیدنا بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اور حضور میاں علی محمد خان رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان کو حضور سیدی و مرشدی علامہ ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے مبارک ہاتھوں پوری دنیا کو تقسیم کر رہا ہے اور اس کے مختلف شعبہ جات دینی فریضہ کو انجام دے رہے ہیں۔

دارالاقامہ: جامعہ کی ایک خوبصورت عمارت دارالاقامہ کہلاتی ہے۔ جس کے ابتدائی بلاک کا افتتاح 31 مئی سنہ 1964ء کو ہوا تھا۔

دارالتدریس: جامعہ کے ہاسٹل کے سامنے حسین و جمیل ایک عظیم الشان مسجد جس کی دیواروں کی روح خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے وجود مقدس کی پاکیزہ خوشبو سے حاضرین و زائرین کے دل و دماغ کو معطر کرتی ہے۔ اس مسجد کی خصوصیت یہ بھی ہے اس کی محرابی دیوار کی ہر اینٹ پر قرآن پاک پڑھا ہوا ہے اور اس کا نام جامع مسجد اولیاء فخر العصر قبلہ باباجی دامت برکاتہم العالیہ نے اجمیر شریف میں حضور خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک میں بیٹھ کر انتخاب کیا۔ یہ عمارت دارالتدریس کہلاتی ہے۔ اس میں داخل ہوتے ہی بائیں جانب بانی جامعہ کے والدین کریمین اور آپ کے لخت جگر و نور نظر حضرت صاحبزادہ علامہ پیر اطہر فرید شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک مرجع خلائق ہیں۔ نیز دارالافتاء، کتب خانہ، فریدیہ شفاخانہ، لائبریری، انجمن حزب الفرید، بزم فرید طلباء و طالبات، مکتبہ نظامیہ اور ماہنامہ انوار الفرید کے الگ الگ محاذوں پر دینی امور نہایت اعلیٰ پیمانے پر اپنی اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔

تعلیمی شعبہ جات: ہر شعبہ جات تین حصوں پر منقسم ہے ایک اندرون شہر ساہیوال دوسرے بیرون شہر قصبہ جات و دوسرے اضلاع میں اور تیسرے بیرون ممالک۔

اندرون شہر: جامعہ کے بالکل قریب طالبات کا شعبہ بنات الاسلام قائم ہے جس میں اندرون شہر اور بیرون شہر قریب تحصیلوں اور اضلاع سے پرائمری تا ایم اے پاس بچیاں دینی تعلیم کے لئے داخل ہوتی ہیں پرائمری تا مڈل پاس بچیوں کو حفظ القرآن اور تجوید و قرات میں داخل کیا جاتا ہے۔ میٹرک تا ایم اے بچیوں کو عالمہ فاضلہ کورس سے لے کر

Marfat.com

موقوف علیہ کتب تک تعلیم دی جاتی ہے۔ بچیوں کے دارالاقامہ میں رہائش پذیر بچیوں کے اخراجات کا جامعہ خود کفیل ہے۔ اس شعبہ میں پانچ سو کے لگ بھگ بچیاں زیر تعلیم ہیں۔

سنہری مسجد گول چکر، جامع مسجد مہاجرین کوٹ خادم علی شاہ، فریدی مسجد سول لائن، فرید مسجد فرید ٹاؤن، طیبہ مسجد فتح شیر کالونی، جامع مسجد گنج شکر کالونی، جامع مسجد نظامی طارق بن زیاد کالونی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں جامعہ کے فاضل علماء پنجگانہ نماز اور جہاں جمعۃ المبارک کے علاوہ بچوں اور بچیوں کو ناظرہ اوار حفظ القرآن کی تعلیم دیتے ہیں۔

بیرون ملک: پاکستان کی طرح جامعہ ہذا کے تحت ہڈر سفیلڈ برطانیہ میں مسجد و مدرسہ اور ولور ہیمپٹن برطانیہ میں بھی جامعہ ایک شعبہ اور سلسلہ سے وابستہ فریدی حضرات کی ایک بزم فرید اسلام کی سربلندی کے لئے سرگرم عمل ہے۔

جامعہ کے فارغ التحصیل علماء، حفاظ اور قراء جہاں اپنے ملک کے مختلف محکموں مثلاً افواج پاکستان، محکمہ اوقاف اور محکمہ تعلیم میں خطیب، امام، معلم اور مبلغ کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں وہاں بیرون ممالک مثلاً انگلینڈ، برمنگھم، سعودی عرب، دبئی، ڈنمارک، کینیڈا، قطر اور ابو ظہبی میں بھی دین اسلام کی روشنی سے لوگوں کے دلوں کو منور کر رہے ہیں۔ والله الحمد۔

مخیر حضرات کی توجہ کے لئے: بحمد تعالیٰ جامعہ فریدیہ ساہیوال اور اس کے شعبہ جات میں طلباء و طالبات کی تعداد کے برابر شائد کسی دینی ادارے کی اس قدر تعداد ہو۔ جامعہ کا سالانہ خرچہ کفایت شعاری کے باوجود 60 لاکھ روپے سے متجاوز ہے۔ یہ جملہ انتظام و انصرام اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور سیدنا بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اور قطب الوقت فرید العصر خواجہ میاں علی محمد خاں رحمۃ اللہ علیہ کے توسل اور خوش نصیب مخیر حضرات جو دین کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہوئے مالی تعاون سے چل رہے ہیں۔ دیگر وہ مخیر حضرات جنہوں نے ابھی تک جامعہ اور اس کا انتظام و انصرام نہیں دیکھا انہیں دعوت ہے کہ وہ تشریف لائیں اور جامعہ کو قریب سے دیکھیں بصورت اطمینان قلبی جامعہ کی اس عالی علمی تحریک میں ساتھی بنیں اور برکات حاصل کریں۔

Marfat.com

دعوت عام: جیسے آپ کو معلوم ہے کہ ہر سال 11-12 شعبان المعظم کو جامعہ فریدیہ ساہیوال کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد اور عرس مبارک مخدوم المشائخ حضرت پیر شاہ چراغ رحمتہ اللہ علیہ کی تقریبات نہایت تزک و احتشام سے منائی جاتی ہیں جس میں ملک بھر سے علماء و مشائخ کے علاوہ سلسلہ سے وابستگان' جامعہ ہذا سے متوسلین اور عقیدت مندان لاکھوں کی تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔ اس کی آخری نشست 12 شعبان کو ساڑھے بارہ بجے دن کو اجتماعی دعا بھی منعقد ہوتی ہے۔ اس میں حضور بابا جی کے ساتھ بندگان خدا اپنے گناہوں کی بخشش' رحمت کی طلب میں جس گریہ زاری سے اپنے رب کے حضور دعا کرتے ہیں جس کی قبولیت کی ایمان گواہی دیتا ہے۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ آپ بھی اپنے دوستوں کے ہمراہ اس دعا میں ضرور شریک ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی برکتوں سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

خلفاء عظام اور مریدین

1- **حضرت صاحبزادہ مظہر فرید صاحب:** آپ جامع العلوم اور صاحب کمال ہیں۔ جامعہ فریدیہ کے نائب مہتمم ہیں۔ حضرت والد بزرگوار کے کامل تربیت یافتہ باعمل اور باادب ہیں۔ آپ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھتے ہیں۔ جامعہ کے دل و جان سے خدمت میں اخلاص سے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔ عاجزی اور انکساری کے شاہکار ہیں۔ تمام احباب کو محبت اور گرم جوشی سے ملتے ہیں۔ آپ کے دو اور برادر حقیقی بھی جامعہ کی خدمت میں مامور ہیں۔

2- **قاری عبدالعزیز فریدی:** آپ محکمہ اوقاف میں خطیب ہیں۔ آج کل پیر دربار حضرت میاں میر لاہور میں صوبائی خطیب کی خدمات انجام دے رہے ہیں اس سے پہلے آپ دربار حضرت میراں حسین میں رہ چکے ہیں باعمل صالح بزرگ ہیں۔ قاری ہونے کی وجہ سے ریڈیو اور ٹیلیویژن میں بھی کبھی کبھی اللہ کریم کا کلام سنانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں عرس عید میلاد النبی ﷺ اور دیگر خصوصی اجلاس میں حضرت بابا جی کی موجودگی میں سٹیج سیکرٹری کا کام بھی انجام دیتے ہیں۔ شعلہ بیان مقرر بھی ہیں بابا جی کے

Marfat.com

خصوصی پروگرام اخباروں اور رسالوں میں شائع کروانے پر مامور ہیں۔

مریدین: باباجی کے پاکستان بیرون پاکستان اور سعودیہ میں بے شمار مریدین ہیں۔ سب احباب آپ کی محبت اور عقیدت کے دیوانہ ہیں۔

راقم الحروف کی تیسری بیعت کا واقعہ: عاجز کا روحی تعلق حضرت داتا صاحب اور حضرت امام ربانی مجدد الف کے ذریعہ بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تقریباً 30 سال سے ہے اس ضمن میں بابا فرید کے خصوصی تصرف کا واقعہ بھی قابل تحریر ہے۔ سرکاری نوکری کے سلسلہ میں ملتان قیام پذیر تھا۔ ایک ڈاکخانہ میری نگرانی میں ساہیوال بن رہا تھا۔ ایک دفعہ ایس۔ ڈی۔ او کے ساتھ ساہیوال اکٹھے جانے کا اتفاق ہوا۔ کام سے فارغ ہو کر یک لخت دل میں پاک پتن شریف باباجی کی قدم بوسی کا قوی ارادہ اور پروگرام بن گیا۔ اپنے آفیسر کو بتایا کہ ملتان پہنچ کر میری اہلیہ کو یہ پیغام دیں کہ تیزگام سے آجاؤں گا۔ بہرحال میں باباجی کے پاس پہنچنے کے لئے بس پر بیٹھ گیا اور سفر کے دوران باباجی سے گزارش بھی کر دی کہ آپ نے قدم بوسی کے لئے خصوصی مہربانی فرمائی ہے آپ کے پاس قیام مختصر ہو سکے گا۔ چونکہ مجھے تیزگام سے ملتان پہنچنا ہے۔ قصہ مختصر باباجی کے پاس پہنچ گیا۔ مختصر حاضری کے بعد آپ سے رخصت ہو کر واپسی کے لئے دوبارہ سفر شروع ہو گیا۔ بسوں کا سفر نہایت ہی دل شکن اور کوفت والا ہوتا ہے راستہ میں کئی جگہ سواریوں کے لئے رکنا پڑتا ہے اس بس کا ڈرائیور بھی لاپرواہ اور غیر ذمہ دار تھا۔ بڑی مشکل سے ڈیڑھ گھنٹہ میں آدھا سفر طے ہوا۔ گھڑی کی طرف اور باقی سفر کی طرف مسلسل نگاہ تھی۔ اسی حساب سے اگر یہ بس چلتی رہی تو تیزگام کے ٹائم کے مطابق ساہیوال یہ پندرہ منٹ لیٹ پہنچے گی۔ عاجز نے باباجی کو چلتی بس میں فوراً پکارا کہ حضور تیزگام کو پندرہ منٹ لیٹ کر دیں قربان جاؤ اللہ کے دوستوں کے تصرفات پر۔ یہ کامل طور پر صفات خداوندی کے مظہر ہوتے ہیں اور ان میں سمیع و بصیر والی صفت بھی موجزن ہوتی ہے۔ باباجی نے ایک ہی وقت میں دو کرامات کا اظہار فرما دیا۔ بس نے ساہیوال پندرہ منٹ لیٹ پہنچانا تھا اس چلتی ہوئی بس کو اپنے تصرف سے اٹھا کر طے الارض والا معاملہ کر دیا اس کی تاخیر کو رائٹ ٹائم میں تبدیل فرما دیا۔ عاجز نے ریلوے اسٹیشن پہنچ کر گاڑیوں کی آمد کا بورڈ پڑھا۔ اس پر تیزگام کے پندرہ

Marfat.com

منٹ لیٹ ہو جانے کا لکھا تھا۔ آپ کی حیرت انگیز کرامات سے دل روحانی طور پر مسرور ہوا۔ اس کے بعد بھی باباجی سرکار کے پاس کئی دفعہ جانے کا اتفاق ہوا اور آپ نے اپنے فیضان سے خوب نوازا۔ عرس مبارک میں بھی بہشتی دروازہ سے آپ نے اسی طرح عاجز کو ایک دفعہ کی حاضری کے دوران کئی دفعہ گذارا کچھ عرصہ کے بعد سنہ 1974ء میں ایس۔ ڈی۔ او کی پوسٹ پر ترقی ہو گئی اسی سلسلہ میں ساہیوال ڈویژن میں تبدیلی ہو گئی۔ اسی قیام میں ابونصر منظور احمد شاہ صاحب کی معیت اور رفاقت میں وقت گذارنے کا موقع بھی مل گیا۔ آپ کے ساتھ اکثر نماز باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل رہی۔ آپ چونکہ فنافی الفرید ہیں۔ عاجز کی پہلی بیعت سلسلہ مجددیہ میں ہے اور حضرت مجدد الف ثانی فاروقی ہیں اور بابا فریدالدین کی اولاد امجد اد سے بھی ہیں۔ لہٰذا اپنے پیران عظام نے اپنے وصال کے بعد خصوصی شفقت فرماتے ہوئے تیسری روحانی تربیت کو جاری رکھنے کے لئے ایک زندہ ولی اللہ سے تعلق جوڑنے کا انتظام فرما دیا لہٰذا بابا فریدالدین مسعود شکر گنج سے روحانی تعلق جوڑنے کے لئے حضرت منظور احمد شاہ سے تعلق جوڑنے کے لئے المعروف باباجی سے بیعت کی سعادت حاصل کر لی۔ میں اپنے تمام مشائخ کرام کا احسان مند اور مشکور ہوں اور آئندہ بھی ان کی روحی امداد کا طالب اور امیدوار ہوں۔ اللہ مزید استقامت سے نوازے۔

باباجی کے معمولات مبارکہ: آپ کی قیام گاہ جامعہ فریدیہ کے احاطہ مبارکہ میں ہے۔ تہجد اور نماز فجر کے بعد ماہنامہ انوارالفرید گول چوک والی جامعہ مسجد ساہیوال تشریف لے آتے ہیں۔ مسجد کی بیرونی طرف ایک چھوٹے اور تنگ حجرہ میں عشاء تک قیام فرماتے ہیں۔ تمام نمازوں معہ جمعہ کی آپ خود امامت فرماتے ہیں اور سارا دن زائرین اور زائرات کا آنا جانا رہتا ہے اس حجرہ میں دوپہر کا کھانا جملہ احباب کے ساتھ مل کر ایک برتن میں تناول فرماتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ سے قلبی اور روحانی تعلق اور لگاؤ ہے نعت خوانی کے دوران آپ کی رقت و زاری قابل دید ہوتی ہے۔ آپ کی مبارک آنکھوں سے انمول موتیوں کا جھڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے آپ سفر و حضر میں ایک تولیہ ان آنسوؤں کو خشک کرنے کے لئے رکھتے ہیں۔ نماز جمعہ میں آپ کے خطاب کا انداز بڑا دلکش۔ مسحور کن ہوتا ہے روحی قلوب پر اثرانداز ہوتا ہے۔ تقاریر میں عشق مصطفیٰ پر واقعات اور معلومات سے دلوں کو منور فرماتے ہیں۔ جمعہ شریف کے خطاب سے پہلے دو یا

Marfat.com

تین نعتیں سننے کا معمول ہے ضلع کے گرد و نواح کے احباب کی دعوت پر آپ نورانی جلسوں میں شرکت فرماتے ہیں۔ جلسہ خواہ آدھی رات کے بعد ختم ہو آپ ساہیوال شریف واپس آنا ہی پسند فرماتے ہیں۔ کسی پر بوجھ نہیں بنتے۔

تصانیف: آپ چونکہ باعمل صالح عالم ہیں۔ دائمی مصروفیت کی بنا پر بھی آپ نے کئی علمی۔ عملی۔ تبلیغی اور اصلاحی کتابیں مرتب فرمائی ہیں ان میں ایوارڈ یافتہ بلدالامین اور مدینتہ الرسول قابل ذکر ہیں۔ اللہ پاک آپ کا سایہ تادیر ہم پر قائم دائم رکھے۔

حضورت سید الاولین والاخرین کے ساتھ آپ کے قلبی تعلق کے چند واقعات:

1- حضور اکرم ﷺ کی کامل اتباع میں آپ نے عمل اور تحریرات کے سانچے میں آپ نے آپ کو ڈھال رکھا ہے۔ ہر سال دو دفعہ عمرہ اور حج کے ذریعہ حضور ﷺ سے شرف ملاقات کی سعادت حاصل ہے۔

2- تہجد کے بعد چائے پینے کا معمول ہے۔ ایک دفعہ مدینہ شریف کے قیام میں ایک خادم سے چائے نوش فرمانے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ اس سے سستی کا مظاہرہ ہو گیا۔ لہٰذا آپ بغیر چائے پئے مسجد نبوی شریف کی حاضری کے لئے روانہ ہو گئے جونہی آپ معمولات سے فارغ ہوئے۔ تو ایک معزز آدمی چائے کی کیتلی لے کر آپ کے پاس تشریف لائے۔ یہ چائے حضور ﷺ کی طرف سے آکی مہمان نوازی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے آپ کی اس چھوٹی سی خواہش کا کس طرح اہتمام فرمایا۔ لہٰذا آپ نے بڑی محبت سے یہ چائے خود بھی نوش فرمائی' اور ساتھ والے تمام احباب کو بھی پلائی۔

3- مدینہ شریف کے باغات کے مختلف کھجوروں کے پودے آپ نے جامعہ فریدیہ میں لگا رکھے ہیں۔ چند ایک پر کھجوریں بھی لگتی ہیں۔ اسی طرح اجمیر شریف سے امرود کا بوٹا حاصل کر کے جامعہ فریدیہ میں لگوایا ہے۔

جنات کے جلسہ میں آپ کا ایک انوکھا واقعہ: ایک دفعہ ایک سفید پوش اجنبی آپ کو جلسہ میں دعوت دینے کی غرض سے آیا۔ بات چیت کے بعد تاریخ مقرر ہو گئی۔ آپ کسی سے بھی جلسے کی حاضری کا انکار نہیں فرماتے۔ لہٰذا مقررہ تاریخ پر وہ آدمی

Marfat.com

گاڑی لے کر حاضر ہو گیا آپ فوراً اسکے ساتھ روانہ ہو گئے۔ بہاولنگر جانا تھا۔ لیکن بہاولنگر آ جانے کے باوجود وہ نہ رکا تو آپ نے پوچھا کہاں جانا ہے اس نے بتایا تھوڑا اور آگے جانا ہے دور سے ایک شامیانہ نظر آیا۔ اس کے قریب پہنچا تو وہاں نہ کوئی گاڑی نہ موٹر سائیکل اور نہ ہی سائیکل نظر آئے بہرحال میں جلسہ گاہ میں داخل ہو گیا۔ جونہی آپ سٹیج پر بیٹھے اور جلسہ گاہ کا مشاہدہ فرمایا۔ تو تمام زائرین کو سفید لباس اور عماموں میں دیکھا۔ بہرحال اس آدمی سے تقریر کے موضوع کا پوچھا۔ ان کے حسب منشاء تقریر کے بعد مجھے وہ ایک کمرہ میں لے گیا۔ الماری میں میری لکھی ہوئی کتابیں بھی پڑیں تھیں۔ اس سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو۔ اس نے بتایا کہ ہم جنات ہیں آپ کی تقریریں اکثر سنتے رہتے ہیں آپ کے علم سے فائدہ اور دعا حاصل کرنے کے لئے زحمت کی معذرت چاہتے ہیں جلسہ سے فارغ ہو کر وہ مجھے ساہیوال چھوڑ گئے۔

سالانہ عرس: چونکہ آپ مشائخ چشتیہ بالخصوص خواجہ عثمان ہارونی۔ خواجہ غریب نواز۔ خواجہ قطب الدین۔ بابا فرید الدین۔ میاں جی علی محمد بسی شریف رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں اس لئے آپ ان بزرگواروں کا اور اپنے والدین کریمین کے عرس کا شان و شوکت سے اور 37 سال سے اہتمام فرما رہے ہیں۔

عرس کی شکل میں جشن میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ کا اظہار ہے۔ مدینہ پاک سے بھی ایک بزرگ عبدالرحمٰن صاحب اس مقدس تقریب میں پابندی سے تشریف فرما ہو رہے ہیں زائرین کا بے پناہ ہجوم حاضری کی سعادت حاصل کرتا ہے صبح 8 بجے تلاوت قرآن کریم کے بعد نعتوں اور تقاریر کا سلسلہ 12 بجے تک رہتا ہے اس کے بعد بابا جی دامت برکاتہم عالیہ دلوں کو گرما و جلا دینے والا تبلیغی، علمی، عملی اور اصلاحی بیان ہوتا ہے۔ پھر آپ نہایت خشوع و خضوع سے عاجزانہ انداز میں قلبی سوز اور رقت سے دعا فرماتے ہیں۔ خود بھی روتے ہیں اور زائرین کو بھی رلاتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی پوری امت کے لئے ہر قسم کی دعائیں بھی کرتے ہیں۔

آپ اپنے متعلقین کو ہمیشہ ہر جگہ بالخصوص حرمین شریفین مکہ پاک مدینہ پاک، منیٰ، عرفات شریف اپنی پر خلوص دعاؤں میں شامل فرماتے ہیں دعا کے بعد ٹھاٹھیں مارتے سمندر جیسے احباب کو وسیع پیمانے پر لنگر پاک کھلانے کا عمدہ طریقہ سے اہتمام فرماتے ہیں۔ جامعہ

Marfat.com

فریدیہ کے سالانہ 50 لاکھ کے عظیم اخراجات اللہ پاک اپنے غیبی خزانہ سے اور باباجی فریدالدین، میاں علی محمد رحمتہ اللہ علیہ کی دعاؤں سے عطا فرما رہے ہیں اور موجودہ بزرگوار حضرت باباجی کی زندہ جاوید کرامت عظمیٰ ہے۔

راقم الحروف کے حضور اکرم ﷺ اور بزرگان کرام کے ساتھ تعلق کے چند واقعات:

حضور اکرم ﷺ اور دیگر مشائخ کی خصوصی عنایات۔ اعزازات، کرامات اور فیوضات شامل حال ہیں اور اللہ پاک نے سنہ 1972ء میں والدین اور اہلیہ کے ہمراہ پہلی دفعہ حج کی سعادت سے نوازا۔ مدینہ پاک میں حضور نے 22 دن کی حاضری سے نوازا سنہ 1992ء میں عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ 1997ء اور 1998ء میں ماہ رمضان کے قیام کے علاوہ حج کی سعادت سے بھی حضور نے نوازا حضور اکرم کی دو مرتبہ زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں پہلی دفعہ کی زیارت میں آپ کے پاؤں مبارک کے تلووں کا بوسہ لینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ دوسری دفعہ کی زیارت میں آپ کی روحانی کچہری میں آپ کو اور صحابہ کرام رضوان اللہ کو دیکھنے کا شرف حاصل ہوا اسی حاضری کے دوران حضور اکرم نے اپنے یار غار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ میری طرف ہاتھ مبارک سے اشارہ فرما کر کہ وہ اسلم بیٹھا ہوا ہے اسے میرے کمرہ میں لے چلیں۔ میں ابھی کام سے فارغ ہو کر آ جاتا ہوں۔ اسی طرح نماز تہجد کی ادائیگی کے دوران آپ کے قدمین شریفین اور مقام ابراہیم علیہ الصلوۃ پر حاضری ہو جاتی ہے۔ درود شریف پڑھنے کے دوران مواجہ شریف کی بھی حاضری ہو جاتی ہے۔ جب بھی حضور اکرم ﷺ کی طرف سے نگاہ لطف و کرم ہو جاتی ہے تو نماز کی ادائیگی میں ہی آپ کی زیارت اور غوث پاک خواجہ غریب نواز بابا فریدالدین حضرت مجدد الف ثانی اور خواجہ محمد معصوم مجددی سرہندی کے قدمین شریفین میں حاضری کی سعادت حاصل ہو جاتی ہے اللہ کریم آپ کی حقیقی، روحی اور قلبی محبت سے نوازے اور آپ کے غلاموں میں مرنے سے پہلے شامل فرما دے۔ حضور داتا صاحب۔ غوث پاک، خواجہ غریب نواز۔ خواجہ قطب الدین، بابا فریدالدین، حضرت مجدد الف ثانی خواجہ محمد معصوم اور دیگر مشائخ کرام عاجز سے حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ سے خصوصی محبت اور شفقت فرماتے ہیں۔

خصوصی محبت اور شفقت کا ایک واقعہ: عاجز کے ساتھ حضرت مجدد الف ثانی

Marfat.com

اور حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ ختمات شریفہ اور پیران عظام کی وجہ سے محبت فرماتے ہیں۔ دو دفعہ ان بزرگواروں کی زیارت ہوئی پہلی حاضری کے بعد دوسری دفعہ حضرت مجدد پاک کے پاس حاضر ہوا ہی تھا کہ حضرت خواجہ صاحب نے اپنی طرف بلوانے کا اشارہ فرمایا میں نے حضرت مجدد پاک سے گذارش کی ابھی ابھی تو آپ کے پاس آیا ہوں آپ نے فرمایا کہ جاؤ حضرت خواجہ بڑی محبت سے تم کو یاد کر رہے ہیں۔ عاجز خواجہ صاحب کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسلم تم دہلی جاؤ تمہیں خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ یاد فرما رہے ہیں۔ لہٰذا یہ عاجز سرہند شریف سے دہلی جو 150 میل کے فاصلہ پر ہے۔ آنکھ جھپکتے ہی پہنچ گیا۔ حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کو سلام عرض کیا وہ اپنی آرام گاہ کے باہر ہاتھ میں ایک کاغذ پکڑے میرے منتظر تھے۔ میرے سلام کے بعد خواجہ صاحب نے وہ تحریر شدہ کاغذ سند کی شکل میں مجھے عطا کر دیا یہ سند سلسلہ چشتیہ کی خلافت کا اظہار کرتی ہے اس سے پہلے میرے پیرومرشد حضرت زید ابوالحسن مجددی عاجز کو چہار سلاسل میں تحریری نسبت عطا کر چکے تھے اور یہ تازہ اور عظیم سند سلسلہ چشتیہ کے فیضان کی تکمیل بتاتی ہے ابھی سلسلہ قادریہ اور سہروردیہ میں تکمیل کا مرحلہ ہے اللہ پاک اس کا بھی انتظام اپنے فضل سے فرما دیں گے۔ عاجز سب بزرگواروں کا مشکور ممنون اور احسان مند ہے اللہ کریم جملہ اولیائے عظام اور مومنین مومنات کے برزخی درجات بلند تا قیامت بلند فرماتا رہے اور عاجز کو اس دنیا میں سقراط۔ قبر، حشر اور جنت میں ان بزرگواروں کی رفاقت اور معیت میں رکھے۔ مرنے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرما دے خاتمہ ایمان پر کرے اور بے حساب و کتاب مغفرت فرما کر معاف کر دے۔

اس کتاب کے معاونین کے علم، عمل اور رزق میں برکت دے اور دارین میں کامیاب و کامران فرماوے۔ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری امت کو خوشحال کرے تنگدستی دور کر دے۔ مقروضوں کی غیبی خزانہ سے مدد فرماوے۔ امت کے بے ہدایتوں کو کامل ہدایت سے سرفراز فرما کر دین دار بنا دے۔ مرد مومن امیر اہل پاکستان کو عطا کرے۔ اس خطہ کی خود ہی حفاظت فرمائے رکھے۔ فوت شدہ کی مغفرت فرماوے ہم زندوں کا خاتمہ سلامتی ایمان سے کرے اور غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک گروہ میں داخل کرے۔

راقم الحروف کے کم علم ہونے کی وجہ سے احباب مطالعہ کے دوران جو غلطیاں

Marfat.com

کے مصداق اپنے غلام سے اگر بلاوجہ کوئی غلطی یا گستاخی ہوگئی ہو تو اس مسکین کو معاف فرما کر نسبت مجددیہ کے ساتھ قادریہ چشتیہ سہروردیہ اور اویسیہ وغیرہ عنایت فرماویں۔ کیونکہ عاجز کو خصوصی طور پر یہ چشتیہ قادریہ بزرگواروں اور حضرت داتا صاحب سے دلی تعلق اور لگاؤ بھی ہے اور اپنے سائل کو اپنے فیوض و برکات سے لبریز فرما کر وطن واپس بھیجیں۔ نہ معلوم آئندہ زندگی ساتھ دے یا نہ دے۔ خاتمہ صالحین اور مقربین کے ساتھ ہو جائے۔

والسلام

سگِ دربار عاجز و ناچیز

اسلم

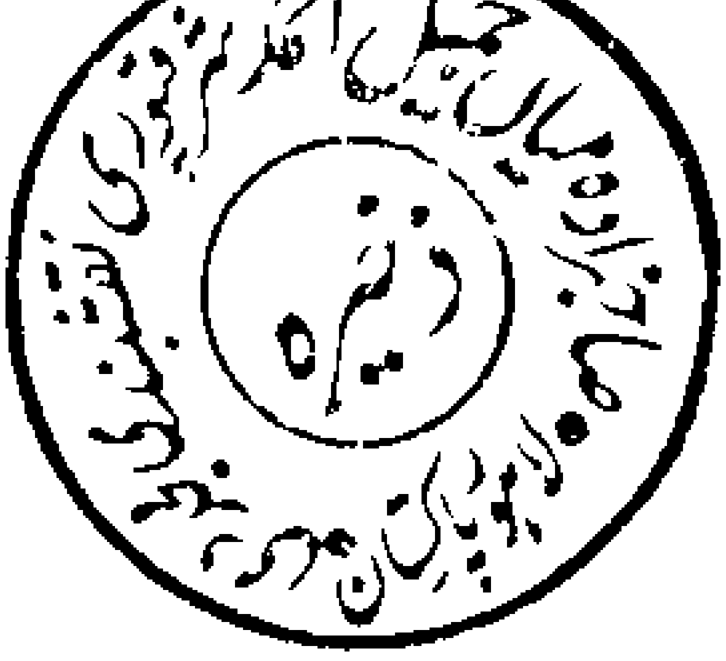

Marfat.com

حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کی مقررہ ساعت میں مشرق سے مغرب تک کسی چیز کے لیے دعا کی جائے تو ضرور قبول ہوگی۔

سُبْحَانَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت جو شخص لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہتا ہے

اُسے بخش دیا جاتا ہے۔

ذکر اسم ذات کی اہمیت اور برکت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ذکر انس اور سستی کی نگرانی میں ہر گناہ کے عوض میں ایک ایک کر کے داغ اور کالے دھبے لگتے شروع ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ بالکل سیاہ ہو جاتا ہے اور شیطان لعین اپنے پنجے اس کے قلب پر گاڑ لیتا ہے اور مکمل طور پر اپنے چنگل میں پھنسا لیتا ہے اور نیک صالح اعمال کی بجائے شیطانی اور بے حیائی والے کاموں کے کرنے میں مدد کروا دیتا ہے۔

اس سلسلہ میں امام الطریقہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے کشفی ذریعے سے باطن میں سات رذیل خصائل غصہ. ہوس. لالچ. کینہ. بغض. حسد. غیبت و بے حیائی وغیرہ کا سات مقام پر مشاہدہ فرمایا اور ان کا علاج ذکر خفی اسم ذات تجویز فرمایا اور ذکر اسم ذات کے کرنے کے لیے سات لطائف یعنی لطیفہ قلب. لطیفہ روح. لطیفہ سر. لطیفہ خفی. لطیفہ اخفیٰ. لطیفہ نفس اور لطیفہ سلطان الاذکار مقرر فرمائے۔

لطیفہ قلب پہ ذکر خفی کرنے کا طریقہ

اپنے آپ کو دنیاوی خیالات سے پاک کر کے بغیر زبان ہلائے خیال سے قلب پر اللہ اللہ کہنا شروع کریں بہتر ہے کسی مجددی ذاکر درویش کے ذریعہ ذکر اسم ذات القا کروائیں اس میں نمایاں کامیابی ہوگی۔ جب قلب پر احساس ذکر محسوس کریں تو تسبیح قلب کے سامنے رکھ کر تیزی سے چلانا شروع کریں یہ عمل پابندی سے صبح شام کم از کم آدھا گھنٹہ کرنے کا معمول پابندی سے بنالیں انشاء اللہ چند یوم کے بعد اپنے قلب سے اللہ اللہ کے پیارے اسم کی آواز محسوس کریں گے اس ذکر کی برکت سے دل کی سیاہیاں اور زنگ دور ہو جانا شروع ہو جائیں گے۔ اور آپ کا دل منور ہونا شروع ہو جائے گا اور آہستہ آہستہ اللہ آپ کے قلب میں ذکر شریف کی برکت سے سارا شروع ہو جائے گا۔ سب پردے ہٹنے بھی شروع ہو جائیں گے۔ دعائیں بھی قبول ہوں گی۔ جب دائمی ذکر میسر آجاوے تو موت کے بعد قلب قبر میں بھی ذاکر رہے گا۔ قلب پر اسم اللہ نورانی طور پر لکھا ہوا ملائکہ کو نظر آئے گا اور اس سے نور کی شعاعوں کا اظہار ہوگا قبر کے سوال و جواب بھی آسانی سے ہو جائیں گے۔

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ان اوراد سے بہت کچھ پایا۔

جمعہ کے دن: اللّٰه هو 100 بار پڑھنے سے تنگی دور ہو جاتی ہے۔

ہفتہ کے دن: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ 100 بار پڑھنے سے غم دور ہو جاتے ہیں۔

اتوار کے دن: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ 1000 بار پڑھنے سے روزی غیب سے پہنچے گی۔

سوموار کے دن: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ 1000 بار پڑھنے سے روزی بڑھے گی۔

منگل کے دن: صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ 1000 بار پڑھنے سے ہر بلا ٹل جائے گی۔

بدھ کے دن: کلمہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ 1000 پڑھنے سے عذاب قبر سے محفوظ ہوں گے۔

جمعرات کے دن: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ 1000 بار پڑھنے سے کامل ایمان سے مالا مال ہو جائیں گے۔

Marfat.com

التماس:

تمام احباب سے بالخصوص نمازی، صوفیاء اور ذاکرین سے پُر زور التماس ہے کہ کتاب ہذا کا ایک ایک لفظ سوچ سمجھ کر اور کامل محبت و خلوص سے پڑھیں اور ذہن نشین فرمالیں زائد نفلی عبادات و وظائف اور نورانی اعمال پر عمل کرنے کا عملی پروگرام مرتب فرمالیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل سے اتباع کریں اور قلبی محبت کرنے کی بھرپور کوشش فرمالیں اپنے اللہ کریم اور محبوب رحیم سے دائمی قلبی اور روحی تعلق جوڑ لیں۔ پوری مخلوق کے اعمال ہفتہ میں دو دن یعنی سوموار اور جمعرات کو حضور اکرم کی بارگاہ مقدسہ میں شکلوں کے ساتھ پیش ہوتے ہیں۔ لہٰذا اپنی صورتیں اور سیرتیں حضور کے اُسوۂ حسنہ میں مکمل طور پر ڈھال لیں۔ چہروں پر مُشت بھر (مُٹھی بھر) داڑھی شریف بھی سجالیں۔ کیونکہ یہ عمل سنت انبیاء، اصحابہ کرام، امامین، اولیائے عظام اور علمائے کرام کا ہے۔ پوری داڑھی رکھنا سنت مؤکدہ ہے جملہ بزرگان کا متفقہ فتویٰ بھی ہے اس عاجز نے بھی کئی وصال شدہ مشائخ کو کامل ریش مبارک کے ساتھ مشاہدہ کی سعادت حاصل کی ہے۔ داڑھی کترانے اور منڈوانے پر ہر بال کے ضمن میں گناہ لکھا جاتا ہے اس کا کٹانا اور منڈوانا صغیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور ہر بار یہ فعل کرنے سے

Marfat.com

صغیرہ گناہ کو کبیرہ گناہ میں تبدیل کر دیا جاتا ہے اور گناہ کبیرہ کی معافی سچی توبہ کے بغیر نہیں ملتی اور سچی توبہ کے بعد بھی اگر یہ فعل جاری رہے تو معافی ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ عذاب اس جسم کو ہوگا جو بغیر تنخواہ اور ہمہ وقت بے لوث خدمت کر رہا ہے۔ ہمیں حق نہیں پہنچتا اس خادم کو عذاب کے ذریعہ آخرت میں تکلیف دلوائیں۔ حضور نے یہ بھی فرمایا ہے کہ موجودہ جسم پہاڑوں جیسے بنا دیئے جائیں گے تاکہ قہر خداوندی کا ذائقہ چکھیں۔ داڑھی کٹوانے والوں کا نام فاسقوں اور فاجروں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ داڑھی کٹوانے والے امام کے پیچھے نماز قبول نہیں ہوتی۔ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ہوگا۔ نیز ایسے حضرات لعنت اللہ والملائکۃ والناس اجمعین کے زمرہ میں آجاتے ہیں۔ ارادۃً حضور کی سنت کا تارک فاسق معلن کہلاتا ہے۔ لہٰذا تمام حضرات سے درخواست ہے کہ اپنے اعمال کا مرنے سے پہلے محاسبہ کرلیں اپنی روح کو بھی دائمی ذکر اسم ذات سے خوش کرلیں عذاب سقراط۔ قبر۔ حشر اور جہنم برحق ہیں۔ اللہ کریم سب کو مرنے سے پہلے صالح اور نورانی اعمال کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

دوستو! بات یہ ہے کہ اللہ کریم نے واضح الفاظ میں قرآن مجید کی سورۃ النساء پارہ ۵ آیت ۶۴ میں فرمایا ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ ترجمہ: اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں۔ (یعنی گناہوں میں لتھڑ جاویں) تو اے محبوب تمہارے پاس وہ حاضر ہوں۔ پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرما دے۔ تو ضرور اللہ کو

Marfat.com

بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تواب اور رحیم اس کے لیے جو حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو۔ زادِ راہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ ضروری نہیں کہ گنہگار مدینہ مقدسہ میں ہی جا کر حاضر ہوں بلکہ وہ جہاں بھی ہوں اللہ اور اس کے محبوب کی غلامی کا پٹہ ڈال کر سنت شریعت کی کامل پابندی کرے۔ حضور رحمۃ للعالمین ہیں۔ جہاں بھی ہو حضور اکرم کے وسیلہ جلیلہ سے اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور دل سے سچی توبہ کرے۔ نہایت ہی خشوع خضوع۔ عاجزی انکساری سے اللہ کریم کی بارگاہ عالیہ میں گڑگڑائے اور زاری کرے۔ پھر حضور اکرم اس کے لیے دعا فرمائیں تو پھر اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ ورنہ وہ قہار و جبّار بھی ہے۔ صوفیاء کرام فرماتے ہیں جو حضور کے دروازہ یعنی وسیلہ سے اللہ کی بارگاہ میں درخواست اور فریاد کرے گا وہ رب کو مہربان پاوے گا۔ لہٰذا سب احباب اپنے آپ کو اللہ اور اس کے محبوب کریم کی اطاعت میں جکڑ لیں۔ ہمیں جو کچھ بھی ملا یعنی زمین و آسمان نماز، قرآن، روزے۔ نوافل۔ اوراد و وظائف۔ کائنات کی ساری نعمتیں۔ طریقہ حیات وغیرہ حضور سید الاولین و الآخرین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اور وسیلہ سے ملا۔ اس زندگی میں قبر حشر اور میزان پر بھی حضور کی نگاہ لطف و کرم۔ پل صراط کی منازل میں آپ کی سفارش اور شفاعت حاصل کرنا نہایت ہی ضروری ہوگا۔ دوستانہ مشورہ ہے کہ حضور کی غلامی حاصل کرنے کے لیے تن من دھن کی بازی لگا کر سرخرو ہو جائیں۔ دل و جان سے حضور کے ساتھ دائمی۔ روحی اور قلبی تعلق جوڑ لیں۔

Marfat.com

Marfat.com

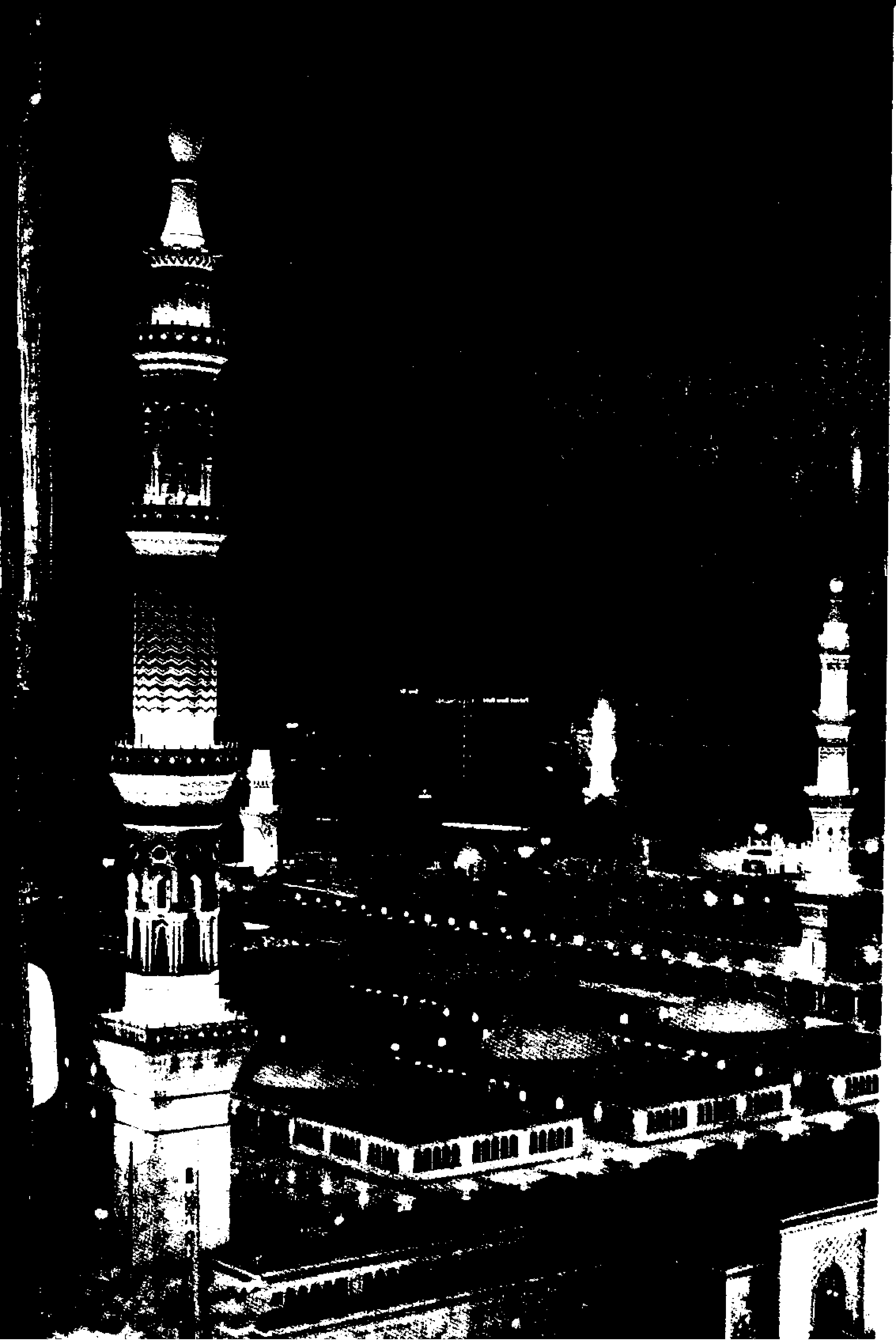

Marfat.com

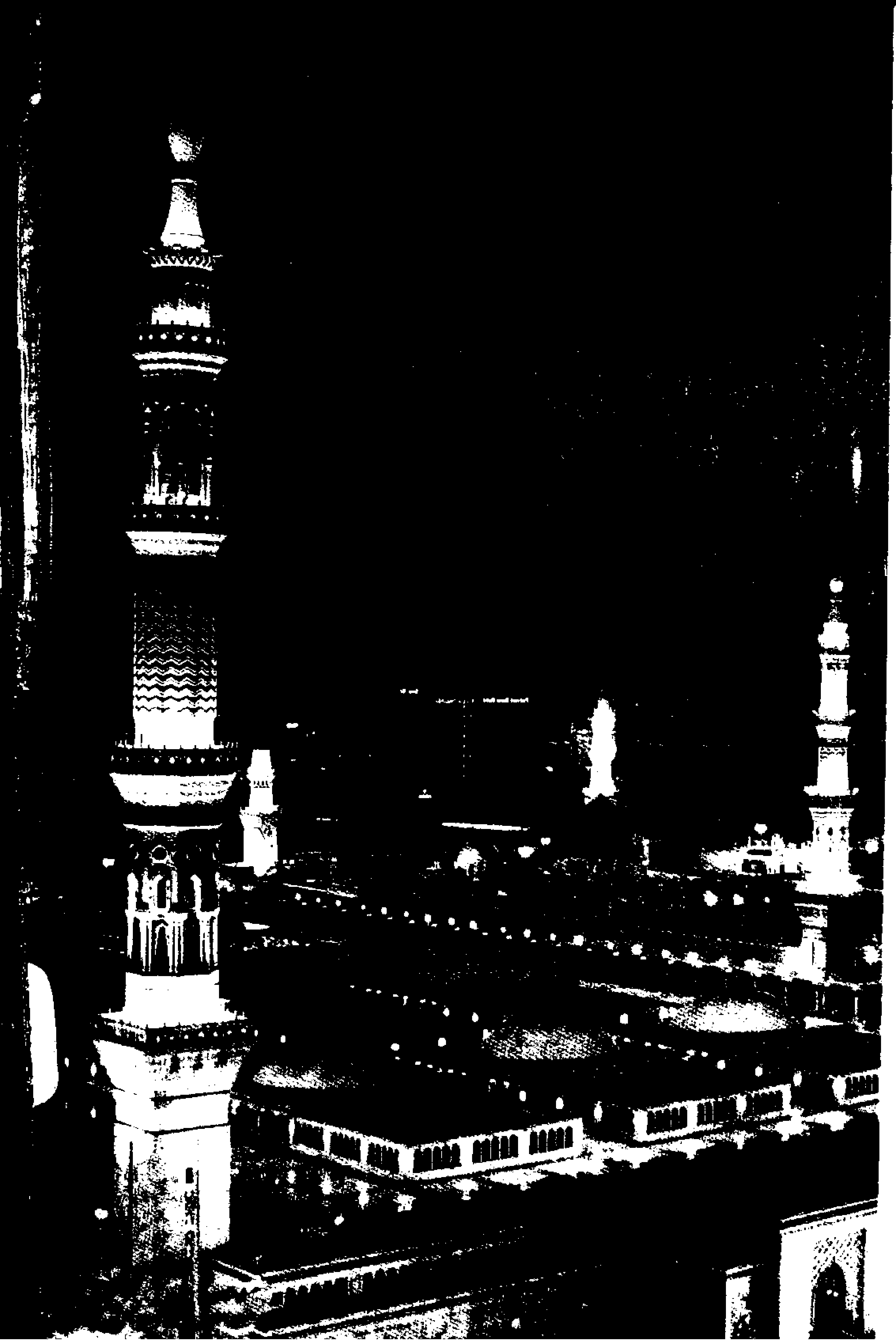

Marfat.com